به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

آنزون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیه معادی مآرب حکمیه

مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد چهارم حمیات



بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق که تاز مضمار همه وافی

مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری سلمه الملک الغنی حسب الایمای منشی نولکشور مالک اوده اخبار

مطبع منشی نولکشور مین بہ طبع مطبوع جہان ہوئی

اطلاع — اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے یہ فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے تیئیس پیج کے تین صفحہ سادہ میں کتب طب اردو و فارسی و عربی و لغت درج کرتے ہیں تا کہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب طب اردو

تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم مع نقشہ بروج فلکی مصنفہ حکیم قاضی الٰہی بخش

رسالہ زبدۃ المفردات۔ در نظم بابت مولفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ ملیح۔

زبدۃ الحکمت فصول اربع میں روزمرہ چیزون کے استعمال کا بیان ہے مولفہ سید حکیم قمر علی رئیس تیسرا سفینہ الرحیم بامہم مع فوائد عجیبہ ترقیم امراض نسخہ مولفہ سید فیصل علی نیئو دکریہ

علاج الغربا۔ اکی کئی بیمارون کی دوا قیمتی کام کرتی ہے مترجمہ حکیم غلام امام۔

ترجمہ طب اکبر۔ یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہر ایک شاہد [illegible] تحقیق کو صاف محاورہ زبان اردو میں لکھا ہے نام تاریخی مظاہر العلاج ہے مترجمہ حکیم محمد حسین۔

قانون عشرت۔ عموماً ہر قسم تپ کا علاج و خصوصاً تپ دق و تپ مزمن کا مصنفہ حکیم عشرت حسین۔

تحفۃ الاطبا۔ اسم بامسمیٰ مولفہ حکیم سید [illegible] حسین [illegible] آبادی۔

قرابادین شفائی۔ اردو مترجمہ حکیم محمد [illegible] آبادی۔

قرابادین ذکائی۔ فارسی مصنفہ حکیم [illegible] اردو مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی

انیس الاطبا۔ تالیف حکیم مولوی محمد صادق علی

مجربات اکبری۔ اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجمہ حکیم واحد علی موہانی۔

طب نبوی۔ جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہے انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ حافظ اکرم القدیم

رموز الحکمت۔ اون علامتون کا بیان جس سے ابتدائی مرض سے تا انتہا بار وہی معلوم ہوتا ہے اور اوسکے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی۔

معالجات احسانی۔ دلائل تشخیص امراض و اسکا علاج مولفہ حکیم احسان علی۔

علاج الامراض۔ اردو طب کی مستند کتاب مترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔

رسالہ قارورہ۔ شناخت رنگ و قوام و رسوب بول میں عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام یحییٰ۔

مرکبات احسانی۔ بطور قرابادین ہر مرض کی تشخیص بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔

اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو مفرح القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے مترجمہ حکیم محمد نور کریم۔

معالجہ [illegible]۔ معالجہ امراض وبائی و سوداوی [illegible] حکیم سید محمد علی۔

[illegible] مترجمہ قرابادین [illegible] مترجمہ حکیم نور کریم

تشریح الاجسام۔ علاج اقسام [illegible]

سید افضل علی ڈاکٹر۔

مجمع البحرین۔ یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری میں ہم مقابل ہے اس عنوان کی کتاب ابتک تالیف نہیں ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے کیا ہے

ترجمہ ذخیرۂ خوارزم شاہی۔ کلیات و معالجات طب میں اعلیٰ درجہ کی کتاب بزبان فارسی میں تصنیف حکیم اسمٰعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی جرجانی تھی اوسکا ترجمہ اردو میں منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت سلیس اردو و عام فہم میں فرمایا تین جلد ہیں۔

۱۔ حصہ اول و دوم و سوم و چہارم۔ یکجائی

۲۔ جلد پنجم و ششم و ہفتم۔ یکجائی۔

۳۔ جلد ہفتم و ہشتم و نہم و دہم۔ یکجائی۔

تریاق مسموم۔ فی تشخیص اقسام سانپون کے علاج میں مع اونکی شکلیں اور تصاویر اور مقامات پیدائش کے مولفہ حکیم محمد حبیب الدین احمد۔

ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس۔ ابو علی سینا کے جلد اول کلیات فن طب میں مترجمہ مولوی غلام حسین

شفاء الامراض۔ مخصوص بر سیر عضو سے کے امراض کا علاج مولفہ حکیم محمد نور کریم

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

تمت



بعون صانع محکم کون و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

اندنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ محاوی مآرب حکمیہ

مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد چہارم حمیات



ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتائے مضمار ہمہ دانی

مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری [illegible] حسب الایمائے منشی نولکشور مالک اودھ اخبار

مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندۂ خاکسار **غلام حسنین** کنتوری مولدًا و الکاظمی نسبًا و جدًّا کہتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمۂ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمایش سرآمد امرای نامدار او رگل سرسبد گلستان فتوت و اقتدار منشی عالی گوہر اعنی **نولکشور** کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شروط ہر ایک مجلد مین ملحوظ رہے ہین اسمین بھی مع شئے زائد ملحوظ ہین اور زیادہ تر اعتماد اس جلد مین اوس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہے سوا ے چند مقامات خاص کے جنکی تصحیح اپنے مقام پر مترجم نے کردی ہے امید ناظرین با تمکین سے اصلاح اور عفو کی کرکے شروع مقصود مین کرتا ہون **کتاب چہارم** قانون سے اون بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین تو کسی عضو خاص مین بالتخصیص نہین ہوتی ہین بلکہ تمام بدن مین عام ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین **فن اول** شامل ہے پانچ مقالونکو جنمین حمیات کا بیان ہے **مقالہ پہلا** فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہی اکتیس ۳۱ فصلون پر **فصل پہلی بیان** عام حمیات کا حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے جو قلب سے مشتعل ہوکر بتوسط روح اور خون کی شراین اور عروق کی راہ سے تمام بدن مین پھیل جاتی ہے او سوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم مین ہوتا ہی کہ اوسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہی۔ کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب اسے پہونچتا ہے اوسوقت بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہی مگر یہ اشتعال حمی کی اشتعال سے جداگانہ ہے۔ ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور اس حد کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع مین ضرر پیدا ہو او سوقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہوجاتا ہی جیسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہین آیندہ اوراق مین بتفصیل انکا ذکر آتا ہی۔ بعض لوگون نے اولی قسمین حمی کی فقط دو مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض۔ اور جسقدر حمیات بوجہ اورام کے عارض ہوتی ہین انکو انھین حمی عرض مین داخل کیا ہی۔ اونکی مراد حمی مرض سے یہ ہی کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اوسکے اور اوسکے سبب کے کوئی مرض متوسط نہو وہ تو حمی مرض ہی مثلاً حمی عفونۃ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اب عفونۃ اور تپ کے بیچ مین کوئی تیسری شی ایسی نہین ہے کہ واسطہ ہو

اور عفونت خود تو مرض نہین ہی بلکہ وہ سبب ہی مرض کا یعنی حمی عفنہ کا۔ بخلاف حمیات اورام کی اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہولیتا ہی پھر اوسکی تبعیت سی تپ بھی
عارض ہوتی ہی اور تا بقاے ورم تپ بھی رہتی ہی۔ پھر چونکہ سبب تپ کا یہان بھی عفونت اخلاط ہی مگر اوس سی پہلے پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہی لہذا ان
حمی کی اس صورت مین درمیان سبب حمی اور نفس حمی کی ایک تیسری چیز واسطہ ہی کہ وہ خود مرض ہی۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض قرار دیں یک
اعتراض صحیح یہ ہوتا ہے کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کی کہتے ہو اگر یہ تپ تابع حرارت ورم کی ہی اور بوجہ تعب جمع کی تپ لازم ہو جاتی ہے اس صورت مین
لازم آتا ہے کہ اکثر حمیات یومی جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہین حمی عرض مین داخل ہون حالانکہ تم ان حمیات کو حمی
مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ تابع عفونت ورم کے ہو اس صورت مین محض ورم سبب احداث حمی کا نہوگا بلکہ بنظر اوس عفونت کی جو ورم مین ہی یعنی ورم سبب
حمی کا بالذات نہوگا بلکہ بالعرض بواسطہ عفونت کی سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت یہان بھی ٹھہری گی پھر کیا ضرور ہی کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہین اور ورم کو
سبب قرار دین۔ اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہی کہ اگر یہ بات نہین کہ حمی ورمیہ تابع اذیت و درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو
سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور تمہاری رائے مین یہ بات ہے کہ وجود حمی ورمیہ کا تا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہین گے یہی حال حمیات
عفونیہ کا بھی ہے کہ تا بقاے عفونت حمی عفنہ باقی رہتی ہے یعنے حمی ورمیہ اور عفنہ دونون کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونو مین
کچھ فرق نہین ہے خواہ حمی ورمیہ کو بھی حمی مرض نام رکھو مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات علم طب مین طبیب کو کچھ مفید نہین اور چونکہ منشا نزاع کا
بسبب خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہو یا تسمیہ حمی کا ان دو نامون سے موجب مناقشہ ہے اس جہت سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے
جدا کرکے مباحث منطقیہ کیطرف لیجائیگا اور اس صورت مین طب کو چھوڑکر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا۔ لہذا ہم بھی برطبق عادت
سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہین کہ حمیات اورام اور حمیات سدد حمیات عرض ہین **تمہید تمثیلی** اب مناسب
ہی کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کرین اور بیان کرین کہ تمام چیزین جو بدن انسان کی اجزا ہین اونکی تین قسمین ہین پہلے تو اعضا
ہین جنمین رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہین جس طرح حمام کی دیوارون کا حال ہے۔ دوسرے رطوبات بدنیہ ہین جو
اعضا مین بھری ہوتی ہین جس طرح پانی حمام کے حوضون مین بھرا رہتا ہے۔ تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبیعیہ یا حیوانیہ اور بخارات
جو تمام بدن مین منتشر رہتی ہین اونکی مثال ہوای حمام سے دیجاتی ہے۔ حرارت غریبہ سے جو پہلے اشتعال بدن انسان مین ہوتا ہے ان تین چیزون
سے ایک مین ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ انسان کے بدن کی کوئی جزو ایسی نہین ہے جو ان اجزاے ثلثہ سے مرکب نہو۔ اشتعال اولی خواہ مشتعل
اول سی ہماری یہ مراد ہی کہ جسوقت اوس مشتعل کا اشتعال فرو ہوجاے تو اوسکی قریب کی چیزین خود بخود ٹھنڈی ہو جائین اور برعکس اسکی اگر چیز
کی چیزون کی حرارت بجھا دی جاے تو مشتعل اول کا سرد ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہو کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیز
گرم کردے۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضاے اصلیہ یعنے جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوے ہین اونمین باشتعال اولی ہو جس طرح سوزش اور حرارت
حمام کی دیوارونکو گرم کرتی ہی خواہ لوہار کی دھوکنی یا نان پز کی دیگ کو آگ گرم کر دیتی ہی اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہی۔ اور اگر اشتعال اول
اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط مین پیدا ہو کر بعد اوسکی حرارت اعضا تک پہونچے جیسے گرم پانی حمام کا دیوارون تک جاکر دیوارونکو گرم کر دیتا ہی خواہ گرم چھا
یا اور کوئی طعام دیگ مین رکھنے سے دیگ بھی گرم ہو جاتی ہی ایسی حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہین۔ اور اگر حرارت غریبہ پہلے پہل ارواح اور بخارات جسمانیہ کو مشتعل
کرے اور اسکی بعد اعضا اور اخلاط تک پہونچے جیسے کبھی کوئی ہواے گرم حمام مین پہونچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ لگائی جاتی ہی اس جہت سی ہواے حمام پہلے
گرم ہو جاتی ہی بعد ازان پانی حوضون کا اور دیوارین بھی گرم ہو جاتی ہین ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہین اسلیے کہ اسکا تعلق بوجہ اشتعال اوسکے

ایک لطیف چیز یعنے ارواح اور ابخرہ سے ہوتا ہے باین وجہ یہ تپ بہت جلد دفع ہوجاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تپ باقی نہین رہتی بشرطیکہ اوس تپ کا استحالہ کسی حمی عفنہ یا تپ دق کی طرف نہو جاوے۔ اس تمثیل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئین وہ حدود تامہ کے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی تعریف جنس و فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کرکے تقسیم کرتے کبھی حمیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہین کہ مآل اوس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے۔ مثلاً کہتے ہین کہ حمیات مین کچھ حادہ ہوتے ہین اور بعض اقسام غیر حادہ ہوتی ہین۔ بعضی تپین مزمنہ یعنے دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر مزمنہ ہوتی ہین۔ بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہین کہ اونکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ ہین کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہین۔ بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہین کہ اونکے اعراض مہلک اور مخوف نہین ہوتے اور بعض حمیات مین اعراض شدید اور بد ہوتی ہین۔ بعضی تپین حارہ ہوتی ہین کہ اونمین سوای حرارت کے برودت کسی طرح محسوس نہین ہوتی۔ اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور پھر پھری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے۔ بعض حمیات بسیطہ ہین۔ اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہین **مستعد حمیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہین** اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جنکا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جنکے مزاج مین رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو انکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا بول براز اور پسینہ بدبو ہوتا ہے اور جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہے اونہین بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے۔ مگر ابتداءً اونکو حمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازان بہت جلد اونکی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہوجاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہوتی ہے۔ ان دونون مزاجون کے بعد پھر استعداد حمی کی اون لوگون کو ہے جو رطوبت اور یبوست مین مساوی ہون اور حرارت اونکے مزاج مین غالب ہو ایسے لوگونکو ابتدا مین حمی بخار حار عارض ہوکر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہوجاتی ہے۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کی ہین جنکی بدن مین حرارت برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اونکو ابتدا مین بجز حمی عفونہ کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی ہے۔ اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین اونسے حمیات دور رہتی ہین خصوصاً حمیات یومیہ اونکو شاذ و نادر کبھی عارض ہوتی ہین

فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے

حمیات کے واسطے بھی مثل اور امراض کے اوقات اربعہ ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب بزمانہ انتہای مرض ہوتا ہے چوتھا وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنی ابتدای حمی سے تا زوال او صحت اعتبار اوقات اربعہ کا کیا جاتا ہے۔ اور بطور جزئی بھی ہوتی ہین کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے۔ خوف اور خطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر محض بوجہ تپ کے بیمار ہلاک نہین ہوسکتا ہان اگر وہ اسباب پیدا ہوجائین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے مثلاً طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض بخوبی اطاعت نکرے۔ وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت مین یہ ہے کہ جسوقت حرارت غریزی اور اصلی اپنی تصرفات سے باز رہے اور مادہ مرض جو عضو مین بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجایش کو ایسا روک لے کہ حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہو۔ اور ابتداے کلی کا زمانہ وہان تک ہے جب تک یہ اثر ظاہر نہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آکر اثر نضج ظاہر کردیا ہے خواہ یہ ظاہر نہوجاے کہ طبیعت کو مادہ نے بالکل مغلوب کردیا اب نضج کی امید نہین ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن بشتر بعض امراض مین زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح سونوخس جو تپ ہوتی ہے چونکہ اوسمین روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم

نہین ہوتا ہے کہ ابتدا اُس وقت ہوئی اور اشتداد اور صعود کا زمانہ کون ہے ۔ اسی طرح صرع اور سکتہ مین چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آتا ہی بایں ہمہ جہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہین ہوتا ہے ۔ کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہیں پس لوگ گمان کرتے ہین کہ وقت ابتدا کا اس مرض مین نہین ہے ۔ اسیطرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید مین یعنے حمی حادہ مین ایک جسم مسطح جسے غمامہ کہتے ہین بالای بول نظر آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نضج کی بروز اول پائی جاتی ہے جب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس تپ مین زمانہ ابتدا نہین تھا مگر واقع مین ایسا نہین ہے اسلیے کہ ان سب صورتوں مین زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہے مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہے کہ محسوس نہین ہوتا ۔ **تزید** یعنے صعود کا وہ زمانہ ہے کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرکے اگر غالب ہوے تو آثار نضج کے ظاہر ہونگی اور بجہت وقوت مرض کی بڑتی ہو نہ خلاف نضج کی آثار کا شروع ہونا مترقب ہوتا ہے ۔ **وقوف** یعنے انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض مین اوسوقت محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اوسوقت سے تہوڑی زمانہ کے بعد بخوبی ہوجاتی ہے اسیوقت کو یعنے منتہی کو ملحمہ یعنے زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتی ہین ۔ اور انتہا کی مدت اون تپوں مین جنکی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ۔ ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت انتہا کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہوا کرتی ہین ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض مین بسر ہوجاتا ہے دوسری نوبت مین انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہے ۔ کبھی ایسے تپوں مین امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اونکے بعد تیسری نوبت از روز شروع محاربہ جو ہوتی ہے اوس سے زمانہ منتہا کا پہچانا جاتا ہے پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض مین نہین ہوتا ہے ۔ البتہ امراض مزمنہ مین وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بھی متجاوز ہوجاتا ہے کہ بیشتر امراض مزمنہ مین چند نوبتیں ایک صورت کی اعراض مین ہوتی ہین اور احکام اون نوائب کی متشابہ ہوتے ہین پہر جو نوبہ اخیرہ ایسے نوائب کا ہوتا ہے اوسمین آثار نضج پورے ظاہر ہوجاتے ہین اگر طبیعت مادہ پر غالب ہوئی ہے خواہ دارت کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہوگئی ہو ۔ **انحطاط** کا وہ زمانہ ہے جسوقت حرارت غریزیہ بخوبی مادہ مرض پر غالب آکر مادہ کو مغلوب کردیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہے اوسکو قدرے قدرے متفرق کرتی ہے پہر اوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہوکر بطرف اطراف بدن کی دفع ہوتی ہے تاکہ فنا اور متحلل ہوجاے اور چونکہ اطراف خارجیہ مین اوسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے ۔ یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اوسکی مقابلہ سے عاجز ہوگئی اس سے اعراض مین خفت واقع ہوئی اور حرارت باطن مین خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہے یعنی مرض نے طبیعت کو بالکل مغلوب کردیا ہے ۔ اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہے اسلیے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے ۔ منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہین اونکا زمانہ منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن مین اونکو امراض حادہ مین داخل نہین کیا ہے اسلیے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہین بلکہ باانہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بھی ہو تب وسکا شمار امراض حادہ مین کیا جاے ۔ جو امراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہین اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی اقرب ہوتا ہے اور اوسکی مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم ۔ اور جو امراض کہ اونکی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو تو اونکا زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے ۔ اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے پہر اور امراض مزمنہ کی

مدت منتہی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسوں کے بعد زمانہ منتہی بعض امراض کا ہوتا ہے ۔ امراض حادہ کے مراتب جو باعتبار منتہی مذکور ہوئے اسکی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اوسوقت بہت بکارآمد ہوگی جب ہم تدبیر تغذیہ مرضا کو بیان کرینگے ۔ بہت سے حمیات کی اوقات کلی ابتدا اور تزید اور انتہا تینوں ایک ہی نوبت مین گذر جاتی ہین اور دوسری نوبت سے اونکا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ مرض پر ہو اور نہ دوسری نوبت مین آثار ہلاکت کے ظاہر ہو جاتے ہین ۔ جملہ حمیات ان اوقات اربعہ مین بہت سا اختلاف رکھتی ہین ۔ بعض اقسام کا زمانہ تزید اور اشتداد زیادہ ہوتا ہے ۔ اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے ۔ **فصل تیسری بیچ بیان معرفت اوقات مرض کی** خصوصاً شناخت زمانہ منتہی کی ۔ اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہین ۔ ۱ کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات اربعہ کیجاتی ہے مثلاً تشنج یبسی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ مین سے ہین پس اونکا زمانہ منتہی بھی چار دن سے زیادہ نہوگا ۔ اور غب خالص اور تپ محرقہ چونکہ امراض حادہ کے دوسری قسم مین داخل ہین انکا منتہی سات دن سے زیادہ نہین ہوتا ۔ اور ربع اور رفالج کہ امراض مزمنہ سے ہین انکا منتہی سال بھر تک اور اوس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے ۔ ۲ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہو سکتی ہے چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونے نوبت کا قصیر ہو معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منتہی قریب ہے جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اسکے نوائب کا تین گھنٹے سے لیکر چودہ گھنٹے تک ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکا منتہی قریب ہے اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظ مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی بعید ہے جیسے غب غیر خالص ۔ اگر ایسے امراض ہون کہ اونمین نوبت نہین ہوتی بلکہ مادہ اونکا گرم ہو اور ایک ہی طور پر مستمر رہین جیسے سونوخس وغیرہ ایسے مرض کو مرض حاد کہتے ہین ۔ اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارد ہو خواہ مائل طرف غلظ کے ہو اوس مرض کو غیر حاد کہتے ہین ۔ ۳ کبھی ہیئۃ مریض یعنے آثار بشرہ وغیرہ سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سے نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہو جاے کہ چہرہ دبلا ہو اور شراسیف لاغر ہو جائین معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہے اور اگر سب اعضا بحال خود باقی رہین تو مرض اتنا حاد نہوگا اور منتہی صورت اول مین قریب ہے اور دوسرے مین بعید ۔ ۴ کبھی بلحاظ بقا اور زوال قوت کی شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا ہو جاے تو مرض حاد ہے اور منتہی قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہی ہو مرض غیر حاد ہے اور منتہی بعید ہے ۔ ۵ کبھی بنظر اوقات فصول اور سن مریض کی شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو گرم ہین انمین جو امراض پیدا ہوتے ہین اونکا منتہی بسرعت ہوتا ہے اور بارد مین خواہ دونون بارد فصلو نمین یعنے خریف اور شتا کہ انکی بیماریونکا منتہی بدیر ہوتا ہے ۔ اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے ۔ ۶ کبھی معائنہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متواتر عظیم ہو تو مرض حاد ہوگا اور منتہی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا ۔ ۷ کبھی بوجہ لرزہ کے شناخت مرض اور منتہی کی ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہرے تو مرض موجب بردو رطوبت ہوگا اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت ہے اور منتہی قریب ہے اور اگر لرزہ کسیقدر نہو پس اس مرض کا منتہی بہت قریب ہے اور زمانہ بقاے مرض کا بہت تھوڑا ہے ۔ ۸ کبھی شناخت اوقات امراض کی بنظر اوقات نوائب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ اوسکی ہر نوبت مین زمانہ تقدم کا محفوظ بنظام واحد ہو اور جسقدر زمانہ تقدم ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر برابر بڑھتا جاے تو معلوم ہوگا کہ ابھی یہ مرض زمانہ تزید مین ہے اسلیے کہ بعض امراض ایسے ہوتے ہین کہ اخر اوقات یعنے زمانہ انحطاط تک اونکا تزید باقی رہتا ہے مترجم کہتا ہے مثلاً ایک تپ پہلی نوبت اسکی ٹھیک بارہ بجے دوپہر دن کے ہوئی اور تین بجے اوتر گئی دوسری باری جب دوپہر ہونے مین پانچ دقیقہ خواہ منٹ باقی تھے شروع ہوئی اور پورے تین بجے موقوف ہوئی اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ مین باقی رہنے

شروع ہوکر پہر وہی تین بجے اوترجا یہ صورت ایسی ہے کہ اوسمین نظام تفاضل کا مستمر ہی ہے اور جسقدر روز بروز مقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار
اول یعنی تین گھنٹے پر بڑہتی جاتی ہے **متن** کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی تپ مثلاً غب خواہ حمی مواظبہ کہ اوسکے چند نوبے تفاضل مذکور
بر سبیل تقدم کے ہوں اخیر مین ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہے اور زیادتی اوسکی مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہونچکر آگے نہین بڑہتی یہ صورت
بھی دلالت صریح اوسکی زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اوسکی موقوف ہوگئی — اگر ایسی صورت
مین وقت نوبت کا متاخر ہوجاوے یعنے اگر بعد متقدم ہونے نوبت کے چند نوبے وقت واحد پر آئین بعد اوسکے اوسوقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے
لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آگیا — جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر مین زائل ہوگی
اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض حمی سے خواہ اعراض کے ایک ہی شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اوسکی نوبت کی
زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سے پہچانی جاتی ہین اسطرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکسان اور برابر رہے تو مرض کی ابتدا ہے اور اگر کسیقدر
گھٹ جاوے تو زمانہ انحطاط کا ہے اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اکثر حکم تزید کا کیا جائیگا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نوائب مین اختلاف
ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی مین تشابہ نہین ہوتی ۱۰ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہے — مثلاً اگر کسی نوبت
مین عرق زیادہ برآمد ہو اور اوسکے بعد جو نوبت آوے کسیقدر کمی اور خفت اعراض مین پائی جاوے خواہ جس نوبت مین عرق یا اسہال ہوا اوسکے
بہ نسبت یہ نوبت کچھ شدت مین زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کی تہا قوت طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہین کیا
ورنہ دوسری نوبت مین خفت ضرور ہوتی ہے اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ
تزید مین ہو خواہ زمانہ ابتدا مین ۱۱ کبھی شناخت اوقات بوجہ نضج مادہ خواہ نہونے نضج کے ہوتی ہے جیسا اوپر ہمنے ذکر بھی کیا مثلاً اگر ظہور
نفث ہمراہ کسی قدر نضج کے ہو خواہ بول کا اوپر غمامہ نمودار ہو تو یہ زمانہ اول تزید کا ہے پھر اگر نفث مین کثرت ہو خواہ اسکی ضد واقع ہو کہ باعتبار
نفث برآمد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب منتہی مرض کا بھی وقت ہے — ایضاً اگر نضج یا خلاف نضج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہونے نفث
کے یا بول مین غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ منتہی قریب ہے اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کی — اب اوقات جزئیہ کی شناخت
یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جسوقت نبض مین انضغاط پیدا ہو یعنے نبض کی حرکت مین سستی اور ضعف اور صغر اور بطوء
ظاہر ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہوجاوے اور اطراف مین سردی پیدا ہو خصوصاً ان گوشہا اور اسی طرح کنارہ بینی بھی سرد ہوجاوے
اور یہ سردی اوسوقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن مین محسوس ہوجاوے — اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتدا نوبت مین
رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہے اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہوجاتی ہین گہری نیند سے آنکھ جھپکی جاتی ہے پلکون پر بوجھ پیدا
ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ ڈھیلے ہونے اعصاب کے پلکون کا اوٹھانا دشوار معلوم ہوتا ہے — کلام کرنے مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی
ہے دونون شانون کے بیچ مین پھریری یعنے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح پشت مین بھی قشعریرہ اوٹھتا ہے اکثر ابتدا نوبت مین لرزہ
آجاتا ہے اور بیشتر سیلان لعاب بھی عارض ہوتا ہے دونون کنپٹیان پھڑکنے لگتی ہین — کان گونجنے لگتے ہین — چھینکین بہت
سی آتی ہین سبب جوڑ بدن کے کھچتے ہین — اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدائی نوبے مین ہوتا ہے یا انتہائی نوبے مین — وقت صعود
خواہ تزید کا ہر نوبت مین اوسکے دو حصہ ہین نصف اول مین تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم اور سریع ہونے لگتی ہے
اور حرارت تمام بدن مین منتشر برابر ہوجاتی ہے — اور نصف آخر زمانہ تزید کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن مین برابر منتشر ہوچکی ہے

اوسمین زیادتی ہوجاتی اور بڑھتی جاے۔ انتہا کی نوبت کا وقت وہ ہے کہ جسقدر حرارت اور سب عوارض بڑھ چکے ہین وہ کچھ دیر تک بدستور رہین نہ گھٹین اور نہ بڑھین اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہوجاے۔ انحطاط کی نوبت کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہے اور نبض حرکت اور قوام مین معتدل اور مستوی ہوجاتی ہے پس تپ کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اوترنے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اوسہر بدن مین عرق نمودار ہوا اور تپ اوتر جاتی ہے۔ اکثر یہ حالات نفث کے جو زمانہ انحطاط مین ہم بیان کیے بوقت نزدیکی موت کے بھی پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض رو بصحت ہے ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ شناخت نکرنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کی کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہین ہے۔ اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے بالتخصیص شناخت بیان کرین اسلیے کہ اسکے اعراض بہت خفی ہوتے ہین بعض بخوبی تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب اکثر اوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اوسکے بعد برد اطراف اور لرزہ جاتا رہے پھر لرزہ مین سکون اور برد اطراف مین کمی پیدا ہو کر تمام بدن مین گرمی یکسان پیدا ہوتی ہے یہان تک تو زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اوسکے کہ جمیع بدن میں گرمی برابر ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت مین کمی واقع ہوتی ہے حتے کہ تپ زائل ہوجاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بھی کرتی ہین اور ضعف حرارت غریزہ اور ٹھہرا ہونا جلد کا بھی طول مدت امراض کے معین ہین

فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا برنہج کلی

جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب وہی چیزین ہین جو کہ جوہر بدن انسان مین داخل نہین اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہین اور اونکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہین یا وہ چیزین ہین جو بالعرض جسم انسانی مین بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہین۔ خواہ از قسم ملاقیات خارجیہ کے ہون جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کھانے پینے کی چیزین۔ خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتی ہین۔ یا انفعالات نفسانیہ جو بروقت غضب و خوف وغیرہ کے ہوتی ہین خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا مین واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ صورت حمی یومیہ کی فقط ہوتی ہے۔ کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے جبکا سبب ظاہری اور خارجی نہین ہوتا بلکہ اس سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی۔ یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے انکا اشتداد اور اشتعال اوس قدر نہین ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑھ کر اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اسلیے کہ اگر اسقدر اشتعال بڑھے تو پھر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہوجاے گی سہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا ہونا معتبر نہین سمجھتے اسلیے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن مین کردیتے ہین جو سابق سے مخفی موجود تھے اور اونکی تحریک کو اسباب خارجیہ کردینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہوجائیگی۔ بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اسکے کہ بدن کو کسیقدر تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہین ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے اسلیے کہ محض فرح اور سرور سے بھی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین تعب جسمانی اور روحانی دونون نہین ہوتی۔ حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز مین ہوجاتا ہے اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اگر تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اوس وقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کیطرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہین کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے تجاوز کرکے اعضاء بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چہار روز تک رہتی ہے اوسکے بعد زائل ہوجاتی ہے بدون اسکے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کیطرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کیطرف ہوتی تو اچھی نہ ہوگی اور صفائے

ازالہ ہو سکتا ہے — حمی یومیہ کا علاج نہایت [illegible] اسہل ہے گرچہ شناخت بہت ہی مشکل ہے اسیطرح ابتدا مرض دق کی کہ اوسکی شناخت بہت دشوار ہوتی ہے اور معالجہ آسان ہوتا ہے گرم خشک — جنکا مزاج ہو [illegible] حمیات یومیہ مین مبتلا ہوتے ہین اور اونھین ان حمیات کا ضرر بہت پہونچتا ہے اگر تدبیر معالجہ [illegible] وہ لوگ [illegible] یہ لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے مدقوق [illegible] مبتلا ہوجاتے ہین اگر ذرہی تپ کی ابتلا لاشک ہوتی ہے — پھر جنکا مزاج گرم [illegible] اشتعال [illegible] تپ کو اوہ رطوبت سے تجویز کرکے مسخنات کا استعمال بہت کیا ہے [illegible] زیادہ [illegible] ہوجاتی ہے اور کبھی عفونت کی طرف منتقل ہوجاتی ہے — ایسے مزاج کے بعد جو لوگ کہ اونکے مزاج مین گرمی [illegible] اونکے [illegible] وہ ابتلاتی یوم [illegible] ہوتے ہین — گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اوسے بھوک ہو اور ہمراہ بھوک کو اوسے [illegible] عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو تو حمی یوم اوسے عارض ہوجاتی ہے اور تپ کو ساتھ قشعریرہ بھی ہوتا ہے پھر اگر اوسکی [illegible] تدارک نکیا جاوے اور فوراً اوسکو غذا نہ دیجاوے بہت جلد حمی عفونت مین مبتلا ہوجائیگا —

فصل پانچوین بیان خاص علامتون حمیات یوم کا جو اور حمیات سے انکو جدا کرین بعض خواص حمیات

یومیہ سے یہ ہے کہ یہ حمیات بسبب اسباب قدیمہ کی جو بدن مین مخفی تھے عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بہ نہج تضاغط نہین ہوتا اور تضاغط کی ابتدا ہونے سے یہ مراد ہے کہ اکثر لرزہ اور پھریری اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اوسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہوجانا یہ سب امور ابتدای حمی یوم مین نہین ہوتے — بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اندر کے قشعریرہ بھی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانٹے کے چبھنے کی کیفیت جسے نخس کہتے ہین پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیموس ردی کا اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے اور کبھی ان حمیات مین بندرت لرزہ بھی عارض ہوتا ہے اگر بدن مین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو اندر بند ہین اور عضلات مین چبھتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہے — ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اسکی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہے جسقدر کہ تعب سے خواہ مستی شراب سے بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے —

اگر بول اول روز مین تپ کی بانضج ہو اور نبض مین زبون حالی نہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے — یہ بات اسواسطے ہے کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کی کچھ تغیر نہین کرتی اسیلیے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور ثفل بول کا نضج یافتہ ہوتا ہے کہ اوسمین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اسیلیے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہے اور کبھی بول مین غمامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوپر سطح بول کی ہوتا ہے کہ اوسکا رنگ اچھا ہوتا ہے — اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کی نہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسنے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون وجود حمی کے بھی تغیر بول مین کردیتا اوسکی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اوس سبب کا ذکر کرینگے — نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کی ہوتی ہے سواے اون خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف او انفعالات کے سبب سے واقع ہون یا آنکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کردیتا ہے یہ بروقت [illegible] تپ کو اور حمی یوم مین کمتر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف

منتظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احشا مین لذع شدید یا کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب ہو جب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہین۔ کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدیدہ جو تکثیف ارواح کرے پہونچی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تجفیف باعث اس صلابت کی ہو یا بھوک خواہ بیداری مفرط اور انمین سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو۔ کبھی جھٹ پٹ اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہو جاتا ہے اور انقباض مین بطوء واقع ہوتا ہے مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الا شاذ و نادر۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کے زیادہ ہوتی۔ اسلیے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے۔ جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اوسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت مین دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتون کی نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی۔ جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آجاتی ہے جیسی عادت اس بدن مین نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کی ہو جانا اچھی علامت ہے۔ مجملاً یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ جسقدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسیطرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہین ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا نہونا بھی ضرور ہو اسلیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے **مترجم کہتا ہے** مراد شیخ کی یہ ہے کہ موجبہ کلیہ متصلہ لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہین ہے بلکہ یہان سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ معدولۃ الطرفین کو لولا ہے **متن** یہ بھی ایک علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اوسکی تزید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہین ہوتا اور اوسکے زمانہ منتہی مین اعراض شدیدہ نہین ہوتے اور حمی عفونت مین ان باتونکی ضد ہوتی ہے۔ یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اوسمین اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہین ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اور اوجاع بھی حمیات یومیہ مین کم ہوتے ہین اگر کبھی درد خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہے تو اوسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہین ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہے یہ بھی دلیل اوس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے۔ اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اوتر جاتی ہے خواہ بدن مین ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہے جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہین ہوتی ہے اور مقدار مین اسکا پسینہ کے بہت افراط نہین ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اوسیقدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ عرق اوسکے قریب مقدار مین ہوتا ہے اور بدبو بھی نہین ہوتا۔ اگر پسینہ بکثرت تپ کی اخیر مین آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہین ہے۔ ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام مین داخل کرین اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن مین پیدا ہوا اور وہ پھریری غیر معتاد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہے اوسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام مین ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر بردأت نہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا

کبھی حمی یومیہ اور حمیات کیطرف منتقل بھی ہو جاتی ہے جسقدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتے ہین اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہو جائین کہ مریض بھوکا رہا ہے خواہ اوسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے معالجہ مین اور تدبیر مین

خطا واقع ہو مثلاً مناسب بحال مریض تو یہ تہا کہ اوسکی غذا اچہی طرح ہوتی اور طبیب نے اوسے بہوکہا رکہنا تجویز کیا اس صورت مین جو لوگ صفراوی
مزاج ہین اونکی تپ منجر حمی دق کیطرف ہوجاتی ہے خواہ حمی محرقہ کیطرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دموی مزاج ہین اور گوشت اونکے بدن مین
زیادہ ہے وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس مین مبتلا ہوجاتے ہین گرچہ تپ دموی جو بلا عفونت ہو نہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بہی
عارض ہوجاتی ہے۔ اسیطرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج معونت کی تہی تفتیح مسام مین خواہ اوسکے مناسب یہ تہا کہ اوس بدن مین کسی قسم کا تخلخل
پیدا ہوتا کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نکی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط محتبسہ مین ہوتا ہے
ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بقوت گرم ہو اور متعفن ہوجاے **علامات انتقال حمی یوم کی اور قسم کی حمیات کیطرف**
دلیل اوسکی یہ ہوتی ہے کہ اب بدون برامد ہونے عرق کے خواہ اوس تری کے جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ مین کمی ہو خواہ عرق تو آئے
مگر ابہی جسم عرق سے پاک نہو کہ تپ اوتر جاے۔ اور زمانہ انحطاط کا تادیر رہے یعنے جس قسم کی تپ یہ ہو اوسکے زمانہ انحطاط کے نسبت
زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط مین دشواری ہو اور نبض ردائت کیفیت سے بالکل پاک نہوجاے بلکہ کچہ آثار حمی کے بعد مفارقت کی
بہی نبض مین باقی رہا کرین اور درد سر اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تہا بعد مفارقت کے بہی باقی رہے۔ یہ سب باتین دلالت کرتی ہین
کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی عفونت خلط کے ہوگیا ہے خواہ حمی دقیہ کیطرف منتقل ہوئی ہے۔ اگر اسباب ردیہ اتنے زیادہ ہون کہ حمی
خلطیہ کے حدوث سے بڑہکر اور فساد کا مظنہ ہو اوسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کیطرف ہوگا۔ جب دق کیطرف
منتقل ہوجاتی ہے اوسوقت جلد بمقام شریان یعنے خاص جگہہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان
اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کہانا کہاتے ہی بہت تیز ہوجاتی ہے۔ اور نبض مین استواء حال رہتا ہے نیز
یعنے جسقدر اوسکے کیفیات ردیہ ہین ایک ہی سے حال مین رہتی ہین اور صلابت زیادہ ہوجاتی ہے اور صغر بہی بڑہ جاتا ہے۔ اور وہ سب
باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرینگے پیدا ہوجاتی ہین۔ اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنے وہ حمی دموی جو بلا عفونت
ہو اوسکی طرف ہوا اوسوقت نبض مین امتلا اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہوجائیگا۔ اگر حمی یومیہ اور اصناف
حمیات عفونتی کی طرف منتقل ہو قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاغط جسکے معنی اوپر مذکور ہوچکے ہین
پیدا ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بہی شدت ہوجاے گی۔ بول کی صورت بوقت انتقال
یہ ہوتی ہے کہ جسطرح بوقت حمی یوم ہونے کے اوسمین نضج تہا اب بہی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ظہور نضج
کا نہین ہوتا ہے **فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا** سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون تدبیر
ضروری اونکی یہ ہے کہ اچہی غذا سریع الہضم اونکو دیجاے سریع الہضم کی قید اسواسطے ہے کہ محموم علیل ہے اور علیل کی قوت مین
نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطی الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی۔ مگر بعض مرضا حمی یوم کیواسطے
تغلیظ تدبیر کی اجازت ہے جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی جوعی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین خلط صفراوی
زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتداء تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین انکے طعام کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے پانی خواہ
کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبوکر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع ہی ہوجاے۔ اور بعض
بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیے جاتے ہین بلکہ اونکی غذا مین تلطیف ضرور ہوتی ہے جیسے اگر حمی یوم سددی خواہ استحصافی

خواہ ورمی ہو۔ مناسب ان لوگون کے حق مین یہ ہے کہ تا انحطاط حمی کے انکو غذا نہ دیجائے سوائے ان اشخاص کے جنکو ہم ابتداً ذکر کر چکے ہین یعنے مریض
حمی تعبی اور وجعی اور غمی کے۔ آب سرد کی ابتدا تپ مین کچھ مخالفت نہین ہے اسلئے کہ اسمین زیادہ ضرر نہین ہوتا تو وہی ہوتی ہے۔ آب سرد سے کچھ اوسمین ضعف
نہوگا بلکہ آب سرد تبرید روح کیواسطے افضل علاج ہے لیکن اگر اشارہ مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذر جاوے خواہ حمی سددی ہو۔ ہو البتہ کثرت استعمال
آب سرد کا ان صورتون مین ہرگز مناسب نہین۔ حمام کا استعمال قرین مصلحت ہے اور اوسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے کیونکہ جب کہ تپ کا زوال ہوجاوے اور جتنے
اغراض معالجہ استعمال حمام سے پیش نظر ہوتے ہین ترطیب بدن انکی ہوتی ہے اور عرق بخوبی برآمد ہوجاتا ہے اور مسامات مین تخلخل پیدا ہوتا ہے اور
آیندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہوجاتی ہے تو ... کرتا ہے۔ اگر ... یا خوف عفونت کے وقوع کا ہوتا ہے تو استحمام سے وہ بھی
برطرف ہوجاتا ہے۔ البتہ جسکی تپ سددی ہو اوسکو حمام ... ضرور ہے کہ بشرطیکہ کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کو بسبب ... پیدا ہوجاتا ہے استعمال
حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی۔ البتہ ... مین استحمام ... جب ... اور غذا ... ہوچکی ہو اوسوقت استحمام
واجب ہوتا ہے۔ جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اوسکو استحمام نکرنا چاہیے اگر اسکی ... احتراقی ہو کہ اوسمین ترطیب کے خیال سے حمام جائز ہے۔
کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرنا ہوائے حمام مین نچاہیے بلکہ جتنی دیر تک ... چاہیے پانی مین ... حمام کے ٹھہرنا ... ہان جسے بوجہ استحصاف
اور تکاثف کے تپ یومی عارض ہوا ... ہوا حمام مین ٹھہرا دیر تک چاہیے تا ... برآمد ہو۔ تمریخ یعنے کوئی چیز ... اگر ... رطوبت کے ہو
یعنے ... خواہ ... کے ہو تو ... اور ... بخارات بذریعہ
مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ ... ہونے راہون کے چونکہ ... مین ... ہونگے ... کچھ ... جاتا ہے خواہ وہ تپ
بوجہ سدہ ظاہر ہو سکے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ و تکثفیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے جیسے حمی سددی ہان اگر تمریخ ... دلک یعنی مالش بھی کرین البتہ
مسامات کہلجائینگے ... فائدہ تمریخ کا یہ ہے کہ اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو اوسکی تحلیل ہوجاتی ہے اور اگر تھوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور
اور دلک کی خشک ہوجاتی ہے۔ جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین کسیکو استفراغ کی ضرورت نہین ہے سوائے اوسکے جو سدہ یا امتلا کی وجہ سے
خواہ بوجہ تخمہ کے حمی مین مبتلا ہو اسی طرح جیسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اوسکا بدن مواد سے پر ہو۔

فصل آٹھوین بیان مین اصناف حمیات یومیہ کے

اقسام حمیات یومیہ کی بعض قسمین احوال نفسانیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کیطرف منسوب ہین
اور بعض اقسام امور خارجیہ کیطرف نسبت دیجاتے ہین۔ احوال نفسانیہ کیطرف منسوب انکی قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور
سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی۔ احوال بدنی کیطرف جو حمیات منسوب ہین اونمین کچھ تو اون امور بدنی کیطرف منسوب ہین جو افعال
اور حرکات بدنیہ ہین خواہ سکون بدنی ہین۔ اور کچھ اقسام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب نہین۔ جو اقسام کہ حرکات
اور افعال بدنی کیطرف منسوب ہین وہ یہ ہین تعبی راحتی استفراغی اور اسمین حمی وجعی بھی داخل ہے اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی
۔ اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور تفسخی۔ جو حمیات یومیہ امور
خارجی کیطرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہے جو احتراق شمس کیطرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسے استحصافیہ
کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین۔ اب ہم ہرایک قسم کو جدا جدا مع اونکے علاج کے ذکر کرتے ہین۔

فصل نوین حمی یوم غمی کا بیان

کبھی بجہت حرکت روح کو بطرف اندرون جسم کے اور مختنق ہوجانے روح کے باطن مین بسبب زیادہ
رنج اور غم کے حرارت بڑھ کر حمی روحیہ عارض ہوجاتی ہے علامت اوسکی بول کا رنگ ناری ہوجانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ مریض اوسے بخوبی احساس کر لیتا ہے اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہے ۔ اور حرکت میں آنکھ کے غموض
یعنے پستی عارض ہوتی ہے اور حلقے آنکھونکے پیچھے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور یہ بات تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت میں بوجہ فتور اور ضعف
قوی کے پیدا ہوتی ہے ۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اسلیئے کہ حرارت اندر کیطرف چلی گئی ہے اور نبض میں صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی
نبض میں اندکے صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ **علاج** اسکا یہ ہے کہ آبزن میں داخل کیا جاوے بشرطیکہ اوسمین گرمی اور سردی معتدل ہو
اور اگر اوسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام میں اوسکو ٹھہرانا چاہیے ہوای حمام میں اوسے ٹھہرنے کی ممانعت ہے ۔ اور بعد حمام کے مالش روغن
کی اوسکے بدن میں کرائی جاوے ۔ اسلیئے کہ روغن اوسکے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہیں ہے ۔ اور مفرحات قلبیہ میں اوسکو مشغول
کرنا چاہیئے کہ اوسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی ... آیسکے سینہ پر بہتر طلاء جو مرکب معاجات اور عصارات سے ہون لگائے جائیں اور ادن
طلاؤن میں گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ قوبیس عرق میں داخل کیے جائیں ۔ شراب جسمین پانی بکثرت ملا ہوا ہو اونکو پلائی جاوے کہ اوسکے واسطے یہ بہت
اچھی دوا ہے **فصل دسوین حمی یوم ہمیہ کے بیان میں** کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کیطرف حرکت تند اور
عنیف روح کو ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین گرمی بہت پیدا ہو جاتی ہے یہان تک کہ تپ واقع ہوتی ہے **علامات** اس تپ کی مشابہ علامات
حمی غمیہ کی ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کو غائر ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض میں خمول اور انخفاض نہیں ہوتا بلکہ
نبض اگر ضعیف ہوتی ہی تب بھی کسیقدر شہوق ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے **فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ
کے بیان میں** کبھی بجہت کثرت فکر کے امور معاش خواہ معاد میں حمی ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے حمی غمی اور ہمی ہوتی ہے ۔ مگر اس تپ
میں آنکھ کی حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو پیٹھی ہوتی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر مائل غور اور فرو رفتگی پر ہوجاتی ہے ۔ اور نبض کے شہوق اور
غموض میں اختلاف ہوتا ہے مگر اکثر نبض ان دونون کیفیت مین معتدل ہوتی ہے اور چہرے کا رنگ اس تپ میں بھی زردی مائل ہوتا ہے
علاج اس تپ کا مثل معالجہ حمی یوم ہمیہ کے ہے **فصل بارہوین حمی یوم غضبیہ کا بیان** کبھی بجہت زیادتی حرکت روح کی بطرف
خارج کے حالت غضب میں ایک حرارت مفرطہ روح قلبی میں ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے تپ عارض ہوجاتی ہے **علامت** اس
تپ کی چہرے کا سرخ ہوجانا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرے پر ایک بھرا بھرا پن جیسے حمی یوم سہریہ میں ہوتا ہے تو کسیقدر
اس تپ میں ہوتا ہے اور آنکھیں دونون سرخ اور ڈھیلے آنکھون کے باہر نکلے ہوئے اسلیئے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کو شدید ہوتی ہے ۔ کبھی
بعض آدمیون کو تھرتھری بھی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اونکے بدن میں کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اونکی طبیعت میں
کسیقدر ضعف ہوتا ہے اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے ۔ بول کا رنگ اس تپ میں سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے
اور کسیقدر اوسمین چمک بھی ہوتی ہے ۔ نبض اس تپ میں ضخم یعنے گندہ اور ممتلی و شاہق یعنے خوب اوچھلتی ہوئی اور حرکت میں تواتر ہوتا
ہے **علاج** اس تپ کا اونکے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کیوجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور
مفرح قلب ہین از قسم حکایات مزاح آمیز اونکی طرف متوجہ کرانا خواہ بہت خوش آواز جنکی آواز دردناک نہو اونکا گانا سنانا بشرطیکہ الحان
خواہ راگ دردانگیز نہون بلکہ طبیعت کو اونکے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور لعب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اونکی جانب
مشغول کرنا اور حمام میں اچھے ہمراہیون کے ساتھ لیجانا جسکا پانی نیم گرم ہو اور اوسمین حرارت زیادہ نہو ۔ اور مالش بہت سے روغن کی
بدن میں کرنا کہ یہ مالش اونکو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کیجاوے اسلیئے کہ آب گرم جو خالی از تسخین نہیں ہے اوسکی مالش چندان مفید نہیں ہے

— غذا جو بارد و رطب ہو اونکے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کا استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ اونکے حق مین نہایت مضر ہے اسلیے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے **فصل تیرہوین حمی یوم سہریہ کے بیان مین** کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہوجاتی ہے **علامات** اوسکے یہ ہین کہ قبل از تپ کے بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکین بوجھل ہوجاتین اسقدر کہ آنکھین کہول نسکین اور آنکھین گہری نظر آتین بوجہ تحلل رطوبات اور روح کے جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آتے ہیں بہت غذا غذا کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم مین ہوتی ہے اور بول مین کدورت ہو بوجہ بہضم نہونے کے نبض مین بھی ضعف ہوتا ہے اسلیے کہ قوت بوجہ تحلل کے ضعیف ہوجاتی ہے اور چہرہ بوجہ سوء ہضم کے زرد ہوجاتا ہے اور پھر پھر اون چہرہ پیکا بوجہ تہیج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہیج مین سرخی نہین ہوتی جیسی حمی یوم غمی مین ہوتی ہے **مترجم کہتا ہے** لطف عبارت اس مقام پر یہ تہا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی و انتفاخ چہرہ کی ہے اس لفظ کو مکرر کرنا خوب نہین مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہیج وجہ کا بدقت ہوتا ہے اسلیے تکرار ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا توریح یعنے مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آجاے اور سر پر تریرے بارد و رطب دواؤن کے اور ایسے حمام مین لیجانا جہان رطوبت زیادہ ہو یعنے آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو اور غذائین جنکی کیموسات یعنی ہضم اول جید ہون جیسے چوزہ ہای مرغ خواہ تیتر وغیرہ کھلانا اور مالش ایسے تیلون کی جو تر یابس بدن کے کرین — اور شراب ایسے بیمار کو سب چیزون سے زیادہ مفید ہے کہ بخلط پلانی چاہیے بلکہ بلایا درد سر ہو **فصل چودہوین حمی یوم نومی و راحتی کا بیان** روح کے بخارات کم اکثر متحلل ہوتے ہین حالت بیداری مین اور بوجہ حرکت کے بعد اسکے سبب آدمی نیند سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو بلکہ خلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہوجاے تو وہ بخارات متحلل نہین ہوسکتے اور نہین بخارات کیوجہ سے روح مین سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے — **علامت** اس تپ کی یہ ہے سے خواب اور نوم طویل کا واقع ہونا خصوصاً جنہین اسقدر سونیکی عادت نہو — امتلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کو وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق ہے ہوای حمام مین تاکہ بخارات متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے اور ہمام کم استعمال کرنی کہ اوسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کیطرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین ہے **فصل پندرہوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین** کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح زیادہ غضب سے پیدا ہوجاتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک آدمی کی چتون سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے — **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے **فصل سولہوین حمی یوم فزعیہ کے بیان مین** کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے اسلیے کہ حرکت روح کی فزع اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعتہً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بیخوف کردینا چاہیے اور اخبار ایسی سنانی چاہئین کہ دل خوش ہوجاے — شراب بھی

اس تپ مین نفع کرتی ہے **فصل سترہوین حمی یوم تعبی کے بیان مین** تعب سے تھک جانا کبھی ایسی شدید گرمی روح کو
پہونچاتا ہے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہونچتا ہے علامت
اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلے تعب پہونچا ہو اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہون بہ نسبت اور اعضا کے اور تھکاوٹ
خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن مین محسوس ہو اور اکثر اخیر مین جب تپ کم ہونے لگے کسیقدر تری بدن مین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب
بوجہ ریاضت معتدلہ کی حادث ہوا ہو اور بحد تجفیف نہ پہونچا ہو اور نہ برودت خارجیہ مانع تعریق کے ہو اور اگر تعب شدید ہو تو بدن مین عرق
خواہ تری کم برآمد ہوتی ہے اور تعب شدید کی بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت بھی بمشارکت اور رطوبات بدن
کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیشتر بوجہ یبس کے نبض مین صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے
اور بول زرد رنگ اور حاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کی جس سے ہیجان خلط مراری کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے علاج
اس تپ کا راحت رسانی مریض کو تعب سے محفوظ رکھکر اور استحمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل پر
اور کھلانا ایسی غذا کا جس سے کیموس جید ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اوسیقدر ہو جسے بآسانی مریض ہضم کرسکے مرغ کے چوزے
ہون خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ سمک رضراضی۔ اسلیے کہ اونکی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اسلیے اوسسے امید اون غذاؤن کے
ہضم کی نہین ہے جو بحالت صحت کھا کر ہضم کرلیتے تھے بلکہ اب اوس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیے۔ اسی سبب سے اگر ایسی غذا اونکو دیجائے
جسکی تھوڑی سی غذا سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے مثل اون لحوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی خواہ خصیہ مرغ
خانگی کے کہ ان غذاؤن کا استعمال اونکے حق مین بہت عمدہ ہے۔ بعض طبیبون کی یہ رای ہے کہ جو حمی تعبی مین گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے
بیمار ہوا اوسکے حق مین تلطیف تدبیر یعنے کمی غذا کی بہت مناسب ہے بہ نسبت اور بیمارونکے اور یہ رای صائب نہین ہے۔ اگر کمی غذا سے کمی مقدار
غذا مراد ہے گو تغذیہ اوسکا زائد ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے۔ تر فواکہ کا ایسے بیمار کو دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور تر
اور شراب کثیر المزاج جسمین پانی زیادہ ملا ہو اوسکا پلانا بھی جائز ہے اگر عادت شراب کی ہو نہین تو شربت شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب انار آب
سیب پلانا چاہیے۔ اسکے بدن مین تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمارون کے زیادہ چاہیے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل جو خشک
ہو گئے ہین اونمین ترطیب حاصل ہو اور اعضا اور مفاصل مین جو تمدد خواہ تناو واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جاے بذریعہ تمریخ دہن کے روغن بنفشہ کا
مناسب سے افضل ہے اور تمام بدن مین روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور مہرہ پشت کی اور سب مفاصل
کی خصوصاً بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے۔ اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہیئین اور کپڑے خوشبو اور مکان معطر کرنا
واجب ہے۔ اگر بعد حمام اور مالش کے بہ نظر کسی بقیہ کے رای طبیب کی ہو دوبارہ حمام کرانا چاہیے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیرین اوپر
بیان ہوئین سب کو دوبارہ کرنا بطور احتیاط کچھ ممنوع نہین ہے **فصل اٹھارہوین حمی یوم استفراغی کا بیان** کبھی جب اخلاط
مضطرب ہو کر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتے ہین اوسوقت حرکت شدیدہ جو روح مین پیدا ہوتی ہے اوسکے اشتعال سے روح مین
ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور یہ اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک تندگی پیدا ہوتی
ہے اور کبھی دوا مسہل مثل تربد اور سقمونیا کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہین اونسے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی چونکہ فصد کی وجہ
سے ہمراہ خون کے رطوبت اور رطوبت انجرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اسوجہ سے دخانیت اور صفراویت کا غلبہ اون بخارات پر ہوجاتا ہے

حرارت تپ کی پیدا ہوجاتی ہے **علاج** اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزین جنسے اطلاق طبیعت اور روانی اخلاط کی موقوف ہو استعمال کیجائین
اور ان چیزون کو بھی جو اسہال اور حبس کے ابواب مین بخوبی بیان کر چکے ہین — اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے جسقدر ہضم ہو اور بہت
زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا مین بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار
ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے — معدہ پر ضماد حابس لگائین اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا ہونے استعمال کرین بلکہ شیر گرم نطول کا
بھی استعمال جائز نہین اسلیے کہ جو چیز شیر گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوت بھی ہوتی ہے اور رفع قبض پر معین ہوتی ہے اور یہان قبض درکار
ہے — منجملہ تراکیب مسخنہ قابضہ سے مناسب اس مقام کی یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن ناردین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سرد
ہو اور خوشبو ہو اوسمین ڈبو کر نچوڑین تاکہ بہت سا تیل تو نچوڑنے سے نکل جاے اور اوسکو معدہ پر رکھین اور قلب اور جگر پر ایسی چیزون سے ضماد کرین
جو تبرید کرتی ہین جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل انیسوین حمی یوم وجعیہ کے بیان مین** درد کسی مقام پر کیون نہو کبھی
روح مین ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجر بہ حمی وجعیہ ہو جاتی ہے **علامت** اسکی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل
اور اطراف یا قولنج اور بواسیر مین درد ہو اور سوا اسکے اوجاع جو دبیلہ وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہین **علاج** پہلے ازالہ درد کی تدبیر کرین جس طرح
ہر ایک کی تدبیر مقام خاص مین اوسکے لکھی ہے اور اسکے بعد تپ کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیے — اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف
ہو ہرگز نہ پلانی چاہیے — **فصل بیسوین حمی یوم غشیہ کے بیان مین** جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت
روح کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے خطر کی تپ باقی
رہتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسی تپ کی
علامت جس سے سقوط قوت ہو جاے نہین ہوتی یعنی وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیے کہ حمیات یومیہ مین کوئی ایسی تپ نہین ہے جسمین سقوط قوت کا ہووے
اس تپ کے — اور نبض کا حال اس تپ مین نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب برودت غالب ہوتی ہے بس ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب غلبہ
حرارت کا ہوتا ہے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کی ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمین خشکی جلد
کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور ردی ہونے مین ہوتی ہے
علاج اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید بنے کھلائین جنکا ذکر اوپر ہو چکا — اور اگر احتیاج ہو تو شراب
پلائین اور اسکا کچھ خوف نکرین کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہوگی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جاوے اور تپ شبیہ حمی ذبول کی باقی رہے اوسکا
علاج بموجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسوین حمی یوم جوعیہ کے بیان مین** کبھی حرارت
بخارات بدن کی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہونچے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ مین ضعیف اور صغیر اور بیشتر مائل بہ قلت
ہو جاتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول کا استعمال کرانا چاہیے
اور بغذا مین اس بات کا خیال ضرور ہے کہ اوس سے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازان حمام کرایا جاوے اور اوسکے سر پر گرم
پانی بکثرت ڈالا جاوے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جاوے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کے کرنی چاہیے —
فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین یہ تپ اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا
پیدا ہونا بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب لوجود ہے اسلیے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی فرو نہوگی تو ضرور تپ پیدا

ہو گی **علاج** ٹھنڈا پانی پلانا اور آب آلو اور تمر ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کریں اور آبزن سے ترطیب بدن کی ضرور کریں اور اگر ممکن ہو
یعنے ضرر کا گمان نہو آب سرد سے غسل کرائیں **فصل تئیسوین حمی یوم سدیہ کے بیان مین** سدہ کبھی جلد کے مسام مین پڑتا
ہے بوجہ سوزنگی جلد کے حرارت جسم سے بوجہ اسکی کہ دہونا جلد کا بہت کم ہو اور بکثرت گرد غبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہنچنے برودت
غسل کے اور قابض مجفف پانی مین نہانے سے جیسے پھٹکری ملی ہوئی پانی سے کوئی نہائے ۔ اور آفتاب کی سوزش سے جو احراق جلد کا ہوتا ہے
کہ جلد مثل کوسیلے کے پوست مین ہو جاتی ہے ۔ اور کبھی سدہ ریشہ ہای عروق اور اونکے سواقی مین بھی پڑتا ہے اور رگونکے مونہہ مین بھی جو کہ
راہین رگون مین ہین اونمین سدہ پڑتا ہے ۔ حمی یوم سدی مین یہی پچھلا سدہ مراد ہوتا ہے مسامات کا سدہ یہان مراد نہین ہے ۔ اس
قسم کے سدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہو جاتا ہے تو امتلاء عروق بڑہ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک امتلا سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور
تنفس مین کمی کی وجہ سے ارواح مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ جمع ہوتے ہین کہ تحلل نہین ہوتے ان وجوہ سے حرارت
مفرط پیدا ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام مین یعنے روح مین رہتا ہے حمی یوم سدیہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت
روح سے بڑہ کر خون تک پہنچے سونوخس عارض ہو گی اور آیندہ اوراق مین اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سونوخس اون حمیات خلطیہ مین داخل
ہے جنمین تعفن اخلاط نہین ہوتا ہے بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر یہ تپ ہے ۔ اگر یہی اشتعال جس سے حمی
یوم سدی خواہ سونوخس عارض ہوتی ہے اسقدر بڑہ جای کہ سدہ قوی پڑے اور اونمین عفونت حاصل ہو اور تنفس معدوم ہو جای تو اوسکا قیام
حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے ۔ اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط او خصوصاً خون بلغمی کو ہوتا ہے
۔ یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے ۔ خواہ اخلاط کی لزوجت سے ۔ یا اس سبب سے کہ کوئی شے اسباب سدہ سے نفس اعضا مین جو منجملہ
آلہ تنفس ہین واقع ہوئی ہے نہ اینکہ فقط مجری تنفس مین یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برودت مقبضہ اعضا مین پیدا ہو خواہ
ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ مین تنگی واقع ہو جاے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جاے یا اور کوئی سبب نفس اعضا مین
حادث ہو جاے جنکا ذکر فن کلیات مین ذیل موجبات سدہ مین ہو چکا ہے اوس مقام کو یاد کرنا چاہیے ۔ یہ حمی حمیات یومیہ مین ایسی
ہے کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہین ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے ۔ اسلیے کہ بدن اس تپ مین کثیر المادہ ہوتا ہے ۔ اسی حمی
سدیہ مین تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری او اترجی کے ہوتا ہے ۔ یہی تپ ایسی ہے کہ عرق
اسمین بدشواری برامد ہوتا ہے اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر مشابہ نہین ہے ۔ یہی تپ
ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار یا پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اگر سدے بکثرت پڑ جائین اور قوی ہون
اور اونمین تکاثف خواہ استحصاف خارج بدن سے ہو ۔ اگر سدے کم ہون تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہے بشرطیکہ علاج اور اطاعت
مریض مین یا شناخت مرض مین خطا واقع نہو ۔ یہی تپ حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے
بعض سدونکی جو علت مرض واقع ہین اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبے مقرر ہین ۔ اور یہی تپ اکثر منتقل بعد
برد اور قشعریرہ کے ہوتی ہے اوسوقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ حمی عفونت کیطرف منتقل ہو گئی ۔ حمی سدی اگر بعد فصد کی تین
جانب مین بدن کے درد پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ تو زائل ہو جاے اور درد قائم
رہے **علامات حمی یوم سدی کے** ۔ جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اوسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہو سکے

اور زمانہ انحطاط اوسکا طولانی ہو تو [illegible] کہ یہ حمی سدیہ ہے [illegible] اگر انحطاط [illegible] ہون استفراغ مداومت کے واقع ہو سے اس
تجویز مین زیادہ دقت ہوتی ہے اگر بدن [illegible] خون کی کثرت ہوا [illegible] پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اوس بدن کے غلیظ اور
لزج ہون ۔ فرق درمیان ان دونون تپون کے یہ ہے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط [illegible] سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سدی
بوجہ کثرت اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اوسمین علامات خاصہ اون اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدن مین انتفاخ اور تمدد اور سرخی نہو
گی اور تپ ہو نارنگونکا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کی نہونگے ۔ اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوئی ہے
اوسمین علامتین امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور تپ [illegible] رگون [illegible] ہونٹون کا خواہ تمدد وغیرہ جتنی علامات کثرت خون کی
ہین بخوبی ظاہر ہونگی اگر سدے بہت سے پڑ جاتے ہین نبض صغیر ہو جاتی ہے اگر [illegible] نبض صغیر ہو یا نبض کا کچھ ضرور نہین علاج اس
تپ کا یہ ہے کہ اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کے حمی سدی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ مین اخلاط کی جلدی چاہیے ۔ اگر
بعد فصد کے پھر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے ۔ اور اگر بعد فصد کے پھر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کے کہ انصباب مواد قلب وغیرہ
کی طرف نہو جاے دوبارہ فصد لینا مناسب نہین ہے بلکہ فصد مین بانتظار نضج کے توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے اجزاء اخلاط
کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہین ۔ اگر بدون دوبارہ فصد کھولنے کے چارہ نہو یعنے مثلاً
ضرر پہونچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہو جاے اوسوقت پھر دوبارہ کھولنے مین تاخیر کچھ ضرور نہین اور استفراغ اخلاط بھی کرنا چاہیے بعد فصد
اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزونکا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کرین اور مجاری کو مواد خواہ سدونکی آلائش سے پاک کرین ۔ قبل از استفراغ
کے تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کیطرف مبادرت کرنی جائز نہین ہے اسلیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط فجۃً
بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اون مجاری مین لسبتہ ہو جاتی ہین اور اس مین بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہین بلکہ
اکثر سدے زیادہ ہو جاتے ہین اگر مواد غلیظ بدن مین ہون خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون ۔ علاوہ بران فصد اور
استفراغ خود بھی کبھی اون فضول دخانیہ کو (جو بصورت بستگی اخلاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہین) نکال دیتی ہے اور اون اخلاط
کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد مین اخراج خونکا اتنا مبالغہ کیا جاے کہ اوسکے بعد مریض قریب بغشی ہو جاے ۔ اگر کثرت اخلاط
سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دنیا نفت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور استفراغ
ایک امر زائد تجویز کیے کہ کچھ انکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سدون کی حاجت ہوگی ۔ تفتیح ایسے وقت مین جلا دینے والی دوا خواہ
غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزین جلا دینے والی ہین اونکا استعمال تو کسی طرح جائز نہین ہے
بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور اخر درجہ تک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہین ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے اور غذا
ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دھو ڈالے اور جلا دے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے کشک جو اور شکر مین یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت کے
تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے ۔ اگر شکر کشک شعیر مین آمیز کرکے کھائین تو کچھ مضائقہ نہین ہے ۔ بعد استفراغ اوس مادہ کے جسکا استفراغ
واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہان فقط تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونون تدبیرون سے تپ مین کسیقدر افاقہ ہوا خواہ
اگر نوبت آتی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہوئی ضعیف ہے ۔ اوسیطرح بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیرون کے بعد علامت نضج
مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کی ہوا اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پر اوسکو دلالت بھی ہے یا نہین ۔ اگر

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہوں بدستور تدبیر مذکورہ جاری کرے تیسرے روز بعد اوس نوبت کی جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام مین
داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کی واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اوسکی بدن مین
روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دینی ہین اونکی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزین آرد باقلا سے مٹر کے آٹے تک استعمال کرنا چاہیے
خواہ اٹھی پیسی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اوسمین کسیقدر تھوڑا پانی ملایا جاے — اور اگر اس سے زیادہ تیز چیز سے حرارت کیجاے تاکہ زیادہ جلا
حاصل ہو تو پھر کف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی — اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر مضر پیدا
کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اوسکو حمام مین نہ ٹھہرانا چاہیے اسلیے کہ یہ سدہ اوس قسم کا نہین ہے جسکی حمام تفتیح کرے اور کھولدے
— جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اوسے کھانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہیئن جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کی
نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوئے صبر نہین کر سکتا ہے بجاے غذا کے ایسی
تر چیز پلا سکتے ہین کہ جس سے تفتیح سدہ ہوجاے جیسے تیلا آش جو کہ اوسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جاے تخم کرفس بقدر
حاجت ملا کر پھر اگر نوبت عود نکرے دوبارا حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اوسکو غذا دینی چاہیے اور
اگر تپ کا دورہ ہو مگر پہلی نوبت سے کم اور بول جید الاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب سدے
اسکے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اور اگر دورہ بلا خفت
مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حماے عفونت کیطرف انتقال کیا ہوگا اب
اسکا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین

کبھی بوجہ تخمہ اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنمین اشتعال حرارت ہو کر روح مین ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت
سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصاً وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہون اسلیے کہ اکثر فضول ایسے
بدن کے بطور ابخرہ دخانی اوٹھتے ہین اور متعفن ہوتے ہین اور انمین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین — زیادہ تر مستعد حماے تخمی کے وہ لوگ ہین
جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتی ہین یا دھوپ مین زیادہ پھرتے ہین اور بعد تخمہ کے حمام مین نہاتے ہین
اسوجہ سے اونمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصاً جسوقت اونکو بہ نوبتین کسی قسم کا درد ہو یا خنیک ہو خاص کر یہ درد اگر اونکے
احشا مین ہو — اور جنمین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اونکے بدن مین کمتر تپ امتلاے تخمہ پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت
ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے — میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اوسکا سبب سواے تخمہ کے اور کوئی
چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت انکی طبیعت ملین ہوجاے بہت انکو فائدہ ہوتا ہے اور انکی تپ دور ہوجاتی ہے اسلیے کہ فضلہ دخانی بجہت
استفراغ فاسد غذا کے کم ہوجاتا ہے — انمین سے جسکی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونون کے علاج مین فرق ہے
جسکو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اوسکے اوسکی فصد لیجاے اسہال قوی اوسکو
عارض ہوگا اور شاید وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا اسہال کبدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبان کا
سیاہ ہونا ہے — اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حماے مطبقہ سے مشابہ ہوجاتی ہین کہ دونو کی آنکھین اور چہرہ نہایت
سرخ ہوجاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہوجاتی ہے قارورہ سرخ ہوجاتا ہے مگر نہایت و تیغہ یہ کیفیت

تین دن تک باقی رہتی ہے — یہ بھی یاد رکھنا ضرور ہے کہ حمای تخمی کبھی چار دو تین خواہ سات روز تک آتی ہے اور یہی حمای یومیہ کہلاتی ہے اکثر نبض اس تپ میں صحیح رہتی ہے — علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کبھی ڈکار کیطرف خواہ دہانی کیطرف ایسی جیسے ڈکار صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگونکا مدیۃ النضج غائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم سبب زیادہ جگنے کے عارض ہوا ہو انکے چہرہ پر بھربھراہٹ ہوتی ہے اور انکی پلکین بھاری ہو جاتی ہین علاج اس تخمی کا مریض دو حال سے خالی نہین یا اوسکی طبیعت نرم نہین ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملایم نہو تو یہی مناسب ہے کہ نرم کیجاے اور اگر کسیقدر طعام لینے فضلہ الطعام معدہ مین باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اوسکو تے کرائین اوسکے بعد ایسی دوا دین کہ طبیعت نرم ہو جاے اور یہ بھی خیال کرینکہ ثقل کا بیرون ہونا کس مقام بتلاتا ہے اور اوسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہے یا پینے کی دواؤن سے اگر دفع اوسکا سہل ہو جاے اور اگر معدہ سے اوپر ہے نیچے اوتر آئے اور ہضم ہو جاے ان سب چیزون مین راے کے صائب ہونے پر ڈکار کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ بشبیر اگر طعام معدہ کے اوپر ٹہرا ہوا ہوتا ہے اور تے دشوار ہوتی ہے تپ کیطرف کچھ التفات نہین کرتے معجون فلافلی جو نہایت گرم ہے کہلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہو جاے اور ہضم ہو کر اوتر آئے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا اطریفل اور ضماد یا ضم جو باب ہضم مین معروف ہین خواہ ضماد طلین جو باب اطلاق مین بیان ہو چکے اونکا استعمال کرتے ہین — جسوقت غذا منحدر ہو جاے یا تو بنفسہ از خود نکل آتی ہے یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو سو کار کہتے ہین کہ یہ شبہ اطلاق تخمی مین باقی نہ رہے اوسکے بعد غذای منتہب سریع الہضم جید الکیموس کہلاتے ہین اور اگر بھوکا بیمار سو جاے تو خفیف امتلا اسیقدر تدبیر سے دفع ہو جاتی ہے — اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو فاسد ہو گئی یا نہین اگر وہی چیز ہو تو جنبش نکرنا چاہیے جب تک کہ سب کا اخراج نہو جاے اور انتظار انحطاط نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ مین کمی ہو تو اوسوقت حمام مین لیجانا چاہیے اور بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے مگر اینکہ ضعف قوت ذبت تنگ حالی واقع کی ہو اوسوقت حمام نکرانا چاہیے بلکہ اوسکو غذا دینی چاہیے اور تقویت معدہ کی ایسی چیزون سے کرنا چاہیے جو معلوم ہین اور بعض ان دواؤن کی باب اسہال مین مذکور ہو چکی ہین انہین سے ایک یہ بھی ترکیب ہے کہ تھوڑا روغن زیتون جسمین تھوڑی سی افسنتین شریک ہو ڈبو کر یا روغن ناردین مین ابداو سکے اوسے نچوڑین تاکہ اکثر روغن اوسمین سے جدا ہو جاے اور معدہ پر رکھین — اگر روانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ اس صفت کا استعمال کرینگے یعنے جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطگی بھی جائز ہے الغرض روغن ناردین کے استعمال میں اونکے واسطے کچھ قباحت نہین — کبھی قیروطی کا بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنے انہین روغنوں کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہین جس وقت مریض کیحالت ایسی ابتر ہو کہ اوسکے پیٹ پر بندش نہو سکے — کبھی احتیاج اون قوی ضمادون کی ہوتی ہے جنکا بیان ہیضہ کے باب مین کیا گیا — اور فواکہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بھی پلانا مریض کو دل خوش کرتا ہے — اور غذا اوسکی سکباج یا ہضم مثل خصیہ مرغ خانگی خواہ سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے اور غذا سے پیشتر کسیقدر فواکہ اور عصارات مثل عصارہ انگور یا رب فالصہ کے دینی چاہیین — اگر انکی خواہش طعام باطل ہو جاے اوسکو پیدا کرنا چاہیے اوس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کی باب مین بیان کی گئی خصوصا اون غذاؤن سے جسمین سرکہ کی شرکت ہو — جب ان تدبیرون سے فراغت ملے اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہو جاے کچھ مضائقہ نہین ہے کہ کسی جوارش قوی کا استعمال کرائین جو ہاضم اور مقوی معدہ اور مفتح سدون کی ہو استعمال بعد زوال تپ کی کرنا چاہیے بعد ازانکہ اعراض تپ کی زائل

ہو جائین — فصد کے بارہ مین تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ مین فصد کی عجلت بچاہیے جبتک کہ تپ مائۂ انحطاط کو نہ پہونچے اور بعد انحطاط
کی استعمال فصد کا جائز ہے — سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بروقت ارادہ فصد کے پلائی جاے آش جو ہے اور غذا جسمین انگور اور کدو اگرچہ کم ہون
داخل ہون — اوسکی خوابگاہ ٹھنڈی ہی تجویز کرنی چاہیے اور سونگھنے کی چیزین بھی ٹھنڈی ہی چاہئین اور اگر قرص کافور اوسکے واسطے تجویز کیا جائے
تو اوسمین راوند شریک نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہو جائیگی

فصل چھبیسوین حمی یوم ورمی کے بیان مین

اندرونی اورام کے تابع جتنی تپین ہوتی ہین وہ سب عفنہ ہوتی ہین اور بیشتر اونکے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور وہ تپین اقسام حمیات
یومی سے نہین ہین — مگر ظاہری اورام جیسے دبل خواہ اور کوئی خراجات یعنی پہوڑے کی قسم سے جو اعضای ظاہر مین پیدا ہوتے ہین —
خصوصاً اورام اون غدیون کی جو اعضای غددی مین ہوتے ہین — خواہ اورام گوشتون کے جنکا نام رخوہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ران
مین فضول کبد خواہ بغل مین فضول قلب سے حادث ہوتا ہے — خواہ وہ ورم جو زیر گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب ورمون
کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے — اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہین یا جو مادہ ان اورام کا ہے قلب تک پہونچکر
اپنی گرمی سے فقط دلکو گرم کرے یا اوسمین عفونت بھی پیدا ہو — پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات
یومی ہوگی — اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر جو تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تابع
اسباب ظاہری کی ہوتی ہین قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کیطرف دفع ہو کر اثنای راہ مین
قریب گوشت نرم کے محتبس ہو جاتا ہے پس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہین — اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسی ہون کہ اون اورام کو اسباب سابقہ
سے مثل امتلا اور سدے وغیرہ کے موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین — اور اکثر ان اورام کی تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ
تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون — اور انہین اورام مین حمیات عفونت اکثر اوسوقت ہوتے
ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کی ہون اور ورم حمیات کی تبعیت سے پیدا ہوا ہو — اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے
تو امر بالعکس بھی ہو جاتا ہے — انہین حمیات اورام کو حمیات خبیثہ کہتے ہین یومیہ ہون خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام
دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی **علامات** جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین وہی اس تپ کی علامت ہین
پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر بھری بھری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کی یعنی چونکہ یہ تپ
اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہو تو اگرچہ بحال صحت بھی اوسکا چہرہ سرخ اور کسیقدر قبیح ہوتا ہے
مگر زمانہ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہین ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ
ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اوسمین بوجہ حدت خلط کے لذع بھی شدید
ہوتی ہے — ان حمیات کی بعد یعنی زمانہ منتہی مین انکے بدن مین تری اور نداوت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے —
نبض ان حمیات مین عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظیم بوجہ امتلاء خلط کے اور سرعت اور تواتر بجہت حرارت کی — بول کا رنگ
سپیدمائی ہوتا ہے اسلیے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول دفع نہین ہوتے **علاج** پہلے سب تدبیرون سے
فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا امالہ قریب ہو جاے اوسکے بعد مسہل دینا چاہیے
اور ورم کا علاج جیسا اوسکے حق مین مناسب ہو کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن مین کم پیدا ہو اور

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر ہو بھی تو بعد ازان کہ بخوبی انحطاط ہو جاوے۔ اور جو چیزین مطفی حرارت خون ہین
اور تبرید اور ترطیب کرتی ہین اونکا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ جو ضماد کہ ورم پر لگایا جاوے پہلے برف مین ٹھنڈا کر لیا جاوے بشرطیکہ ورم کو
اس تدبیر سے مظنہ مضرت کا نہو اور اوسے خام کرنے کا خطرہ نہو۔ بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہے اوسکی تبرید کیجاے خواہ بوجہ
اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تبرید کرنی چاہیے تاکہ برودت قلب تک پہونچے یا بذریعہ افشرہ یا دواؤن کے جو مستعمل ہون اوسمین سرکہ پلایا
جاوے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے **فصل چھبیسوین**[۲۶] **حمی یوم قشفیہ کے بیان مین** یہ تپ بھی بوجہ تحلل ہونے
سدون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہین اور اندر تک خالص نہین ہوتی اکثر لوگ جو حمام کی خو کر
ہون اور یکایک ترک کرین اونکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگون کے بدن مین بخارات پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ
صفراویت مزاج کی یا کہ ایسی غذائین کہاتے ہین جو مولد صفرا ہون خواہ ایسی ترچیزین پیتے ہین جنسے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی حالات
اونہین عارض ہوتے ہین کہ تولد صفرا کے اسباب ہین جیسے بیداری اور تعب [illegible] اکثر اس تپ کے مریض ہوا کرتے ہین۔
علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام مین نہانا اتنی دیر تک کہ عرق [illegible] کہ تپ کا اترنا یقینی
ہوجاے اور بھوسی اور آرد باقلے بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ
اطفاے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دے اور شراب مین پانی کی آمیزش زیادہ کرکے پلانی چاہیے اور حمام مین بار بار نہلانا مفید ہے۔
فصل ستائیسوین حمی حرقیہ کی بیان مین[۲۷] خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور شعاع آفتاب کی حرارت سے
یہ حمی عارض ہوتی ہے اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اگر پہلے یہ اذیت سر کو پہونچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہوکر قلب تک
جاتی ہے اوسوقت تپ عارض ہوتی ہے اوسکے بعد تمام بدن مین گرمی پھیل جاتی ہے۔ کبھی اگر سر کی حفاظت کیجاوے تو بذریعہ نسیم
اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اوسکا ابتدا دماغ مین ہوتا ہے
۔ اسی طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دہوپ کی گرمی اوسے پہونچے تو بوجہ حدت حرارت کے جلد تک گرمی پہونچ جاتی ہے۔ سواے حمی حرقہ
شمسیہ کے قیظیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب مین اثر کرتی ہے **علامات** جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور سر مین
التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر مین گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن
اخلاط سے پر ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اندرونی حرارت کے
اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس مریض کے بدن مین ہو اگر اوتنی خواہ اوس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن مین
ہو تو اوسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت مین بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اوسمین
حرارت باطنی کی زیادتی کیوجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے متعلق [illegible] وہان محفوظ رہتی ہے
علاج آغاز معالجہ ایسی چیزون سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کرین لطول بارد سر پر استعمال کرین اور سینہ پر اوہان باردہ مثل روغن
بنفشہ وغیرہ کا استعمال کرین خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کرکے اگر سر و سینہ پر تمام جسم سے ڈالین تو بہت نفع مین کریگا ٹھنڈا
پانی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلاتے اور یہی تدبیر کیتے رہین تاآنکہ تپ اوتر جاے اوترنے کے بعد حمام مین لیجانا چاہیے
اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اوسکا کچھ خوف نہین شیر گرم پانی سے اوسکو نہلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہوا سے گرم ہے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے — گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ ملنا چاہیے اسلیے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی
اس بیمار کو حمام کا غسل بہ نسبت تمریخ یعنے مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سرد سے اوسکا سر بھگو دینا چاہیے
اتنا کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر **فصل اٹھائیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کی**
کہ سردی سے پیدا ہوتی ہے کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی مین نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کی بند ہوجاتی ہین
اور بخار دخانی بند ہوجاتا ہے پس یہ تپ حمی یوم قشفیہ مین ہم لکہ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت
ہوجاتی ہے — یہ سردی اور احتقان بخار اوسوقت موجب حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہون وہ حاد اور تیز ہون نرم اور شیرین نہون
اسلیے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہین ہوتا ہے **علامات** سبب یعنی برد پہلے سے ہوچکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو اسقدر
گرم معلوم نہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا ہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض اتنی صغیر جیسے ہمیہ اور غمی اور جرعی مین ہوتی ہی نہو اسلیے
کہ اس تپ مین تحلل ارواح نہین ہوتا ہے بلکہ سریع زیادہ ہوتی ہے کہ قلب کو حاجت ترویج کی زیادہ ہے مگر شدت برد مین بطی ہوجاتی ہے
اور بیشتر مائل بصلابت ہوجاتی ہے اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھی ہوئی نہین ہوتی ہین بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہین کہ
بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہے اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت مسامات
کیطرف متحلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہے **علاج** میں تپ مین بہت سی کپڑے سے اوڑھائی جاوین
تاکہ پسینہ نکلے اور تپ مین کمی ہو پھر بعد انحطاط حمام مین جا کر گرم پانی سے نہلائے جاوین اور ہوای گرم حمام مین ٹہلائے جاوین اور
اپنے ہاتھ سے ترپیٹے دین اوس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور تمام جوش دیا ہو اور حمی قشفیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اوسی سے
بدن پر ملین کہ مسامات مین جا پیدا ہو اور نرم ہوجاوین — اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو اوبان کہ قوی
مسامات کشادہ کرتے مین اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اونکے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہیے — اور سبک غذا دینی چاہیے
— اور خوشبو ملین اور سونگھین — سپید شراب رقیق خواہ پانی ملا کر پیوین کہ وہ خالی پانی سے اونکے حق مین بہتر ہے اسلیے کہ تعریق اور
ادرار کرتی ہے — روغن کی مالش بدن مین تعب رسیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہے بہ نسبت استحصاف رسیدہ کی **فصل انتیسوین**
بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کی جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے جنکے بدن مین سردی قابض
پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہوجاتا ہے اونکے بخارات بدنیہ بھی محتقن ہوکر حرارت پیدا
کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی اور یہ پانی وہ ہین جنمین قوت شت اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے — اور یہ تپ اکثر منجر بحمی عفونت ہوجاتی ہے
علامات سبب کا وجود اور جلد کا کہرا پن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے
کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش کرکے دباغت کی گئی اور حرارت کو زیادہ ہونے کی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی
دیر کے بعد جیسے اور تپ سدہ مسام سے عارض ہوتی ہے اوسمین ہوتی ہے وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف
صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب آمد اونکے بدنمین لاغری اور آنکھون مین غور یعنے فرو رفتگی نہین
ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج انکا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ انکو دینی مناسب نہین ہے جب تک یقین کامل
اس امر کا نہو کہ مسامات خوب کھل گئے — ہان اگر سردی کا ضرر تھوڑا ہو بچا ہو اوس سے جو سدہ پڑتا ہے فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے

۔ اور تدبیر انکی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین انکا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی اسکے بدن پر کرنی چاہیے

فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان

شراب کو پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہوجاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب فواکہ کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین اونکا مالہ بطرف اسفل کے ہوجاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر درد سر ہر وقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے

فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان

گرم مزاج اغذیہ سے کبھی حمی یوم پیدا ہوجاتی ہے اور جس طرح سے اکثر حمی یوم تشمسیہ دماغی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے ۔ اسیطرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اوسکا روح طبیعی مین ہوتا ہے **علاج** ادرار مبردات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیرخشت تمرہندی وغیرہ سے ملین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلئین طبیعت کے درکار ہے اور ضماد بارد صندل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارے سے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملاکر اوسکو شورہ خواہ برف مین سرد کرکے کرنا چاہیے اور اطفاء حرارت بارد رطب غذا سے کرین

مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے

اس مقالہ مین ابتداً حمیات عفونیہ سے کرکے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا

عام طور پر بحث حمیات عفونت کی

عفونت ایک طور کا فساد رطوبت مین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت حرارت غریبہ کے باعث سے اکثر اون رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد رطوبات مذکورہ مین ہوتی ہے اون سے ظہور مین نہین آتی ۔ عفونت کے پیدا ہونے کا سبب یا غذا کی ردی ہے کہ جو اوس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو لیسبب اسکے کہ یا تو جوہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت مقدد یعنے گوشت کبوتر بچہ یا جوہر تو اوسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرلے جیسے دودھ خواہ اوس غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو خون اوس سے بنے متانت قوام اوس خون مین حاصل نہو جیسے فواکہ رطب سے جو غذا ہوتی ہے اوس سے خون بننے کی یہی کیفیت ہے پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے ۔ یہ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استحالہ ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت غریزی اوسمین پورا تصرف نکرسکے اور حرارت غریزی اوسمین عفونت پیدا کردے جس طرح کہیرا ککڑی امرود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اوسکی یہی صورت ہوتی ہے ۔ ۵ خواہ جوہر غذا تو ردی نہو مگر بخت اور طبخ مین رداوت پیدا ہوجائے جیسے گوشت خام رہ جائے اور روٹی فطیر یعنے وہ خمیری روٹی جسکا خمیر نہ اوٹھے پکائی جائے ۔ ۶ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت مین بھی کوئی خرابی واقع نہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جائے کہ اوس سے رداوت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہار صادق اور بلا حاجت تقدیم و تاخیر اطعمہ و اشربہ کی کھایا جای جسکا بیان کتاب اول مین بخوبی ہوچکا ۔ کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تنفس و ترویح کا ہو یہ سدہ بجہت رداوت مزاج بدن کے پیدا ہوکر احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور رداوت بدن کی بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کے طاقت نہین رکھتا اور اسقدر بے طاقت بھی نہین ہوجاتا کہ غذا مین کسی طرحکا تصرف نکرکر اور بالکل خلط خام پیدا ہو ۔ ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہو یا تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اوس بدن مین پیدا ہوتی ہے اوسے فاسد کردیتا ہے کیونکہ ہضم کامل مین تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہین کرتا ہے ۔ اور یہ

اسباب تو اسدہ میں معین ہیں لو ہر سدہ فکی وجہ عفونت پیدا ہوتی ہے [illegible] کبھی [illegible] خارجی کے مثل حرارت [illegible] کے سبب سے
مثلاً ہوا وبائی اور نالی ہو یعنی ہوا خواہ فربہ اور [illegible] وغیرہ کی ہوا متعفن ہوتی ہے کبھی [illegible] اسباب عفونت کی کیفیت ہوتے ہیں ۔ مگر اکثر
عفونت [illegible] سدہ کے پیدا ہوتی ہے ۔ اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط میں غلاظت اور لزوجت ہو ۔ اسباب کثرت
اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کی کتاب اول میں بیان ہو چکے اور یہ بھی مذکور ہو چکا [illegible] کے موجب ہیں ۔ پھر جب سدہ
پیدا ہوا عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اسلیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے خصوصاً جب [illegible] حرکات ناروا بے وقت سرزد ہوں
خواہ حالت امتلاء معدہ میں قبل انحدار غذا کے یا کہ تخمہ جو وہ ہوا اور حرکات بیجا واقع ہوں [3] یا بوقت استحمام کرے [4] خواہ دھوپ میں
چلے [5] خواہ گرم چیزیں [illegible] موجود ہو [6] اور [illegible] معدہ اور کبد [illegible] [7] یا اگر معدہ اور جگر کے
گرم کرنے کے واسطے [illegible] کا استعمال ہو وقت [illegible] اور کچھ اس تقصیر کا تدارک
نکرے ۔ یہ سب [illegible] کہ انکی وجہ سے [illegible] عفونت پیدا ہوتی ہے ۔ عفونت کبھی [illegible] پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی [illegible]
عضو میں پیدا ہوتی ہے خواہ [illegible] ضعیف ہو یا حرارت غریبہ [illegible] حرارت کی [illegible]
خواہ اوس [illegible] قابل [illegible] عفونت کی ہے [illegible] صفرا [illegible] لطیف [illegible]
حدت سے [illegible] خون بھی لائق عفونت کے [illegible] اور اسکے لائق [illegible] لطیف [illegible] میں سمجھا [illegible]
اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کی متبخر ہوگا اور غباریت لیے ہوئے [11] صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اور حمیات
غراویہ ۔ خون کی عفونت سے مطبقہ ۔ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک تراہی کہتے ہیں ۔ سودا کی عفونت سے
ربع لی خواہ خمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے ۔ خون کی عفونت اندر عروق کی ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکا مکان بھی داخل عروق ہے ۔ لیکن صفرا
اور بلغم اور سودا ان تینوں کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق ۔ اخلاط سہ گانہ مذکورہ سے اگر کوئی خلط خارج از عروق
متعفن ہو اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی حرارت کا نہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن میں پیدا ہوئی ہو جہاں سے قلب تک متصل عفونت پہنچتی
رہے اوس وقت جو تپ عارض ہوگی اوسکے واسطے دورات ہونگے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہو جائیگی ۔ لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت
خارج عروق کے بھی ہو بالکل دفع نہیں ہو جاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدنمین کسیقدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے ۔ اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق
متعفن ہوں تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ نہیں ہوتی اور آثار میں قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے ۔ مگر ایسی
حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہیں کہ اونکے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتی ہیں ۔ پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق
بدن ہو خواہ اکثر جو رگیں متصل قلب کے ہیں اونکے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت میں تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکساں
رہیگی ۔ اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل بقلب میں عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ میں واقع ہونگے بخوبی ظاہر ہونگے ۔ عفونت
خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اوسکی تپ میں نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ میں تپ نہیں ہوتی ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ
متعفن ہوا ہے زمانہ خلو نوبت میں اوسپر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوئی ہے فنا
ہو جاتے ہیں اور متحلل ہو کر اونکی مادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور مادیت سے نہیں ہے بعد فنا اون رطوبات
کی حرارت بھی زائل ہو جاتی ہے اور تحلل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق میں متعفن نہیں ہوتیں

کہ اونکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہین بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہوجاتے ہین ۔ مثال بعض اخلاط کی [illegible]
ایسی ہے کہ جیسے بول وبراز وغیرہ تہ بہ تہ فضلہ اور گوبر وغیرہ جمع ہون کہ اون مین رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ سب
بالکل متعفن ہوجاتی ہیں اور حرارت آفتاب کی اونکو خشک کرے اور وقت اونمین بالکل عفونت اور [illegible] باقی نہین رہتی اور خاکستر
باقی رہجاتی ہے پھر جب کسی طرح کی رطوبت اونمین پڑے تو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور اونمین حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے
جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہے تو اوسمین چوتھے پانچوین روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہے تاکہ رطوبت سے متعفن ہوکر جلد
حرارت سے باطل ہو ۔ جو خلط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہے اگر اوسکی حرارت بالکل زائل ہو جاوے اور بوجہ تحلیل کے بہت سی زائل ہوجاوے تاہم
پھر دوبارہ احتمال عفونت مین کہ بوجہ بقا رماد [illegible] کہ کچھ حرارت عفونت اول سے باقی [illegible] پھر رطوبت نے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو
خواہ بوجہ علت عفونت کی مادہ اولی مین پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ مین پہلے مادہ کے پیدا ہوا اور دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری
نوبت تپ کی انہین دو وجوہ سے پیدا ہوگی ۔ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا انضج نکر سکے
تو اخلاط متعفن ہونگے اور بعد تعفن تحلیل رطوبات ہو ہوکر یا مادہ خواہ خاکستر باقی رہے گی اور قریب کے مادہ مین اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا
کہ انکا یہان تک کہ حد مشترک مادہ سے جو قریب مادہ متعفنہ اور متحللہ اولی کے منقطع ہوجاوے اور مادہ بالکل فنا ہوجاوے اور اسکے قریب کوئی مادہ قابل
عفونت کی نہ پائے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو اور اوسکی عفونت کے بعد وہان تک پہنچ جاوے اوسوقت ازالہ تپ کا بالکل
ہوجائیگا ۔ خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ وترکیب کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جاوے جو فن طب مین بیان ہوتا ہے
۔ اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلیل تام متعذر ہے دوران عفونت بھی اسیطرح متعذر ہے اسلئے کہ عروق کے لبون باہمدیگر
متصل ہین ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہان سے ایک ہمسایہ اور یا آگے بڑھتا ہے اسیطرح لزوم
تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہے ۔ اور پھر چونکہ عروق مین جو مادہ متعفن ہوا ہے اوسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہے تو اوسکا بخار متعفن
ہمیشہ قلب مین پہونچ کر منفعل طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ مین زمانہ فترت کا پیدا نہین ہوتا ہے ۔ یہ حمیات جنکو واسطے نوائب ہوتے
ہین خواہ بعد نوبت کمی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہوجاتا ہے الغرض انکے نوائب کا انتظام کبھی متروک ہوجاتا ہے اسلئے کہ جو مواد
نوبت تپ ہوتی ہین اونمین کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کیوجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہے ۔ اور کبھی جنس تغیر
مادہ کی بدل جاتی ہے مثلاً مادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہوگیا اوسوقت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہے کہ بلغمی کی صفراوی
ہوجاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین نہین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہوجاتا ہے
کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی ہوتا ہے مثلاً اگر غذا کثیر غلیظ کھائے تو مادہ مین خلط
پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین متحلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہوجاوے گا اور ضعف مین غذای مناسب بھی بدیر ہضم
ہونے سے طول مدت لازم ہوگا ۔ جو تپ مقلعہ ہے یعنے اوسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہے اکثر اوسکی نوبت برد اور قشعریرے اور
نافض سے شروع ہوتی ہے اور پسینہ کے ذریعہ سے یہ حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور قشعریرہ سے اکثر ابتدا کرتی ہے اسکا
سبب یا برودت خلط ہوتی ہے خواہ بسبب بوجہ حدت کے خلط عفن مین لذع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب بطرف مادہ کے باطن
کیطرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن مین برودت پیدا ہوتی ہے ۔ خواہ بسبب بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہے خواہ ہوای بارد کی اثر

برد ہوتا ہے جو سردی بوجہ لذع خلط کے پیدا ہوا اوسکا قشعریرہ نام رکھنا بنسبت برد کو اولے ہے اکثر لذع خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے
کہ عضو بدن میں کانٹے سے چبھتے لگتے ہین ۔ ایسی حمیات مین تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے اسوجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت ہوجب عفونت
ہی رطوبت کو متحلل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہے عرق ہوکر اور برودت باقی رہجاتی ہے ۔ اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے نہو
تو اسکا دفعہ بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے ۔ لازم تپ کو انتہا مین خفت اور تغییر ہوجسکو اقلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا
۔ اور سوا اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو مبادا قشعریرہ متعدد اتپ بائین کرتی ہے اور متعدد شکل اندرون جسم کے اطراف مادہ چلی جاکر
تو وقت برد اطراف عارض ہوجاتا ہے اور ان تپ مین برد اطراف بری علامت ہے ۔ کبھی بعض حمیات مین برد اور قشعریرہ ساتھ ہی طاری
ہوجاتا ہے اسلیے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونوں سے ہوتا ہے اور کبھی تپ مین ایسی ترکیب
ہوجاتا ہے کہ باوجود تغیر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے ۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ مین عفونت پیدا
ہوئی کسی خاص مقام پر تپ جب اور ... عفونت آگئی بعد ازان ایک اور خلط اوسی کے جنس سے خواہ غیر جنس سے عفونت
شروع ہوئی اور جبقدر زمانہ فرق مسئلے حرارت درعفونت خلط اول کا تھا اوتنے زمانہ بعد دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اسکی شروع
کی وجہ سے ہوئی اور اخلاط بھی باسکے ہر دورہ عفونت خلط اول کا آپہونچا اور سلسلہ دونوں اخلاط کی عفونت کا آجماتا ہوگا
ایسی صورت مین اگرچہ تپ دونوں مقلعہ ہین لیکن بصورت لازمہ دائر ہونگی تاآنکہ ایک تپ زائل ہوجاے ۔ اور بہت وجوہ سے
حمیات عفنہ مین ترکیب ہوتی ہے اونکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ مین کیا جائیگا ۔ حمیات کے دورے طولانی اور قصیر
بھی ہوتے ہین ۔ طول اونکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ مین سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف
کیوجہ سے تحلل مادہ کا نہین ہوسکتا یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام مین تکاثف زائد ہوکہ جلد مادہ کو
متحلل ہونے دے ۔ اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتون صورتونکی ضد مین ہوتی ہے ۔ اور نوبت مین سرعت اور بطوء ہوتا ہے
۔ بطوء زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہے بطرف معدن عفونت کے
اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ربع کا ۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو جیسے
بلغم سوائی بلغم زجاجی کی اسلیے کہ اوسکی عفونت کی تپ مین نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے ۔ لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبت کا ہوتا ہے
اسلیے کہ اوسکی حرکت معدن عفونت کیطرف بہت جلد ہوتی ہے ۔ بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اوسکا مادہ داخل
عروق متعفن ہو بعد اوسکے روارت مقلعہ تپ کی ہے جسمین عفونت تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کی عروق مین عفونت
مادہ کی ہو ۔ مشائخ کو زمانہ شیخوخت مین ایسی تپ شدید جو دایمی ہو عارض نہین ہوتی اسلیے کہ اونکا مزاج بنظر سن کے بارد ہے
اور تخمہ اونہین کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخانیت ہو اور سدہ پیدا کرکے متعفن ہوجاے ۔ نبض کا اختلاف حمیات
عفونت مین بحسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور بھی ایک جنس مین حسب انواع تپ کی شدت اور ضعف مین مختلف
ہوں یہ بھی منشا اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے ۔ کبھی نبض
مائل بصلابت ہوجاتی ہے انہین حمیات مین خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمین تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی مین ورم گرم
ہو خواہ سخت ورم کسی عضو مین کیون نہو خواہ شدت یبس مزاج مریض مین ہو خواہ ابتدا نوبت مین غلبہ برد کا ہوجاے کہ

ہوجاتی تحقیق میں ... نبض کی پیدا ہوتا ہے ... [illegible]
آنکھ ... میں ... حمی ... [illegible]
آتی ہے کہ اسوقت تپ منقطع اور زوال ... [illegible]
۔ ابتدا اور انتہا میں نبض ... انقطاع کی تغیر میں پیدا ہوتی ہے ... [illegible]
ہو اور تزید اور تشنج سے ... [illegible] ... طور پر پیدا ... [illegible]
عفنہ حمیات عفونت ... [illegible] ... اسباب ... مذکور ہو ... [illegible]
خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری ... ایسا ... موجب حمیات ... [illegible]
نفس بھی دلیل ہی عفنہ ہے۔ اسلیے کہ ... احتیاج ... [illegible] ... زیادہ ہوتی ہے
تہر اور لذاع ہوتی ہے خوشگوار ... [illegible]
تھوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ... [illegible]
ہوجاتی ہے انگڑائی اور جمائی آتی ہے ... [illegible]
بھی اسیطرح۔ اور دردسر اور ... پیدا ... حمیات ... [illegible]
قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کرتی ہیں اور رنگ پھر خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہے ... [illegible]
فضول اور بلغم بنی کے اور مثلی اور پیشاب زیادہ ازحد ہیں اور براز بھی اسیطرح گدلا ہوتا اور گرانی سر ... پیدا ہوتا ہے
اور نبض میں تواتر بلا سبب ظاہری کے خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع نہو۔ جب نبض میں انفعاط
اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انفعاط کے یہ معنے ہیں کہ نبض اندر کو دب جاوے اور صغر ... اسقدر مخالف ہو کہ
اوسمیں نبضات کبار قویہ واقع ہوں اور سرعت نبض کی قوی ہو۔ نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور تزید میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص
حمی عفونت کی ہے۔ اگرچہ حمی غب میں بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ بھی ایک خاص علامت
حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہیں آتی اسلیے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے۔ اور زمانہ
تزید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور نا متشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سے ہے۔ نبض کا
عظیم ہونا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزید پر۔ یہانتک علامات مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ مفترقہ اور غیر مفترقہ خواہ منقلعہ
کا تفرقہ بیان ہوتا ہے۔ پھر اگر تپ مقلوب ہے ناقص اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برآمد ہونے عرق خواہ نداوت کے
رہا کرتی ہے اور اوسکے نوائب کے دورے ہوتے ہیں۔ اور اگر تپ لازم ہے خواہ اوسمیں تفتیر ہو یا نہو۔ اوسی حمی یومیہ سے نبض
اور بول تمام نقار میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اوسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہیں ہوتا۔ اکثر حمی عفنہ کے
ساتھ اعراض کثیر مثل تشنگی اور دردسر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بروقت منتہی کے۔ اور قلق اور تشویش خاطر کرب
اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت۔ اور نبض
کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے

صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر صلابت کا نبض میں ہونا کچھ ایسی نہیں کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ مگر جب تپ کی ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو گیا کہ ورم سخت ہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کیے خواہ کوئی اور شے جو موجب صلابت نبض کی ہوتی ہے واقع ہو اوسوقت البتہ نبض میں صلابت بخوبی پیدا ہوگی اور مستمر بھی رہے گی۔ زمانہ ابتدا اور تزید میں اختلاف نبض کا سرعت اور بطو خواہ صلابت اور لین میں خواہ ورم اور اوج حمیات عفنہ سے ہے اور دلایل قوی سے ہے حمیات عفونت کی سے ہے گو یہ اختلاف حمی غب میں بوجہ خفت مادہ کی بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جبتک نبض میں قوت اور عظمت مذکورہ پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی تپ یومیہ باقی ہے اور اوسکا انتقال حمی عفونت کی طرف نہیں ہوا۔ بول اکثر حمیات عفونتی کا بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور شبیہ بحدت اوسمین بھی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ کہ مین اونسے بدون اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو جاوے نجات کمتر نصیب ہوتی ہے اور جسوقت تپ بعد نمودار ورم کے ذات الجنب وغیرہ میں باقی رہ جاوے بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زایل نہیں ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہوا ہے جہان دور کرنا اوسکا ممکن نہیں۔ **علامات حمی لازمہ** دائمی تپ میں اختلاف نبض کا جیسا اوس تپ کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقا اس تپ کا چوبیس گھنٹہ تک رہتا ہے کہ اوترتی نہیں اور جو احوال متعلقہ میں ہوا کرتے اس تپ میں نہیں ہوتے یعنی اسکے قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف بوقت تزید کی کہ ابھی کم تھی اور فوراً زیادہ ہو گئی اور پھر کم ہوئی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازمہ ہونے پر چند علامات

مشترک اور چند امور خاص کا بیان — جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اوسکی حرکت ایک روز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدای نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب نائبہ میں خواہ ابتدا اشتداد کی نوبت جیسے غب لازم میں مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور یہ تپ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے۔ غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اوسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اسلیے کہ مرہ صفرا قوی ہے مگر باایں ہمہ اسمین خوف ہلاکت کا کم اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے۔ اسلیے کہ صفراوی خلط سبک ہے طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بھی اسمین ہوتا ہے۔ غب غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہے بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑہ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر اونکے معالجہ خواہ تدبیر میں خطا واقع ہو۔ اور دائمہ کبھی ایک ہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے۔ جو تپ عفنہ خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اوسکی بہت اور تمام مگر نرمی کے ساتھ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اسمین نہیں ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنی ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کر ساتھ آتی ہو اوسکی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کی نرم ہوتی ہے مگر مدت دورہ کی اوسکی طولانی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر میں متحلل ہوتا ہے اور نائبہ بہ نسبت صفرا کے کثیر بھی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ میں زیادہ ہے اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہیں۔ بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض میں البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پھر نبض میں بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اوسوقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوای چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہیں وہی مدار تفرقہ ہونگے۔ جسقدر مادہ بلغمی خالص

نہو گا اوسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنے بلد جلد نوبت کریگی ہان اگر وصف اختلاط صفرا کے مائل لسوداویت بھی ہو اوس وقت زمانہ نوبت کا طولانی بھی ہو سکتا ہے۔ ربع سوداوی حادہ نہین ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ مرو ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ربع خالص سال بہر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع مین اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا ہے اور حدت بھی اوسمین اسقدر نہین ہوتی ہے کہ جسکے نتیجے اعراض شدیدہ پیدا ہون۔ ربع اور غب دائرہ ہو یا مفترہ بذریعہ قے اور دستون کے اور پسینے اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بھی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے بھی زائل ہوتی ہے اسکا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب مین طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ مین اور انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ مین اور انحطاط اور انتہا دونون کا سوانلبہ بلغمیہ مین طولانی ہوتا ہے عام اور بران کمتر بات ہوتی ہے کہ ربع لازمی اور دائمی ہو اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے فنا کردے البتہ کسیقدر خفت اور تفتیر ہوجاتی ہے۔ کل تپین اگر اونکا معالجہ کما ینبغی نہو خصوصاً وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوئی ہے انجام کار منجر بدق ہو جاتی ہے علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے ہین جنمین مریض کو غذا دینا واجب ہے اور طبیب بوجہ خطا ئے تجویز کے حکم غذا کا ندے بلکہ یہ تجویز کرے کہ بحالت گرسنگی مین کل توجہ طبیعت کی بطرف نضج مادہ ہوگی تو وہ تپین ضرور منجر بدق ہو جاتی ہین یا جن تپون مین سرد پانی دینا واجب ہے اور نہ دیا جائے اس غرض سے کہ سرد پانی کی برودت سے مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سرد پانی کے ترک کی اطفا حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نکیا جائے اوسوقت فوراً منجر بدق ہوجاتی ہے۔ جسوقت غذا دینی اور سرد پانی پلانے کی غرض زیادہ ہو اور نضج مادہ اور خام رہنا مادہ کا اسقدر ضرور نہو اوس مقام پر مقدم یہی ٹہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دین اور سرد پانی بھی پلائین اور اوس مقام خاص کو ہم آگے ذکر کرین گے

اعراض حمیات کی دلائل کا بیان

تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہی ہے کہ قبل عارض ہونے تپ کے سو تدبیری کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اور سکے بعد جو احوال اور اعراض عین تپ مین موجود ہوتے ہین مثل دردسر وغیرہ یا بیخوابی وغیرہ کی انکو دیکھنا چاہیے اور عرض بلد اور فصل و مزاج اور نبض اور بول اور دستے اور براز اور رعاف انکا لحاظ کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برامد ہونے مین کیسا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہاے طعام کیسی ہے پیاس کی کیا کیفیت ہے سوء تنفس تو نہین ہے اور باقیماندہ اعراض مقارنہ مثل دردسر اور بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیے اسلیے کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض مین جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہین بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہین جیسی کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت مین لذع شدید شروع تپ سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہے کہ ابتدا مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہوجاتی ہے اسلیے کہ مادہ متحلل ہو کر حرارت مین ترقی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت ہے کہ اوسمین بالکل لذع نہین ہوتی ہے ایک قسم مین تو ساتھ حرارت کے رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تپ بلغمی ہے اور ایک قسم مین یبوست پائی جاتی ہے۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ جو اجناس حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہین مثلاً ابتدائی نوبت مین تخس یعنے کانٹے سے چبھنا یا پھریری کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے قلق اور ہذیان اور پھر کا تپ کے ساتھ ظاہر ہونا۔ کچھ اعراض نضج اور غیر نضج پر دلیل ہوتی ہین مثلاً احوال بول کے جو اوپر ہمنے ذکر کیے ہین۔ کچھ اعراض ایسے ہین جو بحران پر دلیل ہوتے ہین جنکو آگے ذکر کرین گے۔ کچھ اعراض ایسے ہین جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین ان سکو آخر مین اس فن کے بیان کرینگے۔ سحنہ یعنے حال بدن کا فربہی و لاغری و رونق و بیرونقی و رنگ سکے بھی بہت احکام ہین مثلاً جس شخص کا

رنگ سپیدی اور سبزی سے رصاصیت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اعضا میں برودت آگئی ہے اور حار غریزی یعنے روح اور خون کم ہوگیا ہے یا چہرہ پر تہیج یعنے بھرا پن اور انتفاخ پیدا ہو جیسا کہ عادۃً تخمہ میں ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور ناک پتلی ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کریگی یا اینکہ اخلاط رقیق ہوا ہیں اور جھٹ پٹ متحلل ہو جائیں اور مسامات کھلے ہوئے ہوں اور پر دلیل ہوگی ـ حرکات بدنی یا نفسانی کی بہت سی امور پر دلالت کرتی ہیں اونکا امر افعہ عادت کی ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہو جانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہیں جیسا ہم آگے ذکر کرینگے ـ بعض اعراض حمیات کی ایسی ہیں جنکا وقت زمانہ متقدمین ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن بجہت اسکے کہ حرارت سے التہاب شدید سر میں بوقت منتہی پیدا ہوتا ہے ـ بعض اعراض ایسی ہیں کہ اونکا وقت زمانہ ابتدا میں ہوتا ہے جیسے تھرتھری یا سردی معلوم ہونی اور نیند گھری جو اوائل حمیات میں اکثر بجہت ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کی جہاں مادہ ٹھہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سی بخارات صعود کرتے ہیں بوجہ اوس اضطراب کی جو بدن میں شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اونکو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ بارد ہوتا ہے تو اوسکی برودت زیادہ اس نیند کی حدوث پر معین ہوتی ہے اسیطرح جس خلط میں عفونت آنے والی ہے اور بعد اوسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو تھرتھری اور سردی اور نیند کی حدوث میں معین ہوتی ہے ـ جن چیزوں سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہے وہ چیزیں یہی ہیں کہ تپ کیحالت کو نرمی اور تیزی میں خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہے جو بالفعل پیدا ہوئی ہیں یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہیں اوسی شرط پر جسکو ہمنے باب حمیات یومیہ میں ذکر کیا ہے اور یہی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اوسکے فترات یعنے زمانہ خفت کی دیکھنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع میں تپ کی لرزہ سردی تھرتھری ہوتی ہے یا نہیں اور کون چیز کسوقت ہوتی ہے پھر تپ کے اوترنے کیوقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا آکر اوترتی ہے یا تھوڑا یا بے پسینے کے اوتر جاتی ہے اور بدبیر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنے قبل از تپ کے مریض سے کیا سو تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور فصل کونسی ہے اور پیشہ مریض کا کیا ہے اور نبض اور بول کی کیا حالت ہے ـ **بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور تکسیر کا**

قشعریرہ یعنے تھرتھری ایک حالت ہے کہ اوسوقت بدن میں ایک اختلاف سردی میں پایا جاتا ہے اور جلد میں اور پسلی میں ایک چبھن سی پیدا ہوتی ہے اور اس سے پہلے ہاتھ پاؤں ٹوٹنے لگتے ہیں اور تکسر گویا قشعریرہ سے ضعیف ہوتا ہے ـ برد یعنے سردی اسطرح ہوتی ہے کہ تمام اعضا میں اور پسلیوں کی پشت میں سردی صاف معلوم ہوتی ہے ـ نافض یعنے لرزہ وہ اسطرح ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لرزنے کو مریض روک نہیں سکتا اور اوسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہیں ـ کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہیں ہوتا جیسے بلغمی تپوں میں اور ربع میں ـ لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہی ہے کہ فصل میں قوت دافعہ بہت ہو اور جتنا مادہ نافض میں لذع زیادہ ہوگی اوتنا لرزہ شدید ہوگا ـ خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہیں سکتی اسلیے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدن میں واسطے محافظت بر دعضو رئیس کی چلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ بشرہ کا زرد ہو جاتا ہے ـ **یہ بھی جاننا چاہیے** کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہی اگرچہ وہ قبل از وقت لرزہ کے بدن میں موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص میں ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہے چونکہ مدت سے خوگر اسکی سردی کا ہو رہا ہے کچھ اسکی سردی سے متاثر نہیں ہوتا ہے اور اسکی برودت اوس عضو کو محسوس نہیں ہوتی ہاں جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرارت

سکے جو اخلاط کو متفرق کر دیتی ہے یا اگر کسیوجہ سے اوس وقت جو غذا اس خلط سے نہیں ملا ہوا تھا اور نہ اسکی برودت کا خوگر تھا بجہت انتقال مزاج کے اسکی برودت کا احساس ایک مقدار ہوتا ہے اور اسی بہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ غایات کرتے ہیں جہاں اصول کلیہ علم طب کی بیان ہوئے ہیں اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہے۔ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بدن میں پھیلا ہوا ہو لرزہ پیدا ہوتا ہے اور تپ نہیں ہوتی ہے اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہیں مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہیں ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آئے۔ جو ماندگی اور کسل بدن میں بجانب قلب پیدا کرتا ہے سبب وہ کثیر ہو جاتا ہے مگر متعفن نہیں ہوتا ہے تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اگر اسمیں عفونت نہ آئے تو اسیقدر اوسکی اذیت رہیگی کہ نافض واقع ہوا کرے۔ کبھی برد اور نافض بجہت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کے پیدا ہوتی ہیں یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جاے اوسکے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم میں ضرور درکار ہوتا ہے تب بھی برد اور نافض پیدا ہوتا ہے۔ نافض اور برد تپ بلغمی میں بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ پہلے خلط خام عضل میں ہوگی اور اوسکی برودت بنظر مزاج عضل کے ہوتی ہے اسلیے کہ عضل عضو لحمی ہے اور گرم مزاج ہے اور خلط خام یعنے بلغم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہے پھر جب اس خلط میں عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اسمیں آتی جاتی ہے اوسیقدر برد اور نافض کم ہوتا جاتا ہے۔ کبھی لرزہ کے بیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی بدن میں لذیع شدید پیدا ہوتا ہے اور قوت دافعہ جو عضل میں ہے تو ی ہوتی ہے جیسے اوس شخص کے گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے بخصوصاً اگر پانی شدید اور خوب گرم ہو اوسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی جو خلط لذع رکھتی ہے اوسکی جہت سے حرارت غریزی یعنے خون اور روح لطیف باطن سے گریز کرتا ہے اور بسبب استیلاء برد ہوتا ہے ایسے وقت میں لذیع اور برد ساتھی ہوتا ہے برد تو تمام بدن میں ہوتا ہے اور لذیع اندر کی جہلی میں پایا جاتا ہے۔ کبھی اورام باطنیہ کے تفتیح کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی لرزہ اور پھر پسینا لازم ہونگے تو صحت پر دلالت کرتی ہے اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہے مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہو کر خارج عروق میں آیا ہے مگر یہ لرزہ اگر بالنضج مادہ اور بوقت بحران واقع نہو اور اس لرزہ کے بعد تپ میں خفت ہو اوسوقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق میں اس جہت سے نہیں ہوا ہے کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ میں اسقدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق ممتلی ہو کر باہر نکل آیا ہے ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنے جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوط حار غریزی کے دنیز بعد سقوط تنفس کے واقع ہو اوسکے بعد موت ضرور ہوتی ہے۔ پھریری کیواسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہیں۔ تحیر اور دہشت کا ہیجان اور دوران سر اکثر ہونا ان حمیات میں دورے کی خبر دیتی ہیں۔ مشایخ کی تپیں اکثر مدقوقہ یعنے پوشیدہ ہوتی ہیں۔ کبھی تپ میں طول اس جہت سے ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ غلظ یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہے کہ بیمار کو چت لٹائیں اور دونوں پانون اوسکے پھیلا دیں اور ہاتھ سے دیکھیں کہ ورم کس مقام پر ہے بعد اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کریں۔ تپ کے مرض میں جب زبان سیاہ ہو جائے اور تپ خفیف ہو اوسکا نام حمای مدفونہ ہے۔ کبھی تپ اور فالج دونوں جمع ہو جاتے ہیں اوسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے جو دونوں بیماریوں کی مناسب ہو یہ ہے سکنجبین میں گلقند ملا کر استعمال کریں اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی قوت کی ہو۔ سرسام سے تپ میں چونکہ تکلیف جلد ہوتی ہے بخارات سر میں پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتی ہیں اور تپ میں شدت ہوتی ہے **عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا** ان تپوں میں علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اوسوقت تدبیر

اور ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجاے خواہ اوسکا نضج کیا جاے یا استفراغ مادہ کیا جاے
اور نضج مادہ رقیق اور غلیظ دونوں کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکو رقیق بقدر معتدل کرین اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ
کرین **مترجم کہتا ہے** آخر مین اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ مین بین آنے مین **تمن** کبھی تپ کی خواہش اور ہے اور تدبیر کی ہوتی ہے
اور خلط کی خواہش متوجہ نضج یا استفراغ یا تحلیل کی جب یہ قسم کی ہوتی ہے ان دونون مین تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہے اور نضج
خلط استعمال گرم دوائون کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دوا نضج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا مین نضج اور استفراغ کی قوت
کمتر ہے ایسے وقت مین رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنے جسکی مضرت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدبیر کرین ـــ کبھی تناقض مقتضاے اور مادہ مین اس
قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تربز خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیارہ وغیرہ سے تبرید کیجاے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جاے
اور مادہ کے نضج مین کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اوسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیے جائین لیکن اگر مادہ مین کمی ہو تو انکا
دینا چندان ممنوع نہین ہے پھر بھی مقتضاے ہوشیاری طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو دینا چاہیے اور آب جو پر اکتفا
کرنی چاہیے اتنی مدت مین حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا ـ جمیع فواکہ محموم کو مضر ہین مادہ مین غلیان پیدا کرتے ہین اور معدہ مین فساد
پیدا کر کے خود بھی فاسد ہوکر متعفن ہو جاتے ہین ـ بیشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضج اور تلطیف
اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین سادہ ـ ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر تپ مین اسقدر شدت و حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی
نہین ملتی بلکہ اوسوقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض مین اتنی قوت نہو کہ مقابلہ مرض کا کرسکے اور اذیت مرض پر
صبر نکر سکے ـ اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح پر کہ خلط کا نضج کیا جاے
اور غذا ترک کیجاے اور تبرید اتنی نہو جو تحلیل مادہ کو منع کرے ـ اگر قوت مین کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اوسکی تعدیل کرنی چاہیے
اور قوت کو از سر نو بذریعہ غذا کے پیدا کرنا چاہیے جب قوت کسیقدر آجاے اور اوسکا مخالف دفع ہو جاے پھر از سر نو متوجہ اصلاح مادہ پر ہونا چاہیے
ـ ان تپون مین تبرید ایسی دواؤن سے نکرنی چاہیے کہ جنمین قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص کافور و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج
اور استفراغ کے ایسے دواؤن کا استعمال ہو سکتا ہے ـ **یہ بھی ضرور جاننا چاہیے** کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کی ہے
اسلیے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اوسکا علاج یہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جاے یعنے تبرید اور ترطیب ہی فقط اوسکا علاج ہوتا ہے اور حمی
عفونت مین فقط علاج بالضد مرض نہین ہوتا بلکہ اوسمین قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کی نہو مثلاً مرض
حار مین اجزاے حارہ منضجہ یا مستفرغہ دی جاتی ہین ـ غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو برانگیختہ
کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنے مادہ کی دوست ہے اسلیے کہ مستحیل بمادہ ہوکر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس
سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا ہے بناءً نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جدا گانہ
اوس قاعدہ کے بیان کیواسطے لکھتے ہین ـ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علاج کسی تپ کا بدون اوسکی شناخت کے ممکن نہین جب تک
کہ تپ پہچانی نہ جاے تدبیر تلطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی چاہیے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو اور بروز نوبت کے سطح
مادہ کو چھیڑنا نچاہیے جہان تک ممکن ہو ورنہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی ہو
اور تپ دموی ہو یا جو خلط غالب بدن مین ہو اوسکے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر بول مین سرخی ہو

اور غلیظ ہو اور [illegible] ورنگ ناری الی انہو کہ ابعد فصد کے غلبہ صفرا [illegible]
کرانا چاہیے خصوصاً اگر فصد کی بعد ہی خشکی پیدا ہوئی ہو [illegible] اعتدال آب جو [illegible]
سے طبیعت نرم نہو تو شربت بنفشہ پلانا چاہیے اور مطلوب [illegible]
کہ ایسے مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جاے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی قوت سے [illegible] کا لحاظ [illegible] التنفع اور سہل
ہے اوسکے اجزا یہ ہین روغن بنفشہ آب برگ چقندر زردی بیضہ شکر سرخ بورہ ارمنی۔ ابتدا مین [illegible]
دواؤنکی نسبت ضعیف تر دواؤنکی حاجت ہوگی اور ابتدا مین قوی دواؤن کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت [illegible] احتباس ہوتا ہے
بعد تلئین کے ادرار کرانا چاہیے مثلاً سکنجبین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کو ساتھ پانی مین جوش کرکے دینا چاہیے اوسکے بعد تعریق یعنی پسینہ
نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام کی ایسی دواؤن سے جنکی حرارت قوی نہو کرنی چاہیے مثلاً روغن [illegible] آب شبت
آب شیرین جو تیز گرم ہو ان چیزون سے نطول کرنا چاہیے۔ اگر تپ دیر تک رہتی ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہین [illegible] اگر اول ابھی سے
یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کیطرف مائل ہے مثلاً متلی ہوتی ہو اور سالش اوکلی ملیٔی آتی ہو تے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہو بلکہ محض سکنجبین
سادہ آب گرم مین ملاکے قے کرانا چاہیے اور اگر سیلان خلط کا طرف اسفل کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا ادپر پانچوں کی طرف [illegible] بوقت
ہرگز قے کرانا نچاہیے بلکہ اجزای مسہلہ یا ملینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرانا چاہیے۔ ابتدا مین تپ کی مریض کو سونے دینا چاہیے خصوصاً
اگر تپ کی ساتھ پھریری یا سردی یا لرزہ ہوتا ہو اسلیے کہ سونے سے سردی اور لرزی مین طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے [illegible]
طرف احشا کی اور نضج اخلاط کو منع کرتی اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور بیشتر زمانہ منتہی مین بھی نیند مفید نہین ہوتی ہے آب
سرد پینے سے مریض کو ممانعت نکرنی چاہیے مگر اینکہ خلط مین خامی اور غلاظت ہو اوسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے۔ [illegible]
جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر کیقدر نفع معلوم ہو اور پھر کسیطرح کی بدتدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے [illegible] نہین ہوتی
۔ خلط صفراویکا نضج یہ ہے کہ اندکے اوسمین غلاظت پیدا ہوجاے فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال
کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر مین ضعف اور برودت نہو اور اعضای باطنی مین ورم نہو یا انہین اعضا مین درد نہو اور [illegible] کی خون
کی قلت نہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے کا ہو
جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج مین مبتلا ہوتے ہین اور جو لوگ لاغر اور نحیف ہین اونکا حال بھی انہین
گرم ملکون کے رہنے والونکا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نضج پاچکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی کثرت
سے ہے اور قوت قوی ہے اور اعضای اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہین اور مزاج اصلی ان اعضا کا [illegible] ہے اور نیز نضج
خیر معتاد آب سرد کا ہی بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہے ایسے اوقات مین آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہین اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو
اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کردیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسی وقت مین ان سب طریقون سے مادہ نکل جاتا ہے
اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بہ نظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اوسکا رنگ
سبز ہو جاتا ہے اور اوسکے جوڑ بند ہلنے لگتے ہین اگرچہ وزن مین من خواہ نصف من تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط ایسی
تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہوجاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوگی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر بعض اعضاے اندرونی مین ورم ہو مع ذالک حرارت اور پیاس کی بھی سفرت کا اسقدر خوف ہو کہ اوسکا
منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہو جاے اوسوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اسلیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا بہ نسبت
دق کے آسان ہے۔ ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہے اسلیے کہ تشنگی مین تسکین دیتی ہے بلکہ پیاس بجھا دیتی ہے اور دست
بھی بند او مثل آب سرد پانی کے ورم کو اذیت نہین پہونچاتی ہے گو مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین مین نہین ہے اسیطرح جلاب جسمین
پانی زیادہ ملا ہو بہی مفید ہے۔ جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہو اور پھر پلایا جاے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہو جاوین
اور اسوجہ سے ایک ... شدہ دوسرا پڑ کے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کریگا بیشتر یہ تپ باسدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے شدہ کے شدید تر ہوتی
۔ آب سرد کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اوسکے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری لقمہ او تاریکی اور دشواری سانس لینے کی
آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور رعشہ تشنج ضعف مثانہ گردہ ضعف قوتون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ جس شخص کو حالت
صحت مین آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری مین بہت ضرور ہے کہ اوسکو آب سرد کے استعمال سے منع کرین بلکہ اگر آثار قوت کے بدن مین ظاہر
ہون اور پسلی موٹی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہو چکا ہو اوسوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا
مریض اوسمین بھیگ جاے۔ زمانہ انحطاط مین اور بوقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بیخوف استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور
شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن مین ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو۔ جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا اوس
عروض تپ مین ہو چکی اور اوسکے بعد نضج مادہ کیطرف استعمال ضرور ہے اور بعد نضج کے اوس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ مین بھی
اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اوسکا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جاے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ
کرنا ایسا نہین ہے خواہ گرم مزاج ہو یا سرد ہو اسلیے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو جو خلط آمادہ استفراغ کے نہین ہوتی وہ بھی
نکلجاتی ہے اور اکثر خلط ناقص کے ہمراہ خلط صالح بھی کچھ جاتی ہے اگر استفراغ بلا نضج واقع ہو۔ جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نضج خلط سے غرض
یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہو جاے اور جو خلط خود رقیق ہو اوسکے رقیق کرنے کی ضرورت نہین ہے تو اوسکا نضج بھی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے
کلام کو بگوش دل نہ سننا چاہیے اسلیے کہ نضج کے فقط یہی معنی نہین ہین جو وہ بیان کرتا ہے بلکہ غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرنا ہے
تا کہ وہ مادہ دفع مین بسہولت ہو جاے جو شے تیلی اور رقیق زیادہ ہو اور یا غلیظ خلط شدہ یا لزوجت دار چسپندہ ہو یہ تینوں ہرگز اعتدال نہین ہین بلکہ رقیق
مین کسیقدر غلظ آنے کے بعد اور غلیظ مین اندکے رقت قوام ہو کر اور لزوجت دار مین کسیقدر بھربھرا پن آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے
۔ اگر یہ شخص جو کہتا انضاج رقیق ہے متقدمین اطباء کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق ہین نہ بھی سنتا اور فقط کیفیت اون اخلاط کی جو
کھنکھار اور تھوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہین بنظر سرسری دیکھتا تو اوسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے بے کیسقدر غلیظ ہونے اور غلیظ بدون تقطیع
رقیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معائنہ اس کیفیت کا اوسکو ہدایت کرتا اور وہ ایسی گمراہی مین نہ پڑتا۔ پھر یہ شخص ... خود یہ
نہین سوچتا ہے کہ ابتداے حمیات مین بول مین رسوب کیون نہین ہوتے اور آخر مین جب طبیعت از خود نضج اخلاط کر دیتی ہے رسوب پیدا ہوتے
اور کیا اسکے نزدیک رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہین ہے اور اوسکے دفع سے خفت مرض مین نہین ہوتی پھر اگر رسوب
محمود کو مادہ نضج یافتہ قرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہین کہ قبل از نضج طبیعت اسے کیون دفع نہین کرتی اور اوائل مرض مین اسکا اخراج اگر سہل
تہا پھر طبیعت جو مدبر بدن ہے کیون عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہو کہ خلط مین رقت پائی جاتی تو چاہیے کہ حمیات دموی

خواہ صفراویہ مین ضرور ہے کہ رسوب محمود بول مین ہو۔ پھر جب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ مین نضج آجائے اور دفع
سہل القبول ہو کوئی اخراج مادہ نہین کرتی اسواسطے صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہے اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدا و پیروی طبیعت کی درکار ہے
یعنے ضرور ہے کہ طبیب پہلے اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل از انکہ قارورہ سے آثار نضج کے ظاہر ہون ممتنع ہے خواہ نہایت
دشوار اور کبھی اگر براہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہوگا یا ہوگا تو وہ فاسد ہے کہ ہمراہ مادہ کے روح بھی نکل جائیگی اس
شخص کو تو یہی مناسب تہا کہ پہلے حسن ظن بہ نسبت بانیان فن مثل بقراط و جالینوس کے کرے اور انکے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط رقیق
کے بنظر غور و تامل کے دیکھتا اور خوب تامل اور خوض اونکے حسن و قبح مین کرنے کے بعد ازان اونکے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر دلائل
خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور و تامل کے اس مخالفت مین راہ صواب پر ہوتا تو ہم اوسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ
تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اسے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدما مین بغور نظر کرے مگر مجھے گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات
کیے ہین کہ بدون نضج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہے پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہو گیا کہ رقیق کو انضاج کی ضرورت نہین
حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہون اونکا کیا اعتبار ہے کبھی اتفاقیہ چل جاتی ہین اور مفید ہوتے ہین اور کبھی ایک بھی نہین چلتا
بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو ہمنے اوپر لکھا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہے۔ اگر مادہ مین
ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت
نضج کی نہین ہے یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ مین دیر ہوئی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن مین باقی رہا تو قبل ازانکہ اس مادہ مین نضج آئے
ہلاکت مریض کی ہو جائیگی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بہ نسبت اس خلط کے
رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج مین کم ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو رئیس کیطرف گرے اور طبیعت کا آمادہ
اسکے اخراج پر ہونا یہ بھی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تہوڑی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ مین کیجائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ
کر دینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہین ہے کہ اوسمین انتظار نضج کا کیا جاے جیسا مسہل مین کیا جاتا ہے انتظار نضج کا سواے خون کے اور اخلاط
مین کیا جاتا ہے۔ اگر ابتداے مرض مین فصد نہو تو پھر انتہاے مرض مین ہرگز نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ انتہاے مرض مین فصد سے کیا واسطہ
بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت مین بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہو جاتا ہے اگر انتہاے مرض مین فصد ہو۔ اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہین ہے
اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ مین نضج نہو تو ابتداے مرض مین اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہے مگر انتہاے
مرض مین جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہو کسیطرح کی تحریک نہ کرنی چاہیے پھر اگر طبیعت بذات خود تحریک نکرے طبیب کو چاہیے کہ مناسب
طبیعت کی حرکت مین لاے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہے اوسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط ہیج رکھتا ہے جس مقام پر
اوسنے کہا ہے (مناسب ہے کہ استعمال دواے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کرین مگر کسی مرض مین نہین لائق ہے استعمال دواے مسہل کا مگر اسکا مادہ مضر
مہیاج ہو یعنے بکثرت ہیجان مین ہو) اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیاج نہین ہوتا۔ مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت
مناسب مین تجویز کیا گیا ہے مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرح سے یہ استفراغ ضرر زیادہ سے محفوظ
رکھتا ہے اسمین نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے۔ پھر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اوسمین رعایت اسباب کی
ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اوتر جائے اوسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت شدت کا ہو اوسوقت استفراغ کیا جاے مگر مسہل

برودت نوبت نہ تجویز کرنا چاہیے اور نہ فصد لینی چاہیے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اوسکے خلاف جہت میں استفراغ مادہ کا نہ کرانا چاہیے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط میں ثوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دورہ تپ کے جہانتک ممکن ہو تدبیر غلیظ نکرنی چاہیے یہانتک کہ آش جو میں شکر تک بھی نہ ڈالیں اور نہ جلاب یا گلقند اوسدن کہلانا چاہیے ایسا نہو کہ دورہ میں شدت ہو جای بجہت تنگ ہو جانے مسامات کے کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذای لطیف سے مگر کچھ ضعف میں افراط ہو اوسوقت آش جو میں شکر ڈالکر دینے کا مضایقہ نہیں اس لیے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع کرنا طبیب کا کام نہیں ہے یہ **بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت بقوت دفع کردے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستوں میں کفایت ہو جای زیادہ اسہال نہو۔ مادہ کثیر کا ایکبارگی استفراغ نہ کرنا چاہیے تاکہ سقوط قوت پیدا ہو۔ فصد کی نسبت ہماری رائے یہ ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیے پہر اگر چارہ نہو تو یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہیں ہے بلکہ اوسیقدر خون چند مرتبہ فصد سے لیکر نکالنا چاہیے۔ بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ بھی نکلجاتے ہیں جنکے نکلنے کی حاجت نہیں اور باقیماندہ خون میں ساز و سامان ایسا باقی نہیں رہتا کہ آیندہ طبیعت جو استفراغ کریگی اوسمیں بکار آمد ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بحرانوں کی تحمل و برداشت میں ضعیف ہو جاتی ہے۔ درد سر اور تپ جب باہم جمع ہوں پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے۔ یہ **بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر بالوجہ درد سر کے کم ہو کر تپ پہر زیادہ ہو جاتی ہے سواسطے ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کہ درد سر میں تسکین ہو جای۔ دودہ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اوسکی ماں کے دودہ کی اصلاح ایسی دواؤں سے کرنی چاہیے کہ دودہ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے اگر قارورہ یرقانی تپ میں ورم جگر پر دلالت کرے اوسوقت میں علاج یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین پلائیں جب تپ میں سکون ہو اوسوقت علاج ورم جگر کا کرنا چاہیے۔ اگر تپ کو ساتھ قولنج ہو جبتک تنقیح شدہ نہو اور راہ صاف نہو جای آش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شوربای مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمیں چکنئی زیادہ ہو استعمال کرنا چاہیے بعد تنقیح کے آش جو اور الماس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تہوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب میں بجہے کو گلاب میں پکا کر فقط سقمونیا ملاکر بھی استعمال کراتے ہیں اور کبھی تہوڑی سی ایلوی ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اوس بہتر یہ ہے کہ ایلوے کو آب کاسنی خواہ آب عصید میں جو شابہ کاسنی کے ہے دہو کر خشک کریں بعد اوسکے گولی باندہ لیں۔ ہلیلہ زرد کا استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے مگر جبتک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات میں تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا یعنے اوجہہ میں خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہو تو بعد نضج کے مضایقہ نہیں۔ آب اناروں میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑیں یا اون اوقات میں استعمال کریں کہ یبوست مزاج پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو۔ جس مسہل میں بنفشہ اور سقمونیا شریک ہو چاہیے کہ بنفشہ کا وزن ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنے سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے $\frac{1}{24}$ کی نسبت ہو اور کبھی مسہل میں تہوڑا سا پودینہ بھی داخل کردیتے ہیں تاکہ قوت نافذہ اودویہ مسہلہ کے بڑہ جاوے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا و بنفشہ کی اصلاح ہو جاوے۔ کبھی ایسی دوائیں جنسے تبرید اور بجہانا حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اونمیں سقمونیا داخل کرتے ہیں جیسے یہ گولی جسکا یہ نسخہ ہے۔ دہنیا۔ طباشیر کبود گلسرخ۔ ہر ایک نصف درم کافور دو جو سقمونیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بناکے صبح میں دوا

نسخہ — شیر خشت دو درم ترنجبین ۵ درم عصارہ [illegible] شامی عصارہ بھی ہو [illegible] آب کشنیز تر [illegible] پانی کیمیا کر کے
شیر خشت اور ترنجبین کو اسمین بھگو کر ایسا گاڑھا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے پہونچ جاوے اوسکے کافور ڈیڑہ دانگ سقمونیا ایکدرم
پیسکر اور اوس قوام کو آگ پر سے اوتار کر چھڑکتے ہین اور برتن محفوظ مین رکھتے ہین تاکہ [illegible] کہ متحلل نہو جاوے اور اتنی دیر تک رہنے
دیتے ہین کہ خود بخود بیوست وابستہ ہو جاوے مقدار شربت دو درم [illegible] ڈھائی درم تک [illegible] اور ترنجبین اور شکر
طبرزد سے مثل ریوڑی کے بناتے ہین اور اسمین سقمونیا اور کافور اتنا ڈالتے ہین کہ اگر [illegible] مذکورہ بالا کی استعمال
کیجاوے تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایکدانگ کی مسہل ہو [illegible] مثلاً اگر ترنجبین [illegible] مثقال اور شیر خشت
بھی تین مثقال ہو اور شکر طبرزد بھی یعنے قند بھی تین مثقال ہو [illegible] اور سقمونیا بوزن ایکدانگ ڈالنا چاہیے
اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب [illegible] ایک مثقال سے
ہون اوسمین کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیے [illegible] سقمونیا اور کافور کو تعبیر
ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بھی ملحوظ رہے تو بہتر ہے مثلاً [illegible] نہایت مرغوب طبیعت
ہو کہ یہ نہو گی — جس شخص کو فصل گرما مین تپ سرد مادہ سے عارض ہو [illegible] دون وغیرہ کی ذریعے
سرد ہو رہی ہوا مین بیٹھنا جائز نہین ہے خصوصاً جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ [illegible] سے باز رکھا اولٹ نہ دیے
اور طبیعت پر زیادہ دشواری لاے — قرص بنا کر استعمال دوا کا [illegible] اور استفراغ کی قرص کا
استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جسکو تپ [illegible] ایسا معلوم ہو کہ حمی دقی ہے
جس شخص کی کوئی عادت پڑ گئی ہو جب اوسے ترک کرتا ہے تو اوسکو کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہین ہے جتنی
تپ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضرور نہین ہوتا ہے اور فقط [illegible] عادت کی تدبیر کرنا علاج اصلی اسکا
ہو سکتا ہے **محمومین کے غذا دینے کا بیان** مناسب [illegible] محمومین کی وہی [illegible] خصوصاً اوس شخص
مزاج مین رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ [illegible] کہ ان لوگونکو غذا [illegible] دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی
اصلی کے ہے دوسرے یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے — جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین یبوست
ہو ہرگز غذا نہ دینی چاہیے تا اینکہ خوب کھلکر فضلہ دفع نہو جاوے — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو لوگ مبتلاے تپ ہون اونکا
وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ مین غذا بالکل نہو اسلیے کہ اگر بر وقت نوبت
خواہ بر وقت شدت معدہ مین غذا ہو گی طبیعت متوجہ بہضم غذا ہو کر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہو جائیگا اسلیے
ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا نہ دیجاوے اور اگر بسبب اتفاق ایسا ہو جاوے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا
معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے — **یہ بھی جاننا چاہیے** کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت بہت
غلیظ ہوتی ہے اور بین بین بھی ہوتی ہے اس طرح کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلظت
کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر مین یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجاوے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل
حالت صحت کی تجویز کیجاوے وہ تدبیر متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کھلا دین خواہ جلاب یعنے تھوڑی شکر کو گلاب مین

پکا کر بجای غذا کے کہلاتے ہیں کہ اس سے جو خون پیدا ہوتا ہے نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑہا اور ترکاری جنکے مزاج سرد تر ہوان جیسے کہ خواہ پالک یا پرپلائی وغیرہ اور ان اسکے ذکرین اور یہ غذا لطیف ہی ہے اور یہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے ۔ جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیان اور پائے بکری اور پنیر اور اس سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہ ہای مرغ اور اس سے بھی لطیف تیہو اور مچھلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو مرغ کے چوزہ کی اور بازو تیہو کی رکھتے ہین اور بیضہ نیمبرشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش جو جو ابتدا مذکور ہو اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ میٹھا ہو گھل جاوے ۔ غذای لطیف ہم اوسی غذا کو کہتے ہین جو قوی ہو اور جو خون اس سے پیدا ہو غلیظ اور چسپین ہو ۔ آش جو سے بہتر کوئی غذا نہین کیواسطے نہین ہے اسلیے کہ اسمین بارہ صفات جمع ہین یعنی غلیظ القوام ہے اور ملاست دار آش ایسا کہ مجاری مین پھنس نہین جاتا اور جلا دیتا ہے اور ترطیب پیدا کرتا ہے اور غذا نرم ہے ۔ اور تشنگی کو دفع کرتا ہے مخالف ہے کہ سرد مزاج ہے تشنگی کو دفع کرتا ہے سریع النفوذ ہے ۔ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے جسکی راہ سے گذرتا ہے اسمین لپٹ نہین جاتا اور نہ مری مین پھنستا ہے اور بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح جای نفخ شکم نہین پیدا کرتا ہے ۔ قدیم زمانہ مین اطبا کو جب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی تھی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہو سکتی اور آب جو سے وہ لطافت پیدا ہوتی ہے وہ لوگ ماء العسل جسمین پانی زیادہ ہو تجویز کرتے تھے اسلیے کہ غذائیت ماء العسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اسوجہ سے ترطیب بھی خوب کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور ادرار بوجہ آمیزش عسل کی بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی شرکت سے پانی رہے اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہو کثرت غذائیت مین ماء العسل کو بعد سکنجبین عسلی کا درجہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط مین قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کے اسمین گرمی اور ضرر اعضا کا بھی کم ہے ۔ اب اس زمانہ مین بجای شہد کے گنے کا رس جسکی شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمین جلا کم ہے ۔ اسیطرح سکنجبین جو شکر سے بنائی جاوے وہ بھی سکنجبین عسلی سے افضل ہے ۔ لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اکتفا کرنے سے اکثر سحج امعا یعنی خراش روده مین پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ مین سحج کا نہایت خوف ہوتا ہے ۔ ہم ایک قول جدا گانہ ماء الشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کی قواعد مین لکھتے ہین ۔ تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہے اسلیے کہ پیدائش مادہ کی جسقدر کم ہوگی اوسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی ۔ زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہے اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اوسکا ہضم غذا وغیرہ کیطرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کے تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے ۔ زمانہ منتہی اور بحران کی اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنے کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسی اوقات مین بعد قضاء حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہو جاوے ۔ تغلیظ تدبیر کی ضرورت بغرض حفظ قوت خواہ از دیاد قوت کی ہوتی ہے مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہو یعنی ابتدای مرض مین تغلیظ تدبیر اولے ہے مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہے تا کہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہو جاوے اسلیے کہ غذای سنگین اگر بدفعات دیجاوے تو قوت پر چندان گران نہین ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے ۔ گرمی کی فصل مین چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے مگر بتفاریق غذا ہونی چاہیے اسلیے کہ غذا کثیر کے ہضم پر دفعتہ قوت کو امکان نہین ہے اور پھر چونکہ تحلیل قوت بھی دفع دفع ہوتی ہے

کہ بدل کا بھی استعمال تبفاریق ہو۔ جاڑون کی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل صیف کے چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنے غذای
وافر کی بھی حاجت نہین ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان مین بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعتہً دیا جاے تو چونکہ قوت بحال خود بھی
غالباً ہضم کر لیگی اور تدبیر غذائی سے دفعتہً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے
اوسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہین ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہو سکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمین دونون امرون کی رعایت
ہو یعنے قوت بھی باقی رہے اور مادہ مین کثرت بھی نہونے پائے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف مین اولی ہے تاہم یہ حکم
عام ہے کہ جسوقت قوت مین ضعف پایا جاے غذا تبفاریق کہلانی چاہیے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت مین کمی روز بروز نہوا کرتی
تو ہم غذا مین جسقدر ممکن ہے تلطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی متحمل نہین بلکہ ایک تو بوجہ مرض اوسمین ضعف پیدا ہوتا
ہے اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہوجائیگی اور جب قوت مین ضعف بدرجہ غایت ہوا کوئی علاج سودمند نہین ہوسکتا اسلیے کہ معالج مرض فی
کیواسطے قوت اور طبیعت ہی طبیب معالج نہین ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کی قوت تک
پہونچاتا ہے پس منتہی کار طبیب کا نگاہداشت قوت کی ہے۔ قواعد مذکورہ بالا کی تصور کے بعد پھر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حاد ہے
یعنے اوسکا منتہی بہت قریب ہے کہ چوتھے خواہ ساتوین دن تک ہوجائیگا اور حدس صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت مین جو درمیان ابتدا اور
انتہای مرض کی مظنون ہوتی ہے قوت چندان ضعیف نہوجائیگی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول کرنا چاہیے بلکہ مادہ کی نضج
اور دفع پر اوسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذای کثیر کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا
کی کبھی کبھی نوبت آجاے خصوصاً بروز بحران کے۔ اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمین منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت
مناسب نہین ہے سوائے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پیدا
ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی مین قریب مزمن کے ہو تو تدبیر لطیف جائز نہین ہے اسلیے کہ تو
بعد منتہی کے قوت باقی نہین رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیجاے۔ مگر ہر جگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر مین بروقت
منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کے درجہ بدرجہ گھٹتی بڑھتی جاتین تاکہ قوت شانہ منتہی مین محفوظ رہے اور جب منتہی آجاے
ہمہ تن قوت بطرف قمع مادہ کے متوجہ کیجاے اور اوسوقت کسی طرف اوسکا توجہ باقی نرہے۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو ایک
ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پر اکتفا ہوسکتی ہے خصوصاً حمیات اورام مین پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو فقط
آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو یعنے اوسکے حاد اور مزمن ہونے مین اشتباہ ہو ایسے وقت
تلطیف تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل
بھی ہوسکتا ہے یا نہین۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی مین ہرگونہ تغذیہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر
مناسب ہے اسلیے کہ اس مادہ کی نضج کی حاجت نہین ہے ہر وقت طبیب کو اختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہو یا نہو۔ چونکہ اس
قول کا منشی یہی ہے کہ انضاج رقیق کی حاجت نہین ہے ہم اسکی خطا پہلے ثابت کر چکے ہین۔ ہان اگر امراض حادہ مین خوف سقوط
قوت کا ہو اوسوقت تغذیہ نہایت مناسب ہے۔ جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اونکی
مناسب نہین ہے خصوصاً اگر عادی پرخوری کے ہون اگر انہین غذا نہ دیجاے گو شروع تپ کیون نہو بلکہ اوس زمانہ سے بھی زیادہ

سخت زمانہ منتہی [illegible] بھی اگر [illegible] غذا [illegible] ہو چکی [illegible] حال [illegible] اوسکی کیفیت خالی نہوگی اگر وہ ضعیف القوی ہین بوجہ بے غذائی کے اوپر غش طاری ہوگا
اور بہت جلد مرجائیگا [illegible] بوجہ ترک غذا کے مدقوق ہوجاینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگے کہ بینی باریک ہو جائیگی
اور آنکھیں اندر [illegible] اسلیے کہ اونکے معدہ پر صفرا گرتا ہے اور لذع
[illegible] پوست اسکے بدن مین زیادہ ہوگا فاقہ کا تحمل اوسے بہت کم ہوتا ہے اگر
چند بار غذا [illegible] زیادہ غذا کا [illegible] ہے اور جس شخص کی حرارت غریزیہ زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت غریزی
اوسکی نہایت ضعیف ہو [illegible] ترک غذا [illegible] بعض بیمار دن کہ معدہ مین ہر وقت درد رہتا ہے اور اکثر کثرت معدہ
درد سر بھی ہوا کرتا ہے [illegible] غذا مین فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کو
ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ اوسکو معدہ کی [illegible] ایسے بیمارون کو قبل از غذا نرمی سے قے کرانی کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور
بہت سے مریض اس قسم کو بوجہ ترک غذا کے [illegible] ہوتے ہین انہین غش آجاتا ہے اوس غش کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی
بلکہ انصباب صفرا کا فم معدہ پر بوجہ لذع کے اونکو غشی مین ڈالتا ہے اگر انہین سکنجبین تھوڑی سی بہت سا پانی ملا کر پلائین خواہ تھوڑی شراب
پانی زیادہ ملا کر پلائین صفرا اوسکی قے [illegible] اونکو فوراً افاقہ ہوتی ہے اور بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہے غذا پائین خواہ نہ پائین پھر بعد اوس استفراغ
اگر تھوڑی سی مقدار رب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین اونکو چکھائی جاے اونکے ضعف اور درد سر اور وجع معدہ مین فوراً تسکین ہو جاتی
ہے مشائخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز گرسنگی پر صبر نہین کر سکتے مگر کہول اور اونکے بعد شبان کو صبر بھوک بہت ہوتا ہے خصوصاً انمین جسکے
اعضا استوار ہون اور رگین موٹی اور منہ رگون کے پھیلے ہوے اور ہوا مین برودت ہو اکثر طبیب کو ایسی ہی بیمارون کی تدبیر
مین ایک اور قسم کا دھوکہ ہوجاتا ہے کہ بوجہ قوت اور مصابرت کے اوائل مرض مین تو انکو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ
منتہی کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہوگی قوت بالکل ساقط ہو جاے گی پھر چارنا چار اوس وقت غذا روا اور تجویز کیجاتی ہے
اسلیے دو خطا کا صدور طبیب سے ہوتا ہے کہ جو زمانہ ابتداے مرض کا تغلیظ تدبیر کے لائق تہا اوسمین تلطیف کرتا ہے مگر منتہی مین کہ تدبیر لطیف
چاہیے تغلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتداے مرض مین انکو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اوس وقت کا تغذیہ خطا پر بھی ہوتا تاہم اوس دوسری
غلطی سے وہ خطا کمتر ہے ــ ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزلے خام پیدا ہوتے ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی
اکثر رہتی ہے اسلیے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نیند مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہے اور اکثر قلق مین رہتے ہین اور ہچکی
اور ہذیان مین گرفتار ہوا دو فاسد انکے نوے مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت انکے معدہ سے اوٹھتے ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی
وجہ سے اکثر ایسی آوازین انکی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اونکا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کردٹین لیا کرتے ہین اور خیالات بیجا مین
گرفتار رہتے ہین اور اینکے پنچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہے بوجہ ورم فم معدہ کی اور ثقل معدہ کیوجہ سے رنجیدہ خاطر
رہتے ہین **قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا** آب جو کہ جسمین جرم شعیر بہت کم ملجاے اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانی کی
متغیر ہو جاے علاج مین وہی بکار آمد ہے اور اوسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے پکانے مین بخوبی اہتمام کیا جاے ــ عمدہ طریقہ اوسکے طبخ
کا یہ ہے کہ مثل اسکے جو پانی مین ایک اسکے جو پر سے بیتے جہانتک پھر جو قریب سوا سیر پانی مین پکانے جائین اور پانی جلتے جلتے قریب
دو خمس کے رہجاے مثلاً سوا سیر مین آدہ سیر باقی رہے اسمین جسقدر پانی سرخ اور رقیق ہو لیا جاے یہ وہی آب رقیق ہے جسمین

غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور نفخ بھی اچھی طرح سے کرتا ہے اور تبرید اسکی معتدل ہے۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمین کسیقدر جرم شعیر کا بھی ملتا ہے اور آرد جو اوسمین داخل ہوجاتا ہے اس قسم کی ترکیب مین مجھے پسند یہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا جائے بلکہ اسیقدر پکائین کہ جو پہوا کر سمٹ جائین اور پہولے نرمین پختہ ہوکر لزوجت پیدا نہو یعنے زیادہ پختگی مین جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل و جلا اور تنقیہ اخلاط اسمین کمتر ہے اور شستہ بیرو فراج معدہ مین ترش ہوجاتا ہے اگرچہ اوس معدہ مین حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت سبب ہضم نہین ہوتی آب جو کبھی اصلاح بنتا ہے کہ جو کو مقشر نہین کرتے تاکہ جو قوا کہ قشر سے لیتے ہوتے ہین جو کے بین وہ بھی حاصل ہون اور کبھی جو کو مقشر کر کے آب جو بناتے ہین سکنجبین بھی عمدہ ہے جو اسطرح سے بنائی جاتی ہے کہ پہلے شکر دیگچی مین پہرین بعد ازان شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرائین اتنا کہ شکر کے اوپر تک نہ آنے پائے بلکہ شکر کہلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دہیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تاکہ شکر کہل کر سرکہ سے ملکذات ہوجائے اور جوش نہ آنے پائے اور جسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوسے اوتار لین اور زیادہ آنچ نکرین بعد ازان دو ثلث آب خالص جو خوب گرم ہو اوسپر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہوجائے سکنجبین سادہ اور آب جو کیبارگی استعمال کرنا کرب اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی کنجبین منفعت ہے۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہین بلکہ حقنہ کر کے فضول محتبسہ کا اخراج کرلیا جائے تب آب جو پلانا چاہیے۔ اگر آب جو معدہ مین ترش ہوجائے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیے اگر وہ بھی ترش ہوجائے کرفس بیخ بادیان [illegible] بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر بھی ترش ہو تھوڑی پیسی مرچ سیاہ داخل کرین خصوصاً اگر بادہ تپ کا صفرا نہ رقیق نہایت گرم نہو۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب انگوری ملا پلانا چاہیے۔ اگر صبحکو سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوئی ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون اور ایسی صورت مین جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے اس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہوچکا جسمین جرم شعیر کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تاکہ جسقدر اخلاط اوکھڑ چکے ہین اونہین آب جو دہو ڈالے اور نکالدے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے۔ بروقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اوتر چکی ہو گو وہ غذا آب جو کیون نہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ ضرر نہین ہے۔ کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوسیوقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور اوپر زبان پر خشکی غالب ہو۔ کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمر ہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلائین خواہ آب تمر ہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے **معالجہ حمیات حادہ کا** جو تدبیرین از قسم تلیین و ادرار و تعریق اور نضج کرنے مادہ کی اور اسکے بعد استفراغ بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا دینا وغیرہ ذالک اوپر مذکور ہوچکین اونہین محفوظ رکھکر اور جنکا محل ہو اونکے استعمال کا خیال کر کے حمیات حادہ مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ سر دست شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجہا دینا چاہیے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے خواہ طلا اور ضمادات باردہ بالفعل اور باردہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اور دوائین سرد بالفعل و بالقوۃ بھی اس مطلب کو پورا کر سکتی ہین اور لعاب اسبغول اور بہدانہ اور آب بقلۃ الحمقاء یعنے خرفہ منہ مین رکہنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہے اور رب السوس منہ مین رکہنا موجب تسکین عطش ہے۔ خبرگیری خشکی اور تری حلق اوس بیمار کی جو مرض حاد مین گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہو جائے پر ضرور ہے اور بہت نافع ہے ورنہ تھوڑے زمانہ مین تشنج یبسی پیدا

ہو جاتا ہے مترجم ۔ نے ایک [illegible] اور پانی کا اوترنا بلکہ لعاب دہن کا
بھی دشوار ہو گیا آخر ادویات بارده مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ [illegible] طبیب [illegible] تپ بسبب رفع ہوا اور دوا و مشروب کو ملانیکا موقع
ملا پھر تپ کا علاج کیا گیا فقط کبھی یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیارہ و کدو وغیرہ روغن گل میں ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر کے سونگھ لیتے ہیں بہت نفع پاتے
ہیں ۔ ہوای مکان کی سرد کرنیکی اور زیادہ کرنیکی یہ تدبیر ہے اور جہاں تک ممکن ہو اسمیں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان میں
نہ ہو اور فرشی پنکھے متعدد لگا دئے جائیں اور برف بچھا اوسی جگہ چھڑکی جائیں اور اگر مکان خام نو طیار ہو تو اسمیں سوندھی مٹی سے کہگل کیجاے جیسے ولایت
میں طین حر اور ہندوستان میں پنڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجاے بھوسہ کے کہگل میں کوندل کی روئی پڑے اور شرابی بجاے تو بہتر ہے ۔ اگر مکان میں
فواری جاری کیجائیں اور موریان کھولدی جائیں اور آب شیرین خنک ان میں رواں ہو اور ان میں حوض پر بیمار کا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ وغیرہ لگائی جاے
اور حوض پر ایک جال ماہی گیرون کے جالون سے بچھا ہوا اور بچھونا بوریای طری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کنارونکا خواہ برگ بہی اور ریحان کا
ہو اور گلاب اور سپرچہر کا ہوا جا بجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستہ خواہ ڈالیاں
جنمیں پتلی پتلی شاخیں تر و تازہ اون فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہیں جیسے بہی سیب امرود ہر ایک قسم کا اونمیں عرق گلاب اور نیلوفر
اور عرق پڑا ہوا اور صندل اور کافور چہڑکا ہوا تھوڑا عطر بھی خواہ شراب معطر ٹپکا کر رکھی جائیں پھر تو اعلی درجہ کی تبرید ہوای مکان میں پیدا
ہو گی ۔ غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذا کی ملینیں بھی درکار ہو تو آب کدو و تربز اور خیار شوری یعنے تنہا ہو یا بلغم
زیادہ مفید ہے اور اگر ککڑی کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کریں نہایت تبرید حاصل ہو گی ۔ اونکی پیاس کی تسکین کے
لائق فقاع ہے یعنے ؤ بہرہ اسطرح طیار کریں میدہ کی روٹی کو اوس دہی کے مارالجبن میں سڑائیں جب کا مکھن نکال لئے ہون اور خوب اسمیں
صاف کرلیں ۔ اگر یہ مرکوز ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور تلیین طبیعت ۔ تو آب انار میخوش اور ترش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیموں
بے نمک اور آب اترج وغیرہ مثل آب زرشک کی استعمال کریں ۔ طلا اور ضماد بارد رطب عصارات کی جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں مفید ہوتے ہیں
بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گہس کر اور قدرے کافور ملائیں اور ضماد کریں اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ
کاسنی اضافہ کریں نہایت تبرید حاصل ہو گی اور لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کے بھی خاصیت رکھتا ہے ۔ سرد تر چیزون سے نطول
موضع جگر پر عظیم النفع ہے اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جاے کل اعضا کی اصلاح ہو جاے اور کبھی فقط سرد پانی سے نطول جگر کافی ہوتا ہے ۔ اگر
تپ کی ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر میں گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ سر پر
ترشیرہ پانی خواہ سرکے کا نہ ڈالیں بلکہ اوسے مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جھکا کر بخارات ان دواؤن کے پہونچائیں اور دواؤں کی قوت اور ضعف
بحسب مقتضای مقام ملحوظ رکھیں ۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر میں شکایت نہو استعمال نطول اور طلا ہر قسم کا سر پر جائز ہے
۔ امتلاء بخارات سے اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہوں اوسوقت بہت مضر نطول یہ ہے کہ بکری وغیرہ کا دودہ سر پر دوہا جاے کہ بیشتر سر میں
ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض ہلاک ہو جاتا ہے ۔ بہترین اوقات نطول سر پر کرنے کا جسمیں آفت سے سالم رہے اگر بخارات سے
ممتلی ہو یہ ہے کہ بخارات صفراوی ہون جنمیں یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں نطول سے ضرر نہیں ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو مستعد
فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور نتھنوں کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر نیند کا غلبہ ہو خواہ چھینکے
غالب ہو اور نتھنے تر ہیں ہرگز تطلیل خواہ تمریخ یعنے مالش روغن کی نکریں کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی کوشش کی جاے

کہ مادہ بجانب اسفل بدن ہوجاوے [illegible] یہ بات [illegible] کی بات نہین،
خواہ اورادویہ جیسے رعاف [illegible] ہو اور عرق
کے اور متحلل ہونے [illegible] پیدا کرتی ہے لیکن
اگر مرض مین طول ہوجاوے [illegible] ہے مرض کی
حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہین ہے [illegible] پیدا ہو گیا
تو قوت مین ضعف ہو جاویگا اور بعد عوارض امساک کے طبیعت منقبض وبہانی ہے [illegible] اعصاب کے کہ فضول اعضا الیطرف گراتے اور وہان سے
براہ بول یا براز دفع کرتے ہین مگر جب ایسا ہی غایت فضول ہوتا ہے اسوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا اور کبھی تخمہ کیوجہ سے یہی مرض
پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس اعالی بدن کیطرف رجوع کرتے اور شراسیف کو ایذا دیتے ہین حتے کہ زیر سینہ میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور انکی بخارات
بطرف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتی ہین — شربت خشخاش یعنے دانہ خشخاش کا شربت ایسی موقع پر نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ
رقیق کو کسیقدر غلیظ کرکے نضج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے

جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتی ہین اونکا بیان

جو اعراض حمیات حادہ مین شدید اور سخت ہوتے ہین پہلے ہم اونکو ذکر کرین اور اونکے علاج کا بیان کرین بعد ازان
حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ مین پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے اور شمار مین اونیس ہین ۱
نافض یعنے لرزہ ۲ برد یعنے سردی ۳ قشعریرہ یعنے پھریری ۴ پسینہ کثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنے نکسیر بافراط ہونی ۶ قے
شدید ہوتی ۷ دست اسقدر آئین کہ ضعف ہوجاوے ۸ خشکی دہان ۹ تشنگی یعنی کہ اوس سے صبر نہو سکے ۱۰ سبات یعنے گہری نیند
ہر وقت رہے ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان مین بوجہ خشکی کے کھر کھراپن آجانے ۱۳ چھینک پے در پے آکے جس سے بے چینی رہے
۱۴ درد سر مین شدت رہے ۱۵ کھانسی متواتر آئے کہ دم نہ لینے دے ۱۶ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۷ جوع البقری پیدا
ہو ۱۸ جوع کلبی روی عارض ہو ۱۹ ہچکی پیہم آئے

لرزہ اور پھریری اور سردی کی تدابیر

اگر یہ تینون اعراض بافراط ہون
اور بعد ہر ایک کے انمین سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بسرعت زائل ہوجاتا ہے اور محتاج بتدبیر نہین ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور قشعریرہ
بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اوسکا ادویہ یا دعہ حابسہ سے دفع کرنا بھی نچاہیے اور نہ اوسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے — اگر یہ
تینون بحرانی نہون اور خفیف ہون کبھی فقط ہاتہ پاون باندہنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن
سوتی کے بیج یکا اور بابونے کے تیل سے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے — اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ مین ہو
یا بلا تپ کے اطراف کا باندہنا واجب ہے اور چند مقامات مین بندش کرنی چاہیے اور روغن بابونہ ملطی کی مالش بدن مین کرنی چاہیے
بعض اطبا راس غذا کی قوت بڑہانے کے واسطے الایچی اور جند بیدستر اور سداب یعنے تتلی اور شیح یعنے درمنہ اور فودنج یعنے پودینہ کوہی
اور بورہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہین اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے نطوخ مرکب رائی اور ہینگ سے کرکے استعمال
کرتے ہین اور کبھی یہ دوائین یعنے الایچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوئین پانی مین پکاکر اوسمین روغن مذکور پکاکر مالش کرتے ہین آب
جو جبر یعنے بالون کا لرزہ کی روک مین تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اوسمین پکاتین اور بدن مین ملین اسطرح جو شاندہ حبق یعنے
پودینہ کوہی خواہ اوسکے پتون کا عرق نچوڑا ہوا صفت روغن جند کی کسوایشناب اور کنوچہ اور پودینہ اور تتلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا

لیکر شراب انگوری مین پکائین نرم آنچ سے اور جہانکر نیم گرم سونف وزن اوسکے روغن گلاب الگہ ملین تاکہ پانی جل جاے اور روغن باقی رہے اور مالش کرین ۔ ایسا ہی روغن جو لرزہ مین مستعمل ہے قسط یعنی کوٹ اور روغن قیسوم یعنی برنجاسف جسے گندنا کہتے ہین اور روغن بابونہ وغیرہ ۔ ہم کہتے ہین کہ لرزہ مین زیادہ تر روغن زیتون مین ڈالکر خواہ ساڑھے تین اوقیہ زیت یا روغن مین پکا کر روغن زیتون مین کر پکا کر استعمال کرتے ہین اور روغن جو لرزہ کو مفید ہے ۔ اکثر منضج لرزہ کے واسطے دواے منضج کی بھی حاجت ہوتی ہے چنانچہ سکنجبین بزوری وغیرہ اوسکے بخارات ہیں جبکہ گرمی لینا بھی مفید ہوتا ہے اگر فقط گرم پانی کافی نہو اور تسکین نہو اور ماءالعسل گرم ہو اور مرض منضج ہو تو پانی مین پکا کر پلائین اور نیز ایسے پانی سے کرین جسمین شیح اور فوتنج پکا ہو اور اسیطرح پودینہ دشتی اور سداب ہرے یا جوش یعنی دو امرد اور قسط اور گرم دواؤن کے بیج پکائے گئے ہون ۔ جتنی دواؤن مین اور اقوی ہے لرزہ کو تسکین دیتی ہین شدید لرزہ کی تسکین دینے کو حتی کہ ربع اور مخمس وغیرہ مین قسط شیرین ایک مثقال گرم پانی مین ملا کر پلائی جاے ۔ یا غاریقون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین ۔ غاریقون لرزہ مین بہت فوائد پر مشتمل ہوتا ہے کبھی اوسکے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کیجاتی ہے کہ نیند آجاے اور پسینہ نکلے اور شدت لرزہ کو مٹادے اور قلق وغیرہ دفع کرے ۔ ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلائین اور ابہل یعنی دیودار بھی گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال اور فطراسالیون جو کرفس کوہی ہے ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے ۔ مرکبات ادویہ مین لرزہ کو مفید تریاق فاروق اور تریاق حکیم غوزہ اور معجون کمونی اور فوتنجی اور فلافلی اور شربت باشہد جسمین سداب حلتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو حب مجرب لرزہ ایک گھنٹہ پیشتر کھلائی جاتی ہے اور بیمار کو چت لٹاتے ہین اور ہوا انکال کے آگ اور کمبل وغیرہ سے گرم کیجاتی ہے تو لرزہ نہین خفت ہوتی ہے خواہ نہین آتا صفت اوسکی یہ ہے ۔ پیغمرافیون جاوشیر فلفل ہموزن پیسکر کٹہن مین لت کر گولی بقدر باقلے کے بنائین ۔ دوسری گولی جاوشیر جندبیدستر دوقو یعنی تخم گزر بری اور حلتیت افیون عاقرقرحا برابر پیسکر بترکیب مذکورہ بالا گولی بنائین ۔ ایک اور نسخہ اس سے بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہے جاوشیر سکبینج انجدان تخم کرمانی تخم کرفس فلفل سیاہ ہر ایک ڈیڑہ مثقال بزرالبنج زعفران زراوند جندبیدستر فربیون وفرنا نخواہ زنجبیل ہر ایک ایک دانگ تخم حرمل عاقرقرحا ایک مثقال پیسکر شہد مین گولی باندہین اور بقدر ایک بندق ہمراہ گرم پانی کے کھلائین ۔ کبھی لرزہ مین شراب گرم اور ادویہ مسخنہ کی حاجت ہوتی ہے اور ایارج کے بھی مسہل مین ضرورت ہوتی ہے اور معجون سفرجلی اور تمری بھی مستعمل ہوتی ہے بلکہ اگر لرزہ ایک روز درمیان آئے خصوصاً بدون تپ کے اگر ہو تو حب منتن کے پلانے سے شفا ہوجاتی ہے مترجم کہتا ہے نسخہ حب منتن کا یہ ہے ایارج فیقرا دس درم شحم حنظل قنطوریون وقیق عصارہ قثاءالحمار فرفیون جندبیدستر فلفل حلتیت سکبینج جاوشیر خردل ہر ایک مثقال گوندہ کو آب سداب مین گہول کر گولی باندہین تدبیر افراط

عرق کے حمیات مین جو عرق بروز بحران براہ ہو خواہ بحران بذریعہ عرق ہوتا امکان اوسے بند کرنا جائز نہین اگر حد ضرورت سے بڑھ جاے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جائز ہے کہ مروحہ جنبانی کرین یا اور کسی ذریعہ سے ترویح کرین اور مقام عرق کو سرد کرین ۔ اگر یہ تدبیر عرق کے بند کرنے مین کافی نہو ضرور ہے کہ پھر جھولہ درست کرین اور گہوارہ مین ہلائین کہ ہوا ساعت بساعت پہونچے اور مقام سرد مین اسکی جگہ تجویز کرین ۔ جسقدر پسینا براہ ہو چکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہین اسلیے کہ بار بار پونچھنے سے

زیادہ اور ارادہ اوسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے بسبب غشی پیدا ہونی سے اور اسوقت پونچھنے سے غشی میں زیادتی ہوتی ہے بوجہ
تفتیح مسامات کے اور پونچھنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلنا موقوف ہو جاتا ہے۔ بعض روغن قابض کی مالش بھی مفید ہے بشرطیکہ قوی ہو اور
روغن بید اور گلنار فارسی یا اسکا ایک روغن ایسا بنایا جاوے جس میں بھی خواہ مازو بھی ہو اور کہربا بھی ہو اور گلاب کے پھول اور گلنار
یا دیگر قوابض پانی میں جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ اس پانی میں پکایا جاوے اور کبھی صندل و آس اور گلنار اور کہربا باریک پیسکر اوس
سے چھڑکدیتے ہیں روغن وغیرہ میں تو یہ اجزاء عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہیں اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب
انگور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ مازو اور جوشاندہ حب الآس و آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے
۔ اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب ہائے بارد طلاء استعمال کرنی چاہئیں اور
صمغ عربی گھولکر لگانا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزوں میں صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلا کے بعد پنکھے
وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے۔ اگر ضرورت حبس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو جاتے یا دن کر اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھے
سے خواہ برف میں ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی میں نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہیے

رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ نکسیر جاری ہے بحران تپ کا ہوا ہے اوسکے بند کرنے میں جلدی نکرنی چاہیے ورنہ بقدر جاری
رہنا اوس کا بہتر ہے اور جسوقت رعاف کا بند کرنا بنظر مصلحت کے واجب ہو حمیات حادہ کی رعاف میں اطراف کو باندھ کر اونمیں پچھنے
لگانے چاہئیں اوسی نتھنے کی طرف جدہر سے خون روان ہوا وسکے بعد اوس مقام کی تبرید کرنا چاہیے جہاں پچھنے لگائے ہوں
اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہو سکے تو پچھنے لگانے بیجا ہیں اور جو قطورات باب رعاف میں لکھی ہیں اونمیں سے کوئی نسخہ
کرکے ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اون سرد اجزا سے جنکا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے
کبھی اصحاب ربع کو اندنکے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب کھلکر اونکی نکسیر چلے اسلیے کہ ربع کی شفا رعاف سے
بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ ادویہ حابسہ حبس کیا جاوے

تدبیر قے مفرط کی جو حمیات میں عارض ہو بحرانی قے کا بھی بند کرنا درست نہیں ہے مگر اینکہ کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے
کرائی جاوے تو متلی اور قے دفع ہو جاتی ہے اور اگر رعایت خلط سوداوی کی کرکے سکنجبین سادہ اور آب گرم پلا کر قے کرائیں تب بھی بند
ہو جاتی ہے۔ کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اوسوقت بجای سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہے۔ اگر
خلط منشرب ہو یعنی تھوڑا پتلا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا ہو اوسوقت لائق ہے کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جاوے اور اگر منشرب
ہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق تو ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہو جاتا ہے بعد اوسکے آب
انار میں سے اوسکی تعدیل کر دیجاتی ہے اگر اوس سے قے کرے تو تصداً خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط میں اعتدال آ جاوے
اور حرارت میں سکون آ جاوے۔ اسیطرح جو شربت پودینہ اور دانہ انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ کبھی قے کو فقط معدہ کو تنہا
کو ہنا خارج سے باندھ رکھتا ہے۔ جو دوا کہ بھی اور قے کی ممسک ہے کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر
مادہ قے کا منشرب ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہیں ہے اسلیے کہ وہ روکتی ہے اور تشنج زیادہ پیدا کرکے زیادہ تکلیف
دیگی۔ لیکن اگر مادہ غیر منشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کر دیتی ہے اور کبھی معدہ کو

قوی کرکر بذریعہ قے کے مادہ کو خارج کر دیتی ہے۔ اگر صفرا کا بذریعہ قے برآمد ہونا دست کرے اور تشنہ شرب نہو استعمال تو الیف کا واجب ہے خصوصاً ضماد
بہت سودمند ہوتے ہیں مثلاً وہ ضماد جو انار کی جڑ کے چھلکے اور مازو وغیرہ سے شراب میں پانی ملاکر بنائیں خواہ سرکے میں پانی ملاکر طیار کریں
۔ سیدہ اری قے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکے میں ڈبو کر معدہ پر رکھتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو جاوے یہ باب جس نے ہین
بیان کی ہیں اونکا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال
مین جدا گانہ یہ سب ہو ہم بیان کرینگے مین وہان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو کہ اسہال مین مفید ہے مونگ خواہ مسور خواہ دہنا ہو نمک
جوش دین اور پانی پھینک کر دانہ انار سے ترش کرکے تناول کرین **پیاس کی تدبیر** یہ ہے کہ سر پر سرد روغن برف سے ٹھنڈا کرکے اسطرح
ملین کہ پہلے یافوخ پر ڈالین اگر کوئی مانع نہو اور سرد پانی سے سرکو برودت پہونچائین اور لعاب بہدانہ مونہہ مین رکھین جو بذریعہ روغن گل کے نکالا گیا ہو
خواہ روغن گل اوسمین شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس مین ہوتی ہے۔ زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاش سیاہ
و اصل السوس بہی نافع ہے اور قرابادین مین اسی کتاب کی جو حسب مذکور ہو گی وہ بہی پیاس کو فرو کرتی ہے **مترجم کہتا ہے** اوسکا
نسخہ یہ ہے تخم خیار ۸ درم کتیرا چار درم نشاستہ بیاض بیضہ مرغ مین کتیرا گہولکر بیج کو پیسکر ڈالین اور گولی طیار کرین اور سایہ مین خشک کرین
تین چبانے اور چوسنے کی چیزین جیسے املی ۔ پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور جو پیاس بوجہ
حرارت کی ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہے **سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر** جسوقت اونگہہ آتی ہو قصہ کہانی کیطرف
مشغول کرین اور زور زور سے باتین کرین اور اطراف کو اسقدر تنگ باندہین کہ ایذا معلوم ہو مگر اسقدر ایذا ہو کہ اوسکا صدمہ اوٹہا سکے
اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہو۔ اور ایک شیاف لطیف کا حمول کرائین اگر طبیعت بستہ ہو اور جسوقت تپ مین کمی ہو خواہ فرو
ہو جائے۔ درمیان دونوں شانون کے پچھنے لگائین اور گردن کے فقرون مین بہی پچھنہ لگانا مفید ہے **تدبیر بیداری مفرط کی** خواہ محموم کو
خواہ اور کسیکو اگر بیداری مفرط عارض ہو اوسکی دوا روغن خشخاش اور اوسکا ناک مین پہونچانا ہو گی روغن کے ہمراہ اور ہمراہ
روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ پینا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزر البنج وغیرہ خواہ سر پر بپارا لینا ان چیزونکا خواہ سونگہنا نیلوفر اور تفاح کا
اور تلسی کا جو دور سے چہڑکی جاے کہ یہ سب تدبیرین نیند لانے کے واسطے کیجاتی ہین خواہ جو نطولات ترطیب و تنویم والے ہوتے ہین یہ
باتین ایسی ہین جنہین ہر کس و ناکس جانتا ہے اسیطرح اگر مانع نہو تو شربت خشخاش خواہ عرق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ
جب تبرید مخدرات کی دماغ مین پہونچتی ہے بہت سی چراغ اوسکے سامنے روشن کیے جاتے ہین اور بہت سی آدمی باواز بلند باتین
کرنے لگتی ہین اور اطراف دست و پا ایسی مدہی سے گرہ لگائی جاتی ہین کہ باسانی کہل جاے اور بندش کسیقدر سختی کے ساتھ ہوتی ہے
کہ اوس سے ایذا پہونچے اور نہ تکلیف اوسی آنکہہ بند کرکے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہے ادہر اوسکی آنکہہ جہپکی کہ فوراً سب چراغ دفعتہ
بجہا دیتی ہین اور یکبارگی سب چپ ہو جاتے ہین اور گرہین اطراف کی فوراً کہول دیتے ہین اور پہر اوسے سونے دیتے ہین۔ اگر بہت
مین اس تنویم کیوجہ سے خفت خواہ سکون ہو جاے ہمیشہ اوسکا مونہہ دہولائین گے جوشاندہ خشخاش سیاہ اور تفاح اور اوسکی جڑ یعنی
یبروج الصنم سے۔ اگر خلط بورقی شور اور تیز مادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہو گا کہ تمام اور اکلیل الملک اور اقحوان اور خشخاش کو پانی مین
پکاکر مونہہ دہولائین اور اسکے بخارات پر سر جہکا کر بیٹہین **درد شکم کے رفع کی تدبیر** خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے درد شکم پیدا ہوتا
ہے اگر شروع دورہ مین عارض ہو تو تہوڑا سا شربت سیب سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے **خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر**

لزوجت جو زبان میں پیدا ہوتی ہے بید کی لکڑی [illegible] لکڑی اور رگڑ کر ملنے سے یہانتک
کہ ساری لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہیں — خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور زنجبیل سے [illegible] ہیں کہ اسفنج چھیلنے اور ملنے سے نہایت تخفیف
پیدا ہوتی ہے اور مریض پر تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد ترکیب کے کچھ زیادہ ایذا بھی نہیں ہوتی — اگر زبان میں
خشونت خود بخود یا بوجہ یبوست کے پیدا ہوا در لزوجت کی دفع سے یہ خشونت ہوئی ہو پس چاہیے کہ منہ میں سپستان خواہ گٹھلی آلو بخارا کی
رکھیں خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہے اور مزہ میں شہد سے زیادہ شیرین اوسے منہ میں رکھکر چوسیں —
مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہند میں طیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کے
بنی ہوئی ہے دیکھی جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملاذ الطلاب استادالکل جامع علوم عقلیہ ونقلیہ سیدی
سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا ومولی الکونین سمی جدہ الی عبداللہ الحسین یعنے جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبلہ ملقب
بہ بیت مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ حقیقت میں یہ مصری بنائی گئی ہے اور قیمتی بکتی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس سے
ایک سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اوسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال وجد ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ
میں شاید مصری ورقند وغیرہ ولایت میں کم پہونچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہیں بیان کرتا ہے اب اس زمانہ میں تو ادنے سے اعلے تک
بخوبی ہندوستان کی چیزون سے وہاں واقف ہو چکا ہے متن الغرض اس مصری سے بموجب قول ارجیجانس حکیم کے بقدر باقلے
لیکر شہد کے ساتھ زبان پر رکھیں کہ ترطیب کامل کرتے ہیں اور خشکی ولاغری زبان برطرف ہوتی ہے مریض کا منہ اکثر اوقات کھلا
رہنا اور چت لٹانا اچھا نہیں اور اس ہیئت پر سونا برا ہے کہ زبان میں خشکی زائد پیدا ہوتی ہے **چھینک پے در پے جو آتی ہے**
اوسکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنے بیمار کو تکلیف اور ایذا ہوتی ہے اور بخارات ہی سر مین چڑہتے
ہو جاتا ہے اور قوی میں ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکتے چھینکتے نکسیر جاری ہو لگتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کیجائے
اور اوسکے منہ کو کھول دیے جائیں اور حنک یعنے زیر ذقن کی مالش بشدت کیجائے اور سر اونکی کھینچ جائیں اور نشست برخاست کی وضع بدل
دیجائے یعنے پہلی وضع سے دوسری وضع کیطرف لائی جائیں اور اطراف یعنے کنارے اعضا کے دبائیں جائیں اور اوسکے کانون میں روغن
نیمگرم مائل بحرارت ڈالے جائیں مگر ان روغن کی حرارت مزاج خفیف ہو بہت گرم نہون اور اوسکے عضل اور فک یعنے جبڑے کی ترطیب روغن ہی
رطب سے کرنی چاہیے اور اوسکے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے جسکے رکھنے سے تسخین پیدا ہو اور دفعۃً سونے سے
جگاتے نہ جائیں اور نہ کسی طرح کا غبار اور دخان ملکہ جو شے کہ اوسکی بو میں تیزی ہو اوس سے انکی حفاظت کرنی چاہیے اور ستو جو کا اور طین بجا ج جوز
ماکول ہے اور نیشاپوری مٹی بھی کہتے ہیں ہمراہ اسفنج دریائی کے بھگوکر سونگھانا چاہیے **درد سر اگر محموم کو عارض ہو**
اوسکی تدبیر اطراف کو بخوبی باندہیں خصوصاً رانوں کو اور پٹی وغیرہ سے خوب کس دیں اور قدمونکی مالش کریں اور شیاف ملین
کا استعمال کریں جو مادہ کو اعلے سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سرد ادویہ سے جو اوپر مذکور ہوئی ہیں تقویت سر کی کریں اور کوئی
شے مانع از قسم نزلہ اور کھانسی وغیرہ کے نہو تو جوشاندہ گل سرخ اور بنفشہ اور جو اور برگ سادہ وغیرہ سے سر کو تر رکھنا چاہیے اسیطرح اگر شبہ
نہو نفع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہیے اگر ایسی تدبیرات تسکین اور کم کرنے میں درد سر کے
کافی نہوں اوسوقت نطولات مبردہ کے ہمراہ ملینات بھی شریک کریں مثلاً بابونہ خواہ مخدرات کو اضافہ کریں جیسے خشخاش وغیرہ اور

سر پر بہار سوقت کے کہ تپ اوتر جاے اور کسیوقت جائز نہین پہر زوال تپ کے یعنے بعد گذرنے اوسکی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو بکری کا دودہ سر پر دوہانا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو تو عورتونکا دودہ اگر بدن مین امتلا رطوبت جو مورث ہوتا ہے سبات کا موجود ہو اوسوقت دودہ سے دوشیدہ سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح جمیع تدبیرات جنسے ترطیب پیدا ہوتی ہے اونکا ترک بہی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال و تشمیم کیا جاتا ہے کہ بخار دخانی اوٹھتا ہوا اور سر مین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم آتی ہے اور اگر سر مین امتلاء بخارات رطبہ کا ہو مناسب ہے کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ کے اسفل کی طرف جذب کرین اور اعضاء اسفل کو باستحکام باندہین حتی کہ خصیتین بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے **کھانسی** جو محموم کو عارض ہو کہانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کرنیکے واسطے مفید ہین گولیان کہانسی کی اور لعوق خشخاش جنکی ساخت لبوب باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکھین اور حسن قیروطیون کے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جیسے وہ قیروطی جو خالص روغن گل اور لعاب اسپغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاے اوسکا استعمال کرین **بطلان شہوت طعام محموم کی** اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین ہوتا ہے اور اونہین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہوچکے پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قے خواہ دست کے اوس مادہ کا اخراج بہی ہوسکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبہی اس تدبیر سے بہی نفع ہوتا ہے کہ اونگلی حلق مین ڈالکر اوس مادہ کو جو معدہ مین ہے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کے کردین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کہٹی نکل چکی ہو کہ اوسوقت یہ تدبیر بہت مفید ہے اور بیشتر سقوط اشتہا بوجہ ضعف کے ہوتا ہے اوسوقت اوس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے انہین قواعد سے جو طریق علاج بالضد مین معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکی بو سے تنبہ اشتہا ساقط پر ہوتی ہے رکہنی چاہئین اور سونگہانی چاہئین جیسے جو سکہ پانی مین بہگو کر خواہ پانی اور سرکہ مین تر کرکے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ کہلانی چاہیے اور تہوڑی سی شراب بہی پلانی چاہیے اور کشی فواکہ جنکی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بہی بروقت نیم خام ہونے کے ایسے فواکہ بہی تہوڑے تہوڑے کہلانے چاہئین اور سرکہ اوس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچہلی اور جلاجل سے جو قریص طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اولی کی ضمادات لگانے چاہئین جو فواکہ سے بنائے جاتے ہین اور اونمین کسیقدر مسہین اور ایلوا بہی بہ نسبت اوروزن معلوم شریک کیا جاسے اور مالش خوشبو ادہان کی معدہ پر بہت مفید ہے **جوع البقر** جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بہوکہا ہونا جسے جوع البقر بہی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اوسکا علاج مشمومات یعنے سونگہانیکی چیزون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ مین ترکرکے سونگہانا چاہیے اور مصوعات جو ایک غذا بخاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریون و سرکہ سے بنایا کرتے ہین وہ سونگہانا چاہیے اور فقط روٹی گرما گرم اور گوشت بریان کی بو اسکے دماغ تک پہونچائی جاے اور اطراف مین بندش کیجاے اور کان اسکے زور سے کہینچنے چاہئین اور بال بہی خوب کہینچے جاتین اور تقویت دماغ کی نطولات مبردہ سے کیجاے جو ترطیب بہی پیدا کرسکین اسلیے کہ اکثر بولیموس خواہ جوع البقر بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی ہے اور فم معدہ حس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ کی دماغ سے بذریعہ اون شعبون کے اعصاب دماغ کے کہ جنکی راہ سے حس معدہ تک پہونچتی ہے ہوتا ہے یعنے چونکہ دماغ مبدء حس مین فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ مین بہی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شعبون کے بطلان حس ہوجاتا ہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر حس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہین ہوتی **سیاہی زبان** جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد چہیل ڈالین جلا کرنے والی دواؤن سے ورنہ نہایت بخارات

خیشہ چڑہ سکے مریض کو مبتلاے سرسام کر دین گے **شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو** اوسکا علاج چکنی چیزون سرد مزاج اور شیرینی سے کرین **غشی جو محموم کو عارض ہو** کبھی اونکو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے [illegible] غشی کا علاج [illegible] انکو نوبت خواہ ہر وقت نوبت کے سیدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کہلائین [illegible] کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی ہر وقت غشی سے [illegible] روٹی مین برہم شراب کہنہ ملا کر کہلائین اور اگر حاجت طعام کی نہو شراب سیب کہنہ جبکہ فضول مائی متحلل ہوگئے ہون [illegible] اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور قے کرانی بہی نافع ہے دونون پنڈلیون کا باندہنا اور [illegible] کا گرم پانی مین رکہنا مفید ہے اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضاے حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جسمین دانہ انار بہی شریک ہون ٹھنڈے ٹھنڈے فوراً کہلانے چاہیے **ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو** ضیق نفس ان لوگونکو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس مین بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق مین اوترتا ہے اس سے ضیق نفس عارض ہوتی ہے یا اوسی نتیجہ مین جو دماغ سے اعضای تنفس تک آتا ہے غلبہ ضعف کا ہوتا ہے لہذا نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے پہلی [illegible] خشکی رفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزون سے جو انصباب مادہ خانقہ کو منع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل کرین اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور مالش گردن مین ایسی چیزون کی کرین جنسے تبرید اور ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بہی مثل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر رکہا جاتا ہے — **شدت کرب جو محموم کو عارض ہو** اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمین ایک لاذع اور چبہنے والی چیز پیدا ہو کر اذیت اوسکی قلب تک پہونچتی ہو ایسی صورت مین معدہ کی تبرید اون غذاؤن سے کرنی چاہیے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہین اور ٹھنڈی ہوا پنکہے وغیرہ سے اوسکی ترویح کرنی چاہیے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہان اونکا بستر اور خوابگاہ تجویز کرکے بچہونے پر کونپل اور شاخین سرد مزاج درختونکی اور بہی سرد پہول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ بکہیرنے چاہئین خواہ ایسے موضع سی جسکے قریب نضوحات ہون یعنے عرق خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزون سے نکالا گیا ہو اگر تپ مین ان لوگونکو حقنہ ہای بارد نافع ہوتے ہین جو آب کدو اور خبازی آب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل کے طیار کیے جائین **دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو** نوالہ خواہ لقمہ اوتارنے مین دشواری اگر حمی مطبقہ مین پیدا ہو فصد کرکے تہوڑا سا خون نکال ڈالنا چاہیے اور سرکہ اور کاہو سبز پختہ کرکے غذا دینی چاہیے اگر اس تپ مین کسیقدر اشتہا طعام مین جودت ہو اور اچہی طرح مریض کہانے کو کہا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر باوجود عسر ازدراد کے قبض بہی ہو حمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل مشروب کی **برد اطراف جو محموم کو عارض ہو** اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے پہنچ جاتی ہے اور ہاتہ پانون ٹھنڈے ہو جاتے ہین اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑہنے لگتے ہین ایسے وقت مین چاہیے کہ انکے ہاتہ پانون گرم پانی مین رکہے جائین اور آب سرد نہ پلاوین **بیان عام حمی صفراوی کا** صفراوی تپ کی تین قسمین ہین غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ غب دائرہ یا خالص ہے یعنے محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوئی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفراے غلیظ سے جسمین آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہو مگر اختلاط دونون خلط یعنے صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونون ملکر ایک ہو جائین اور اجزا مین تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی [illegible]

درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدائش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونون جدا جدا ہوتی ہین
اور اس تپ یعنی غب غیر خالص کا باعث ایکہی مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنے بلغم اور صفرا سے اور گرم کا اختلاط خلط سرد سے ہو گیا
ہو جاوے اور بدشواری و بدیر اوس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکبہ کا
دشوار ہوتا ہے اور دیر مین ہوتا ہے۔ اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبتین بھی
جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی [illegible] بڑھ جا
ہو جاتی ہے کہ ایک ششماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا مین ترہل اور ڈھیلا پن اور طحال کو [illegible]
بڑہ جاتی ہے۔ محرقہ از قسم لازمہ ہے مگر اوسکی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اوسکے بہت شدید ہوتے ہین [illegible]
مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کی رگو نمین نم معدہ کے نواح اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ [illegible]
اونہین شریف اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کی ہین۔ اور غب دائرہ مین عفونت صفرا گوشت خواہ جلد مین ہوتی ہے جو قلب سے
دور ہین اور غب لازم مین مادہ مرض پہیلا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگون مین جو قلب سے دور ہین۔ پیاس بشدت اور کرب [illegible]
بیداری ہذیان تلخی دہان ہونٹہ کی خشکی اور اونکا پہٹ جانا اور دوسرے سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت اکثر
اوقات مائل بخشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت [illegible]
ہو یا ظاہر بدن کیطرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو **غب مطلق کا بیان اور اوسکو ٹیلیاوس بہی** [illegible]
ہین نوبت غب دائرہ پہلے قشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبہنے لگتے ہین پہر سردی لگکر لرزہ شروع ہوتا ہے اور یہ
شدید اور سخت ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزے مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب [illegible]
اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادہ تپ ٹہرا ہے متوجہ ہو کر [illegible]
جاتی ہے اور بیرون جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہے اور کانٹے سے چبہتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر [illegible] مین
سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے غب دائرہ کے پہلے تین چار اولی نوبت
مین لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بہی ہوتا ہے اور حمی ربع مین امر بالعکس ہے۔ ایضاً غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے
پہر تہوڑا تہوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع مین اسکے برعکس ہے۔ پسینا غب مین بروقت
رہائی کے نوبت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بناری کے اوسمین زیادہ غلظ قوام نہین ہوتا۔ مگر اونکہ غب غیر خالص مین
ہو تو البتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتہ لمس پر [illegible] کما جاوے التہاب کی
زیادتی نہو گی بلکہ آناً فاناً کمی التہاب کی محسوس ہو گی در محرقہ مین و بدوام التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غب مین پیدا
ہوتے بیداری بدن گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین کہ سر گران بہی ہوتا ہے۔ پیاس اور غضب اور دلتنگی اور پینا
کسیکا ناگوار اور نبض مین حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اسلیے کہ خلط صفراوی
نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلاف مین زیادتی پیدا کرتی ہے۔ مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات
غلطی سے کم ہوتا ہے اور یا اونہہ نبض مین صلابت بہی ہوتی ہے اور قوت بہی نبض مین بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض مین

سوداکی ایک [illegible] نے تپ پیدا کی ہے اور کبھی [illegible]
اکثر واقع نہیں ہوتا [illegible] ہر نوبت کی [illegible] کہ تپ خوب پھیل بجای نبض مین تضاغط یعنی غلی پیدا ہوتی [illegible]
قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اختلاف نہین ہوتا غب کی وجہ چ [illegible] اور عادت اور [illegible]
اور سحنہ یعنے انداز جسم کا ادفصل بہی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہے وہ بہی دلیل غب کی وجہ [illegible] ہوتا ہے اکثر
مرکب ہوجاتین ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہوگا پس جو شخص غب کی شناخت مین رعایت نوبت کی کرے اوسی غلط واقع ہوگا
بلکہ واجب ہی کہ ذریعہ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کو اون دلائل کی تاکید اور تائید مین رعایت کرے غب کی بیماری نکو
کبھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اونہین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگہ [illegible]

فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے

جوش مین آ ہی ہے غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اوسکی نوبت ۴ گھنٹہ سے بارہ گھنٹہ پر ختم ہوجاتی ہے اور ۱۲ گھنٹے سے بہت زیادہ نہین ٹھہرتی پہر اگر زیادہ ٹھہرے تو سبب غیر خالص ہے
اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن مین بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدن کی
پراگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابہی اطراف سرد ہوتے ہین اسیطرح غب خالص کی تدبیر مین اگر غلط واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہین
رہتی اور بشیتر بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت مین بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہوجاتی ہے بشرطیکہ قے
خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہوجاوے اس تپ مین نضج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتہے نہایت درجہ ساتوین روز ظاہر ہوتا
ہی اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہیئے اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بہی غیر خالص ہے غب
خالص کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت مین بہ نسبت نوبت سابق کی مقدم ہونا محفوظ اور منتظم نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص
مین تزید مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے ۔ اسیطرح اگر چند نوبت بہم بر نہج واحد بلا کمی اور بیشی اعراض کے واقع ہو
غب خالص خیال کرنی چاہیئے جملہ علامات حمی کی طولانی ہونے کی ابہی بیان ہوچکے اگر ابتداے تپ مین لرزہ شدید اور بہینا کا نہو
پایا جاوے اور اوترتے وقت عرق کثیر برامد ہو پہر اس تپ کی غب خالص ہوتی ہین ہرگز شک نکرنی چاہیئے غب خالص مین اگر مریض
پانی پیتا ہے اوسکے بدن مین ایک قسم بخار رطب اوٹہتا ہے گویا پسینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسینا برامد ہوجاتا ہے غیر خالص
مین سرگرانی زیادہ اور امتداد پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک پہونچتا ہے اور جسقدر زمانہ
اڑتالیس گھنٹے مین باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کی ہوتا ہے مثلا اگر ۳۰ گھنٹے نوبت رہی تو ۱۸ گھنٹے سکون اور
فترت ہوگی اور ۲۴ گھنٹے کی نوبت مین فترت بہی ۲۴ گھنٹے ہے اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہو اوسیقدر [illegible] خلوص
سے دوری ہوتی ہے اور ترکیب سے قرب اور غب غیر خالص مین نضج مادہ کا دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور سحنہ بدن مین قصف یعنی دبلاپن اور لاغری
ظاہر نہین ہوتی اور بیشتر یہ تپ بدون برامد ہونے عرق کثیر کے اوتر جاتی ہے اور اکثر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت
اس تپ کی ایسی قوی نہین ہوتی جیسے غب خالص کے اور تزید اسکا یعنے مقدار نوبت کی زیادتی مستوی اور برابر نہین ہوتی بلکہ
زیادتی وقت مین تقدم پیدا ہوتا ہے پہر کمی ہوجاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ مین کم ہوتے ہین غب لازمہ کا بیان
اسکی یہی سبب ہے کہ باوجود یکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کرکے نوبت مین شدید ہوجاتی ہے اور جو اعراض غب اسکے

بیان ہوے اونکی شدت ایک دن ۔۔ کے بعد ہوتی ہے جالینوس کی رای یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے ہمکو اس
رای مین کچھ شبہ ہے آیندہ بحث آتی دم مین ذکر کرینگے علاج غب خالص کا پہلے جو قواعد اوپر علاج حمیات مین بطور عام بیان ہوے
وہ نخیرہ یاد کرے کہ جو کا ازقسم اسہال خواہ تغذیہ یا اور اسور خشکی امراض تپ مین ضرر رہی کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا مین مسہلات قوی
خواہ استعمال ... اجازت دیتا ہے اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے ہان اگر وہ ضرورت ہو جو شیخ نے بیان کی ہے کہ مرض ہیجان ہو
اوسوقت مضائقہ نہین بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسیقدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار ۱۲ تولہ تخمیناً آب گرم مین تمام شب بھگو کر صاف
کرکے شیر خشت یا ترنجبین ڈالکر پلائین خواہ آب انار مین اور شکر ہو اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برآوردہ یا زلال آلوی بخارا ہمراہ
ترنجبین اور شیر خشت کہ خواہ شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ اور بشبیر لعاب اسغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اور تلیین دونون کرتا ہے یا تلیین بذریعہ
جوشاندہ عدس اور لبلاب سے کرین اور حقنہ ہای نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب برگ چقندر
روغن بنفشہ اور ... جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے تلیین اوزان وغیرہ سے اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اسلیے اچھا ہی کہ ...
جو خواہ کوئی اور ... بدون تلیین ... علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتدای غب خالص مین اتنا مضر نہین ہے جسقدر اور حمیات
مین اگرچہ خالی خواہ فساد مسہل کا عظیم ہے اگر ممکن ہو تین دو روز تک فصد نکرین تو بہی کرنا چاہیے اور اسلیے اگر مرض ہیجان ہو اور بدون فصد
سکون قوت ضرر زیادہ ہو اس حالت مین فصد کرلینا چاہیے پس جو خطا تدبیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی ازقسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے
بہ نسبت اوس ... مین اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مرض مین کسیطرح کی تحریک نکیجاے مگر کسی ضرورت سے
اور غذا نہ دیجاوے اگر بعد ... شرائط مذکورہ کے اور ادرار بول کا شیرہ جات تخمہاے مدرہ سے کیا جاے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت ... کے
مریض گرسنہ ہو بلکہ اوسکے معدہ مین کوئی شے ... یافتہ بہی نہو بلکہ واجب ہے کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جاے اور اوسکے دو گھنٹے بعد
آب جو ... دن کہ جو روز نوبت نہو اور بروز نوبت بعد نوبت کی سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسیطرح پانون کا گرم پانی مین
رکھنا مناسب ہے ... کی تاکہ ... حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لاے ۔ مجھے پسند ہے کہ اواخر ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرہ جات ادن
بیز وریا ... مین بہی شریک ہون خواہ قبل از نوبت تین خواہ چار گھنٹے سکنجبین پلائی جاے اور بعد نوبت کے آب جو کا استعمال کیا جاے اگر تقویت
طبیعت کی ضرورت ہو آب انار آب تربوز وغیرہ پلانا چاہیے بجاے غذا کے اور رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہو چکا کرنی چاہیے اور جسقدر
منتہے قریب ہو تلطیف زیادہ کیجاے اور ایام اوایل مین آش جو کہلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکڑے بھگو کر مسلم کرکے کہلائین خواہ اوسکو
چھانکر رقیق کرکے کہلائین ۔ اور کبھی مونگ خواہ مسور کا شلہ بنایا جاتا ہے ۔ اگر معدہ مین غذا ترش ہو کر فاسد ہوجاتی ہو تو اوسوقت دوسری قسم
آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی نہ دینا چاہیے پہر اگر اوسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تھوڑی سی بیخ کرفس اوسمین جوش کرکے ڈالدین کہ قوی ہو جاے
اگر معدہ کی برودت اس سے بہی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید اور صفراوی محض نہو بموجب تجویز صاحب اقراباذین کے تھوڑی سی ... جو
مین شریک کردین ۔ اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہوجاے کہ بحران قریب ہے فقط آش جو اور آب انار اور سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیے ۔ فواکہ
جو لائق ایسے محموم کے ہین آلو شیرین اور میویز اور آلو بخارا پختہ اور خام اور تربوز اگر ہضم ہو پہنچے تو نہایت نافع ہے اور ... طبیعت
نرم کرتا ہے اور مدر بہی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اور پسینا بہی نکالتا ہے ۔ اور کبھی کہچڑی جیسے اہل دیہات پھیکا ... بیتا
ایسے وقت مین ضرر نہین کرتی ۔ ترکاری مین کدو کھیرا ککڑی کا ہونا مناسب ہے ۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی غب مین غراء ...

مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ مین پائے تیہو اور خصیہ مرغ اور دماغ بزغالہ یعنے بہیڑ کا بشرطیکہ تلی نہو خواہ زردی بیضہ کی کہلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزون سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے۔ یا غرض تبرید اور ترطیب دونون ہوتی ہین جس طرح کشک شعیر دیتے ہین مگر تبرید مین بیش از حد افراط جائز نہین ہے خصوصاً ابتداء غب مین مگر اسکیہ التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہو جانے کا خوف ہو۔ جب بحران کا وقت اور اوسکی آمد دریافت ہو جاوے اور بول مین نضج معلوم ہو یعنے رسوب محمود پیدا ہون جیسا فن کلیات مین بیان ہو چکا ہے اوسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اسقدر غالب آچکی ہے کہ جس طرح نضج کیا ہے خود بحران بذریعہ ادرار خواہ کسی اور طرح کرکے مادہ کو مقہور کریگی اور زوال مرض کا ہو جائیگا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار پر خواہ اسہال یا قے اور عرق پر اور جو دوا خلاف توجہ طبیعت ہو وہ ہرگز دینا جائز نہین ہے۔ اور اگر سیلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر نہو طبیب کو اجزا مسہلہ دینی مناسب ہین مثلاً سقمونیا بقدر یکدانگ جلاب مین ترکیب کرکے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زلال تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع بیخ کاسنی اور رازیانہ املتاس کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بہی جائز ہے۔

قرص طباشیر مسہل بہی ایسے مریض کی مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہ بہی اچھا ہے۔ ہلیلہ زرد پختہ برادہ دہ چار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا ایکدانگ سفوف کرکے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے۔ بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر التہاب شدید ہے اور استفراغ ہو چکا ہے تو مطفیات قوی کا پلانا مضر نہین ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر مین بیان ہو چکا اور کبہی یہ التہاب فقط ضماد بارد جگر پر کرنے سے دفع ہو جاتا ہے۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہین اور بعد نضج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت غسل حمام کی رکہتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب مین قبل از نضج کے حمام مین غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہین ہے جیسے اور حمیات عفنہ مین خطا ہے۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبو اور تر ہو کہ اوسمین بآسانی عرق برآمد ہو اور قلب مین حرارت حمام سے التہاب پیدا نہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی مین ملاکر بدن مین بخوبی مالش کیجاتے دیر تک حمام مین نہ ٹہرین بلکہ بہت جلد نکل آئین دیر تک ٹہرنے سے تو چند بار جانا بہتر ہے۔ نکلتی وقت شیر گرم پانی سے بدن بہگونا خواہ اوسمین غوطہ لگانا اور اتنا ٹہرنا جب تک ناگواری پیدا نہو بہتر ہے۔ جب حمام سے باہر آئین شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جسمین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور کمبل وغیرہ اوڑہکر بیٹہین کہ خوب سا پسینا نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضج پا کے گا۔ بعد اسکے غذا بارد رطب اور بقولات بہی اسی مزاج کی کہلائے۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے مین کچہ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہو جاوے یا ٹوٹ جاوے باقیماندہ کیفیت سکر کی جو خفیف ہوتی ہے شے محتاج بہ تحلیل کی اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اوسمین سرایت کرکے نافذ ہوتی ہے تہوڑی سی تسخین باقیماندہ کی تدارک مین بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کرتی ہے اگر اعراض شدید مثل پیاس اور درد سر اور بیخوابی وغیرہ کے ہون اونکا علاج تو فرداً فرداً بیان ہو چکا۔ اور اگر بعد بحران کے کسیقدر حرارت باقی رہجاوے کہ لازم ہو اوسوقت سکنجبین سادہ مع عصارات مدرّہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمین بزور مدرہ جوش کرکے داخل کرین۔

یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق مین ہوتا ہے اسلیے مراعات احوال نضج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بہی بذریعہ سکنجبین بزوری جسمین تخم خیارین و تخم کاسنی خصوصاً

دونونکو خوب کرکے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے۔ اور تلطیف غذا کا خیال غب لازم میں زیادہ رہے اور نرم حقنہ ابتداء مین استعمال کیے جائین اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر مین نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا مین تجویز نکیے جائین خواہ جواد ویہ قریب مسہل ہین اونسے بہی احتراز واجب ہے ہان بقدر شربت بنفشہ مضائقہ نہین اور آب خیار کہ جو مسہل خواہ ملین ہین اور سوای حقنہ ملینہ کے اور کسی طرح کی ملین خواہ مسہل کا استعمال درست نہین ہے۔

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہین جنکی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص مین فرق ہے وہ ایسے امور ہین کہ جمیع حمیات باردہ اوسمین شریک ہین۔ اونہین امور مین سے ایک یہ بہی ہے کہ اکثر چیزونکی اجازت غب غیر خالص مین نہین دیجاتی ہے اور غب خالص مین اونکی اجازت دیسکتے ہین۔ مثلاً غب خالص مین بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر کسیقدر انتظار نضج کا غب خالص مین کرین تو انتظار انحطاط کا اکثر نہین کرتے۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص مین جائز ہے اور غیر خالص مین بالکل ناجائز ہے اسلیے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو اوس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر رہا ہی اور وہ گر کے ردی اور متعفن خلط سے ملتا ہے اور بقدر لطیف متحلل ہوجاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے۔ یہ بہی فرق ہے کہ غب خالص مین غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص مین غذا خواہ وہ چیزین جو قریب بغذا ہین جیسے ایک جو پتلا ہو ایکدن چاہیے اور ایکدن نچاہیے جو روز نوبت ہو۔ غیر خالص مین غذا ایسی جو اندکے شیرین ہو اور کسیقدر سخونت بہی پیدا کرے جائز ہے اور ابتدای مرض مین غذای غلیظ بہی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین اسقدر تغلیظ جائز نہین ہے پہر جب تلطیف غذا کیجاسے تو چڑہتی چڑہتی اسقدر تلطیف ہوسکتی ہے کہ اوتنی غب خالص مین درست نہین ہے۔ اور غب غیر خالص مین اگر اوائل مین غذای غلیظ کا موقع نہو اور تلطیف کرین تو غذای لطیف دینے سے بہوکہا رہنا بیمار کا انسب ہی بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین یہ بات درست نہین۔ تبرید بہی غب غیر خالص مین بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے۔ اور ابتدا مین تیز حقنہ سے احتقان بہی غیر خالص مین جائز ہے۔ اور اسہال قوی مین انتظار نضج کا بخوبی کرنا پڑتا ہے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے۔ اور آب جو مین ادویہ منضجہ محللہ مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیسا اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالصہ مین جائز ہے جسطرح کسی معدہ مین غذا ترش ہونے کے سبب سے آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہوچکا ہے۔ بلکہ غب غیر خالص مین اس سے بہی قوی تر چیزین آب جو مین پڑسکتی ہین تا اینکہ بیشتر زوفای خشک اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بہی شریک کرنے کی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہے چقندر انکو بہت سودمند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جاسے۔ اور آب نخود آب جو مین ملاکر بہی مفید ہے اور آخر مین فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے۔ اسکا بہی خیال رکہنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسیقدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کسقدر ہے کہ برطبق اوسکے علاج مین اختلاف کیا جاسے۔ اگر تہوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور فرق غب خالص سے کم ہے تو پہر معالجہ مین بہی تہوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب قارورہ غب غیر خالص مین غلیظ ہوجای تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہین ہے۔ غب غیر خالص مین بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہین ہے۔ جو مسہل اول مین اس تپ کو دیا جاسے اور مزاج اوسکا معتدل ہو اون اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہے گلقند کو پانی مین پکائین اور سکنجبین اوسمین داخل کرین اور بیشتر گلقند اور سکنجبین مین املتاس بہی

تبرکمی، اکیا جاتا ہے اور اسمیں ضعیفی تشبیہ ہے کہ تراشہ کدو اوس میں شامل کیا جاوے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا میں حقنہ کا استعمال مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کے اجزا حقنہ کے یہ ہیں۔ گوکہرو بابونہ چقندر قرطم یعنے کرڑ بنفشہ سپستان انجیر تھوڑا اسارس اور ان اجزا میں املتاس ورد روغن کنجد اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کریں اور کبھی ان مذکورات میں سے ایک ہی جزو کی حاجت ہوتی ہے بحسب کمی بعد جمی ہوا کے غب خالص سے یعنی جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اوسیقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ ہوگی۔ نضج کی مددگار دوا چاہیے کہ سکنجبین جسمیں کسیقدر گلقند شریک کریں خواہ سکنجبین اصولی۔ اور بعد روز ہفتم کے بیخ افسنتین دینا چاہیے کہ وہ نضج کریگا اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی۔ اسیطرح آب رازیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین بھی نافع ہے۔ اگر چودہ دن سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص ورد صغیر جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے اوسکا استعمال کچھ مضر نہیں اور اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہوجاے پھر بدون استعمال قرص غافث کے چارہ نہوگا اور جوشاندہ غافث کا بھی ضرور دینا چاہیے کہ اب زیادہ تصفیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین کماد یعنے سینک کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اور اگر ضماد سے تسخین کریں ہوسکتا ہے۔ اور مراق پر اونکی ضماد منضج اور مرخی لگائیں اگر اس مقام پر تمدد خواہ کسیطرحکی سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیرات کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نضج ہوچکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شراسیف میں واہنے طرف پائی جاے اوس سے خوف نکرنا چاہیے۔ اور یہ استفراغ جیّدہ ایسے وقت میں یہ ہے ایارج ۵ درم تربد ۲ درم آب گشنیز کاہو یا کاسنی اور غافث ۳ درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہر ۵ درم کوٹ پیسکر آب کرفس میں گولی باندہ کر خشک کرلیں اور دو درم مقدار شربت تجویز کرین۔ ازین قبیل یہ جوشاندہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ غافث اور افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہرایک ۵ درم تخم خربزہ تخم خیار تخم کرفس اوصل گلنار بادا ورد ہرایک ۱۰ درم تربد ایکدرم املتاس چہ ۲ درم زبیب خستہ برآوردہ بیس عدد سپستان ۳۰ عدد انجیر زرد دس عدد گلقند جو گلاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم برسم معمول سب کو جوش دیں اسقدر باقی میں جوان اور ان کو مناسب ہے اور ایک بڑا پیالہ بہتر کرین اور اوسمیں سقمونیا بقدر ربع دانگ کو اضافہ کرین اور پلائیں۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت دوا سے اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار جسکی ہو اوسکو بقوت نکالے اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعۃً بہت سا مادہ خارج نکرے اور یہ صفت قوی دست آور دوائیں جب مقدار کم کرکے استعمال کرین پیدا ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اوسے چند دفعہ میں نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال کے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی نہے کہ تھوڑی سی مستعمل ہوسکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال میں آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جاے کم دست آئینگے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئینگے۔ سلاقات یعنی جو دوائیں عصارہ اولی کسی چیز کی ہیں اونکی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ برا بدکار نہیں ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل تربد کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جاے بقدر حاجت کے خواہ سقمونیا قریب دو جو کے لیں یا اس سے زیادہ کسیقدر استعمال کرین اسطرح کہ گلقند میں ملاکر پلائیں۔ خواہ غاریقون اور سقمونیا دونوں بقدر مناسب شریک کرین اور گلقند موصوف کے ہمراہ پلائیں خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت دو دینار وزن دوائیں داخل کرین حمی محرقہ جسکا نام فاوسوس ہے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہیں ایک محرقہ صفراوی ہے کہ اوسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہے۔

خواہ اون رگونمین جو متصل اطراف قلب کی ہین خواہ وہ رگین جو گرد فم معدہ کی ہین اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے ۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے
ہوتی ہے جسکی عفونت نواحی قلب کی عروق مین ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہے ۔ بلغم شور کی پیدایش جیسے کلیات
مین بیان ہو چکی مائیت بلغم سے بآمیزش صفراء حادہ کی ہوتی ہے پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اوسکی رمادیت بلغم کی مائیت سے ملکر شور تپ پیدا کرتی ہے اسلیے
کہ نمک کی پیدایش بدون رمادیت اور مائیت کے نہین ہوتی جیسا کلیات مین ثابت ہو چکا ہے مترجم کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ
چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب مین بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفراء ردی کے ہے اور جیسے
غب غیر خالص مرکب بلغم اور صفراء ردی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اوسی سے پیدا ہوتی
ہے متن چونکہ حمی محرقہ مین بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہین اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہے غب کی مدت سے مشایخ کو باوجود ضعف
باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر کسیکو عارض ہووے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ تپ اونمین بن
وجود سبب قوی کی جو دفعۃً اونکی بلغمیت کو فنا کر دے عارض نہین ہوگی اور پھر چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہوتے ہین اس مرض کی تکلیف شدید
کے متحمل نہین ہو سکتے با این وجہ ہلاک ہو جاتے ہین مترجم نے بچشم خود شہر گوالیار مین ایک شیخ نوے برس کا ایسا قوی
دیکھا ہے کہ اوسکی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر اسقدر سریع اور قوی تھی جسطرح شبان کی ہوتی ہے اور اشتہاء طعام اور استمراء بھی اوسکا جوان قوی سے
زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ ہندیہ اکاسیری تھا وہ شخص وجع مفاصل مین گرفتار تھا مگر سیڑھیون پر خود بلا اعانت
چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے اسہال سے اوسکا وجع مفاصل زائل ہوا ۔ اسی وجہ سے قید بقاء مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہے
متن جوان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکونمین تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہے اسلیے کہ اونکا مزاج مرطوب ہے کبھی لڑکونمین
جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اوٹھتے ہین کہ اونکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنے بخوبی اوٹھتے ہوئے معلوم
ہوتے ہین اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جاوے ۔ بقراط نے فصول مین بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو جاوے تو اوسکی بیہوشی اور اختلاط
جو اس تپ کیوجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہین ۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہوگی کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے اور عصب بھی
زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا بسبب رعشہ کے اس وجہ سے ہو
ہے کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کی ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہو جاتا ہے ۔ اکثر تپ محرقہ کا زوال قے یا خواہ روانی شکم اور رعاف سے
ہوتا ہے **علامات** اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض مین شدت ہوتی ہے کہ پہلے زبان
مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہے سیاہی سوای بوقت بحران برا نہین ہوتا ہے پیاس بہت ہی بیتابی
کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تپ محرقہ مین تھوڑی سی کھانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس تپ مین پیاس جو ہوتی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہے جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہوی نرم گوشت مثل لغانغ
اور مری سے جو تری اوسپر ٹپکتی ہے اوس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہے اور پیاس بھی زائل ہو جاتی ہے ۔ حرارت تپ
محرقہ کی اکثر جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہے اوتنی ظاہر مین نہین محسوس ہوتی اور تشنگی اعضا کی بہ نسبت اور تپون کے محرقہ مین کم
ہوتی ہے ۔ محرقہ صفراویہ مین اعراض ردیہ شدید ہوتے ہین مثل بیداری اور قلق اور احتراق یعنے شورش اور [illegible] اور دردسر
اور کنپٹیون کا درد ہونا آنکھونکا اندر چپکا جانا اور براز مین صفرا خالص کا برآمد ہونا بھوک بالکل نہ ہونی اور لڑکونکو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے تشنج

دودھ مونھہ مین نہین لیتے بلکہ چھاتی کی طرف سے مونھہ پھیر لیتے ہین اور جسقدر دودھ جبر پلایا جاے فاسد ہو کر ترش ہوجاتا ہے ۔

علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پھر جلدی مناسب ہے اسلیے کہ مہلت اس تپ مین کم ہے مگر ہو یا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیے ۔ فصد سے کبھی محرقہ مین بھڑک زیادہ بڑھجاتی ہے اگر صفرا بمقدار کثیر براہ نہو اور کبھی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ مین کدورت اور حمرت زائد ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے ۔ مگر تپ محرقہ مین لطیف تدبیر کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کھلائی پلائی جاے برف وغیرہ مین خوب سرد کر کے دینی چاہیے ۔ اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پھر تدبیر غلیظ بھی درکار ہوتی ہے پھر اچھی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ بظاہر مریض شکایت بھوک کی نکرے ۔ خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہو خصوصاً جس شخص کے بدن سے اجزاء کثیر گلتے جاتے ہون اسلیے کہ اکثر اس تپ مین بولیموس یعنے سقوط اشتہاء طعام بھی عارض ہوجاتا ہے ۔ اور ابتدا مین اس تپ کی تلیین قوی کیطرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہوچکے ہین انکی جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہے کہ جسوقت کسیقدر تپ کی اعراض مین کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح کہ تھوڑا آب زلال تمر ہندی اوسمین قدرے کافور داخل کر کے پلا دین اور پھر وہ سو رہے ۔ مین پسند کرتا ہون تبرید قوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خرفہ شیرہ تخم کاسنی اور آب تربز انکے واسطے بہت سودمند ہے ۔ اور سرد پانی پلانے کے جو شروط جو اوپر بیان ہوچکے ہین انکا لحاظ کر کے پلانا چاہیے پھر اگر مانع نہو یہان تک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہوجاے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود نہایت تشنگی کے پانی طلب نہین کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گھونٹ گھونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جاے جب انکی زبان سوکھی ہوئی نظر آتے ۔ جو اعراض اس تپ کی شدید ہین انکا معالجہ جیسا جہان مذکور ہوا ہے کرنا چاہیے ۔ افراط رعاف سے ایسی بیمارونکو بچانا ضرور ہے کہ محرقہ مین رعاف سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے ۔ بہم سانس چلنی بھی اس مرض مین بہت بد ہے ۔ فوراً لخلخہ وغیرہ سے اسکی تدبیر کرنی چاہیے ۔ اور اطراف سینہ مین انکی کسی طرح تشنج پیدا نہونے پاے ۔ انکے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر ملا جاے اور اوسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاے ۔ اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات خفیفہ مثل شیرہ تخم کوکنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیے اور شربت خشخاش سیاہ بھی ایسی وقت دینا کچھ مضر نہین ہے اور اخیر تپ مین جو قرص منوم ہین وہ بھی مستعمل ہو سکتے ہین جیسے قرص کافور اور قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم ککڑی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بھی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے پچیس درم تک ۔ اگر ایسے وقت اسہال ہو تو قرص طباشیر ممسک بنانا چاہیے ۔ قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ ہر ایک ڈھائی درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر یک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو دو درم صندل ڈیرہ درم رب السوس نشاستہ ایکدرم کا ڈیرہ دانگ ان دواؤنکو پیسکر پانی مین قرص بنائین ۔ دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربزہ اور ککڑی اور خرفہ ہر ایک دو دو درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایکدرم بذریعہ پانی اور گوند کے قرص بنائین مقدار شربت دو درم ۔ جب تپ محرقہ مین انحطاط صحیح پیدا ہوا ور بخوبی خفت ہوجاے پھر حمام مائل بہ برودت کرانا کچھ مضر نہین ۔ حمی محرقہ کی دوسری قسم جو مادہ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوسمین جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجھے پسند ہے اتنا دوسری قسم مین نہین بلکہ اوسی قسم مین حمام کی اجازت بھی ہے ۔

حمی دموی کا بیان ۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہین ہوتی ہے اسلیے کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا ہے اور خون نہین رہتا نہ اوسکا نام اوسوقت خون ہے اور نہ اوس سے فائدہ خون کا

برامد ہو سکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہین واقع مین وہ تپ صفراوی ہے دموی نہین ہے یا وہ تپ تپ محرقہ مین داخل ہوگی خواہ حمی عفن کی کسی قسم مین یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی بھی ہے یعنے درست نہین ہے زیادہ تر وقوع غلط کا اس مذہب مین یہ قول مشابہ جو کہتے ہین کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اسلیے کہ اس قول کے دو معنی سمجھہ مین آتے ہین ایک معنی تو یہین کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جاے جیسے کہ لکڑی جسوقت مشتعل ہو جب اوسکا اشتعال تمام ہو جاے راکھہ ہو جاتی ہے دوسرے معنی یہ ہین کہ خون جسوقت متعفن ہو اوسے حال مین صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہین کہ لکڑی عین جلتے وقت راکھہ ہو جاتی ہے اب دیکھنا چاہیے ان دونون معنونمین کونسے درست ہین پہلے معنی تین وجوہ سے فاسد الماخذ ہین اول تو یہ ہے کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جزو رقیق مائی اوسکا مستحیل صفرا اور دی کیطرف ہوتا ہے اور جزو کثیف کا استحالہ سوداے کثیف کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزا خون کے مستحیل بصفرا نہین ہو جاتی اور ظاہر قول جالینوس سے یہی سمجھہ مین آتا ہے کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہین مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت ... خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہین تپ فقط صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے ہونی چاہیے متن دوسرے فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہین کہ عین وقت عفونت مین خون سے تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت عفونت ہر خلط کی تپ عفنہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوپر تعریف مین تپ کے بیان ہو چکا ہے کہ عفونت ہر خلط کی اسیطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط مین اثر کرکے اوسی حالت نا ملائم پر کر دے مگر وہ خلط اپنی نوع اور قسم پر باقی رہے یعنے صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجاے اور پھر حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو پس اگر اسقدر تغیر ہو جاے کہ خون کا صفرا بنجاے اوسے عفونت نکہین گے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کیطرف ہو گیا اسلیے موضوع بحث سے خارج ہوا تیسرا فساد قول جالینوس مین یہ ہے کہ فرض کیا ہمنے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہوا اور تپ صفراوی صفرا متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر چیزین اسطرح متعفن ہوتی ہین کہ اونکے اجزاء رقیق اونکے بعد ... متعفن ہوتی ہین مگر نہ جزو رقیق سے جو کچھ چیز پیدا ہوتی ہو متعفن ہوتی ہے اور نہ جزو کثیف سے جو متعفن ہے کسی دوسری چیز کا پیدا ہونا جو کہ اسکا مستحق نہین ہو کوئی چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہے اور اگر ضرور ہے کہ شی عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف مستحیل سودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن ہوا اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہہ سوداوی بھی ہوا اور یہ بات محض باطل ہے یہ تینوں مفسدے اوسوقت پیدا ہوتی ہین کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کرے اور اگر یہ معنی کہین کہ خون بوقت عفونت کی صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہین اسلیے کہ عفونت ایک طریقہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہین اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اوس سے تبدیل نوع نہین ہوتی اور استحالہ کیفی زمانی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلاً استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے زمانی نہین ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے جو کیفیت مین خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا نہین ہوتا ہے اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کی پھر ممکن خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو مسئلہ حق صحیح قول بقراط کا ہے کہ خون کی عفونت سے کبھی حمی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست کر کے اب ہم کہتے ہین کہ حمی دموی کی دو قسمین ہین ایک حمی عفونت اور دوسری حمی سخونت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سونوخس یعنے مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہین کہتا ہے

اور اکثر غلیان اس تپ کی مادہ کا بوجہ وقوع سدون کی باطنی عروق مین ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ اون سدون کے مختنق ہوتی ہے اور گھٹتی ہے۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہین جو سبب حمیات یوم کے اشتداد سے [illegible] اور حمی کا نام کبھی بقراط شابہ تو یہ بھی رکھتا ہے یعنے بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شابہ تو یہ بھی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ کے واقع ہے حمیات یومیہ سے اوسکو فرق یہ ہے کہ اسمین اشتعال اولا خلط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ مین [illegible] اشتعال اولی روح کو ہوتا ہے۔ اور حمیات عفونت سے اسمین فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تپ مین [illegible] جوش خونمین ہوگیا ہے۔ اور یہ تپ بہ نسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمی یومی ہے اور نہ حمی [illegible] لیکن اکثر بطرف حمی عفنہ خواہ حمی دقیہ کو منتقل ہوجاتی ہے۔ جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے شمار کیا [illegible] اور ایسکی یہی راے ہے کہ حمی دموی اور حمیات کو ہمراہ مرکب نہین ہوتی کسواسطے کہ عفونت اگر خون مین پیدا ہوسکے [illegible] متعفن ہوجاتین گے پھر ترکیب کیونکر ہوگی۔ اور یہ قول جالینوس کا اوسکے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ بسبب طول کلام اوس کے ذکر سے نہین چاہتے اسلیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہین ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے جو اس تپ کی معالجہ مین بکار آمد ہو۔ سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر یہ سبب ریاضت خصوصًا ریاضت بے عادت سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرکے کسی قسم کا استفراغ نکرنا امتلا اور سدہ کا نہین ہوتا ہے اور تارک استفراغ عقب ریاضت سخت کرتا ہے زیادہ سخونت اخلاط پیدا ہوتی ہے۔ کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب اور تر کھاے جاتین کہ مستحیل بطرف عفونت ہوجاتین۔ خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت کردے جسطرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے سے پیدائش مائیت کی خون مین خواہ پیدائش خلط بلغم کی ہوتی ہے۔ یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمین زمانہ قوت اور خفت کا نہین ہوتا اسلیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے۔ اقسام اس تپ کے تین ہین اسلم اقسام متناقصہ ہے جو شروع مین بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہونیکی اس قسم مین واضح ہے کہ تحلل اور فنا خلط موذی او متعفن کا اسمین زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہے جو تا زوال حال واحد پر باقی رہے اور بیشتر سات دن تک نگہبان اعراض مین رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو بروز اعراض مین [illegible] ہوتی جاے اور اسکو متزایدہ کہتے ہین اسلیے کہ برعکس قسم اول کے تحلل اسمین سے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے۔ کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کیطرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہوجاتا ہے۔ کبھی بعد زیادہ تبرید کے لیثرغس بلغمی کیطرف منتقل ہوجاتی ہے اور کبھی حصبہ اور جدری کیطرف انتقال کرتی ہے۔ جسوقت اس تپ مین سبات پیدا ہوا اور پیٹ اسقدر پھولے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا ہو اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ پچکے اور نفخ کم ہو اور اوسکے ساتھ تمدد عارض اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اوسکے چوڑے دانہ برنگ سبز پیدا ہون تو یہ امور علامات موت کی ہین علامت حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھونکا سرخ ہوجانا اور چہرے کا بھی سرخ ہوجانا اور اوردہ یعنے ساکن رگونکا پھول جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور سر جا علی امتلا ہونا اور لرزہ کا نہ آنا اور پسینہ کا برامد نہونا سواے بروز بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور مماحیر یعنے حدقہ چشم مین حکاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر اونکو سبات اور دشواری کلام کرنا

عارض ہوتا ہے ۔ علامت زائد ہے ۔ اسی طرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتی ہین اور لہاۃ یعنے کوے مین ورم ہوتا ہے ۔ اور انتشار
روان ہوتے ہین ۔ اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر طوبت بھی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے مگر
کسبت تیز مثل حرارت ناخوشی کے نہین ہوتی ۔ نبض اس تپ مین عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور اکثر
مختلف بھی ہوتی ہے اگر زیادہ اختلاف نہین ہوتا اور نبض متموج اور غب کا اختلاف اور حرارت مین کم ہوتی ہے ۔ اور اس تپ کی حرارت
... اور غب کی ... ہے ۔ علامات اس تپ دموی کے ... جو خفقان خرابی سے پیدا ہوتی ہے اور اگر
عفونت ایسی ... کی حرارت اور اعراض شدید ہوا اور اسکا علاج نہایت مشکل ہے اور نہایت شدید
عرضہ ہے ۔ خون کی رقت اور علامات کی شناخت اور ... سے ہوتی ہے جو چیزین اس تپ مین برابر ہون پھر اول
اور بعد اور عرق اور نفث وغیرہ کے ۔ ... جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہوا ابتدا مین نہایت مشابہ حمی یومی کی ہوتی ہے
مگر حرارت مین اوسکی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب ورم اوس سے پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اثر اس تپ کا جانب
دل کے ہوتا ہے ۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کی پیدا ہوتی ہے اوسکی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر
ہوتی ہے یعنے اگر کسی جگہ کمی بیشی ہوتی ہے وہ اختلاف بہت کم ہوتا ہے ۔ علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ
وہی ہین جو اون امراض کے علامات یعنے خناق وغیرہ کے ہوتے ہین اور اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور
لوزتین کی ہین اور علامات صدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور دوار اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ مین اور
نیز اوپر کے مباحث مین بیان ہو چکے ۔ اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا یہ ہے کہ علامت نضج کی جبکہ
پیدا ہوا اور چہرہ دبلا ہو جاوے اور مدت مین زیادتی اور کمی اور وقوف کا اختلاف پیدا ہوا اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو بقرہ
کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن مین خلط خام بھری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کر کے اوقات
مین انتظام پیدا کرتی اس تپ کی بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت کرتے ہین کہ اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج ہوا پھر بحران روز
ہفتم ہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہوتا ہے علاج حمی دموی کا اس تپ کے معالجہ مین غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ اسقدر
خون نکالا جاوے کہ غشی پیدا ہو اور قوام مین خون کی تغلیظ پیدا ہو جاوے اگر رقیق مائل ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہیے
اور اوسکا تنقیہ کر کے ترقیق کیا جاوے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزونکی جنسے خون سوداوی
پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزونکا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے ۔ اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا
نضج دیکر اوسکی تحلیل کیجاوے ۔ استفراغ اس مادہ کا فصد سے بڑھ کر کوئی نہین ہے جس فصل مین یہ تپ کیون نہ عارض ہو
اور فصد کے استفراغ مین کچھ انتظار نضج کا نہین اور نہ مدت مین انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اوسوقت اوسکی خوف سے تامل کریکے پہلے
اصلاح تخمہ اور اخراج اوس تخمہ کا کر کے پھر فصد کرنی چاہیے ۔ پھر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور پیہم فصد کیجاوے یہانتک
کہ مریض قریب غشی ہو جاوے خواہ غش مین پڑ جاوے بشرطیکہ بدن مین طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی مین برودت پیدا ہوتی
ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال مین کبھی کافی ہو جاتے ہین اور دوسرے معالجہ
اور تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی مگر فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایکہی مرتبہ

واجب کیونکہ اسلیے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے سے [illegible] زائل ہو جاتا ہے اور تپ سے غشی مریض نہیں پہونچنے پاتا۔ کبھی بسبب لو کی
فصد ہو سکتی ہے اوسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس وقت کو پوچھنا چاہیے تاکہ بہم نکلو
اور رک نہ جاے اور کبھی حسب تنقیہ کامل کا بذریعہ فصد یہ کہ یقین ہوتا ہے خروج عرق کا منع بھی کرتے ہین اور جو ضعف اور غشی حادث
ہوتی ہے اوسکا تدارک غذاے لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے [illegible] بجہت کو لیمن کہنا ہر وقت ضروری
اون اجزا سے جو معروف ہین مثل آب انار مین خواہ [illegible] و سکنجبین انار کا پانی اور زیادہ تلئین کی بہ شیر خشت اور تمر ہندی تک
سے اور خفیف شیاف جو ابھی مذکور ہوئے ہین اور کبھی بروقت نضج کے استفراغ کی حاجت ہو تو ملین [illegible] اور شاہترہ اور املتاس
وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہ ہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ پیشانی کی فصد کو لینی چاہیے خواہ
دونون شانونکے بیچ مین پچھنے لگانے چاہیئن۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ مثلاً ضعف کی شدت ہو ہر بذریعہ
اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیے جسطرح کہ محرقہ مین بیان ہو چکا ہے اور اس تپ مین ایسے اجزا سے کرانا چاہیے جو تلطیف کرین اور سہال
قطع ہو جاے اور خون کے جوش مین تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو روٹی آب انگور کے
ساتھ کہلانی چاہیے۔ اگر نکسیر خود بخود جاری ہو اوسکا بند کرنا مناسب نہین ہے مگر جب قریب غشی پہونچے۔ خون کی تغلیظ رب عناب سے
خوب ہو سکتی ہے۔ اور رب عناب اسطرح بناتے ہین کہ [illegible] عناب کو پانچ رطل پانی مین پکانے چاہئین اسقدر کہ ایک ثلث پانی
یعنے ۱⅔ رطل باقی رہجاے اور شکر سے قوام کیا جاے اور شکر جسقدر کم ہو اتنی ہی اچھی بات ہے۔ اور مسور بھی تغلیظ مین
خون کی بہت مفید ہے خصوصاً تندرست کہ مین اگر مسور کو پکائین جو خوب کھٹا ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہر گز رب مناسب خواہ کا
استعمال نکرنا چاہیے۔ تبرید خون کی اس طرح پر کرین کہ مسور کو پانی مین بھگو کر اوسکا نقوع بنائین اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائین خواہ
آب برگ کاہو سرد کرکے پلائین اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع سوانع مذکورہ بالا سے نہو۔ اکثر اس کثرت سے
پانی پلایا جاتا ہے کہ ہونٹ نیلے لگتے ہین اور رنگ بدن کا سبز ہو جاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی
تپ کیطرف ہو جاتا ہے اوسوقت قرص ورد وغیرہ جو ادویہ حمی بلغمی کے ہین اونسے علاج کیا جاتا ہے۔ ایسا علاج بعض متقدمین اطبا
کیا کرتے تھے یعنے پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور بعضے متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے۔ آب جو کا پلانا بھی
علاج اس تپ مین نافع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جسوقت
اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے فصد اور سہال کا
ترک کرنا سدے زیادہ پیدا کرتا ہے اور احتقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ بھڑک جاتی ہے۔
تنقیہ اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزا مسہل کے ہوتا ہے۔ اور منضجات
ایسے دینے چاہیئن کہ جو نضج بلغم کے واسطے مقرر ہین اسلیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے۔ اور آخر مین اس تپ کے
قرص طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر ۳ جزو تخم خرفہ ۵ جزو تخم خیار ۴ جزو تخم کدو ۴ جزو صمغ عربی کتیرا نشاستہ
ہر واحد ۳ جزو رب السوس ۲ جزو کوٹ پیسکر قرص طیار کرین **دوسرا نسخہ** خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو بہت مفید ہے گل
۳ درم عصارہ زرشک ۲ درم تخم خیارین ۲ درم تخم خربزہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کتیرا [illegible]

ریوند چینی زعفران کافور سرکہ کے ساتھ ۔ مگر انکا استعمال بعد نضج ہو ۔ غذا اس تپ مین مزورات عنابی اور عدسی جو ترش کیے ہوئے ہون اور مزورات مانی اور سماقی مناسب ہین اور اگر ان غذاؤن سے کسی غذا کے استعمال مین خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے شیر خشت ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور حماض سے طیار کیجائے ۔ اور فواکہ اس تپ مین امرود اور انار اور سیب مناسب ہین ۔ اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا اور حماض لینے چوکا اور کشنیز اور امثال اسکی جو بقولات سرد اور مسکن غلیان خون ہون ۔ اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف بعید جو قوت کو فنا کر دے خواہ اور اعراض ردی عارض ہون اور سخت ہون ہر ایک کا علاج اوسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق مین جداگانہ بیان کیا گیا **حمی بلغمیہ کا بیان** اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ ایسی بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت اور لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عرق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ اور جزئیہ ہین بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہین ۔ کم سے کم وقت ابتدا حمی کا اکثر بیماروں کی اٹھارہ دن ہوتی ہین اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھہ دن کے ہوتا ہے ۔ اسلم حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اوسکے زمانہ فترت اور سکون مین بدن حرارت سے پاک ہو جایا کرے خصوصاً اگر عرق برآمد ہو کر سکون پیدا ہوا اس سے رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحلل ہونا اور بذریعہ مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ اطول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہے بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ اول اسکا زمانہ انحطاط مین محسوس ہوتا ہے ۔ بلغم مین جو عفونت آتی ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیرین ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی محرقہ کسطرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے ۔ اور اکثر تپ بلغمی اونہین کو عارض ہوتی ہے جنکا مزاج رطوب ہو خواہ جو لوگ تارک ریاضت کے ہوتے ہین خواہ مشایخ کو اور لڑکونکو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا مین کرین اور جن لوگونکو اکثر کبھی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنکی معدہ مین بوجہ امتلاء کے نزلہ اوترے اور متعفن ہو جاوے اور اوسکے فم معدہ مین اکثر الم محسوس ہوا کرے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر تپ کے ساتھ برد بھی ہو تو نبض مین ضیق اور صغر پیدا ہوتا ہے **علامات بلغمیہ دائرہ** کی اس تپ کو زبان یونانی مین امفریموس کہتے ہین جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اوسمین برد بہت زیادہ ہوتا ہے اور لرزہ زجاجی بلغم کی تپ مین زیادہ ہوتا ہے مگر برد اس تپ مین دفعۃً نہین شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف مین پیدا ہو کر اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اوسکو گرم کرنا چاہین بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعۃً گرم نہین ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اوسوقت برد تو اوس حصہ سے خلط کے پیدا ہوتا ہے جسمین تعفن نہین ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے ۔ زیادہ تر برودت خواہ لرزہ بلغمی کے دورہ مین ہوتے ہین اور یہ تپ اوس مادہ سے نہین ہے جو بجہت حدت کے نخس پیدا کرے تاکہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چیز پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت نے نرم کی ہے اور یہ تپ بدن مین گرانی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدا مین حاصل ہوتا ہے اور بیشتر اوایل مین جو تو نہین ہوتی ہین اونمین بھی نہین ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد برد اور لرزہ پیدا

ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا ہی ہوتا ہے کہ شفا بدرجہ ہوتا ہے لرزہ نہین ہوتا ہے ــ اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے
اور کبھی غشی نہین بھی ہوتی ہے ــ مگر اس بیماری مین غشی بیشتر ہوتی ہے اسلیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اسکے ساتھ اسہال قطاور ہضم
جیسا بھی نہین ہوتا ہے کہ ذریعہ سے خون پیدا ہو اور جزو بدن ہو کر قوت پیدا کرے ــ جو تپ بلغم شورہ سے پیدا ہوتی ہے اوس سے
بیشتر پھریری ہوتی ہے اور برد اوسمین شدید نہین ہوتا ــ اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے کمتر اوسمین بہت سی نوبتین
اوایل کی ایسی ہوتی ہین جنمین پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو ــ اکثر دورے بلغمی تپ کی غشی عارض ہو کر ابتدا کرتی ہین اور
کبھی اوایل کے دورے مین حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر مین کم ہوتی ہے ــ سبب اسکا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلے
بلغم شیرین اور شور رقیق مین پیدا ہوتی ہے اوسوقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازان بلغم غلیظ اور بارد مین عفن پیدا ہوتا ہے
ــ مریض کے لمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے
پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر جمیع بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ برابر
اور یکسان گرمی نہین ہوتی جیسے دق مین بلکہ حرارت کسی مقام پر زیادہ اور کہین کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے
جیسے حرارت چھپے کسی ایسی چیز کے جو چھلنی وغیرہ مین چھنتی ہو صاف ہو کر آتی ہے ــ اسلیے کہ بلغم لزج ہے اوسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت
سے مختلف ہوتا ہے جسطرح تمام لزوجت دار چیزونکا یہی دستور ہے کہ حرارت اونمین اسطرح اثر کرتی ہے کہین کوئی جزو گرم ہو جاتا ہے
اور کہین سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہین پھٹتی ہے ــ کچھ ہو مگر حرارت اس تپ
کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب اور بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو
جی چاہے یا کپڑے پھاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نکر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھے ہلانے
کی زیادہ ضرورت ہو ــ اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانہ مین کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹھہر جاتی ہے اور ایسا گمان
ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہو کر تزید اور زیادتی کرتی ہے اسلیے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بعد
توقف پھر تپ تزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہوتی ــ
اسیطرح اس تپ کے زمانہ انحطاط مین بھی وقفے ہوتے ہین ــ کل بلغمی حمیات مین مداومت اکثر زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی مین
رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینے کیطرف بہت کم مرتفع ہوتے ہین اسلیے کہ بلغم مین لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینا
برابر بھی ہوتا ہے تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن مین شایع نہین ہوتا ہے ــ کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود
ہونا خاصہ لازم اس تپ کی ہے ــ پیاس بلغمی تپ مین کم ہوتی ہے ہان اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ
پیدا کرے اوسوقت کسیقدر پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پھول جانا اس تپ کے
بیمار کو زیادہ ہوتا ہے ــ اور پہلو کی جلد مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور تمدد پیدا ہوتا ہو رنگ بیمار کا حمی بلغمی
مین مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور دونون رنگ سپیدی سے بلغم کو ملکر پہلے پیدا ہوتے ہین اسطرح کہ سبزی سپیدی
سے ملکر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور منتہی تک لون کی یہی کیفیت رہتی ہے اور کمتر سرخی رنگ مین بوقت منتہی پیدا
ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات مین بوقت منتہی کے رنگتین سرخی پیدا ہوتی ہے ــ نبض بلغمی تپ مین ضعیف اور منخفض یعنے پست اور صغیر

ہوتی ہے پہلے تو اوسمین تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اوسکے اخیر مین تواتر ہوجاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے
اور ربع اور غب کے صغر سے بھی اسمین صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر مین شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر یہ تواتر اسکی نبض مین [illegible]
سے زیادہ نہین ہے کبھی سرعت سے زیادہ بطئے خواہ مثل اوسکے سرعت اور بطور مین اول مرض مین ہوتی ہے مگر اختلاف مین شدید اور نظام
مین ابتر اور نبضات صغار و صعاف اس اختلاف مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت نبضات تو یادہ کبار کے [illegible] کے دلائل اس تپ کے [illegible]
اصح دلائل ہین۔ بول اس تپ کا اول مین ابیض اور رقیق ہوتا ہے اسلیے کہ سدون کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا
ہی کہ جسم تر کا رنگ سپید پیدا کرتی ہے اور بعد ازان بول مین سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام مین کدورت آتی ہے
اسلیے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبھی تپ مین حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوتا جاتا ہے پہر جسوقت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہوجاے
اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو تحلل ہوجاے اور مجاری مین سدہ واقع باقی رہجائین جو مادہ صابغہ بول کو اوترنے ندین سپید ہوجاتا ہے پہر بعد اس کیفیت کے
جب مادہ کثیر متعفن ہوکر دفع ہوا اور تفتیح سدہ کی ہوجاے سرخ ہوجاتا ہے یہان تک کہ پہر سدے پیدا ہون کہ وہ مانع ہوجاتین مادہ صابغہ
کے نکلنے سے دوبارہ کر پہر سپید ہوجائیگا اور اسیطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے۔ براز اس تپ مین نرم اور رقیق بلغمی براز
ہوتا ہے۔ از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ اٹھارہ گھنٹے تپ ہے اور چھہ گھنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون مین نبض تپ سے بالکل پاک
نہوجاے اسلیے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کی سبب بھی ہوتا ہے کہ تہوڑا زمانہ سکون کا بوجہ تحلل کے بھی باقی رہجاتا ہے [illegible]
اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہو یا تخمہ وغیرہ [illegible]
اور بعضہ از قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا لیفنے رصاصی اور تہبج اور لمس کا نرم ہونا اور رفع معدہ کا [illegible]
خاص اس تپ کے ہین۔ کبھی طحال اس تپ مین بڑہ جاتی ہے اور تپ سے پہلے [illegible]
اور اس تپ کا نام لثقہ ہے سب علامتین بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوچکین اسمین ہوتی ہین ہان یہ تپ اونہین [illegible]
کے ہوتی ہے اور ابتدا مین اسکو لرزہ اور برد او پہر یری نہین ہوتی [illegible] سے نہایت مشابہ ہوتی ہے۔ اور یہ چھہ گھنٹے کے وقفہ سے ہوتی
خواہ اس سے کچھ کم و بیش بخلاف بلغمی دائرہ کے اسلیے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہین ہوجاتی مگر پہر بھی اسمین جو بقیہ حرارت کا
ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہین ہوتی ہے۔ **چند حمیات ایسے جو اکثر احوال مین از قسم بلغمی تپ کے** [illegible]
اور اخلاط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہین مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہین ہوتے ہین اور یہ حمیات از قسم بلغمی [illegible]
باسماء مخصوصہ اور احکام خاصہ مختص ہین اونمین ایک حمی افیالوس اور دوسری لیقوریا اور یہ دونون [illegible]
انھمین جگہہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی مین حرارت داخل جسم مین ہوتی ہے اور کسی مین خارج از جسم حرارت پائی جاتی
ہے اور منشا اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے۔ اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہین اور منجملہ اون حمیات کے جسکا نام خاص
حمی غشیہ خلطیہ ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے **حمی جسمین اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم مین گرمی۔**
جسکا نام افیالوس ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن مین پیدا ہوتا ہے اور جہان وہ بلغم موجود ہے اوس جگہہ سردی
ہوتی ہے پہر جب اوسمین عفونت آجاتی ہے اوس سے بخارات اوٹھتی ہین اور ان بخارات مین جزو لطیف حار صفراوی کی جو کثرت
ہوتی ہے اسلیے ظاہر مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو شے غیر متعفن تحلیل اخلاط سوداوی سے اندرون جسم مین ہوتی ہے وہ سرد رہتی ہے

اور قبل از وقت عفونت کی بلغم زجاجی کی برودت اندر داخل جسم مین ابتدا ظاہر نہیں ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص مین مدت سے ٹھہرا ہوا تہا اور وہ عضو اوسکے برودت سے عادی ہوگیا تہا اور بوجہ عفونت کے جب اوسمین حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اوسکی برودت کے خوگر نہ تہے اونسے کسیقدر اتصال ہوا تب اوسکی برودت محسوس ہوئی **علامت** اس تپ کی بہی وہی ہین جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئین اور یہ بہی پہچان ہے کہ بول اس تپ مین سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تپہای بلغمی کے بول مین گرمی کم ہوتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ مین ہر روز شدت پیدا ہوتی ہے مگر بوجہ غلیظ ہونے مادہ کے کبہی ربع کیطرف مستحیل ہوتی ہے اور کبہی غب کیطرف کیونکہ ایسا مادہ بدن مین کم ہوتا ہے اور بعض مین کثیر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کبہی نقص خواہ کمی مقدار سے دورہ مین ابتدا و دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کیطرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہیں ہوتا اسلیے کہ مادہ بلغم مین عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعد ادراک اصل سبب کے جائز نہیں ہے اور نہ انقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغمی تپ کو ہر روز خواہ صفراوی کو بطور غب آنا ہی اوسکے ادراک مادہ کے واسطے کافی ہے — اس تپ کی نوبت ۶ گہنٹے سے ۲۴ گہنٹے تک رہتی ہے اور شدت اسکی کم ہی رہا کرتی ہے اسلیے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہین ہے کہ ۲۴ گہنٹے تک نوبت باقی رہے **جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی اوسکا لیفوریا نام ہے** — یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبہی صفراوی بہی ہوتی ہے مگر صفرای غلیظ سے پیدا ہوتی ہے — بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مستقل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلل اس بلغم کا نہیں ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن تک نہین ہو سکتا لہذا سخونت اور گرمی زیادہ بہی نہین پیدا ہوتی اور یہ بہی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن مین جمع ہو جاتی ہے واسطے نضج مادہ کے اسلیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصاً اگر خارج بدن بلغم خام زجاجی موجود ہون اور اونمین عفونت واقع نہوا اور حرارت اندرونی اسقدر نہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ تسخین کر سکے — یہ بہی ایک دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اوٹہتے ہین جس وقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کرکے ظاہر بدن تک آتے ہین اور جدا ہوتے ہین اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تہوڑی دیر تک ہمراہ اوس بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد تہوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جسطرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پہر جب حرارت غریبہ بخارات مذکورہ سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تہا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہان پر یہ بخارات پہونچتی ہین سرد ہو جاتا ہے — لیفوریا کی صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تہوڑا ہوا اور اندرون جسم کے متعفن ہوا اور اوسمین سخونت پیدا ہوا اور اوسکا مکانمین سخونت واقع ہوا اوسوقت بہی ظاہر بدن اوسی طرح سے سرد رہے گا جیسے بلغم کے بیان مین ابہی ہم کہہ چکے — یعنے چونکہ اسقدر صفرا سے زیادہ بخار نہین اوٹہہ سکتا جو ظاہر جسم تک حرارت پہونچاے اسیواسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا — اس قسم خاص کا نام طیقوس ہے اور لیفوریا نام ہو جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونون پر اوسکا اطلاق ہوتا ہے — لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ نہے **سوال** معترض اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہی گئی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب مین ہو کر بتوسط روح اور شرایئن کے حرارت تمام بدن مین پہیل جاتی ہے اور لیفوریا کیسی تپ ہے کہ اسمین نہ اشتعال حرارت قلب مین ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرایئن اور ارواح کے

تمام بدن مین حرارت منتشر ہوتی ہے [illegible] اس اعتراض کا یہ ہے کہ حدود خواہ رسوم ایسی چیزونکی جسقدر ہین سب مین ایک شرط معتبر
ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ [illegible] مثلاً پانی کی تعریف مین ہم کہتے ہین کہ پانی سرد تر ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ پانی جسوقت
اپنی ذاتی حالت [illegible] اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہین
جو نیچے کی طرف [illegible] اور ان حمیات مین حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے
اور شرائین کے ذریعہ [illegible] کہ تاو پر اس انتشار کا نہین ہوسکتا ہے جیسے اگر
تپ مین کسی مقام [illegible] اور اوسکا انفعال طبعی ہے تو جملہ اقسام مین ہوتا ہے **وہ تپ جسمین گرمی سردی دونون** [illegible] **یعنے اندر اور باہر** ایسی تپ کا اگر وجود ممکن ہے تو وہین ہوگا جہان دو مادے سرد بسبب تعفن کے
متحرک ہون ایک اندر [illegible] اور دونون مین کوئی بکثرت نہو جو پھیل سکے پھر جب تعفن شروع ہو دونون سے بخار لطیف
اوسکے گرد پہونچے گا [illegible] ہوگا وہ [illegible] سرد رہیگا اور بحالت حرکت مین جو خلط بارد ہے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تو ابھی
بیان ہوچکا ہے [illegible] برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے **حمی غشی خلطی** یہ تپ اکثر بسبب بلغم خام کے
ہوتی ہے جو تخمہ مین بوجہ کثرت [illegible] کے متفرق ہوجاتا ہے اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کردیتا ہے اور اگر اس
بلغم کا فساد [illegible] پیدا کرتا ہے جب اس بلغم مین حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہے
اور اوسے [illegible] اگر قوت کو بحال [illegible] اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نکرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ مین کافی
نہین ہوتی — اور اگر [illegible] استفراغ مادہ کا قصد کرین مادہ عاصی ہوکر مستفرغ تو نہین ہوتا مگر ایسی حرکت ناملائم کرتا ہے کہ قوت کی
گلوگیری اور روح کی [illegible] ہوجاتا ہے — اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ اسہال شدید
خواہ فصد قوی کے اخراج [illegible] کا ہوجاوے قوت اسکی متحمل نہین ہوتی — اور کیونکر قوت متحمل ہو حالانکہ اس تپ مین تو قوت
سکون مادہ کے غش [illegible] پھر جب تحریک قوی کیجائیگی تو کیا ضرر نہ پیدا ہوگا — مگر باانیہمہ استفراغ کی ضرورت اس
مرض مین شدید ہے اسلیے کہ مادہ کیفیت مین قوی اور کمیت مین کثیر ہے — اور پھر تغذیہ کی حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ جو اخلاط بدن مین
بالفعل موجود ہین بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل [illegible] نہین ہین کہ جزو بدن ہون اور انکے جزو بدن ہونے سے قوت مین کسی قدر انتعاش
ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہین پاتا ہے اب ایک یہ اور خرابی ہے کہ اگر بہ تکلف غذاے جید دیجاے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہوچکا
ہے وہی اخلاط خام پیدا ہونگے اور فساد مادہ مین زیادتی ہوگی — اور اگر غذا قطعاً ترک ہو قوت بکسر ساقط ہوگی — اس تپ کی ابتدا
مین ایسا ہوتا ہے کہ ایک سردی بطرف قلب کو گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہوجاتی ہے اور بطیٔ اور متفاوت
ہوتی ہے اور پھر جب طبیعت کوشش کرکے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کردیتی ہے اور جس عفونت سے بعض اجزا اس مادہ کے
قلب تک پہونچاتے ہین طبیعت کی اس فعل مین اعانت کرتی ہے اوسوقت قلب ضرر سے اوس شے بارد کے جو سبب غشی کا ہے
نجات پاتا ہے لیکن اب اوسکی حرارت سے قلب کو ضرر پہونچتا ہے اس سبب سے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض
مین سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے — علاوہ یہ ہے کہ پھر نبض مین باوجود سرعت کے صغر اور بطوء اور تفاوت غالب ہوتا ہے
— دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تغیر تبدل بافرق نہین ہوتا — اور تہیج چہرہ کا اور بدن کا

ڈھیلا ہونا اس تپ میں زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیمارونکا ایک طور پر نہیں رہتا ہے کبھی مائی اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی [illegible] ہوتا ہے اور کبھی [illegible] کا رنگ ایسا ہوتا ہے جیسے نوت کھانے والوں کے ہونٹھ کا رنگ انکھوں [illegible] [illegible] ہر وقت بہتی ہے [illegible] مریض کے اور کبھی انکھیں مختنق کی ایسی ہوجاتی [illegible] احشا میں نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے کبھی مریض کو کھانسی [illegible] ہوتی ہے [illegible] کسی [illegible] اگر اس تپ کی [illegible] اوس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہیں ہوتی ہے۔ کبھی [illegible] سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت نوبت احشا [illegible] بہت ہوتی ہے اور صفراوی بار بار [illegible] تپ کے مشکل ہوتے ہیں **حمی غشیہ** **دقیہ رقیقہ** یہ تپ حادہ ہے سقوط نبض اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت میں [illegible] رطوبات ثانیہ قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہوجاتا ہے اور اکثر اس تپ میں قوت چوتھے دن تک باقی نہیں [illegible] ہوجاتی ہے۔ اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جنمیں حدت اور غموض زیادہ ہوتی ہیں اور اونکا جوہر ردی اور سمی ہوتا ہے کہ اونمیں عفونت پیدا ہوتی ہے اون لوگون کے بدن میں جنکا مزاج نہایت گرم خشک ہے۔ اور اکثر اسکی نوبت بلوغ کے ہوتی ہے **حمی لیلی اور نہاری** اقسام حمی بلغمیہ سے نہاری وہ تپ ہے جسکے دورے دنکو ہوں اور رات کو فترت اور کمی ہوجائے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دنکو سکون ہو یہ دونوں بد ہیں مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور دنکے عارض ہونے کی زیادہ تر اسمیں یہی خوف ہے کہ دق کیطرف منتقل نہو۔ اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ بروقت حرارت نہار [illegible] کے عارض ہوتی ہے اور باوجودیکہ ایسے وقت بخارات تحلل زیادہ ہوتے ہیں پھر بھی بدنمیں اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ تحلل نہیں ہوتا جب تو حمی پیدا ہوتی ہے۔ باانیہمہ مریض کو اس تپ میں بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہے اور [illegible] جانے کے بعد سونا اوسکے حق میں مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تا انیکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد تر ساقط کردیتی ہے اور تپ کا صدمہ [illegible] دن کی گرمی میں اور راتکی سردی میں جاگنا مقتضی اسی کا ہے کہ تپ دق میں پڑجائے۔ حاصل یہ ہے کہ یہ تپ عسیر البرء ہے کہ اوس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے **علاج بلغمی تپ کا** علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ یعنی ابتدا اور انتہا اور انحطاط کی مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب خلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش اور کبھی بلغمیہ زجاجیہ اور کبھی ملح اور شور اور کبھی بلغمیہ حلوہ اور شیرین ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا میں [illegible] میں مشترک ہوتے ہیں ملینین معتدل۔ اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا۔ اور جیسے تین [illegible] اس تپ میں گزرتے ہیں کہ انمیں مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل ازین تحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نضج کا فعل ظاہر نہیں ہوتا۔ تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اسمیں بھی جمیع اقسام یکسان ہیں بلکہ [illegible] ابتدا میں اقتصار کیا جاتا ہے باین امید کہ شاید کہ منتہے قریب ہو خواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر یقیناً دریافت ہوجائے کہ منتہی دور ہے اسقدر تلطیف تدبیر کی نہوگی۔ علاوہ بران گرسنہ رہنا اور اوسی حالت میں ریاضت کرنا [illegible] ریاضت سے زیادہ ضعف نہوجائے اس مرض میں بہت نافع ہے۔ بلکہ تغلیظ تدبیر کیطرف [illegible] تا [illegible] کرینگے پھر

رفتہ رفتہ جسقدر قرب منتہی ہوتا جائیگا تلطیف بڑہائی جائیگی مگر مقتضای احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف تدبیر کرین پہر جب بخوبی ظاہر ہوجاے کہ منتہی دور ہے تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر سے کرین بعد ازان آہستہ آہستہ تلطیف کرین تاآنیکہ زمانہ منتہی کا آجاے اسلیے کہ طول زمانہ اس تپ کا ایسا ہی کہ اسمین ایسے تغیرات تلطیف اور تغلیظ اور اوسکے بعد پہر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے جمی حادہ مین البتہ یہ تدبیرات ممکن نہین ہوتی۔ اور جب سات ونسے زیادہ زمانہ گذر جای پہر تلطیف تدبیر پر قیام نکرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فم معدہ ضعیف ہوجائیگا اور جسقدر مرض مین طول زیادہ محسوس ہوتا جای تلطیف مین کمی کرنی چاہیے۔ باانیہمہ بہ نسبت ربع کے اس تپ مین تلطیف زیادہ واجب ہے۔ اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہ ہاے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین ندینی چاہئین بلکہ روٹی کے ساتہ شوربا فقط کہلانا چاہیے ہان اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ اسقاط کا ظہور ہوجای پہر گوشت وغیرہ کہلانا مضر نہین ہے۔ پہر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شورہ اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکہا جای تو جمی فروموریوس جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمین بدن کی تسخین چند ساعت تک نہین ہوتی ہے۔ اسمین فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونون مادہ کی تپ یعنی بلغم شور اور شیرین کے تلئین ایسی دواسے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بہی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئی اوسمین دوای سخت درکار ہے۔ اسیطرح پہلے دونون مادہ یعنے مادہ شور اور شیرین مین تقطیع مادہ کی ایسے ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ نہون اگر خشکی اوسمین زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی مین گرم چیزین جو ملطف ہون اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین اونکی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بہی ملا ہوا دسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور نمکین چیزین بہی استعمال کرنی چاہین۔ مناسب تر وہ دوا جو ابتدا مین درکار ہے گلقند ہے ساتوین دن تک اور اگر آب رازیانج اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جاے اسمین بہی کچہ مضائقہ نہین سکنجبین بہی مفید ہے اور ماءالعسل ہمراہ زوفا کے بہی خالی از فائدہ نہین ہے۔ کبہی یہ بہی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلئین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقند کی خواہ اور ادویہ مذکورہ بالا کی زیادہ کیجای۔ خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جاے کہ وہ مسہل ملین ہے۔ اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلئین قوی کیجاے آب لبلاب مادہ کردین اور اگر جی چاہے التماس شہادین اور شکر خواہ قند شریک کردین۔ گلقند جسکی ساخت شیرہ ترنجبین (جو لبلاب کے پانی مین نکالا گیا ہو) سے ہی وہ بہی قوی ہے۔ زیادہ مبالغہ ابتدا مین ادویہ مسہلہ کا مناسب نہین ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تہوڑا سا توقف مسہل مین ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتہ صفرا کی بہی شرکت ہو اسلیے کہ اسوقت مسہل سے فراج مین فساد پیدا ہوتا ہے۔ اکثر آدمی ابتدا مین واسطے اسہال اور ادرار کے ہر شب کو دواے تربد کا استعمال کرتے ہین **نسخہ دواے تربد** کا زنجبیل مصطکی دس درم ہر واحد سے لیکر برابر کے مجموع بیس درم تربد ملاتے ہین اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنے چالیس درم شریک کرتے ہین اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہین مگر اس دوا کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ طبیعت نرم نہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پہر اس دوا کی ضرورت نہین ہے۔ مگر مجہی پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد نضج مادہ کے دیجای اور پہلے اون دواؤن سے تلئین کیجای جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تہوڑی سی بلغم کا اخراج ایسی دوا سے پہلے کرکے تب بقیہ مادہ کا نضج کرین اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کرین اور جب نضج ہوجاے استفراغ مین نرمی ملحوظ رکہین کہ تہوڑا تہوڑا مادہ نکالین ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہوجای بعد اسہال کے مدرات کا استعمال کرین۔ اسیطرح مجہی ناپسند ہے استعمال شل آلو اور تمر ہندی وغیرہ کا جنسے ضعف معدہ ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہین۔ اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اون دواون کے ہمراہ قرطم بہی شریک کرین اور اگر مادہ صفراوی کی شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیر خشت خواہ خشک بنفشہ پیسکر ملاتین۔ مسہلات کی مدد کے واسطے حقنے کا استعمال کرین جوان اجزا سے

بنایا جاسے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ نسخہ ابتدا مین مفید ہے اور آب ترب اور مولی جو نہین بروری مین [illegible] کی ہو اور
شال سکے اور چیزین سبک ہو تو قے کرائین ۔ اور اگر قے کی حاجت ہمیشہ اسلئی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ منہ کا بہت متغیر ہوتا ہے ۔ تو حب فجل
جسکا نسخہ قرابادین مین لکھا ہو ہی استعمال کرین اور ایک مثقال یہ دوا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کرین ۔ تو باوجودیکہ معدہ مین ضعف
پیدا کرتی ہے لیکن اس مرض تپ کو دفع کرتی ہے ۔ قے کرانیمین انتظار نضج کا زیادہ تر نہ کرنا چاہیے تاکہ ابتدا مین بوجہ سختی قے کے ورم معدہ
نہو جاوے ۔ اگر کسی شخص کو قے بدشواری آتی ہو خواہ نہایت او سپر جبر ہو تو ہرگز نہ کرنا مناسب نہین ہے ۔ اگر اس مرض کی ابتدا مین قذف
لینے قے عارض ہو خصوصاً اگر ابتدائی دورہ مین واقع ہوا اسکا روکنا مناسب نہین ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہان اگر بجہت قذف کے
بے طاقت ہوجانے اور ضعف زائد کا خوف ہو اوسوقت شراب یا اور شربت نعناع سے خواہ اون دواون سے جو آئندہ اسی فصل مین مذکور ہوتی
ہین بند کر دینا چاہیے ۔ اگر دوسرا عارض ہو وہ نطولات جنمین بابونہ و نمک ہے استعمال کرین اور ہاتہ اور پاون گرم پانی مین رکہین اور دونون پنڈلیان
بقوت اور مضبوط باندہین ۔ اور اگر آب جو کی حاجت ہو باصل الاصول اوسمین جوش دے کر پلائین بقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اوسمین شریک
کرین اگر غذا معدہ مین ترش نہو جاتی ہو ۔ اگر ترش ہوتی ہے ماء العسل شریک کرین ۔ آب جو کا پلانا اوسوقت مناسب ہے کہ پہلا دورہ
نکلین ہوا ہو تو ایسے وقت مین پہلے گلقند پلا کر بعد دو گہنٹے کے آب جو پلائین ۔ ایسے بیمار کے [illegible] ملنے والی چیزین نہین [illegible] مناسب
نہین [illegible] ایسی سخت لطیف ہوتی ہے استعمال کرین شروع مرض مین خواہ [illegible] کوئی غذا متحرک معلوم ہو اسلیے کہ یہ چیزین نافع
[illegible] کو گرم کرکے احشا مین نرمی پیدا کرتی اور رطوبت کا سیلان احشا مین ہوکر سردیائی سے احتراز واجب ہے کیا مین خامی اور غلظ پیدا
[illegible] ۔ جسوقت بول مین سرخی اور غلاظت ظاہر ہو فصد کرنے مین کچھ خوف نہین ہے پہر اسوقت توجہ استعمال سکنجبین کیطرف کی جاوے ۔ ورک لینے
[illegible] کی مالش علاج نافع ہے کہ جسقدر بلغم مین غلظ اور لزوجت زیادہ ہو ورک زیادہ تر مفید ہوتا ہے ۔ بعض طبیبون نے تجربہ کیا ہے کہ اگر گیا جالی
اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جاوے بہت مفید ہوتا ہے ۔ جب اس مرض کا زمانہ تزید شروع ہوا اور یہی زمانہ انتہا مین اکثر توجہ طبیب کو فم معدہ
کیطرف اور اوسکی اصلاح کیطرف چاہیے مقویات فم معدہ جیسا کی دوائین ہین جو پودینہ اور مصطگی اور انیسون سے مرکب ہون ۔ اور قے کا
استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کرین اور غذا کم کرنیکی بہی ضرورت ہوتی ہے ۔ اور گلقند ایسے وقت تزید خواہ انتہا مین اگر
پلائین خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کرین ضرور اوسمین وہ چیزین ملالین جو فم معدہ کی تقویت کرین اور اونمین اذخر کی قوت ہو مثل انیسون
او مصطگی کے اور گرم پانی مین گہول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدائیہ نوبت مین کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بہی روکتی ہے اور پیاس کو بہی بجہاتی
ہے اگر پیاس کی شدت ہو ۔ اکثر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزید مین ہوجاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام
نضج کا ہر ہی انتظار کرین ۔ اگر مرض مین حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا ۔ ہلیلہ زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر ایک
[illegible] درم زعفران مصطگی ہر ایک دو درم پس اسکا قرص بنائین اور انکو بقدر ایکدرہم کے اور رات کو نصف درم استعمال کرین ۔ اگر ظہور نضج کا ہوگیا
[illegible] نضج کی برگ کرفس و رازیانہ او بیخ اذخر اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے ۔ اور اگر یہ امر ظنی ہوجاوے کہ مادہ مین برودت زیادہ ہے
تو قہوہ سے فلفل سیاہ کا استعمال بہی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تہوڑی سی بہی دے سکتے ہین زیادہ نہین ۔ کبہی نضج کی اعانت قوی مرخات
محللہ سے بہی کیجاتی ہے اور مرخات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کی واسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہین ہے
ہان مرخات کے استعمال مین قوت اور تپ لرزے تین چیزونکا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ زیادہ شدید ہو تو مرخات کی

قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ ادویات لطیفہ جو معتدل قوت مین ہون استعمال کرنی چاہیئین ــ جب چودہ دن روز گذر جاے تو استعمال لطفات کا اکثر
کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور انیسون خواہ اوسکی سکنجبین
بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے بزر نوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی
ہے اور کبھی قرص ورد مین تقویت معدہ کے واسطے کندر او مصطکی بھی بڑہائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا
مشاہدہ حال سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جاے ــ شراب رقیق بعد چودہ روز کے انکو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تفتیح
جاے غذی اور ادرار اور پسینا نکلنا اس سے حاصل ہوتا ہے ــ اگر نضج کے ساتہ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرلی گئی تو قرص
افسنتین بکار اسکے بعد اگر مرض ابتدای نوبت مین ایسی دریافت ہو کہ ایذا دینی ہو اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو گرم پانی مین تخم کرفس اور
انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکاکر پلانا چاہیے ــ اور ایسی دواؤنکا استعمال خواہ انسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ نطول کرنا چاہیے
اور انکا بخارات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جاے کبھی شدید لرزہ مین یہ نسخہ پلایا جاتا ہے زنجبیل صعتر نانخواہ ہر ایک ۳ درم کشنیز ۳ درم
گلسرخ فودنج ہر ایک ۳ درم زبیب خستہ برآوردہ سات عدد بدستور معمول جوش دیکر بقدر ۳ اوقیہ یعنے ساڑہے آٹہہ تولہ تخمیناً پلایا جاے
جب نضج کامل ہوجاے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دواسے جو قوت ہو در بعد کہیت اوسکو پلانی چاہیے اگر مادہ و تپ کا نہایت سرد بلغم کی
ہو تریاق کبیر دینی چاہیے اور واجب ہے کہ اقراص وجد کبیر انکو پلائی جاتین آب رازیانہ کے ساتہ اور سر شب کو دوا ترید کی استعمال پر جرات
کیجاے اور حسب حبوب غافث دالکہ طیار ہو خواہ افادیہ جیسے خوشبودار چیزین مثل قرنفل اور دارچینی وغیرہ کی شرکت اوسمین ہو استفراغ کرنے
کی واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج ۷ درم ترید ۱۰ درم ہلیلہ سیاہ ۵ درم غافث ۵ درم نمک ہندی ۳ درم باد آورد شکاعی
ہر ایک ۳ درم انیسون ۳ درم آب کرفس مین جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جاے ــ اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہین بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس
ہر واحد ۱۰ درم ایارج ۸ درم عصارۂ غافث ۵ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک ۳ درم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد ۲ درم قرص بناکر
استعمال کرین مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی ۱۰ درم زبیب منقی برآوردہ ۷ درم انیسون مصطکی ہر ایک نیم ۳ درم شکاعی باد آورد غافث
ہر ایک ۳ درم تین رطل پانی یعنے ستر تولہ مین جوش دین تاکہ ثلث باقی رہجاے اور چند روز نہار منہ اوسمین کہ مریض پیا کرے قرص جید
جو ہر وقت مزمن ہونے اور شدت لرزہ کی مستعمل ہین ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی باد آورد ہر ایک نیم ۵ درم
تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک نیم ۳ درم نمک سیاہ ۳ درم کشوث ہلیلہ کابلی ہر ایک ۱۰ درم غاریقون ۵ درم قرص ورد ۲۰ درم ہر
۳ درم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے ایضاً صبر ہلیلہ زرد ریوند مصطکی عصارۂ
غافث افسنتین ہر ایک ایکدرم زعفران نصف درم کوٹ پیسکر استعمال کرین اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے ایضاً ایارج ہلیلہ کابلی
نمک ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے ڈیڑہ درم افسنتین ۵ درم قرص ورد ۳ درم شکاعی باد آورد ہر ایک سے
۲ درم پیسکر گولیان طیار کرین مطبوخ جید غافث ۵ درم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے
۴ درم گلسرخ ۵ درم جوش دیکر ہر روز مین اوقیہ پلائین ایضاً بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے ۱۰ درم انیسون تخم کرفس ہر واحد
۴ درم شکاعی باد آورد غافث افسنتین ہر واحد ۵ درم قنطوریون ۳ درم جوش دیکر ۳ اوقیہ یعنے ۱۱ تولہ پلانا چاہیے ایضاً لکڑی غافث کی شاخین
شکاعی باد آورد افسنتین ہر واحد ۵ درم زبیب ۱۰ عدد ہلیلہ زرد ۱۰ عدد اور یہ اجزا واسطے شور بلغم کے خواہ جسمین صفرا غالب ہو مناسب ہین

غاریقون اگر تین روز برابر ثلث درم کے اندازسے استعمال کیجائے طول کو اس مرض کی منع کریگی خواہ شہد ملاکر آب گرم کے ہمراہ پلائی
جائے اور تخم اذخر بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بناکر کہلائین یا شہد کے ساتھ کہلائین ۔ اور اگر مسہل کی ادویہ گولی بناکر
محموم کو دیجائین تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسون
بڑہانا چاہیے اور برعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیخ کبر اور اوسقولوفندریون اضافہ کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر طحال
بڑہ جاتی ہے ۔ اکثر بوجہ ضعف خواہ غلظ طحال کے سعد اور حب لبان اور حلبہ بڑہایا جاتا ہے اور باانہمہ رعایت شدت تپ کی بہی اہم ہے
ایسا نہو زیادہ تسخین سے تپ بڑہ جاے ۔ جو ادویہ متفرقہ ان ادویہ مذکورہ بالا سے قوی ترہین اگر اونکی اس مرض مین حاجت ہو بعد نضج
کی از انجملہ یہ ہے کہ حب تربد جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا انہین مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور اسی
قبیل سے ہی حب مصطگی ایک دانگ عصارۂ افسنتین ۲ درہم شحم حنظل ایکدانگ ایارج فیقرا نصف درم غاریقون
نصف درم سکنجبین عسلی گولی باندہ کر گرم پانی کے ساتھ پلائین ۔ ازین قبیل حب مصطگی اور حب صبر جنکی نسخہ قرابادین مین ذکر کیے گئے اگر مادہ
مائل بحرارت ہو فرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور سقمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت
پلائین ۔ غافث اور افسنتین پسیاوشان اور ہلیلہ زرد شاہترہ زبیب خستہ برآوردہ ہموزن لیکر بقدر حاجت پلائین اگر بدن متحمل اسہال کا
بوجہ ضعف کے نہو ادویہ ملطفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤن کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ ان دواؤن کی جو بوقت عدم تحمل مسہل
کے مستعمل ہوتی چاہیکن نیسانہ صبر کا ہے ہمراہ شہد کے ۔ جب مرض مین انحطاط ہوجای قبل از طعام کے حمام مین داخل ہونا بعض کا
کچہہ مضر نہین ہے ۔ غذا ان بیمارونکی لطیف تو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبہی اسمین تہوڑی سی مقدار مری لینے آب کامہ کی بہی شہر
کیجاتی ہے خصوصاً آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہ ہای مرغ اور حلوہ وغیرہ مگر یہ غذا بعد انحطاط مرض کے ۔ ضرور ہے کہ
غذا مین بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کی ۔ اور اگر بلغم ترش اور روی اور لزوجت دار ہو تو
گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اوسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کرین ۔ اور بوارد یعنے وہ غذا کہ بقولات کی جڑ و نمین
ترش چیزین ڈالکر پختہ کرین مثلاً چقندر اور ترے اور سرکہ اور زیت مغسول کو پکا کر کہلائین یہ بہی غذا بہت مفید ہے ۔ اور نانخورش جیسے
کامخ کبر اور نانخورش سویہ کی یا صعتر کی اور انجدان اور بلیون کی نانخورش بہی عمدہ ہے ۔ جن ترکاریونمین تبرید اور ترطیب ہے اونکے استعمال
سے احتراز واجب ہے ۔ غذا کا وقت یہ ہے کہ یا نوبت مین کمی ہوجای خواہ تپ اوترجای اور قبل نوبت کم سے کم چار گہنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے
اور چہہ گہنٹے پہلے بہت مناسب ہے ۔ سونے کا اندازہ یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنے زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہو تاکہ نضج
ہو اور بروقت خواب کے ہوا کرے اور تحلیل بروقت بیداری کے ۔ حمام انہین بہت مضر ہے مگر بعد انحطاط کے ضرر نہین کرتا

زیادتی قے کا تدارک

مناسب ہے کہ ایسے وقت میں اور شربت انار میخوش جسمین پودینہ شریک ہو اور اوسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کرین اگر
اس سے زیادہ قوی تر دوا کی ضرورت ہو دانہ انار میخوش ۱۰ درم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد ۵ درم پودینہ ۷ درم دو رطل پانی یعنی ۔ ۔ مار
مین جوش دین اور پودینہ کی گڈیان بڑی ہون تاکہ نصف پانی جلجائے **تدارک اسہال مفرط کا** بند کرنا اسہال مفرط کا اور اسکی
دوا اور تدبیرات تو پہلے سے معلوم ہوچکی ہین اوسکا بیان ہوچکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہاے مرغ بریان خواہ پختہ کرکے
کہلائے جائین اور بخورات مقویہ دماغ اور منہ کو خوشبو جنسے دماغ معطر ہوجاے اور قوت کو تازگی حاصل ہو ۔ اور اگر نہج یعنے بہرا

مونہہ مین خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسون لک مغسول ہر ایک ۵ درم بادام مقشر زعفران مرد کوہی ہر ایک ۴ درم تخم کرفس رازیانہ شگوفہ اذخر ہر واحد ۳ درم عصارہ غافث ۲ ۱/۲ درم سنبل الطیب یارج فیقرا ۱۷ درم گل سرخ ۱۰ درم بدستور قرص طیار کرکے استعمال کرین ۔ اور کبھی احتیاج ہوتی ہے امروسیا کی جو دوای مرکب ہے اور دوا نے الملک اور دوای لوز مر یعنے بادام تلخ کی قرص سے کہ اگر تپ مین طول ہو اور سردی بھی معلوم ہو اوسکے لیے مفید ہے مصطگی سنبل الطیب رازیانہ تخم کرفس تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک ۴ درم قرص طیار کرین مقدار شربت ایک درم سے دو درہم تک ہمراہ دس درم گلقند کے جوشاندہ رازیانہ القدر دو اوقیہ کے ۔ یا خواہ کو شہد سے ملا کر معجون کر کے استعمال کرنے مین ایسی وقت بہت منفعت ہے جب مرض مین طول ہوا ہو ۔ کبھی جب سردی بدنمین دیر تک بنی ہے دلک کی حاجت ہوتی ہے اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دونون مونڈہون سے اور دونون ران کی جڑون سے شروع کرین جب ہاتہ مین گرمی پہیل جاے اور پانون مین بہی اسیطرح حرارت منتشر ہو جاے اور دونون گرم ہو جائین اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے پہر پشت کیطرف دلک کا انتقال کرین جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش اور دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اوس تک گرمی پہونچے پہر اوس عضو کی مالش چھوڑ کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے ادہان جیدہ سے روغن زیت شیرین جسمین قبض نہو اور روغن بابونہ اور شتویہ کا تیل جو دوسرے برتن مین پکایا جاے جب روغن ملنے سے فراغت ہو جاے تو اوسے پونچہ ڈالنا چاہیے تاکہ بشدت کرب پیدا نکرے ۔ کچہ مضائقہ اسمین نہین ہے کہ پہلے خالی مالش بدن کی کرکے پہر تیل کی مالش کیجاے ۔ معدہ کی حفاظت ضعف سے کرنے کی ایک یہ بہی تدبیر ہے کہ اوسکے معدے کے سر کی مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کرین اوس سے قوی تر یہ ہے کہ رازقی یعنے رائے بیل کے پہول کا تیل ملین اور ضماد جو اس باب مین مفید ہین از انجملہ یہ ہے کہ بابونہ اور کسیقدر مصطگی شراب مین پکا کر دو چند وزن مجموع کا شہد ملا کر ضماد کرین اور اگر سقوط شہوت ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نکرین بلکہ میفختج (یعنے دوشاب انگور جسمین جوش آچکا ہے اور اوسکے دو ثلث جل گیے ہین اور شکر ملائی گئی ہے) اوسمین خرما جو پختہ نہو اور خرمای خشک اور اکلیل الملک اور افسنتین جوش دیکر ضماد کرین علاج بلغمیہ لازم کا جسکو لثقہ کہتے ہین جو علاج اوس بلغمی تپ کا ہے جسکا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی علاج لثقہ کا بہی ہے فرق اتنا ہے کہ لثقہ مین استعمال ملطفات حادہ کا بہ نرمی ہوتا ہے اور اکثر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب عسل پر اقتصار کرین خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کرین شاید نافع ہوگا ۔ کبہی انکو نانخورش شبت یعنے سویا خواہ نانخورش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصا جس وقت آثار نضج کے ظاہر ہون انکی غذا کی تدبیر مین برعایت ازمان اور دیرپا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف نہو جاے اور اگر خلاف ازمان کے رعایت کیجاے تو اوسوقت تقلیل اور تلطیف غذا کی چاہیے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ مین حمی نائبہ کے واسطے لکہی گئی ویسی یہان بہی کرنی چاہیے ۔ دواء جید انکے واسطے قرص عشرہ ہے جسمین دس دوائین ہین جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا ایضاً یہ دوا بہت اچہی اور مجرب ہے گل سرخ ۶ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد ۴ درم مصطگی ۳ درم کہربا ۳ درم انیسون ۲ درم ایضاً قرص غافث نسخہ اوسکا یہ ہے غافث ۴ درم گل سرخ ۲ ۱/۲ طباشیر ۲۰ درم ایضاً غافث ۳ اوقیہ یعنے ساڑہے آٹہہ تولہ گل سرخ نصف رطل یعنے ۳ ۱/۲ تولہ سنبل الطیب بہی اسی قدر

دوا با شیرہ اوقیہ غذا [illegible] القصا قرص [illegible] اوسکا [illegible] اسپغول [illegible] بادام [illegible] کی شکایت ہو [illegible]
[illegible] سنبل الطیب ہر ایک [illegible] درم **علاج انقبالوس اور لیفوریا کا** ان دونون تپون کا علاج قریب بعلاج اوس تپ کے
ہے جسکا اوپر ذکر کیا اور یہ دونون میں طریق علاج مین قریب قریب ہین [illegible] کہ ابتدا علاج کی سکنجبین عسلی اور سکری سے [illegible]
کبھی ان دونون کے علاج مین رب انگور کی بھی اجازت دیجاتی ہے جوش [illegible] کے ساتھ دیا گیا ہو اور شربت [illegible] بھی استعمال کیا جاتا ہے
بعد اوسکے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزور مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون وغیرہ کی خواہ انکے پانی کو پلاتے ہین [illegible] تک [illegible] اور
قرص ورد کو مصطگی اور حب الصبر کے ساتھ اور بھی ایارج فیقرا اور حب [illegible] کا استعمال کراتے ہین — ان دونون تپون مین معدہ کی رعایت [illegible]
تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہوجاے تو بیا اور [illegible] افسنتین اور غافث اور [illegible] کی پانی سے تر کرانی چاہیے اور مدرات اور مسہلات کے نافع اجزا [illegible]
تپون مین یہ ہین ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد تربد شکر — بہت زیادہ نفع ان تپون مین اون حقنون سے ہوتا ہے جو مائل بحدت ہون کہ اونمین [illegible]
اور قنطوریون دقیق اور سویا اور بابونہ او [illegible] یعنی گوکہرو اور اکلیل الملک [illegible] — تدبیر لیفوریا کی زیادہ نرمی سے
کرنی چاہیے بنسبت انقبالوس کے **علاج تپ غشیہ خلطیہ کا** اس تپ کا علاج بہت دشوار ہے [illegible] تدبیر اسکی علاج مین یہ ہے کہ [illegible]
مادہ کا ادویہ لطیفہ سے رفتہ رفتہ قوی دواؤن تک کرین [illegible] تجربہ [illegible] ہے تنقیہ اس مادہ کا [illegible]
تپ کی رگون مین ہی کرنا چاہیے اور باقی مادہ جو دور کی رگون مین [illegible] کے استعمال کرنا چاہیے — جالینوس
نے ایسا گمان کیا ہے کہ اکثر اس تپ کی بیمارون کی استفراغ [illegible] ہوسکتا [illegible] کوئی تدبیر نہین کرسکتے اچھا
طریقہ اونکے واسطے دلک کا یہ ہے کہ دونون رانون سے پنڈلیون تک شروع کرے اوپر سے [illegible] نیچے [illegible] اور دلک [illegible]
سخت اور کپڑی ایسی اختیار کرین کہ جلد کی چھیلنے والی ہون پنڈلیون کی مالش کے بعد دونون ہاتھون کا دلک اسطرح کرین کہ [illegible]
تک مالش کیجاے حتے کہ جلد سرخ ہوجائے پھر پشت اور سینہ کی مالش کرین پھر پنڈلیون سے مالش کرین اور ترتیب اول کو ملحوظ رکھین
جتنا زمانہ اس تدبیر کا نکل سکے اوسکے نصف مقدار مین استعمال دلک و نصف زمانہ مین اونکی تنویم لینے سولانے کی تدبیر بشرط امکان
کرنی چاہیے — حاصل یہ ہے کہ قانون اونکے علاج کا تلطیف تدبیر ہے اور زیادہ تسخین کہ جس سے مادہ مین سختی آجاے نکرنی چاہیے —
ماءالفافات مین سے ماءالعسل ہے خصوصًا تہوڑا اسا [illegible] تخم کرفس صبح کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز
ہے — اگر اسہال بافراط ہو ماءالعسل کو خوب پکاکر دینا چاہیے کہ پھر وہ بجہت نقصان جلا کے اسہال نہین کرتا مگر تہوڑا سا اسہال جو معتدل
اور نافع ہے وہی باقی رہجاتا ہے — سکنجبین عسلی بھی انکو نفع کرتی ہے — فصل گرما مین خواہ اگر عادت ٹہنڈے پانی پینے کی ہو تو آب سرد ملاکر
یہ دوائین دینی چاہیے — جاڑون مین ضرور ہے کہ سرد پانی نہ پئین اور گرم پانی پر اقتصار کرین اشربۂ حارہ کا پینا انکے واسطے ہر حال مین افضل
ہے مگر بنظر ضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہوسکتا ہے — بہت مناسب انکی پیاس کے دفع کرنیکے واسطے سکنجبین عسلی ہے
اور شراب انگور ابتداء مرض سے نفع کرتی ہے خصوصًا اگر تپ قوی نہو مگر ایسا کم ہوتا ہے کہ تپ خفیف ہو خصوصًا مشایخ مین کہ ضرور قوی ہوتی
ہے اور بعد غذا کے انکو استعمال شراب کا ضرور ہے — طبیب پر واجب ہے کہ ہمیشہ اس مریض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے
جسوقت دیکہے کہ نبض مین دفعۃً ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فورًا شراب پانی ملی ہوئی مین روٹی بھگوکر کہلا دینی چاہیے اگر ورم احشاء
مانع نہو اسلیے کہ ورم احشاء یعنے اوجہہ کا ورم جب اس تپ مین پیدا ہو پھر علاج کا موقع باقی نہین رہتا اور نہ امید صحت کی ہوسکتی ہے میری [illegible]

یہ ہے کہ جسوقت ایسا تغیر یعنے ضعف اور سقوط کا نبض میں پیدا ہوا اور ورم احشا میں ہوا وسوقت کہلانا روٹی کا کچہ مضر نہیں ہے بہ
ایسی تدبیر سے کہلانے کے وہ لوگ بروقت غشی کے بہی محتاج ہوتے ہین مگر بعد کہلانے کے دلک بہی ضرور کرنا چاہیے ۔ رات کو جو
سو رہنے کو مناسب ہے وہ مثل آش جو کے ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا اسلیے کہ اگر خوف سقوط قوت کا ہو دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو
روٹی جلاب یا ماء العسل مین بہگو کر دیجاے ۔ تمام ان لوگونکو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بہی مضر ہے اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا
مین خوف سیلان اخلاط کا بہیپہڑے اور قلب اور دماغ کیطرف ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا نضج اخلاط کو منع کرتی اور اونمین انجماد کرکے سدے
پیدا کرتی ہے ۔ اگر اس مرض مین کسیقدر خلط صفراوی ہو اور قے کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہے کہ قے کرانا
اس تپ مین حاجت براری کی زیادہ لائق ہے **علاج حمی غشیہ دقیہ رقیقہ کا** بیمار کے سینے پر ضماد صندل اور گلاب کا لگانا
واجب ہے اور اوسکا ہوشیار کرنا تہوڑی تہوڑی غذا اوسکو مناسب ہے غذا اوسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے روٹی آب انار مین بہگو کر
مین تر کرکے کہلائین اور اگر خواہش اور بہوک ہو اسپطرح آب ... والا فالغہ بہی دینی بانٹ ہین ۔ اگر واسطے بڑہانے قوت کے ...
کی (یعنے نانخورش جو چوزہ مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور ... سے بنائی جاتی ہے) اوسکی ... خصوصا اسمین ... اگر
اگر کہلانا ... بہت نفع کریگی ... **حمی لیلی** اور ... **بلغمی** تپ ... فرق نہیں ہے

ربع دائرہ کا بیان

اسکا نام طغر اطاؤس ... اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے ۔ اسباب ...
کے وہی ہین جنسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور یہ سودا کو متعفن کر دیتے ہین اور واسطے علاج جو چیزین اوپر کے ابواب مین تفصیل مذکور ہو چکی
ہین ۔ اور یہ بہی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو ... ہے اور یہ سودا طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے
اور پہر حراقی مین بہی ایک تو سوداے دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سودا ہی سوختہ
کی خاکستر ہوتی ہے ۔ بعض آدمیون نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سوداے طبعی سے پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ سوداے طبعی متعفن نہین
ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہین ہے کہ سنا جاے بلکہ جو رطوبت ہو اوسکی شان سے ہے کہ متعفن ہوجاے گو استعداد تعفن کی کسی مین
کم ہے اور کسی مین زیادہ ہے اکثر ربع کی پیدائش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقہ النوع جنکا مادہ مختلف ہوا ہو
بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط مین عفونت آجاے اور جب سوختہ ہوکر برباد ہوجائین اور سودا پیدا ہوا اور استفراغ اونکا نہ بذریعہ طبیعت
کے خود بخود ہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جاے اور سودا متعفن ہوجاے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جسمین
تلی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جب طحال سے جذب خلط سودا کا نہین ہوتا تمام بدن مین منتشر
ہوکر متعفن ہوجاتا ہے اور پہر کوئی ربع خالی طحال کی وجع خواہ صلابت سے نہین ہوتی ہے ۔ حمی ربع ایسی جسمین سلامت مریض
زیادہ مظنون ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی حالت نہوئی ہو اور نہ بعد حدوث ربع کے طحال مین ورم
آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اوسکا استسقا خواہ قیلہ کہ جو ورم سوداوی انثیین کا ہے ہوتا ہے
۔ جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی سے نجات دیتی ہے اور جب تک یہ مرض رہتی ہے
تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اسلیے کہ خلط یابس کثیر اوسمین ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے ۔ اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ
مین خطا نہو سال بہر سے زیادہ نہین رہتی ہے اور بیشتر بارہ برس تک بہی خواہ اوس سے کم و بیش رہتی ہے **مترجم کہتا ہے**

علی گیلانی اس مقام پر بمفاخرت کہتے ہین کہ مین نے ہزارون بیمار ونکا جو مربوع تہے علاج کیا اور چہ مہینے سے کم مین انہین صحت
حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم بہی اسکی نقل کے بعد کہتے ہین کہ شاید اس مفاخرت مین کوئی اور بہی علی گیلانی کا شریک ہو
اگر خدمت ماہران فن کی اوسنے کی ہے اور خاندان اطباء ماہرین سے ہو یعنے مین بہی اسیطرح اس تپ کا علاج کر چکا ہون مترجم
خاکسار نے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنے عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو قطن ہندوف یعنے روئی دہنی ہوئی مربوع کے
ہاتہ پر بعد بہر دینے اثر نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت الٹی اور دونون پانوئین بیدانجیر کی پتی کعب
پہ باندہ ہے اور مریض بطرف روئی کے دیکہتا رہا پہلے روز اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکہنو مین بعض احباب نے بارہا
امتحاناً چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائے اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور نافض غب غیرہ مین
بہی ملاحظہ ٹہری ہوئی ہے اور نہایت بحفاظت کے ساتہ صحت حاصل ہوتی ہے کبہی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے
سال بہر اور چہ مہینے کے علاج کا فخر کیا ضرور ہے ایک ہی روز مین زوال مرض ہوتا ہے پس مین حمد الٰہی ہزار زبان سے کرتا ہون کہ
یہ دوا خاص میرے واسطے اوسنے اوٹہا رکہی تہی وکم ترک الاول للآخر **متن** حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو منجر باستسقا ہوتی ہے ۔ یہہی
ضرور جاننا چاہیے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل مین تغلیظ مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ربع کا
بڑہتا ہے **علامات** معلوم ہو کہ حمی ربع پہلے تہوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اوسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے پہر نزدیک
قرب منتہی نوبت کے تہوڑی تہوڑی سردی کم ہو جاتی ہے جیسے تپ بلغم کی تپ سرد کا بہی یہی حال ہے ۔ جب ربع مین دورہ ہوا اور بدن
گرم ہو جاتا ہے تو گرمی زیادہ نہین ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ربع کی چونکہ
بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بہی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر معتد بہ ٹہر سکتی ہے یعنے دیر تک ٹہرتی ہے
جیسے موٹی لکڑی سوکہی کہ اوسمین اگرچہ آگ دیر مین اثر کرتی ہے مگر دیرپا بہی ہوتی ہے ۔ ربع کی حرارت تمام بدن مین نہین ہوتی
بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع اخلاط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کہڑے ہوتے ہین اور ثقل یا گرانی بہی پیدا
ہوتی ہے اوسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بہی ثقیل ہوتا ہے ۔ اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا
ہے گویا ہڈیان ٹوٹی جاتی ہین ۔ اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت بجتے ہین ۔ مگر ایسا لرزہ نہین جیسا کہ بلغمی تپ
مین ہوتا ہے ۔ اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بہی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سوداء منعفن سے مظلم
اور تاریک اوٹہتا ہے ۔ مگر یہ تاریکی بروقت نضج کے زائل ہو جاتی ہے اسلیے کہ رداءت مادہ کے بعد نضج کے کم ہو جاتی ہے اور جیسی
ابتدا مین ہوتی ہے ویسی باقی نہین رہتی ۔ علامات ربع سے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہین از قسم طولانی حمیات کے
خواہ ضعف طحال اور درد ہو تلی مین **ایضاً** علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل
اور غذاے بارد یابس کا استعمال اور سونے کا قضیف یعنے نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے
اور گرم خشک مکان مین سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزین ۔ دورہ اس تپ کا چوبیس گہنٹے کا ہوتا ہے یعنے وہ زمانہ
جسمین تپ شروع ہو کر اوتر جاے اور اڑتالیس گہنٹہ زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا
۷۲ گہنٹہ ہوتا ہے اکثر فصل خریف مین جو تپ ایکدن درمیان کر کے آتی ہو جاڑے دن مین وہی تپ ربع ہو جاتی ہے ۔ اکثر وہ حمیات

[illegible] ربع پیدا ہو جاتے ہین کہ انتظام [illegible] اونکے خلل ہوتا ہے بسبب اوسکا اختلاف اخلاط باقیہ کے ہوتا ہے جو بعد زوال [illegible] باقی رہ جاتے ہین [illegible] اخلاط باقیہ کا استقرار ترمد یعنے خاکستر ہونے پر حال واحد پر ہوتا ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے [illegible] احتراق [illegible] پیدا ہوتی ہے [illegible] دورے طولانی ہوتے ہین اور اکثر یہ ربع [illegible] پیدا ہوتی [illegible] تعلیط ہوتا ہے [illegible] مین کم ہوتی ہے اکثر تو [illegible] یہ ربع بعد حمیات بلغمی [illegible] احتراق سے پیدا ہوا [illegible] علامات خون کے پیدا ہوتے ہین [illegible] اور زیادہ ہوتی ہے [illegible] تپ کے علامات مطبقہ [illegible] قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہین [illegible] اور [illegible] باطن [illegible] اور فصل [illegible] بطرف ہوا ہے اور اکثر بعد حمیات دموی کے یہ ربع واقع ہوتی ہے جو ربع احتراق [illegible] ربع [illegible] لرزہ اور سردی سے شروع کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت [illegible] جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے پسینا بھی خوب نکلتا ہے [illegible] پیاس مین التہاب یعنے [illegible] پیدا ہوتی ہے [illegible] اور فصل بھی اسپر دلالت کرتی ہین اور کبھی بعد حمی صفراوی [illegible] پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوتی ہے نبض اس ربع مین مائل بصلابت ہوتی ہے بسبب [illegible] خلط کے اسلیے کہ یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کیطرف پس شہوق اس نبض کا باطل ہو جاتا ہے جیسے نبض شیخ کی پیرانہ سالی مین ہوتی ہے اور کیفیات مین [illegible] مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی مین حرکت نہ پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو نبض مین اختلاف زائد پیدا ہو جاتا ہے اسلیے کہ فضول مین خلاطت ہے اور تفاوت اس نبض کا بروقت فطرت کی بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر نبض مین انبساط غیر مستوی اور انقباض جسمین سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کی پیدا ہوتا ہے نبض ربع کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صغر اور تواتر مین محسوس ہوتی ہے مگر بطی ہونے مین بلغمی کی مثل ہوتی ہے اور ابتدا نوبت مین اوسکا بطو زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف مین کثرت ہوتی ہے اختلاف کل حمیات کی نسبت بعد ابتدا نوبت کی عظم اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہین۔ بول ربع مین تمہید اوقات مین بعدم نضج پر متشابہ ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے وقت جید ہو جاتا ہے مگر اوسکے احوال [illegible] مختلف ہوتے ہین اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ ربع مین نضج پیدا ہونے کی علامت یہ ہی کہ لرزہ مین نرمی پیدا ہو مگر بول ابتدا مین سپید مائل بسبزی اور خام ہوتا ہے کہ اوسمین ہضم جید نہین ہوتا اور بعد ابتدا اسکے اوسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور انحطاط کے وقت بول سیاہ ہو جاتا ہے اور پسینا ربع مین بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے ہان اگر سوداے صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے **علاج** اس مرض مین پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سوداے دموی سے ہے یا سوداے بلغمی سے یا سوداے صفراوی سے یا سوداے سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ ٹھہرے اوسکے مناسب جو تدبیر ہم بیان کرتے ہین کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کی بعض احکام علاج مین شریک ہین اسلیے کہ جمیع اقسام کی ابتدا مین لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کرین آیا خون مین غلبہ ہے خصوصاً جسوقت کہ ربع سوداے دموی سے پیدا ہوئی ہو

کہ اوسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت
[illegible] دو وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے [illegible] اور رطوبت کم ہوتی ہے [illegible]
اور یبوست غالب ہوتی ہے دوسرے تحریک اخلاط فاسدہ کی اطراف [illegible] ہوکر [illegible] ایک یہی حکم مشترک جمیع اقسام
ربع میں ہے کہ ابتدا میں استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض [illegible] بالکل [illegible] کہ جس سے بالکل بدن پاک ہوجائے
نکلنا چاہیے کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ کرینگے [illegible] بعد نوبت کر کرنا چاہیے۔ اور
قوی اول مرض میں نکلنا چاہیے۔ استعمال مرخیات کا یعنی جو دوائیں مزاج کو مائل برطوبت کریں واجب ہے اور اگر مشروب دوائیں مرخی بوجہ
ضعف معدہ کے مناسب نہوں اونکی عوض اسی فایدہ کے حقنے استعمال کرنی چاہئیں لیکن حقنہ کی دوائیں قوی نہوں قوی دواؤں کا حقنہ
بوقت منتہی کے البتہ جائز ہے اگر طبیب براہ تہور یعنے جرات جاہلانہ ابتدا میں سودا کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنوں سے کرکے مرض کو دور کرے تو
کبھی یہ تدبیر کارگر ہوجاتی ہے مگر جواب تدبیر ایسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا [illegible] ایسی تدبیر سے قیاسی دائمی چاہنا
چاہیے۔ بروز نوبت کو کہانے سے منع کرنا چاہیے اور فاقے کی [illegible] دینی چاہیے اور آب [illegible] فقط [illegible] کرنا چاہیے [illegible] بروز گوشت تیہو خواہ
چوزہ مرغ کا ابتدا میں تین خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچوین دن [illegible] فقط چوزہ مرغ دینا چاہیے کہ اسوقت یہی بہتر ہے۔ [illegible] بروز نوبت
کے ہر روز گلقند گرم پانی میں [illegible] پلانا چاہیے یا تین درہم گلقند دس درم سکنجبین میں ملاکر استعمال کریں۔ اور [illegible] معلوم ہوچکا ہے کہ اگر
سودا صفراوی ہو ابتدا میں ایسی چیز کا استعمال ہو جو طبیعت میں اطلاق صفرا پیدا کرے [illegible] مثلاً الیلہ زرد اور بنفشہ وغیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا
استعمال واجب ہے کہ جس سے کسیقدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً دوا میں تھوڑا سا تربد شریک کریں اور اگر یہ سودا سوداوی ہو تو ایسی دوا ابتدا میں جسمیں
کسیقدر بسفائج اور افتیموں شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے یہی معلوم ہوچکا ہے کہ ماء الجبن [illegible] قوت کی دوا ملاکر استعمال کریں
اچھی طرح [illegible] قوت کو [illegible] ایسا ہے اور بیشتر [illegible] ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو [illegible] مزاج اور [illegible] کافی ہوتا ہے اور
گلقند اور اوسکا صاف پانی جو خوب پکاکر نکالا جائے قائم مقام ماء الجبن کی ہے خصوصاً اگر معدے میں ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے اسیطرح
اگر [illegible] بارد ہو یعنے سوداء بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال متعین ہے۔ اور قے کرانا بھی بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد
طعام کے نہایت مناسب ہے بالتخصیص بروز نوبت کی قبل از نوبت علی الخصوص اگر سوداوی بلغمی ہو بہت سودمند ہے اور قے کا نفع فقط ابتداء
مرض میں منحصر نہیں بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہے اسی واسطے واجب ہے کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نضج میں بسختی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے نکلایا جائے
جسمیں [illegible] قوی ہو یا وہ دوا جو خشکی زیادہ پیدا کرے خواہ ترک غذا سے وہ خشکی پیدا ہو اور نہ ایسی دوا کا استعمال کریں جو ضعف پیدا کرے اسلیے
[illegible] اگر ابتدا میں اسہال ہوگا سوا صالح زیادہ نکلجائیں گے ایضاً ابتدا میں تدبیر لطیف بھی نکرنی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا
یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اگر صیف میں خواہ جاڑوں میں ربع شروع ہو پہلے آب جو ہمراہ سکنجبین کے واسطے کہولنے اون راہوں کے
جن راہوں سے اخراج اور ادرار فضول کا ہوتا ہے پلانا چاہیے اور اس فصل کی ربع جلد تر زائل ہوجاتی ہے۔ استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا
بعد نوبت اول کے دوسری نوبت میں تین یا چار گہنٹے پیشتر کرنا چاہیے۔ اگر جاڑوں میں ربع عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہے
اسلیے کہ قے اور اسہال اس فصل میں دشوار ہے قرص کا استعمال اسیطرح درست نہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرد تر چیزیں جو
باسانی نہ ہضم ہوسکیں اور کیموس جنکا جید ہے اس مرض میں کبھی موافق ہوتے ہیں اسلیے اونکی برودت ضد تپ کی ہے اور رطوبت سودا کی

کی پوست کی ضرورت ہے اسلیے واجب ہے جس وقت [illegible] نوبت نضج مین ہو الیسی چیزونکا استعمال کیا جاے اور وہ مقدار جسمین خوف نضج کی مضرت کا نہو [illegible] الیسی چیز شریک کی جو بہار رطب ہو جاے [illegible] کی [illegible] کرے اور رطوبت مین کمی نکرے ایسی چیزین [illegible] جنمین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو [illegible] خشک [illegible] سے [illegible] احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے خلط سوداوی بھی پیدا ہوتی ہے اور نضج مین خامی بھی واقع ہوتی ہے [illegible] جیسے کاسنی کا ہو خربوزہ شفتالو کبھی ایسی چیزون سے [illegible] یا بوجہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے [illegible] ہے اور [illegible] خربوزے مین نہیں ہے یا بخوف اوراجسکی جہت سے خون [illegible] پیدا ہوتی ہے اور یہ [illegible] ہے کہ اوس شے مین ایک ایسا بھی جز ہے جو عفونت پیدا [illegible] کا لحاظ رکھنا چاہیے ۔ گرم غذا جس مین گرمی باعتدال ہو [illegible] زیادہ [illegible] اگر گرمی کی تعدیل [illegible] چاہے اور سوداوی کی نضج مین اس غذا سے کچھ اعانت نہ چاہی جاے اور [illegible] جیسے انجیر کہ کاسنی [illegible] شروع [illegible] ایسی چیزونکا کہانا جسمین شوریت اور تیزی [illegible] تقطیع ہو [illegible] نہو اور آخر [illegible] ایسی چیزونکا استعمال [illegible] ۔ غرض [illegible] ابتدا [illegible] مرض مین [illegible] پانی مین بیٹھنا خواہ میٹھے پانی مین [illegible] اور [illegible] حاصل ہوا [illegible] حرارت [illegible] نہ آئے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام کیا اور ریاضت [illegible] کا ترک کرنا ۔ کل سوداوی تپون مین احتیاج ترطیب کی ہے بعد اوسکے تبرید اور تسخین محتاج الیہ مین اختلاف ہے اور [illegible] کیطرف اسواسطے حاجت ہے کہ اونمین تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے بغرض تخفیف کے محتاج الیہ [illegible] ایسے ضمادات سے جو مقوی ہون اور حرارت اونکی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو حسب مقتضاے حال کی ضرورت ہے اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ اونمین سے کسی مین ورم یا سختی پیدا نہو جاے ۔ کبھی قے سے تنقیہ کرنے مین آب ترب خواہ تخم ترب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملاکر استعمال کرین اور کبھی قے کرانے مین پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور رائی وغیرہ بنظر استعانت کہلاتے ہین اور کبھی بعد ان چیزونکے کہلانے کی بہت سا پانی پلا کر پھر سکنجبین پلاتے ہین اور قے کراتے ہین منجملہ اون چیزون کے جو بروز نوبت کہلاکر قے کراتین تاکہ مضرت برد اور لرزہ اور تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لہسن اور شہد کہلاکر سکنجبین عسلی پلائین اور پیٹ بہر کے کہانا کہلائین پہر گرم پانی سے قے کراتین جب نوبت کا زمانہ گذر جاے رات کو تہوڑا سا کہانا دینا چاہیے اور صبحکو حمام کرانا چاہیے ۔ قے کرانے کی واسطے کہانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کہلانا چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے اگرچہ قے نہ آئے ۔ قبل از نوبت کی قے کرانا ہر خلط کی تپ کی نوبت مین خفت پیدا کرتا ہے اور اوس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے ۔ ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کراتین اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہو اور جب تک نوبت تمام نہو جاے کچھ کہانے کو نہ دین اور نوبت کی دوسرے روز حمام مین داخل ہون اگر مادے مین نضج آچکا ہو تو برسم متعارف حمام کرین ورنہ فقط گرم پانی اعضا پر ڈالین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر اسقدر پانی گرم نہو جو خلط مین ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن قے کا استعمال کرانا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی ہوتا ہے اور واسطے اخراج اوس فضلہ کے جسمین استحمام نے رقت پیدا کر کہی ہے علاوہ بران مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے ۔ اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ لطیف

[illegible] تپ ربع کی علاج کو علیحدہ [illegible] کرتی ہے — اگر سوداوی صفراوی ہو [illegible] بسبب [illegible] دوا [illegible] [illegible] پانی سے [illegible] اور [illegible] طبیعت کی [illegible] دوا [illegible] [illegible] افتیمونی شربت ورد آب لبلاب [illegible] اس [illegible] ابتدا مین کرنی چاہیے [illegible] [illegible] مادہ کا سوداوی صفراوی مین بعد [illegible] دن کے [illegible] استعمال [illegible] [illegible] نہایت اور [illegible] حاصل ہو — اگر ایسے بیمار کے معدہ کی [illegible] کی رعایت [illegible] قوت حرارت کی [illegible] اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ نہ کرنی چاہیے — زیادہ فاقہ [illegible] اس بیماری کے واسطے مناسب [illegible] ہے اگرچہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا اسے [illegible] نہ اقتصار کیا جاوے — تنقیہ کرنے والی دوائین جو اس قسم [illegible] نافع ہین انمین ایک جوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون سنا سکنجبین جسمین بنفشہ بھی جوش دیا گیا ہو ان دواؤن سے جوشاندہ طیار کر کے پلاتے ہین — کبھی ایسے بیمار کو طاقت یعنے ہینگ بھی پانی مین گھول کر نہار مونہہ پلاتے ہین اگر متلی پیدا ہو تو قے کرین — اگر سوداوی بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی [illegible] آب کرفس [illegible] وغیرہ سے کر کے استعمال کرینگے اور اگر تلیین کی حاجت ہو اس دوا مین پہلے تھوڑا سا تربد مجوف ملغم ہے اور بسفائج شریک کرینگے اور رفتہ رفتہ غاریقون تک قوت اجزاء مسہلہ کے بڑہائینگے اور سکنجبین بزوری جو شہد سے بنی [illegible] [illegible] کرائین گے خواہ مثل سکنجبین کے اور دوا سے تاانکہ نضج شروع ہو جاوے اور معدہ کی سینک اور ضماد قوی تر دواؤن سے [illegible] سوداوی صفراوی کرینگے یہان تک کہ خرمای خشک اور انجیر خشک اور مثل اسکے استعمال کرینگے [illegible] [illegible] [illegible] بڑہتے بڑہتے روغن قسط تک کرینگے — کبھی قے کرانے مین سکنجبین [illegible] خربق سفید بھی [illegible] [illegible] زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید میسکہ داخل کر کے پلاتے ہین خواہ [illegible] [illegible] خواہ خربق کو مولی مین بحال خود چھوڑ کر استعمال کراتے ہین اگر خوف ضعف قوت [illegible] — اگر [illegible] سوداوی [illegible] روغن سے پیدا ہوا ہو اسکا اسہال ابتدا مین اگر طبیعت لینہ [illegible] آب لبلاب اور قند سے مناسب ہے اور یہ بھی اچھا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند سکری کا استعمال کیا جاوے اور آخر مین اس تپ کے استفراغ ایسے جوشاندہ سے کرنا چاہیے جسمین ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب داخل ہو مرض مین نضج پیدا ہوا ہو اسوقت بھی فصد کا عمدہ موقع ہے رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد قے خواہ بقوت یا بہ نرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضای وقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج ہے — اور استفراغ مادے کا مشروب دواؤن سے اور قوی حقنون سے کرنا چاہیے — جو دوائین ایسے وقت قابل استعمال کے ہین وہ یہ ہین افتیمون بسفائج غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول یا غیر مغسول لاجورد مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ پنجنگشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خربق اسود کی بھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی ربع صفراوی مین سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہین اور اسی پر قناعت کرتے ہین بعد اس استفراغ کے مدرات کا استعمال کرتے ہین اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی اور سوداوی مین تریاق اور مثرودیطوس اور دواء حلتیت اور دوای کبریت پلاتے ہین اور مرچ سیاہ تنہا یا نمین پیس کے پلانی چاہیے اور رائی کا استعمال ہر روز درست نہین ہے بلکہ تین دن مین ایکدن دیسکتے ہین — اوائل مین اس تپ کے اور قبل استفراغ کے کچھ ایسے اوقات کی دین کہ انمین فاصلہ بعید ہو [illegible]

کبھی کبھی استعمال کرین اسی طرح سے بزوری فلافلی اور فلفل اسکے تیز دوا شبہات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواون کے دینے مین قبل نضج کے
جلدی نکرنی چاہیے اسلیئے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ مین دیے جائین ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور شدید اور قسم کے امراض پیدا کریگی
خصوصًا جاڑون کی فصل مین اور آخر مین مریض کی اگر فصد واجب ہو مین اوسپر جسارت کرتا ہون ۔ **جالینوس** کہتا ہے مین نے ایک
خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ اونکو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اور اسکے بعد عصارہ افسنتین اور اسکے بعد استعمال تریاق کا کیا
ہے ۔ مین کہتا ہون کہ فقط حلتیت اور فلفل تنہا بہت نافع ہین اگر نضج ظاہر ہو جاوے اور مرض منتہی کو پہونچ جاوے صحار یعنی ماہیابج
ایک طور خاص پر مچھلی کا طیار کرتی ہین اور نان خورش کبر اور رائی اور قری کی ہی اوسکو کھلانی چاہیے اور جو چیز کہ اوسمین قوت تلطیف کی
زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار شتی کے دوا حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے
اگر تپ مین تیزی نہو اور مادہ سوداوی صفراوی نہو ۔ بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک
۵ درم اسقولوقندریون لک مغسول طباشیر ہر ایک ۵ درم تخم حماض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ کبر
حب البان تخم رازیانہ ہر ایک سے ۴ درم آب کرفس مین قرص طیار کرین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ پلائین
یہ دوا وجوہ کثیرہ سے نافع ہے ۔ جب نضج اچھی طرح سے مادہ مین آجاوے اوسوقت مر ۲۰ درم سنبل الطیب ۱۲ تخم ۱۰ درم
فطراسالیون ۵ انیسون ۱۵ درم عاقرقرحا قسط فقاح اذخر پانچ پانچ درم شراب کہنہ خواہ شیرہ ترنجبین ڈالکر معجون بنائین مقدار شربت اس معجون
کی ۲ درم ۔ کبھی آخر مین اس تپ کا سبب مریض نحیف ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اذیت کم ہو پہونچے اور کثرت حرارت مین
تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جاوے یہ دوا پلاتے ہین بزرالبنج بیروح ایک قیراط حلتیت قریب ثلث باقلی کے ۔ ازین قبیل ہے
یہی دوا ہی فوتنج بستانی ۴ مثقال تخم اونگن ۲ مثقال افیون ایک مثقال چھوٹی چھوٹی قرص بناکر سایہ مین خشک کرین مقدار شربت
اس دوا کی ایک درم ۔ یہ بھی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب بستانی یا نہری ثوم
بری یعنی لہسن اور راس تازہ ہموزن پہلے پانی مین بھگوئین اور اسکے بعد جوش دین اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کرکے بقدر
ایک اوقیہ کے پلائین **ایضًا** تخم کرفس انیسون قردمانا ہر ایک سے ۵ درم سعتر بری غافث ہر ایک سے ۷ درم نانخواہ ۴ درم شکاعی ۳ درم
زبیب ۱ اوقیہ تین رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل باقی رہجاوے تب پلائین ۔ یہ بھی دوا اونکے واسطے بہتر ہے نانخواہ سنبل الطیب
فوتنج ہر ایک سے ۱ درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک ۷ درم حلتیت ۵ درم زنجبیل ۴ درم سلیخہ ۳ درم بقدر کفایت کے شہد ڈالکر معجون بنائین
آب کرفس اور رازیانہ کی ہمراہ پلائین مقدار شربت اس معجون کی ایکدرم **ایضًا** یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم افسنتین
طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لک مغسول چینی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چنبر ۲ درم آب کرفس مین قرص بنائین **ایضًا**
ربع بلغمی کے واسطے مر ۵ درم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ۴ درم جندبیدستر ۳ درم انیسون ۳۰ درم تخم کرفس
کرویا یعنی زیرہ رومی چار چار درم حماما پوست سلیخہ میعہ ہر ایک ۱/۲ ۲ درم سیسالیوس اذخر و خون سیاؤشان ہر ایک سے ۲/۱ درم
۔ اگر لرزہ مین شدت ہو جاوے شیر گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرانا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آئے تقویت اس دوا کی جو دوائین
اوپر مذکور ہو چکین ہین اونسے بحسب وقت کرنی چاہیے ۔ تجزیہ اوس نطول سے جسمین شبت و بابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کے بہت سے
چادرسے اوڑہانا مخونت کو جمع کرتا ہے **بیان اون نسخہ جات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے**

ہلیلہ کابلی ۲ درم افتیمون افسنتین ہر ایک ۵ درم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آلہ بر واحد ۳ درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک ۱ درم اس کا جوشاندہ
بناتین یہ نرمی اسہال کرتا ہے ۔ یا کشمش ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک ۸ درم شاہترہ ۷ درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد ۲ درم [illegible]
بیخ اذخر بیخ احارہ درم ۱۰ رطل پانی مین جوش دین جب ایک رطل باقی رہجاے استعمال کرین جب خفیف اگر [illegible] ایک
استعمال کیا جاے نافع ہوگا اور مجرب ہے ۔ افتیمون تربد ہر ایک ۱۰ درم کرد انیسون ہر ایک [illegible]
رازیانہ ہر واحد ۳ درم لسفائج ۱۰ درم غاریقون [illegible] درم ایارج فیقرا ۱۱۰ درم [illegible] کی گولی بناتین [illegible]
اور درم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کریگی [illegible] درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک [illegible]
[illegible] دوا نفع کریگی اور یہ نرمی سے اسہال کریگی
[illegible] افیطوس یعنے ککرونده عصارہ غافث [illegible]
[illegible] درم خواہ اس سے معجون بنائین یا گولی تیار
[illegible] تین ہفتے تک کسیقدر تلطیف کیجاے تا انیکہ جس
[illegible] پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح ہو کہ گوشت اور زہومات یعنی اون چیزون سے جنمین لیسدار مادہ ہو بالکل پرہیز کرایا جاے اسلیے کہ
[illegible] مادہ کو کم کرے گی اور اوسمین خفت پیدا کرے گی اور اونکی [illegible] مرض مین کمی ہو جائیگی ۔ بعد تین ہفتون کے البتہ قوت کی زیادہ
ابقا کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سمک رضراضی خواہ بہشت خواہ چوزہ ماکیان اور تیہو وغیرہ کے [illegible] ۔ جب ایسی غذا تین ہفتہ تک بجاے
اور مع اون تین ہفتون کے جسمین تدبیر لطیف ہو چکی ہے اب ۶ ہفتہ گذر جائین اور مرض مین نقصان پیدا نہو بہ رعایت قوت کی [illegible]
زیادہ قوی غذا اسے کرنی چاہیے اور ایسی چیزین کہلانی چاہئین جو زیادہ قوی ہون مثلاً گوشت مرغ جوان اور بزیکسالہ اور جس طائر کا گوشت
گرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو ۔ یہ بہی ضرور جاننا چاہیے کہ مروج کی غذا مین شرط یہ ہے کہ اوسمین چند
فضیلتین جمع ہون ۔ اول تو یہ کہ نضج پیدا نکرے بلکہ محلل ہو اوس نضج کے جو خلط سودا سے پیدا ہوتا ہے ۔ دوسرے یہ کہ غلیظ نہو بلکہ لطیف
[illegible] کی ہو ۔ تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ لینکی طبیعت کی صورت نہو بلکہ روانی شکم پیدا کرے ۔ چوتھے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو وہ صالح
ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمین حرارت اور رطوبت ہو ۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکہ غذا دیجاتی ہے اور
کتنے گھنٹے نوبت سے پہلے اور کسقدر بعد نوبت دے سکتے ہین اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا کہ بشیر بعین وقت نوبت خواہ قریب اوسوقت کر دیجاتی ہے
اگر غلبہ ضعف کا خوف نہو ۔ پہر بہی صواب یہی ہے کہ تپ حالت گرسنگی مین آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کیطرف سوای مادہ مرض کے
نہو جاے اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح مین مشغول رہے ۔ شراب صاف رقیق اس مرض مین نافع ہے **علاج ربع لازمہ کا**
حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کی ہے
اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزین اسمین بالتخصیص ایسی ہوتی ہین کہ اوسمین نہین ہوتی ۔ اونمین سے یہ بہی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ
مین اگر ادویہ مسخنہ کا استعمال ہو تو میلان بجانب اعتدال خواہ تبرید ہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اسلیے کہ تپ لازم ہے اسیواسطے
واجب ہی کہ اسکے علاج مین سکنجبین اور گلقند اور سکنجبین بزوری اور ماءالاصول جسکا مزاج معتدل ہو اور افشورہ بہ جو شہد سے شیرین کیے جائین
۔ ازانجملہ خصائص یہ بہی ہے کہ فصد اس مرض مین واجب تر ہے اسلیے کہ مادہ عروق کے اندر محصور رہے ۔ ازانجملہ یہ بہی ہے کہ اسمین اجازت

گذشتہ کی نسبت ربع مفردہ سے کمتر ہے۔ حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور بعضے لوگ
ان حمیات کو دوائری کہتے ہین یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہین جو ہم جنس مادہ ربع کی سوداویت مین ہوتا ہے
مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور اکثر سودائی بلغمی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہین۔ سدس اور سبع اور انکے علاوہ تسع وغیرہ
انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کیا ہے اور قائل انکے وجود کا ہے اور جالینوس کا بیان یہ ہے کہ مین نے اپنی تمام عمر مین کوئی
تپ ان اقسام کی نہین دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی متمیز ہوا اور بقوت دورہ کرے نظر سے نہین گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور
اور پوشیدہ ہوگی۔ جالینوس نے توجیہ قول بقراط مین لکھا ہے کہ اگر موجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جاوے تو حمی
سبع خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سوء تدبیر جیسے کھانے اور پینے کی امور مین واقع ہو ٹھہریگی اسطرح پر کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرے اور
اوسی طور پر چند بار کرتا رہے اولاً تو اوس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے اور وقت اوسکا ایسا ہی ٹھہرائے
اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع اور تسع کے ہوا اور یہ تپ پیدا ہوا اور اگر اس عادت کو ترک کرین اور اصلاح کرے تو بر آئینہ
تپ اس قسم کی عارض نہوتی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دورات اونہین تدبیرات کی ہین
نہ ایسے مواد نہین ہین جنکا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسی حمیات کے امتحان مین ایسی ہی سوء تدبیرات کی
رعایت کیجاوے تاکہ غلط واقع نہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات مین کیا جاوے جو مستلزم دورہ حمیات
کے ہوتے ہین۔ علاوہ برین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کی وجود کا منکر ہے اور گویا اوسکی رای مین اگر ایسے حمیات کا وجود ہے تو اوسکا
سبب خواہ اصل اور موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہے مثلاً سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بعد تحقیق کے قائل حمیات سبع اور تسع کا ہوا ہے
۔ اور پھر چونکہ محال نہ تھا ایسے حمیات کا خواہ متعذر ہونا بوجہ مادہ کے ہین اور بدیہی نہین ہے اور بخوبی واضح نہین ہوا ہے تاکہ احتیاج اوس تاویل کی
ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ جس طرح دوران مادہ عفونت کا ربع مین چوتھے
دن ہوتا ہے اگر پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالہ اور تعذر پیدا ہوگا پھر ظاہر وجہ کو ترک کرکے
تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیون پیدا کیجاوے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہین تجویز کیا باوجودیکہ ربع مین اوسکی نظیر موجود
اوس سے صاف یہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہین تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے مثل وہ باتین جو بقراط نے
ان حمیات کی بارہ مین ذکر کی ہین یہ ہین کہ حمی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہین ہوتی۔ اور حمی تسع اوس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے اور یہی قتال
ہوتی ہے۔ یہ بھی بقراط کا ہے کہ حمی خمس سب حمیات سے زیادہ ردی ہے اسلیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہے خواہ بعد سل کے ہوتی ہے
اور جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی تپ
نہین دیکھی۔ مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ حمی خماسی کو اردء حمیات کہتا ہے اوسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اوسکی مراد دق
ہے یعنے لازم کو ذکر کیا ہے اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اوسکے قول مین موضوع قضیہ مہملہ کی ہے کہ اس الف لام سے استغراق
اور عموم نہین مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم مین جزئیہ کے ہوتا ہے اس سے یہ مراد ہوگا گویا بقراط نے اس طرح کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم
ایسی ہے کہ جو اردء حمیات سے ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل دق ہوکے اور بعد دق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل دق یا بعد دق کے
ہوتی ہے یہ ہین کہ حمیات مین جسوقت طول ہو جاتا ہے اور اذیت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر اشتعال

ان ہونگا اعضا [illegible] تنگ ہوتا ہے اور [illegible] ہو جاتی ہیں اور ایسے حمیات [illegible] ہے یہ بات [illegible]
[illegible] جاتی ہین آگے یہ اسباب [illegible] ہوتا ہے [illegible] پیدا ہو اسکا بیان سل کی بحث مین بیان بھی کیا [illegible]
[illegible] اوسوقت ہوتا ہے [illegible] لیکن آگے وہان زیادہ [illegible]
[illegible] ہون اور رواویت [illegible] اوسوقت [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] اشتعال کرنا چاہیے تھا اور [illegible] پیدا ہو جائیگا اور [illegible] قوت
ہین [illegible] بدن کی یہ ہے کہ [illegible] استعداد [illegible] اشتعال کی ہو جاسے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہ حمی [illegible] کی قبول [illegible]
[illegible] ہی۔ پھر چونکہ دق جسوقت پہلے پہل پیدا ہو کو دو برودت مین ہے کہ [illegible] دق مین اخلاط ہو [illegible]
[illegible] عفونت [illegible] ہوگی ایک تپ پیدا [illegible] دقیہ کی [illegible] سے [illegible] بدن نحیف ولاغر ہو چکا ہے [illegible]
پیدا ہونے سے رداءت اور زیادہ تر ہے کی اسلیے کہ یہ تپ خلطی [illegible] ہوگی کہ [illegible] مین بھی پیدا ہوگیا
[illegible] مین سے مقدار قلیل باقی تھی اور اسی جہت سے حرارت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہی اسکی وجہ [illegible] کی زیادتی [illegible] کی
ہے کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہوتی اور دو چند ہونے کی سبب ہوگی۔ ضرور نہین ہے کہ جن امراض [illegible] کا اتفاق [illegible]
یا کسی بلد مین نہو تو ان امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جاسے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور نہین کہ اگر حمی خمس کا وجود
مانا جاسے تو اوسکے واسطے ایک پانچوان مادہ علاوہ اخلاط چہار گانہ کی تجویز کیا جاسے اسلیے کہ خلط سوداوی کا دورہ جو ربع مین ہوتا ہے
اوسکی یہ وجہ نہین ہے کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہے کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اوسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہے بنسبت
قلت اور غلظ کے اسکے زمانہ مین اتنی مدت کھچتی ہے اور کبھی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض ابدان مین سوداے غلیظ بنسبت مقدار بدن بوجہ
کے کم ہو کر اوسمین عفونت پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین دن عارض ہو۔ کسی معترض کو یہ منصب نہین ہے کہ ہمارے [illegible]
یہ احتمال پیدا کرکے باطل کرے اور کبھی کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہے اگر اوسمین کمی اور غلاظت زیادہ ہو اوسکی جہت سے ایک [illegible]
غب کی پیدا ہو مثلاً سبع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہون۔ اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے [illegible]
نہی ایسا ہی جو اپنے دعوی کی نقیض سے براہ تجویز لازم نہو مگر مجرد تجویز اور فرض محض اوس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکھا نگیا ہو اور سنا
گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اوسکا مشاہدہ کیا ہو کافی ابطال مدعی مین نہین ہوسکتی اور نہ یہ تجویز برابر اس تجویز کے ہوسکتی ہے
جسکا مشاہدہ مثل بقراط بانی فن نے کیا ہے۔ مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہے کہ اوسنے حمی تسع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ
خود مین نے چند بار کیا ہے اور اوسکے معالجہ مین مجھے باضطرار اسبات کا قایل ہونا نہین پڑا کہ اس تپ کا مادہ سودا کے سوا اور خلط بھی ہے

علاج اصناف ان حمیات کا حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہے اور اسکے علاج مین حاجت فاقے اور تلطیف تدبیر کی
زیادہ ہے۔ اور نبیذ ایسی جس سے مادہ غلیظ متحلل ہو جاے اور نضج پاوے بھی پیدا کرنی چاہیے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہے
کہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونون مین عناد ہے اسلیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونون کا اجتماع ہو جاے
۔ چونکہ حمیات ایسی نہین ہین کہ انکی جہت سے قوت مین زیادہ ضعف پیدا ہوا اسلیے ہم بلاخوف تلطیف تدبیر کرتے ہین اور ایک
مدت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہین اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہین ایسی غذا دیکر کرتے ہین جو غذائیت

جب باقی رہتی ہے [illegible] ہوا اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہوا ور تغلیظ ادویہ کی [illegible] زیادتی پیدا کرے ب
تعالیٰ [illegible] کہ تریاق اور تخم ترب ہمین خرابی داخل ہو اور [illegible] قے کرانی اور استفراغ
اسہال مین [illegible] اونکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے [illegible] تعویق بذریعہ ادویہ کی تمام
کہ ہم مین [illegible] استعمال نکیا جاوے اور مرطبات [illegible] ہو جمی دق کا علاج اور معلوم ہو چکا ہے کہ اعضا
بانی ہمین مختلف قسم کی رطوبتین ہین اونمین سے بعض رطوبتین ایسی ہین جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہین اور
[illegible] کا نام ہے ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہین جو رگونمین مخزون رہتی ہین اونمین سے ایک [illegible] قسم ہے جو تمام اعضاء
اصلیہ مین پراگندہ ہے مثل شبنم کے اور یہ دونون قسمین یعنی جو عروق مین مخزون ہے اور جو [illegible] پراگندہ ہے اور انکی پہلی قسم
جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے نمی عفونت کا مادہ ہے جیسے ابتدا مین حمیات [illegible] ہوا ہے کہ کل غذا جسقدر
بدن مین حاصل ہوتی ہے صرف نہین ہو جاتی بلکہ اوسمین سے ایک حصہ تغذیہ اعضا مین صرف [illegible] باقی رہتا ہے ۲ بعض رطوبتین
ایسی ہین جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے یہ وہ رطوبتین ہین جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہین یعنے اوس مقام تک
پہنچ جاتی ہین اور اوس عضو تک پہنچ جاتے ہین جسکی جز تحلل کا بدل نہین کی اور اوسکو قائم مقام ہو نگی اور یہ رطوبات اوس عضو مین باقی
پیدا کرے اوسکے مشابہ ہو نگی اگر زمانہ اسکے سیلان کا قریب ہو اور ابھی یہ بستہ نہین ہوئین ۳ اونمین سے کچھ رطوبتین ایسی ہین جنکے ذریعہ
سے اعضا متشابہ الاجزا اول خلقت سے اپنی اجزا مین اتصال بہم پہونچاتے ہین اگر یہ رطوبت باقی نرہی تو ان اجزا مین تفرق ہو جاکر
اور تفتت یعنی ریزہ ریزہ ہونا اور تترب یعنے خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جاوے مثال رطوبت اولی یعنے اوس رطوبت کی جو
مثل شبنم کے پھیلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو چراغ [illegible] بھرا ہو مترجم کہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر مین شراح قانون اختلاف کرتے
ہین بلحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کر کے ترجمہ کیا ہے متن مثال رطوبت ثانی
کی یعنے وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جیسے تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت
ہے جسکے ذریعہ سے اجزاوی کے آپسمین متصل ہین جس سے بتی بنائی گئی ہے جسوقت [illegible] اصلی [illegible] پیدا ہوتے ہین خصوصا
قلب مین اشتعال اولی پیدا ہو اس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہے [illegible] اول حمیات مین [illegible] بیان ہو چکا ہے
حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دق نہین کہتی بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو
یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دق نہین ہوتی گو منجر بدق ہو جاتی [illegible] یہ اشتعال اولی جو قلب مین پیدا
ہے اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصا قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کو تیل کو جذب
کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا کہلاتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا جو اسم جنس ہے کیا جاتا ہے اور زبان یونانی مین اسکو انطیقیوس
کہتے ہین اسلیے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہین ہے جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت
کو فنا کر کے دوسرے قسم کی رطوبت کا تحلیل شروع کرے یعنے جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اوس رطوبت کی فنا کرنے مین مصروف
ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس
درجہ کا نام ذبول ہے اور یونانی مین فارلیموس کہتے ہین اس درجہ کے واسطے امتداد ہے اور تین زمانے اسکی ابتدا اور وسط اور

انتہا کے پیدا ہوتے ہین پہر جو شخص انتہای ذبول کو پہونچ جاے جان بر نہین ہوتا اور کمتر اس زمانہ مین قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے گو مشیت الہی سے
غالب ہے خصوصاً جب اس درجہ کو پہونچ کر اوسکا گوشت باریک اور کم ہو جاے جبکہ دوسری رطوبت فنا ہو چکتی ہے تو اوسکے بعد تیسرے قسم کی رطوبت مین اشتعال
پیدا ہو جیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا مین اتصال پیدا کرتی ہے جلا دیتا ہے [illegible] درجہ دق کا ہے [illegible]
مفتت اور مخشف کہتے ہین اور یونانی مین ذخبیس اسکا نام ہے ۔ دق الیا مرض ہے کہ اسکے [illegible]
مقرر ہین ۔ ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ تعلق حمی دقیہ کا یا اون رطوبات سے ہو جنکی لبستگی کا زمانہ قریب ہو [illegible] گوشت [illegible]
یا اعضاء اصلی جو سخت ہون مثل ہڈی اور پٹھے کے اوس سے متعلق ہو اس قول سے اگر یہ معنی سمجہے [illegible]
کرتی ہے جو رطوبت اوسکے متعلق یعنے عضو خاص مین موجود ہے پہر ہماری تفسیر اور اس قول [illegible]
رطوبات کو فنا کرتی ہے جنکی لبستگی کا زمانہ قریب ہوا اوسوقت یہ قول صحیح نہو گا یعنے بدون فنا رطوبت اولیٰ [illegible]
بانجماد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے ۔ کبہی دق بعد حمی یومی کے واقع ہوتی ہے اور کبہی بعد حمیات عفونت اور [illegible] اورام کے پیدا ہوتی ہے اور
اور یہ نہین ہو سکتا ہے کہ دق ابتدائً عارض ہو اسطرحپر کہ اعضاء اصلیہ مین پہلے پہل اشتعال پیدا ہو اور کسی [illegible] مین اسکے پہلے اشتعال
نہو مگر بحسب عادت یہی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح مین سخونت عارض ہو لے اوسکے بعد [illegible] اعضاء اصلی مین سخونت پیدا ہوتی
ہے ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتدائً اعضاء اصلی تک پہونچے ۔ [illegible] کبہی دق پیدا کرتا ہے اور
کبہی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اوسکا بشدت ہوا دق پیدا ہو گی اور اگر بضعف ہوا تو حمی یوم پیدا ہو گی جیسے آگ لکڑی کو [illegible] جیسے فنا
کرتی ہے کبہی اوسمین گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوسمین دہوان اوٹہتا ہے اور کبہی لکڑی مین آگ بہڑک جاتی ہے [illegible] حمی عفونت [illegible] اکثر دق
کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اسلیے کہ حمی عفونت مین شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت لطیف غذا کی اوسمین حاجت ہوتی ہے اور [illegible] کی قطعاً
ممانعت ہوتی ہے اور مراعات جانب قلب کی طلا اور ضماد سے کم کیجاتی ہے خصوصاً اون اعضا کی بیماریون مین جو گرد قلب کے ہین جیسے حجاب
۔ اکثر اضطرار طبیب کا جو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب اور ماء اللحم پلانے اور دواء المسک [illegible] کہلانے کی
اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام کار مین دق پیدا کرتی ہے ۔ کبہی دق عفونت اور اورام کے ساتہ مرکب ہو جاتی ہے ۔ دق کا پہلا درجہ پہچاننا
دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر مین یعنے دوسرے درجہ مین شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنے
ذبول مین یقیناً قابلیت علاج کی باقی نہین رہتی پہر تیسرے درجہ کا کیا مذکور **علامات دق** سے کہ نبض دقیق صلب [illegible] ضعیف
ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے لمس مدقوق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا مین جو ہاتہ بدن پر رکہا جاے تو حرارت سوزش سے کمتر
گرمی محسوس ہوتی خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط مین مشتعل ہوا کسی ہی مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتہ تہوڑی دیر تک
رکہا رہے ہوتی ہے تند بقوت اور لذع ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑہتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ مین جہان
عروق اور شراین ہین حرارت کا اور اون بیماریون کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جسوقت معدہ مین وارد ہو حرارت
مین ترقی اور بالیدگی پیدا ہو کر شدت ہو جاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے ایسے خوف سے بعض جہال اطبا مدقوق کو غذا سے
منع کرتے ہین اور بہت جلد بیمارونکو ہلاکت مین ڈالتے ہین ۔ دق کی حرارت بڑہنے کی مثال بعد غذا اسکے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی
تیل ڈالنے سے بڑہ جاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چہڑکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنے شدت حرارت بعد غذا اسکے پیدا ہونی [illegible]

علامات قویہ مین سے ہے۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً لثقہ مین یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہین ہے کہ یہ بھڑک ضرور
پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے۔ دق مین یہ بھڑک ایسی نہین ہے جو اور حمیات مین بعد تضاغط کی پیدا
ہوتی ہے اور نہ بطور دورہ معینہ کے یہ اشتعال دق مین ہوتا ہے بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا اوسیوقت یہ بھڑک پیدا ہوتی ہے۔ دق کا
مریض جسقدر حرارت اوسکے بدن مین ہوتی ہے اوسپر آگاہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکا خوگر ہوجاتا ہے
اور گویا عضو کا مزاج اصلی وہی ہوجاتا ہے۔ اور کتاب اول مین بخوبی بیان ہوچکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہوجاے اوسکا کیا
حال ہے مگر اوس مریض کو فقط بروقت کہانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے
۔ حمی یوم کا منتقل ہونا بطرف دق کے اوسکی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ ہو اور اکثر بارہ گھنٹے کے بعد تپ مین
انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تجاوز کرجاے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کرے پھر اوسکو ضرور دق جاننا چاہیے
۔ دق کا مرکب ہونا اور حمیات کی ساتہ اوسکی علامت یہ ہے کہ جب تپ اوترجاے اوسکے بعد حرارت بالبدیہ بعد آخر انحطاط کے باقی
رہے اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے۔ اور براز
اور بول مین دہنیت پیدا ہو اگر ظاہر مین تو حمی دق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ نبض مین وقت ابتدا
نوبت کے تضاغط واقع ہو جسکے معنی اوپر بیان ہوچکے اسلیے کہ تضاغط حمی دق مین نہین ہوتا۔ **یہ بھی ضرور جاننا چاہیے**
کہ اکثر جو تپ دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہے یعنے پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہوکر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی
دق مین مزاج کبد کا بھی فاسد ہوجاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم اور مونہہ پر بھی پیدا ہوتا ہے **علامات ذبول کے** جسوقت
حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچی صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑہ جاتا ہے خصوصاً اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام
ہون جو متحلل نہوسکین اوسوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح سرعت بھی بڑہ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم
ہوجاتی ہے جسے ذنب الفار کہتے ہین۔ اگر بحسب پینے شراب حار کے درجۂ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بدل ذنب الفار
کی سی ہوجاے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیے کہ اوسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور پیشاب مین چکنی
اور جہلکی جہلکی سے پیدا ہونگے اور آنکہ اندر کو بیٹہنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکھین بالکل بیٹہ جائین گی اور براز خشک مثل مینگنی کی
ہوا کریگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اونچے ہوجائین گے خصوصاً چہرے کی ہڈیان بالکل نمودار ہوجائین گی اور دونون کنپٹیان
بیٹہ جائین گی اور کہال پیشانی کی کہیچ جاے گی رونق جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبار آلودہ ہے اور آفتاب نے جلا کر
خشک کردیا ہے پلکون پر ایسا بوجہ ہوجائیگا کہ وہ مسکین کی آنکہ ایسی ہوجائیگی جیسے نیند بہری ہوئی اور بند رہے گی حال آنکہ نیند نہ
آئیگی ناک کی ہڈی پتلی ہوجائیگی اور بال جہڑ جائینگے کے جون بہت پڑین گے پیٹ ایسا دبلا ہوگا کہ پیٹہ سے ملجائیگا گویا ایک خشک جلد کہچک
دونون جلد ہوئیتن گی اور اوسکے ساتہ سینہ کی بھی جلد کہچ جائیگی پھر جسوقت ناخن ترچھے ہوکر مثل قوس کے ہوجائین مرتبہ ذبول کا
تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو غضروف پگہلنے لگتے ہین پھر اوسکے اچھے ہونے کی امید نہین ہے **علاج دق کا**
تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہے منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنی اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے
اور اپنے ضد کے اسباب کی دوری ہونے سے۔ کبھی سبب ایک کا واسطے دوسرے فائدے کے ضد ہوتا ہے مثلاً سبب تبرید کا کہ وہ سبب

تجفیف کا بھی ہے اور تجفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کا ہین اوس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے ۔ کبھی سبب ترطیب کا بھی بعینہ سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہی جیسے شراب پلانا کہ اوس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے ۔ لہذا اوس معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدبیر دوسرے کی ضد نہ واقع ہو اور اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر نہو جو خالی از یبوست ہو اور بارد مسکن ... پہلے یا پیچھے ایسی چیز دینا چاہیے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب ... ہیں کہ اوسکے بھی ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو ہو دینی چاہیئن ۔ اگر سبب دق کا ... ورم خواہ الم کسی عضو ... کا ہو اوسکا علاج پہلے واجب ہی ۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقون ... کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال محموم کے یقیناً ہو تو اوس شخص پر واجب ہی کہ شروع معالجہ کا اسطرح کرے کہ ... علی الصباح مریض کو قرص ... کافور وغیرہ مع سکنجبین کے پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو مع سرطان یعنے کینکڑے کی اہلائی اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند کرتا ہو ... نہ جانتا ہو یا آش جو کو مع جلاب یا آب انار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسپغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کی نہو ۔ تدبیر مابعد کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹھنڈی ترکاریونکا بھی استعمال کرانا چاہیے ۔ قرص کافور بھی استعمال مناسب ہی اور ضمادات باردہ اور ملنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جاتی ہین اور ہوا مکان کی تبرید ... کہ جاڑون مین بھی کرنی چاہیے اگر بوجہ ضعف کے متحمل ہو اور سرد کا نہو تو ایک چادر اوڑھا دینی چاہیے اسواسطے کہ ہوا کی تبرید ماقوق کیواسطے بہت افضل ہے ۔ صندل مین رنگے ہوئے کپڑے خواہ کافور مین اوسکو پہنانے چاہیئن لخلخہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہوا اور فواکہ سرد اور شاہسفرم یعنے تلسی جسپر گلاب ... کا ہو استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیے کہ بوقت برامد ہونے عرق کے حمام مین بیٹھین اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا اون اعضا پر جو قریب اعضاء تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبھی نفس اور صوت کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے ۔ واجب ہے کہ میل خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کر رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اوس سے اور بھوک اور پیاس سے بچانا چاہیے ۔ ضماد مبرد جس کا استعمال مدقوق کیواسطے مناسب ہی اوسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہی عضو سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اونکا مبرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہی مگر چاہیے کہ اونمین اجزاء قابضہ شریک نہون اسلیے کہ قبض جس طرح تجفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کی مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بھی واجب ہی اتنی دیر تک نہ باقی رہے کہ اوسمین گرمی آجای اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہوی ۔ ضماد مین اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہو اسلیے کہ اگر تبرید شدید پیدا کریگا دو نہین کہ عضو مین ضعف آجای یا اگر قریب اعضاء تنفس کے ہوگا دو نہین کہ حجاب وغیرہ مین تجمد پیدا کر سکے یا آسانی برامد نفس کو منع کرے ۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذاء لبنی سے بھی ہوتی ہے اور فواکہ سے بھی اور آبزن اور مرطبات یعنے ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوقات یعنے سونگہنے کی چیزین اور سعوط اور راحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے اور اس سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ادویہ مبردہ کا بیان ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اونپر غذائیت غالب ہی جیسے آب جو مین سرطان اگر پختہ کرین بحیثیت شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہوگا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ اور کہاڑ دالنا ضرور ہے اور سردپانی اور نمک شبرین اور خاکستر سے اونکو خوب دہونا چاہیے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف

ہوجاتین اور رہو مت یعنے بو ہی نا خوش خواہ تخم وغیرہ جو کچھ ہو سب دفع ہوجاے بعد ازان آب شعیر مین نکانا چاہیے۔ خواہ مادہ گاو کے دودہ کی چہاچہ ہین یعنے پتلی دہی مین۔ خواہ عصارہ بقولات مشہورہ کے جو ادبرا اور حمیات کے بیان مین مذکور ہو چکے۔ خواہ لعاب اسپغول کہ یہ بہی مرطب ہو۔ سرکہ مین تخفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بہی زیادہ ہے اسلیے اسکا استعمال دونون فائدہ کے واسطے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لعبیہ ملا کر پلانا چاہیے۔ گدہی کا دودہ گمان غالب یہ ہو کہ باوجود ترطیب کے تبرید بہی پیدا کرے تا آنکہ ایک گروہ اطبا نے مادہ گاو کے دہی پر اسکو فضیلت دی ہے مگر اوسی مریض کو مادہ خر کا دودہ موافق ہوگا کہ سواے تپ دق کے کوئی اور تپ خلطی مین مبتلا نہوا ورنہ کوئی ایسا مادہ یا خلط اوسکے بدن مین ہو جو عفونت پر آمادہ ہو۔ پہر اگر دودہ پلانے کی رای مسلم ہو تو اوسکی پہٹ جانے اور معدہ مین دہی بن جانے کا بچاو ضرور کرنا چاہیے شکر کا استعمال اوسکے ہمراہ اس ضرر کو دفع کرتا ہے۔ اگر دودہ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہوا ہو بنرمی اوسکا اسہال کردینا چاہیے اور اجزاء مسہلہ سے اگر خوف زیادہ ہونے سخونت کا ہو چند روز تک ٹہر جانا مناسب ہو۔ اور اقراص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور آب خیار کہ کا بہی استعمال جاری رہے بعد ازان پہر از سر نو وہی معالجہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تہا اور آب اطمینان ہو گیا کرنا چاہیے جو دوائین تبرید محض کرتی ہین اور اونمین ترطیب مطلق نہین ہے جیسے قرص کافور یا قرص لبسد علاوہ اوسکے یہ قرص بہی بکار آمد ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد ۴ درم گل سرخ ۶ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کہربا ہر واحد ۳ درم ان اجزا سے قرص طیار ہوں مقدار شربت دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضاً قریب باول بارتنگ نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد ۳ درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد ۴ درم خشخاش ۵ درم گل سرخ تخم کدو تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد ۶ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد ۷ درم رب السوس ۸ درم لعاب بہدانہ مین گوندہ کر قرص طیار کرین۔ مروخات اور طلا اور ضمادات مبردہ اور نشوقات اور سعوطات مبردہ اونکا بیان کتاب ثالث مین ہو چکا ہے سب سے بہتر وہ مروخات ہین جنمین روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ تر ہاکی بچہاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہئین کہ پہیلتے ہون اور باوان اونپر ٹہر نہ سکے جیسے کسی چمڑے سے بنائی جاتی ہین کہ جنمین گلاب خواہ کتان یعنے السی چپڑی ہو جیسے طبرستان مین بنائی جاتی ہین اور اوسکے اندر بجاے روئی کے ریشہ کتان مخلوط لینی دہنے ہوئے بہرے جاتین اور ہر روز بدل جایا کرین خواہ بچہاون چمڑے کے ہون کہ اوسکے اندر پانی بہرا ہے جیسے مشک اور پکہال وغیرہ مگر اونکی دوخت ایسی ہو کہ پانی پہیلا رہے اور یکجا نہو سکے جیسے لحاف وغیرہ مین ایسے ڈورے ڈالتے ہین کہ روئی سمٹنے نہین پاتی اور فرش کی جگہہ قریب پانی اور ٹہنڈی ہوا اور نیچے بچہونے کے سرد تر درختوں کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی پتیان اور پہول بہی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور پتلی پتلی ڈالین انگور کی اور مثل اوسکے **بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کے مزاج مین ترطیب پیدا ہو** جن دواؤن سے ترطیب اور تبرید دونون پیدا ہوتی ہین اونکا بیان تو اوپر ہو چکا۔ اب طریقہ استعمال دودہ اور چہاچہ جسکا مکہن نکال لیا ہو اوسکا طریقہ خواہ استعمال آبزن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلاء وغیرہ تمام تدابیر مین کلام باقی ہے۔ دودہ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور یبس معدہ مین اوپر بیان ہو چکا اوسے قانون کلی سمجہکر اوسی پر کاربند ہونا چاہیے کوئی دودہ بعد عورت کے دودہ کے مقابلہ گدہی کے دودہ کا نہین کرسکتا ہے اور اوسکے بعد دودہ بکری کا ہے لیکن اوسکی چربی کے واسطے سرد تر گہاس اور ترکاری بہی ایسے مزاج کی تجویز کرنی

چاہیے اور جس طرح [illegible] دودھ کو اگر [illegible]

دودھ [illegible] اور کوئی [illegible] گرم [illegible] خواہ [illegible] کی اور [illegible] استعمال [illegible]

ابتدا [illegible] ابتدا ان کا [illegible] کہ [illegible] پستان سے [illegible] طرح [illegible]

اور [illegible] کہ [illegible]

[illegible] اور [illegible] دودھ [illegible]

ابتدا [illegible] ممکن ہے بشرطیکہ [illegible]

[illegible] جو شیر گرم ہو اور اوسمین زیادہ گرمی نہو اور یا نیم گرم [illegible] بارد [illegible]

اور [illegible] نہ آنے ایسے چہ جائیکہ پسینا [illegible] گرم اوٹھے اور اگر ابتدا

[illegible] کرنا جائز نہیں ہے مگر ضعف بدن مریض [illegible] کا سرد آبزن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے [illegible]

ابتدا [illegible] آبزن [illegible] اصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن [illegible] ہوتا ہے مگر [illegible]

مدقوق کے مزاج مین پیدا کرتا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدن مین زیادہ ہو ابتدا اور دق مین [illegible] اس [illegible] کا

ہوتا ہے کہ سرد آب زن سے دق [illegible] مین [illegible] مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق [illegible] پیدا ہو [illegible] جاے تب [illegible]

کے موت [illegible] مین آتی ہے [illegible] تک زندہ رہتا ہے۔ اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی [illegible] دوا کرین کہ انجام

اوسکو دق [illegible] عارض ہو۔ آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر مین ہے کہ کسیقدر گرم آب زن سے ابتدا کرین اور رفتہ رفتہ

بارد آبزن کرین تاکہ برودت معتدل ہو اور تحمل اوسکا ہو سکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہوجاتا ہے اسواسطے کہ تکلیف اور الم

اوسوقت ہوتا ہے کہ دفعتہ [illegible] مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو۔ ایضاً چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اوس

توانائی کی جہت سے تحمل سرد پانی کا ہوجاتا ہے۔ اگر تمام دن مین تین مرتبہ آبزن کیا جاے بہتر ہووے۔ استعمال آبزن کا باسانی کیا جاسکتا [illegible]

ساقط نہو جاے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹے بہتر ہے اور اگر بدن [illegible] واسطے کھولنے مسامات کے دودہ دینے کے بعد پہلے آبزن کرین

اور پھر آب جو وغیرہ پلاتین بعد اوسکے تھوڑی دیر صبر کرکے پھر آبزن کا استعمال کرین تاکہ غذا تمام بدن مین پھیل جاے یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اور

بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کرین مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصاً اگر روغن بنفشہ روغن

کدو مین بنایا جاے اسی طرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال ایسے آبزن کی طرف کرین جو مائل بہ اندک برودت ہو اور اس

برودت کا تحمل بھی ہو سکے بعد اوسکے مالش تیل کی کرین یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کرلین اوسکے بعد آبزن نہایت سرد کا استعمال

کرین جب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی مین داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہین ہے۔ اس تدبیر کا

عمدہ وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو۔ اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آب زن کرنے کے دفعتہ آب سرد مین غوطہ لگاتین علاج کی بابت

یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمین شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم

ہے مگر منفعت بھی اوسمین کم ہے۔ جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جاے اوسکی برودت اتنی ہو جیسے کہ میونکا پانی سرد ہوتا ہے کہ اوسکی [illegible]

شیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ مین ہوتی ہے۔ اگر خالص دودہ کا دوہنا اوسکے بدن پر بشرطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملاکر دودہ مین اگر

دوہنا

ضعیف ہو [illegible] کرے [illegible] اسکے استعمال آب زن کا کیا جاسے یہ بھی بہتر ہے [illegible]
[illegible] وہی انہیں دودھ میں جو اوپر لکھی گئی [illegible] کہ [illegible] بدن [illegible]
اور [illegible] کے رات اوسی طرح [illegible] حمام میں [illegible] کے داخل ہونے کی [illegible] لیکن اگر اتنی
گرمی ہو کہ پسینا آجائے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن میں پیدا کرے [illegible] گرم [illegible]
[illegible] حمام ایسا ہونا چاہیے کہ پانی [illegible] گرم ہوا اور ہوا [illegible] گرم [illegible] پانی کی گرمی [illegible]
ایذا [illegible] اور نہ پسینا نکالے اور اگر اوسکے بدن میں کوئی مادہ [illegible] ہو جو مادہ متعفن [illegible]
بھی استعمال حمام کا جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اوسوقت [illegible] کا وقت ہو [illegible] حمام [illegible] اگر زیادہ ٹھہرا
[illegible] جلد [illegible] نکل آئے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز [illegible] کرنے والی [illegible] اسکے کھانے
جو [illegible] یہ وہ چیزیں کہ جو اور دودھ سے بنائی جاتی ہیں ۔ اگر حمام میں [illegible] آب [illegible]
تو [illegible] خواہ [illegible] ان بیماروں کا حمام میں داخل کرنا اور پھر [illegible] چاہیے کہ اونکو [illegible]
[illegible] اور [illegible] اسکو ہم نے چند مقامات میں بیان کر دیا ہے اور [illegible]
واجب [illegible] اور سواری پر [illegible] جسمیں [illegible] نرم [illegible]
[illegible] ایسا ہونا [illegible] نرم ہو اوسپر اوتار لیں جو حمام میں لیجا [illegible]
اوسکے [illegible] اوتار لیں [illegible] یہ دونوں مقام بہت گرم [illegible] کسی جگہ [illegible] زیادہ نہ ٹھہرا [illegible]
زمانہ [illegible] سے [illegible] اور [illegible] ٹھہرے [illegible] ہے اور اوسکے بعد چند [illegible] خواہ [illegible]
ہے [illegible] اوسکے تیسرے درجہ میں حمام کے داخل ہوں اوسکی گرمی بھی زیادہ نہونی چاہیے اور [illegible] درجہ میں [illegible]
میں آب زن کا تحمل کر سکتا ہے یہ تدبیر اطبا نے تجویز کی ہے ۔ مگر مجھے پسند یہ ہے کہ اوسکا آبزن [illegible] درجہ اوسط [illegible] باعتدال کیا جائے
اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدیدہ سے کمتر خالی ہوتا ہے جب آبزن سے فراغت کرے ایک رومال اوسکے بدن پر رکھیں یا ایسا کپڑا کہ
دو تہہ ہو بدن پر اوڑھا کر اوسی نرم بستر پر لاکر پھر عماری میں سوار کریں اور سینے کو رومال وغیرہ سے پونچھیں پھر روغن بنفشہ وغیرہ کی
مالش کر کے غذا دیں ۔ **تغذیہ اصحاب دق کا** ۔ غذا اون لوگونکو بدفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کے نہ کھلانا [illegible]
غذا آب جو خواہ جو یا گیہوں کی روٹی جو [illegible] بھگوئی ہوئی ہوں یا دودھ جو اوپر مذکور ہو چکا بشرطیکہ مانع مذکور نہو [illegible]
کی اوسمیں غذائیت زیادہ ہے اور مونگ اور کدو سے بھی غذا ہو سکتی ہے اور فواکہ میں تربوز ہندی مناسب ہے ۔ اگر [illegible]
طبیعت کی پوری دریافت ہو پھر کھلانا [illegible] کا کچھ مضر نہیں ہے مگر اوسمیں نمک نڈالیں ۔ اور اگر قوت ضعیف ہو تو گوشت [illegible]
سرکہ کے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اوسکو کشنیز سے خوشبو کریں کہ پکتے وقت اوسمیں ڈالدیں اور شوربا [illegible] گوشت [illegible]
اور کبھی شراب نبیق پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے جسمیں پانی زیادہ ملا ہو [illegible] اور کبھی مصوصات یعنی [illegible] ترش [illegible] گوشت [illegible]
دراج اور تیہو اور چکورا اور چوزہ ہای مرغ کے پختہ کریں مصوصات ملا کر اور [illegible] ترش [illegible] گوشت غلیظ [illegible]
گوشت جو خالص سرکہ میں پختہ کریں اونکو نافع ہوتا ہے اور مقوی بھی ہے ایسے وقت اور کبھی [illegible] استعمال [illegible]

ہمراہ چارہ نہین ہے تاکہ خواہ کہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئین خواہ زردی بیضہ نیمبرشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر
جاے اور غشی کی نوبت پہونچے اوسوقت ماء اللحم جو برغالہ کی پسلیون سے طیار ہو دینا چاہیے یہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماء اللحم اسطرح
بناتے ہین کہ اوسکی پسلیون کو قدرے نمک سے صاف کرکے تھوڑا اوسکے آب [illegible] ملا لیتے ہین اور دسوان حصہ شراب ریحانی داخل کرکے
شیر گرم پلاتے ہین — سرد پانی بھی برودت زیادہ نہو اوسکے پینے مین کچھ خوف نہین ہے۔ مگر ایسا کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہے جو شراسیف
کے نیچے کسی جگہ ہو۔ خواہ بدن مین کیموسات ردی متعفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج نضج کی ہین
اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات نضج کے ظاہر نہون اور بعد ظہور علامات
نضج کے خوف استعمال مین آب سرد کم ہو اسی طرح استعمال آب سرد کا نا جائز ہے اگر [illegible] سے انتقال بطرف دق کے
ہوا اور اس صورت مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض ضعف قوت کے اور قوت کی مرخی آور
کرنے والی امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اوسکے بخوان کو لاغر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اوسوقت ضعف شدید
قوت مین ہوتا ہے پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف مین ہوا اور اوسی زمانہ مین سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی
دق شیخوخت پیدا ہوجاتی ہے اور یہ قسم ذبول و خشکی مین تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہے اور اسکا
نام دق الہرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اسمین قوت غریزی کا بالکل بطلان ہوجاتا ہے اسیطرح جس پانی مین برودت
شدید اور بکثرت ہو اگر پیا جاے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہے اور اسکے اعضا کی قوت غریزی باطل کردیتا ہے اور بیشتر موت انکی بہت
جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ انکو دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے **تدارک
اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین** منجملہ اون چیزون کے غشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی از انجملہ
اسہال بھی ہے اوسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا سویق
حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اونکے آش جو مین بھنا ہوا جو ملانا چاہیے خواہ گوند یا مسور نیم برشتہ جسکا طبخ مکرر ہو کھلانا
چاہیے خواہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ رابڑی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی مائیت بالکل جاتی
رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی ۵ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد ۴ درم طباشیر کہربا
ہر واحد ۳ درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک ۲ درم آب بہی مین قرص بناتین اور امرود کا پانی نچوڑ کر صبحدم اسکے ساتھ پین اور
سوتے وقت اسپغول بھنا ہوا پھانکنا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی بقل کی شرکت ہو بہت نافع ہے۔ اگر اسہال
منجر بہ سحج یعنے خراش امعا ہو جاے تو حقنے اول کتاب ثالث مین مذکور ہوے اونکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے **دق شیخوخت**
عادت طبیبون کی جاری ہے کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اوسی طریقہ معتاد پر چلتے ہین۔ دق شیخوخت کی معنی
یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجاے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب
آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہے اسواسطے کہ بدن مین خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اسوقت عارض ہوتا ہے
۔ جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین
گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ سبب ہے کہ کبھی جوان اور لڑکونکو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے۔ جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت

ہے جو بدن پر غالب آ جائے بروقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اسباب برودت کے سرد پانی غیر وقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اوسوقت تپ بھی ہو جسوقت غذا نیم ہضم ہو جاے خواہ بعد اوس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کی ہو کہ تفتیح مسامات کی ہو اور احشا کو آب سرد کے پہنچنے پر دفعتہً آمادہ کیا ہو ایسے اوقات مین سرد پانی پہنچنے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سرد قلب کیطرف صعود کرکے اوسکو مزاج کو سرد کردین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے بگاڑ دے اور حرارت غریزی بجھ جائے اور اوسکے بعد برودت اور خشکی غالب ہو اوسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجاے اور بارد منشف خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جسوقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہوتا تو بر اینہ موت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا علامات اس مرض کے بیمارون مین علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتی ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب انکے بدن مین نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر انکے ملمس سرد پائے جاتے ہین اور انکی نبض مثل مدقوق کے نہین ہوتی بلکہ انکی نبض صغیر لطیف متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ مشائخ کے ہوتے ہین

علاج دق شیخوخت کا

طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہو ہاین امید کرتا ہے کہ اسمین استحکام نہو جاے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال مین نہین ہوتی۔ قاعدہ انکی معالجہ مین یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجاے حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہے جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے نکرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہوگا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی۔ حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہی کہ پائے اور چھنے گیہون جو بطور حریرہ کے پکائے گئے ہون اور انجیر خشک اور گوکھرو بابونہ اجزا حقنہ مین داخل ہون نصف رطل یہ اجزا اور روغن بنفشہ وغیرہ روغن کنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملا کر استعمال کرین۔ دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے حمی دق مین نہایت مضر ہے اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور بآسانی نافذ ہو جاے اور جھٹ پٹ معدہ سے اوتر جاے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے ماء اللحم باز روی بیضۂ نیم برشت کی خواہ حریرا رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزین بہت نافع ہین۔ واسطے ترطیب کے جو تدبیر آبزن وغیرہ کے تپ دق مین بیان ہوئی اوسکو یہان بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملا کر جو گرمی پیدا کرین اور خوشبو ہون اور ضمادات اور مروخات اور غذائین وغیرہ جنسے دونون فائدے حاصل ہون استعمال کرنی چاہیئین

حمیات وبا

اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہین جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی وبا ہوا مین ایسا تغیر جسکا بیان کلیات مین ہم کر چکے ہین عارض ہوتا ہے جیسا پانیمین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کیطرف ہو جاتا ہے یا اوسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اوسکا بدلجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بدبو اور متعفن ہو جاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت مین نہین ہوتا بلکہ بجہت ملنے چند اجسام ارضی کے جو خبیث ہوتے ہین اور پانی سے ملجاتے ہین اور مجموع کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہین۔ بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جدید کیطرف ہوا بخارات ردی کو روانہ کرتے ہین اون مقامات بعیدہ سے جنکے نالون کا پانی کہنہ درختون کے سایہ مین سڑ رہا ہے اور اجسام گندہ

شہد حمی دق مین نہایت مفید

جنگ گاہ مین پڑے ہوئے ہین یا اون مقامات سے جہان مردے بوجہ وبا قتال کے خواہ لاشے کشتون کے بغیر مدفون ہین اور [illegible]
ہین اور نہ ابھی جلائی گئی ہین ناگہ ہوا اگر اس مقام جبکی ہوا کو خراب کر دیتی ہے کبھی [illegible] وبا [illegible] اوس مقام [illegible]
جہان وبا حادث ہوا ور بیشتر عفونت اندر زمین کے ایسے اسباب [illegible] پیدا ہو [illegible] اگائی ہی اور [illegible] بخارات [illegible]
عفونت کو پہونچا دیتی ہین سے جو حمیات بوجہ ہوا کے [illegible]
سے پیدا ہوتی ہین مگر خلط صفراوی ہوای یابس [illegible]
کی پیدائش ہوای مکدر مرطوب سے ہوتی ہے ہوای مرطوب [illegible] مگر حدت اوسمین کم ہوتی ہے اور [illegible]
بقا کی زیادہ ہے اور ضعیف یابس مین جسمین پانی کم [illegible] حرارت زیادہ ہوتی ہے اور [illegible]
صحت خواہ ہلاک کی جہت پٹ ہوجاتا ہے افضل فضول [illegible] اور [illegible] تغیر [illegible]
کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہوجاے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے [illegible] کیدن سو جب اس [illegible]
ہے اگرچہ ایک قوم یعنے منجمین اوسکے ہونے کا دعوے کرتے ہین اور [illegible] خاصہ [illegible]
احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہین [illegible] یہ بات معلوم ہے کہ [illegible] اسمانی ہے اور [illegible]
ہوتے ہین اور جب قوی فاعلی سماوی اور قوی منفعلہ [illegible] پیدا کرتے ہین کہ بخارات اور [illegible]
تک جاتے ہین اور ہوا مین پہیل کر حرارت [illegible] کی ہوا مین اثر کرتی ہے [illegible] پہونچی ہے [illegible]
بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلب کو فاسد کر دیتی ہے [illegible] کر دیتی ہے پہر [illegible]
جو خارج اعتدال طبعی ہے پیدا ہوتی ہے اور [illegible] کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے پس یہی کیفیت پیدائش
حمی وبائی کی ہے اور خلق کثیر [illegible] پہیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ استعداد ایسی [illegible] موجود ہے اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل
قبول فعل پر مستعد نہو کافی حصول فعل اور انفعال مین ہے اور [illegible] وبائی کی وجہ [illegible] ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی
بدنمین کثرت ہو اسلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اوسکا انفعال اس ہوا سے اسقدر نہین ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ
کسی اور وجہ سے ضعیف ہون وہ بہی مستعد ایسے حمیات کے ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہوجاتین اور بکثرت
استحمام کا استعمال ہوا ہو وہ بہی اس تپ کی قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین **علامات حمی وبائی** یہ تپ ظاہر مین [illegible]
اور باطن مین اوسکی اذیت زیادہ ہوتی ہے اور اکثر ہلاک ہوتی ہے بیمار کو اس تپ مین ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ
مین سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور [illegible] سانس مین پیدا ہوتی ہے
پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی کبھی متلی اور سقوط اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر بہوک پر صبر کرکے بمقابلہ اوس ضعف کا جو بوجہ
سقوط اشتہا کے ہوتا ہے تناول غذا سے نکرین اور اوسکا تدارک نکرین ضرور ہلاک ہوجاے اور وجع فواد یعنے درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور
کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑہ جاتی ہے اور تململ یعنے بیچینی اور کرب عارض ہوتا ہے کبھی خشک کہانسی پیدا ہوتی ہے اور
قوت ساقط ہوکر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور نیچے شراسیف یعنے سر استخوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری
اور بدن کا ڈہیلا ہونا اور سستی بہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی پہنسیان گلابی رنگ کی خواہ سرخ برامد ہوتی ہین اور کبھی یہ بثور ظاہر

بہت جلد ہوتے ہین اور پھٹتے وہر ہین ہین اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہین - نبض اکثر متواتر اور صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید ہو جاتی ہے کبھی انکو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقے مین پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہین اور بلغمی خلط بھی [illegible] اور براز نرم اور خراب [illegible] اور بدبو [illegible] برازطبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی [illegible] بہت اور بدبودار اوسمین [illegible] اور اخلاط [illegible] سوداوی [illegible] اور اکثر تپ سوداوی بھی عارض [illegible] زیادہ [illegible] عرق [illegible] بدن سے [illegible] تپ اعراض مذکورہ [illegible] ابتدا [illegible] اور قوی [illegible] اور [illegible] غشی [illegible] اور لشیر غشی [illegible] اور کزاز پیدا ہوتا ہے [illegible] حمیات وبائیہ کی حرارت [illegible] زیادہ [illegible] اور بول مین بھی زیادہ تغیر پیدا نہین ہوتا اور بااینہمہ بہت [illegible] وغیرہ [illegible] ظاہر نہین ہوتے اور [illegible] تفس ہمراہ اور [illegible] شدید [illegible] علامات دوبائی وباء پر دلالت کرنے والی ایسی چیزین جو [illegible] ستارہ [illegible] کے مہینے مین اگر اس [illegible] سے زیادہ [illegible] تو سمندر [illegible] اور اسباب [illegible] سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہین اگر ہوای جنوبی اور صبا چند [illegible] چونکہ رطوبات مستعد عفونت پر ہوتی ہین اسلیے یہ بھی [illegible] اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع غبار آلودہ ہوا اور [illegible] غبار [illegible] فصل [illegible] کا فاسد ہو گیا ہے جو بافصل گرما مین پیدا ہوتی ہے اور اسکی [illegible] بہت زیادہ [illegible] پانی کم برسا ہو اور برودت رہی ہو جب ہوای جنوبی صیف مین بکثرت چلے اور [illegible] کدورت آجاے [illegible] ہوا اور ایکہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور اسکو سردی ہو [illegible] گرمی کی شدت ہو اور ابر [illegible] اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے مین کچھ دیر نہین ہوتی اور حمیات وبا اور جدری وغیرہ کی امید قوی ہوتی ہے - اسیطرح اگر گرمی فصل صیف مین بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختون کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائین اور اس سے [illegible] فصل خریف مین شہب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرین اور نیازک یعنی ہوا مین آگ کے سے شعلے اور نیزان یعنی شعلے آتشی پیدا ہوجائین تو بھی علامت وبائی ہے اسیطرح اگر ہوا دن بھر مین چند مرتبہ بدلے اور ایکدن تو صاف ہوا اور آفتاب صاف برامد ہو دوسرے روز مکدر ہو اور آفتاب پردہ غبار مین طلوع کرے تو حکم وبا کے آنے کا یقینًا کرنا چاہیے - جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہین جیسے مینڈک بہت پیدا ہون اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہون ازانجملہ یہی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین مین سوراخ کرکے گھر بناتے ہین وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئین اور اندر کا رہنا چھوڑ دین اور تاریکی اونکے بصر مین پیدا ہو کہ اپنے سوراخ کو شناخت نہ کر سکین اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے تعلق یعنی لگلگ وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دین اور کبھی بیضہ وغیرہ اوسی طرح آشیانہ مین چھوڑ کر چلے جائین اور اکثر ایسے مقام پر جہان وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات لطمع گوشت مردار کے جمع ہو جاتی ہین

علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس تپ کا بھی ہے کہ سیلان خلط مین کمی پیدا کیجاے اور تخفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور

اس تنقیہ مین جلدی کرنی چاہیے جب تک خون .. تنقیہ ہوا اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہو جائے پہر اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہیے
اور اگر سوای خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہین مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جاوے اور جہانتک مکان کی
بخوبی اصلاح کیجاے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اوس مکان کے گرد فواکہ اور پہول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جاتے ہین اور کونپل درخت
کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جاتی ہین اور لخلخہ اور خوشبو جو فواکہ سرد رائحہ از قسم کافور اور گلاب اور صندل وغیرہ سے طیار ہو
مہیا کیا جاوے اور تمام دن مین چند مرتبہ مکانمین چھڑکاو کیا جاوے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے جاری
ہون اور ہزارون کے ذریعہ سے چھڑکاو کیا جاے تو بہتر ہے ہوا کی اصلاح کی تدبیرات کا آیندہ سطور مین بیان کیا جاتا ہے۔ قرص کافور اور
رب سیب بارد اور آب دوغ جسکا مکہن نکالا ہوا ہو اور گلاب جسمین معصل حامض جو ایک قسم کا مصنوعی دوغ نمکین ہے اور سرکہ اور پانی آو یہ بہی جو
بہت سرد ہوا اور سرکہ کثیر المقدار ہو دفعۃً پلایا جاوے بہت نافع ہوتا ہے۔ اور تہوڑا سرکہ پے در پے پلانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر یہان تک
نوبت پہونچی کہ شراسیف مین تمدد پیدا ہوا اور بے اطرادی اور بیداری طویل اور اختلاط ذہن عارض ہوا اور سینہ اور اوسکی اوپر کے کپڑے مثل صدری
وغیرہ اوپر کو اوٹھین اور پہر نیچے کیطرف بیٹھین او سوقت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب کرے ضرور اوڑہانی چاہیے۔ اگر اشتہای
طعام مین سقوط پیدا ہو پہر کہانا کہلانا چاہیے اسلیے کہ اکثر تجربہ سے طرح ہوا ہے کہ اس حالت مین جرأت کرکے اگر غذا دیدی ہے اور باکراہ کہلا دی
گئی ہے طبیعت اوسکو قبول کر لیتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اوپر جبر غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا اوکی ترش اور مخفف تجویز کرنی چاہیے
اور مقدار مین تہوڑی اسلیے کہ غذا بھی اوسکے بدن مین جاکر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اوسکی ردات بکثرت مضر ہوگی اور امتلا
بھی غذای کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے۔ ہوای وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگون کو بھی ہوتی ہے اور بیمارونکی نسبت بھی ہوتی ہے
صحیح لوگون کی واسطے اصلاح اس ہوا کی یہ مراد ہوتی ہے کہ ہوا مین خشکی پیدا ہو کہ عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا مین کسی طرح
پیدا ہو یعنے اگرچہ استعمال مسخنات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچہ مضر نہین ہے سب سے مصلحات ہوا کی یہ اجزا ہین عود خام عنبر کندر مشک قسط شیرین
میعہ سائلہ سندروس حلتیت علک قرنفل علک البطم لاذن شہد زعفران شک سرو عرعر اشنہ غار سعد اذخر سنبل ج تہ کی شاہ بلوط مادہ ام
بلنج اساورون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہین اور مکان کو ہمیشہ بہت اور مہک سے چھڑکتے ہین اور اصلاح ہوا خود
اور صحیح دونون کو مفید ہو یہ ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور بہی اور آبنوس اور ساج اور جہاؤ اور بیمار کے
خشک سے دہونی دیجاے۔ اور دہونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ دماغ کو گزند نہو پہنچے طریقہ احتراز کا وبا سے جسکو وبائی ضرر سے حفاظت
منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور ہمیشہ جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن مین خشکی پیدا ہو
خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن مین پیدا کرے۔ مگر ریاضت کیوجہ سے خشکی بدن مین پیدا نکرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا نکرے اور نہ حمام
کا استحمام کرے اور نہ تر الونکا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی نکرے اور ہوا کو اونہین دواون سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہوچکین
اور غذا ترش کیطرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کرکے قیلولہ کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوسمین بہت سی کھٹائی ملا کر
پکایا جاوے اور بلام اور قریص اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ مین بنایا جاوے خواہ اور کسی ترشی مین مثل سماق اور آب انگور ترش
خواہ آب لیمون آب انار وغیرہ مین۔ سرکہ مین پڑی ہوئی چیزین اوسکو بہت نافع ہین خصوصاً کبر جو سرکہ مین پڑا ہو خواہ ہینگ سرکہ مین پڑی ہوئی
کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس بھی

اسیطرح ہے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوای وبائی کے استعمال کیا جاوے اور باقی تدابیر حفائیہ بھی عمل مین آتی مین اور دوا جو صبر اور زعفران اور
مرکی سے بنائی جاوے ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اوسکا مناسب ہی کہ بہت نافع ہے **چیچک کا بیان** کبھی خونمین ایک قسم
کا جوش بر سبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ مین پیدا ہو کہ جسمین غلیان اور جوش مین اجزا خون
کے آپسمین جدا ہوتے ہین اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خونمین جوش پیدا کرکے جو کچھ بقیہ غذای طمثی
خواہ حیض کے خون سی اس خونمین ملا ہوا ہے اوس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہے اس خون سے کم کر دیتا ہے خواہ جو چیز ناقص
اس خونمین بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہے بوجہ استعمال غذای ردی الجوہر کے جسمین عکر اور دردو زیادہ پیدا ہوا ور ردوارت ایسی ہو کہ
قوام خون سکے سخیف کرکے اوسکو ثوران اور جوشمین لائے تا اینکہ اس خونکا با قوام بہ نسبت قوام اول کی قوی و ازاظہر پیدا ہو جیسے طبیعت عصارہ
انگور مین فعل کرتی ہے کہ اوسمین جوش پیدا کرکے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جوہر اوسکا با رنگ ہو جاتا ہے اور جو شے بمنزلہ [illegible]
اور کف کی اجزاء ہوائی سے ہوتی ہے اور جو شے ثقیل اجزاء ارضی کی ہے اوس شراب ہی کی کم ہو جاتی ہے ۔ کبھی غلیان خون کا سبب
ایک امر خارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط
اور خون مین پیدا کرتا ہے اور آواز چلکر کھانے اور بجانے کی جیسے بر وقت جوش کے اوٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جسطرح بر وقت تغیر فصول
خصوصاً بر وقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سی منحرف کرکے اپنے انتظام اصلی تبدیل کر دی ۔ جدری
اور حصبہ ایسے امراض مین سے ہین کہ انکے مواد دور دراز سے پہونچتے ہین اور جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہونچاوے اوسی طرح جدری
اور حصبہ کی حالات ہین کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہین ۔ جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہے
اوسکے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہے ۔ جو بدن گرم تر ہے اوسمین استعداد [illegible] نکلنے کی ہوتی ہے خواہ جس بدن کی رطوبت مین کدورت
ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو ۔ غذاؤن مین ہی ایسی چیزین ہین جنکے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً
اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہو اور ان غذاؤن کے اوپر دوائین یا غذائین گرم کھائی جائین جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً اونٹنی
اور کھجور یکا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جاوے اور عادت اسکے کھانے کی نہو بعدہ شراب بکثرت پی جاوے یا اور گرم دوائون کا استعمال ہو تو چیچک
ضرور نکلے گی ۔ چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہی بحران کی اور اکثر چیچک لڑکون کو عارض ہوتی ہے اوسکے بعد جوانون اور بڈھون کی
بدن مین چیچک کم نکلتی ہی مگر ایسی ہی سابق ہون یا اوس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدنمین رطوبت زیادہ ہی اوسمین
نکلنا چیچک کا اکثر ہی بہ نسبت اوس بدن کے جسمین خشکی ہے ۔ فصل ربیع مین جدری بہ نسبت جاڑون کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور
ربیع سے کم آخر مین خریف کے خصوصاً جب خریف سی پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہو اور اس خریف مین بھی گرمی اور خشکی
کسیقدر باقی ہو ۔ جدری کا نکلنا فقط جلد مین بدن کے یا جو چیز متصل جلد کے ہے نہین ہوتا بلکہ جتنے اعضا مشابہ الاجزا ہین ظاہر مین ہون
خواہ باطن مین حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پھیپھڑے وغیرہ سب مین جدری پیدا ہوتی ہے ۔ جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہے پہلے بدنمین
کھجلی سی اوٹھتی ہے پھر ایسی چیزین نمودار ہوتی ہین جیسے کانٹون کے سرے اور گول مثل باجرے کے اوسکے بعد سب اوسکے نکل آتے
ہین اور پیپ سی بھر جاتے ہین بعد اوسکے پھوٹ کر مواد نکل جاتا ہے اور خشک رشبہ رنگ برنگ کی ہو جاتے ہین اوسکے بعد پیڑی گر جاتی
ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے ۔ کبھی جدری کا انتقال قلغمونی اور شرو کیطرف ہوتا ہی اور کبھی اسکا انجام ہلاکیطرف ہوتا ہی اوسمین بدن جمع ہوتا ہے

— اگر سرخی [illegible] تپ [illegible] ہوتی ہے اوسکا رنگ مثل رنگ ارغوانی کی سرخی ایل ہوتا ہے مگر کبھی رنگت مختلف مثل خاکستری اور بنفشی
اور سیاہ [illegible] ہوتی ہے [illegible] بہت سے اقسام ہین اور الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد رنگ
[illegible] بنفشی اور کوئی لال یا سیاہی سبز اور بنفشی رنگ کی جدری نہایت بد ہے اور جسقدر رنگت مین سیاہی زیادہ
ہو نہایت [illegible] ہے اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصاً اگر چند دانہ نکلین اور
[illegible] ہون [illegible] مین اور نکے آسانی ہو کہ بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول زمانہ اوسکے نکلنے کا تسلی
وال [illegible] تپ [illegible] ہو وہ قریب تیسرے دن کی ہو — ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جھرا کہتے ہین اوس پر
ادھ [illegible] نے سپید رنگ چیچک کی ذکر کیے صادق آتے ہین — بعد ان سپید بڑے دانون کے اچھی قسم چیچک کی وہ ہے جسکے دانہ
[illegible] ہون اور [illegible] مین بہت ہون اور نزدیک [illegible] مگر دانہ آپس مین مل نجائین اسلیے کہ جو دانہ ملجاتے ہین اسطرح جو بہت
سے گوشت کو گھیر لیتے ہین اور اونکے اجتماع سے ایک شکل مقابل [illegible] یا گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہین اسطرح وہ بڑے
دانہ ہو [illegible] کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہین — سپید دانہ [illegible] قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتدای مرض مین
گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن اخیر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانون کا نفخ ہوگا اور حالت مریض کی بری
ہو جاتی اور نوبت ہلاکت کی پہونچتی اسلیے کہ سبب اس قسم [illegible] — ایک قسم بری خوفناک جدری کی جسمین
ہلاکت [illegible] کی [illegible] زیادہ ہوتی ہے وہ ہی کہ اوسکو حال مین اختلاف ہو کبھی دانہ [illegible] ہو جائین اور کبھی اندر بیٹھ جائین خصوصاً اگر بنفشی
رنگ کی چیچک ہو اور مجروح ہو [illegible] جلد کے [illegible] اور بھرنے کی امید ہو بجہت ضعف قوت کی اور کسی
عضو کے سبز ہو جانے یا سیاہ ہو جانے سے ہلاکت مریض کی ہو جاتی ہے — اگر عضو کا سبز سیاہ ہونا بعد اوبھرنے دانون کے ہوا ہو تو
ساقط نہین ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہین ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین — پہلی تپ ہو کر جدری کا نکلنا اسمین سلامتی
زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ پہلے جدری نکل سے تب تپ عارض ہو — جس شخص کو جدری عارض ہو اوسکی سانس اور آواز کا بہت
خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونون اچھے ہون تو مرض مین سلامت ہے اور اگر جدری کے مریض کی سانس پے در پے چلے اسیطرح حصبہ کے
مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہیے کہ قوت ساقط ہو چکی یا حجاب مین ورم پیدا ہو گیا ہے — پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی
جاے اور کرب مین ساعت لساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہو جاے اور جدری یا حصبہ سرد ہونے لگے اوسوقت مریض قریب ہلاکت
ہوتا ہے اور اسمین قلیل کی زیادہ تر امید اس ہی ہوتی ہے کہ جدری ایسی قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر مین ہوا ہو — اکثر جدری کا بیمار
اختناق یا بعد ظاہر ہونے خناق سے مر جاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہو کر یا سحج یعنی خراش امعاء یا اسہال مین مبتلا ہو کر مر جاتا ہے — اگر
بنفشی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر بیٹھ جاے معلوم کرنا چاہیے کہ بیمار کی غشی قریب ہے — اگر خون کا پیشاب ہو اور اوسکے بعد سیاہ
پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہو جاے گی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کی یا غسالی یعنی جیسے گوشت کا پانی اس رنگ
کے ہون اور قوت ساقط ہوتی جاے پھر موت مین کچھ شک نہین حمیقا ایک قسم کی چیچک ہے درمیان جدری اور حصبہ کے اور
ان دونون سے اسلم ہے یعنی سلامتی زیادہ ہوتی ہے — اکثر جدری انسان کے بدن مین دو مرتبہ نکلتی ہے جسوقت مادہ دوبارہ جمع ہو
اور آمادہ دفع کا ہو — اور توام اور رصاصی ایک قسم جدری کی ہے کہ جسکے دانہ چہرہ اور سینہ اور پیٹ پر کہ بہ نسبت پنڈلی و قدم کے زیادہ نکلتے

نکلتی ہیں اور یہ قسم ردی ہے اور مادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جو اطراف میں دفع نہیں ہوتا **علامات ظہور جدری** کبھی جدری کے ظہور سے پیشتر
پشت میں درد اور ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چبھتے ہیں تمام بدن میں بوجھ پیدا ہو جاتا ہے رنگ چہرہ کا
اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہیں حرارت تمام بدن میں مشتعل ہوتی ہے انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہے سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ
جاتی ہے تھوک گاڑھا ہو جاتا ہے سر میں بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے مونہہ خشک ہو جاتا ہے کرب اور درد گلے میں اور سینہ میں پیدا ہوتا ہے پانوں کھنچنے
لگتے ہیں جسوقت چت لیٹے اور چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتوں کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے ۔ حصبہ گویا ایک قسم
جدری صفراوی کی ہے ہندی میں اسکو کھسرا کہتے ہیں جدری اور حصبہ میں اکثر احوال کا کچھ فرق نہیں ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہے
اور اوسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہیں نکلتے اور جلد میں ایسی بلندی نہیں ہوتی جسکا کچھ خیال کیا جاوے خصوصاً ابتدا میں حصبہ بہت کچھ جلد
کے اوپر معلوم ہوتی ہے ۔ ابتدا میں جدری کے دانہ اونچے ہو جاتے ہیں حصبہ کے دانہ جدری سے شمار میں کم ہوتے ہیں اور آنکھ میں حصبہ
جدری سے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہیں مگر تھوڑی بے چینی اور گھبراہٹ آنا حصبہ میں زیادہ ہوتی ہے اور
کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہے اسلیے کہ یہاں میں جدری میں بہت امتلاء خون فاسد کے ہوتی ہو لیتر ہوتا ہے ۔
اور حصبہ میں خون کے حرارت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اسقدر نہیں ہوتی ہے جسقدر جدری میں ہوتی ہے حصبہ اکثر اوقات بیمار کی شکل آتی ہے اور
جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو جو علامات سلامت حال مریض کے جدری میں ہیں وہی حصبہ میں ہیں کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور اور
اور بروز ہو اور اسمیں نضج جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشی رنگ حصبہ بھی ردی ہے اور جس قسم کی حصبہ میں نضج بدیر ہو غشی متواتر
عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعتہً نکلکر غایب ہو جاوے وہ بھی ردی اور غشی آور ہے ۔ جدری کے علاج میں مبادرت کر کے اخراج خون کا
بمقدار کافی کرنا چاہیے اگر شرایط اخراج خون کی جمع ہو جاویں اور اسیطرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلاء خون کے ہو تو زمانہ اخراج خون کا روز
چہارم تک باقی رہتا ہے جب دانہ جدری کے نکل آئیں پھر فصد نہ لینی چاہیے ہاں اگر امتلاء شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جاوے پھر
بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ میں مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض میں بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ
کھولی جاوے فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنی اوپر کی جانب کے اعضا کی مضرت جدری سے حفاظت ہو جاوے گی اور لڑکوں کو
اسمیں آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نکیا جاوے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسیطرح جو شخص
ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اوسکے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض جدری
اور حصبہ میں ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفاء حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت میں قبض پیدا
نکرے اور خون کو غلیظ نکر دے جیسے نان خورش عناب کی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور مسور کا شوربا اسیطرح جس غذا میں لین
طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہو اسیواسطے ضرور ہے کہ ان غذاؤں میں تمر ہندی شریک ہے خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہے اور کدو سے جو غذا
طیار ہو وہ بھی مناسب ہے اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدای مرض میں طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور جمیع ملینات سے
تمر ہندی افضل ہے اور اگر فقط تمر ہندی سے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کریں مگر کہ نرمی طبیعت باسانی ہو جاوے اور زیادہ اسہال سے احتراز
واجب ہے خواہ کسیقدر ترنجبین خواب آلو شریک کریں کبھی اول ظہور میں جدری کے ۳ درہم رب کذر یعنی کیوڑے کا رب ہمراہ قرص کافور اور
شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہے اگر دریافت ہو جاوے کہ مرض میں طول ہوگا اور دوسرا دن گذر جاوے اور جدری کا ظہور شروع ہو

اوسوقت تبرید کا استعمال شدید سبب خطای عظیم کا ہوتا ہے اسواسطے کہ فضول مواد کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک دیتا ہے اور اعضاء رئیسہ [illegible]
بوجہ اوس چیز کا جسکی گنجایش بروز اور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض [illegible]
مین اعانت مادہ کی ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور [illegible] جیسے [illegible]
بطور عصارہ کے پینے اندر لون سے کے تنونکا عرق نچوڑے کے شکر سے شیرین کر [illegible] زیادہ حرارت [illegible]
ان دوائون مین [illegible] خوشبو آپ [illegible] زعفران [illegible] بہت نافع ہے اسواسطے کہ انجیر مین [illegible] باہر نکالنے مادہ کی بہت
ہے اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہے اس مرض کی نجات پانے [illegible] ایسے وقت [illegible] نافع ہے کہ فضول دو درم عدس
مقشر دو درم کتیرا سہ درم نصف رطل پینے آتو [illegible] پانی مین جوش [illegible] جب [illegible] زیادہ جلدی نکالنے پر مددگار
یہ دوا ہے انجیر زرد، عدد عدس مقشر ۲ درم کتیرا تخم رازیانہ [illegible] باقی رہے صاف کر کے پلا دین
حرارت کو قلب کی گرد سے باہر نکالدے گی اور خفقان کو منع کریگی — ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور کپڑے سے اوڑھانا
واجب ہے تاکہ تنفس مسام ہو اور سرد ہوا سے خصوصاً جاڑون مین بہت بچانا چاہیے اور اگر اوسکے ساتھ ایسا معاملہ ہر وقت جاری رہے جو تدبیر پسینہ
نکالنے کے واسطے کیجاتی ہے اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہوجاتے ہین اور جو مادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کیطرف پلٹ جاتے ہین
بکثرت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا اور جنبش مین داخل کرنا یعنے اوس مکان مین جسکی ہوا سرد کرنے کے واسطے پردے کتان کے
چھوڑے گئے ہون بہت برا ہے — کبھی فصد کی ضرورت اسطرح ہوتی ہے کہ بعد فصد کے [illegible] ہوتی ہے اوسکی وجہ سے مادہ
مستعد بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچائین — اگر کسی تدبیر کی وجہ سے خواہ اوڑھانے
وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تبرید اوس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ
تک پہونچتی ہے بالتخصیص کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیے — اگر بدن کے کھولنے سے چادر وغیرہ اور جنبش یا ہوا
اندر کے بار دین سب بے داخل کیے ہوے [illegible] پڑے تو پھر کچھ مضایقہ نہین ہے اسیطرح اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کے واسطے جلدی
نکلنے جدری کے کیجاے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑھتا جاے اور زبان کی سیاہی ساعت
بساعت زیادہ ہوتی جاے اوسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کردینا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے — جدری اور حصبہ کی
بیماری مین پیٹ پلپلے اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہہ پر تنگ ہو جائیگی اور
اسہال سودی اور بول الدم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی حفاظت طبیعت کی اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے — عوض عدس مسلم
کے بھیگی ہوئی مسور چند پانی بدل بدل جوش دے کے کھلاتے ہین اور بدلے اوس مسور کے جو تمر ہندی سے ترش کیجائے آب انار
خواہ آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کر کے کھلاتے ہین — دوائین جو خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اوسکے جوش کو منع کرین
ابتداے مرض مین ایسی دوائین جائز ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب فواکہ سرد شربت کدو خصوصاً اور شراب شگوفہ خرما خواہ
خود شگوفہ خرما یا درخت خرما کا دودہ — شربت کیوڑے کے بہت سے نسخے ہین جنکو ہم قرابادین مین ذکر کرینگے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور
قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اوسکی ساخت دہی کے توڑنے سے جو ترش اور مکدر ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتداے
مرض مین اوسکا استعمال بہتر ہے نسخہ رب کدو دو حصہ اور اگر رب کدو نہ میسر آسکے تو خود کدو مسلم لیکر اوسکو تراشین اور اوسکا برادہ لیکر

باریک پیسین پہیکل بقدر نصف اوسکے صندل لیکر سرکہ مقطر یا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگوئین بعد اوسکے نرم آنچ سے اتنی دیر
تک پکائین کہ لکڑی کبوڑہ کی گل جاوے اور اوسکے بعد نچوڑ لین اور اس نچوڑے ہوئے پانی کو لے لین اور جسقدر سرکہ یا آب انگور
زیادہ ہو تو بہتر ہے بعد اوسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعہ سے آلایش دہی اوس سے پاک کرین یا مثل ترنجبین
کے اسطرح پکائین کہ اوس سے مایہت دہی کی یعنے توڑ پیدا ہو جاوے بعد اوسکے آرد جو کو اس پانی مین ملا کر فقاع یعنے در بجھڑ اطیار کرین اور
ترش کرین بعد اوسکے پھر اس در بھڑی کو بذریعہ ٹپکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملا کر اسی سے فقاع بنائین اور دھوپ
کی گرمی سے ترش کرین جسقدر مکرر اس عمل کو کرینگے بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمین اجزای
مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین رطوبت زیادہ ہو اور آب زعرور (جو بموجب تصریح خود شیخ کی تفاح بری) یعنے
جنگلی سیب ہے آب لیموں آب آلو بخارا جو ترش ہو آب شگوفہ خرما جو نچوڑا گیا ہو اور آب کندش تازہ آب توت شامی جو خوب پختہ نہو آب
خوبانی خام ترش عصارۂ انگور عصارہ ریباس عصارہ شاخہای باریک انگور عصارہ ورد فارسی عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک
سے ہین سیرے عصارہ اترج عصارہ ترشاہ نارنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کی عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز
عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب برگ امرود برگ تغور برگ گل عصارہ برگ
عصا راعی یعنے لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم
نیلوفر تخم گل ہر ایک سے بیسوان حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چھٹا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا سب ادویہ
اور اجزا جمع کرکے آگ پر چڑہائین ـ اور مسور چار جز اور جو مقشر دو جز اور سماق تین جز اور دانہ انار تین جز داخل کرکے پکائین تا کہ نصف
باقی رہجاوے بعد ازان اوتار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنے قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ ۴/۱ ماشہ
کافور خوب پیسکر ظرف کے پیندی مین ڈالین اور اوسکے اوپر دوای مذکور آہستگی ڈالین اور اوسکا موہنہ خوب تنگ سرپوش سے بند کردین
کہ بخارات باہر نکل نہ سکین اور پھر آگ پر چڑہائین جب گمان ہو کہ آب جوش آگیا ہے اوتار کر خوب ہلائین اور ربستو یعنے جس برتن
مین اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اوسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اوس سے کافور کے اوڑجانے سے اطمینان ہو اور مقدار
شربت اسکی دس درہم یا قریب ۳ تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسیقدر سنبل الطیب زنجبیل اور رازیانہ انیسون فلفل اور سعد کوفی
شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو ـ جب اخراج جدری کا تمام اور کمال ہو جاوے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور ساتوان دن
گذر جاوے تدبیر صائب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانہ کی نکال لیجاوے اور روئی سے پونچھ لین اور نمک ملنا بہت
ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کے نمک ملنے مین کسیقدر تاخیر کرنی مناسب ہے اسلیے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا
اور الم پہونچاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانے ٹوٹے ہون یا نہون اونپر نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے
کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جاوے پھر اوسکے بعد تملیح کیجاوے ـ اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نہ کرنی چاہیے کہ ورم پیدا ہو جائیگا
اور درد شدید عارض ہوتا ہے ـ مگر بعد تفتیح کے تملیح ضرور ہے ـ اور تملیح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر اوسکے زعفران بھی داخل
کرین اور گلاب مین اگر نمک گھول لین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی مین جھاؤ اور مسور اور گلاب کے پھول جوش دیکر نمک گھول لین یہ
خوب ہی خصوصاً اگر اوسمین صندل کافور بھی شریک کرین تملیح سے تفتیح بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دانون مین بہت جلد آجاتی ہے اور

پڑ کر جلد گر جاتی ہے — جھاؤ کی لکڑی کا دھواں ہو تو بہت انفع ہے — [illegible] آگ کیواسطے جلتی رہے ہمیشہ جھاؤ کی
لکڑی ہونی چاہیے — اور اگر جدری میں رطوبت شدید ہو اور [illegible] چاہیے اور [illegible]
[illegible] نضج کے اور ہر وقت اہتمام اوسکے خشک کرنے کی [illegible] اہتمام [illegible] کرنا ہے اور آرد [illegible]
چھڑکنا چاہیے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی قدر خشک کر [illegible]
دواؤں کا بقوت ہو پنچ اور برگ سوسن یعنی ملٹھی تخم [illegible] رطوبت [illegible] خشکی پیدا کرتی ہے [illegible]
پیدا کرتا ہے تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہے [illegible] خشک [illegible]
دوائیں طلا کریں جو خشکی پر معین ہوں اور کسیقدر ایسی دوائیں [illegible] مرکب کریں اور
اگر جدری سے زخم پڑ جائیں مرہم ابیض خصوصاً اوسمیں قدرے کافور [illegible] اور تھوڑا سا [illegible]
خواہ سپید سادہ کی [illegible] خواہ [illegible] کا مرہم ابیض [illegible] اور بیشتر سپیدہ کاشغری اور مرداسنگ [illegible] کافی ہوتا ہے اگر [illegible] خشک
ہو جائے یہ قیروطی نافع ہے روغن گل خالص اوسمیں تھوڑا سپیدہ [illegible] استعمال [illegible] خشکی [illegible] زخم پڑنے لگ
استعمال روغن کا ایسے دانہ میں جنکی پپڑی جلد گرنے والی ہو [illegible]
ہے اوسکا استعمال ضرور ہوتا ہے مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہے — بیان حفاظت [illegible]

کا آفت جدری اور حصبہ سے جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا [illegible] آنکھ [illegible] اور حلق [illegible]
یہی اعضا ایسے ہیں کہ جدری کے مرض میں انمیں قرحہ پڑ جاتا ہے — آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہے اور کبھی [illegible] سپیدی پڑ جاتی
ہے اور حلق میں بیشتر خناق عارض ہوتا ہے اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہیں کہ [illegible] دشوار ہوتا ہے [illegible] پیدا ہوتا ہے
جو مہلک ہے اور نتھنوں میں کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہیں کہ ہوا کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے میں جدری کے نکلنے کے دانہ
ایسے پڑ جاتے ہیں کہ ضیق النفس پیدا ہوتا ہے اور اگر ان [illegible] میں قرحہ پڑ جائے سل پیدا ہوتی ہے — امعا میں کبھی بوجہ جدری کے
سحج یعنی خراش اور زخم پیدا ہو جاتا ہے کہ اوسکی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہے — آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہے
کہ مری اور آب کشنیز سے جسمیں سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہو اکتحال کریں بروز اول اور تنہا مری بھی کافی ہے —
اسیطرح فقط سرمہ سیاہ جو آب کشنیز میں پرورده کیا جائے اور آب سماق جسمیں کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ پوست رمان یعنی وہ
چھلکے جو اندر سے انار کے زرد زرد برآمد ہوتے ہیں وہ بھی جید ہے خصوصاً اوائل میں اور اگر جدری ظاہر ہو جائے پھر اوسوقت گلاب
اور کافور سے اکتحال مناسب ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ سپید رال سے اکتحال بہت مفید ہے آنکھ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن بنفشہ
(جسکو ہمارے ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھ میں کوئی آفت آجانے کے استعمال کرتی ہیں) نماحہ چشم یعنی پردہ سا جو پڑ جاتا
ہے اوسی دور کر دیتا ہے اور آنکھ کی اصلاح کر دیتا ہے اور شیاف ابیض بعد دانہ ابھر آنے کے آنکھ میں بہت مفید ہے — منہ اور
حلق کی حفاظت اسطرح کریں کہ انار چوسیں اور دانہ انار کو ابتدا میں چبائیں خواہ توت شامی چوسیں اور توت کی رب کا غرغرہ کریں
خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اسوقت رب توت کو چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہے نتھنوں کی حفاظت کیواسطے مامیثا اور صندل
اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کریں اور فقط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہے اور پھیپھڑے کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز بعوض عدس سوا

نہین ہے کہ اوسمین تخم خشخاش شریک کرین اور قلب کی حفظ کیواسطے جو شاندہ انجیر اور مسور جو قبل اس فصل کے بیان ہو چکا ہے کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور اسہال کی حفاظت بعد زمانہ ابتدا کے واجب ہے کہ اوسی زمانہ مین اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ استعمال قوابض کا کرین اور اگر آخر مرض مین اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کرین خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کرین

نشانات جدری سے بچنے کا طریقہ

اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہان زینتہ کا ذکر ہوگا بہ تفصیل کرینگے اور بیان پر مخصوص دوا جو مناسب مقام کے بھی ہے اور نشان چیچک کا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے منجملہ ان ادویہ کے جنسے نشان چیچک کی برطرف ہوتے ہین سوکھی جڑ بانس کی اور بادام اور برادہ چوب صندل اور تراشہ چوب عنزروت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کئے ہوئے اور چاول دھوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ بیضہ مرغ اور مٹی پھولی ہوئی کہ مصر سے آتی ہے اور مرداسنگ شکر طبرزد نشاستہ بادام شیرین اور بادام تلخ اور روغن اور ادہان کی قسم سے روغن سوسن اور روغن پستہ چربی گدھے کی مع روغن گل اور جو فراج مین ترب کے ہوا اور وہ پانی جو اونٹ کے سمون سے نکلتا ہے جسوقت سم کو بھونین اور جلائین کہ نہایت مفید ہے اور اس سے زیادہ قوی سمندر اور حمامہ اور فلفل یعنے وہ سنگریزے گول جو مرچ سیاہ مین ملے ہوتے ہین اور مرچ کی تاثیر ان مین سرایت کر جاتی ہے اور قسط اور اشق کندر صابون بورہ ارمنی استخوان سوختہ پرانی ہڈیان جو کہ چونا ہو جائین تخم ترب آرد ریب سوختہ زراوند ترمس کھلانے کی چیزین بہتر جنسے رنگ کی خوبی پیدا ہو انار میخوش اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضہ نیمبرشت شوربا مرغ اور کبک اور دراج اور تدرو جو فربہ ہو استحمام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضرور ہے مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور سیپی بھیڑ کی اقسام بلکہ پرانی ہون اور نئی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ نخود ہر واحد دس درم حب البان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درم بانس کی جڑ سوکھی تین درم اس مجموع سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے کے پانی مین اور آب جو خواہ آب باقلا مین پیسکر شام کو اوس پر انکو لگائین اور صبح کو بنفشہ یا نیمین جوش دیکر دھو ڈالین قرنطین نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت جدید پرانی ہڈی اصول قصب فارسی نشاستہ نیس تخم خربزہ برنج سائیدہ شستہ حب البان قسط اجزا ہموزن لیکر اونکا طلا تیار کرین ترمس اور نخود سیاہ کو پیس کر مالش کرین

حمیات ورمی کا بیان

ادیہ باب حمیات یومیہ مین بیان ہو چکا ہے کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہین وہ اکثر حمیات یومیہ مین داخل ہین اسلیے کہ اورام ظاہری بیشتر انکے سخونت قلب تک پہونچتی ہے اور انکی عفونت قلب تک نہین پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب بادیہ یعنے غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہین لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تا بہ قلب پہونچے اوسوقت یہ تپ از قسم حمی یومی باقی نہ رہے گی بلکہ حمی عفونت کیطرف منتقل ہو جاے گی اور اکثر یہ بات یعنے حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کا بطرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کیوجہ سے ہوتا ہے اور امتلاء اخلاط جو بدن مین ہو رہا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے اور کبھی بوجہ ایسے قروح کے جنکے مواد خبیثہ متوجہ ہوکر محتبس ہو جاتے گوشت نرم مین مگر جو حمیات تابع اورام باطنی کے ہین اونکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہین ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہے بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہون وہی ہین جو ورم حجرہ سے جو بعض احشا مین ہو جاے پیدا ہون کہ اس تپ مین درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہے اور اس ورم بردبائی اخلاط مرہ صفراوی جو بہت سا ہو خون مین ظاہر ہوتے ہین اور اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنے کان کا پردہ جسکے ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق جیسے خناق اور ورم ریوی ہوا اور اوس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کی پسلیون کے ہے اور ورم جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ اسکے ہے کبھی حمیات اورام مین بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف مین اختلاف ہوتا ہے

اسیطرح اگر ورم اعضای لحمی مین ہو تو اوس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضای شریانی مین خواہ غضروفی اور عصبانی مین تپ ضعیف ہوتی
ہے خواہ جو ورم قریب بہ شرایین ہو اوسکی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اوسکی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ حمیات
بطور دورہ کے ہوتی ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے اوسیقدر تپ کی نوبت ہوتی ہے [illegible]
ان مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا [illegible] دورہ حمیات کا [illegible] پس ہر خلط کے لائق جیسا
دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہو جاتا ہے اور تپ باقی رہجاتی ہے تو دلیل
اسپر ہے کہ ابھی تنقیہ تام نہین ہوا ہے ۔ یہ حمیات اورام اگر پیدا ہوں [illegible] فرق پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر بیچ مین ورم ہو [illegible]
حجابی اور اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہو جاتے ہین مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہو ۔ **ذکر علامات اور احکام حمیات اورام**
حمیات اورام جو اعضای باطنی کے ورم سے پیدا ہوں اونکے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین ۱ کچھ علامات اور اعراض ایسے ہوتے
ہین جنکی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے ۲ اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہین ۳ اور بعض علامات مریض کے حال کی دلیل
ہوتی ہین سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے ۔ قسم اول کی مثال جیسے نبض منشاری اور درد چبھتا ہوا اطراف سینہ کے ورم پر دلالت کرتا ہے
اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے ذات الجنب کو جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل ہین
جیسے سرخی قارورہ اور ضیق النفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ درد اور ثقل عضو علیل مین ہوتا ہے اور تمیز اعضا سے کہ گرمی عضو ماؤف کی
زیادہ ہوتی ہے اور گرمی خلاف عادت اوس عضو مین ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضاء عصبیہ کے اورام گرم مین ہوتا ہے ۔ اور مثال
دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے ۔ اور تیسری قسم کو وہ اعراض
ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوشخبری دین خواہ اوسکی ہلاکت پر منذر ہوتے ہین ۔ کبھی حالات اورام باطنی تپ کی ضرور ہوتی
اور اوسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اوسکے مفترہ ہونیمین مختلف ہوتے ہین بحسب اختلاف اعضا کے عظیم اور بزرگی مین اور اونکی رگونکے
بڑے ہونیمین خواہ بایں وجہ کہ بعض اعضای باطنی قریب قلب ہین اور اونکو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور ریہ خواہ قلب سے
دور ہوں اور اونکو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے
اورام سے حمیات مفترہ پیدا ہوتے ہین اور از قسم حمیات مختلطہ خواہ حمی غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہین اور ان حمیات
کے ہمراہ نافض اور لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھریری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات اورام
ہین یا حمیات عفونت خاص علامت انکی حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور اختصاص زیادتی
حرارت کا زاید حرارت معتاد پر عضو متورم مین اگر کسی عضو مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کو قریب ہو یا اوس سے مشارکت قوی رکھتا
ہو یا شدید الحس ہو اور باانہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اوس تپ کی جو تابع ورم اس عضو کے ہوتی
ہے قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور بیشتر بہ تبعیت اس ورم کے اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا کہ اوسکے ہمراہ
درد سر اور درد گردن بھی پیدا ہوتا ہے حرارت اگرچہ ان اورام مین زیادہ مشتعل ہو مگر حدت زیادہ اس حرارت مین نہین ہوتی جیسے
تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا ہے سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہوا اوسوقت حدت بھی ہو جاتی ہے حدت نہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت
اس تپ کی داخل مین مزور رفتہ ایسی نہین ہے جیسے حمیات عفنہ مین ہوتی ہے اور نہ اوسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط

عضو منورم مین عفونت ہوتی ہے اور مادہ تعفن اوسی مقام پر کھچ جاتا ہے - بعض حمیات اورام باطنی کی مثل بعض حمیات عفونت کے
ہوتی ہے کہ ابتدا مین صغیر اور بحرکت منتشی ہے کہ سریع الانقلاب نہ ہو اور بعد ازان عظیم ہو جاتی ہے اور سرعت ... اور کبھی بحسب تقاضائے عضو
اور مادہ کی جیسا کلیات مین بیان ہو چکا بعد اوسکے انتشار ... ہوتی ہے ... عضو ... عصبی ہونے کی - اور بول اکثر
حمیات اورام مین بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہے اور رنگ مین کمی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور وجع کو
اپنے مقام مین جذب مادہ کا لازم ہے **ذکر علاج حمیات ورمیہ کا** علاج ان حمیات کا بعینہٖ علاج حمیات حادہ کا ہے بعد ازانکہ
اصل ورم کا علاج ہو چکے اسلیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اوسمین رعایت تپ کی بھی ضرور ہے تبرید اور ترطیب کی
ضرور ہے حمیات اورام کے علاج مین بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہون یہ فرق ہے کہ ورمی تپ مین اجازت سرد پانی
پینے کی نہین ہے اور نہ حمام مین داخل ہونے کی نسبت تپ اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزون کا رکھنا مقام ورم پر جنمین برودت
بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کاہو اور حی العالم اور خرفہ وغیرہ کسیقدر آرد جو سپید کے ہمراہ یخ مین سرد کر کے اور جب ورم گرم ہو جائے پھر
بدل دین اور کبھی زیت انفاق جو بحالت خامی نچوڑا گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہین اور اگر کاہو کو دھو کے یخ مین سرد کر کے
کھلاتین جائز ہے اور نافع بھی ہے **حمیات مرکبہ کا بیان** حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کی ساتھ چند صورتون سے
ہوتی ہے یا کبھی اصناف بعیدہ کی آپسمین ترکیب ہو جاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کی ساتھ اور کبھی ترکیب ایسی حمیات
مین ہوتی ہے جو کہ جنس قریب مین متحد ہون جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہو ایسے
ہی مرکبات ثنائیہ سے وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہو جاتی ہے اور کبھی نوع واحد
کی حمیات مین ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہون خواہ دو ربع مین ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہون - دو غب کی ترکیب مین
کیفیت نوائب بلغمی کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر مین نائبہ کا ایسا حال
ہوگا اور یہی حال ترکیب مین ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کی بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تامل سے واضح ہوتا ہے
کہ ہر روز ایک تپ کا نوبہ ہوگا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہو جائیگی اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہین اگر ترکیب بسبیل
مناوبت ہو اور تداخل کسی غب کا دوسری غب مین نہوا ہو تیسرے روز کی نوبت مین شدت زیادہ ہوگی اسلیے کہ یہ دن منتہی
نوبت حمی اول کا اور ابتدا غب ثالث کا پڑتا ہے اور اسیطرح پانچوان روز شدت مین زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ
ہے جیسے دو غب سے مرکب ہو تا بلغمیہ دائمہ کے مشابہ ہے - مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو
فائدہ منصور نہین اور نوائب کی حال سے اشتغال مین چندان ثمرہ نہین ہے بلکہ اعراض کیطرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیے منجملہ
اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی
کم ہو پس نوبت مین سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کی عارض ہوگی تا اینکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور
وہ تپ اعراض مین ضعیف ہے پہلے زائل ہو جائیگی - کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر بری پیدا ہو کر
سکون اور آرام ہو جاوے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اوسکے
اعراض کے پہچانتا ہو اوسکی نسبت نہایت قبیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کر سکے خواہ دوسرے دن - ترکیب

تپ دق کی ہمراہ بھی عفونت کی [illegible] لثقہ کی جسکا مادہ بلغم یا بلغم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلیے کہ معالج
اسمین بھی ترکیب مین [illegible] اور ایسکو [illegible] ابتدا نافض اور قشعریرہ کی اور بار بار برادر ہو عرق کو بشرطیکہ تپ کی اوقات جزئیہ
ہو ملاحظہ کرتا ہے اور اگر [illegible] بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہین اوسوقت ظن بلکہ یقین یہی ہوتا ہے کہ فقط حمیات
عفونت سے بہان [illegible] ترکیب ہو خواہ [illegible] لازم ہون یا مفرد اور لازمہ سے مرکب ہو اور حمی سانج کا قطعاً وہم اور گمان نہین ہوتا
اور کبھی ترکیب [illegible] اسطرح کہ بعد نوبت ایک تپ کی فوراً دوسری شروع ہو جاتی ہے جیسے کہ
[illegible] ابتدا [illegible] تپ دوم کا [illegible] عفونت بدلتی ہے زمانہ منتہی حمی اول مین متداخل ہوتا ہے اوسوقت تپ
مرکب منتہا [illegible] عروق مین پیدا ہوتی ہی شبیہ ہو جاتی ہے پھر ایسے وقت بدن [illegible] کرنے کیلئے نظر
دلائل خاصہ ترتیب کے چارہ نہین [illegible] علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے اونکے ملاحظہ سے تفرقہ کامل
ہوتا ہے۔ اور اگر [illegible] ہون اوسوقت دونوں تپکا ایسا اتصال نہین ہوتا کہ دونون ملکر ایک تپ معلوم ہون بلکہ
درمیان [illegible] کی نوبتون کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے وہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات
سے ترکیب ہوئی ہے اونکے [illegible] مین خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اوسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور [illegible]
نہین ہوتی اگر ترکیب حمیات [illegible] ایک حمی حادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب اسصورت مین مادہ پہلی دفع ہو جاتی
ہے اور مزمنہ فقط باقی رہتی ہے [illegible] مفترہ ہوت خواہ دونون لازمہ ہون یا ایک لازمہ ہو دوسری مفترہ اور کبھی شطر الغب کے ہمراہ اور
[illegible] مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ حدت کے غب کا زوال
ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہ جاتا ہے اور اگر حمی [illegible] خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلے شطر الغب دفع ہوتی ہے اور خالص
[illegible] سوداوی باقی رہجاتی ہے۔ [illegible] حمیات مرکبہ مین ترکیب دو طرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جنکی جنس مین
اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہون یا نوع واحد کے ہون اونسے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازمہ
کے مرکب ہو اور جیسے دو مفترہ مرکب ہو جاتی ہین اوسیطرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہین۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ
مین ترکیب نہین ہوتی دو غب مرکب ہوتی ہین اسلیے کہ مادہ جسوقت داخل عروق مین ہوا اوسمین ممکن نہین ہے کہ جس شے
مین عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکسان متعفن ہوگا اور تعفن اوسکا ہر جگہ ظاہر رہے گا۔ یہ رائے
ہمارے نزدیک اصلا قابل التسلیم نہین ہے اسلیے کہ عفونت جو داخل عروق ہے ضرور اوسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے
اور بعد ابتدا کے تعفن پھیلتا ہے اور اوسکے بعد احکام اشتداد اور تفتیر کے اوسپر جاری ہوتے ہین بنا بر تاریخ عفونت اول کی اور اوس
عفونت کو حرکات بنا بر اوسی روز کے اور اوسی حساب سے ہوتے ہین پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہہ داخل
عروق مین کسی مادہ کی عفونت شروع ہو اور اسکو غلبہ ہو اور بالاصالہ متعفن ہو اور دوسرا جزء اوسی مادہ کا جو دوسرے مقام مین ہو
اوسی اسقدر غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ باتباع اوسی جزء کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب نہ تھی بڑہائے اور افشا اوسکی عفونت
کا اصالۃً کبھی ہوا اور باتباع بھی ہو پھر اوسکو آخر زمانہ تفتیر اور اشتداد کا جداگانہ ہوگا۔ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہین مداخلہ اور
مبادلہ اور مشابکہ۔ مداخلہ یہ ہے کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہوا ہو کہ دوسری شروع ہو چکی ہے۔ اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ

بعد فرو ہونے ایک تپ کی دوسری شروع ہو اور مشابکہ کی صورت یہ ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں اگر بھی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق آئے
نہ خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برآمد ہو اور اسوقت ترکیب میں گمان یہی کرنا چاہیے [illegible] اگر مطبقہ میں بافراط برد اطراف ہو
اور نقص یعنے سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بلغمی ہے [illegible] شطر الغب کا شطر الغب کہ
دو تپ سے ہوتی ہے ایک تو تپ غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور [illegible] دونوں کی نوبت [illegible]
اور ہر روز شدت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے یا دونوں کی ترکیب بطور مشابکہ ہو یعنے دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ
بطور مبادلہ کہ ایک کو اوترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو [illegible] تپ اوترنے نپائی
کہ دوسری شروع ہو جاوے۔ سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے [illegible] شروع ہوتی ہے [illegible]
قسم کی شناخت کہ اوسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اوترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا ہو [illegible]
کبھی دونوں تپ لازمہ ہوتی ہیں اسلیے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوئی ہیں اور [illegible] کا پیدا
ہو جاتا ہے جسوقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہو [illegible] کبھی صفراوی لازمہ ہوتی ہے [illegible] عفونت داخل عروق ہوتی ہے
اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسکے ہوتی ہیں [illegible] شطر الغب خالص [illegible] کبھی مرکب غب
خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو سکتے ہیں اور سوای اس قسم کے سب کو غیر خالص مقرر کرتے ہیں مگر اس بحث سے چندان فایدہ نہیں اسلیے کہ
مجرد امر اصطلاحی ہے۔ کبھی مقدم عفونت میں حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اوسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب
ہو جاتی ہے اور کبھی دونوں مادہ میں ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور
ہر ایک صورت میں شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہے اور بحران اوسکا بدیر ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال
برعکس کر دیتا ہے یعنے اوسکی مدت میں کمی ہو جاتی ہے اور بحران اوسکا بنسبت بلغم سادہ خالص کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ بقا
طولانی ہوتا ہے حتے کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے مرض حاد پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب
نسبت اور حمیات کے بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہی ہو جاتا ہے

علامات شطر الغب کی خاص تر علامت اور اولی شناخت شطر الغب کی گو اسکے ہمراہ اور قراین بھی ہوتے ہیں یہ ہے کہ مدت تپ
کی ایک روز طولانی اور حدت میں سکون لیے ہوئے ہو یہ نسبت غب مفرد کے ہو بعد اوسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض
میں کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ میں مکرر واقع ہوتا ہے یعنے چند مرتبہ پھریری واقع ہوتی ہے اسلیے کہ دونوں مادوں میں تصارع اور
کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر بتداخلہ ہوں۔ کبھی یہ تکرار تین مرتبہ
ہوتی ہے یعنے قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی بعض اعضا میں گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ
شطر الغب ہے اسلیے کہ بدن کا نقا اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ میں نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ میں زیادہ اضطراب
پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب میں صنف مشابکہ سے ہو خواہ از قسم تشابک نہو بلکہ بتداخلہ ہو تو جو وقت تداخل کا ہوتا ہے اوسوقت اضطراب
حادث ہوتا ہے اوسوقت پھریری بار بار ہوتی ہے اور منتہی میں طول ہوتا ہے اور جسوقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قریب ہے کہ تپ اوتر جاوے کہ ناگاہ ایک پھر قشعریرہ عود
کرتا ہے اسلیے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بوجہ مجاہدہ اخلاط کے ہوتا ہے۔ اور منتہی اس مرض کا اوقات جزوی و کلی دونوں میں قبل منتہی بلغمی کے ہوتا ہے اور بہ نسبت اوسکی جلد تر ہوتا ہے

اور نسبت صفراوی کے دیر [illegible] ہوتا ہے اسلیے [illegible] اسکی ترقی دفعۃً سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض مین اور اسکی حدت بروقت منتہی کے [illegible] رمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیے کہ قے بھی بہت نزاع دونون مادون کے واقع ہوتے ہین اور عرق ہمراہ ہوکر [illegible] ترقی ہوتی ہے اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے۔ شطر الغب کی وجود بسبب [illegible] وجوہ مختلف سے ہوسکتا ہے کبھی بنظر عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے عادات کی راہ اسطرح کہ ایک آدمی [illegible] صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اوسمین آگئی تھی اوسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضت کو ترک کرکے [illegible] غذا اور [illegible] الیسی کین کہ اونسے بلغم پیدا ہوگیا خواہ کسی شخص کے بدن مین بلغم کی کثرت تھی اور بلغم مین عفونت بھی [illegible] الیسی ریاضت [illegible] کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہوگیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے اوسمین یہ بات پیدا ہوئی [illegible] جوان ہوگیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہوگیا خواہ سن کہولت کو بعد شباب کے پہونچا اور حدت مزاج تبدیل سن سے [illegible] ہوگی۔ اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوتی کہ نبض اور بول کو دیکھو اور جو مادہ قے کیطرف سے نکلتا ہے اوسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اوسکے علامات بھی دریافت کرین اور پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ بکر لرزہ آتا ہے یا نہین اور حالات اوقات اور نوبت کی معلوم کرین۔ نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ مین بہ نسبت غب کی عظیم مین کمتر ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کی صغر اور بطوء اور تفاوت مین زیادہ ہوتی ہے بول اس تپ مین بدیر نضج پاتا ہے اور قے بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے [illegible] حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات ارجاع اور بے انتظام ہونا نوائب کا جسقدر ضرور تھا اوسکا بیان ہوگیا البتہ جو خلط غالب ہو [illegible] خلطون مین سے ہو اوسپر آگہی کی امید جو دلائل غالب ہون اونسے ہوسکتی ہے اگر بلغم کا غلبہ ہوگا نوبت مین طول ہوگا اور [illegible] کم ہوگی اور تضاغط یعنی تنگی اعضا مین خصوصاً نبض مین قوی ہوگی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدای مرض اور برودت اطراف کی دیر تک باقی رہیگی پیاس کم ہوگی اور قے صفراوی بھی نہوگی اور بول مین سپیدی اور خامی اور پسینا بھی کم برامد ہوگا سن اگر کہن خواہ بوڑھا پے کا سن اور مزاج بدن کا بھی کبھی [illegible] دلیل ہوتا ہے گو سن مین حرارت ہو اسیطرح عادت خواہ فصل اور بلد اور صناعت دلیل ہوسکتی ہے اگر یا بروجہ صفراوی خلط اگر غالب ہوگی تو نوبت کا زمانہ قصیر اور اطراف بہت گرم ہوجاینگے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بے انداز کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے پھریری لرزہ کیطرف مائل ہوگی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہو تو بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہے اسیطرح عادت وغیرہ اگر جار ہون دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے۔ اگر دونون خلط برابر ہون دونون قسم کے دلائل برابر ہوتے ہین اور فقط قشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہوگا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کیطرف منتقل ہوگا اسلیے کہ اسمین برد اور لذع دونون مفقود ہین۔ اگر [illegible] تپ [illegible] دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہین اور اور لازم تپ بلغمی ہو اس صورت مین لرزہ اور ضعف بھی ہوگا اسلیے کہ مادہ خارج عروق صفراوی ہے اور خارج بدن مین کوئی شئے مقابل مادہ صفراوی کے نہین ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہوگا مگر لرزہ ضعیف ہوگا اور بیشتر برد اور قشعریرہ مکرر واقع ہوگا تا اینکہ منتہی مین مادہ غلیظ ہوجاے جیسا اوپر بیان ہوچکا اور حرارت احشا اور شکم کی زیادہ ہوگی

باوجودیکہ اطراف مین برد موجود ہے اور نبض مین صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لرزہ ہوگا اور نہ زیادہ پھریری ہوگی اور نبض بہت
عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونون تپ دایمی ہون لرزہ یقیناً نہوگا غب لازم کو یہ بھی عارض ہوتا ہے کہ اوسمین خفت قبل خفت
بلغمی کے پیدا ہوا گر یہ اس تپ صفراوی کا رجوع بطرف شدت کی قبل از اشتداد حمی بلغمی کے نہو **شطر الغب کے علاج کا بیان** واجب
اور ضروری امر علاج مین شطر الغب کی یہ ہے کہ توجہ تام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے۔ اسہال اور فصد اور ادرار اور تعریق
کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ اطفا ر حدت تپ صفراوی کی اس سے ہوتی ہے۔ اور مسہل کے استعمال مین انتظار نضج کا ضرور ہے
مگر تلیین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہوسکتا ہے کہ روانی شکم پیدا ہوا ور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کے نہو جیسے ماء الشعیر مع گلقند
کہ اگر خلط غالب بلغم ہو اور ترنجبین شیرخشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونون قسم کی دوا مرکب کر کے اگر دونون خلط برابر
ہون اور جب نضج کا بخوبی ظہور ہوجاے پھر اگر استفراغ دواے قوی سے کیا جاے ہوسکتا ہے اور کچھ خطر نہین اور قے کرانے مین بھی خلط غالب کی
رعایت ضرور ہے مثلاً آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ایسی دوا سے کرانا چاہیے جسمین اعتدال
ہو اگر جوشاندہ مسہل قبل از نضج کے جلدی کر کے پلائی جاتین خوف عروض سرسام کا ہوگا جو دوا زمانہ تزید سے زمانہ منتہی تک نافع ہے کہ اصلاح
مادہ کی کرے اور نضج بھی پیدا ہوجاے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مفردات مین مثل افسنتین رومی کی
مگر بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضج کے اور قسم جید ردی سے ہو اور اگر ساتوین روز سے پہلے جلدی کر کے استعمال کی جاتیگی خلط کو متحرک کریگی
مگر استفراغ نکر سکے گی اس وجہ سے کرب اور غم اور متلی پیدا کریگی اور پھر بطرف مادہ رجوع کر کے بوجہ اپنے جزو مراری اور تلخی کے مادہ کو خشک
کردیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلل سے باز رکھیگی۔ اور **جالینوس** اور اوس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج
ایسے وقت مین آب جو مین تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیزش سے کر لیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجاے اور بعض متبحرین
کے اطبا جو بعد جالینوس کے گزرے ہین اس تدبیر کو ناروا سمجہ کر کہتے ہین کہ اس تدبیر مین **جالینوس** نے بہت دھوکا کھایا بلکہ اس شخص نے
جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اوس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہے اور اسکا کچھ خیال
نہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہے اور اوسقدر گرمی اسمین باقی نہین رہتی کہ تپ کی حرارت مین التہاب پیدا کرے
ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہین بلکہ اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض مین تحرز
کرنا اوس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جسکی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اوسوقت اعانت طبیعت
کی ادویہ مرکبہ سے جسمین مسخنات اور مبردات دونون شامل ہون کرنی چاہیے کہ طبیعت دونون قوت مین دوا کی تمیز کر کے دواے مبرد سے
تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دواے گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے۔ وہ کون شخص ہے جو شطر الغب
کا علاج بدون ترکیب دواے حار اور بارد کے کرسکتا ہے ہان اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اوسمین قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نرہے اوسوقت
کسی قسم کا علاج نافع نہین ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے۔ اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو اونکے
ذکر تفصیلی سے طولانی نہین کرتے بلکہ باختصار اونکو بیان کرتے ہین۔ ایک یہ بھی اوسکی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ
ایسے وقت استعمال اون ملطفات کا کرتا جسمین قوت تسخین کی قوی نہو جیسے کرفس اور شبت یعنی سویا اور اس معترض کو یہ معلوم نہوا
کہ مرچ سیاہ کی بھی تبرید ممکن ہے اسطرح سے کہ اوسکی مقدار قلیل بہت سی دواے بارد کی آمیزش سے ایسی ہوجاتی ہے کہ اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی

اور قوت لطیف اوسکی باقی رہتی ہے اور جسقدر لطیف اوسکی باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی لطیف سے گو بمقدار زائد ہو کم نہین ہوتی ہو اور پھر آب جو کہ خود اوسمین جلا اور سیلان ہو اس قوت لطیفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان ہو اس رقت کی اوسکی قوت کو پہونچاتا ہے اور افراط حرارت کو فلفل سے دفع کر دیتا ہے اور مادہ مریض کو اپنے سیلان سے بہا دیتا ہے تاکہ قوت لطیفہ فلفل کی اوسمین بخوبی نفوذ کرے بعد ان سب غلطات کے نہایت عجیب معترض سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل تپ مین التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار اون لوگون مین کرتا ہے جو فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہون بوجہ اسکے کہ اوس نے فلفل کی آمیزش آش جو مین تجویز کی ہے — اور یہ مرکبہ جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص افسنتین اور قرص ورد کے ہین **اقراص جیدہ خفیفہ** جو واسطے تسطر الغب کی بہت عمدہ ہے **نسخہ** گل سرخ اصل السوس ہر ایک ۴ درم ترنجبین ۳ درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤن سے قرص طیار کرین **نسخہ دیگر** جو شطر الغب التہاب شدید کو ساتھ ہو اوسکو مفید ہے گل سرخ ۶ درم تخم حماض صمغ عربی ہر واحد ۴ درم نشاستہ ۲ درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کتیرا زعفران سنبل الطیب ریوند ہر واحد دو دانگ کافور یکدانگ نسی قرص طیار کرین **قرص دیگر** بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کی خصوصاً اگر وجود التہاب اور سوزش کی اسہال کی بہی شکایت ہو اور کہانسی بہی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد ۳ درم ریوند ۳ درم طباشیر گل سرخ مع بونڈی کے الگ صمغ عربی کہربا ہر واحد ۵ درم تخم حماض برشتہ ۶ درم طین رومی ۷ درم قرص طیار کرین **قرص نسخہ دیگر** گل سرخ ۶ درم زرشک صمغ عربی تخم حماض ہر واحد ۴ درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑہ درم رب السوس ایکدرم لک ریوند ہر واحد نصف درم سب دواؤن کو ملا کر قرص طیار کرین **حبوب** واسطے تسطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ایذا دین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر سقوطری بلیلہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گل سرخ سب اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کی آب کاسنی مین گولی باندہین مقدار شربت دو درم ہمراہ اسکنجبین کے **نسخہ جیدہ** کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیے اور مسہل بھی ہے صبر سقوطری عصارہ غافث عصارہ افسنتین گل سرخ ہموزن اور زعفران بوزن نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی طیار کرین مقدار شربت دو درہم ہمراہ اسکنجبین **مترجم** لکہتا ہے اوقات اربعہ مین اس تپ کی مجرب خاکسار کا یہ ہے کہ برگ سدر ابلی دو درم سے ۳ درم تک اور سفید شیشیا جو ایک پتی نکمی ہوتی ہے ملا کر استعمال کرین تساوی مین دونون مادہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سدر کا وزن زیادہ کرین اور اگر صفرا زیادہ ہو شیشیا زیادہ کرین بعون اللہ بسرعت الساعت حاصل ہو — **من نکس** کے یہ معنی ہین کہ مرض اول کسی سبب اتفاقی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اوسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو — اصل مرض سے دوبارہ پلٹنا مرض کا بہت بد ہے بہتر مناسب نکس کے معالجہ مین یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہو علاج مین عجلت نکرنی چاہیے خصوصاً ملینات وغیرہ اسلیے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہے اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہین کر سکتے اس جہت سے احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے **فن ثانی پیشین بینی و پیشین گوئی کی شناخت احوال و امراض کا اور احکام بحران کے بیان مین** اس فن مین دو مقالہ ہین — ہم اس فن مین احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزین ایک ایک سے خصوصیت رکھتی ہین از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جیدا اور غیر جیدہ کا بہی ذکر کرینگے یہ علامات وہی باتین ہین جنپر مدار پیشین بینی معرفت کا ہے —

پیشینی مینی اوس سے یہ مراد ہے کہ دلائل موجود ہیں ایک امر جو آیندہ ہونے والا ہے اور جس طرف مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہونے والا ہو اوسپر پہلے سے حکم لگا دے لبیت پیچانے قوت کے اسطرح کہ ثابت رہے گی یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جائے کہ وقت سخت یا ہلاکت رات کو ہی یا دن کو اور کس طریقے سے ہوگا یا نہوگا

مقالہ اولیٰ بحران کا بیان اور طریقے استدلال کے بحران کے

اور اسکی خیر اور شر ہونے پر اور اسکی ماہیت اور احکام و اقسام ۔ بحران کے معنی لغت میں قول فیصل کے ہین اور اصطلاح طب میں بحران کے جو تغیر مرض مین دفعۃً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتی مرض و ہلاکت اوسکو بحران کہتے ہیں ۔ بحران کے دلایل ایسے ہین کہ اوکے ذریعے سے طبیب کو معلوم ہوجاتا ہے کہ آیندہ کیا ہونے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے ہے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان محافظ کی ایسی خفیف لڑائیان ہوتی ہین کہ اونکا شمار نہین کیا جاتا اور بخوبی محسوس نہین ہوتین اور کبھی ان دونون مین قتال و جدال بشدت ہوتا ہے اوسوقت ایسی احوال و اسباب پائے جاتے ہین جیسے سوارون کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچے اور غبار اوٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیان جاری ہون بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہے گویا کہ آن واحد میں ہوجاتا ہے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اوسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے لوگ بالکل شکست پاجاتین اور اونسے شہر بالکل خالی ہوجاے یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونیکی امید واری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت مین انفصال اور شکست پوری سب سے آخر کی لڑائی ہوتی ہین اور جسطرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اوسکو دفع کردیتا اور کبھی اوسکا دفع کرنا ایسا قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہوجاتین یا اوسے اسقدر دفع کرتا ہے کہ اطراف شہر کے قریب مین دشمن باقی رہجاے اسی طرح یہ حال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنے قلب اور اعضای رئیسہ اور اونکے اطراف سے بالکل دور کردیتی ہی یا اعضای رئیسہ سے تو دور کردیتی ہے مگر اطراف سے اعضای رئیسہ کے دور کرنے پر قادر نہین ہوتی ہے بلکہ اوس طبیعت کا فعل اسیقدر ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضای رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہے ۔ اور جو مرض زائل ہوتا ہے اوسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبیل تحلل ہوتا ہے یعنے مادہ تھوڑا تھوڑا متحلل ہوکر بتدریج فانی ہوجاے ۔ زوال مرض بطور تحلل امراض مزمنہ مین ہوتا ہے یا وہ امراض جنکے مواد بارد ہون اور ایسے زوال کے پیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت واقع نہین ہوتے ۔ اسی طرح جو مرض مہلک ہی اوسکا اہلاک یا بسبیل بحران ہوتا ہے یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہین کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہوکر فانی ہوجاے ۔ افضل وہی بحران ہے جو تام ہو اور طبیب اوسپر اعتماد کرسکے کہ بدن مواد سے پاک ہوگیا اور واضح ہو اور ظاہر اور سالم ہو اون عراض سے جنکا انذار یعنے خوف وہی کسیدن قبل اس روز بحران کے ہوچکی ہے اور توقع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہو ۔ جو بحران ہے یا جید ہے یا ردی اور ہر ایک انمین کا یا تام ہے یا ناقص ۔ بحران تام جید یا اسطرح ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کردے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کرے ۔ کبھی ناقص بحران بھی متصل و مشابہ بحران تام کے ہوتا ہے تام جید کی مشابہت تحلل مین ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذبول مین ہوتی ہے ۔ بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہے اگر انذار اوس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران و ایام انذار کے بیان مین

ذکر کرینگے اور یہ انذار جید اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہے۔ چشمداشت اوس بحران کی جو دفع تام کرے اون امراض مین کرنی چاہیے جنکے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اون امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو۔ ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ مین رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کم ہو مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ اسہال و قے کے بحران ہوگا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ مخاط یعنے رینٹ اور کان کا میل اور آنکھہ کا کیچڑ اور آنسو سر کی بیماریون کا بحران ان چیزون سے ہوتا ہے اور نفث یعنے خون یا ریم کھنکھار اور تھوک مین نکلنے سے بحران امراض سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریون کے واسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر اونہین لوگونکو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری ہونا معتاد ہو۔ جمیع بحرانات مین افضل و عمدہ اور قریب الفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلیے کہ وہ مادہ کو اہی مرتبہ مین پریشان کر دیتا ہے اوسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اوسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اوسکے بعد وہ بحران ہے جو بذریعہ ادرار بول کے ہو اوسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اوسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور خراجات از قبیل بحران انتقالی ہین۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعتہً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوے ہین اونکی موت واقع ہو جاتے ہین اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہین دبل دبیلہ طاعون نملہ حمرہ نار فارسی اکلہ جدری خوانیق قروح جو بدن مین بکثرت ہون۔ کبھی بحران بنام یا نقص ستگی مفصل اور عصب سے ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ خارش اور اوسکے اقسام اور ورد کے ہوتا ہے۔ ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور تمدد اور داء الفیل دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کو بھی ہوتا ہے۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہے جسمین خراج تک نوبت نہین پہونچتی بلکہ مثل لقوہ و تشنج و استرخا و وجع الورک درد پشت و ناسور داء الفیل دوالی پیدا ہو جاتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہو سبب جسکے ساتھ بحران ہونے والا ہے عافیت مریض کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مقرر ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہو جاسے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص مشخص ہو جانا بعد عافیت کو بھی ہو جاتا ہے۔ انتقالات کے اقسامات مین بہتر وہی قسم ہے جو بجانب اسفل ہو اور خروج اور انتقال مین عمدہ یہی بات ہے کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے دور اعضاے شریفہ سے ہو جس طرح مستدل یا مخبر کو ممکن ہین کہ لڑائی کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دے یا بیش غور و تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب کو بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایاے شہر کو ہر طرحکی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات محاربہ شدید کے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اپنا سامان جنگ و جدال کا درست نکر چکا ہو اور نہ الات حرب ضرب کے استعمال پر قادر ہو اوسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوپر بدحالی سلطان کی کرینگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا ساز و سامان نادرست ہو اوسوقت حال بالعکس ہوگا اسیطرح اگر مرض اون علامات بحران کو حرکت دے جسکو ہم آئندہ ذکر کرینگے

قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل متین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہوچکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے نہوگی اور اگر نضج تام
ہوچکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی بحران تام بروقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع زمانہ انحطاط میں اور اسی وجہ سے
بہت سے زمانہ میں بحران تام کی تعویق ہوجاتی ہے اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہے جبکہ زمانہ انحطاط کو پہونچے ۔ اکثر ایسے وقت طبیب پر
واجب ہوتا ہے کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کردے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم گرائے تا اینکہ پسینا شروع ہو اوسکے بعد روغن
گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی میں معتدل رہنے دے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور
اوقات میں واقع ہوں جنمیں عادت طبیعت کی اسطرح جاری ہے کہ اگر اوسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال
میں باذن اللہ تعالیٰ قوی رہیگی ایسے وقت بحران کی واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہوسکتی ہے اور اگر قائم ہوا طبیعت کا مقابلہ مرض پر
قبل اوسوقت کے ہو جسمیں طبیعت باختیار خود مقابلہ کرلے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسبات پر
ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بحد سے ہے جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس
حرکت قے کی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز قعر معدہ کو ایذا دے تو اوسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے
طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے میں ۔ اسی طرح اگر دلائل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین میں مثل چودھویں
دن کے واقع ہوگا اور اوس سے پہلے ہی واقع ہوجاوے کہ بہادی بحران کی قبل چودھویں دن کے کسیدن اگرچہ وہ یوم باحوری ہو شامل
کیا ہوں دن کے متحرک ہوں یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہیں ہے گو جید ہوجاوے اسلیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے
اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورتمیں مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہے
تو بحران تام نہوگا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحرانی قبل اوس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہے یا بوجہ قوت مرض کی ہوتی ہیں
یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کی یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن میں حرکت بیقراری کی پیدا کردے ۔ مثلاً
ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ میں خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اسلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک میں بحران
کے بڑا دخل ہے اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہوجاتی ہے کہ خوف کی عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے
ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہوجاتا ہے اور سرور کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی
بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف میں اور بطرف خارج کے جیسے سرور میں واقع ہوتا ہے
۔ اگر مقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہو سکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر
زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجاوے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض میں بروقت
راحت خواہ بیماری کے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہیں ہوتا مگر بندرت اور خصوصاً بروقت راحت کی نوبت کم
واقع ہوتا ہے ارکاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات میں دو مرتبہ اور جالینوس نے ایکمرتبہ بحران بوقت راحت کے واقع
ہوتے ہوئے دیکھا ۔ افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اوسوقت کی منتہی ہونے میں طبیب کو کسی
طرح کا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اوسپر اعتماد نہیں ہے ۔ بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور ازعاجی یعنے اضطراری جو
اول زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے ۔ اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض میں ہلاکت مریض پر دلیل ہوتی

ہین اور زمانہ تزید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامت بحران ناقص کی ہونگے اور زمانہ انحطاط مرض مین ہر گز بحران نہ ہوگا ۔۔ رہی یہ بات کہ موت کسطرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہ بحران جید کے ہو اسکا حال ہم آیندہ اوراق مین لکھتے ہین ۔۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بدیر ہوتا ہے اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت مضطر نہین ہوتی پھر اوسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ مرض پر تا وقت اتمام نضج کی صبر کرے اور امراض حادہ مین بحران مقدم ہوجاتا ہے اور مریض اپنے عہدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلل مادہ بتدریج نہو اور دفعۃً نجات مرض سے ہو جاسے مگر اسلیے استفراغ محمود واقع ہو یا خراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہے اور تحلل تدریجی کی ضرورت نہین ہوتی ۔ جس تحلل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا حبس بول کیوجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اوسمین پہلے اعراض خوفناک پیدا نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین ۔۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعض امراض زمانہ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور اومین سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض اسکے برعکس ہوتے کہ ابتدا مین سکون اور بعدازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلایل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کریگی جسطرف مادہ کی دفع ہونے سے ضرر ہو اوسوقت طبیب کو چاہیے کہ اوس جانب کو قوی کرے خواہ اوس عضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ بکیا انصباب نہو نے پاوے اور کسی طرف مادہ کو برخلاف خواہش طبیعت کی رجوع کردے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہے اور طبیب بوجہ ناواقفی کی اوسدن کو یوم ششم تجویز کرتا ہے حالانکہ واقع مین وہ دن ساتوان ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلیے طبیب اوسدن کو مرض کے ایام مین شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلیے کہ بحران جید چھٹے دن بہت کم ہوتا ہے ۔ اقسام تغیر امراض کے چھ ہین **پہلی** قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو **دوسری** قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو **تیسری** قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو **چوتھی** قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کی آہستہ آہستہ متغیر ہوے **پانچوین** قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کی مجتمع ہون کہ دفعۃً بطرف صحت کی متغیر ہو کر ٹھہر جاے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو **چھٹی** قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون ۔۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کے بنابر قول اوس شخص جسکا قول معتمد اور معتبر ہے زبان یونانی مین مشتق ہے فصل خطاب سے یعنی وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان صادر کرے گویا اوسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہوجاے اور بعد اوسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اوسکی سماعت سے برطرف ہو **قول کلی علامات بحران کے ذکر مین** بحران سے بیشتر جنکو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ رات کو اگر دنکو امید بحران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلایل ہوتے ہین جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بےچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن مین اختلاط پیدا ہونا درد سر اور گردن اور دوران اور خیالات آنکھو مین اور طنین اور دوی یعنے کان کا گونجنا اور بھربھرانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعۃً بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ مین اختلاج یا پھڑک پیدا ہونی متلی اور پیاس اور خفقان درد فم معدہ مین تنگی سانس مین اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوتی ہے اور شراسیف مین گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور پشت مین درد اور عضل البطن مین اختلاج اور مروڑہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی ناقض پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہے اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی مین ہو پیدا

ہوتا ہے اور کبھی نبض اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزوں کا بند ہو جاتا ہے جنکا نکلنا مناسب خواہ معین ہے جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال دوری لیکن دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہے۔ جو علامات متقدم رات کو قبل از بحران ہوتے ہین وہ نہایت شدید ہوتے ہین اور اسکا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہے کہ جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہے کہ اونکی دلالت بسبب حرکت اوسی مادہ کی ہوتی ہے اور اون دلایل مین اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے جو اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے اوسکی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو بعد اوسکے دلائل از قسم مرض اور سستی درد سر اور وغیرہ کی اسپر دلالت کرین کہ مادہ دموی ہے طبیب کو اوسوقت امید یہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت اون دلایل کی یہ ہے کہ مادہ صفراوی ہے اوسوقت اکثر یہ ہے کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہوگا بلکہ کچھ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہون کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کر دین اور اکثر جب صفراوی ہوتا ہے اوسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کو ہوتا ہے اور اوس سے پہلے خیالات عین لینے آنکھون مین نینگے سے زرد زرد خواہ مارے اوڑنے لگتے ہین اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہوا کہ امرض کو مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہے کہ فوراً صحت حاصل ہو جاتی ہے سےجہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل مین اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضاء رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو اعضاء متصل اعضاء رئیسہ کے ہین اونکی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشا کے اور اسوجہ سے افعال مین اعضاء مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے ضرر ان اعضاء کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور درد سر پیدا ہو اور جو چیزین ہمنے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہین مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق النفس وغیرہ عارض ہونگے۔ اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اوسکے دفع کی دو صورتین ہوتی ہین ایک تو ہر طرف سے اور ہر بعد سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہو اوسوقت تمام اعضاء ظاہری مین دفع مادہ کا ہوگا اور یہ صورت عرق اور پسینا برآمد ہونے مین پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور پھر جب اوس جانب کو اختیار کرے جدہر سے مادہ کا دفع ہونیوالا ہے اوسوقت بدون اسکے کہ اعضاء رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہین ہوتا اسلیے کہ بعض اعضاء رئیسہ اوس راہ مین واقع ہین جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کیطرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضاء نفس مین ہو کر ضرور گذریگا اور اعضاء دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہوگا تو پھر اسوقت بھی ویسی ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بروقت گرنے مادہ کے فقط اعضاء رئیسہ پر پیدا ہوتے اور کبھی جہت مرور مواد کے اعضاء رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جبوقت الوہ اوس مادہ کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع پر ہے یہ ہو کہ قے کیطرف سے دفع ہو خواہ یہ عضو اعضاء رئیسہ مین سے ہو مگر متحمل ایسی مشقت کا ہو سکتا ہے کہ اوسمین فساد دیر مین ہوتیگا جیسے اگر مادہ اطراف جگر مین گرے اور مثانہ کیطرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے۔ ہر طرف نہین راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے معدہ مین راہ قریب اوسکی مادہ کیواسطے یہ ہے کہ قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعا کی واسطے اسہال کے۔ اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ جداگانہ ہے پھر کچھ دور نہین کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت مین خاص خاص علامات بھی ہوون جو اس بات پر دلالت کرین کہ اس مادہ کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص فلان جہت مین ہونے والا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کرین کہ پہلی ابتدا اور پہلا گ

اس ردی مادہ کے اوٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچیگا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو صلاحیت
دلالت کی جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑیگا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک امر کلی پر
جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات مین ہو دلالت کرتی ہے اور اوسکے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اوس
جہت کی واضح ہوتی ہے جدہر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق النفس اور تمدد شراسیف ہین اوپر کیطرف یہ باتین دلالت کرتی ہین کہ
مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہین ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کے
ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جائین۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتباس اوس چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی
اور جدا ہوتی تھی مخالف ہین اوس جہت کی جسطرف بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات
بحران جید کے دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہین ہے یا بحران بادرار ہوگا یا بعرق یاقی یا رعاف سے
۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب مین ہو اوسکا بحران یا داہنے نتھنے سے بذریعہ
رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر مین ہو بحران باسہال یاقی یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً
حمائے محرقہ کہ اکثر اوسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے۔ اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے
خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو ورم سر کیوجہ سے پیدا ہو کہ اوسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے
ہوتا ہے اور حمیات باردہ او بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور نہ ذات الریہ اور لیثرغس کا بحران رعاف سے ہوتا ہے بلکہ
ذات الجنب کا حال بین بین ہے کہ نفث مدہ اور رعاف دونون طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بحران ناقص
سے بحران کرتے ہین کہ مجموع کے اجتماع سے اونکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اوسکا شروع ہو کر اتمام
بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات بحران
کے پیدا ہو جائین پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہین بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہین ہوتا ہے
اوسوقت جسوقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چارہ نہین ہے یعنے اوس
دن نہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات واجب نہین ہے کہ جب عرق برامد ہو یا قے خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور
سوء تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں اونکے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جاے گو اکثر یہی ہے کہ بحران
ہوتا ہے۔ بعض ان دلایل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہین اور بعض امور علامت بھی ہین اور جہت یعنے راہ بحران پر بھی دلالت
کرتی ہین۔ پھر جسوقت علامات بحران کے ظاہر ہوں اور بحران واقع نہو یہ بات بنابر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اینکہ بحران
کی تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہین کسی اور عارض کیوجہ سے پیدا ہوتے ہین
سوای قرب زمانہ بحران کے اگرچہ اونکا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران مین ہوتا ہے جیسے غب متطاول یعنے غیر خالص ہین قبل
نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اوسکو کچھ دلالت بحران پر نہین ہوتی اور
غب خالص مین اسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض
بسلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کرے

پس ان امور کے ملاحظہ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت درمیان مرض کے اور لڑائی قوی ہوگی اور مصارعۃ قوی سے باز رہیگی۔ یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ خوبی بحران کی وہی دلائل ہین جو مرض ... طبیعت کی دلیل ہوتے اور ان دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہین ہوتا
اور بحران روتی سے ... ہوتی ہین جنکا منشا یہ ہوکہ ... مادہ اور طبیعت مین مقابلہ ہے بدشواری طبیعت اوسکی زور کو روک سکتی ہے
مگر یہ ضرور نہین ہے کہ ایسی رنگت طبیعت کے مغلوب ہونے ... حکم قطعی کیا جاوے اسلیئے کہ ایسی بکثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر
ہمنے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوئے کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینا بہتے بہتے تھم گیا اور چہرہ کھنچنے تک
ایسی کیفیت طاری ہوئی ... کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اوسکی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت
طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام کمال دفع ... متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہے اوسکو گرا
دیتی ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور دفع کردیتی ہے۔ کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیئے طبیعت کو
مرض سے نہین ہوتا ہے اسلیئے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہوجانا سوای امر عظیم کے وقوع کے باسانی نہین ہوسکتا اور اس
امر عظیم کے وقوع سے تعجب نہین کہ طبیعت عاجز ہوجاوے اوسوقت یہ خیال کرنا چاہیئے کہ ظہور ان علامات بحران کا بالاتصال دو دن یا دو دن
مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے اوسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی بموجب اون قراین کے جنکو ہم آئندہ
ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جسوقت نبض مین دفعۃً تغیر پیدا ہوجاوے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ
نبض مین عظم پیدا ہو اور انخفاض نہو خوش ہونا چاہیئے اور سلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیئے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ خشکی اور ... بدن کا ایام مرض مین بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہین یا قتال
ہوتے ہین یا اونکا بحران دیر مین ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیمارون کے
دلیل ہوتی ہین مثلاً اکثر بیمارونکی یہ کیفیت ہوتی ہو کہ کسی فصل خاص مین اونکے بحران یکسان ہوتے ہین اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے
ہین کہ اکثر اونکے بحران رعاف سے ہوتے ہین اس مین اونکے عادات خواہ مقتضای طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات
موجودہ کے کہ شاید اکثر اوسنکے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل مشترک
ہے واسطے اقسام بحرانات استفراغیہ مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج مین بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع
ہوگا۔ اور سوائے عظم کے اور بھی سوائے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کی دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور
اوراسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت شوق یا عزم جزم طبیعت کا دفع
کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہوجاوے اوسوقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہوگی طرفین یعنے جانبین مین میلان پیدا
نہو اور قبل ازانکہ نبض قوی ہوجاوے بالظہور انخفاض در انضغاط پیدا ہوگا اور جسوقت دونون علامات یکجا ہوتے ہین اوسوقت دونون باتین
پیدا ہوجاتی ہین جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہوچکے شروع تفصیل احکام
تھوڑا تھوڑا کرتے ہین اور زیادہ تفصیل آیندہ کے ابواب مین کیجائیگی **علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحرانین**
اسکی پہچان یہ ہے کہ دردسر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کے خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور یہی جب علامات قے کے پیدا ہوا ہو اور
دردسر عارض ہوجاوے وہان بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے۔ ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل ...

کینتیون اور طنین اور کری مین پیدا ہونا دفعتہ اور اوسکے قریب خواہ اوسکے اوس سے مقدم ضیق نفس و درد گردن اور تمدد مراق اور شراسیف مین اور ایکطرف بلا درد اور سر مین اشتعال پیدا ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور اعراض مرض مین شدت ہوتی ہے اسلیے کہ شبکو طبیعت نضج مادہ کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا ہر طرف ہوجاتا ہے **تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے** اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھہ مین پڑجاے اور بتاریق اوسکے ساتھ نہون یعنے آنکھہ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اوڑتی ہوئی معلوم ہون اور مونہہ مین تلخی اور ہونٹھ پھڑکنے لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین درد پیدا ہو خواہ متلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے گلی بھر بھر اٹین اور خفقان ہونے اور انضغاط اور انخفاض نبض مین پیدا ہو پھر اوسوقت علامات مذکورہ اپنی نتیجہ پر موکد ہوجاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی اوسمین کسیقدر کمی محسوس ہو بہر حال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر یہ تپ صفراوی محرقہ نہو اور باانیہمہ رنگ چہرہ کا اوسوقت زرد ہوجاے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو اکثر جو قے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے لڑکونکو ہوتی ہے بجہت ضعف عصب کے تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور مشایخ مین چونکہ اونکے قوے مین ضعف ہوتا ہے مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے — اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کی جہت جگر مین پیدا ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ چند عروق کے جو طحال مین ہین اور قریب جہت بینی کے ہین مشارکت ہے اور جو عروق کہ بجانب بینی کے ہین اونکی وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال کا بینی سے نہین ہے اور مریض کو سرخ دوڑے چمکتے ہوے اور بتاریق نظر اٹین اور چہرہ خوب سرخ ہوجاے خواہ آنکھہ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہوجاے اور دفعتہ خون روان ہو اور نبض شاہق اور موجی ہوجاے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین کھجلی اوٹھے اور اشتعال حرارت کا سر مین شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہوجاے اوسوقت امید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج کی وغیرہ جملہ دلائل کی اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر اس کا انداز یعنے خبر وہی بتاریق اور خیالات خبطی سے ہوتا ہے جو بشکل و رنگ آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے آنکھہ کے معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہے — اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اوٹھنے کو ناک مین دلالت کرتی ہے کہ رعاف داہنی خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلایل کی اعانت یہ کیفیت کرتی ہے کہ بروقت بحران سردی بدن مین پیدا ہوجاتی ہے اور خشکی شکم مین و یا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد مین یبوست پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی سن کیوجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتا ہے جسکا سن [illegible] برس سے کم ہے کبھی زیادتی درد سر کی بھی اسقدر کہ بحران سے قے مین جسقدر نہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہے اور درد سر کے ہمراہ اور قسم کے آلام مثل درد گردن اور تپنے گردن کے بھی ہوتے ہین اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ علامات موت کے نہون وہ بھی وقوع رعاف پر یقین استدلال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہے —

حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہو چکا کچھہ تو ایسی ہین

کہ اونمین رعاف پر دلالت کرنے کی اولویت ہے جیسے آنسو اور طنین گوش اور کری اور تمدد شراسیف کسی جانب مین دو جانبون
جگہ خواہ طحال سے بلا وجع اور اشتعال سر کا - اور بعض علامات خاص تو سے ہین مثلا ضیق نفس اور تمدد شراسیف داہنے خواہ بائین
آگی کیطرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص قے پر دلیل ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس علامات
رعاف مین داخل ہے اوسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کی واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہے اس سبب سے کہ جو
اجوف جو پشت پر ہے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کیطرف دفع کرتی ہے اوسوقت اعضای نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے
اور ضیق نفس عارض ہوتا ہے - بعض علامات خاصہ قے اور رعاف کی ایسے ہین کہ اونمین تقابل ہے یعنے اگر ایک علامت قے
مین ہے اوسکے مقابل دوسری مین رعاف پائی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اوسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشیان
کا علامات قے مین ہوتا ہے خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعاف مین سے ہے اوسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنے زردی علامات
قے مین ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہین کہ اونمین تقابل نہین مثلا اختلاج لب پر ین کا علامات قے سے ہے اور
اسکے مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک مین کھجلی رعاف کی علامت ہے اسکے مقابل کوئی علامت قے مین نہین ہے

علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف اگر نبض مین بتدرت موجیت پیدا ہو جاے اور ہاتہ جلد پر رکھنے سے ہاتہ کے
نیچے تری سی معلوم ہو - اور ہاتہ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخ رنگ ہو جاے - اور باانہمہ جلد مین گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت
اوس گرمی کے جو اور ایام مین بھی - اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اوسوقت زیادہ ہو - اور بول رنگین
مائل بہ غلاظت ہو خصوصاً اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتوین روز - پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے -
اسیطرح اگر کسی مرض مزمن مین لرزہ قوی عارض ہوا اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہوا اور قوت قوی ہوا اور سب علامات
جید موجود ہون اوسوقت بھی امید توقع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول مین کمی واقع ہو اور
اسیطور پر استمرار علامات کا رہے - خلاصہ یہ ہے کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق سے
پہلے لرزہ آتا ہے - اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین دیکھے اور اوسے ایسا معلوم ہو کہ گویا مادہ غسل پر ہے یا
آبزن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا - رنگین ہو جانا بول کا بدلالت اوّلی اس بات پر دلیل ہے
کہ مادہ کا بحران بطرف عروق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی مین ہے کہ یا عرق برامد ہو یا ادرار بول کا ہو - بعد ازان خاص دلائل
سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے - اگر طبیعت مین روانی ہو اور براز لین ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اوسوقت توقع بحران
عرق کی نکرنی چاہیے - اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اوسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت مین تزید اور انتشار ہو اور مددگار
حرارت کی فعل قوت پر مظنون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو **علامات میلان مادہ کے اعضاء بول کیطرف**
اس بحران کی تو علامتین ہین ثقل مثانہ اور احتباس براز اور بعدم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسیطرح
فقدان علامات قے خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہین دلالت کرتا ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عانہ مین سوزش پیدا
ہونی اور مثانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کی دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول مین حبس سخت
پیدا ہونا اور اوسکا قوام غلیظ ہر روز ہونا اور اوسمین رسوب کا موجود ہونا - بیشتر دلایل براز کے وجود سے ادرار بول عارض ہوتا ہے

جیسے ہمنے بیان مین براز کے ذکر کیا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ مین زیادہ ہوجاے اور روانی
شکم مین کمی اور پسینا بھی اوسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اوسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جلد
ظاہری بدن کی سخت ہو اوس جگہہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال او رعرق کے خصوصاً جاڑون مین **علامات
میلان مادہ بطرف براز کے** پندرہ علامتین ہین — پہلے جنس فضلہ کی اسپر دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جاے کہ فضلہ
دموی نہین ہے اور اوسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اوسکی تاکید تعیین کرتا ہے کہ بول مین کمی ہو اور تمام شکم مین پیچ سا
پیدا ہوا ور اسفل شکم مین بوجھہ معلوم ہو اور علامات قی کے مفقود ہون بلکہ قراقر پیدا ہو اور حالب مین یعنے اسفل شکم نفخ پیدا ہو اور ابر
حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہوجاے اور مقدار معتاد سے زائد ہو او رنیچے شراسیف کے یعنے پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوتے
درد پشت پیدا ہو مگر بیشتر یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر ادرار بول ہوجاتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ
کرتا ہے خصوصاً وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز مین ہوتی ہو اور سختی شکم مین ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصاً
سبب ہو اسر جلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہو اور صغر نبض کا بوجہ انخفاض کے پیدا ہوا ہو — کبھی بحران اسہالی کی
عادت قلت رعاف اور قلت برامد ہونے عرق کے اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص خوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے —
اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر بعد بحران کے حمی غبی مین بول سپید رنگ و رقیق ہوجاے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ بحران
امعا مین پڑجاے اسلیے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہوگا بطرف براز کے ضرور برامد ہوگا بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق او
ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہے **علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو** اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نپائے جائین او
استفراغ اسہال بھی نہو اور رحم مین گرانی پیدا ہو اور قطن یعنے کہیگاہ مین بھی ثقل معلوم ہو اور وہان درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی
پیدا ہو اسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے **علامات بحران بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کی** — جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت
مریض کی اسطور پر ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور با اینہمہ نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور
نواحی مقعد مین گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے **علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو** علامات بحران
انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام مین درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز قے پسینہ یا خون خواہ عرق کثیر کا
بند ہونا اور نضج مین تاخیر خواہ عدم نضج قطعاً باوجود صحت قوت اور درستی نبض کی خصوصاً امراض طبیعہ مین جو دیر پا ہین اور جنمین
نضج نہین ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے — اور تعیین جہت انتقال کے اوسپر دلیل درد موضع خاص کا ہے اور پھول جانا رگونکا
اون مقامات کی جو خالی ہین اور متصل وسی جہت کی ہین جیسے ابط او رحالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ
کے — ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقال ہوتی ہے جسمین کوئی عضو ضعیف واقع ہے — یا درد مفاصل مین ہونا خواہ
ایسا درد او ٹھے جس سے تعب بعید کسی عضو مین پیدا ہو — شراسیف مین اگر تمدد ہو اور درد ہو اس سے خاص کسی مقام پر
انتقال کا استدلال نہین ہوسکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہوسکتا ہے اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہو اکثر جہت میں
میلان مادہ کے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی مین ہوسکتے ہین اور فصل بارد مین
اور سن اکتہال مین اکثر ہوتا ہے سردی مین خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ جنس درد امساک پیدا ہوتا ہے اور نیز

کہولت مین سبب خراج کا یہ ہے کہ سن کہولت مین قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے ۔ بعض اطبا کا قول یہ ہے کہ جس کا سن پچاس برس
بلکہ تیس ۳۰ برس سے متجاوز ہو جاے اوسکے امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتمد نہین بلکہ انتقال کے واسطے ضرور
درکار ہین ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کی اکثر امراض مین اور بوجہ کثرت کے کمتر اشخاص مین دوسری قوت کا قوی اور شدید
نہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط کے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہو کہ اعضاء رئیسہ سے دفع ہوا مین عاجز ہو اور چیزین ان اسباب سے یعنے غلظ مادہ
اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کی مناسب ہین یعنے زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کی قائم ہوتے ہین اوسکے بعد استفراغ عظیم طاری
ہوتا ہے خصوصًا استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو سپید ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہین ہوتا ہے **علامت انتقال کے بطرف اسافل**
جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب اور انتفاخ حالبین یعنے دو رگ جو قریب ناف کے ہین اور دونون ورک یعنے
کولون مین پیدا ہونا علامت اسبات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا **علامات انتقال علی کی طرف** اعلی کی طرف سے انتقال
پھر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصًا گرانی گوش تا اینکہ بعض وقات کری گوش تک نوبت پہونچتی ہے بعد ازانکہ ضیق النفس اور تغیر نظام مین سطح
کر اودھر ہوا اور پھر مٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا اور دھابا دفعتہً ہوا اور انتلال عظیم سر مین پیدا ہو اسیطرح اگر سبات پیدا ہو اور اکثر یہ انتقال بذریعہ
خراج کے ہوتا ہے جو کان کی جڑ مین پڑتا ہے اسیطرح ہموارہ اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی مین حمکت ہو اور سرخی چہرہ کی دیر تک ٹھہرے
علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط مین قوت پکڑے دلیل ہے کہ انتقال اوسکا کسی
مرض مزمن کیطرف ہوگا **علامات بحران خراجی کے** اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات
انذار خراج پر ہے اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کیصورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہوا ہو بلکہ میلان
بر سبیل انتقال ہو بعد ازان دونون شریان صدغین کی زیادہ انبساط مین آئین اور ضربان خواہ ٹپک اونمین بعید ہو ایسا کہ سکون اونکی حرکت مین
نہوتا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہو جای اور سانس مین تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی اوٹھے جسے یہ علامات مجموعًا عارض ہون
تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل مین خراج ہونے والا ہے اور جس عضو مین زیادہ عرق کسی بیماری مین نکلتا
ہو اکثر اوسی مین خراج واقع ہوگا ۔ فصل جاڑونکی اور سن کہولت کا علامات اور دلایل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن
اسباب وقوع خراج سے ہے ۔ خراجات فصل شتا اور سن کہولت کی نضج کو بدیر قبول کرتے ہین مگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑون اور سن
شیخوخت مین کم ہوتا ہے اسلیے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کا موجب ہوتی ہے ۔ علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس بات کے
کہتے ہین کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہین ہوتا ۔ اگر زمانہ صعود مین تپ کی بول اکثر مائی ہو دلالت کریگا کہ اسفل بدن مین کسی
قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اقسام کے بحرانات مین تاخیر واقع ہوتی اور مرض حار کا زمانہ نہین ان سے
بڑھ جاتا اور ایسے مرض مین جسوقت بعض مقامات بدن مین دفعتہً جابجا درد پیدا ہو امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیائی
یعنے جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کی پیدا ہوئی ہو جب ادرار بول غلیظ اور نہ تثخین کا نہوا ہو اور نہ رعاف اور اسہال عارض ہو امید خراج کی
مفاصل مین ہوتی ہے خصوصًا سر و زبحران کے منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہے کہ جو بحران یوم میں واقع ہوا ہے بحران تام نہ ہو اور باوجودیکہ بحران
و یہ دن مین ہوا معاودت اور علامات کی نہو یعنے ایسے علامات دیگر اوسکے ہمراہ نہون کہ آیندہ اور کوئی بحران پھر ہوگا ۔ حمیات اعیائی
بحران اگر چوتھے دن بول غلیظ سے نہوا امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران مین تاخیر ہو تو اون مفاصل مین خراج

سے امید ہوگی جنمین تعب پیدا ہوا ہے خوا لحمیتین کے پیچھے خراج واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراط ریاضت کی پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو
مگر جو خراج لحمیتین مین واقع ہو وہ انبیائے تمددی مین اکثر ہوتا ہے اسلیے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہین ہوتا ہے اس وجہ سے ان حمیات
مین مفاصل زیادہ جذب مادہ نہین کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو پیچھے لحمیتین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتا ہے
اسوجہ سے خراج اوسی مقام پر پیدا ہوتا ہے۔ اور جو اعیا اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اوسکا اثر مفاصل مین زیادہ ہوتا ہے۔
اکثر امید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتی ہین کہ یکایک مریض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ
بول دفع ہو جاتا ہے۔ اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق اکثر او ترجاتی ہو ایسی تپ مین خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خالص
و ربع مگر اینکہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو لرزہ معاود ہو بذریعہ جھاڑنے مادہ کے بیرونا استفراغ کر دیتا ہے بہت
سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو۔ یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع
ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہوا ہو اوسوقت مادہ کہان باقی رہیگا کہ اوس سے خراج کی توقع کیجاے۔ اور ادرار بول غلیظ کا بھی
جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے۔ جو خراجات امراض مزمنہ متطاولہ مین واقع ہوتے ہین وہ اکثر اعضاے زیرین مین واقع ہوتے
ہین اور جو امراض حادہ ہین اونکے خراجات اعضاے فوقانی مین اور جو امراض حدت اور ازمان مین متوسط ہین اونمین خراجات اوپر
اور نیچے دونون جانب کی اعضا مین واقع ہوتے ہین اور اکثر غب مین خراجات بیچ گوشت مین واقع ہوتے ہین اور ان خراجات سے
بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ مین اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے **بیان احکام خراجات کا** جو خراج ایسے اقسام سے
پیدا ہوا اور غائب ہو جاے بدون انفتاح اور منہ کھلنے کے اوسکا حال دو امر جدید سے خالی نہین ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اوس سے یا اوس سے کسی
دوسری جگہ خواہ اوسی جگہ برآمد ہو یا مرض کا عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہین ہے اسیواسطے اسکو جداگانہ شمار نہین کرتے
یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضا دردناک و تعب یافتہ اور ضعیف کی دفع ہو۔ ان خراجات مین بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے
مرض مین خفت پیدا ہوا اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اوسکا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہوا اور جو ورم خراجی نرم ہو اور
ہاتھ کے دبانے سے بڑھ جاے اوسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اوس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا تحلل دیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ
بارد ہے اور ضرر اوسمین اسوجہ سے کم ہوتا ہے کہ اوسمین درد شدید نہین ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل نہو تو اوسکی
پختگی ساٹھ روز مین ہوتی ہے اور جو ورم برودت مین اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اوسکا مادہ جمع ہو جاتا ہے
۔ خراجات مین سے کم ضرر اوسی خراج کا ہے کہ جس طرف اوسکا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا مین بھی
عضو خسیس ہو پھر یہ کہ تنگی گنجائش نہو اور گنجائش اوس عضو مین زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا دقت جگہہ دے اور گنجائش مین کمی نہو اگر مادہ
اوسمین پوری گنجائش نہ پاے گا جہان سے آیا ہے جسوقت طبیب جاہل استعمال رادعات کا کرے گا ادویہ مبردہ سے اوسی طرف
پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق مین یعنے جہان سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اوسکی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی
حرکات سے اوسمین حرارت اور حدت زاید پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کریگا ـــــ بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات
ہین جنکا میلان اندرون جسم کیطرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہون اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہے
جو ضعیف ہو اور اوسمین کوئی مرض مزمن بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جسکو

خصوصیت سیلان عرق کی ہو لے فضل ترین خراجات جسمین نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے یہی خراج ہے جسکا مونہہ کھلجاے
جیساکہ اگر مونہہ نہ کھلے تو اوس سے زیادہ دلیل نکس پر کوئی اور خراج نہین ہے **علامات وقوع تشنج کے** اگر کوئی کو جب بحالت
مرض خوف ہذیان زیادہ ہوتا ہو کہ چونکہ چونک پڑین اور قبض شکم بھی عارض ہوا ور اکثر رویا کرین اور اونکی رنگت سرخی اور سبزی
اور تیرگی کیطرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم نو برس کے سن تک ہے اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے
خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے سب جوان لوگ جسوقت اونکی آنکھومین حول پیدا ہوا ور حمی حادہ ہوا ور ڈھلکا زیادہ ہو یعنے آنکھوں سے پانی پڑتا
ہے اور پلکین چھپکا کرین اور گردن اور مونہہ کج ہو جائے دانت زیادہ پیسین کہ آواز پیدا ہوا وسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اگر گردن مین
درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کی خواہ بدون تپ کی پیدا ہوتی ہے اگر باینہمہ ورم گرم خصوصا سر گردن مین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونیکا
یقین کرنا چاہیے **علامات واقع ہونے لرزے کے** جسوقت حمی حادہ مین علامات سلامت اور بحران جید کے پیدا ہون اور
بول مین کمی ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہے کہ اوس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اینکہ اسہال حد اعتدال سے
زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہے اسلیے کہ
لرزہ امراض حادہ محرقہ مین مقدمہ عرق کا ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر** عمدہ علامات بحران جید کے یہہ ہین
کہ نضج تمام ہو جائے اوسکے بعد وہ دن جسمین بحران ہو اون ایام محمودہ سے ہو جنکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انداز یعنے خروج بھی بڑا
وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انداز سے ہے اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہو استفراغ بھی اوسی
خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور ایسی جہت مین ہو جدہر سے اوس مادہ کا نکلنا مناسب ہے اور اوسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو
کبھی خوبی بحران مین طبیعت نوعی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت پیدا ہو ان دونون سے بحران مناسب پایا
مثلا غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے
کیا جاتا ہے جیسے وہ امراض جنمین قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا
چاہیے اگر نبض ایسی حالت مین قوی اور مستوار ہو خصوصا قوت نبض کی بڑہتی جاے اور اختلاف کم ہو اور استوار حال پیدا ہو
یہ عمدہ علامت بحران جید کی ہے کہ اوسپر اعتماد کیا جاسکے اور اگر باینہمہ زیادتی قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو
پھر بحران جید کے تمام ہونے مین کچھ شک نہین ہے — یہہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت یوم باحوری مین اکٹھا
ہو جاتین امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہون کہ وہ بحران نہین ہے لیکن اوسکا سبب
ہے کہ اعتماد خوبی بحران مین یوم باحوری پر کرنا چاہیے نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہین کہ اونکے ہمراہ نبض
کی صحت اور استواے حال اور قوت بڑہتی جاتی ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہون اور بیمار ہو جاسکے
اگر نضج اوسکے بول مین ابتداے مرض مین ظاہر ہو اوسکی ہلاکت سے بیخوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات بد پر خطر ظاہر ہون اوسکی سلامتی کی
خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر** اصلی اور اولی علامت
بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جاتین جو اوپر مذکور ہوے مثلا حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل
نضج کے ہوا ایسے بحران کا نام بقراط سابق السبیل رکھتا ہے — ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا یہ بھی ایک علامت ردائت بحران کی

سے کہ روز باحوری مین واقع نہوا ونیز قبل روزن سقوط اور صغر کیطرف مائل ہو — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات
بحران اسے قبل منتہی اوسکے نضج کے پیدا ہون اور اونکے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہو پہر فرلفیتہ ہو کہ سقط ہونا چاہیے اسلیے
کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اسکی تدبیر اور تصرف طبیعت سے ہے
وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہے کہ اوسپر بھی فرلفیتہ نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بجہت نفوذ
ساکن ہونی مادہ کے ہوتی ہے نہ بسبب اسکے کہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے
اوس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے **احکام اون علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہین** —
جسوقت علامات ردی جمع ہون کہ نضج نہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہو جاے خواہ اور قسم کے علامات ردی پیدا ہون بیمار کی
موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کی واقع ہونے مین حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیلات اون اسباب کی جو بحران سکے مفصل
ہین جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ مثلا حرکت بحران کی قبل منتہی وغیرہ کے تھی مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض وقارورہ سے پائی جاتی
اور رسوب سیاہ ہو خواہ اور کوئی علامت ردی نہوا اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہون پس موت ساتوین یا چھٹے روز ہوگی اگر طبیعت
اسباب مذکور تقدم بحران کو واجب کرین قبل از روز بحران کے **علامات نضج اور احکام علامات نضج کے** نضج بول سے پہچانا
جاتا ہے اور اوسکا بیان کلیات کی بحث بول مین ہو چکا ہے واجب ہے کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیب فرلفیتہ نہو
اسلیے کہ یہ رنگ بجہت کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام مین نضج نہونا بہ نسبت لون مین نضج نہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام مین نضج
نہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے باسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضج کی ابتدا مرض سے ظاہر ہون
اوسکے مرض کے سلیم ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر علامات نضج کے ابتدا مین نہون اوس مرض کا پرخطر ہونا کچھ ضرور
نہین اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پرخطر نہین ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو — جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور
ہوتا ہے اور جسوقت نضج ہو ضرور نہین کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہین ہوتا
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ مین بعد ظہور نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہین ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہین اگر نضج
مین تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہون اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے **احکام علامات کے بسبیل اطلاق**
ہر ایک تغیر یکدفعتہ کون خواہ اوسمین واقع ہو ردی نہین ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران سودمند یہی لاتا
کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بدنکا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے — اور جسقدر علامات ذبول کے سحنہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر
واقع ہون بجہت بیداری اور تعب اور ریاضت اور اسہال کی وہ سب سلیم ہین اور حال مریض کا بسبب ان علامات کی بطرف
درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ تین دن مین اور اگر یہی علامات بجہت احتراق اور سقوط قوت کے ہون نہایت ردی
ہین **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہین کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت رہے اور سحنہ درست ہو
اگر اعراض مرض کے شدید ہون اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہون اور بحران بروقت لائق
ایسا واقع ہو کہ اوس سے مطلب براری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہون اور بعد استفراغ بحرانی کی خفت مرض مین حاصل ہو
اور نبض بروقت درستی پر آتی جاے پھر بری ہو بعد استفراغ کے عارض ہو علامات جیدہ سے ہے اسلیے کہ قشعریرہ کو بعد

استفراغ کے دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سخونت مادہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ خلط موذی کا باسانی ہو اور بہ امداد طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو۔ واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امید وار صحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور باسانی متحمل ہونا اون احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہین اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا۔ منجملہ علامات جیدہ کے اشتہاء طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بجو کھا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مطابق اقتضاء طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا مین گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی۔ یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ علامت جید باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنے جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتوں مین ضعف ہو اوسوقت علامت جید اسپر دلیل ہے کہ عافیت دیر مین ہوگی **احکام علامات ردیہ کے** جو علامات نہایت ردی ہین موت کی خبر دیتے ہین۔ پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کی قوت مین بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی۔ اکثر علامات مہلکہ کے ایام ردی مین ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کیطرف ہوتا ہے اوسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے۔ علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہون اونپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی فرصت سے پہلے ظاہر ہون اونسے خوف ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم بہلاکت اوسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے چہ جاکہ اوسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت رداءت پر کرین۔ بعد ازان ضرور ہے کہ امراض حادہ مین جو ایسے ہین کہ اونکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سینہ کی ذات الجنب مین اوسی عضو معین کی رعایت کرین یعنے لحاظ رکھین کہ وہ عضو کیسا ہے اور اوسکا کیا حال ہے کہ اوسکے حال کی دلالت اس مرض مین زیادہ مفید ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نضج اور پختگی نفث کی ذات الجنب مین بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے۔ طبیب متفکر اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کی چہرہ اور آنکھ کیصورت دگرگون دیکھے یعنے ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فرضی نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہین اور اگر ہو پھر بھی جزماً حکم اوسکی ہلاکت پر نکرے تا اینکہ منضم اور ردی ہوجاے جب بھی حکم خیر می فوراً نکرنا چاہیے۔ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بد بوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہین یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اکثر زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شی کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شی ماکول کا ہے نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بمجرد وجود ایسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی مین بھی بحسب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اسکو بتفصیل ذکر کرین **ذکر اون علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہین** جسوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس یہ علامت بد ہے۔ چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیون کے ہے وہی ہے کہ آنکھین بیٹھ جایٔن اور ناک باریک ہوجاے اور کنپٹی مین گڑھا پڑجاے اور سمٹ جایٔن اور کان ٹھنڈے ہوجایٔن اور کانون کی لو سمٹ کر پلٹ جاے اور چہرہ کی جلد کھنچ جاے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہوجاے خصوصاً اگر اوسکا غبار آلودہ ہونا مثل دہنی ہوتی روئی کے ہو کر یہ سب علامات وقوع موت کے بعجلت ہین۔ یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اوسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی ہے اور اگر یہ تغیر مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کی علاوہ مرض کے ہوں تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تا اینکہ اکثر ایک شبانہ روز مین صحیح ہوجاتا ہے

اور جسکے بدن مین یہ علامات ردی بوجہ مرض [illegible] کہ باسانی عود نہین کرتا — علاوہ بران قسم اول
یعنے جسکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات پیدا ہوئی ہون
خواہ بسبب ان چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ و دیگر علامات کے کہ [illegible] مذکور ہوچکے ہین از قسم غشی وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے
ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون وہ شخص یعنے قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے
علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی ہین اور اسپر دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہوا چاہتا ہے پھر بھی ابتداے
امراض حادہ مین ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ منتہے مین خود مرض کیوجہ
سے بلا معاونت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کی یہ علامات پیدا ہون — اسیطرح ضرور ہے شناخت انحطاط اور لاغری اور تغیر لون کی اسلحاظ
سے کہ بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے نہو اوسوقت زیادہ خوف نہین ہوتا اسیطرح آنکھہ کی علامات بد
اگر بوجہ مرض کے نہون آنکھہ کا بیٹھہ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو لیکن بوجھل ہوگی اور میلان خاطر بطرف سبات اور [illegible] کے رہیگا اور نبض
مین تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہوچکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہونگے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور لاغری
اوسکے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کی یہ علامات عارض ہون رفتہ رفتہ پیدا ہونگے دفعۃً نہونگے — مرض کی وجہ سے ان علامات
کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کریگی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک و سہر وغیرہ کی مفقود ہون اور تیزی تپ کی شدید ہوگی اور
اور نہایت بہت سی چیزین مثل شرارونکی محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جاوے — رنگ کا دفعۃً زرد ہوجانا بڑی علامت ہے اور سیاہ
ہوجانا یکایک بھی علامت بد ہے — بہت زیادہ سیاہ ہوجانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کو بعد نوبت سیاہ رنگ ہوجانیکے
ہوتی ہے اور تیرہ ہوجانا قریب سیاہ ہوجانے کے ہے — اور زرد ہوجانا اچھا تو نہین ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے اسلیے
کہ کبھی بجہت حرارت کے بھی رنگت زرد ہوجاتی ہے جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہین ہوتی — اور بیشتر
بجہت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہوجاتا ہے اوسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے — اگر پیشانی یا ناک مین شکن پڑجاے
ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے **علامات ردی جو باعتبار دردسر کے ماخوذ ہین** اگر دردسر ہمیشہ ہے اور قوت
ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور اور علامات ردی بھی اوسکے ساتھ پائے جائین وہ مرض قتال ہے اگر قتال نہو تو ساتوین دن
رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک رطوبت جاری ہوگی پھر اگر دردسر بیسوین دن تک رہے اور ساتوین
دن رعاف واقع نہو اس مرض کا زوال رعاف سے کم ہوتا ہے یا مدہ نتھنے یا کانون سے جاری ہوگا یا خراج واقع ہوگا خصوصاً دماغ
کے پیچھے — اکثر جس شخص کو ابتداے مرض سے دردسر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اوسکو بہت اذیت ہوتی اور ساتوین دن دردسر
زائل ہوجاتا ہے — بیشتر ابتداء دردسر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن سخت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہوجاتی ہے
یا گیارہوین دن — اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ دردسر دسوین دن زائل ہو اسلیے کہ دسوان دن بہ نسبت
تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہین ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلیے گیارہوین دن
یہ دردسر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارہوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبونکا میرے نزدیک
صحیح نہین ہے اسلیے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہین ہوتا یعنے ازواج کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہے — اگر دردسر پانچوین دن

شروع ہو چودھوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے۔ اکثر یہ درد سر عصب مین عارض ہوتا ہے

علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین مریض کا آنکھون سے نہ دیکھنا یعنے بصارت زائل ہو جانی اور کانون سے نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گریز کرنا اور شوخ رنگ کے دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر

علامات ردیہ جو آنکھہ مین پائے جائین دونون آنکھونکا بیٹھہ جانا اور سمٹ جانا بعد اسہال اور بیداری اور بھوک کی علامت اچھی نہین ہے اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہو جانا اوسکا مائل بہ فرفیریت کے یعنے ارغوانی سے منفشج ہو جانا یا آسمانی رنگ کا بعد سرخی کے آنکھہ مین پیدا ہو جانا یہ بھی علامت بری ہے۔ ایک آنکھہ کا چھوٹا ہو جانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت برا ہے مریض کی آنکھہ سے کچھہ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواء چشم یعنے پیچیدگی اور حول یعنے دھیڑا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہے۔ اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے عضل چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچھہ آفت نہ پہونچی ہو پیدا ہو اوسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھہ نہین ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے والی یا چمکتی چیزون کے معتبر ہین اونکی تفصیل یہ ہے سیاہ نکتہ سے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر قے پر دلالت کرتے ہین اور سرخ ریزے و برق آنکھون کے سامنے نظر آسنے رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور اسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا سیلان جانب فوقانی ہوا ہے اور بعد اوسکے دلائل خاص تے اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اونکی رعایت کیجاتی ہے۔ آنکھون سے آنسو بلا قصد جاری رہنا علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھہ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اسکے ساتھہ علامت بحران رعافی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہ ہوگی اور سوا آنسوؤن کے اور علامات رعاف کی بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتی ہین۔ آنسوؤنکی کمی اور بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بارادہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے۔ روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کسی درد کی شدت کیوجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کی ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شے کیطرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھین پھیر کر ٹھہرالی ہون ردی ہے اور اسی آنکھونکا پتھرا جانا کہتے ہین۔ زیادہ چرک آنکھون مین جمع ہونا اسطرح کہ پونچھا جاے اور پھر نکلتا چلا آوے بہت ہی زبون ہے اور خشک کیچڑ آنکھون سے برابر ہونا ردی ہے ایسا چرک آنکھہ مین بوجہ عجز قوت غریزی کی انضاج اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھہ کے اندر کوئی چیز بزور گھسی جاتی ہے اور چبھتی ہے اور اوسکا قصد آنکھہ سے باہر نکلنے کا ہے۔ یہ امر ممکن نہین ہے اگر تجویز کیا جاے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھہ کیطرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت اوس رطوبت کی انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیے کہ آنکھہ بروقت پیدا ہونے اس چرک کی خشک اور اندھی ہوتی ہے اور علامت یبس کی آنکھہ مین غالب ہوتی ہین اسی وجہ سے یہ چرک بھی خشک ہو جاتا ہے۔ منجملہ ایسے علامات کی جو مناسب علامات ردیہ کے ہین ایک یہ بھی علامت ہے کہ حدقہ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھہ کے ایک چیز مثل کرمی کے جالہ کے پڑے اور آنکھون کے کونے مین جاکر یہ جالہ چرک خواہ کیچڑ ہو جاے اور اسیطرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنارے پر پہونچنے کے جا جا کر چرک ہو جایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہے۔ آنکھہ کا سرخ شدید ہو جانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت مین علامت ردی ہو اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ

مین ورم گرم یا فم معدہ مین واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاوُوسی خواہ آسمانی رنگ کیطرف نہایت ردی ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آنے خواہ آنکھونکا ٹیڑھا ہوجانا اور تباریق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اکثر تباریق یعنے چمکتے ہوئے پتنگے بوجہ کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہین۔ پلکونکا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زبون ہے۔ پلکونکا خشک ہونا علامت ردی ہے۔ اور حالت بیداری مین آنکھ کھلی ہو اور اوسکے قریب اونگلی لیجائین اور ہلائین مگر مریض کو خبر نہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کی دونون آنکھ کے نیچے پھنسی مسور برابر سپید رنگ ہو وہ دسوین دن پھنسی پڑنے سے مر جائیگا اور شیرینی کی خواہش اوسے زیادہ ہوتی ہے **وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہین** ناک کا پیچیدہ ہونا اور اوسمین زخم پڑ جانا علامت ردی ہے۔ ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنون مین لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے ملائے سونگھ نہ سکے اور قادر سونگھنے پر نہو یہ بھی علامات زبون ہے خود بخود ناک مین بوی مشک یا گھی اور گھن خواہ سوندھی مٹی کی آنی علامت بد ہے زرد پانی حمیات حادہ مین ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے۔ عطسہ آور چیزون سے مثل نکچھکنی وغیرہ کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے۔ ناک کا زخمی ہونا خواہ بشدت خستہ ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت زبون ہے۔ ناک کا کھجلانا اور بار بار اونگلی ناک مین ڈالنی خواہ رکھنی جیسے اوسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر پپڑی وغیرہ نہین بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برامد ہونا علامت ردی ہے **علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہین** کان کی لو خشک ہو جانی اور اوسکا منقلب ہو جانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنے اونچی گلہ خواہ بارہ سمٹ جای علامت ردی ہے۔ کان کا میل جب کڑوا نہ ہے اور میٹھا ہو جاے **جالینوس** کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدما اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے ہی اونکے نزدیک مہلک ہی۔ کسی قسم کا الم کان مین ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہی اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم مین سکون ہو جای اوسوقت ہلاکت سی امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے مشائخ کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور قیح کے مرجاتے ہین **علامات جو دانتون کے اعتبار سے ماخوذ ہین** دانت پر دانت بجنا حمیات حادہ مین یا خالی ہونہ دانت پیسنا جیسے کچھ کھارہا ہے علامت ردی ہے بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کی دانتون پر رطوبت لزج بکثرت جم جاے اور وہ مبتلای تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اوسکی تپ مین شدت ہوگی اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دیر مین متحلل ہوگا پیدا ہوا ہے۔ ہر وقت دانتون کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اوسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہو علامت اچھی نہین ہے۔ دانت پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بیشتر منذر بجنون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہان اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل فک یعنی جبڑے کے تھوڑے سے سبب دانت چبایا کرے اور اوسکی عادت یہی ہو اوسکی نسبت یہ حکم نہین ہی۔ دانت کا رنگ سبز ہو جانا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت جنکو ثنایا کہتے ہین **علامات جو زبان اور مونہہ وغیرہ سے ماخوذ ہین** زبان کا سیاہ ہو جانا امراض حادہ مین زبون حالی کی نشانی ہے۔ مونہہ کا خشک ہو جانا اور لعاب مین سوکھ جانا علامت جید نہین اگر ابتدای مرض مین مونہہ خشک

اور منتھی مین خشونت پیدا ہو بعد اوسکے سیاہ ہوجاے تو قاتل ہے خصوصاً چودہوین روز۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت بری بو آنی موںھہ سے امراض حادہ مین دلیل ہلاکت کی ہے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر۔ اونچا ہونا ایک ہونٹھہ کا دوسرے پر بشرطیکہ خلقی نہو علامت ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹھہ کا حمیات حادہ مین زبون ہے دونون ہونٹھہ کا پھٹ جانا حمیات حادہ مین افراط التہاب پر دلالت کرتا ہے اور سمٹ جانا اور دونون کا سرد ہوجانا علامت غیر جید ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ مین چھالا مثل سیاہ چنے کے اوٹھہ آئے خواہ مثل دانہ رینڈی کے پس موت قریب ہے اور اوسوقت خواہش تیز چیزونکی خورش کی زیادہ ہوتی ہے۔ خشونت اور سپیدی زبان کی دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت مین بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اوسکا سبب استعمال کسی نسشے صابغ کا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ زبان کا خلط غالب سے ہر حال مین رنگین ہونا کچھ لازم نہین ہے جب تک جو ہر اس خلط کا خواہ اسکا جرم مجاری بعض اعضا کا مشارکہ سے چڑہنے والا نہو **علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہین** اختناق یعنے بند ہوجانا نفوذ ہوا ریہ تک دفعۃً غیر روز بحران کے ردی ہے اختناق بدون برامد ہونے کف کے خفیف ہے اسلیے کہ ازباد یعنے کف برامد ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ قلب مین زیادہ گرمی اور سخونت اسقدر پہونچے کہ افعال ریہ کے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کے تباہ ہوجائین اور سانس کا پھیرنا باستوا و انتظام ممکن نہوا اور یہ ازباد بروقت نہونے ورم کے حلق مین بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات بسبب دماغ کے ہوتا ہے۔ بالجملہ اگر حمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت قریب پہونچی ہے اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کی ہوای بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اوسکی جانیکی راہ بند کر دیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑہ جاتا ہے اور سوء مزاج قلب کا بافراط ہوتا ہے باین وجہ متحمل حیات کا نہین ہوتا۔ اسیطرح گردن مین خم پڑجانا کہ اوسکی وجہ سے بلع یعنے لقمہ اوتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے پیدا ہو یا بوجہ شدت یبس کے بہرحال اس سے زیادہ آفت اور شر حمی مین اور نہین۔ اسیطرح اوترنا لقمہ کا بدشواری دلیل زبون حالی کی ہے۔ اسیطرح اگر جو آئے کہ پانی ناک کیطرف چڑہ کر نکلے اور ہر وقت تھوک کا پھندا پڑجایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور بد ہے **علامات جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین** ہچکی امراض حادہ مین ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہے اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے **علامات جو اعضای تنفس سے ماخوذ ہین** ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہے کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اسیطرح مختلف سانس بھی ردی ہے۔ اور جو سانس مشابہ رونے والے کی سانس کے ہو کہ رک جای اور استنشاق ہوا کرے وہ بھی ردی ہے۔ اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہو ردی ہے مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے۔ جو لوگ کہ اونکی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے اوسوقت اونکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس اونکی ہیم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہوجاتی ہے **علامات جو رگونکی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہین**۔ بقراط نے کہا ہے جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور چنبر گردن کی کھڑی ہوجائین یہ علامت ردی ہے۔ جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین اونکا رنگ طاؤسی اور ارغوانی مائل بہ بنفشی ہو جانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار نہتھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہوجاے نہایت ردی ہے **علامات ردیہ جو استرخای بدن اور بری طرح لیٹنے سے ماخوذ ہین** بدن کا ڈھیلا ہونا اور بد اسلوبی لیٹنے مین پیدا ہونی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہین جو حشا مین جمع ہون اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کی اور بشدت اخلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل حرکت

مین عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کیوجہ سے جو یہ امور پیدا ہون انکا تفرقہ بدن کی غلاظت اور سخافت سے
نہین ہوسکتا جیسے بعض لوگونکو گمان ہوا ہے اسلیے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہین ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور احشا اخلاط سے مملو اور پر
ہوتے ہین اور اکثر ضعف قوی مین ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال اپنی مواضع اور مقامات مناسب مین
مذکور ہو چکی علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کی بلکہ عادت کی وضع اور
خلاف عادت مین آمیزش اسکے علامت ردی ہے خصوصاً اگر فرش سے قدرے قدرے نیچے اترے اور جب وسے اچھی طرح لٹا دین
خواہ عمدہ طور سے بٹھا دین بیٹھ کے جلد پلٹ جاے اور اطراف کو کھولے اوسکو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرا دے اگر حرارت
ظاہری زیادہ نہو اور نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ بلکہ زیادہ قلب کو پہونچاتا ہو یہ حالت اوسکی ہو مگر اس بارہ مین ایک بات کا لحاظ
بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فربہ او بدن اونکا بھاری ہوتا ہے اور اونکے جسم مین استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اوسے
یہی پسند ہوتا ہے کہ ہر وقت اسیطرح سے لیٹا رہے یعنی چت لیٹنے کی عادت اوسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کی چت لیٹنے کو علامت ردی
سمجھنا بیجا ہے۔ خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سواے چت لیٹنے کے نہیں اور بھل آرام نملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استلقا سے خوف
عظیم نہین ہے۔ جو کوئی کسیطرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ مین ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اوسکی عادت زمانہ صحت کی مخالف ہو
نہایت ردی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقا او لیٹنے کی خواہش حالت مرض مین کرتا ہے یا اوسکے احشا مین اخلاط کی
کثرت ہوتی ہے خواہ یبس اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اوسکو عضل حرکت مین پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اوسکے ضعیف
ہوتے ہین۔ اگر کوئی مریض قادر استلقا خواہ چت اور پیٹ لیٹنے پر نہو بلکہ اوسمین ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو یہ بھی ردی ہے
اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت مین سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضاے تنفس مین
پیدا ہوتے ہین جنکی تفصیل کتاب سوم مین بخوبی بیان ہو چکی ہے۔ آدمیون کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار کیطرف
مونہ پھیر کے بیٹھنا علامت اچھی نہین ہے۔ پیٹ کا بھل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط
عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ مین کوئی ایذا ہو اضطجاع رطب علامت محمود ہے اور اسکے معنی یہ ہین کہ جوڑ بند مریض کے آسانی سے دوہرے
ہوسکین اور حرکت مین تکلیف نہو علامات جو جلد سے ماخوذ ہین اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جاے کہ بعد کھینچنے کے جسقدر گوشت
سے جدا ہو پھر گوشت سے نہ ملے بلکہ اوسی طرح الگ رہے یہ علامت ردی ہے اگر جلد سے بخار گرم بروقت تنفس باہر کے برآمد ہو یعنی سانس
تو ٹھنڈی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہون دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اوسیوقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل
فنا ہو جاے۔ علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف سے پیٹ پھولنا امراض حادہ مین اور اسیطرح پیٹ نہ پچکنا باوجودیکہ دست
آتے ہون علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ برآمد ہو شراسیف مین تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا
دوسری جانب سے بلند ہو جانا بھی ردی ہے۔ ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنی جسقدر مثل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیے
اوس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اوس سے زیادہ نیچی ہو جاے علامت ردی ہے۔ اسیطرح لمس پر شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب
اوس جانب کی زبون ہے۔ مراق کا پھولنا اگر یہ بھی نہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اس
پردہ کے ورم ہے مگر خاص جرم مین مراق کے ورم نہین ہے بلکہ جو اعضا اندر اس پردہ کے ہین وہ متورم ہو گئے ہین اسلیے کہ اگر خاص مراق

مین ورم ہوتا تو یہ دبلا اور پتلا نہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد شراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ مائل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون وجع شراسیف مین تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا **علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین** مقعد کا امراض حادہ مین خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات ردیہ جو قضیب اور انثیین کی حال سے معلوم ہوتے ہین** خصیتین کا نرم ہوجانا دلیل بد ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انمین بشرطیکہ مرض حاد ہو۔ انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے۔ اول مرض مین احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض مین بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو **علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہین** رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ مین باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات جو اطراف سے بدن کی ماخوذ ہین** اطراف مین علامات ردی چند قسم کی ہوتے ہین بعض علامات بنظر کیفیت اطراف کے جیسے اطراف کا سرد ہوجانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہون اور تپ بدستور ثابت رہے اور نہ اوتر علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ مین برد اطراف چندان بد نہین حمیات حادہ مین سبب برد اطراف ورم عظیم جو کا ہوتا ہے یا فرو ہوجانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا۔ برد اطراف کی دلالت قوی ہلاکت مریض پر جب ہوتی ہے کہ اوائل مرض مین برد اطراف پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مستحسن کیجاے اور گرمی عود نکرے۔ یہ سب امور دلیل ہین کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کیطرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرون جسم کے موجود ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پانون کی انگلیون کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشی رنگ قطعاً زیادہ مہلک ہے بہ نسبت تیرہ رنگ ہوجانے کے پر اگر بعد سرخ ہوجانے خواہ بنفشی ہونیکے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم مین پایا جاے پس موت قریب ہے اور نزدیک آپہونچی ہے اسلیے کہ ثقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمودت ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کمودت کی اور تیرہ سرخی کے بہتر ہے۔ اور باینہمہ اگر چند باقسم کی علامات پیدا ہون مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہوگا اور جو اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوئے ہین ہنوز اسین نہیں کہ وہ ساقط ہوجائین گے۔ احتراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت ہے منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہین جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے۔ کذا ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہے **علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین** دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہین ہے۔ اور رات دن کسیوقت نیند نہ آئے شب و روز کے سونے سے بہت بد ہے اسلیے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیون نہو دن مین اول روز سونا اسلم ہے اور یہ سب امور منتہی نوائب حمیات مین بد ہین مگر ابتدا مین اکثر ہوتے ہین اور مضر نہین ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ نبض مین ضعف ہو ردی ہے اسلیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آنی اوس مرض مین جسکے بیچ اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے جس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض مین پیدا ہو جید ہے **علامات جو ہاتھون کے کاموں سے دریافت ہون** کپڑے کے تکڑے چننا خواہ تنکے جمع کرنا یا ہر وقت ایسے افعال کرنے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑون سے کوئی شے چنتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھوڑاتا ہے علامت زبون ہے اور اسکا سبب صعود بخارات ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اسوجہ سے ناموجود شے نظر آتی ہے جب وہ بخارات بطرف آنکھ خواہ رطوبت بیضی کیطرف اوترتی ہین

علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہون وجع شدید احشا کے حمیات حادہ مین علامت ردی ہے کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم یا اخراج احشا پر کرتی ہے۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعۃً ٹھہر جاوے اور کسی طرحکا اثر درد کا باقی نرہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہو یہ علامت بھی ردی ہے **علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین** صوت قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل اور منتظم بھی علامت جید ہے اور خلاف اسکا ردی ہے۔ سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے اور عضل زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کے استرخا پر دلیل ہے اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ اسپر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے وہ جاتا رہا ہے۔ مریض اگر عین بحران مین کلام کرے بہت اچھی علامت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرد گویا کا چپ ہونا ابتدا ار سبات وسواس پر خواہ اور کوئی چیز جو اوپر مذکور ہوئے ہین۔ اور کثرت کلام مرد کم گو کی دلیل ابتدای ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہے **علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہین** ہذیان کیہمراہ اگر کثرت حرکت اور سہر مین دہمک اور ضربان خواہ کنپٹی مین دھمک ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان مین سکون اور اطمینان ہو قاتل ہوتا ہے **علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہین** کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہین ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے جو مریض کے سر کی طرف اوٹھتا ہے۔ کودنا اور پھاندنا بچھونا کا اور پھر بچھ جانا ہر ساعت علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل اور ضیق نفس اور خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ مین اوچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر جب خناق اور ضیق نفس پیدا ہوا اوسیوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہین اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہین۔ اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کر بہ تکلف متحرک ہون اور توثب اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے۔ ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے۔ اگر رعشہ بحرانی نہو علامت ردی ہے اور اگر بوجہ بحران جید کے ہو تو بہتر ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطرہ نہین ہے **علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے** جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح ہوتی ہے کہ طبیعت اعضا عضلانی کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے پھر وہ عضو جسمین یہ فضول جمع ہین ضعیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور محتبس ہو اور اس دفع کی چندان حاجت نہین ہوتی اگر عضو مذکور ضعیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اوسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے ہو اوسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر ملتی ہے اوسوقت وقوع تثاوب وغیرہ کا ردی نہین ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت قادر تحلیل مواد پر نہین ہے بدون معونت کیف کی بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت کے اور یہ امر سہل ہے چندان دشوار نہین ہے۔

علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھلائی دین اگر خواب مین بیمار ہی شیا دیکھتا ہے جو اوسکے بحران سے مناسب ہوتی ہین مثلاً جسکا بحران عرق سے ہونے والا ہے وہ خواب مین بھی دیکھتا ہے کہ حمام مین داخل ہوا ہے خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہے **علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے** اشتہا کا برطرف ہو جانا امراض مزمنہ مین ردی ہے اور امراض حادہ مین بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہین جیسے امراض مزمنہ مین۔ اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اخلاط

دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر اگر حمیات محرقہ مین پیاس باطل ہوجاوے دلیل بد ہے خصوصاً اگر زبان
سیاہ ہوجاوے اور پیاس باطل ہو **ذکر اون احکام کا جو یرقانی استدلال پر محمول ہین** یرقان قبل از سابع یعنے ساتوین روز تپ سے
پہلے برا ہے اور اسیطرح قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو ہان اگر تدارک اس فساد یرقان کا اسہال سے ہوجاوے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے
اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہے یعنے کثرت مادہ کی دفع ہوجاتی ہے۔ اور جملہ یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتوین روز کیونکہ محمود نہین ہوتا
اسوجہ سے یرقان بھی ردی ہے اگر یرقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہین ہے اسواسطے خود ایک مرض مستقل پر خطر ہے
بشرطیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہون ۔ اگر یرقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو
اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی عمدگی
خفت جو اعراض مین مرض کی پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض مین زیادتی دلیل ہوتی
ہے ۔ منجملہ علامات رداوت یرقان کی یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا مین پیدا اور سوختہ اخلاط براز مین برامد ہون
اور ایسے وقت مین بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہوجاوے خواہ پسینا سے اندام تمام
جسم سے برامد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض مین بہت جلد ہوجاتی ہے **علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین**
جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مغابن یعنے بن ران اور ورم اطراف پیدا ہو اسمین رداوت زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ پہلے ورم پیدا
ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برا یہ بھی ہے ۔ جو اورام بیخ گوش مین پیدا ہون اور پختگی اونکی قیح اور ریم سے نہو وہ
بھی ردی ہوتے ہین مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کردے اور اگر یہ امور ہون اور نہ پختہ ہو اور اونکے ظہور کے
بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر اورام کی رداوت یقینی ہے اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فرق قیہ نہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا
سیلان خراج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط مین نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہین ہوسکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع
ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے ۔ جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جاوے
وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برامد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیشبہ چونکہ بعض لوگ اس بات کی خوف
ہوتے ہین کہ ورم خواہ پھنسی اونکے برامد ہو ہو کر بیٹھ جاتی ہین اونکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہین **علامات جو پھوڑون
پھنسیون وغیرہ سے ماخوذ ہین** اگر بخود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات حادہ مین برامد ہون بہت بد علامت ہے اور اگر یہی
ثبور ٹھہر جاتین خواہ جوشش اور ثوران انکی مادہ کا بوجہ کثرت کی ہو دوسرے روز مریض مرجائے گا ۔ بدن کے زخمون کا رنگ مائل بسبزی خواہ
سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا برا ہے مگر زردی سب مین کمتر اور سبک تر ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانو
کوئی شئے مثل کمو سیاہ کے برامد ہو اور اوسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجائے گا اور اگر بعد برامد ہونے اس دانہ کے پچاس روز تک زندہ
رہیگا اوسکی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دو داحین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شئے مثل
تخم بیدانجیر کے نکلے اور اوسکے ساتھ تمام بدن مین حصف ابیض یعنے سپید دانے بوجہ غلبہ صفرا کے پڑجاتین پس مریض کو خواہش گرم چیزون
کے کھانے کی پیدا ہوگی اور بیسوین روز مرجاتا ہے ۔ زبان پر جو بثور مہلک پیدا ہوتے ہین اونکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہوچکا
۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ مین کسی قسم کی کیون نہو کل انگلیون مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ شر کے ظاہر ہوا در اوس ورم مین

درد شدید پیدا ہو جو تین روز مرجاسے اور گرانی سر اور سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہو سبات بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس ورم مین مواد امعا مین اسقدر بستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض احجار کی ہوتا ہے **علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ ہین** لرزہ جو کر اور بار بار کسی تپ شدید مین آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہی اور بحال ثبات قوت بھی پیہم لرزہ کا آنا بشرطیکہ بوجہ لرزہ کے نبض ابتر نہو اچھا نہین اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اوسکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اوسکے تپ مین سکون پیدا نہو اور اگر استفراغ لرزہ کے بعد باوجود ثبات قوت کے عارض نہو دے تو یہ علامت ہی کہ خلط متحرک ہے مگر غالب اسقدر ہے کہ طبیعت اوسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہی۔ اور جو لرزہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہی اوسکی نسبت قول ... اور حکم حقیقی یہ نہین ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے **حکم استفراغ کا** جو استفراغ نافع اور مفید ہے اسہال یا قی وغیرہ سے اوسکی علامت یہ ہی کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہی اوسکو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اوسکے بعد خفت پیدا ہو خلط کے تمام و کمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوامی خواہ طبیعی یہ شناخت ہی کہ وہ خلط مستفرغ ہوا دوسرے خلط نکلنے شروع ہو اور استفراغ ردی وہ ہی کہ اور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو براماد ہو خواہ محض خلط بدبو اور فضول کے دفع ہو اور یہی حکم سقے کا بھی ہے۔ اگر استفراغ شروع ہو کر کمی کرے واجب ہی کہ اوسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیجائے۔ اگر افراط استفراغ مین ہو اور ہنوز نضج اونہین ہوا ہے اوسکے فائدہ کا گمان نہین ہو سکتا استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کیطرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہون دلالت موت پر کرین گے اور اگر علامات بد نہون طول مرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا براماد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ اور مزمنہ مین جو بلغمی ہون اور اورام حارہ مین اور اورام احشا مین **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افزایش یا بسبب کثرت او رقت یا بسبب قوت اشتداد دافعہ کے یا استرخای قوت ماسکہ کے ہوتی ہے یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہو جاتین کسی سبب اتساع پیدا ہونے کی وجہ سے اور کبھی عرق مین بوجہ حدوث اضداد ان امور کی ہوتی ہے۔ عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پوچھا جاسے خوب ادرار ہوتا ہی اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جای بند ہوتا ہے **بیان اون اعضا کا جنمین عرق زیادہ براماد ہوتا ہی اور جنمین کم** جس عضو مین مادہ مرض ہوتا ہے اوسی مین عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو مین مادہ مرض نہین ہوتا اوسمین عرق بھی کم براماد ہوتا ہی اور اسیطرح جس مین بسبب ضیق مسام پیدا ہون اونمین بھی عرق کم نکلتا ہی اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہے اوس جانب بھی عرق کم براماد ہوتا ہی اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کے اودہر انقباض اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری اودہر کی خشک ہوتے ہین کہ رطوبت کی روانی اودہر نہین ہوتی ہے اور نہ اوس طرف سے پسینا نکلتا ہے۔ بشتر پیچھے کی طرف جو اعضا ہین جیسے پیٹھ وغیرہ اونہین مین عرق زیادہ براماد ہوتا ہی بہ نسبت اعضاء اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنے سر و گردن کے زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر مین زیادہ پسینا نکلتا ہے **بیان اون وقتون کا جنمین عرق زیادہ براماد ہو یا کم** نوم اور خواب مین بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ براماد ہوتا ہی اسلیے کہ تصرف حار غریزی کا رطوبات بدنی مین بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہی اور یہ بھی وجہ ہے کہ اذیت نفس کی نوم مین سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم مین بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم براز عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اوسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور

مقدار عمل سے زیادہ ہے پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کے برامد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج استفراغ کا ہے
اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اسکے کہ مادہ مین کثرت ہو اور وہ مادہ منضج ہو اور دفع طبعی سے مستعد نہین نکلتا
اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلای قریب العہد یعنے بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا اوسیوقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک اور
ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینا جو خود بخود محض بفعل طبیعت برامد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا بسبب بعید سے ہو یعنے
فضول غذائی مدت سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلا ہوئے ہون اور اس امتلا مین جب تلک البتہ استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے
کیا جاسے کوئی اور تدبیر کافی نہین ہوتی اور پسینا ایسی امتلا مین فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف
اور قلیل بھی ہوتے ہین اور بھی شے فاسد ہوتی ہے اور اخراج مین اوسکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہین ہوتی اور بعد اخراج
عرق کے ایسی امتلا مین طبیعت زیربار خلط فاسد کی ہوکر ضعیف ہوجاتی ہے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جسقدر حرارت غریزی قوی
ہوتی ہے تحلیل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلیے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہین پہونچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہروقت متحلل ہوتا
رہتا ہے پس بروقت قوت حرارت غریزی عرق برامد نہوگا مگر اتفاقیہ اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہون اسواسطے عرق کو اعتدال
طبیعت سے خارج کہتے ہین کیونکہ برامد عرق کی یا بوجہ امتلا کے ہوتی ہے یا مسام مین زیادہ وسعت پیدا ہوتی یا قوت ہضم جید سے عاجز
ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کر دے **ذکر ان امراض کا جن مین عرق زیادہ یا کم برامد ہو** اکثر امراض حادہ مین عرق تیسرے خواہ
پانچوین روز برامد ہوتا ہے اور چوتھے دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہین مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ بعضون کے ستائیسوین
خواہ اکتیسوین یا چونتیسوین روز بہت کم عرق برامد ہوتا ہے **وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے** وجوہ استدلال عرق
کے یہ ہین کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اوسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم
ہو سکتا ہے اور چکھنے سے اوسکا شیرین اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیرہ ذلک
اور قوام اوسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اوسکی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی و پشت
اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکلکر موقوف ہوجائیگا اور جس عضو سے زیادہ برامد ہو مرض اوسی عضو مین ہے ۔ اور
وقت برامد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتدای مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد
پسینا برامد ہونے کے مرض مین خفت ہوتی ہے یا نہین بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے **علامات
جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین** سرد پسینا بروقت حرارت حمی کے بہت ردی ہے خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق
منذر بہ غشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہو وہ بھی منذر بہ غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ تو بدترین اقسام عرق ہے کہ موجودہ
غشی پر دلیل ہے نہ اینکہ غشی آئندہ پر دلالت کرے ۔ پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برامد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدون
سقوط حرارت غریزی کے نہین پیدا ہوتا اسلیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہوجاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہین کر سکتی بلکہ
رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریزی کیوجہ سے اون رطوبات مین تبخیر پیدا ہوتی ہے
پھر جب حرارت غریبی بخارات سے جدا ہوجاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر اگر سرد ہوجاتی ہین ۔ عرق جو رگ رگ کر
نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید

نہین ہے بلکہ حقنہ نرم البتہ مفید ہے۔ بعد برامد ہونے عرق کے اگر خفت مرض ہون نہو علامت جید نہین ہے پھر اگر بعد خروج عرق
کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن مین عرق برامد ہو عرق شائع جو منتشر تمام بدن مین اگر ابتدای مرض مین
برامد ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے۔ مگر اینکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر مین ہوتی ہے اوسوقت عرق
بیت باوجود برودات سے کے اسکی برودت بہ نسبت اوس عرق کی برودت کی جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط سے پیدا ہو بہت کم ہے اکثر ابتدا
عرق کی ہوا کہ بعد ازان تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ مین طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پھریری عارض ہو بہتر نہین ہے بلکہ ردی ہے
اسواسطے کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جو موذی ہو بدن مین اور عرق کا برامد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے
کہ بوجہ عرق کے تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شے تھی کہ اوسکی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے
وہ شے نکل گئی اور اوسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور یہ عرق باقشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیر یہ ایسا نہین ہے کہ محض
استفراغ عرق سے اسکا تحلل ہوجاے۔ جسوقت قوت اور نبض مین ضعف پیدا ہوا اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برامد ہو یہ علامت
زبون ہے پھر اگر نبض ساقط ہوجاے موت واقع ہوگی عرق بہتر جس کے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے
جو بروز بحران واقع ہوا اور تمام بدن مین برامد ہوا اور بہت سا نکلے اور بعد برامد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہوا اور اوسکے قریب جودت
اور خوبی ہین وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن مین برامد نہو مگر اوسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت
اور برودت کی کیفیت اور اوسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور انحطاط ہے
اور جو چیز ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اوسکی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد برامد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب
امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انہین امور پر مدار حکم کا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مرض سے نقیہ ہوتا ہے اور اوسکے بدن سے
عرق بکثرت نکلتا ہے بجہت بقایا مواد کے اور اگر فصد خفیف اوسکی کیجاے کچھ قباحت نہین **علامات جو نبض کی جہت**
سے ماخوذ ہین نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت مین خواہ جس نبض کی موجب زیادہ ہو ردی ہے اور
غزالی بروقت ضعف کے ردی ہے۔ اختلاف نبض کا جسمین انقطاع شدید ہوا اور حرکات ضعیف ہو کہ تدارک اس ضعف کا ایک
نبض مین احد سے جو نہایت قوی ہو اسطرح پر ہو کہ یہ نبض قوی متصل اور یکدفعہ قوی سے نہو بلکہ اوقات بعید مین یہ تدارک پیدا ہو ایسا
اختلاف بد ہے اور ردی ہے۔ کہتے ہین کہ اگر بائین طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور بہت ضعیف بھی ہو دلیل ردی
ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیون کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی حالانکہ وہ مریض نہین ہوتی لہذا اسکی شناخت
بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا **احکام نکسیر پھوٹنے کے** سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگر جسمین حرارت غالب ہو
اور اورام جو زیر شراسیف واقع ہون ان سبکا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے۔ سرسام کے رعاف مین کسی نتھنے کی تخصیص
کی ضرورت نہین ہے ہان اور جو ورم ہے اوسمین رعاف اوسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سیدہ مین اور قریب پڑے۔ اور حمیات
محرقہ مین بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہین ہے۔ اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور
ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہے۔ اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہے
اسلیے رعاف نافع اسمین وہی ہے جو ایام افراد یعنے طاق ایام مین مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر جفت مین واقع ہوتا ہے

گو تیسرے اور پانچوین اور ساتوین اور نوین روز بھی بیک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہو جاوے
کہ رعاف شدید نہوگا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف سے کرنی چاہیے اسطرح کہ آب گرم سر پر
والین اور تکمید کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہے خواہ محجمہ شدا سیف پر اوسی طرف
جس نتھنے سے رعاف ہو رہا ہے لگائین گے تاکہ امالہ قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب ماؤف کی واقع ہو اور جانب
مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہین ہے مناسب اور لائق تر اور ام واسطے رعاف کے وہ ہین کہ جو ناف سے اوپر ہون خواہ سینہ
اور سر کے قریب ہون ورم بلغمی اور جو ورم صلب او سخت کہ قریب تحجر کے پہونچا ہو اور بہت دنون کا ہو گیا ہو اوسمین امید رعاف
اور پھٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اوسکا نہین ہوتا اور کسی قسم کا بحران ایضاً جو ورم بارد کہ دماغ مین ہو اور
ذات الریہ مین بحران بذریعہ رعاف کے نہین ہوتا **دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہین** رعاف قلیل برا ہے اور اکثر رعاف
ردی وہی ہے جسمین خون سیاہ برآمد ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی مین چمک ہو۔ جو رعاف
چودھوین روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کریگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنون مین واقع ہو
دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین چھینک اگر زمانہ منتہی مین آئے بہتر ہے اور اوایل مرض مین چھینک دلالت زکام کی ہے
یا کسی خلط لذاع پر **احکام براز کے** کتاب اول یعنے فن کلیات مین گفتار عام بہ نسبت براز کے باختصار ہو چکی ہے اور
اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے۔ **اور یہ بھی جاننا ضرور ہے**
کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہے اوسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے نہین ہوتا **علامات ماخوذہ براز سے**
اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جنکے رنگ مختلف ہون دو وقت بہتر ہے۔ اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد
نضج کے بروز بحران جید واقع ہو اور اوسمین علامات محمود بھی پائی جاتین۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف
کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونون صورتونمین اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر
دلالت ہوتی اور امید ریکجائی ہے۔ سوائے دونون وقت کے اور سب اوقات مین اختلاف لون براز احتراق اور
ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ براز منحفن جو مشابہ براز لڑکون کے اور بصورت اوس براز کے ہو جو لڑکے بوقت
ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنی فضول برازی دفع کرتی ہین الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جس مین صفرا
غالب ہو اول مرض مین دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر مین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے
کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ براز مراری بکثرت نکلجاوے اور مرض مین خفت حاصل نہو علامت ردی ہے
اسہال کثیر بعد علامات ہردی کے اور بعد سقوط قوت کے بشرطیکہ اوس سے خفت مرض مین پیدا نہو دلیل موت کی ہے اگرچہ
حمی مقلعہ بھی ہو یعنے ایسے براز کی ردائت مخصوص حمی لازمہ سے نہین ہے۔ جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چربی چیز کا
استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضاء اصلی کے پگھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مہلک نہین ہے اسلیے کہ دسومت
کبھی پگھلنے سے بھی براز مین پیدا ہوتی ہے اور جسوقت براز مین کوئی شے مثل صدید یعنے پیپ کی ظاہر ہو اور زردی پراگندہ
ہو جاوے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حادہ مین ہوتے ہین ایسا براز مہلک ہے۔ جس اسہال کے براز مین گرد براز

ایک شی زیبق شبیہ جاو دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکا خاصہ سبب کہ لذع اسمین ہوتا ہے اور براز بہت جلد براہد ہوتا ہو اور کبھی تنہا نکلتی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہر حال ردی ہوتا ہے ۔ جسوقت براز مین چھلکے ترمس کے ایسے براہد ہون تو اسمین امراض مین ایسا براز مہلک ہوتا ہے

بیان احکام جو قے سے متعلق ہین قے کا بیان بھی کتاب اول یعنے فن کلیات مین ہو چکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام قے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدید کا ذکر ضرور ہے بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہوین ۔ قے فاضل بہتر ہے جو مرکب خلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونون مین خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہو اور جسقدر قے صرف یعنے ایک ہی خلط کی ہو وہ بدتر ہے اسلیے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر علاوہ علامات جو قے سے ماخوذ ہین جسکا رنگ مخالف عادی قے کے رنگ کی مثلاً رنگ قے کا سپیدی مائل ہو خواہ زرد ہو ایسی قے ردی ہے اور خلاف رنگ قے عادی کی یہ رنگ ہین جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر منتن یعنے بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر قے زنگاری اور سیاہ بالخصوص اگر قے کے ہمراہ مریض کے بدن مین تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر البتہ قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقای حیات کی امید ہو سکتی ہے ۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے کہ رنگ قے کا کسی شی ماکول کیوجہ سے سبز خواہ سیاہ نہوا ہو ۔ اگر اکثر قے کرنے مین یہ سب الوان مختلف براہد ہون وہ قے نہایت ردی ہے ۔ بدبو قے ہر طرح کی ردی ہے ۔ اور خالص ایک خلط کے قے بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا

بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہین بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول مین جہان بیان اعراض کا ہے بیان کر دئے ہین اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ اونکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہین مذکور کرتے ہین ۔ پہلے ہم کہتے ہین کہ اگر بول مین علامات نضج کے نپائے جاتین خواہ نضیج قوی کے علامات مفقود ہون فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی صورت مین مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع ہو ہو جاتا ہے کہ اوس استفراغ سے اخلاط خام سب نکل جاتے ہین اور کبھی تحلل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط مین رداوت شدید نہو مگر باانہمہ ظاہر نہونا نضج کا بول مین اکثر علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے فوت پر مریض کے اور کمتر دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض مین طول ضرور ہوگا ۔ اسیطرح جو بول برنگ صحیح آدمی کے حالت مرض مین باقی رہے اور چارون زمانہ از ابتدا تا انحطاط اوسی حالت مین گذر جاتین ۔ جو بول زمانہ تزید مرض مین متغیر ہو جاوے اور تغیر اوسکا روز بروز بڑہتا ہو وہ نہایت اسلم ہے ۔ کبھی بول امراض وبائی مین جیسا دیت اور قوام اور لون اور رسوب مین طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب ہلاکت پہونچ جاتا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہین قوام اور لون اور رسوب مین و نیز دیگر علامات رداوت بول سے ظاہر ہوتے ہین مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ مین جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہون

علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہین جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایک مرتبہ حبس بول اوسے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حمیات حادہ مین اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو ساتہ مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول محتبس ہو جاتے ہین اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول بذریعہ بول کے کر دیتی ہے ۔ اسیطرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت مین غلاظت مادہ پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ بدشواری نضج کو

قبول کریگا۔ پس اگر حمیات حادہ نہون بلکہ خفیف حمیات ہون ایسی کیفیت بول کی مانند بول مریض مہولی ہنے **علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہین** رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اوسوقت پیاس بشدت معلوم ہوا کرتی ہے اور لحظہ بلحظہ پیشاب ہوا کرتا ہے اور بآسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے جو نضج مادہ کو مانع ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت مین خروج بول کا بسہولت نہین ہوتا اور اس رقت مین خرابی بنسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ مین چند روز پے در پے آنے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول کی یکسان رہے موت سریع پر دلالت کریگا اسلیے کہ مواد جملہ اور دماغ پر ہوتے ہین پس بہنے انفعال سے معطل ہوجاتا ہے۔ اگر بول مین غلاظت پیدا ہو مگر مرض مین خفت عارض نہو اگر یہ غلاظت بوجہ پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپید مائی بکثرت خارج ہو زمانہ تزید حمی مین یعنے زمانہ صعود کلی مین نہ صعود نوبت واحد مین تو یہ رنگ اور کثرت بول ورم اعضاے زیرین پر دلالت کریگا قوام بول مین بحث فصول آیندہ مین کیجاتی ہے اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور سرخ کی ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو وہ دو صورت سے خالی نہوگا یا کوئی شے مطعوم اوسکے رنگ کا سبب اس رنگ کی ہے خواہ جو خلط کہ اوسکا رنگ بول مین ہے اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے مصبغ ہے اسلیے کہ اگر اسکے مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا **علامات جو بول غلیظ القوام وکدر ہونے سے ماخوذ ہین** جسوقت بول رقیق حمی لازمہ مین غلیظ ہوجاے اور علامات جید موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جید نہون اور تب احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہے۔ بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران کے علامت جید نہین ہے اسلیے کہ یہ امر جس مادہ پر دلیل ہے وہ نیز اس بات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہے۔ بول غلیظ با کدورت جسمین کوئی شے تہ نشین نہو اور اسمین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کے اور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے یعنی حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج دینے کا نہین کرسکتی اور یہ علامت ردی ہے۔ بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم بشیر بحران حمیات اعیائی یعنی تھکنی وغیرہ کا ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین** بول سپید حمی حادہ مین میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہے۔ پس اگر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوا ہے اوسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہے اور اکثر بطرف احشا کی رجوع کرتا ہے اوسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامات ہلاکت کی موجود ہو مگر اوسکے اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اوسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامات قے کی نہو اور اوسوقت سحج اور خراش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کدورت اور غلظت پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے **علامات جو ماخوذ ہین بر وقت سیاہ ہونے بول کی حمیات مین** ہروقت بول سیاہ سے امراض حادہ مین حکم ہلاکت مریض کا صحیح نہین ہے اگرچہ بول سیاہ بذات خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کی دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ جسپر کہ مادہ کو مستفرغ کرسکے اور اوس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث او خون حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہین اسلیے بول سیاہ عورات مین اسلم ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بول

سیاہ جسقدر مقدار مین کم ہو اوسیقدر برا ہے کہ دلالت فنای رطوبت پر کرتا ہے ایضاً جسقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہو برا ہے
اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اسمین ثفل متعلق ہو یعنے وسط مین ٹہرا ہے اور بو اوسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات
کا بول مین امراض حادہ کے ہو درد سر اور اختلاط عقل سے خبر دیگا۔ عمدہ احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہے کہ رعاف خون سیاہ پیدا
کرتا ہے اسلیے کہ مادہ تیزاور غالب ہے اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برابر ہوتا ہے بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم
ہو اور نہ بافراط ہو اور بطرف عضل اور مسام کے دفع اور عرق سے پہلے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اوس بول سیاہ کی ہمراہ جسمین
کوئی شئے معلق گول اور مدور ہے عدم رائحہ یعنے مطلق کسی قسم کی بو نہو اور تمدد جنبین ہین اور ورم شراسیف کی نیچے اور عرق
بارد ہو تو موت مریض پر دلیل ہے اور اس طرح کا تمدد شراسیف مین تشنج پر اور اسطرحکا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے۔
بول رقیق مائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سواد کے برودت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ بول
سیاہ اور لطیف جس شخص کو برابر ہو اور اوسے خواہش طعام کی ہو فوراً مر جائیگا۔ بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل با شعر ہو جاوے اور
غلاظت بھی نمودار ہو اور باینہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیے کہ یہ تغیر اور استحالہ
ہو رفتہ سی بطرف غلظ کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہے اور نقصان
حرارت اور درستی ہضم کے ہمراہ خواہ اوسکے بعد خفت اعراض کی واجب ہے اور یہان مفروض ہے کہ خفت نہین ہوتی اسلیے کوئی
مادہ جگر مین ضرور ایسا جاگیر ہوا ہے کہ اوسکا تنقیہ نہین ہوسکتا اور بوجہ اوسکے سدہ واقع ہوئے ہین بلکہ اگر یہ مادہ ماحدت ہو بہت
جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ مین تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین خارج ہو اور اوسکے ہمراہ درد
درد گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے مگر عورات مین یہ بول بنسبت مردون کے اسلم ہوتا ہے علامات ماخوذہ حمرت
بول ہے امراض حادہ مین جسوقت بول سرخ مین رقت ہو اور دیگر علامات اچھی اوسکے ساتھ پائے جاتین بحران کے جلد واقع ہونے پر
دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے۔ مگر ہر حال مین التہاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہے۔ رقت
بول مع سرخی کے امراض حادہ مین درد سر اور اختلاط عقل پر دلیل ہے۔ بول سرخ غلیظ امراض حادہ مین اگر تھوڑا تھوڑا اور
متواتر بوی بدبرامد ہو خطرناک ہے اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہے۔ لیکن اگر بکثرت برامد ہو
اور ثفل زیادہ ہو دلالت کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کر دیا خصوصاً حمیات مختلطہ مین۔ محض خون کا پیشاب امراض حادہ
مین قاتل ہے اسواسطے کہ امتلای شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمین تیزی اور غلیان ہے اور ایسے ہی بول سے خوف اوس اختناق
کا ہوتا ہے جو بسبب امتلاء تجاویف قلب کو پیدا ہوتا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کو متوجہ ہوا و سکتہ کا خوف ہوتا ہے اگر اسکا میلان بطرف
دماغ کے ہو جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعیائی ہون اوسمین اگر غلظ پیدا ہو جاوے بعد اوسکے ثفل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو تہ نشین نہو سکے
اور درد سر بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ عاصی ہے قبول نضج نہین کرتا اسی جہت سے ابتدا مین غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا
اور رسوب بسرعت پیدا نہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کے
ہوتا ہے فرق اسمین اور بول یرقانی مین یہ ہے کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہین کرتا خلاصہ یہ ہے کہ بول سرخ جسکا ثفل بھی سرخ ہو نیم خام اور خام
پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید نہو اور مائل بکدورت ہو۔ بول اشقر جس مین غبار ہین

جسوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہو جائے ردی ہے اسلیے کہ سپید ہونا اشقر کا سرکیطرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اسکا
تیزی کیفیت مرض پر علامات ہیجر رسوب سے ماخوذ ہین جو رسوب کا اوسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ
پر دلالت کرے ردی ہے اور نہایت ردی وہ رسوب ہے جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہون کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت
دفع مادہ پر سبب قادر نہین ہے اجزا چھوٹے ہوئے ملاست یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے بہ نسبت بیاض کے پس اکثر
جسکے بول مین ثفل چکنا ہو زندہ رہتا ہے اور جسکا ثفل سپید ہو مرجاتا ہے بشرطیکہ ثفل بعض مختلف ہو اور اجزا اوسکے پراگندہ ہون اسلیے
کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع ہونیکی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کی ایضاً ملاست ثفل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے
زیادہ متاثر نہین ہوئی جیسے کہ رسوب جید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائین دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب مین زیادہ کیا اور
مرض نے اوسمین کچھ فعل نہین کیا — رسوب جو اجطور کت اوپہین کے ہو کہ اوسکی سپیدی مین اجزا ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بعیت ردی
ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے — رسوب خام بھی ردی ہے۔ جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہے اوس رسوب
سے جسکی اوپر کیجانب مسطح اور بستہ ہو اور ایسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہے اور مرض حاد ہے —
جس رسوب سے پہلی رقت بول نہ ہو اور ثفل مفقود نہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط مین کثرت ہے مگر اسپر دلالت
نہین ہے کہ خلط مین نضج بھی ہے بلکہ نضج اوسوقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آئے اور ابتدا مین بول رقیق ہو اور پہلے
رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہو اسواد جب تک یہ باتین نہون دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہے اور مرض
بھی ثقیل ہے — اسیطرح رنگ مین زیادتی بدون رسوب کی خیریت اور نضج پر دلالت نہین کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی
بجہت الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بھوک مین رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے اور ثفل کم ہو جاتا ہے — رسوب
سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ مین کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چالیس
دن برابر پایا جائے مرض مین طول ہوگا اور بحران کی امید ساٹھ دن تک نہوگی ایضاً رسوب سرخ جو متعلق ہو اور اوسکو میلان اوپر کیجانب ہے
جسوقت لطیف بول مین پایا جائے امراض حادہ مین اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہے خوف ہلاکت کا ہے
اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہو جائے سلامت مریض پر دلیل ہوگا — جو رسوب بشکل
پارہ گوشت کی حمیات حادہ مین بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اعضا سے کٹ کر گرتا ہے اور گردہ سے نہین — اور
اگر اسوقت نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو پگھلا دے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ مین بیان ہوا دلالت کریگا — جو رسوب
مشابہ مچھلی کے چھلکون کے سفید اور سخت ہو اور علامت نضج کی نہو اور حمی حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تپ نے پٹھے اور ہڈی اور
رگون کو پگھلا ہے — اگر یہ باتین نہون تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے — رسوب نخالی یعنے بشکل بھوسی کے بھی مثانہ کی جھلی پر
دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تپ اندر اور عمق بدن سے نکلتی ہے — اور فرق درمیان اوس رسوب کی جو شبیہ پوست ماہی کی ہو
اور درمیان رسوب نخالی کی یہ ہے کہ نخالی مین باوجود علامات الم مثانہ کی نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے علامات
جنکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے لون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے
بول اول علامات کا چکنی بول ہے مذکور ہوتا ہے — بول دہنی وہ بول ہے جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگر جو

ردی ہے لیکن جسوقت اور دلایل سلامت پر دلالت کرین اس بول سے کچھ اندیشہ نہین ۔ ہان اگر رسوب زیتی ہو تو نہایت
ردی ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ رسوب خالص زیتی ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی
نظر آوے ۔ جسوقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہے زیتی مین سب سے بدتر یہ ہے
کہ ابتدای مرض مین ہو اور جسوقت دلائل رداوت کو موجود ہون اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مر جانے کی
خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی کے ساتوین روز جو بول دفعتہً محمود سے متغیر ہو کر علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ مین
موت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعتہً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو ۔ بول دہنی بیشتر اختلاط
عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے ۔ جس بول مین خون کے خشک اجزا ہمراہ ہون ایسے حمی حادہ مین برامد ہون
اگر اوسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہے ۔ خون کا پیشاب حمی حادہ مین بدون
شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور اون کو تکیے جو بنام جداول ملقب ہین نہین ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت
حرارت کی ہوتا ہے ۔ بول سپید اور رقیق جسمین زبد یعنے پھین اور سحابہ یعنے لکہ ابر سا ہو اور اوسکا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم پر
دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اسی دلالت اضطراب اور بشدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے ۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق مین
بقدر کفایت بیان ہو چکے ۔ بول رقیق اشقر ابتدای حمیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور غلظ کی ہو جاوے بعد اوسکے
متکدر باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قلق بھی ہو دونون جانب کی تشنج پر
دلیل ہوتا ہے کہ اوسکے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات جیدہ ان علامات پر غالب نہون اسلیے کہ بول اشقر مین رقت
بدون غلبہ خلط صفراوی اور حار کے نہین ہوتی اور اوسمین غلاظت اور نرمی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہین ہوتی اور بدون اسکے
کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو ۔ بعض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار مین تھوڑا ہو نہایت ردی ہے خصوصاً
اگر محموم کو مرض عرق النسا کا بھی ہو علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہین جسوقت وہ مریض جو مبتلا حمی
حادہ مین ہے دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نکرسکے اور بروقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات
بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر یہی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہو جاوے اور
درد سر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہے ۔ جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف مین جسکے اعراض مین سکون ہے
برامد ہو دلالت رعاف پر کریگا ۔ پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کریگا جو دماغ پر طاری ہوئی ہے اور تپ خفیف اور
سبک ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین خارج ہو سبب اوس کا
ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہو گی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہونچے
اور اوسکی اذیت مین اعضاء عضلی بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول مین پائے جاتے ہین بول بائی
اور اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہے اور جو بول کہ اوسکے نیچے اوپر رنگ مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہے ایضاً
جو بول کہ اوسکا رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اوسپر غالب ہو قتال ہے علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ اونمین سے کون قتال ہے
جسوقت نزلہ اور مغص یعنے مروڑا اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہے جسوقت تغایر بدن کا لمس مین ہو اور بول مین بھی

اختلاف پایا جاوے اور دستے اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہو گا کہ طبیعت مبتلاے اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ اون سبکی
مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کردیگی جسوقت حمی لازم مین برودت ظاہر جسم کی اور سوزش
اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہو پس مرض قاتل ہے۔ جسوقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب
بہلاکت ہوگا۔ اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم مین سوزش اور لذع اور الم جو سوزش پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان
اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض سے ہے جسوقت پیشانی سے عرق سرد برامد ہو اور ناخن زرد ہوجاتین خواہ سبز
صورت مین ناخن کے تغیر پیدا ہو اور زبان مین ورم ہوجاوے اور زبان پر خواہ بدن مین کسی اور جگہہ بثور غریب یعنے نئی طرح کے
دانے پیدا ہون پس موت قریب ہی ہے۔ جسوقت اطراف شراسیف مین وجع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور باانیہمہ آنکھ
کی حرکت بہت ہو خرابی اور لون حالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلیے کہ اختلاج ریاح نافخہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید
اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور نبض جسمین ضربت شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ مرض جنون کے
ہوتی ہے۔ پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا تک نہین پہونچتا بلکہ فقط ظاہر مراق مین ہوتا ہے اور
یہ ضربان مضر نہین ہے اگرچہ ورم بھی اوسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اوسوقت ضربان مضر ہے۔ اگر یہی حال
ضربان وغیرہ کا بیس روز تک برابر رہے اور ورم اور تپ مین تسکین پیدا نہو ظاہرا یہ ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور بیشتر ایسی
اوبت سے مریض کو نجات اسطرح ہوتی کہ بول بکثرت برامد ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہوجاتا ہے اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف
خصوصاً پاؤن کیطرف دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہوگئے ہین جسوقت اون مرضا کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو
پس قریب موت پہونچتے ہین اور چار گھنٹے سے زیادہ نہین رہ سکتے۔ جسوقت کوئی شخص حمی محرقہ مین گرفتار ہو اور دفعۃً خفت اور
سکون حرارت مین بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسیطرح کا استفراغ بظاہر ہو اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا
ظاہر ہو اور نہ ہواے گرم سے بطرف ہواے سرد کے ایکہی شہر خواہ دوسرے شہر مین گیا ہو اور باانیہمہ نبض کی سرعت فوراً امیٹ جاوے اور
سکون پیدا ہوجاوے حکم اوسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے۔ جسوقت کوئی مریض تپ مین مبتلا ہو اور دفعۃً اوسکا قلب دھڑکنے لگے
اور قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مرجائیگا۔ جو کوئی مرض گرم مین مبتلا ہے اور پہلے اوسکا بول
اشقر لطیف ہوتا ہو بعد ازان غلیظ ہوجاوے اور اجزا مین پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہو اور رنگ بول کا سپید ہو اور ایسا ہی
متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدہے کا پیشاب ہے اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی ہو پہلے
اوسکے بدن کی دونون جانب مین تمدد ظاہر ہوگا بعد ازان مرجائیگا۔ کہتے ہین کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر مری یعنے
آبکامہ جو دوا مرکب ہے اوسکی مانند ہوجاوے اور سپید کف بھی نمودار ہو بعد ازان ناک سے دونون طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت بد ہے
اور ردی ہے۔ بعض ایسے علامات ردیہ جو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہین اور قیاسی دلائل سے اونکا اثبات بہت دشواری سے
ہوسکتا ہے ازانجملہ یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی ورید نہر یانی پر جو گردن مین ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برامد ہو اور اوسکی ہمراہ
سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہون اور تیز چیزون کے کھانیکی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مرجائیگا۔ یہ بھی
کہتے ہین اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سخت پیدا ہو اور اوسکی انگلیون مین خارش بشدت پیدا ہو چوتھے روز مرجائیگا ازانجملہ

جس شخص کے جسم مین دانے مثل مشور کے اوسکی آنکھ کے نیچے برامد ہون وہ سوین روز مرجائیگا - اور جس مریض شیرینی کو بہت دوست رکھتا
اور خواہش اوسکی حلاوت شیرین کو رہے کہتے ہین کبھی مرض شدید کوئی کیون نہو اگر دفعۃً عارض ہوا اور اوسکے بعد قے یا خلفہ عارض ہو دلیل موت
کی ہے - کہتے ہین جسوقت محموم خواہ اور کسی مریض کو اورام یا قروح نرم عارض ہون بعدازان اوسکی عقل زائل ہوجاوے
مرجائیگا - کہتے ہین جب کسی آدمی کے بدن مین خواہ چہرہ مین ترہل یعنے ڈھیلا پن عارض ہوا اور اوسمین ورم نہوا اور اوائل مین اوس
مریض کی ناک مین کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مرجاوے گا خواہ تیسرے روز - کہتے ہین اگر کسی شخص کے زانو پر مثل کموے کے دانہ گول
اور سیاہ پیدا ہوا اور اوسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مرجائیگا پچاس روز اوسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیئے اور علامت اوسکے
موت کی یہ ہے کہ سر پسینا نکلے **علامات طول مرض کے** طول مرض یا بوجہ غلظت اخلاط کے ہوتا ہے خواہ تدبیر مین غلطی
اور بیقاعدہ کرنے سے اور بہرحال طول مرض مین تم معدہ ضعیف ہوجاتا ہے اسلیئے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی فم
معدہ مین آجاتی ہے علامات طول مرض کی نضج مین دیر اور تاخیر ہونی اور اوس قسم خاص کے نضج مین جس سے نضج پر استدلال کیا جاتا
ہے یا رسوب اور تہ نشین ہونے مین ثقل کی تاخیر ہو جو متعلق رہتا ہو خواہ ہیئت رسوب احمر برامد ہوا ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً
چہرہ کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے - اسیطرح اگر مرض حاد مین نبض عظیم اور چہرہ پھولا ہوا اور شراسیف منتفخ ہون
ایسے کہ وہ بیٹھ نہ سکین - دریافت کرنا چاہیے کہ تحلیل مواد کم ہوتا ہے اور مرض مین طول ہوگا - اگر بحران کی علامات قبل نضج مادہ کے
پیدا ہون اور قوت ساقط نہو خواہ علامات موت کی پیدا ہون مرض مین طول ہوگا - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف
دلانے والی چیزین اور آلام جو بعد بحران واقع ہون اور اوسکے ہونے سے کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہین تو مرض مین
طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتدای مرض سے شروع ہون اور آخر مرض مین ظہور ایسے علامات ہالکہ کا اچھا ہے اور کثرت
سے برامد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کی لیے حرکت
کی ہے اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ
رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات جید پیدا ہون یا علامات ردی ہمراہ ان
استفراغات کے موجود نہون طول مرض پر دلیل ہونگی - اگر رسوب سرخ چالیس دن تک برابر باقی رہے اور سپید نہو خبر طول
کی دیگا تا اینکہ امید بحران اور زوال کی ساٹھ دن تک نہوگی ابتدای مرض مین احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے - اگر علامات طول مرض کی
اوائل مرض مین پائے جائین اونکی دلالت قوی نہین ہے مثل اون علامت کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جاتین اور طول مرض پر دلیل
ہون - اگر ایسی علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہون اور اوسکے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض مین مشتبہ ہوا ہو تو
حکم انذار مین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن تھے اور یہ دن منذر کس دن کیواسطے ہے اور جو شرط ایام انذار
کے مذکور ہین اونکی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نبض اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور کمیت
اور تقدم و تاخر مین اور اونکی اوقات مین نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور اون حمیات کی طول اور قصر مین کہ یہ امور اقسام
حرکت مین خواہ از قسم سکون اور جیسا مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے **علامات اس بات کی کہ مرض بذریعہ**
بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل اگر قوت قوی ہو اور مرض مین حدت ہو اور نضج ہو اسکے مرض مین تزاید ہو مقدار اور

کیفیت نوبت کی بڑھتی جاے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہو اور اسیطرح نضج خواہ عدم نضج کے علامات مائلہ اور خوف دلانے والے موجود ہون اور اونکے ذریعے سے عجلت انقضاے مرض خواہ وقوع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے دفع نہوگا اور اگر اشیاء مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیف مین برعکس سابق ہون اور علامات بطوء کے موجود ہون مرض مین طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلیل کے ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلیل ہو جائیگا۔ اور اگر بعض امور مقتضی طول کے ہون اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جاے ایسی صورت مین بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات مین تاخیر اور قسم اونکی انتقالی ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہے **احکام نکس کے**

نکس ورود دوبارہ واپس آنا مرض اول کا سبب سے مرادہ ہے جو بعد ضعف قوت کے ہو کہ اوسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوتے ہین۔ اگر سوء تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اوس نکس کے جو خود بخود باوصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ اون خطاؤن کے جو موجب نکس ہوتی ہین مسخنات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤن کا جنسے اشتہاے طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہو جاوے جیسے گلقند عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنمین تسخین زیادہ ہے جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہے اور اوسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ صناعت سے نہو نکس پیدا کرتا ہے **علامات نکس کے** جس شخص کی تپ کے بحران کی نسبت یہ شبہ ہو کہ بحران تام اور جید ہو کر نہ جاے خصوصاً اگر بحران بذریعہ جدری یا یرقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور پھر تپ مین سکون اور خفت پیدا نہو نکس واقع ہوگا۔ کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ مین اسطرح کہ غذا ترش ہو جاے خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور رشراسیف مین اور نواحی جگر اور طحال مین انتفاخ پیدا ہو اور نوم مین فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک ہو اور پیاس مین شدت ہو اور چہرہ پر تہبج زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ علامت نکس کی بہت بڑی ہے اور خصوصاً تہبج اوپر کی پلک مین علی الخصوص ورم اس پلک کا اور اسیطرح وسکا باقی رہنا اگرچہ تہبج چہرہ کا زائل ہو جاے۔ منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نکرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصاً اگر ایسی اعراض روی روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بروقت نوبت اوس عرض کو جو پہلے تھا ہوا کرے۔ کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر نبض مین سرعت اور تواتر باقی رہ جاے اور خراجات بحرانی جو برامد ہو کر اندر کیطرف غائب ہو جائین اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر اوسمین کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ سفرت یا حمرت سے باقی رہ جاے یا خام ہو کہ نہ اوسمین تعلق ہے اور نہ رسوب۔ ایضاً استدلال بذریعہ بول اوسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بہ نسبت بعض فصول کے جیسے خریف کہ اوسمین نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فصلون کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہین اور اونمین اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور رام اگر بعد اونکے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجاے اسکا مین خواہ صرع اور سدر یا درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہین اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہون مثل ربو، خشونہ وغیرہ اور امراض نفس کے **اسباب موت کے** موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شے ہے جس سے مزاج قلب فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا سبب جو قوی کو منحلل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے پس فساد مزاج قلب کیوجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید سے یا افراط کسی کیفیت مین کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہو جاتی ہے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا

بوجہ ضیق اور اختناق کے پیدا ہو برسام کے مریض اکثر بوجہ عدم تنفس کے مرجاتے ہین اسواسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ چت لیٹنے پاوین
اور اونکی حلق خشک نہونے پاوے ۔ **اقسام موت کی جو حمیات مین واقع ہوتین ہین اور علامات کیفیت موت**
مریض کی ۔ ازین قبیل وہ موت ہے جو ابتدائی نوبت مین تپ کی بوقت تزید اور دورہ حمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات
اورام باطنہ مین جسوقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفعتہً ہوتا ہے اور ایسے خبیث امراض مین جنسے طبیعت بوجہ خباثت
کے اثر کرتی ہے بوقت حرکت اولی امراض کی کہ اوسوقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو
کہ اثر کرتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خنق کی ہے خواہ جیسی بہت سی لکڑی آگ کو بجھاوے ۔ ازین قبیل وہ موت ہے
جو منتہی نوائب حمی مین بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے ۔ تیسرے قسم کی موت وہ ہے جو زمانہ انحطاط مین پیدا
ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص مین ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی مین اور سبب
یہ ہے کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزئی مین گویا بیخوفی کی حالت مین ہوتی ہے اور حرارت منتشر متفرق ہوکر بوجہ اطمینان خلع مادہ مرض کے
حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب مین ہے اور اوسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات مین تھی اوس سے جدا ہو جاتی
اور ایسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے ۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعتہً مرجاتی ہین اور بعض لوگ بتدریج اور آہستہ آہستہ مرتے
ہین اور کبھی انحطاط مین زور آور قریب بھی ہوجاتا ہے کہ قوت مین استرخا اور تحلل حرارت عزیزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط
حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونون انحطاط کی الگ الگ ہے انحطاط واقعی اور صحیح مین نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی
نبض مسترخی اور ڈھیلی ہوتی ہے انحطاط حقیقی مین نبض مستوی اور انحطاط باطل مین مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے خارج
ہوجاتی ہے اور انحطاط کلی مین مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کی جو خارج سے طاری ہون نہین ہوتی اور مریض کا
ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی
ایسے اسباب انحطاط جزئی مین ہوتے ہین ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برامد ہوتا ہے ۔ حادہ مین آدمی اکثر زمانہ
انحطاط مین مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تنہا سر اور گردن مین برامد ہوتا ہے یا فقط
سینہ مین اور اگر جلد جالینوس نزع مین خشک ہوا اوسوقت موت بعد عرق کے نہوگی اور اگر جلد اوسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی
۔ اکثر موت جو امراض قتالہ مین ہوتی ہے اوسیوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جید امراض سلیم مین ہوتا ہے مثلاً اگر بحران مرض کا
ازدواج مین تھا تو موت بھی ازواج یعنی جفت مین ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق نوبتون مین ہے تو موت بھی افراد مین ہوگی یہی جالینوس کا ضرور ہے کہ خبث لازم مرض موت
بروقت منتہی نوبت کی ہوتی ہے اور اوسوقت ہمراہ مرض کی اعراض وہی پیدا ہوتی ہین جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب اور سبات اور ضعف تحمل حمی کا ابتدا نوبت مین
پیدا ہوتا ہے اور آنکھون مین تاریکی اور وجع فواد اور قلق بلغمی تپ ۔ ہے کہ اول نوبت مین موت واقع ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی پیدا نہین
ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات اور کسل مین اشتداد ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ مین
جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا ۔ اور موت زمانہ تزید مین
جو ظاہر ہو اور محقق ابھی بحد منتہی نہین ہوپہنچا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی ہے ۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت بغور اور تامل دیکھے
جاتین اونہین دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کرچکے اور نہ پائے جاتین پھر کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اگر پائے جاتین حکم وقوع موت کا کرنا چاہیے

پھر اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائین موت کی اسات سے رنجیدگی زیادہ کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ علامات اس حکم ظنی کی تقویت کرینگے اکثر اگر نوائب افرادی ہون ساتوین روز بیمار مر جائیگا اور نوائب ازواج ہون چھٹے دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو **علامات موت کے بغیر بحران کے** ضعف قوت مین پیدا ہونا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا اور علامات نضج مین تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اوسکی بطی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور اگر یہ سب مجتمع ہون دلالت زیادہ ہوگی **بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ لوگونکو لاحق ہون** ناقہین یعنے وہ لوگ جو بیماری سے صحیح ہون مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگون کو نکس مرض بیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ بار نکس پائے جائین اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال انکے جیسے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین کیجاے اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہین پہونچتا اور نہ انکے بدن مین طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات انکے بدن مین اکثر پیدا ہوتے ہین اگر تنقیہ انکے بدن کا بخوبی نہوا ہو اون اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی انکے بدن کو بعض اعضا مین فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اوسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین جو بسبب امراض سابقہ کے اضداد متصور ہوتے ہین اگر تدبیر بالضد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور سکتہ اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترطیب مین مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہوگئی ہو اور اکثر خارش انکے بدن مین پیدا ہوتی ہے اور بگرم پانی مین نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہو جاتے ہین اسلیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آز کے غذا کا شعور انمین باقی نہین رہتا اور رطوبت غریزی جو بالون کو سیاہ پانی رکھتی ہے وہ منعدم ہو جاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہو جاتی ہے پھر جب اونکی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہین جیسے کھیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے **تدبیر ضعیف لوگون کے واسطے** ناقہ کی تدبیر مین نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شی کا استعمال بہ نرمی کیا جاے اور کوئی غذاے ثقیل اوسکے بدن پہ وارد نہ کیجاے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہین حتی کہ سخت آوازین وغیرہ سے بھی اوسکی حفاظت پر ضرور ہے اور بتدریج ریاضت معتدل تک اوسکو پہونچانا چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اوسکو نافع ہے اور بہت سود مند ہے اور ایسی تدبیرین مشغول ہون کہ خون اوسکے بدن مین زیادہ پیدا ہوا اور ضرور ہے کہ اوسی ایسے حال پر چھوڑین کہ فرحت اور سرور مین بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھین شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور رقیق ہو سب سے زیادہ ناقہ زیادہ قابل ممانعت کے ہے توسیع غذا مین جسکا بحران پوشیدہ ہوا ہو یعنے حالت مرض مین جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص نکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا اور اغذیہ ثقیل سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت مین ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے اسکے مادہ کا اخراج کرین خصوصاً اگر براز مین غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کی طرف مائل ہو جس خلط سے تپ اوسکے بدن مین پیدا ہوئی تھی اور اشتہاے طعام مین خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناقہ کو ہر ایک تعب سے راحت دینی چاہیے اور باوجود اسکی قوت پہونچانی چاہیے مگر بہ نرمی بعد ازان استفراغ کرنا چاہیے اور کبھی احتیاج مسہل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذائی دوائی جو مسہل ہو جیسے شربت ورد اور گلقند وغیرہ سے کیجاتی ہے یا اوسمین قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کرین جو مسہل ہون اور غذائی دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے ہون جیسے آلوی بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی ادرار بول سے منتفع ہوتی ہین کہ فقط ادرار سے انکے عروق کا تنقیہ ہوجاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہوجاتا ہے جیسے خیارین گوکھرو وغیرہ۔

فصد کی حاجت ناقہ کو بہت کم ہوتی اور خون کے اخراج سے یہ بے پروا ہو مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہوجاتی ہے اور امیر انتفاخ سحنہ اور پھولنا رگونکا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہین خصوصاً اگر تپ کا کسیقدر بقیہ معلوم ہو کہ رگونمین اوسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور ہو نٹھ مین چھالے برآمد ہون۔ کبھی طبیب کو حاجت فصد محموم کی ہوتی ہے بنظر رداءت خون سے کہ اوسمین کسیقدر خاکستر اخلاط ردی کی باقی رہ جاتی ہے اوسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر از سر نو واجب ہوتی ہے۔ مگر اس تدبیر مین مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جاے اوسمین نرمی اور نرمی ملحوظ رہے اور دفعتہً کوئی تحریک نہ کیجاے۔ دن کو سونا بشتر ناقہ کو مضر ہوتا ہے کہ اوسکے بدنکو ڈھیلا کر دیتا ہے اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی مین انتعاش اور خبرداری پیدا کرتی ہے اور جس ناقہ کو نیند مفید نہین ہوتی اکثر اوسکے بدن مین تپ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور حار غریزی مین کسر قوت پیدا ہوتی ہے۔ مقتضای احتیاط جمیع ناقہین مین خواہ اونکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہون کہ نہون یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت اونکی حالت مرض مین جاری ہو مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑی دن وہی تدبیر جاری رہے خاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کی جو روز بحران حالت نقاہت مین آنے والا ہے اوس دن تک تدبیر غذای وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اوس کے افزایش غذا مین ایسی کیجاے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو۔ اور جو ناقہ کہ اوسکا بدن بخوبی اخلاط پاک سے ہو اور نیز وہ شخص کہ جسکی تپ سلیم تھی اور ردی نہ تھی اوسکی حق مین یہی بہتر ہے کہ تلطیف تدبیر نکیجاے ورنہ اوسکے بدن مین کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی اور اوسکا حال ابتر ہوجائیگا اور جو شخص لاغر اور نحیف ہوگیا ہو بہت جلد اوسکو فربہی اور خوشحالی کیطرف لانا چاہیے اسلیے کہ قوت اوسکی باقی ہے اور جسکا بدن پاک نہو اوسکی تدبیر فربہی دیر مین کرنی چاہیے۔ اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ نہو اوسکے معدہ مین امتلا ہو جو سبب ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نکرسکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جسقدر اوسکی طبیعت قابل قبول غذا کی ہے اوس سے زیادہ کھا کر قادر اوسکے ہضم پر نہین ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اوسکے بدن مین پھیلتی ہے یا اوسکے بدن مین اخلاط کثیرہ موجود ہین کہ طبیعت اونکی تدبیر مین مصروف ہے اسلیے ہضم کیطرف توجہ نہین ہوتی ہے یا اوسکے معدہ کی قوت ساقط ہوگئی خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہوگئی پس غذا مین تغیر بخوبی نہین کرتی۔ کہ جس سے طبیعت اوسمین امتیاز کرسکے اور ایسے لوگ اگر اول صحت مین خواہش طعام کی کرتے ہین آخر آخر اونکا حال یہ ہوتا ہے کہ اونکی اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اسواسطے کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کے روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہوجاے یہ بات بہت خوب ہو اس سے کہ پہلے اشتہا زاید ہو اور پھر کم ہوجاے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکسان رہے اور باوجود تغذیہ کے بدن مین تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہو سبب قوت اشتہا کی اور قوت ایذا اشتہا یعنے عصب کی جو کہ مبدء حس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے

ساقط نہین ہے بلکہ صحیح ہے [illegible] اور نقاہت [illegible] مناسب ہو کہ ناقہ کو بتدریج گوشت تیہو اور
چوزہ ہای مرغ سے گوشت [illegible] کھلائین اور [illegible] ہے اوس شخص کو مقدار سوا و مرغوب غذا مین نہ آنے دین جب تک کہ عروق
مین بقیہ مادہ کا باعث ضیق [illegible] ہو خواہ ابھی [illegible] عروق کا باقی ہو سکنجبین سے کبھی [illegible] ہوتا ہے [illegible] اسکا اسیطرح
اور ترش چیزون کی استعمال [illegible] بھی [illegible] بہ نسبت اوس ہواسکے جہان
اونکو مرض لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیر ناقہین کی [illegible] خوف عود مرض اوس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے امان
کی ضرورت ہی اوسکا مقابلہ [illegible] کو خوف [illegible] برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہی کہ بعد زوال مرض
کے بھی خیال رکھین کہ اوسکے [illegible] خشونت پیدا نہو [illegible] حمام مین ناقہ [illegible] عرق نکالنا چاہیے کہ اسکا لحم ضعیف بھی متحلل
ہوجاے اگر حمام مین جاکر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت برآمد ہو [illegible] کثرت فضول کی ہے استرہ سے بال تراشنا زمانہ
نقاہت مین بھی مضر ہے جیسا [illegible] مذکور ہوا ہے تغذیہ ناقہ کا [illegible] ہی کہ غذا ناقہ کی کیفیت مین ایسی ہو کہ اوسکا کیموس جید
بنے اور بسہولت ہضم ہوجاے [illegible] ضرور ہے اور پیاس کا روکنا نہ چاہیے۔ اکثر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ غذا کا
مزاج مخالف مرض [illegible] اور احتیاط ایسی غذا دینے کو مقتضی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
تر او تیلی غذا سے تغذیہ [illegible] کم پیدا ہوتی ہے [illegible] کثیف اسکی مخالف ہین طعام کی قسم سے
ہون خواہ شراب کی اقسام سے [illegible] اقیہ کو ہرگز نہ دینی چاہئین جب بوجہ بقیہ حرارت کی ضرورت داعی نہو بلکہ اوسکی تدبیر حرارت
اور برودت مین معتدل سے کرنی [illegible] حرارت [illegible] اوسکا معدہ پر آسان ہو اندر ہی ہضم کے
اور مقدار مین اوسکی غذا اسقدر ہو جسے بخوبی ہضم کرسکے اور امعاسے اوسکا انفصال [illegible] طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار کی ہوتی
رہی اگر معدہ مین ثقل پیدا نہوا اور نہ قراقر خواہ سرعت انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہوا اور اگر انمین سے کوئی چیز ہو اور ناپسند معلوم
ہو مقدار کم کردینی چاہیے۔ اگر دفعۃً امتلاء معدہ پیدا ہوا اور معدہ مین تمدد و کشش معلوم ہو اکثر ایسے وقت مین تپ پیدا ہوتی ہے اسیطرح
یہ بھی واجب ہی کہ دفعۃً کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اسمین خطرہ ہوتا ہے۔ ناقہ کی غذا دینے کا وقت وہ ہے کہ ہوا اوسوقت حرارت
اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑون مین دوپہر دن چڑھے۔ لیکن اگر ضرورت بعجلت داعی ہو یعنے مثلا
بھوک ہی سبب طاقت ہوا اوسوقت واجب ہی کہ اوسکی غذا کے دو حصے کرین اور تھوڑی تھوڑی کھلائین جس سے شکم سیر نہو۔ بہت
سرد پانی سے نقیہ کو بچانا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر بعض احشا کی حرارت پر گرانباری پیدا کرتا ہے اور اکثر موجب تشنج ہوجاتا ہے اور ہمنے
ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مرگیا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اشتہا ناقہ کی کبھی بوجہ ضعف معدہ
کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اوسکے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ ضعف
جگر کے چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور لون بدن اور براز مین جو رقیق اور سپید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اشتہا کم ہوجاتی
ہے کبھی بسبب امتلاء اخلاط کے تمام بدن مین اور معدہ تخمہ کے اشتہا [illegible] کم ہوتی ہے۔ کبھی بجہت ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی
کی خواہ محض [illegible] ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہوچکی ہے کرنی چاہیے مگر رفق اور
نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کیواسطے ہے خصوصاً جب کہ انکی

انتہا ساقط ہو بوجہ ضعف معدہ کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہے فزریج کا جو کثرت سے ہے ادس سے امان ہوتی ہے اور ادویہ مقوی معدہ جیسے نسبت سکنجبین سفرجلی کے گرم ہین جیسے قرص ورد وغیرہ اونسے اکثر نکس کا خوف ہوتا ہے حرکات **ابحاث امراض کا بیان** اوقات اربعہ مرض کی ابتدا از حمیات مین مفصل بیان ہو چکا — اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کی کبھی زشتی مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات انتہا سے عرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی دورہ کی حرکت بہ طرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انحطاط مرض کی اور رات کو حرکات اوس اور مرض کے اعراض مین شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتعال طرف انضاج مادہ کی زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہے **مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کی ابتدای مرض مین اور اول حساب بحران کا بیان** بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اوسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور ملیلہ حمیات مین دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر پر مجبوری پر گرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اوسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہیے — ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا اونہین حمیات مین ظاہر ہوتا ہے جو دفعۃً عارض نہون اور جو حمیات کہ دفعۃً عارض ہوتے ہین اونمین اول وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تپ دفعۃً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اوسے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اوسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہوتا تھا اور ناگاہ سوگیا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن تپون مین ہاتھ پاؤن ٹوٹنا خواہ دردسر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ قیوم کے آثار پہلے شروع ہو کر بعد اوسکے تپ شروع ہوتی ہے اونسے حمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک رای صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کا وقت ابتدا کو اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہے جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا تکسر خواہ دردسر اور اعیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہین ہے جیسا فریق اول کہتے ہین اور آغاز مریض صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہین ہوتے اور تپ موجود ہوتی ہے — اگر چاہا کوئی بعد از ولادت تپ عارض ہوا از روز ولادت حساب کرنا چاہیے کہ محض خطا ہے گواسکے قائل ایک قوم ہین — اور اکثر زنان حاملہ کو تپ بسبب دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے **بیان سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا** اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تمامی طبقات عالم مین پہیلی ہوئی ہے کہ بذریعہ اوسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہین نضج ثمرات اور اغذیہ پر بھی قوت قمری سے ہوتی ہے خواہ عدم نضج اور عدم ہضم پر جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا جذر اور مد ہونے مین بحسب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہے اور کیفیت حدوث جذر اور مد کی یہ ہے کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھتا جاتا ہے دریا مین زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جقدر ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جای اوسوقت انتہا مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہے جب ماہتاب پندرہوین تاریخ قمری سے ہر مہینے کے گھٹتا ہے یعنے جزر یعنے کشش اور کمی پھیلاؤ مین شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام محاق مین جو بوقت انتہا کے کو پانی پہونچ کر جاتے مد شروع ہوا تھا اوسیقدر کم ہو جاتا ہے اور پھر جب وہ محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہے دوسرا

شروع ہوتا ہے اور [illegible] اور مدکا ہیم چلا جاتا ہے ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بدیہی جانتے ہین اسیطرح جو لوگ کنارہ
بحر اعظم [illegible] اقوال کی انکے [illegible] تصدیق ہے اور روزانہ جزر اور مدکا طریقہ اور ہے جو مفصلاً کتب قوم مین مذکور ہے سے دوسرا
تجربہ تاثیر [illegible] حیوانات [illegible] انکا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ چودہوین تاریخ قمری اعظم بلاد مجموع
مین [illegible] اور [illegible] نکلتا ہے اور تاریخ مین اسقدر نہین ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اسکے
بخوبی آگاہ [illegible] اور پختگی پھل درختہای باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی زمانہ بدر
مین [illegible] اور یہ لوگ یہ بھی دعوے کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہین پس ا
کی احوال مین [illegible] اختلاف [illegible] احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کی رطوبات کو حالات
اختلاف [illegible] زیادہ ظاہر ہونگے [illegible] شدید [illegible] ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ پر اوس وضع کے
ہو [illegible] تغیر جسم انسان [illegible] ہوا ہے یعنے ایک سو اسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض
جسم انسان [illegible] آخر سنبلہ مین ماہتاب ہوا وہ دن نہایت تغیر کنندہ کا ظہور ہوگا اور اوس سے کم ظہور شتداد کا وہ دن ہے
کہ [illegible] قطعہ کے ہو یعنے نوی درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبداتغیر سے اور مقام قمر سے ہو جیسے مثال مفروض مین
آخر [illegible] اور یہ خیال اطبا کا واجب کرتا ہے کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنے تربیع ہوجاے جیسا مثال
[illegible] یہ لوگ [illegible] ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا $\frac{1}{3}$ ۲۹ روز یعنے اونتیس روز اور تہائی ایکدن کی جو مساوی آٹھ
گھنٹے [illegible] ایام اجتماع یعنے محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام اتمحاق مین کچھ تاثیر نہین ہوتی ہے
اور [illegible] باقی [illegible] ایام جو برابر ہین $\frac{1}{3}$ ۲۶ دن کے یعنے ۲۶ دن اور بیس گھنٹے کا تخمیناً ہوتا ہے بعد تفریق اس مقدار
کے [illegible] یعنے $\frac{1}{3}$ ۲۶ اور اوسکا نصف $\frac{1}{3}$ ۱۳ یعنے سوا تیرہ روز یعنے چودہوان روز بحران ہے اور ا
نصف [illegible] ایکدن کے یعنے ساتوان روز بحران کا اور اسکا نصف $\frac{5}{12}$ ۳ یعنے تین دن اور پانچ سولہوین
ایکدن [illegible] بحران کا [illegible] چوتھا دورہ اوسکا ہے اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ اوسمین
اور اس [illegible] یعنے وہ لوگ دو دن اور ۸ گھنٹے یعنے تخمیناً ثلث ایک دن کو ایام محاق کے نکال کر ۲۷ دن نسبی
تنصیف [illegible] پس اونکی تنصیف اسطرح ہے ۲۷ کا نصف $\frac{1}{2}$ ۱۳ اور اسکا نصف $\frac{3}{4}$ ۶ اور اسکا نصف $\frac{3}{8}$ ۳ پس حساب
اول سے [illegible] تنصیف مین بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول مین آخر تنصیف $\frac{5}{12}$ ۳ ہے اور
حساب [illegible] پس [illegible] تفریق کسور چونکہ $\frac{3}{8}$ = $\frac{7}{16}$ اور $\frac{6}{16}$ ـ $\frac{7}{16}$ = $\frac{1}{16}$ یعنے سولہوان حساب دوم مین زیادہ ہے
[illegible] اسقدر تعسف اور اصرار بیجا ہے اسلیے کہ اکثر تیرہوین روز بھی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ دن
تنصیف [illegible] روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آیندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہے ـ اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوے یہ وہ اوقات
اور [illegible] ہین کہ انمین اختلافات عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار صغرے کہلاتے ہین اور ادوار اسابیع بھی انہین کا نام ہے
اور ادوار [illegible] اربعینات کہلاتے ہین ـ جسوقت کوئی مدت ان ایام مذکورہ کے مثلاً چوتھے خواہ ساتوین روز کی شروع
ہو یعنے روز بحران کا آسکے اور بادہ صالح ہو اور عاصی نہو بروقت انتہا اوس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران قوت اور آثار بحالی شدت ہوں اور زیادہ اور دیگر احوال فاسد ہوں جو تغیر پر دلالت
اختتام اس مدت سے یعنی زمانہ بحران ... کہ اشیاء ہر گاہ وقت ... شہادت اور زمانہ ہوں ... حالی مرض کی حالت ہو گی ۔ بعض امراض زمانہ امراض
فرضیہ ہیں اور ایک مہینہ سے زیادہ ... ہوتے ہیں اور شماء بحران کا حساب ... کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ مقدار
کرنا بحران کا ان اوقات میں ... ایک مشکل امر ہے اور اس ... تجربہ میں گنجائش نہیں ... اور ... زیادہ ہے اور کوئی دلیل
برہانی اسکی ثبوت پر کما ینبغی قائم نہیں ہو سکتی ہے لیکن طبیب کو مناسب ہے کہ جو شے کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا ہو
مدار معالجہ اور علاج کا کرے اور اوسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلیے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے علم تک
پہونچاتا ہے اور طبیعات خواہ فلسفہ اولی تک لیجاتا ہے بلکہ واجب ہے کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قائل اور معتقد بسبیل تجربہ
ہوجاوے خواہ مسئلہ بحران اور تعیین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اوسکی دلمین شک باقی رہے پس
بنظر ضرورت معالجہ کے مصادرات سے اس حکم کو تصور کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اطبا دورہ اوس زمانہ کا نام رکھتے ہیں
کہ اگر اوسکو دونا کرین حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہوا اور پھر جسقدر اوسکی تضعیف کرتے جائین حاصل تضعیف
یوم بحرانی ہوتا جاوے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر مین تضعیف کا حاصل مساوی سائر ... کے ہو جو زمانہ دور عمر
بعد نقصان ایام محاق کے فرض کیا گیا ہے ۔ مثال اس دورہ کی رابوع اور سابوع سے دیتے ہین اسلیے کہ یہ دونون دن ایسے
ہین کہ انکی تضعیف سے (بموجب اعتبار ایام بحران اون امراض کے جنکے لائق رابوع اور سابوع ہے) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے
اسلیے کہ رابوع جن امراض کے واسطے لائق ہے جب اوسے دوچند کرین ساتوان دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے دن
ہوتا ہے اور اوسکا ساتوین بھی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف مین چودھوان روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بحران ہے اور تیسری تضعیف
مین اٹھائیسوان روز پیدا ہوتا ہے وہ بھی ایام بحران سے ہے گر عشرینیات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے
ہے برابر بحران کا دن ہے اور دونون دورہ جو رابوع اور سابوع کے ہین عشرینیات سے اس بات مین کم ہین کہ پوری تضعیف
ہر ایک دورہ کی بحران بے کسر ہو اسلیے کہ جو کسر اور جزو صحیح ۷ مین واقع ہوا ہے اوسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت
سے تین ہفتہ بیس یوم مین پورے ہوتے ہین اکیس دن تین ہفتہ کی شمار نہین ہوتی پس رابوع پہلا پوری چار دن کا
معدود ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع $\frac{۳}{۴}$ ۳ خواہ $\frac{۵}{۱۶}$ ۳ ہے مگر اسکی کسر دوسرے دورہ مین نکل جاتی ہے کہ وہ ساتوان دن قرار
دیا جاتا ہے کیونکہ دوچند $\frac{۶}{۱۶}$ ۳ کا $\frac{۱۲}{۱۶}$ ۶ = $\frac{۳}{۴}$ ۶ بلکہ ۶ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران گیارہوین دن ہوتا ہے
کیونکہ $\frac{۳}{۴}$ ۳ + ۳ + ۱ = $\frac{۱}{۸}$ ۱۰ یعنے دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران مین دوسرے دورہ کی رہی سہی کسر نکل جاتی
ہے اس طرح پر کہ روز یازدہم مشترک رابوع سوم اور چہارم مین شمار کرتے ہین پس چوتھا بحران بروز چہاردہم ہوتا ہے اور اسوقت بوجہ حذف کسر
مذکور کے آخر رابوع چہارم روز چہاردہم اسواسطے مقرر کرتے ہین جسمین سابوع دوم کا آخر اور رابوع چہارم کا متحد ہو جاوے اور چودہوان
روز بحساب رابوع اور سابوع کے برابر جسے یوم بحران ٹھہرے پھر چونکہ جبر نقصان تیسرے سابوع کا کرتے ہین پانچوین بحران بیسوین روز
پڑتا ہے اسلیے کہ چوتھا اور گیارہوان روز مشترک شمار کیا گیا ہے اوسکے لحاظ سے دو دن ادھر بڑھائے جاتے ہین ورنہ اٹھارہوین
روز پانچوان ہونا چاہیے توضیح شمار ایام بحران کی یہ ہے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ پہلا بحران پھر ۴ + ۵ + ۶ + ۷ دوسرا بحران ہے

بحران موصول ہے اسلیے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے بعد ازان ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے اور یہ بحران
منفصل ہے یعنی انکا اول روز آخر بحران دوم سے جدا ہے پھر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلیے کہ روز یازدہم
تیسرے اور چوتھے بحران مین مشترک ہے [illegible] بحران مشترک لیے گئے یعنی چوتھا اور گیارھوان لہذا یہ دونون پانچوین بحران مین اضافہ
کیے گئے اس وجہ سے [illegible] بحران [illegible] منفصل ہے موصول نہین ہے رابوعات مین بالاتفاق یہی طریقہ جاری ہوا ہے
کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے [illegible] دونون مین مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا موصول
ہے اسلیے کہ ساتوان [illegible] پانچوان دورہ رابوع کا شمار کیا جاتا ہے آپس مین اطبا کا اختلاف واقع ہوا افاضل اطبا مثل بقراط
اور جالینوس [illegible] مقابلہ ذات البد مین پانچوین دورہ کے چودھوان روز موصول قرار دیتے ہین پس ترتیب اسطرح ہوتی ہے
کہ سترھوان روز دور رابوعات یعنے پنجم اور ششم مین موصول ہوتا ہے اسلیے کہ چودہ سے بیس تک یون شمار کرتے ہین ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ +
رابوع پنجم [illegible] ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابوع ششم ہے اور خلاف قاعدہ یہ ہے کہ چودھوین روز کو مفصول کرنا چاہیے اسلیے کہ ہر ایک
رابوع موصول کے بعد رابوع مفصول برہتا چلا آیا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسوان روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع مفصول قرار
ٹھہرایا جاے اور اگر دو سابوع منفصل لیکن تیسرا موصول قرار دین بیسوان روز آخر سابوع سوم پڑے گا اور دونون دورے رابوع اور سابوع کے حساب
سے بیسوان روز بحران قرار دیا جائیگا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا اخیر بیسوان روز ہوگا اسطرح کہ سابوع اول اور دوم منفصل شمار کرین
اور سابوع سوم موصول ٹھہرائین اور اکیسوان روز مضاعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینون سابوع کو منفصل قرار دین اگر اس قاعدے کی رعایت
کرین کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع موصول شمار کرین تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا۔ پھر بیسوین روز کے بعد دورہ
رابوعات کا اسطرح ہے کہ اکیسوین روز سے شمار کرین پس چوبیسوین روز بحران پڑیگا اور رابوع منفصل ہے کہ بنسبت ابتداے مرض کے
رابوع ہفتم ہے اور تیسرا رابوع منفصل ہے اور اسکے بعد ستائیسوان روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہے اور سابوع چہارم منفصل ہے اسکے بعد اکتیسوان روز
رابوع نہم منفصل [illegible] اسکے چونتیسوان روز رابوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اور اسکے بعد چالیسوان روز سابوع پنجم موصول پڑیگا
اور یہی قاعدہ کہ ہر دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز مین ابتداے روز بستم تا نہایت یوم چہلم کے
بھی تمام ہوسکتے اور یہ مقدار نہایت اور انتہاے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب دورے بیس بیس کے دو تمام ہوجائین عمل بحران
خواہ اثر مرض کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہوجائیگا بجاے سات روز چودہ روز کا ایک دور بحران کا شمار کیا جاتا ہے
اور بعد اسکے تین ہفتہ یعنے بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز شصتم خواہ ہشتادم خواہ یکصد و بستم ایام بحران
قرار دیے جائینگے اور اسکے درمیان جو عشرات پڑتے ہین جیسے ۵۰ اور ۷۰ وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران بموجب قاعدہ مذکورہ بالا ہین مگر اب کہ
مرض مزمن ہوچکا بوجہ ضعف تاثیر کے اونکی طرف چندان التفات نہین ہے اور اطبا سواے بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغانیس
وغیرہ اسکے قائل ہین کہ رابوعات مین بعد چہاردہم کے اٹھارھوان روز یوم بحران ہے مگر منفصل ہے اور اسکے بعد اکیسوان روز بحران متصل
اور موصول ہے اور اسکے بعد چوبیسوان منفصل ہوکر اٹھائیسوان موصول پڑتا ہے اور اسکے بعد بتیسوان روز منفصل اور اسکے بعد اڑتیسوان
متصل پڑتا ہے چونتیسوین سے جو متصل ہے بتیسوین سے اور یہ ملک اسبوع تام ہوتا ہے بعض اطبا نے بیالیسوین اور چھیالیسوین کو
ایام بحران سے شمار کیا ہے اسطرح کہ انہون نے دو رابوع بعد بیالیسوین روز کو جو یوم بحران ہے متصل قرار دیے ہین مگر اس شمار مین اختلاف ہو

[illegible] نے ناحق کوشش بہت کی ہے [illegible] باعتبار رابوع کا ساقط ہے جیسا اوپر بیان ہوچکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیے کہ ان لوگون نے تفصیل بحرانات رابوع [illegible] کی ہے اور کیسی خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور جو سلسلہ معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ [illegible] قول مین اونسے قطعاً ساقط کردیا ہے چوتھے روز کے بحران جسقدر ہین اونکی قوت بیس روز تک ابتدای مرض کی قوی [illegible] سابوعات کی شروع ہوتی ہے چوبیسوین روز تک پس جب مریض کو بیس روز مرض مین گذر جائین اور اسکا مرض [illegible] بحساب سابوعات بموجب بیان بالا کرنا چاہیے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہوجاتا ہے اور ارکا غانیس کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران [illegible] جیسے روز بستم سترھوین روز کی فضیلت پر اوپر اٹھارہوین کے گواہی دیتا ہے بحساب اسابیع کے [illegible] کہنا [illegible] مراد یہ ہے کہ [illegible] سترھوین روز کے افضل ہونے پر گواہ ہے بحساب سابوع کے اسلیے کہ تیسرا سابوع [illegible] اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سابوع سوم کی چودھوین روز سے ہے اور انتہا اوسکی [illegible] سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہے اوسی دن سے سابوعات کا شروع [illegible] بعد روز چہاردہم [illegible] چہاردہم ہوا اوسکا چوتھا روز سترھوان ہے نہ اٹھارہوان اس وجہ سے ظاہر ہوا کہ جس طرح [illegible] اوسیطرح سترھوان روز بحساب رابوع کے افضل یوم بحران ہے — بقراط اور جالینوس [illegible] کا اکثر ہونا درست نہین ٹھہرا اسیطرح ستائیس اور اٹھائیسوین روز کے بحران [illegible] ستائیسوین [illegible] اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہے اور اسیطرح اکتیسوین اور [illegible] اور چالیسوین اور [illegible] مین باعتبار فصل اور وصل کے اختلاف واقع [illegible] یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض امراض کا بحران سات مہینے بلکہ سات برس [illegible] تک بحران [illegible] بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہے کہ بعد چالیس روز [illegible] ہوتا ہے اور واقع مین یہ [illegible] نہین ہے بلکہ معتبر لوگون نے مشاہدہ کیا ہے کہ باستفراغ قوی [illegible] چالیس [illegible] کچھ ضرور نہین کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج اسکا ہو کہ پہلے مرض مین [illegible] بحران ہو خواہ [illegible] مرض کا ہو کہ بعد اربعین کے ہو خواہ مرض مین ترکیب ہو اس طرح پر کہ [illegible] ایک اور مرض حادث پیدا ہو اور دونون ملکر ایک ہوجائین اسوجہ سے بعد اربعین بحران استفراغ قوی [illegible] اسلیے کہ مرض [illegible] کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرتے کرتے بعد اربعین کے اوسکی دفع اور [illegible] پر ایک [illegible] باستفراغ قوی بحرانی اوسی روز واقع ہو — اگرچہ وقوع ایسے بحران کا بعد اربعین کمتر ہوتا ہے [illegible] بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ خراج کے جنکے مادہ کی حرکت بدیر ہوتی [illegible] نہین ہوتا ہے — خواہ مادہ رفتہ رفتہ متحلل ہوتا ہے — بقراط نے کہا ہے کہ ایام بحران کی جفت بھی ہوتی ہین اور طاق بھی ہوتی ہین — مگر افراد [illegible] طاق دونون کے قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی ایام افراد زیادہ ہین ایام ازواج سے مثل چوتھا چھٹا آٹھوان دسوان چودھوان بیسوان چوبیسوان اور اس مثال مین بقراط اور ارکاغانیس دونون [illegible] کے موافق شمار ایام کا ہوا ہے — مثال ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارہوان

سترہوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان - د جالینوس نے اس مقام مین جو بقراط نے اٹھوان اور [illegible] روز ایام [illegible]
شمار کیا اوسے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب [illegible] روز یوم بحران ہو نہین سکتے [illegible]
اگر یہ مقام بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو تو قبل [illegible] بحران کا [illegible] کو ہوا ہو جب یہ کلام بقراط
سے صادر ہوا ہے یا آنکہ اس قول کی کوئی [illegible] ہے کہ اکثر ایام بحران مین [illegible]
ہے پس دو دن بحران کے مع ایام [illegible] پیدا ہوتے ہین خواہ
بحران استفراغ کا ہو یا خراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر روز بحران جیسا [illegible] بد ظاہر ہو [illegible] نہایت برا ہے اور موت پر دلالت
کرتا ہے جیسے اگر علامات ردی ساتوین روز خواہ چودھوین روز پیدا ہون کہ انکی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی [illegible]
ایام بحران کے مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دوسرا نضج پہلے کے حاصل ہو جیسے
ساتوان اور چودھوان اور مراد یوم بحران سے ۲۴ گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس [illegible] مین آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض مین خواہ
دنمین ہو خواہ رات مین خواہ دونون مین - بہرحال ایام باحورئی بعض بدرجۂ غایت قوی ہین کہ [illegible] امید وقوع بحران
ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجۂ غایت ضعیف ہین اور بعض ایام متوسط ہین اوران سبکی تفصیل ہم بیان کرتے ہین [illegible]
ہین کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہے کہ [illegible] اکثر [illegible] وقوع بحران کی نہین ہوتی [illegible] چہارم بوجہ مناسبت تضعیف سے
منذر [illegible] وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور ساتوان روز یوم بحران قوی ہے اسکی خبر چوتھا روز دیتا ہے اور ساتوان بوجہ قوت
کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی مین قرار دینے کے لائق ہے اسلیے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور [illegible]
روز مثل چودھوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہے لیکن وہ امراض صفراوی جنکا دورہ افراد مین ہوتا ہے جیسے حمی غب وغیرہ اون
امراض مین گیارہوان روز بحران قوی ہے بہ نسبت چودھوین روز کے - چودھوان روز بھی روز قوی ہے اسلیے کہ یوم مقابلہ دورہ قمری
ہے اور منجملہ وجوہ قوت کی ایک وجہ اوسمین یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اوسے مناسبت روز چہارم ہو تو اوسمین قوت احکام
بحران اور سلامت آثار بحرانی نہین ہوتی چہ جا کہ اوس دن بحران تام اور جید کی امید کیجائے سترہوان روز یوم بحران قوی ہے
اور جو دن اوسکی مناسبت تضعیف مین ہو جیسے نوان روز وہ قوی تر ہے اور سترہوین روز [illegible] روز سے وہی مناسبت ہے
جو گیارہوین روز کو چودھوین روز سے ہے یعنے جیسے روز ہفتدہم رابوع اول ہے تیسرے سابوع کا اوسی طرح گیارہوان روز رابع
اول سابوع دوم کا ہے اٹھارہوان روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض مین اٹھارہوین روز ہوتا ہے
بہ نسبت اکیسوین روز کی چوبیسوین روز اور اکتیسوین روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اوس سے کم ستائیسوان روز بلکہ ستائیسوین
روز بحران واقع نہین ہوتا ہے کہ اوسکے قریب چالیسوان روز موجود ہے چالیسوان روز بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہے اور [illegible]
چونتیسوان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہے اسلیے کہ آخر مین رابوعات کے واقع ہے —
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہے جیسے غب خالص اور امراض حادہ ان کا بحران جلد تر ہوتا ہے
اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسواسطے حمی غب مین گیارہوان
روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودھوین روز نہین کیا جاتا ہے مگر برعکس جیسے کہ اگر نوبہ مین تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ کبھی

غب کی ساتوین نوبت مین انحطاط ایسا ہوتا ہے کہ تیسرے پہر [illegible] واقع ہوتی [illegible]
امراض کی نوبت اتروان مین ہوتی ہے جیسے ربع وغیرہ اونکا بحران [illegible] ہوتا ہے اور اکثر ایام [illegible] مین [illegible]
اکثر ایام باحوری رابوع ماننے کی حوطبقہ [illegible] گئے ہین کہ اونمین بحران [illegible] اکثر ہوتا ہے یہ ہین ساتوان اور گیارھوان اور
چودھوان اور ستر ہوان [illegible] کبھی [illegible] شمار ایام بحران [illegible] مرض کی موت [illegible] مثلاً سات قوت
[illegible] کی مطابق سات دن مرتبہ کے ہوجاتے [illegible] ہین [illegible] سے نجات ہوتی ہے اور کبھی بقاء مرض [illegible]
اور ہر یہ عین موجب شمار ایام امراض حادہ ہوتا ہے [illegible] مہینہ مین تمام ہوتی ہے جیسے [illegible] سات دنین اور ان امراض
انداز مثل انداز ایام امراض حادہ ہوتا ہے مثلاً چوتھا مہینہ [illegible] ساتوین مہینہ کا ہوجاتا ہے اور تقدم اور تاخیر بھی ان امراض
مین مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہے اور عنقریب ہم بیان کرینگے **ایام جو وسط مین واقع ہین** جن ایام کا اوپر کی فصل
مین بیان ہوا وہی ایام باحوری اصلی ہین اور بموجب اصول اور قواعد خواہ تجربات کے وقوع بحران کے وہی ایام ہین اور قیاسی
حکم ظہور آثار بحران کا انہین ایام مین کیا جاتا ہے لیکن کبھی [illegible] عارضی [illegible] خارج سے پیدا ہون خواہ نفس
مرض سے بوجہ سرعت حرکت مادہ حادہ یا بطور حرکت مادہ باردہ کی خواہ بوجہ موت اور ضعف بدن مریض کے خواہ اور اعراض [illegible]
سے جیسے بیداری مفرط پیدا ہو کسی امر خارجی کی وجہ سے مثلاً [illegible] کرنے سے خواہ بدنی اسباب سے مثلاً خشکی دماغ وغیرہ
خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ جو باافراط پیدا ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض مین تقدیم خواہ تاخیر
ہوجاتی ہے اور ایام مذکور بالا کے پہلے خواہ [illegible] پیچھے بحران واقع ہوجاتا ہے اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قائمقام بحران واقع کے
نہین ہوتا بلکہ اوس سے کم ہوتا ہے اور اگر سبب قوی عارض نہوتا ہر آئینہ بروز یوم حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدم [illegible] واقع نہوتا
مگر چونکہ عارض قوی ہے اوسنے وقت اصلی سے انحراف پیدا کرکے غیر وقت مین آثار بحرانی پیدا کئے ہین اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا اوسکا
اثر فقط اسقدر ہوتا کہ بحران اپنے یوم اصلی مین ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام نہوسکتا الغرض جو ایام کہ اونمین بسبب ایسی حوارض کے
کہ خلاف قاعدہ رابوع اور سابوع کے بحران واقع ہوتا ہے اون ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنے ایام درمیانی کہتے ہین اسلیے کہ وہ ایام
درمیان ایام بحران کے واقع ہین اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہین مثل ایام بحران کی ایک وجہ خاص سے جو ابھی مذکور ہوئے
اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچوان خواہ چھٹا خواہ نوان یا تیرھوان ہین پس تیسرا اور پانچوان دن اول بحران [illegible] چہارم کو
گھیرے ہے اور نوان دن بیچ مین ساتوین اور گیارھوین کے واقع ہے کبھی جو دن واقع وسط مین دو ایام بحران کے [illegible]
اور اسی واسطے بحران کے ہوتا ہے اور وہ دونون روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی نہین ہوتے جیسے نوان روز درمیانی
بہ نسبت ساتوین اور گیارھوین روز بحرانی کے اور کبھی جو یوم بحران درمیان دو یوم واقع فی الوسط کے ہو وہی لائق تر بہ نسبت
دونون ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتوان روز جو بیچ مین چھٹے اور آٹھوین روز کے واقع ہے پہلی صورت کی دلیل یہ
ہے کہ گیارھوین دن کا بحران نوین دن واقع ہوجانا اکثر ہے بہ نسبت اسکے کہ ساتوین دنکا بحران نوین دن تک موخر ہوجاے اگرچہ یہ
دونون باتین یعنے تقدیم گیارھوین کے نوین [illegible] ساتوین کے نوین تک اکثر واقع ہوتے ہین **قوت اور ضعف
ایام واقع فی الوسط** نوان دن جو یوم درمیانی ہے وہ یوم قوی ہے اور تمام ایام واقع فی الوسط مین وہی دن قوت مین

مقدم ہے اوسکے بعد پانچوان دن بعد اوسکے تیسرا دن اور نوان اور پانچوان دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہے بہت کم نہین ہے اور تیرھوان
دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اوسمین کبھی بحران نہین ہوتا چھٹے دن مین کبھی بحران ہوجاتا ہے مگر ردی ہوتا ہے اگر ردی نہو تو بحران بدشواری اور پوشیدہ ناقص
ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہین ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتوین دن کی تین باتومین ضد ہے **اول** چھٹے دنمین بحران کم ہوتا ہے اور ساتوین دن زیادہ ہوتا ہے
دوسری چھٹے دنکا بحران ردی ہوتا ہے اور ساتوین دنکا سلیم ہوتا ہے **تیسری** چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہے اور ساتوین دن باسانی بسہولت
۔ چھٹے دن کے بحران کا انذار برائی مین چوتھا دن کرتا ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوتھا دن منذر بخیریت چھٹے دنکا ہو مگر بہت دشواری سے
جب چوتھا دن منذر چھٹے دنکے شر کا ہوتا ہے اوسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہین جیسے سکتات اور غشی خصوصاً اگر بحران
استفراغی ہو اور غشی بوجہ قے کے واقع ہوتی ہے اور قے سے سقوط قوت اور لرزہ مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا پیدا ہوتا ہے اگر اوسدن پسینا
برآمد ہو تو ظہور عرق یکسان نہوگا اور بیشتر اوسمین بحران استفراغی بہ نقصان ہوتا ہے کہ اوس نقصان کا تمامہ خراج ردی یا یرقان کردیتا ہے
بول بھی لون اور قوام مین ردی ہوتا ہے رسوب بھی بری پیدا ہوتی ہین ۔ یہ باتین اوسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب مریض بعد بحران کے
سلامت رہے اور اگر سلامت نرہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص شکاری ہوتی ہے ۔ اور سلامت اوسکی بوجہ عارض ہونے
نکس کے ہوتی ہے اور **جالینوس کا قول** ہے کہ ساتوان دن مثل بادشاہ عادل کے ہے اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھوان دن
برائی مین چھٹے دن کے قریب ہے **بیان اچھے اور برے دنونکا بترتیب ایام بحرانی ہون یا درمیانی خواہ ایام انذار** افضل جمیع
ایام مین ساتوان اور چودھوان دن ہے اور ان دنونکے بعد نوان اور سترھوان اور بیسوان اور اوسکے بعد پانچوان اور اوسکے بعد چوتھا اور اٹھارھوان اور
بعد اوسکے تیرھوان ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو ایام قریب بابتدای مرض اور مقدم نسبت مقابلہ سے تا روز چہاردہم واقع ہین اونمین
ایام مین علم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی اقوی اور صفت ایام انذار ہونیکی بخوبی ہوتی ہے اور جسقدر امتداد مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہے
ضعف ان امور مین زیادہ ہوتا جاتا ہے **بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول یعنی بطریق انذار**
اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہین جو دونون طرح سے
ایام بحران نہین ہین اور پندرھوان دن بھی انہین مین داخل ہے اور تعجب ہے کہ اکثر ایام انمین سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہین اور پھر بھی
نہ انمین بحران ہوتا ہے اور نہ انذار واقع ہوتا ہے **ایام انذار کا بیان** یہ دن وہ ہین جنمین آثار اون چیزون کے جو دلیل تغیر مادی کی ہین
یا دلیل غالب ہونے ایک دو متخاصمین مرض اور قوت کی ہے ظاہر ہوتی ہے یا ان دنونمین ابتدا مقابلہ خفیف کا ہوتا ہے جو درمیان طبیعت
اور مرض کے پیدا ہوتا ہے اور غرض اوس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا بہلاکت نہین ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے چھیڑنے مادہ کے اور
اوسکے ہیجان مین لانے کے ہوتا ہے بغیر مادے کے دلایل کی مثال جیسے دلایل نضج کے یا خامی مادہ کی ۔ دلایل
نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول مین پیدا ہوتا ۔ اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہین جیسے رقت
بول وغیرہ ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اوس دن قوت کا ظاہر اور ساقط
ہونا یا حرکت مین سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا ۔ اور ابتداے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سر اور کرب
اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن مین کہین کہین اور استفراغ غیر تام پیدا ہو پس یہ آثار جسوقت
ظاہر ہون اوسکے بعد جو یوم بحرانی ہے اوس دن مین بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اوسمین

علامات جید پائے جائیں منذر بحران ساتوین دنکا ہوتا ہے اور اگر علامات بری پائے جائیں منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نائبہ میں علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم میں کبھی بحران ساتوین رات ہو جاتا ہے اور کمتر نوین دن ہوتا ہے مگر غب میں اکثر بحران ساتوین دن چوتھے دن کے اندر کے بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھٹے دن بھی غب میں بحران ہوتا ہے اور نواں دن یا منذر گیارھوین دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھوین دنکا اور گیارھوان دن بھی چودھوین دنکا منذر ہوتا ہے — اور چودھوان یا سترھوین دن یا اٹھارھوین دن یا بیسوین دن یا اکیسوین دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھوان روز بھی بیسوین خواہ اکیسوین روز کا منذر ہے اور اٹھارھوان روز اکیسوین کا منذر ہے اور بیسوین دن انذار چالیسوین روزکا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہین اونمین سے تیسرا دن پانچوین روز کا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اوسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچوان دن منذر نوین دن کا ہوتا ہے اور اگر ردی ہو پس آٹھوین کا منذر ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلایل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہین جسطرح دلائل بحران میں انحراف ہو جاتا ہے اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اوسکے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس بے ضابطگی کا بعینہ وہی ہے جو بحران کو بیحساب ہونے میں ذکر کیا گیا خواہ سبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو اوس مرض کے مادہ کی حرکت میں سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچوین دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کی جلد واقع کرنیوالی خواہ بحران میں تاخیر کرنیوالے ہین اونہین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور پختگی سے ایام انذار میں غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہوئے ہین یا تاخیر ہوئی ہے **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال** سے کے ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے اسیواسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگر اوسے دریافت ہو کہ بحران قریب ہونیوالا ہے تو اوسکی اور طرحکی تدبیر کرے اور اگر بحران میں تاخیر ہو اوسکے لائق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب یوم بحران ایک تدبیر خاص کرنی چاہیے کہ اوس دن تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر اس آن طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کر استفراغ زائد اور بیجد افراط عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہو دوا سے وہ استفراغ نہین ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا مین بوجہ تضاد کے تعارض پیدا ہو کر دونون قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اس کا ضرر جیسا ہے وہ مخفی نہین ہے — شناخت مین ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران میں تغیر اور تبدیل کرتے ہین اونکا بھی لحاظ بخوبی کیا جاے اور وہ امور اوپر معلوم ہو چکے ہین طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنے شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کس دن ہوگا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کے دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہین اوسوقت یہ اشکال پیدا ہوتی ہے کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جاے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور حرکت سے امراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انقضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اوسکا زوال نہو سکے اسلیے کہ اوسمین زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن

اوسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض مین اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہوجائین
امید بحران کی ساتوین روز ہوسکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہون جو اوپر بیان ہوچکے ہین معلوم ہوگا
کہ اوسکا بحران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اوس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ
تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دو ان باتون مین سے کوئی امر ظاہر نہو یعنے نہ ظہور نضج قریب برافع ہو اور نہ آثار طول مرض کی نمودار ہون
امید ہے کہ درمیان روز چہارم یا ہم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہوجاے مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یون کیا جاتا ہے کہ طاق
دن مین حرکت امراض صفراویہ کی اوسے ہے اور ایام ازواج مین حرکت امراض باردہ غیر حادہ کی ہوتی ہے تعیین یوم بحران کی چند
وجوہ سے کیجاتی ہے بقیاس دورات اور عدد اوقات بحران اور زمانہ بحران اور استحقاق ایام اور موثر قوتین جو ہر ایک ان
مین قیاس ادوار سے استدلال یہ ہے جفت روز مین مرض مزمن کے واقع ہونے کی نوبت ہے اور طاق دن لائق بحران مرض
حادہ کے ہے زمانہ بحران سے استدلال اسطرح ہوتا ہے کہ جن دو دنون مین آثار بحران پیدا ہوے اونمین سے زیادہ تحمل شدائد کس دن
ہوا اور دیر تک کس روز رہا پس روز بحران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اوس
دلیل مین قوت زیادہ ہو اوسوقت بناچاری وہی روز بحران قرار دیا جائیگا جسمین مقاساۃ کم تھی مثلاً جسدن شدت اعراض
بحران اور دیر تک ظہور آثار تھا اوسکے بعد کسی اور دن رعاف خواہ اسہال یا قی عارض ہوا اسوقت ہم یہی تجویز کرینگے
کہ روز بحران وہ دن جسمین تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بر طبق زمانہ بحران ہوتا ہے حکم وقوع بحران
کا یوم درمیانی مین ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہے بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کی قوی تر نہو استدلال بنظر قوت ایام اور
بنظر طبیعت ایام کی اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً ساتوین شب کو برامد ہونا عرق کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر
نکلتا رہے پھر اوسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال آٹھوین دن محسوس ہوا اور اگر
اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین روز اوترے بحران کا
حکم چودھوین روز کیا جاے گا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہے اور
موت کا چھٹے روز واقع ہونا اوسے سبب بوجہ علامات ہالکہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع
موت کے اولے ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کی اسلیے کہ اگرچہ عرق
کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر برامد عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہے استدلال
بذریعہ ایام انذار کی اسطرح پر ہوتا ہے کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین اونمین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کی پائی جاتین بالیقین کرنا چاہیے کہ بحران منسوب
بروز ہفتم ہی کو زوال مرض آٹھوین نہو خواہ عین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین
روز ہوگا **بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کی** یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین اونکا
بحران ساتوین روز تک ہوجاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کی ہین اونکا بحران چودھوین خواہ بیسوین روز تک ہوجانا
چاہیے اور ان امراض کو متصل جنکی حدت ہے اونکا بحران چالیس روز تک ہوتا ہے اور چالیس روز کو بعد ساٹھ دن خواہ اسّی دنین
بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہے اگر حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہے اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہے

اور اس قتل کا انداز چوتھے روز ہوتا ہے اور ٹھنڈا پسینا چوتھے روز برامد ہوتا ہے اور اوسی قبیل اور علامات ردی بھی سرسام وغیرہ کی پیدا ہوتی
ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگر حدت کے ساتھہ پیدا ہوا ہو پس جو کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے
اوسکے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا۔ **فن تیسرا**
اورام اور بثور کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین **مقالہ پہلا** اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلیات میں
بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہوچکا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرتے ہین ملاحظہ کرنا چاہے اوسے لازم
ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اونکی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب وعدہ کے ہم بیان
کرتے ہین **بیان اورام اور بثور کا** جو ورم خواہ بثر یعنے پھنسی وغیرہ ہے مادہ حار سے پیدا ہوگا یا غیر حار سے اور یا مادہ حار سے
جو ورم پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہے خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی ہے خواہ جو رطوبت قریب مزاج صفراوی
خلط کی ہو خون سے جو ورم پیدا ہو یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہے یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے پیدا ہو
اوسکو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اوسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے
پیدا ہوتا ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور لحم تک اوسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو شری یعنی پتی کہتے
ہین اور اوسمین ضربان نہین ہوتا ہے جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اوس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی
اور فاسد ہین ایسے خراج کی حرارت اور احتراق اگر شدید ہو یا حمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشکی پیشہ حادث کریگا انہین خراجات کی
اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہو اوس سے وہ قسم فلغمونی کی حادث
ہوتی ہے جو مائل بطرف حمرہ کے ہو اور اوسمین رداءت اور خبث ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو تو حمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر رداءت
زیادہ ہو وہ حمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نفاطات اور احتراق اور خشکی پیشہ ہوتا ہے صفراوی ورم کا عروض یا ایسی صفرای لطیف
سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہے کہ اوسکا احتباس اوس مقام مین جو نیچے جلد کے اندر ہے نہین ہوتا ہے اور باوجود لطافت کے اوسمین
حرافت بھی ہوتی ہے اور اسی ورم مین نملہ بھی داخل ہے ساعیہ تنہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ اکالہ صفرای ردی
سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اس سے غلیظ ہو اور سوزش اوسمین کم ہو اور نسبۃً صفرای مذکورہ کی کچھہ اندر کیطرف ہٹ کر محتبس ہو
اور اوسمین کسیقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال
خواہ تحلیل اوسکی دیر مین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت
مین خون کے قوام سے بڑھ جاے اور ردی بھی ہو حمرہ ردی پیدا کریگا اور ان سب صورتون مین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور
بعد ازان کہ لطیف ہو اگر اوسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اوسے اعماق بدن سے دفع کردیتی ہے اور سوای جلد کے اور
کسی جگہہ ٹھہر نہین سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ
خالی سے نہوگا اور داخل اوس قسم مین ہوگا جو بنام براقیا معروف ہے یہ جتنے اقسام اورام ردی کے مذکور ہوئے جس سال وبا پیدا
ہوتی ہے اوسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حارہ ہین اور ردی ہین جب تک زمانہ انحطاط کو نہین پہونچتے
نرم اور بیٹھے ہوے ہوتے ہین اور مدہ اونمین اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے اغشیہ پر زیادہ مائل ہوتے ہین

اور یہ افساد ہمیشہ بوجہ عظم ورم اور کثرت مادہ سے نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور
ہے کہ اورام کمتر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہین اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اوسمین ضربان نہو اوسمین قیح اور ریم نہین پڑتے اور جو باطن مین اسی طرح کا ہو اوسکا حال تو ہم بیان کر چکے

فلغمونی کا بیان فلغمونی کی شناخت اور اوسکی علامت حرارت [illegible] التہابات اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدافعت اور ضربان بھی
ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شرائین کے ورم ہو اور اوس عضو مین کوئی ٹھہ اعصاب حس سے آیا ہو اور مثل اکثر احشا
کے جو اعصاب سے خالی ہین اور اونکا حال اوپر کے ابواب مین بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہو اور جسقدر عضو متورم مین شرائین زیادہ اور
مقدار اونکی اعظم ہوگی اوسیقدر ورم مین ضربان اور درد رسانی اوسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اوسکا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلغمونی
کسی عضو حساس مین پیدا ہوا وسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیون نہو اور جسقدر چھوٹی چھوٹی رگین اس
عضو متورم مین ہونگی سب نمایان اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگین مخفی تھین اور قابل ظہور کے نتھین۔ واضح ہو کہ فلغمونی
زبان یونانی مین بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کی اوپر علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اوسکے
بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورۂ بالا متصف ہو اوسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہین ہوتا اسلیے کہ احتقان
خون کا اور انسداد منافذ اور راہون کا ہو جاتا ہے فلغمونی کمتر بسیط اور مادہ واحدہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ حمرہ یا صلابت
یا تہیج ہوتا ہے اور اسکی پیدایش کے چند اسباب ہوتے ہین کہ بعض اقسام اونکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہین از قسم امتلا
اور روارت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلای اخلاط اور روارت نہو کبھی اسباب بادی
مثل فسخ اور قطع اور کسر اور [illegible] کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو مین پیدا ہون اور اونکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اوسی
عضو کی طرف کھچے خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہین کہ مسالک
ضعیف کو بند کر دیتے ہین اسکی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جرب و ولم کے اورام عارض ہوتے ہین مواضع خالیہ مین اور
زیادتی ملیئن کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمدد اور انتہای تمدد تا انتہای ورم کے پیدا ہوتا ہے اور اسی زمانہ منتہی مین
مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اوسوقت سے شروع ہوتا ہے جب سے ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی
وہی ہے جسکا انحطاط نہو اور اوسکا مدہ جمع ہوا کرے ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور بحس و حرکت ہونا لازم کرتا ہے اور تعفن
بھی اوسی عضو مین پیدا کر دیتا ہے اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کی بھی عارض ہوتے ہین اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے
بھی پیدا ہوتے ہین اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہے اوسوقت ضربان مین آرام بیک مین سکون پیدا
ہوتا ہے اور مدہ کے جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان مین زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جاے اور پھر دونون مقدار واحد پر ٹھہر جائین
تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ نفخ مین دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جاے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو مقہور نکریگی ظہور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد مین نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بثور دُملی جب سینہ
از حد قریب پیدا ہون خبر دین گے کہ ایک دُمل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے ملکر واجب ہے کہ مریض اورام باطنی کو آب
برگ کاسنی اور مکو ہمراہ املتاس کے پلایا جاے **علاج فلغمونی** اگر فلغمونی کسی سبب مادی سے پیدا ہو اوسوقت بدن کا حال دو حالتون سے

خالی نہین کہ یا تو بدن اوسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہے یا بدن مین امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ
ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہی اوسوقت ورم کا علاج خاص جو بنظر نفس ورم کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہین ہوتا خاص معالجہ
ورم کا یہی ہے کہ اخراج اوس مادہ کا کرین جو غریب ہی اور جس نے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ
محللہ لینہ کے جیسے یہ ضماد ہے کیا جاتا ہے گیہون کو پانی اور روغن مین جوش دین اور کبھی فقط پچھنے لگانے کفایت کر جاتے ہین
خصوصًا اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اوسوقت پچھنے کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے
بدن مین امتلای اخلاط ہو اوسوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھو نہ جائین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلل ورم کے بہت زیادہ ہوگا
بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اور بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہی جب فصد اور اسہال سی فراغت ملے
اوسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہی اوس ورم کے علاج کی جسکا سبب امتلاء بدنی ہو اور فرق اگر
ورم کے علاج مین بہ نسبت اوس ورم کی جو بہ نسبت امتلاء بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ روادع کا محتاج نہین ہے جیسے کہ اوسی
اسکی احتیاج ہی بلکہ یہ ورم اوس سے کم محتاج ردع کا ہی جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہو واجب ہی کہ ابتداء معالجہ کی استفراغ
سے کرین اور پورا استفراغ جیسا اوسکا حق ہے اوسکے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کرین اور حاجت کبھی اس
جہت سی ہوتی ہے کہ بدن اخلاط سی پاک نہین ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پرخطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرورتی
ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کی واجب ہوتا ہی اسلیے اگرچہ بدن مین کثرت فضول کی نہو تاہم عضو مین کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا
ہوتا ہی جو ضعیف کر دیتا ہی اور بوجہ ضعف کی مواد بدن کی اوسی عضو کیطرف کھنچتے ہین اگرچہ مواد فضول نہون مگر استفراغ اور جذب
الی الخلاف مین جو جو شروط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہین اون سب کی رعایت واجب ہی او سنی اور بلد حاضر وغیرہ جو جو
امور لائق لحاظ کے منجملہ اوس امور کے جو فصل استفراغ مین فن کلیات کی درج ہین اونکا خیال کرنا ضرور ہے ہمکو مناسب ہی کہ اس
ورم کی علاج مین ابتدا رادع سے کرین سوای اون مقامات کے جنھین کتاب اول مین ہمنے مستثنے کیا ہے کہ وہان ابتداءً استعمال
روادع کا جائز نہین ہے پھر جب زمانہ تزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ روادع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جیون جیون تزید بڑھتا جاے مرخیات
کی بھی زیادتی کرتے جائین مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہین اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا پہونچے اور حجم ورم کا درجہ
غایت کو بڑھ جاے اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جاے اوسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہی بہ نسبت روادع کے اور اونمین تصرف اور
تبدیل کا اہتمام کما ینبغی کرنا چاہیے اور بعض اقسام مجففات مرخیہ کی ایسے ہین کہ زمانہ منتہی مین اونکے استعمال سی صحت تامہ حاصل ہوتی ہی اور
مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سی کرتے ہین کہ مسامات مین توسیع ہو جاے اور درد مین آرام اور سکون پیدا ہو اور مجفف وہی دوا ہے
جس سی شفا حاصل ہوتی ہی اور جو مادہ ریم اور مدہ ہونے کی لائق ہی اوسی باقی نہین رہنے دیتی ہی اگر بسبب اتفاق پوری صحت حاصل نہو اور
کسیقدر کسر باقی رہجاے اوسکی مقدار اسیقدر ہوتی ہی کہ جسکی تحلیل دوای حاد کر دیتی ہے کبھی بوجہ استعمال روادع کی وجع شدید عارض ہوتا ہے
وجہ اوسکی یہ ہی کہ اختناق مادہ مین پیدا ہوتا ہی اور عضو متورم مین گویا یہ مادہ متحرک ہو جاتا ہی ایضًا روادع سی کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ مادہ
ورم بطرف اعضای رئیسہ کی رجوع کرتا ہی اور کبھی روادع سی ورم مین صلابت پیدا ہوتی ہی اور کبھی یہ ضرور ہوتا ہے کہ عضو متورم کا رنگ مائل
بہ سبزی اور سیاہی ہو جاتا ہی خصوصًا اگر روادع سی علاج آخر اور زمانہ انتہا مین کیا جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شدت وجع سی احتیاج استعمال [illegible]

اودیہ کے ہوتی ہے جو مرخی ہون اور جاذب ہون اور کبھی انھین اودیہ مین اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارخا کی نہین ہوتی
رجوع کرنا ایسے مادہ کا بطرف اعضاے رئیسہ کے اس سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہے ہان جو اعضا ایسے ہین کہ اونکی طرف
مواد خبیثہ کو اعضاے رئیسہ دفع کرتے ہین جیسے ابط واسطے قلب کے یا اور اعضاے خسیسہ جو بطور مفرغہ کے واسطے اعضاے رئیسہ کے مخلوق ہوے
ہین کہ اونکے مواد کا ردع البتہ بہ نسبت اعضاے رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہین ہے اور اسکو ہمنے مقامات مناسب مین
بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کر دیا ہے جب خوف اسکا ہو کہ ورم مائل بہ صلابت ہو گیا ہے اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے
جنمین کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے ادویہ رادعہ مین جو متوسط ہین اونکی مثال یہ ہے جیسے عصارات بقول باردہ
جنکا اکثر ذکر کر چکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہو چکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب
خاص کر اور انھین ادویہ کے اجرام کو بطور ضماد کے قابل ہین اور عصارہ اسبغول بھی ازین قبیل ہے اور قیروطی آب سرد کی اور کبھی اس علاج مین
فقط اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد مین ڈبو کر استعمال کرین کا کنج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہے اسیطرح پوست
انار اور حی العالم اور سویق جو خوب پکایا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ سماق ملا کر طحلب یعنے کائی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی
دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور مامیثا اور فوفل اور بھنگرہ اور وہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام (اور بموجب تصریح شیخ کے جاخسیہ
مین اوسکا نام میدوہ ہے) یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تخفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت پہونچتی
ہے ابتداے اورام مین ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہے اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اوس خلط کی
ہوتی ہے جو ورم مین بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا بوجہ تبرید زاید کے سبز او سیاہ ہو جاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پشنادا آرد تو
اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہو جاے استعمال شرط کا کرین اور ورم کو چاک
کرین اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اوسوقت کچھ ضرور نہین اور یہ تدبیر اوسوقت مناسب ہے جب مادہ کو گیرا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب ہو رہا ہے
کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے شرط کی بھی چند اقسام مین ایک قسم اظہر ہوتی ہے یعنے ظاہر جلد مین اوسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی
قسم اغور یعنے اندرون جسم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم حسب قسم کے لائق ہو اوسی کا استعمال کرنا چاہیے اور بعد
استعمال شرط کے نطول آب دریا خواہ اور آب شور سے کرنا چاہیے اور ضماد ایسی ادویہ سے جو ارخا پیدا کرین ضرور کرنا چاہیے اگر حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ
نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمین ردع قوی ہو ابتداے
ورم مین اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین ردی ہے پس تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے
وہی ضرر پیدا ہوگا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیے کہ ترک کرین ایضاً سواے
ورم حمرہ کے اور اورام مین آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درد مین شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتداے ورم مین بوجہ
تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اور اسیطرح ضماد جو اسی غرض سے السی اوہان کی بنائی جاتے ہین
ادویہ معلومہ سے اون سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہین اوس مادہ کی جسکا انصباب ہو رہا ہے
ہان گل ارمنی آب سرد مین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل
ہے جو گل سرخ اور زیت سے بنایا جاوے اسلیے کہ زیت مین بھی کسیقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو ہمراہ گل سرخ کے

جوش کرکے استعمال کرین خواہ مُردا سنگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کرین اگر ان ادویہ سے برامد کار نہو خواہ ازین قبیل اور دواؤن کا استعمال سے کچھ ترتب اثر نہو لبلاب کا استعمال کرین کہ ابتدا مین بہت ہی مفید ہے اور انتہا مین بھی سودمند ہے سرمق یعنے تجھوا اور حسک اور کرفس اور بادروج بھی ازین قبیل ہے اور اکثر شراب شیرین روغن گل مین ملاکر بلکہ شیرہ انگور اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف زوفا گرمیون مین سرد کرکے اور جاڑون مین گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور آب سرد مین ڈبو کر بھی مفید ہے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اوسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے نضج اور تفتیح پیدا ہو جب ورم زمانہ منتہا کو پہونچ جاے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مراہم داخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضرور ہے اور مرہم فلقطار تخفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسکی تخفیف سے درد مین شدت نہین ہوتی اسیطرح اوسکا استعمال بروقت سکون لہیب فلغمونی کے مناسب ہے اور جسوقت خوف جمع مواد کا نہو اوسوقت بھی اوسکا استعمال بہت مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اوس مرہم کو لگاکر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض مین ڈبو کر رکھین اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تخفیف کی اوسمین زیادہ ہوگی اسلیے کہ پٹھے اپنے مزاج اصلی کیطرف جو بارد یابس ہے تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تخفیف سے پھر جاتا ہے اور جس گوشت مین شرائین کم ہین اوسکو حاجت تخفیف کی کم ہے اکثر حاجت بحجنی کی قبل از نضج کے ہوتی ہے اور بیشتر عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس کے اولاً بذریعہ جواذب کے کرنے پھر اوسکا علاج اور تفتیح کرتے ہین جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو چاہیے کہ اوسکے مونہہ پر ضماد اسفنول کا کرین اور ادویہ مطفیہ کا ضماد گرداگرد ورم کے کرین اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائین چاہیے کہ پر وغیرہ کے ذریعہ سے لگائین اسلیے کہ اونگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہے **جمرہ کا بیان** اسباب حدوث جمرہ اور اصناف جمرہ کے کتاب اول فن کلیات مین بخوبی بیان ہوچکے کہ اوس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہوچکی اب وہ امور جو فلغمونی اور جمرہ کے درمیان مین فارق ہون یہ ہین کہ جمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنے درخشندہ ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد مین پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہے اور جمرہ کی سرخی موضع ورم کو مس کرنے پر مٹ جاتی ہے اور اوتنی جگہہ بوجہ لطافت مادہ جمرہ کے سپید ہوجاتی ہے خواہ فی الفور سرخی متفرق ہوجاتی ہے اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہین ہے یہ بھی ایک علامت خاص ہے کہ سرخی جمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی مین یہ بات نہین ہوتی اور جمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد مین ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہے جمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جمرہ صدیدیہ مین آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی مین یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور جمرہ خالصہ مین بوجہ سختی کے تدافع نہین ہوتا ہے اور فلغمونی مین ایسا تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہین دیتا ہے اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے مدافعت زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے جمرہ مین تپ زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت جمرہ کی اسقدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشرہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی سوزش اور التہاب اسقدر نہین ہوتی فلغمونی مین تمدد اور درد پیدا کرنا اوسکا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت جمرہ کے

زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے درد حمرہ کا کمتر ہوتا ہے اکثر حمرہ سبب ریح کے ہوتا ہے چہرہ پر عارض ہوتا ہے اور ناک کی بیخ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا
ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ مین پھیل جاتا ہے - اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی ہے
حمرہ فاغمونی اور فلغمونی حمرہ مین جو فرق ہے اوسکا بیان فن کلیات مین ہو چکا ہے یہان اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے علاج
حمرہ کا اس مرض مین پہلے استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے - زیادہ فائدہ فصد کا
اوسیوقت ہے کہ مادہ دونون جلد کے بیچ مین ہو اور اگر اندر جلد کے مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اوسوقت کمتر ہے بلکہ بیشتر حدت
مادہ کیوجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے - بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی
اور دموی مین کسقدر کمی بیشی ہے اوسی حساب سے اجزاء مسہل کی تجویز مین عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر
بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہین کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلغمونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہین اونہین کا استعمال کرنا چاہیے
- سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور اسقدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جاوے اگر حمرہ خالص ہے فقط اتنی
ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائیگا کہ اوسکا رنگ متغیر ہو جاوے اور لون مین نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حمرہ
کی بہت ضرور ہے اسلیے کہ لہیب اور وجع التہابی حمرہ مین زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت فاغمونی مین ہے کہ اوسکا
مادہ عاصی اور اغلظ ہوتا ہے - مبردات جو ابتدای حمرہ مین استعمال کیے جائین ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ
انتہا کے قریب مین برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہے اور باانہمہ استعمال مبردات مین اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی
عضو باطنی کیطرف رجوع نکرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم مین سیاہی نہ آجاوے
او تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہو اگر ان خرابیون مین سے کوئی امر ظاہر ہو چاہیے کہ ضد قبض اور تبرید کو اختیار کرین پھر اگر حمرہ جلد پر
دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب مازو کو برگ چقندر کے ہمراہ مین جوش دیکر علاج کرنا چاہیے - اور جو دوا کہ اوسمین تحلیل اور تخفیف
قوی ہو اور تبرید بھی ہو اوسے استعمال کرین جیسے صوف کہنہ سوختہ ناشستہ ساڑھے بارہ درہم انگشت ہیزم نو درہم اوس لکڑی کا کوئلہ
جو صنوبر کے درخت کی بیچ مین نکلتی ہے ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم کہنہ مغسول پانی سے پندرہ درہم
روغن آس پانچ اوقیہ - ایضاً ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو یکجا کر کے
مرہم طیار کرین **نملہ جاورسیہ کا بیان** نملہ ایکدانہ خواہ چند دانہ ہوتے ہین کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرتے ہین مگر ورم تھوڑا سا پیدا
ہوتا ہے اور پھر خباثت اسکی بڑھ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے - بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہے
اور ان سب چیزون کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہو چکے ہین رنگ نملہ کا مائل بہ صفرت ہوتا ہے اور التہاب اور قوام اوسکا نو دلی
یعنی سخت بطور مسہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر دانے نملہ کے چوڑے اور چپٹے ہوتے ہین مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افرو خوردن ہے
کہ وہ اصل مین باریک ہوتی ہین اور اونکی جڑین باریک ہوتی ہین جیسے لٹکتے ہوئے اور چبھن نملہ کے ہر دانہ مین شہد کی مکھی کے کاٹے
کی سی ہوتی ہے - حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو - اور اوس ورم مین غوص کی قوت نہو اوسے نملہ کہتے ہین
کوئی نملہ جاورسیہ یعنی بشکل باجرہ ہی کے ہوتا ہے - اور ایک نملہ آکالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ بثور قروح ہو جاتے ہین
اور عفونت پیدا کرین بنام نملہ متعفن موسوم ہوتے ہین **علاج نملہ کا** نملہ وغیرہ جو ایسے اورام ہین اگر اونہین ابتدای معالجہ کی اسطرح نہو کہ استفراغ

خلا کا کرین اور جیسا استفراغ واجب ہو اوسی طرح کا کرین بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے اونہین قروح کو اچھا کردین ایسے علاج مین یہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ یہ بثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار مین یا بعید اوس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہین اور جلد کو سڑایا کرتے ہین ۔ ماء الجبن ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ مین بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ نملہ اکال کے علاج مین اون مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو حمرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہین اسلیے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہین ہے اوائل حمرہ مین مثل کاہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور رجلہ یعنے خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہین بلکہ اگر تبرید ضرور ہو مثل مکو کے خصوصاً خشک مکو بیکر استعمال کرین کہ اسمین تخفیف ہے خواہ بارتنگ اور علیق یعنے ورد ۔ اور عدس بعداہ سکے سویق شعیر پوست اور شاخ انگور کو استعمال کرین ۔ اور اگر سڑنے اور تفرح کا خوف ہو ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے ۔ بکری کی مینگنی ۔ اور فضلہ گاو ہمراہ سرکہ کے ۔ اور جسوقت تقسمرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص ۔ خواہ سرکہ جسمین آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا ملح مرغ اور سداب اور نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے کے جالینوس کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شی مثل انبوبہ کے پر وغیرہ کے کنارہ سے بناتین کہ اوسکا سرا تیز اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اوسکے اندر سما جائے ۔ پھر ایسی ہی شے کو اوس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس زور سے گھماتین کہ نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اوسے بے بنیاد کردے اگر کوئی نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ انہین حمام مین داخل کرین اور یہ ہوا چونکہ انہین مضر ہے چاہیے بسرعت نکال لین اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کرین

علاج جاورسیہ کا نملہ کے اقسام مین جاورسیہ مشابہ ہے علاج مین حملہ سے مگر جو مسہل صفراوی اسمین دیا جای اوسمین کسیقدر حرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور اگر کسیقدر افتیمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے اسلیے کہ اسکے مادہ مین ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کے بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے ۔ اوسکے بعد مازو اور کزمازک صندلین اور رمان کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب مین جمع کرکے اسقدر ملاتین جو لذع پیدا نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگاتین ۔ دودہ تازہ دوہنا اس مرض کیلیے نہایت مناسب ہے جبکہ زمانہ ابتدا کا گذر جاوے ۔ چاہیے کہ سمک ملیح کا سر جلا کر شراب عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال کرین اور طبیکہ احتیاج تخفیف شدید کی ہو ورق باور دج کو ملکر اوسمین فلقدیس داخل کرکے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اسی طرح بذریعہ شراب کے طیار کرین ۔ خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے

جمرہ بالجیم اور نار فارسی کا بیان یہ دونون اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور متنفط یعنے آبلہ دار اور سوزان اور خشکریشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہین اور اوس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے ۔ اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اوس بثرہ کو کہتے ہین جو از قسم نملہ اکال محرق منفط کے ہو جسمین سعی ہو یعنے پھیلتی ہو اور بڑہتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور تعفن اوسمین کم ہو اور بہت سے دانے چھوٹے چھوٹے اوس مقام پر برامد ہون جہان خلط جادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھولنا پیدا ہو اور جمرہ بجیم موحدہ کا اطلاق اوس پر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ کردے اور مثل کوئلہ کے سیاہ اور خشک کردے عضو خاص کو اوس

اور رطوبت کسیقدر اوسمین نہو اور سوداویت اوسکی اندر کی طرف فرورفتہ اور بلندی خواہ اوبھار اوسکا کم ہو حجم اوسکا بڑا نرنگ
ترمس یعنے باقلای مصری کے اور کبھی بثر کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول مین حمرہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جمیع اقسام کی ابتدا مین کھجلی نرور
ہوتی ہے۔ اور حمرہ بجسم موحدہ اور نار فارسی مین بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور حمرہ سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہے
جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برامد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ مادی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی
رصاصی بھی ہوتا ہے اور سوزش اوسمین لبشدت اور گرداگرد اوسکے سوزش بنی رہتی ہے اور اوسپر حمرہ کا صدق نہین ہوتا ہے
بلکہ سیاہی کیطرف میلان زیادہ ہوتا ہے خاص نام حمرہ کا اوسی پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی حرارت ناری ہو اور اوسمین چمک آگ کی
چنگاری کی سی ہو۔ نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہے اور بسرعت حرکت کرتی ہے اور حمرہ بنسبت اوسکے
دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے۔ گویا کہ اسکا مادہ بثر اور قوبا یعنے داد کا مادہ ہوتا ہے لیکن یہ
نار فارسی مین زیادہ حدت رکھتا ہے۔ اور جو قسم ان دونون مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اوسکے صفرہ مین احتراق
پیدا ہو کر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہے۔ اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش کیوجہ سے خشکی لشبہ سیاہ پیدا
ہوتا ہے نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہے اور حمرہ مین سوداویت کی شدت ہوتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک نار فارسی
اور حمرہ کو اسلیے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلاً حمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کیطرف تقسیم کرین خواہ دونون
کو نار فارسی سے موسوم کرین اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کرین۔ خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ
سب صورتین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین مگر کچھ فرق چندان نہین ہے کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف نملہ اور
جاورسیہ روی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جنکی حرارت زیادہ ہوتی ہے اور مہلک ہوتی ہین اور کبھی بھی نار فارسی خواہ
حمرہ بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر مشابہ فلغمونی کے ہوتی ہے اور مائل بہ سوداوی ہے۔ جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہے
خصوصاً جس سال وبا زیادہ ہو **علاج نار فارسی اور حمرہ کا** پہلے فصد کھولنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جاسے
اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اوس سے زیادہ مظنون ہو فصد ایسی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہے
خصوصاً حمرہ مین گہرے پچھنے لگانے کی تاکہ جو خون لبنہ اور گہٹا ہوا اوسمین ہو سب نکل جاسے کہ اوس خون کی طبیعت سم کی ہے
مگر یہ تدبیر بوقت صفراوی ہونے مادہ کے نہین کیجاتی ہے۔ علاج موضعی یعنے خاص مقام کا علاج مثل علاج حمرہ بیمار سہلہ کو کرنا
چاہیے۔ تمکید نطوخ مین زیادہ تبرید ہونی چاہیے جسطرح حمرہ مین اوپر لکھہ چکے اسلیے کہ اس مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہے
اور اس وجہ سے کہ اس مادہ کی تھوری مقدار بھی بطرف باطن کے نہین جاسکتی ہے باعث جسکے کہ مادہ سمی ہے۔ اور زیادہ قبض کا
استعمال کرنا اس مرض مین جائز نہین ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے اور دیر مین متحلل ہوتا ہے اور محللات کا استعمال نہ ابتدا مین جائز
ہے جب ظہور مرض کا ہو اور نہ بوقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ مین اور یہ محللہ زیادتی پیدا کرینگی بلکہ ایسی دوا
مجففہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسیقدر دفع مادہ کا بھی کرین جیسے کہ بارتنگ اور عدس
اور وہ روٹی جسمین بھوسی زیادہ ہو ان اجزا سے ضماد طیار کرین اسلیے کہ جس روٹی مین بھوسی سے زیادہ ہوتی ہے وہ لطیف
زیادہ ہے۔ ایضاً اسی قسم کے اور ضمادات جو قرابادین مین مذکور ہین۔ ایضاً مازو کو سرکہ انگوری مین خواہ سکنگبین کو اوسی

سرکہ مین داخل کرکے ضماد کرین دوای جیسا ایسے وقت مین اور بعد اس وقت کی یہ ہے کہ انار ترش کو چاک کرکے سرکہ مین اسقدر
پختہ کرین تاکہ نرم ہوجاوے بعد ازان خوب پیسکر کسی کپڑے پر لگاکر استعمال کرین یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور ابتدا اور انتہا
مرض مین ازالہ مرض کردیتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوا مین یعنے ابتدای ظہور خواہ سکون التہاب کی وقت جوز طری یعنے تازہ
اخروٹ اور اوسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور روغن خشخاش سیاہ داخل کرتے ہین اور بہتر یہ ہے
کہ مجموع ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کرین منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کی ہین افیون اور اقاقیا اور وہ
نراج جسے سوری کہتی ہین یعنے سرخ رنگ کی پھٹکری پوست انار یکدرم زہر خاس ایکدرم بزر البنج درہم لیکن ایسی دوائین
اوسی وقت تک مستعمل ہوتی ہین جب تک قرحہ پیدا نہو پھر جب قرحہ پیدا ہوجاے اوسوقت مجفف قوی کا استعمال ضرور ہے
جیسے دوای اندرون خواہ دوا سے فراسیون یا فاسیون یا بونواندروس کے قرص یا دوای قیسور شراب حلو یا میفختج مین ملاکر ضماد کرین
اسیطرح جو دوائین جمرہ منتفرحہ اور نملہ جاورسیہ کے علاج مین مذکور ہوئی ہین اونکا استعمال کرین ضرور ہے کہ ضماد کا
استعمال ان اوقات مین ہر روز دو مرتبہ کیا جاے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائین جن دواؤن سے عفونت
وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے تا مقدور اونکا استعمال کرنا جائز نہین ہے کہ اونسے رداءت مرض مین زیادہ ہوتی ہے واجب ہے
کہ گرداگرد مقام ماؤف اور موضع احتراق کے بالتزام گل ارمنی اور سرکہ اور مامیثا اور جملہ وہ چیزین جو مبرد اور رادع ہین خواہ جنکی
تاثیر قریب بہ ردع ہے لگایا کرین جیسے صوف زوفا شراب مین ڈبوکر استعمال کرین جب التہاب مین سکون پیدا ہو اور
قروح باقی رہجائین اونکا علاج مرہم ریتنا اور مرہم ذبالو طالین سے کرین خواہ جو مراہم قروح متاکلہ کے واسطے قرابادین مین مذکور
ہین اونسے علاج کرین جوز کہنہ جو روغن دار ہو بعد علاج کی نار فارسی سکون التہاب اور باقی رہنے قروح کے لئے بہت مفید
ہے

نقاطات اور نفاخات کا بیان

نقاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان اخلاط
سے بطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اسطرح کہ دفع واحد مین مادہ اوس رطوبت کو لیکر بطرف ماتحت جلد کی صعود کرتا
ہے اور چونکہ ماتحت جلد تکاثف زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد مین بخوبی نہین ہونے پاتا بلکہ نفاخہ
مائیہ باقی رہ جاتی ہے یعنے جیسے پانی بھرجانے سے جلد مین کسی طرحکا نفخ پیدا ہوتا ہے اوسیطرح یہان بھی کیفیت نمودار ہوتی
ہے اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ بدل مائیت کے خون اوسی جگہہ بھرجاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے

علاج نقاطات اور نفاخات کا

تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہوچکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا
وغیرہ کی بھی جیسے اور امراض مناسب مین مندرج ہین وہی یہان بھی جاری رہین اور ابتدائی ظہور مین اس مرض کی عدس
کو پانی مین پختہ کرکے خواہ پوست انار خواہ پوست شاہجہانی درخت انار یا نہین جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور تلیین کے نیم گرم
ضماد کرنا چاہیے۔ اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہوجائین اور خاص بعالجہ نفاخات کے پھوڑونکا منظور ہو تدبیر یہ ہے کہ جنکی
جلد موٹی ہو اوسے دباکر توڑنے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اوسمین سوراخ کرین اور جو رطوبت اوس خراج مین ہو اوسکو
نکالدالیں اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود منہ کرلیتا ہے یا بعد اگر خود بخود منہ نہ کرے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کرکے نرمی
تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کی نکالنے کے وہ جا دو حال سے خالی نہین یا تو اچھا ہوجائیگا یا قرحہ پڑیگا اگر قرحہ پڑے

مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کرین خصوصاً جب ان مراہم مین ایرسا داخل کرین اور مرہم حمرہ کا استعمال اوسوقت کرین کہ جب پھیلنے لگے خواہ سڑنے کی نوبت پہونچی اور نملہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کہ مذکور ہوچکے اونکا استعمال کرینگے **دوای مرکب** مرداسنگ ایک رطل زیت کہنہ ڈیڑہ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ مین اسقدر پکائین کہ زیت کی چپک جاتی رہے اوسکے بعد زرنیخ پیسکر چھڑکین — ایضاً ایک دوا ایسی ہے جو نداکیر یعنے حشفہ یعنے سپاری اور ہونٹھ پر لگانے کے لائق ہے خلاصہ یہ ہے کہ دوا لائق اون اعضا کے ہے جنمین حاجت تجفیف کی زیادہ ہے — قلقطار اور قلقدیس آٹھ جزو بورہ ارمنی دو جزو پانیمین پیسکر استعمال کرین اور بکری کی مینگنی شہد مین ملاکر بھی مفید ہے جب ان پھوڑونکی ہڈیان بھی گرجائین اور گوشت فاسد اور ہوجاوے اور گوشت صحیح باقی رہے اوسوقت خالص پھوڑونکا جو علاج ہے اوسی طور پر معالجہ کرنا چاہیے — اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونون کو گرادیتے ہین جسے سارا منیاس کہتے ہین اور نیز نارخس اور طرفاطیس روغن اقحوان بھی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہے حاصل یہ ہے کہ خشکریشہ کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انہین تدبیرات مین مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہے **دوای مجرب قدما کی** ہے اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہے عنزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر نوشادر مجموعے کل اسمین شامل کرین اور گولیان بناکر رکھین بقدر حاجت سرکہ خواہ پانیمین گولی گھول کر طلا کرین اور طلا کرکے پھر اوسی پر دوا دوا کو طلا کرین تاکہ اوسمین خوب سا تقبض پیدا ہوجاوے اور سمٹ کر خشکریشہ پڑجاوے اگر اس پپڑی کے نیچے رطوبت ہوگی خودبخود گرپڑیگا ورنہ چھوڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھین تاکہ سب مقام سے ہڈیان چھٹ کر گرپڑین **شری کا بیان** — شری پتی کو کہتے ہین اوسکی صورت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دانے اور چپٹے مثل نفاخات کی مائل بسرخی ہوتی ہین اور کھجلی اوسمین زیادہ ہوتی ہے اور کرب پیدا کرتے ہین اور اکثر دفعتہ تمام بدن مین پیدا ہوجاتے ہین اور کبھی انہین بثور سے ایک قسم کی رطوبت بھی سوان ہوتی ہے بشیتر شری دموی ہوتی ہے — اور رات کو اکثر اسمین شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا سبب کو زیادہ ہوتا ہے سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہے جو تمام بدن مین دفعتہ ثوران مین آتا ہے اور وجہ اوسکی ثوران کی یا یہ ہے کہ خون صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم بورقی کی اوسمین شرکت ہوتی ہے — صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہے اوسمین سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اوسکا بسرعت ہوجاتا ہے — اور بلغمی مین ان سب امور کی کمی ہوتی ہے مگر بلغمی کی شدت رات کو بہ نسبت دموی کے زیادہ ہوتی ہے اگر شری کسی موضع وسیع مین برامد ہوتی ہوا اور فصد کھولی جاوے غب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور واجب ہے کہ فصد اس مرض مین ایسے وقت کھولین جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت ثانی کی ہو — اوسیطرح حمی غب دائرہ خواہ غب لازمہ مین بروقت راحت کہ نہ بروقت شدت حمی کی فصد کھولتے ہین اوسیطرح اس مرض مین بھی فصد کا وقت اختیار کرین علاج اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد فصد کھولنی چاہیے اوسکے بعد تحمل ہوسکے تو مسہل صفرا کا استعمال کرین کہ ہلیلہ دو حصہ ... ایک حصہ مقدار شربت مجموع کی تین درہم سکنجبین داخل کرکے استعمال کرین اور تسکین اس مرض کی تمر ہندی اور آب انارین خواہ آب انار میخوش کا مع اوسکے چھلکے کے اور خیسانده مشمش اور ریباس الرئب اور اقراص طباشیر جسمین کافور داخل ہو ہمراہ آب انار سے اور آب گرم کا پینا دن بھر مین چند مرتبہ اس مرض مین بہت نافع ہے اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہو — منجملہ مسکنات کے خیسانده سماق صبحی کا بقدر تین اوقیہ کے — غذا انکی لائق شتقیل یعنے مسور مقشر جو سرکہ مین پکائی ہوا اور سرکا اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ ہمراہ آب نکو...

اور زیت کی اور ماء الرائب لیکن اگر غلظ مرض کی بورقی ہو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلیلہ اور نصف اوسکی تربد سے کہ عبرت کی مقدار تین درہم ہو استعمال کرین خواہ حب الصبر و تربد مانہ ایک اوقیہ ہمراہ صبر زرد ایکدرہم کے دین یا عصفر کو پکیہ سرکہ ترش مین آمیختہ کرکے لگائر خواہ ... گل مختوم اور آب آتجبرۂ جدیدہ یعنے نئی اینٹ کا پانی پلایئن۔ اگر مرض مین بلغم کی کثرت ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم ... خواہ تین درہم تخم خنجلشت لین حلیب مین استعمال کرین ہر قسم کی تشریح ازروی تجربہ کے یہ دوا مفید ہوتی ہے فودنج دو درہم ... ایکدرہم گل سرخ نصف درہم کافور ایک قیراط آب انار ترش مین پلایئن۔ خواہ نہار موہنہ ابہل کا استعمال کرین **اکلہ اور فساد عضو اور فرق درمیان غنغانا اور سفاقلوس کے** ان امراض مین کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہین کہ عضو جسمانی مین فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اوس عضو کی روح حیوانی کو فنا کردے خواہ روح حیوانی مذکور کو اوس عضو خاص تک وصول سے منع کرے۔ خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو مفسد روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہین۔ خواہ اورام اور بثورات اور قروح ردی جو پھیلتے ہوئ اور مادہ اونکا سمی ہو۔ یا وہ قروح جنکے معالجہ مین طبیب کی خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہوجاے جیسے قروح غائرہ مین روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہوجاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہوجاتا ہے۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور بادی ہے جس طرح بعض اعضا کو ... پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اکثر رہے کی عضو کو فاسد کردیگی اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اوس عضو تک نہین ہوسکتا ہے جو قوت کے قلب مین نفس سی روح حیوانی پر اوس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اوسے یہ بندش محتبس کردیگی اسی وجہ سے مزاج اوسکا فاسد ہوجایگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے کوئی ورم گرم ردی اور نابت اوس عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ اور مجاری النفس کو جس سے آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کردے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج مین بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو انسداد جامع فساد ہے اوسکے زمانہ ابتدا مین جبتک عضو حساس ہے تب مین فساد کامل عارض نہین ہوا ہے اوسکو غنغرانا کہتے ہین خصوصاً اگر ابتدا مین فلغمونی ہو پھر جب اس مرض مین ایسا استحکام ہوجای کہ حساسیت کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اوسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اوسکے قریب کی ہڈی ابتداءً خواہ ورم کے بعد فاسد ہوجای۔ اوسوقت اوسکا نام سفاقلوس ہے اور کبھی غانغرانا سے سفاقلوس پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ غانغرانا ہو کر ہمیشہ سفاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سب حالات گوشت مین عارض ہوتی ہین اور ہڈی وغیرہ مین بھی پیدا ہوتے ہین جب اس مرض کا درجہ یہ پہونچے کہ عضو کے افساد مین ترقی روز بروز نظر آئے اور بڑھتا جاے اور جو چیز گرد اوسکے فاسد کے ہو اوسمین ورم بھی پیدا ہو کر گردے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو ایسے وقت مین مجموع اس عارضہ کا نام اکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو ماؤف پر طاری ہوتی ہے اوسکا نام تعفن موت رکھتے ہین اور اگر یہ مادہ مفسد غلیظ نہو تا انتقام خاص مین اسقدر کرین کیون ہوتا بلکہ کسی طرف مندفع ہوجاتا **معالجات** غنغرانا کا علاج ابتدا مین ہوسکتا ہے۔ اور اوس سے امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت مین فساد مستحکم ہوگیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اوسوقت نکال ڈالین۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہو چلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق تعفن مین آگیا ہے اوسوقت بہت جلد ایسے لطوخ کا استعمال کرین۔ جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ مین ملاکر استعمال کرین۔ اگر اس دوا سے کچھ فائدہ

نہو گہرے پچھنے کے بدون کچہ چارہ نہوگا کہ مختلف طریقون سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کرین اور جوک لگائین اور جو رگین قریب قریب کی ہون خواہ مقابل کے جہت مین واقع ہین اور چہوٹی ہین اونکی فصد کہولین تاکہ خون فاسد کا اخراج ہوجاے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع ماؤف کی گرد کی حفاظت بہی ایسی طلا وغیرہ سے کرتے رہین جو مذکور ہوچکے ہین اور بعضے مقام ایسی چیزین رکہین جو مخالف عفونت کی ہون اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتی ہون جیسے آرد کرسنہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ آرد باقلا خصوصاً جب اوسمین نمک کی آمیزش ہو منجملہ طلاؤن کے یہ ہے کہ حلتیت کو طلا کرین اور لحم غریق سے لیٹے گوشت کہای گزند کا دوای مجرب ہے ۔ زراوند مدحرج اور عصارہ ورق بنگ ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ باہمین اسقدر پیسین کہ شہد کے مثل گاڑہا ہوجاے اور قرحہ پر طلا کرین اور گرد قرحہ کے بہی لگائین منجملہ ان دواؤن کے جو مانع حدوث اکلہ کے ہین یہ دوا ہے کہ زنگار اور پہٹکری اور شہد ہموزن لیکر بطور لطوخ کے استعمال کرین کہ یہ دوا بہی مانع عفونت خواہ مانع حدوث اکلہ کے ہے اور بمقدار متعفن کو ساقط کردیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے اگر نوبت ورم اور فساد ہون کی گذر کے ترہل شروع ہوگیا ہو تہوڑی سی ترطیب بہی پیدا ہوگئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہے اوسوقت واجب ہے کہ زراوند مدحرج اور مازو ہموزن پیسکر چہڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زاج اور قلقطار کو استعمال کرین بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور اسیطرح قثاء الحمار اور اوسکا عصارہ اگر طلا کرین پہر اگر تہوڑا سا گوشت سڑگیا ہے اوسے قطع کرڈالنا چاہیے سیاگدا دینا چاہیے بعد قرص انزروت کا اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ قلقدیون کے ذریعہ سے گرادین اور بعد گرا دینے کے چربی سے اوسکا تدارک کرین یعنے چربی اوسپر رکہین جب دہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہوجاے بقیہ لحم کو جو ناقص ہے اوسے بہی ساقط کردین تا اینکہ صحیح گوشت باقی رہجاے زاج احمر کا چہڑکنا بروقت ترہل اور تعفن کے بہت بہتر ہے اور جب تعفن ظاہر ہوجاے اسقاط مین قدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز نہین ہے ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی ۔ اور اگر گرد ورم کے تعفن زائد پیدا ہوجاے اوسوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین کہ سویق ہمراہ عصارہ بنج کے استعمال کرتے ہین اور میری راے مین یہ دوا جید نہین ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور روع مادہ کرے جب کسیقدر حصہ متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہے کہ اوسکے گرد داغ دین آگ سے کہ مقتضای حزم اور ہوشیاری یہی ہے ۔ خواہ ادویہ کاویہ سے جو محرق ہین اونکے ذریعہ سے داغ دین خصوصاً جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قرب اور مجاورت اون فضول کے جو اعضاء مذکور سے جاری رہتے ہین جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ ۔ اسقدر تدبیر اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور قروح متعفنہ کے باب مین ایسی تدبیرین مذکور ہونگی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہین

طواعین کا بیان

قدماے اطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی مین ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی مین اوسکا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے طاعون وہ ورم ہے کہ اعضاے غددی مین پیدا ہو خواہ جو عضو عصب ہی خالی ہے اوسکا ورم جیسے وہ لحم جو بیضہ مین خواہ پستان اور بیخ زبان مین ہے خواہ جو گوشت بجس ہے اوسکا ورم جیسے وہ لحم غددی جو زیر بغل ہے خواہ از بیہ یعنے بد جو بیخ ران کے قریب ہے اور ازین قبیل اور لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تھے ۔ بعد ازان استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کیواسطے ہوا جو مواضع مذکورہ مین بہی ہو اور منجملہ ورم حار اور قتال بہی ہو کہ اوسکا جوہر سمیت کی طرف مستحیل

ہو کہ مقصد عضو وارم ہو اور قرب جوار کے مقامات کی رنگ کو متغیر کردے اور بیشتر اوس ورم سے خون اور صدید وغیرہ مترشح ہو
اور اوسکی کیفیت ردی قلب تک بذریعہ شرایین کے پہونچکر مورث قی اور غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح
بہ نسبت طاعون کے جو ہوئی ہے یہ وہی ورم ہے جو باب بنام واتش موسوم ہے اور اوائل اطبا اسکا نام قوماطار کہتے تھے
لیکن پر مشہور ہے کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضاء ضعیفہ مین ہو جیسے ابطا اور اربیہ خواہ لیں گوشت وغیرہ اور اسکی نہایت ردی
وہی قسم ہے جو ابط یعنے زیر بغل اور اربیہ یعنے کش ران مین ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہین اون اعضا کی جنکی ریاست کامل ہے
جیسے قلب اور دماغ اسلم طاعون غیر قتال سے کے اقسام مین وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہو اور سکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو طاعون
مائل بہ سیاہی ہے اوس کیوجہ سے کوئی ہلاک نہین ہوتا اور دفعةً نہین مرتا ہے طاعون اکثر اونہین بلاد مین پیدا ہوتا ہے جنمین وبا
کی کثرت ہو زبان یونانی مین اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہین جو مشابہ طاعون سے کے ہین جیسے طما فنیوس
اور قوماطار اور فوخلا اور توثون مگر ہماری زبان مین ان اسمار کی تسمیات کی زیادہ تفصیل نہین ہے علاج بذریعہ فصد کی
استفراغ کرنا کبھی بنظر وقت کی اوسکا تحمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی نظر بر دارت اوس خلط کی جو برامد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ
فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دواؤنکا استعمال کرین
جنمین عطریت اور تبرید ہو مثلاً حماض اترج اور لیمو خواہ ربوب تفاح اور دیگر فواکہ کی خواہ ہی اور انار ترش اور سونگہانی کی چیزین جیسے
گلسرخ اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کرین اور غذا مین عدس جو سرکہ مین پکایا ہے خواہ مصوص حامض خواہ ایک قسم کا کھانا ہے
اور جدی کی گوشت سے پکتا ہے بیمار کے مکان کی تزہیت اور آرائش برف کی ٹکڑون اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولون سے
خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کرین اور قلب پر ضماد سرد اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان مین مذکور ہو چکے ہین اونسے کرنا چاہیے
خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکہی گئی ہین خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وبا کی کرنی ضرور ہے۔ اور خاص ورم طاعون
خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اوسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے۔ ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا
کرے۔ خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی مین خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس مین ڈبو کر استعمال کرین
یہ تدبیر ابتدای مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگاتین اور جو رطوبت وغیرہ اوس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری رہنے دین
اور بند نکرین اور نہ منجمد ہونے دین ورنہ سمیت زیادہ ہو جاویگی پہر اگر ایسے محجمہ کی حاجت ہو جو لطیف مادہ کو چوس لے لگانا چاہیے۔ اور
جو طاعون بطور پہوڑے کے ہو اور اوسکی زمانہ منتہی یا قریب بانتہا مین تفتیح کیطرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ خراج کے تب بہی ہو
تبرید ہوقت مین ورنہ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ مادہ بطرف خلف سے کے ریلٹ کی زیادہ حرارت پیدا کرے۔ تفتیح بذریعہ نطول سے کرنی
چاہیے اسطرح کہ بابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی مین جوش دیکر نطول کرین اور ایسی مفتحات کا ذکر خراجات کی علاج مین
آتا ہے۔ کہتے ہین کہ قوماطار اور متقلیوس کو ضماد پر سیاہ دستانی اور سرق اور لبلاب اور بیخ خطمی کا جس مین تھوڑی را شق اور
شہد اور شراب ملی ہو خواہ دبق یعنے مویزک عسلی سفید ہی اور زیر وطی یا چرک اور سیل شہد بلکہ کی رفتنے کا اور ترمس سرکہ مین بھگو کر
پانی کر ملا اور علک البطم یا نطرون ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ مجمیزے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے **فصل اون اورام کی**
بیان مین جو غدد مین پیدا ہوون جو اورام غددی مثل طاعون کے نہون کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے ہین

اورکبھی بوجہ دفع اعضای اصلی کے ظاہر ہوتے ہین اور کبھی قروح اور اورام دوسری قسم کے ایسے اطراف مین ایسے اورام کو پیدا کرتے ہین
جدھر سے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہین اور اون طرق اور راہو مین یہ لحوم غددی واقع ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لحوم غددی
مین یہ مواد ٹھر جاتے ہین جیسے اربیہ اور ابط کا یہی حال ہے کہ اونکے ورم کا عروض اوس شخص کے بدن مین ہوتا ہے کہ جسکے بدن مین کھجلی
یا قروح ہاتھ یا دانت مین ہین۔ اور کبھی یہ اورام بروقت امتلای بدن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی بدن مین زیادہ امتلا نہین
ہوتا اور ان اورام کا علاج مخالف اون اورام کے ہے جیسا معلوم ہوچکا یعنے کہ انکے علاج مین ابتدا دفع مادہ ہی نہین کیجاتی ہے اور نہ
انمین عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے۔ استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے اس مرض مین بہر ضرور ہے باقی اور اقسام کے علاجات
کی استعمال مین جبتک بخوبی انکشاف نہو توقف کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر یہ ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفعیہ طبعی کے کسی عضو رئیس سے
بطرف عضو خسیس کے ہوا ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہین بلکہ اعانت طبیعت کی کرکے اچھی طرح اوسی عضو کیطرف جذب کرلینا
چاہیے جس طرحپر جذب ممکن ہو۔ خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر یہ ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلاء خلط موجب
اسکا ہو اوسوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہے اور غذا کی تقلیل اور تلطیف بھی ضرور ہے اور دافعات کا استعمال نکرنا چاہیے۔
بلکہ مرخیات کو استعمال کرین اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کی جائز نہین ورنہ اگر عضو متورم پر بوجہ کثرت جذب
مادہ کے گزند پہونچتا ہے لہذا جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کرکے بعد ازان جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت
کے کرین۔ دافعات کے استعمال مین یہ خوف متصور ہے کہ رد مادہ کا بطرف احشاء کے خواہ اعضای رئیسہ کے نہو جای اور مرخیات کے
استعمال مین بھی خطرہ ہی کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ اور امالہ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہے۔ اگر درد مین
شدت ہو اوسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اسطرحپر کہ صوف کو زیت گرم مین بھگو کر استعمال کرین اور آخر مین تھوڑا سا نمک بھی
شریک کرین تا اینکہ درد مین تسکین پیدا ہو اسلیے کہ ورم مین تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے۔ اوائل مین اسکے استعمال سے درد زیادہ
پیدا ہوتا ہے اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جای۔ پھر تحلیل ورم کی تجویز کرنی چاہیے۔ کبھی تحلیل فقط آرد گندم کی
استعمال سے حاصل ہوتی اوس سے بہتر یہ ہے کہ آرد جو کا استعمال کرین اور کبھی جس دوا مین قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے اوسکے
استعمال سے ورم مین زیادتی پیدا ہوتی ہے لہذا ایسی قوی دوا کا استعمال نکرنا چاہیے۔ مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا
اعضای رئیسہ سے بطرف ورم کے ہوجاے اور اگر جذب نکرین اعضای رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو اگر ابتدای ورم مین [illegible]
کو گرم کرکے ورم پر ٹپکائین مزیل ورم ہوتا ہے اگر ورم کسی لحم رخو یعنے نرم گوشت مین ہو۔ اور عضو متورم خطرناک جیسے پستان اور خصیہ
اور منع مادہ سے کسی طرحکا خوف اور کوئی آفت مظنون نہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ مضر نہین ہے اور اگر میلان ہر ورم کا بطرف
سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے **خراجات حارہ کا بیان** خراج دبیلہ کی وہ قسم ہے جو اورام حارہ مین
جمع مادہ پر شامل ہو۔ شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے جو وقتاً فوقتاً بھرتا جاے اور باطن مین اوس ورم کو ایک
مقام ایسا ہو جہان انصباب مادہ کا ہوا کرے اور بعد ازانکہ اوس مقام مین انصباب مادہ کا ہوچکا مادہ وہان پہونچے وہین ٹھہر
رہے۔ ایسے ورم کو خراج جب کہین گے کہ مادہ اوس ورم کا حار ہو اور اوس مین اجتماع مدہ کا ہوتا ہو۔ کبھی ورم گرم کی ابتدا اسطرح
سے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم مین بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی اسطرح سے ابتدا نہین ہوتی بلکہ

ابتدای ورم حار صحیح کی ہو کر آخر کار مین لیم وقت منتہی کہ جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے ہم اون دبیلات باردہ کو جو شامل وہ مخاطی و اخلاط عصبی اور جصوی یعنی مثل
سنگریزی کی اور رملی یعنی مانند ریگ کے اور اخلاط شعری یعنی بشکل بال ہوتی ہین آیندہ سطور مین ذکر کرینگی بعد ازان کہ خراجات حارہ کا بیان کرلین علاوہ یہ کہ بعض
اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہون بھی بنام دبیلہ مخصوص کیا ہے لیکن ابھی ہم اونہین اورام اور خراجات
کا ذکر کرتے ہین جنمین اجتماع مدہ کا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا
ہو اوسکا نفوذ جلد مین ممکن نہین ہوتا اور نہ گوشت مین اوسکا تشرب اور سما جانا ممکن ہوتا ہے بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہری
پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اوسی مادہ کے اور اندر اونہین شگاف اور سوراخ ہوتے جنمین یہ مادہ متفرق ہوا ہے پوشیدہ ہو کر بھر جاتا ہے
اور اکثر اوقات ان اورام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی اور بلند ہو جاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے کا مونہہ کہلاتی ہے خصوصا
اگر مادہ خراج کا حاد ہو اوسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے ۔ یہ خراجات شروع ہو کر اجتماع مدہ امکان ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع
تنکے مدہ مین پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے ۔ بعد ازان خود بخود پھوٹ جاتے ہین اور کبھی تقویت انضاج کی بھی ضرورت ہوتی ہے یعنے
استعمال ادویہ منضجہ کا اسی غرض سے کرتے ہین تاکہ طبیعت کو نضج مادہ مین مدد ملے اور شگافتہ ہونا انکا آسانی ہو سکے اور کبھی
اس تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی ہے جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور نوک اوسکی زیادہ باریک ہو اور اوسمین سرخی زیادہ نمایان ہو
اوسیقدر اوسکے خلط مین حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلل اوسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہو جائیگا خصوصا وہ
پھوڑا بلند جو بشکل صنوبری بر آمد ہوا ہو اور جو پھوڑا اوسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اوسمین کم ہو اوسکا مادہ غلیظ اور ردی اور
مائل بطرف باطن کے اور درد اوسمین بہت کم ہو حرکت مادہ کی ثقیل اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر
کیطرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ بد رائحہ متعفنہ اور متغیر ہو کر گندگی ہی سب کو فاسد کر دیتا ہے ۔ ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر
دونون طرف پھوٹتا ہے ۔ بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہے جس سے اوس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو
جسمین پھوڑا پیدا ہوا ہے اور اوس عضو اندرونی کے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج کے بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا
پھوڑا اندر کیطرف پھوٹنے سے خوب ہی بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اوس تجویف کے ہوتے جسکو مراق محیط ہے کہ یہ بھی تو
ہے اسیطرح پھوڑا خراج دماغ کا بطرف دونون بطن متقدم کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطن موخر کیطرف ہو اسلیے کہ
دونون بطن متقدم دماغ کی رطوبات کی راہ بطرف خارج کے مونہہ اور ناک اور کان سے ہو کر بہت کشادہ ہے ۔ اور اگر دماغ کا
پھوڑا بطرف اوس فضا کے جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن موخر کے تو نہ کرے اوس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ نہ ملیگی اور
فلود شدید پیدا کریگا ۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہین ہے کہ اوسمین پھوڑا نکلے مثلا مفاصل مین پھوڑا اکثر نکلتا ہے اسلیے کہ
مفاصل مین اخلاط خالی بہرے ہوتے ہین اور جگہ اونمین اخلاط کے کشادہ ہے کہ مادہ موجود کی گنجائش اور تنگی مین نہ رہنے کی نوبت نہین
پہنچتی اور نہ کوئی چیز حائل ہے ان مواد کے مفاصل مین ایسے پائے جاتی ہے کہ بوجہ حبس کے مادہ کو متعفن کردے ایسی وسیع جگہ
پھر اگر پیٹ کوئی پھوڑا پیدا ہو کیفی اثر عظیم اور بڑا خطر کیونکہ جب ہو کا سبب پھوڑ ولسی بد تر وہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات مین
پیدا ہو جسمین اعصاب کثیرہ موجود ہین اقسام خراجات کے پختہ ہونیکی مدت بھی مختلف ہوتی ہے ۔ بنظر لطافت اور غلاظت خلط
کی اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال مین او بحسب فصل اور سن اور جوہر عضو خاص کے جسمین پھوڑا نکلا ہے

پھوڑے کا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اوسکے مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ حار غریزی کی اوسمین قلت ہوتی ہے خواہ جوہر مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہین خرابیون کی وجہ سے یہ برائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہے اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت نہین ہوتا اسلیے کہ ریم اندر کی طرف ہوتی ہے اور خارج کی طرف مادہ غلیظ اوسے نمایان ہونے نہین دیتا مدہ کا حال یہ ہے کہ کبھی اسپنے نضج پر بسبر ٹھہرتا ہے اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا مادہ مین غلظ ہوا اوسیقدر بسرعت نرم نہین ہوتا اور اگر مدہ مین نضج بحال رقت پیدا ہو بہت جلد نرمی پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اوسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اوسیقدر نرمی بھی کم وبیش ہوگی اسباب خراج کے اور اوسمین مدہ کی پیدا ہونے کے اسباب یہ ہین کہ امتلا اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہو اور ان تینون کے اسباب تخمہ اور ریاضت ردی اور وہ امراض جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مفسد خون سکے ہین عارض ہون ایک قسم خراج کی جسکا نام مبقوس ہے وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اوسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جید بے عیب نظر آتا ہے اوسکے بعد اوسی گوشت سے مدہ برامد ہوتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام تین ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جبکہ یہ پھوڑا نکلتا ہے تب اوسے ضرور لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہے کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہے **دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر** جب ورم مین ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ ایسے ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا **دلائل نضج اور علامات نضج کے** جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑے مین نضج شروع ہوا **احکام مدہ کے** مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رائحہ کریہہ اوسمین پیدا نہو اور سوا حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے اوسمین تصرف نہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہین ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو ہو اور چکنے ہونیکی شرط اس واسطے ہم کرتے ہین تا کہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکسان ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ تھوڑا مادہ مطیع ہے [illegible] عاصی اور غیر مطیع اور بو مین شدت کراہت کی نہونی اسواسطے مشروط ہے تا کہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی رنگ کی اس غرض سے مطلوب ہے کہ رنگ اعضاء اصلی کا سپید ہے مدہ کو اس رنگ کیطرف تمیز ایسی ہی وقت طبیعت کریگی جب قادر اور تصرف تام پر ہو مدہ ردی وہی جو بدبو ہو کہ اوسے دلالت عفونت ہے اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہے اسی وجہ سے ردی ہوگا اور استیلا اور غلبہ حرارت غریبہ پر دلالت کریگا جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برامد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہے جو مدہ کسی بدن مین پیدا ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کی استحالہ سے خالی نہوگا **باطنی پھوڑے کے دلائل** جب کوئی ورم گرم احشا مین پیدا ہوا اور اوسکی جہت سے قشعریرہ اور حمیات غیر مرتب اور بے نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہو ابتدا و اوائل مین طول مدت مین پھر ہمیشہ اوسکی مدت اخذ اور ترک کی گھٹتی جاوے اور ثقل ورم کا بڑھتا جاتا ہے اسوقت یقین کرنا چاہیے کہ ورم کا پھوڑا ہوگیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے [illegible] شدت گھٹتی جاتی ہے کہ ابتدا مین تفرق اور چبھنا ہوتا ہے اور تفرق [illegible] التفرق اتصال [illegible] پیدا ہوتا ہے اور زیادہ وجع اور درد بروقت حصول تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہے [illegible] حرارت شدید مین بھی تسکین ہوتی ہے التہاب بھی کم ہوجاتا ہے اسی وجہ سے [illegible] تخفیف نمودار ہوتی ہے [illegible] علامات خراج [illegible]

وسیلہ کے احشا مین ظاہر ہون اور نبض مین صلابت پیدا ہو حکم قطعی خراج باطنی پر نہ کرنا چاہیے اسلئے کہ ایسی کیفیت یعنے باوجود ظہور علامات ورم کے نبض مین صلابت پیدا ہوتی کبھی بوجہ ورم صفاق کے (یعنے اوس پردہ کے جو احشا پر محیط ہے) بھی پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ کبھی احساس اوس جانب کا جدھر خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اوسی جانب کی اور بذریعہ وجع اور درد کی ہو سکتا ہے **دلائل نضج خراج باطنی کے** جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض مین اوسکے مثل تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے اندر سکون پیدا ہو اور گرانی اور ثقل باقی رہے یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہو گیا اور نضج ہو چکا ہے **جو دلائل کہ قریب پھوٹنے اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتی ہین** بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض مین شدت پیدا ہو اور نخس اٹھنے چبھنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور یکسان عارض ہون زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے پھر اگر کسی دن لرزہ دفعتہ پیدا ہو کر ثقل اور وجع مین سکون پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری سے ہوا اور جدھر سے مدہ نکلا خواہ بول براز یا کسی اور طرف کو اور ہر راہ مین جو جو اعضای اندرونی واقع ہین اونمین لذع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بمنزلہ مشاہدہ کے ہوجائیگا اور قوت کا ذبول اور ضعف بدفعۃً پیدا ہوتا ہے۔ اگر اندرونی پھوڑا دفعتہ پھوٹ جای اور بہت سی ریم وغیرہ اوسمین سے برآمد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان اور غشی مہلک عارض ہوتی ہے اور بشتر اگر سینہ پر مدہ پھوڑے کا گرتا ہے اور مقدار اوسکی زیادہ ہوتی ہے اختناق بھی پیدا ہوتی ہے **ظاہر کے پھوڑوں کا علاج** جو استفراغ اور علاج ابتدا مین اورام کے بشرطیکہ اون علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور نہ ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہین الغرض یہ تدبیر خراج حارہ اور اورام حارہ مین جو درجہ خراج تک نہ پہونچی ہون مشترک ہے اور جو تدبیر خراج سے مختص ہو وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کرین۔ اور تحلیل دو طرح سے ممکن ہے ۱۔ ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہے بشرطیکہ مرض حد معتاد سے زیادہ خارج نہو تدبیر یہ ہے کہ انضاج مادہ کا تھوڑی دنون تک کرین اور اوسکے بعد پھوڑے شگافتہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کرین اور قوت کی نگہداشت مین اہتمام بلیغ کرتے ہین کہ اوسکی حفاظت رہے اور کرب سے درد کی جو محلل روح ہے خواہ یکبارگی پھوڑنے کے ٹوٹنے سے چونکہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہے سقوط قوت کا نہو جائے۔ اسلیے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور ذبول قوت نکلے مرجاتے ہین بلکہ واجب ہے کہ طبیب ہر وقت نگران رہے کہ حفظ قوت کیونکر ہو سکتا ہے اور جو تدابیر حفظ قوت کی ہین اونکا استعمال کرتا رہے اسطرح کہ جید غذا مرغنای دیتا رہے ہان اگر پھوڑا اندرونی اعضا مین ہو کر اوسوقت تلطیف تدبیر کی ضرورت ہے ۲۔ دوسری تدبیر طریقہ سداد اور راستی سے خارج ہے اور اوسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کی اضطرارا ہوتا ہے وہ تدبیر اوسی وقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑھا ہوا اور نضج کی انتظار مین ہلاکت اور زیادتی رد اور سے بہر حقیقتاً فوقتاً یقین کامل ہوتا جاے خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جائے اس تدبیر کا کچھ نتیجہ نہوگا اور نہ ملاف نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہین اور چاک کرنے میں بچاؤ کا خیال کرتے ہین کہ اعضاء کریمہ جو قریب پھوٹنے کے ہین اونسے استرہ وغیرہ آلہ حدید مس نکرے کہ اون اعضا تک ضرر کی پہونچنے مین خطرہ عظیم ہے۔ اسی وجہ سے اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نکریگا یا اوسکا خوف ہو کہ جار عزیزی عضو کا اوس وقت مین اسقدر قوت نہیں کہ نضج ہو کا خواہ اسقدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ مین تقصیر کریگی لہذا مال مادہ کا بطرف نضج کے ہو کہ حق نضج ہی نکریگی یا اگر خراج

قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضای رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اوسکے افساد کا خواہ لوہی کی نوبت پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو۔ اور اگر انضاج مادہ کا بذریعہ ادویہ مغریہ اور منضجہ کے کرین کچھ دور نہین ہے کہ ادویہ مغریہ کی استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کیطرف سے مانع ہو اور ادویہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کرین کہ اوس سے نضج کا بل نہو سکے الغرض یہ سب صورتین ایسی ہین کہ انسے تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ایسی صورتوں مین گرے پہنے لگانا چاہیئین اور اگر چاک کرین وہ بھی عمیق ہو اور بعد خرطاو لبط کے ادویہ ایسی مستعمل ہون جنمین قوت تحلیل کی اور تخفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب کہ چاک کرنا اور پچھنے لگانے لیف مین عصب عضو کی جہت طول مین ہو۔ ہان اگر ارادہ یہ ہے کہ فعل اس عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اوسوقت لیف کو عرض مین قطع کرنا چاہیے۔ اور اس خوف سے امید سلامت کی ہوتی ہے۔ اکثر طول لیف کا طول بدن مین ہوتا ہے سواے چند اعضاے مخصوصہ کے اور اسی طرح اکثر لیف بھی طول بدن مین موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخون کے مگر چند اعضای مخصوص کے جیسے جبہہ۔ جس عضو کو چاک کرین خواہ اوسمین پچھنے لگائین چاہیے کہ روغن خواہ جوشے ایسی ہو کہ اوسمین چربی کا لگاؤ ہو قریب اوس کے نہ لیجائین اور اگر بدون دہونے کے چارہ نہو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دہوئین۔ سبب ورم اور التہاب مین بعد چاک کرنے کے شدت پیدا ہو عدس کا ضماد کرین اور اگر اسقدر حاجت نہو ادویہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کرین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ یہ چاک کرنا پھوڑیکا مورث ہوتا ہے صدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی مین منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوای چاک کرنے کے نہو پہر مجبوری ہے۔ اور مناسب اسمین بھی یہ ہے کہ جو مواضع لحمی ایسے ہین کہ اونمین رگین اور پٹھے کم ہین اونکا نضج ہو جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری اور بلند ہون اور سر اونکا باریک ہو اونکو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہے نہ قبل نضج کے اور نہ بعد نضج کے **تدبیر نضج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑون مین** ادویہ منضجہ کو ضرور ہے کہ اونکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور اونمین تغریہ بھی کسیقدر ہو انہین ادویہ مین سے درجہ اول مین یہ ہے کہ نطول آب گرم سے اور تضمید آرد گندم یا آرد جو سے کرین اور گیہون مونہہ سے چبا کر اگر ضماد کرین بہت عمدہ ہے اور روئی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی اور السی کا استعمال کرین ایضا ایک ضماد انجیر خشک شیرین اور بادسومت اوسمین ہو تنہا یا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصا اگر اوسمین زوفا اور صعتری بھی شریک ہو خواہ اوسمین تھوڑا سا نمک جو بحد افراط نہ ہو پکے پانی مین جوش کرین اور کبھی اوسمین چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہین۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف یعنے حالم ہمراہ علک البطم کے استعمال کرین۔ اور خوبی ادویہ زیت اور بیجہ سے مع شورہ کے مرکب ہون اور مر اور لاذن اور راتینج اور مسکہ اور مصطکی اور زوفای رطب اور بیخ قثاء الحمار بیخ دم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس روغن بید انجیر بدون موم خصوصا اگر اس مرہم کو زیت میں گھلائین اسیطرح مرہم دولوس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دوای حجار فشیشا اور اشق سے طیار کرکے اوس پر رکھین شاید اوسی گرداے **تدبیر ظاہری پھوڑون کے بعد نضج کے** اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پختہ ہو جانے کے بعد بھی امید پھوٹ جانے کی نہ ہو اور جہان پھوڑا نکلا ہے وہان پر رگین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اوسوقت

واجب ہے کہ پہوڑے کو چاک کرین اسواسطے کہ اگر ایسے پہوڑے کو ایسے وقت بہی چاک نہ کرین اور مدہ کو بحال خود باقی رہنے
دین خود فاسد ہوجائیگا اور فساد پیدا کرے کے عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑادیگا اور زیادہ فساد ایسے پہوڑے کیوجہ سے
اوسوقت مترتب ہوتا ہے کہ جب قریب مفاصل کی ہوے - چاک کرنے مین پہوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان مدہ پڑگیا ہے
اور دکہائی دیتا ہے اوسی جگہہ کو چاک کردینا چاہیے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کی ہو تا اوسطرف جلد ہر سے نکلنا مدہ کا دشوار
ہوے - اگر پہوڑیکا حجم گندہ نظر آئے اور اوس پہوڑے کو شق کرین فقط راہ کہولدینی چاہیے اسلیے کہ اسمین کا قاعدہ یہی ہے کہ
اپنے پیچہے یعنے سامنے کیجانب مقابل مین چسپیدہ نہین ہوتا ہے اور اگر مقدار مین پہوڑا کم اور نحیف ہو ساری پہوڑے کو طول مین
شق کرنا چاہیے - یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام مین مدہ جس کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے خصوصاً اگر پہوڑی کو
اونگلی سے دباتین اور دوسری اونگلی سے اوسکو آتا ہوا دیکہین گو دوسرے ہاتہ کی اونگلی ہو اور دیکہنے کے لائق یہ بات ہے
کہ اونگلی کے جانے سے کسیقدر مدہ دبتا اور ہٹتا ہے یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد اسمین مدہ بہرا ہوا ہے وہ اپنی اصلی رنگت
آتا ہے یا نہین اور بطرف سپیدی کے اوسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جب تک نضج نہین ہوتا رنگ مین
سرخی باقی رہتی ہے اور کبہی مقام مدہ کا مائل بہ سبزی اور زردی بہی ہوتا ہے - اگر مدہ اچہا اترا اور ردی ہو معتمد اور پختہ طریقہ
شناخت کا چہونا اور دبانا ہے فقط آنکہ کے ذریعہ سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہوسکتا ہے گو آنکہ کے دیکہنے کو بہی کسیقدر
دخل ہے اور یقین ہوسکتا ہے - واجب ہے کہ پہوڑے کو چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہین اونہین
خطوط پر چاک کرین اور اون خطون پر چاک استرہ کا واقع کرین سواے کسی ضرورت خاص کے اور جن اعضا کی ریشہ اور
رگونمین اوریب ہو خواہ پہرے ہون اون اعضا مین استرہ کو لیف کی طول مین رکہہ کر چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر پیشانی
کے پہوڑے کو سیدہی طور سے چاک کرین پیشانی کی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ کو چاک کرنا چاہیے
ارنبہ یعنے ناک کی بیچ کی ہڈی کا پہوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین - جب پہوڑے کو چاک کر چکین اور جو آلایش اسمین ہے اوسی
نکالڈالین بعد ازان واجب ہے کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرقت اور صلابت پیدا نہو کہ
اوسکی وجہ سے ایسی کیفیت ہوجاے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو بہر روز مجتمع
ہوکر پہر دوبارہ پہوڑی کی صورت پیدا کریگی اور جسقدر اوسکی صفائی چرک اور ریم سے کیجائیگی بہ نسبت جلد بہر آسکے گا اور بتدریج حقیقت
بمنزلہ ناصور کے ہوجائیگا - اور قبل ازانکہ دونون باہرین چاک کی متصل ہوجائین اونکا تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلائی
کے سرے پر کپڑا سخت لگا کر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر حجم کے جا کر کہجلاے اور بعد صاف کرنے
کے دونون سرے آپسمین ملاکر ایسی بندش کرین جسے ہم آئندہ سطور مین لکہتے ہین یعنے وہ بندش جو غار اور قروح غائرہ کے
واسطے تجویز کرینگے اوسکو یہان بہی استعمال کرنا بہت خوب ہے - اور جو شروط اوپر بیان ہوچکے ہین چاک کرنے مین اونکا
لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہوچکا ہے اور جو گوشت کہ لیفے گوشت کی زیادتی اوسپر سبب مقام [illegible] زیادہ [illegible]
اور [illegible] اور اوتارنا بہی اوس مقام سے زیادہ دور نہین بلحاظ [illegible] مقام [illegible] اوسی مقام کو چاک کرنا چاہیے
انطیلس حکیم نے کہا ہے کہ پہوڑا اگر [illegible] ہو [illegible] چاک کرین [illegible] سے چاک کرنا چاہیے [illegible]

کہ عرض نہو بلکہ طول مین واقع ہو تا کہ مقام شگاف کو بعد وصل اوسپر بند کے بال چھپا لین اور بعد صحت کی نشان چاک کرنے کا ظاہر
مین باقی نرہے اور اوسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل مین واقع ہو اوسکو عرض مین چاک کرتے ہین اور اگرچہ ناک
مین پھوڑا پیدا ہو شق مستوی سے چاک کرین گے اور جسقدر ناک لانبی ہے اوسیقدر چاک کا زخم طولانی لگا ئینگے اگر ناک کا پھوڑا
قریب آنکھ کے ہوگا اوسکو اس شکل سے چاک کرینگے جیسے چاند کا سر ترچھا ہوتا ہے اور ترچھا اوسکا نیچے کیطرف رکھینگے اور اگر فک اعلی
خواہ فک اسفل مین پھوڑا پیدا ہوا وسے بھی سیدہا چاک کرینگے اسلیے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدہی ہے اور شیوخ کے اجساد کی شکل جھر یون
مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پھوڑا بھی برابر اور سیدہا چاک کرنا چاہیے اور ذراعین اور مرفقین اور دونون ہاتھ اور انگلیان اور
دونون کش ران یعنے بدن کے پھوڑے طول مین چاک کیے جاتے ہین — بعض حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے پھوڑا نکلے اوسے بشکل
مستدیر چاک کرین گے اور بط مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن مین بھی اور عرض مین بھی اسیقدر واقع ہو اور اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام
مین چاک مستدیر نہو تو کہا اس بات کا رہے گا کہ پھر مواد مجتمع ہو کر ناصور پیدا کرے — اور اسی شکل سے جو پھوڑا مقعد کے قریب ہے اوسے بھی مستدیر
چاک کرینگے باین خیال کہ اس عضو مین رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت مستحیل بادہ خراج کی نہو جاے — اور پہلو اور پسلیون کا
پھوڑا الشکل ہو سب چاک کرنا چاہیے اور خصیہ اور قضیب کا خراج بط مستوی سے چاک کرو — یہی حکیم کہ اوسے ملاحظ اسبات کی ہمیشہ رہے کہ
چاک شکل کیانی مناسبت پر واقع ہو دونون ساق اور دونون عضد کا پھوڑا طول مین چاک کرنا چاہیے اور تھیک نشتر استرہ کا نہ پہونچنے پاے
— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتین مختلف ہوتی ہین بسبب اختلاف مقامات اور مواضع کی اگر آنکھ کے قریب پھوڑا ہو
اوسکا چاک شبیہ اور ہمشکل آنکھ کے وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے پھوڑے کا چاک طول انف مین اور چہرے اور قریب کان کی شق مستوی
کرنا چاہیے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیوخ کی اجساد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے — اور پس گوش اور ذراع
اور ساق اور ران اور عضدان سب مقامات مین بشکل مستوی طول مین چاک کرنا چاہیے اور اسی طرح عضل بطن کا اور پشت کا پھوڑا بھی
اسیطرح اور ابہہ یعنے کش ران کا اور بغل کے پھوڑے کا چاک عرض مین بھی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اسمین پیپ رہجاے اسیطرح جو پھوڑا مقعد
کے قریب ہو اوسکو عرض مین چاک کرو تاکہ پیپ پیدا ہو کر ناصور نڈالے — انثیین اور قضیب مین بط مستوی کرنا چاہیے طول مین اور جنب
اور اضلاع مین ہلالی تاکہ مقرون ہو یعنے بندش ہوسکے اسلیے کہ وضع پسلیونکی اسیطرح ہے اور جو گوشت پسلیون پر واقع ہے وہ بھی ایسا
ہی واقع ہے — اسی حکیم انطیلس نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور لیف عضلہ کا بھی خیال
رکھنا چاہیے اسلیے کہ ہم چاک کرنے مین احتیاطا اسی بات کی زیادہ کرتے ہین کہ ایسا نہو کوئی رگ یا پٹھہ عضل وغیرہ کٹ جاے اور چاہیے کہ موضع
التحام اچھا ہو جسمین نہ آسانی اوسپر گوشت بھر جاے اور ہر وقت خلاج کی ہمت ہمہتن اسی طرف مصروف رہے کہ چاک کرتے وقت
کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹھہ اور لیف عضلہ کی کٹ نہ جاے — بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر بط عظیم نہو جو مادہ پھوڑے کا ہے
اوس شگاف سے بہتا ہو پھر اوسکو اوسی مقام تک زیادہ کھولدینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہے اوسمین چاک اور شگاف درمیانی لگانا چاہیے
اوسکے بعد انگشت شہادت بائین ہاتھ کی زخم کے اندر ڈالکر جانتک اونگلی کا سرا پہونچے چاک کردینا چاہیے پھر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے
پھر اونگلی کو اندر ڈالکر وہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسیطرح کرتے جائین تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلایش نکل جاے اگر پھوڑا ایسی مقام
مستقل مین ہو کہ اوسکی آلایش کا نکلنا اوسی مقام سے ممکن ہو سہم اوسی جگہ سے پھوڑے کو چاک کرینگے بشرطیکہ اوس مقام کی شکل مستدیر

اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلائش پھوڑے کی نکل نہ جاوے گی اوس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دو جگہہ خواہ تین جگہہ سے چاک کرین جیسی تجویز اوسکی آلائش نکلنے کے واسطے مفید نظر آوے ۔ اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل مین خواہ کسی عضو شریف مین ہو خواہ کسی ایسے مقام مین جو ہڈی سے قریب ہی خواہ غشا کے نزدیک اونچ ہو اوسکے چاک کرنے مین جلدی کرنی چاہیے قبل ازانکہ تقیح اس پھوڑے کا مستحکم ہو جاوے تاکہ ریم پڑنے سے اعضا اور اشیا مذکورہ بالا مین کسی طرح کا فساد واقع نہو ۔ مین کہتا ہون کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئین اوسیوقت کی ہین جب سواے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے اور اگر اسکی امید ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جاویگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے مین درکار ہے اوسمین کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہوگا ہرگز چاک کرنے کی جسارت کرنی مناسب نہین ہے ۔ اسیطرح اگر ادویہ منفجرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جرأت کرین ۔ کبھی بعض ادویہ منفجرہ ایسی ہوتی ہین کہ اونکا استعمال قایم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ دوائین جلد کو کسقدر چاک کر کے پھر دوبارہ جب اونکا استعمال ہوتا ہے زیادہ گہرا اثر پیدا کرتی ہین اور اندر کیطرف خوب در آتی ہین

پھوڑون کی شگافتہ کرنیوالی دوا جو پھوڑے سلیم اور بے خطر ہون اور زیادہ ردادت اونمین نہو آب گرم سے اونکی تفتیح ہو جاتی ہے اور فقط گرم پانی سے اونکا انفجار بھی ہو جاتا ہے اور جنمین عفونت ہوتی ہے اونکو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہے اسلیے کہ آب گرم کی جہت سے مادہ اونکی طرف کھنچتا ہے ۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آوے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاوے اوس پھوڑے کے جید ہونے پر اعتماد کرنا چاہیے اور مسلم کرنا چاہیے کہ یہ پھوڑا خبیث المادہ نہین ہے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ پانچ قسم کے ضماد کہ جنمین سے ہر ایک ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہے خصوصاً اگر پانی اور شہد کے ہمراہ روغن سوسن مین پختہ کرین پانچ نسخے ترو تازہ پنیر اور شہد اور زفت یابس اور ہمراہ موم اور سیل کے جو شہد مکھی کے چھتے مین ہوتا ہے یا مرہم اور بسلیوس خواہ موم اور تنقیح اور مسکہ ہر واحد ایک رطل اور زفت یابس اور شہد نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ اور زیت بقدر کفایت ملا کر استعمال کرین اور دواے آدم بہت عمدہ اور خوب مفید ہے یا یہ کہ اشق ہو اوقیہ موم چار اوقیہ بطم چار اوقیہ کبریت زرد تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم طیار کرین ہمارے تجربہ مین یہ دوا اچھی ہے ۔ لب حب القطن اور جوز سرخ جوش دیا ہوا یا بیل ہوا اور جمیر یعنی فقر الیہود اور کبریت مطبوخ جو دودھ وغیرہ مین جوش دیا گیا ہو اور بصل مطبوخ اور خردل پنجال کبوتران سب کا ضماد بنا کر استعمال کرین بہت جلد توڑ دیگا ایضاً دا خلیون کو لعاب خبازی اور صابون کو تین مین ملا کر ضماد کرین منجملہ اون ادویہ کے جو قائم مقام نشتر یعنی چاک کرنے کے ہین ایک یہ دوا ہے کہ زفت رطب اور عسل بلادر کو موزون لیکر آگ پر پکائین بعد ازان نصف یوم تک پھوڑے پر اوسے لگا رہنے دین یقین ہے کہ ٹوٹ جاوے سب سے زیادہ قوی یہ ہے کہ بجی اور چونا جو ہنوز بجھایا نہ گیا ہو ان دونون کو دیڑہ گونے پانی مین بھگوتی اور نتھارین اور پھر مکرر چونا اور بجی اوسی پانی مین ڈالتے رہین اور صاف کرتے جائین تاکہ اثر شوربت کا اس پانی مین اچھی طرح پیدا ہو جاوے بعد ازان تانبے کے پتیلی آتش نرم پر اس پانی کو جلا دین کہ بستہ ہو کر نمک ہو جاوے ۔ ایک حصہ اس نمک سے اور چار حصہ نوشادر لعاب بالم مین گھول لین اور کسیقدر عسل البلادر بھی اوسمین شریک کرین اور استعمال کرین ۔ خواہ ذراریح کو پیسکر تھوڑا زیت کہنہ اوسمین داخل کر کے کوئلے کی آنچ پر جوش دین جبتک کہ سب ایکذات ہو جاوے بعد ازان مثل مرہم کے پیسین اور ضماد طیار کرین ۔ خصوصاً اگر اسمین بازکی بیٹ داخل ہو یا کبوتر یا گنجشک یا بطکی اور بعض اطبا نے گنجشک یعنی لٹو مری کو واسطے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہے ۔ جو دواے محلل دن بھر تک کسی عضو پر رہا تو ہیہ

لگائی جاسے بشرطیکہ پہلے اوس عضو کی تسخیف اور تحلل کی تدبیر ہو چکی ہو بذریعہ ایسے کماوات کے جو یہی اثر پیدا کرتے ہین اور اونمین رطوبت
حارہ موجود ہے۔ الغرض ایسی دوا کے کمر استعمال کرنے سے اثر نہین ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلل پیدا ہوا باقی ماندہ کیواسطے پھر ضمید مرہم کا
استعمال اور تکمید کرنی چاہیے اور جو تدبیر کیجاے اوسمین ادویہ ملینہ کی شرکت ضرور رہے کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جاے اور مدہ منجمد ہونے
پاسکے پھر اگر مدہ کا زوال ہوجاے او متحلل ہوجاے اور صلابت کسیقدر پھوڑے مین باقی ہو او سوقت فقط ادویہ ملینہ کا استعمال واجب ہے اور
ملینہ اور محلل مدہ کی یہ ہین جیسے بورہ ارمنی خردل پنجال کبوتر نورہ زرنیخ فرماما او آمیزش انکی کندر علک البطم مصطگی اور دلق لینے لاسے سی
ہوئی ہے اور جمع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے۔ جو دوا بذریعہ لسن کے طیار ہوتی ہے۔ خواہ اقحوان سے بنائی جاتی
ہے یا عاقرقرحا او میویزج اور لورق سے شہد ملا کر طیار کرتے ہین یہ سب دوائین ایسی ہین کہ انکے استعمال سے پہلے موضع خراج کو آب
گرم سے دہو کر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوای مارقشیشا اوسکا نسخہ یہ ہے مارقشیشا بارہ درہم اشق بارہ درہم دقیق باقلا چند درہم آٹا
تازہ ملاکر جلد پر لگائین اور جہان پر مدہ ہو وہان اتنی دیر تک رکھین کہ خود بخود سوکھکر چمٹ جاے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہو فوراً
استعمال کرین کہ بہت جلد سوکھ جاتی ہے۔ ایک دوا نوشادر سے بناتی ہین اوسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزو بارزد ربع جزو مرمکی
ایک جزو اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے نطوخ طیار کرین اور جب دوا ان سے کچھ فائدہ مترتب نہو
پھر بموجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے **اندرونی پھوڑون کی تدبیر** باطنی
دبیلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مرار براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مرار کا ہوتا ہو او سوقت تدبیر استفراغ
کی ضرور ہے اسلیے کہ خروج مرار دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون مین حرارت پیدا ہوئی ہے جب بول و براز کی اصلاح ہوجاے اور
طبیب بحدس صناعی دریافت کرے خون جید ہوچکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور اب فاسد خون اوسیقدر باقی ہے جو
بطرف خراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہو پس بعد استفراغ کے نضج مادہ خراج کا ادویہ منضجہ سے جو معتدل ہین جیسے شراب رقیق
لطیف اگر تہوڑی تھوڑی پلائی جاے۔ اور زیادہ اعتماد نضج دینے پر اوس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پاے ایسی ادویہ پر ہے جو ملطف
اور مجفف ہون جیسے مر و دارچینی اور تمام افاویہ کہ بعد شراب رقیق مائل بیاض کے استعمال کرنا چاہیے اور ادویہ مرکبہ مین سے
تریاق اور مثرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کرین **دماميل کا بیان** دماميل جمع دبل کی ہے۔ دبل بھی پھوڑے کی قسم سے
ہے اور اکثر دبل کا پیدا ہونا حرارت ہضم سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہون۔ بدترین
دبل وہی ہین جو اندر کیطرف زیادہ غائر ہون **علاج دماميل** کا جب دبل ظاہر ہوجاے اوسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج
اورام حارہ کے ہے اور بعد تین کے تحلیل اور انضاج کیطرف متوجہ ہونا چاہیے کبھی تحلل ہوجاتا ہے مگر اکثر کمتر پیدا ہوتا ہے اور بیشتر یہی ہے
کہ اوسمین نضج پیدا ہوتا ہے۔ مگر دبل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار مین اسکے برا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس ضرر سے
اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بقدر واجب بذریعہ فصد و اسہال کے کرلین۔ اور اگر دبل مین ضربان ہو اور جرم بھی پڑ چکا ہو
اور بدون نضج کے چارہ نہو او سپر توجہ کرنی چاہیے سبکو کثرت خروج دماميل مین مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہے۔ اور حمام
سکے ذریعہ سے آدمی کی جلد مین تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت سے بہی سخافت جلد کی پیدا کرین۔ منجملہ منضجات دماميل کے تخم مرو
دودہ مین کوٹ کر ضماد بمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کرین۔ گیہون چبائے ہوئے کا انضاج مادہ دبل کیواسطے بہت

سفید مین ہا۔ اسیطرح سہیپ کو بورہ اور ابہل مین گوندہ کر خواہ ہمراہ انجرا اور شہد کے روغن سوسن مین ملاکر استعمال کرین ۔ اور دبل کی جو دوائین مشہور ہین اون مین سے ایک دوا یہہ بہی مفید ہے کہ باسانی نضج پیدا کرتی ہے مسکہ ڈیڑہ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ بزرقطونا مکید ایک ڈیڑہ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ تخم کتان ملکہ پانچ درہم دودہ مین جوش دیکر استعمال کرین کہ دوا معتدل ہے اگر دبل بہت سخت کہ اوسمین ریم کا پڑنا بہت دشوار ہوا درارت اوسکی ٹہری ہوئی ہو اور ثقل اوسمین زیادہ ہو چاہیئے جس رگ سے اوسمین مادہ آتا ہے اوسی کی فصد کہولین ابتدا اون مقام دبل کی حجامت کرین اور یہ تدبیر ابتدای ورم مین نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی نکل جائیگا اور خون غلیظ باقی رہجائیگا اور اوس مقام مین قرحہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دبل مین نضج پیدا ہوجای اور از خود مونہہ نکرے چاک کرنا چاہیے خواہ اوزار حادہ سے یا لوہے کے ذریعہ سے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے خراجات کے بیان مین ۔ دبل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے کہ تخم کتان اور پخال کبوتر اور خمیر کا استعمال کرین **توثہ کا بیان** یہ ورم فروحی ہے گوشت زاید سے ایسے گوشت مین جو سخیف اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج مین عارض ہوتا ہے ۔ کبہی یہ ورم سلیم ہوتا ہے اور کبہی خبیث اور مولم ہوتا ہے **علاج توثہ کا** جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہو اوسے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اوسکے استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبہی جو توثہ کہ اوسکی جڑ باریک ہوتی ہے اوسکی جڑ ریشم خواہ گہوڑے کے بال سے تنگ باندہنے سے کٹ جاتی ہے ۔ اور کبہی دیگ بریک اور ہلیلہ وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کی استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین **مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان** اخلاط باردہ خواہ اور چیزین جو بدن مین قایمقام اخلاط باردہ کی ہین وہ بلغم اور سودا اور جو ریح ان دونون سے مرکب ہو اور ان سب چیزونکا بیان فن کلیات مین بخوبی ہوچکا ۔ بہرحال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خالص ہی سے پیدا ہو اوسکو ورم رخو یعنے ڈہیلا کہتے ہین ۔ خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو مین بہت سا پانی جمع ہوجای جیسے استسقای مائی مین یہی کیفیت ہوتی ہین خواہ دملات لینہ پیدا ہون جیسے سلع لینہ یعنے ٹہوری جو نہایت نرم ہو خواہ ایسے اورام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت پہوڑی ۔ خواہ اور سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے اور سقیروس اور سرطان مین جو فرق ہے اوسے ہم آیندہ ذکر کرینگے یا اورام ریحی ہون اونکی دو قسمین ہین تہبج اور نفخہ تہبج اوسوقت پیدا ہوتا ہے جب ریح منتشر ہو اور ریح مین مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدایش اوس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد مین مجتمع اور گڑی ہوئی ہو کبہی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہوجاتے ہین اور کبہی انکی ترکیب اورام حارہ سے بہی ہوتی ہے **ورم رخو بلغمی** جسکا نام **اوذیما** ہے یہ ورم سپید اور مسترخی ہوتا ہے اور اوسمین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہے اوتنا ہی زیادہ ڈہیلا ہوتا ہے اور اوسیقدر اونگلی سے زیادہ دبتا ہے اور باوجود دب جانے کے کسیقدر ممانعت اسمین اسقدر ہوتی ہے جو تہبج مین نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اوسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہے ۔ اکثر یہ قسم اوذیما کے بخار بلغم سے پیدا ہوتی ہے اوسوقت یہ ورم از قبیل تہبج ہوتا ہے اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق یہ ہے کہ اوذیما کی سختی اور کمودات یعنی تیرگی کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذیما پیدا ہوتا ہے سوا مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کیطرف اور کسی مادہ کو جذب نہین کرتا ہے اور اسی وجہ سے سوای ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر یہ تحلل اور نرمی و درد سے خالی ہے تدبیر ۔ ہوتی **علاج ورم رخو کا** استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اوس شے کا جو مولد بلغم ہے یہ تدبیر ضروری ہے

جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہوچکے پس ابتدا مین اس ورم کا روع ایسی دوا ئونسے جنمین تخفیف اور تحلیل دونون ہون واجب ہے
اور ضرور ہے کہ ابتدا مین مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب بسختی مالش کرین اسکے بعد استعمال مجففات کا کرین اور پانی کا چھوجانا ابتدائی
مین ہرگز جائز نہین ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ابتدا مین جدید اسفنج کو خل ممزوج مین خواہ ماء بورق مین ڈبوکر ورم پر پھیرین اسلیئے کہ جو سرکہ
مین تخفیف اور تحلیل دونون موجود ہین اور جون جون مرض بڑہتا جاے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کے واسطے پرانا اور ترشی مین کمتر اختیار
کرنا چاہیے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہوا ور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کرین گے اور ادویہ
وہ روغن جو بقوت شدیدہ محلل ہین ملادین۔ اسی منتہی کے زمانہ مین اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و بلوط وغیرہ مین ڈبوکر استعمال کرین اور ضرور
ہے کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم مین باندھا جاے کوئی جگہ چھوٹ بجاے ایسا نہو کہ مادہ کسی طرف خاص مین ریزش کرے۔ کبھی
بروقت نملنے اسفنج کے خرقہ ہاے پیچیدہ کی دو گدیان تلے اوپر آب خاکستر ہاے مذکورہ مین ڈبوکر استعمال کرتے ہین
اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اس طرح مستعمل ہوا اکثر کافی ہوتا ہے۔ آب آہک جیسا اوپر بیان ہوچکا زیادہ قوی ہے
روغن گل اور سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور خود کبریت تنہا بھی سودمند ہے اور نخود آب کبریت کے
ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے تا مثیا ابتدائی ورم مین تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات حارہ کے جید ہے اور رباط کو باندہ
بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ نہو بہت نفع کرتا ہے اور رباط کی مالش مین اسفل سے شروع کرین اور اطراف فوق کے ملتے چلے آئین
عصارہ اس کا استعمال زمانہ ابتدا مین خوب ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ مین اور ادویہ ملاکر استعمال کرین۔ اگر یہ ورم
کسی عضو عصبی کثیف مین پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر مین عارض ہوا سوقت دوا مین ایسی چیزین ملانی چاہئین کہ جنمین تقطیع کے ہمراہ
تلئین بھی ہو اور اگر باانیہمہ کہ ورم ایسے مقامات مین پیدا ہو بوجوہات مذکورۂ بالا اسمین درد بھی ہو پہلے تسکین وجع کی زوفاے
رطب اور بنفشج اور قیروطی سے جو زیت سے بنائی جائین کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کرکے اوسکے بعد استعمال
ماء الرماد وغیرہ کا کرین۔ بہت عمدہ ایک طلا یہ ہے کہ مر اور حضض اور سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تہوڑی سی لیکر سرکہ
اور آب کرنب مین گوندہین۔ ایضاً برگ چہاؤ اور زیت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملاکر ضماد و طلا کرین ایضاً جس ورم کہنہ مین درد
دونون سے ہو بیخال کبوتر کو جوش دین اور چونہ مین قوام درست کرین یعنے اسقدر چونہ اسمین ڈالین جیسے نرم خمیر کو گوندہتے ہین
اور بعد ازان طلا کرین۔ ایضاً ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کرین اور اسفنج خواہ صوف کو سرکہ مین بھگوکر باندہین دواے
خمیر بھی نافع ہے۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ مین بریان کرین اور رطوبت اوسکی نچوڑ کر ورم پر رکھین کہ
عجیب النفع ہے۔ اسیطرح شبت اور حضض دونون کو سرکہ مین پیسکر خواہ ماء الرماد مین پیسکر طلا کرین۔ منجملہ قوی طلا کے یہ ہے
کہ سرگین گاو اور کندر اور میعہ اور اشنہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور افسنتین یہ سب نافع ہین اور جمیع ادویہ جو اورام کے واسطے
مفردات ادویہ مین مذکور ہین خواہ جو قرابادین مین مذکور ہین اونکا استعمال کرین اور کبھی زنان حاملہ کے پاؤن پر جو ترہل عارض
ہوتا ہے اوسنے زیرہ سینک کا جسکی جھاڑو بناتے ہین سرکہ مین پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر وہی زیرہ ہے جو کوٹنے کے
بعد برآمد ہوا اور قیمولیا سرکہ اور بہنگری مین ملاکر بھی مفید ہے۔ نطولات مین آب کرنب اور شبت اور طبیخ پوست اترج کا استعمال
کرین۔ جو ترہل تابع استسقا کی ہے خواہ اور امراض کے تابع ہے اوسکا بطلان اور زوال اوسی علاج سے مناسب ہے جو موافق

اوس مرض کے ہے **سلع کا بیان** ٹھوری (دنبلہ بلغمی) کو کہتے ہین کہ اوسمین اخلاط بھرے ہوے ہوتے ہین وہ اخلاط بلغمی ہوتے
ہوتے ہین خواہ بلغم سے کوئی اور شے پیدا ہوکر ٹھوڑی مین بھر جاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیچدار خواہ کوئی شے غلیظ مثل
شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصًا وہ ٹھوڑی جو مفاصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت
ایسی جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہین ہے مگر ہمنے اوسے بلغمی اسیواسطے تجویز کیا ہے کہ اوسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور بوجہ عارض
ہونے یبوست کے غلیظ ہوگئی ہے اور کبھی پٹھے کو بستہ کرکے مشابہ سلع کے کردیتی ہے اگرچہ واقع مین وہ سلع نہین ہوتی اوسمین اور
سلع مین فقط اسیقدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہین ہوتی اور سرکتی نہین ہے بلکہ یمین اور یسار مین سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ
لگنے کے سلعہ پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا مین بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جاے زائل ہوجاے گی اور متحلل ہوجاتی ہے **سلع کا علاج**
جو سلع غدودی ہو اوسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسیطرح خوشگوار علاج اوس ٹھوڑی کا جو عسلی ہو یا مثل اوسکے
اور اقسام کی ٹھوڑی جو مذکور ہوچکے ہین۔ الطلس حکیم نے کہا ہے سلع کا علاج اسطرح کرین کہ پہلے اوس جلد کو کھینچین جو ٹھوڑی
کے اوپر ہے بائین ہاتھ سے اور جسطرح پر اوسکا کھینچنا ممکن ہو اوسیطرح اوسے کھینچے رہین اسلیے کہ اوسمین احتیاج اس امر کی ضرور ہے
کہ ٹھوڑی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نہونے پائے کہ اگر پھٹ جائیگا چھیلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بہ نرمی کھینچے کھینچے
جدا ہوجاے اور اوسوقت ٹھوڑی کو بہ نرمی چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ حجاب سلعہ کا اوسکے ہمراہ کٹ جاتا ہے۔ لہذا
اتنی دیر کرنا چاہیے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہوجاے۔ بعد ازان جلد کو دونون طرف سے کھینچین موچنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چھیلنا
شروع کرین یعنے گوشت سے اوسکو جدا کرین اسلیے کہ اکثر اوسکا چھیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونی کیسہ کے گوشت سے
چھیلنا دشوار ہوتا ہے اوسوقت اوسکو قمادین یعنے رائی وغیرہ سے اودھیڑ لینا چاہیے تاکہ ٹھوڑی کی تھیلی مین جو تھے سے صحیح اور پوری
نکل آئی پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہی۔ جب اخراج اسکا ہوچکے اور جلد وہان کی زیادہ موضع خراج سے نہو بوجہ چھوٹے
ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو پونچھ کر زخم کو ماء العسل سے دھو ڈالین اور ٹانکے لگا کر ملا دین اور اگر جلد اوس مقام کی زائد ہو یعنی بوجہ
ٹھوڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑہ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اوسے کاٹ ڈالین بعد ازان علاج کرین اور اگر ٹھوڑی پٹھہ خواہ رگ سے تجاوز کرگئی
ہے مگر چھل جانا اوسکا آسان ہے اوسکی چھیل ڈالنی مین کچھ حرج نہین اور اگر محتاج اودھیڑ کا بذریعہ قمادین کے ہو اور بوجہ شدت اتصال
عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سواے سلعہ کے اور بھی کوئی چیز کٹ جائیگی پس جسقدر نکل سکے اوسکو نکال لین اور جسقدر باقی رہے اوس
دواے حاد رکھکر اتنا انتظار کرین اور زخم کو کھلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سب کا سب گر جاے اور کسیقدر بھی اوس سے باقی نرہے کہ پھر عود
کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی ٹھوڑی نکال لینے سے گڑھا مقام سلع مین پڑگیا ہے اوسدن اوسمین روئی بھر دینی چاہیے اور
بذریعہ دوا کے انشاءاللہ اوسکا گڑھا بھر جائیگا اور اگر چاک کیا ہے اوسوقت واجب ہی کہ سارا کیسہ جسمین ٹھوڑی ہے نکال لینا چاہیے
گو بذریعہ موچنے کے نکل سکے اسلیے کہ اگر تھوڑی سی مقدار بھی باقی رہ جاے گی پھر عود کریگی اور اگر اودھیڑنا اوسکا ممکن ہو اور ٹھوڑی
تھیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہ جاے دواے حاد اوسمین لگا کر باقیماندہ کو بھی گرا دینا چاہیے
۔ جو سلع موئی او شبکل عسل کی ہے اوسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کرین کہ اوسکا کیسہ پھٹنے نہ پاے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی
لحاظ رکھین کہ سلع مع کیسہ کے نکل آوے اسلیے کہ ایسی ٹھوڑی کا کیسہ اگر پھٹ جائیگا پھر اوسکا اخراج نہایت دشوار ہوگا بہتر یہ ہے

بوجہ سوء تدبیری کے پھٹ جاوے اوسکے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسمین جو باقیماندہ ہے اوس سمیت انکے لگادین تاکہ کیسا اور مجتمع ہوجاوے اور مضبوط اور مستحکم ہوجاوے اور اوسی رباطات کے ذریعہ سے باندہدین اگر اوسمین سے رطوبت زیادہ بہا کرے اور روانی ہو تو مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے۔ اور سوتے وقت اوسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اوسپر غشی طاری ہوجاتی ہے۔ واجب ہے کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اوسکا علاج مناسب حال کیا جاوے۔ اکثر جو لوگ نازک مزاج ہوتے ہین اونہین تحمل سلخ اور اودیہ پڑنے کا نہین ہوتا اور نہ اودیہ حادہ کا استعمال اونکی مناسب ہوتا ہے اور کبھی بوجہ زیادتی مرض کی بھی اونکی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی اونہین مناسب نہین ہوتی اور سواے چاک کرنیکے اور کوئی تدبیر اوسکی حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہے کہ ایسی بیمارون کے پوست سے چاک کرڈالین اور جو کچھ اوسمین سے نکل سکے اوسے خارج کرڈالین اور کیسہ سلع سے متعرض نہون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچھ مجتمع ہوجاوے اوسے نکال کر نیمگرم روغن زرد ڈالا کرے کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہوکر خود بخود گر پڑیگا سلع عسلی اور شہدیکا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اوسکی شروع کرین بعد ازان زبیب خستہ براوردہ کا ضماد کرین اور اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالین بعد اوسکے اوسپر مرہم وغیرہ رکھین کبھی بعض اودیہ حادہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلتے ہین کہ جو مقدار مطلوب ہے اوسیقدر چھیل ڈالتے ہین۔ جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے پھوڑے کی توڑنے والی دوا ہین ایضاً چار حصہ چونہ اور دُردِ شراب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم کو دواکید رہم چند بار مار آب مین جوش دین اور سیسہ کے ڈبہ مین بھر رکھین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر رہے خشک ہونے نہ پائے۔ یہ دوا ثالیل یعنے مسون اور غدد کے واسطے بکار آمد ہے۔ خربق زرنیخ احمر حصہ قشور نحاس یعنے تانبے کا چھیلن جو خراد سے پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغنگل مین ملاکر لطوخ طیار کرین یا تخم اونگن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغنگل مین ملاکر طیار کرین سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہے اور سب پھوڑون اور اورام حارہ کو مفید ہے اور اوسمین کوئی خلط بن نہین ہے لاذن قنہ یعنے شوہ اشق مقل شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کرین۔ پگہلائی ہوئی اودیہ مین ایک دوا یہ ایسی ہے کہ اسمین زیادہ لذع اور سوزش نہین ہے بورہ ارمنی اور اوسکا نصف حصہ خربق لیکر روغنگل اور موم کے ذریعہ سے موم روغن طیار کرین ایضاً بورہ ایک جزو قلقطار ایک جزو زرنیخ ایک جزو سب کو یکجا کرکے استعمال کرین۔ جو غدد کہ مشابہ سلع کے ہین اور یہ ایک قسم کی انعقاد اور بستگی سے پیدا ہوتے ہین اگر اونکا اخراج ممکن ہو اور مثل تبوڑی کے نکل سکین اور اونکے اخراج سے پٹھے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے بلاتامل اونکا اخراج کردینا چاہیے اور اگر غدد ہاتھ پانون مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹھے کے قریب ہی پیدا ہون خواہ اوتار کا قرب غدد سے ہو اوسکے نکالنے کے درپے نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسے مقام کے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہوجاتا ہے بلکہ اوس غدد کو پارہ پارہ کرکے کوئی وزنی شے اوسپر باندہ دینی چاہیے کہ اوسکو منضم کردے اور نابود ہوجاوے ایسے غدد کی علامت یہ ہے کہ اگر اوسے دبائین عضو مین غدد پیدا ہوتا ہے۔ **غدد کا بیان** کبھی بعض اعضا مین ورم غددی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹھہ کا پھل یا مثل جوزہ کے اور کبھی مقدار مین کم بھی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غددی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا ہے کہ اگر دبائین جدا ہوجاتا ہے اور پھر مل جاتا ہے اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہین ملتا ہے **علاج غدد کا** اسکا علاج

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اوسے توڑین اور ریزہ ریزہ کر ڈالین بعد ازان اسقدر [illegible] ہین سا مادہ اوسکا
پہول جاے اوسکے بعد اسرب وزنی اور لنگر دار چیز سے اوسے اونچا کرین یعنے اس شے کو اوسپر باندہ دین تاکہ منہضم ہو [illegible] خصوصاً اگر اسکے
نیچے کوئی طلاے یا ضمد لگاکر باندہین جو اوپر مذکور ہو چکے ہین اور بعد منہضم اور مٹ جانے کے بہی بہت دنون تک [illegible] اسپر لگی جاے
کہ اسکی وجہ سے دوبارہ عود نہین کرتا ہے **بثور غددیہ کا بیان** کبہی چہوٹے چہوٹے بثور غددی پیدا ہوتے ہین علاج اونکا سر توڑ کر
جو رطوبت اونمین ہو نکالڈالین اور خوب سا نچوڑین اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اوسپر کرین **فوخیلا کا بیان**
فوخیلا بہی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا ورم پس گوش ہو اوسی کو فوخیلا کہتے ہین ہم نے بیان عام بسبب ایسے اورام کر
دیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچہ ضرورت نہین ہے **علاج** فوخیلا کا علاج بہی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج اون
اورام کے جو پس گوش پیدا ہوتے ہین — اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ فلان یعنے سنکہہ کی راکہہ پرانی چربی
جو نمک آلودہ نہو ملاکر استعمال کرین یہ دوا بے نظیر ہے — ایضاً گہونگے کی راکہہ روغن سوسن مین ملاکر پرانی کرین یعنے زمانہ دراز تک
رہنے دین اور جب کہنہ ہو جاے استعمال کرین **خنازیر کا بیان** خنازیر بہی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر کو
اور جلد سے الگ اور جدا مثل تبوڑی کے نہین ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے — اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم
مین عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے — اور اکثر خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک
غدہ خنزیریہ سے بہت سی خنازیر پیدا ہو جاتے ہین — اس بارہ مین خنازیر اور سلع یکسان ہین — اور کبہی گرہین سی پڑکر مثل گردن بند
خواہ گٹہلی کی ہو جاتی ہین جیسے انگور کسی ڈورے مین گوندہے ہوئے ہون خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد سقیروسی ہوتے ہین اور
بعض خنازیر کے ہمراہ درد بہی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بہی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہین ہوتا
ہے اوسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر اسی خنازیر کے علاج مین چاک کرنی کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابہی مذکور ہو چکا ہے
— اکثر جو لوگ پتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہین اونمین استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عروض
خنازیر کا رقبہ اور زیر بغل ہے — کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکہا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل مین — خواہ
شرہ اور فساد مین مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے — خنازیر کی ایک
قسم نہایت اسلم ہے جو لڑکون کو عارض ہوتی ہے — اور زیادہ شدید اور پر خطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانون کو عارض ہوتی ہے
علاج قاعدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ مین ہے استفراغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفراغ مین عمدہ طریقہ قے کا ہے
— اور حب مسہل سے بلغم غلیظ کا اسہال کرانا بہی ضرور ہے خصوصاً حب بنام و اصل معروف ہے — ایضاً تربد زنجبیل شکر
ہموزن لیکر قریب دو درہم کے استعمال کرین یہ سفوف باوصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا
ہوتی ہے فصد بہی خنازیر مین نافع ہوتی لیکن قیفال کی فصد کہولنی چاہیے اور تلطیف تدبیر یہ ہے کہ غذا ہاے غلیظ سے اور
اونکے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کرین اسیطرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زائد سے تا امکان احتراز کرین اور جو چیزین کہ اونکے
استعمال سے مادہ سر مین پیدا ہوتا ہے سب کو چہوڑ دین اور جتنی حرکات ایسی ہین کہ اونکے سبب سے سر کیطرف میلان مواد کا
ہوتا ہے جیسے سجدہ مین دیر تک سر کو رکہنا خواہ رکوع مین دیر تک سر جہکائے رہنا خواہ نیچا تکیہ اور بچہونا جس سے سر [illegible]

زمین کے مائل ہوا و سپر سر رکہنا ان سب امور سے احتراز کرین خواہ جن افعال سے مواد بہ طرف سر کے منجذب ہوتے ہین جیسے کلام
کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا اونہین بہی ترک کرین حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہین ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہے وجہ اوسکی یہ ہے
کہ حجامت مین اسقدر قوت نہین ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور قوی ہوا وسکا اخراج کرے بلکہ
مادہ کو جذب کرکے غلیظ کر دیتی ہے اسواسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہوجاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے۔ اور
جو خنازیر قبول اور تحلیل خود بخود پیدا کر چکے ہون اوسکی کیفیت اور حالت اولی پہر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس حجر کے
مشابہ سقیروس کے ہے۔ اگر خنازیر بڑے بڑے ہون اکثر جراح اونکا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دوائے حاد سے نہین کرتے
ہین بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج مین لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہین بایں نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تقرح خنازیر
کی ہوتی ہین۔ پس ضرور ہے کہ ایسی قسم مین خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ موضعیہ بہ نرمی
کرین۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلیخین حکیم ہے اور اوسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہے۔ خنازیر قاوہ متقرحہ مین بہت موثر
اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے۔ جن مراہم سے تسخین خنازیر مین پیدا ہوتی ہے
جیسے مرہم داخلیون اور کبہی اس مرہم مین ایک اور دوا شریک کرتے ہین کہ اوسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے
بیخ سوسن خصوصاً بنظر اوس خاصیت کے جو بیخ مذکور مین ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بہیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کریلے کی جڑ اور
زبیب کوہی اور جو انجیر قبل پختگی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہوجاوے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائین اوس
مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہین۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اوسکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بط کی چربی مکد بکجز و بیخ حنظل
شب یمانی اصل السوسن زفت رطب نصف جزء مجموع اجزا کو زیت کہنہ مین بطریقہ معلوم سحق کرین اور چربی اور زفت کو زیت مین گداختہ
کر لین۔ ایک اور مرہم ہے۔ جو خنازیر سخت کو ایکہفتہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن مین تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد جالینوس
ہے کہ اوسنے قاطاجانس مین تجویز کیا ہے۔ رائی اور تخم اونگن کبریت اور سمندر پہین زراوند مقل اشق زیت کہنہ موم مجموع ادویہ سے
مرہم درست کرین منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکہی جاتی ہین یہ ہے کہ زفت کو آرد جو خواہ عنصل مین آمیختہ کرکے استعمال کرین خواہ
بیخ کرنب مسحوق اور بیخ کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ سرکہ اور شہد کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ سرگین گاو یکجا یہ سب اجزا کہیکے خواہ سرکہ
مین جوش دیکر ان سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کرکے استعمال کرین۔ یہ دوا بہی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون
ایک جزو شہد مین یکجا کرکے استعمال کرین ایضاً بیخ کریلا ورق غار ہمراہ علک البطم کے کوٹ کر خواہ دونون کے خاکستر لیکر استعمال
کرین ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بہیڑ کی خصوصاً پہاڑی لڑکے کے پیشاب مین بہیگو کر لطوخ طیار کرین۔ ایضاً یہ دوا ہے
مرکی دس جزو اشق سات جزو دقیق بلوط پانچ جزو قنہ جسکو بارزد بہی کہتے ہین اور شہد مکہی کے چہتے کا فضلہ ہر ایک ایک جزو سب کو
کوٹ کر استعمال کرین۔ ایضاً کسی ہاون وغیرہ مین دبق ممضوغ یا مضوغ اور ریتا نج ہر واحد ایک رطل قنہ تین اوقیہ سب کو یکجا کرکے
استعمال کرین یہ لطوخ بہت نافع اور جید ہے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے صمغ صنوبر شحم خنزیر جسمین نمک کی آمیزش نہو فراسیون زنجار
سب اجزا ہم وزن لیکر لطوخ کرین ایضاً اشق ایک جزو فشور نحاس دو جزو شب یمانی اور بیخ ہر واحد چار جزو ان ادویہ سے
لطوخ طیار کرین۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے دوای قیطران اور دوای قثار الحمار اور دوای کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام اسندوس ہے

جو دوا حیات یعنے سانپ سے بنائی جاتی ہے اونمین سے سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کرکے اوسمین رکھکر
شد وصل کرکے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہوجاے سرکہ اور نصف وزن اوسکے شہد ملاکر استعمال کرین منجملہ ادویہ مرکبہ کے
وہ دوا ہے جو قرومانا سے اور حرف اور پیخال کبوتر ہمراہ زیت کی بنائی جاتی ہے اور یہ سب ادویہ جدا جدا بھی نافع ہوتی ہین اسیطرح
آرد کرسنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تنہا دقیق کرسنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضاً زبیب جبلی اور نطرون اور
راتینج اور دقیق کرسنہ شہد اور سرکہ مین آمیختہ کرکے استعمال کرین - بابونج سوسن اور تخم کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش
کے پیخال کبوتر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملاکر استعمال کرنا چاہیے کہ اوس سے بطور ضماد کے بنا ہوا عجیب النفع ہے
پیشاب اونٹنی کا اور اوسکو لبستہ کرکے لگانا بھی اس مرض کے علاج مین مجرب ہوچکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین سور کی چربی
وغیرہ ملاکر استعمال کرین - مغات یعنے میدہ لکڑی بھی ضماد عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کی مثل ہے - حکیم کندی کا قول ہے گوسپند
کے سینگ کی نرم نرم ٹکڑے جو اونکے سرے پر ہوتے ہین وہ بھی اسطرح پر مفید ہین کہ اونکو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہر روز دو درہم
پلاتین غالباً خنازیر بیخ و بُن سے جاتا رہے گا - واجب ہے کہ ہر مہینے مین ایک ہفتہ پلاتین - تا اینکہ زائل ہوجاے - یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ اونمین سرطانیت بھی ہوتی ہے ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب
ہے کہ ادویہ حارہ مذکورہ بالا روغن گل مین ملاکر چند روز تامل کرکے استعمال کرین تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جاے اور جو خنازیر
زیادہ گرم مزاج ہین اونکے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کرین - بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے
قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ دو چند وزن اوسکے حضض جو آب کشنیز مین تر کی ہو اوسکا استعمال کرین - اور آب کشنیز جزو غالب
رہے خواہ کوئی اور جزو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنی ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب اوسکی کمی بیشی مناسب ہو
اوسکا لحاظ رکھین خستہ شفتالو سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہے - اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ
لوہے کے ہوجاے چاہیے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہین اونہین پہلے باحتیاط تمام چاک کرین خواہ جو خنازیر قریب اعصاب
کے ہین اونکو نہایت ہوشیاری سے درست کرین اور حتی الوسع اگر اونکے چاک وغیرہ سے کسی طرحکا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کو
پہونچتا ہو بچاکر چاک کرین - ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آگہ جدید عصب راجع یعنے جو پٹھہ گردنین
بنام راجع باب تشریح مین موسوم ہوچکا ہے اوسپر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہوگی - کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک
جراحت نہین پہونچتی لیکن پٹھہ کسیقدر نمایان اور ظاہر ہوجاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اوسکا مزاج نادرست ہوکر فعل خاص
عصب کو باطل کردیتا ہے تا اینکہ پھر جب اوسکی تسخین کما ینبغی کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہے جب اوسکا فعل پورا
اور درست ہوتا ہے - کبھی جراح کی خطا سے نشتر وداج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ ترابی جب ہوتی ہے کہ وداج غائر تک نشتر کا صدمہ
پہونچے اسیواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسط اور چھیلنے کا جانب صحیح سے کرین چاہیے کہ جو مقدار متصل خنازیر کے ہے اوسی کو چھیلے اور
باقی کو بذریعہ دوای حادکے ساقط کردے اور جانب ماؤف کے چھیلنے پر متوجہ ہو مترجم کے مجربات مین سے ایک نبات
ہندی ہے جسے جھجھیر کہتے ہین اور وہ بیشتر اکثر ٹیلا اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جسے گوجرنا پالی کہتے ہین اوسکے سوا ہے اس
مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے حتا کہ اگر خنازیر مین سرطانیت بھی اور ناسور کی نوبت پہونچے اور تاکل پیدا ہوا ہو جب بھی

اسکا فائدہ کم نہین ہوتا بارہا تحریر کیا ہے اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہے **اورام صلبہ کا بیان** ورم صلب وہی ہے جسکا سقیروس نام ہے سقیروس خالص وہ ہے جسکے ہمراہ حس مع اور الم نہو اور اگر تھوڑی سی بھی حس باقی رہ جاوے اوسکو سقیروس خالص نہ کہنا چاہیے اور سقیروس غیر خالص اوس ورم کو کہتے ہین جسکے ہمراہ حس نہ ہو پہر درد مین اوسکو حس نہ ہوگا یہ ورم سقیروس کبھی سودا عکر الدم سے پیدا ہوتا ہے یا سودا ہے اصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آباری یعنے بشکل سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور کبھی سقیروس کا حدوث سودا ہے مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اسکا رنگ بدن کے رنگ کیطرف مائل ہوتا ہے اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے یعنے جس بلغم مین کسیطرحکی صلابت عارض نہوئی ہو سقیروس خالص کا رنگ اکثر مثل اسرب کی ہوتا ہے اور اوسمین تمدد شدید اور صلابت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی اوسمین جفتے سے پڑتے ہین اور رکھرکھرا ہوجاتا ہے اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہین ہے کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف ہوتا ہے اوسکا نام فوتوس رکھا جاتا ہے اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اوسمین بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرف منتقل ہوتا ہے۔ جو سقیروس ہے یا مبتدی ہوتا ہے یا مستحیل سقیروس مبتدی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقیروس مستحیل فلغمونی موجمرہ سے پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خالی مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہے اکثر احشا مین جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد ورم حار کے ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبردات یا لزوجت سے کرین سرطان کیطرف منتقل ہوجاتا ہے سقیروس اور سرطان کا قرب او بعد بموجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفاء ضربان کے اور ظہور رگون کا واگرد ورم کے اور رگونکا ظاہر نہونا اس سے دریافت ہوتا ہے **علاج** جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اوسمین حس ہو اوسکا علاج کرنا چاہیے بعد ازانکہ پہلے بدن کا تنقیہ اوس خلط سے جس سے مرض پیدا ہوا ہے کرلین اور اکثر یہ تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہین اگر خون مین کثرت سودا کی ہو اوسکے علاج مین اعتماد ایسی دواؤن پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلئین ساتھ ہی پیدا کرین اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اوس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ مین تجفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور واجب ہے کہ اوسکے علاج کی دو دورے کیے جاوین ایک دورہ مین تحلیل ایسی دوا سے جسمین زیادہ تجفیف کی قوت نہو اسواسطے کہ دوای محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہے اور جب دوا مین ترطیب کا اثر ہو اوس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دوای محلل کا درجہ حرارت دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو اور دوسرا دورہ معالجہ کا تلئین کا کرنا چاہیے اور یہ دورے دونون متعاقب ہون اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا ہے اور تحلیل کے دورہ مین عضو متورم کو اوسکی غذای خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اوسی عضو کی جانب مقابل کیطرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرحپر کہ عضو مقابل مین حرکت پیدا کرین اور اوسمین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی غذای خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اوسکی غذا کو بھی جذب کرلے اور جب وہ تلئین کا آئے غذا سے عضو متورم کو پر کرین اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل جذب غذا کا کرین اور زفت کا طلا کرین ادویہ محللہ و ملینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تحمل اور نکاثف تجویز کرنی چاہیے ایضاً شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ مین لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اوسمین دونو قوتین مجتمع ہون حمام مین بکثرت ٹھہرنا ایسے بیمار و نکو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہوکر سختی

ایسے سقیروس سے نجات محال ہے

زیادہ پیدا کرتا ہے اور اتنی قوت حمام مین نہین ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے جن محللات مین کسیقدر تحلیل ہے وہ یہی ہین
جیسے شحوم دجاجی اور مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاو اور نرگاوان اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاے ابابیل کی چربی اور بکرے کی چربی
اور گدہے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانورون کی جیسے شیر اور بھیڑیا اور چیتا اور ریچھ وغیرہ کی از قسم لومڑی اور
سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائرون کی جیسے باز اور باشہ جرہ ـ واجب ہی کہ ان چربیون مین مثل شیح ارمنی اشق اور مقل و شورہ
اور میعہ اور مصطگی کی بروقت آمادگی تحلیل کے ملائین اور تنہا یہ دوائین بروقت آمادگی تلئین کے مستعمل ہون سب چربیون سی بہتر
شحوم مذکورہ بالا مین شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ انمین تحلیل اور تلئین دونون کی قوت ہی
ـ واجب ہی کہ ان چربیون مین اور بھی دیگر ملینات مین نمک کی شرکت نہو اسلیے کہ نمک سی تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت
زیادہ بڑہتی ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کی اور دہوپ کی ہو کہ جسطرح دہوپ مین موم پگہل بھی جاتا ہے اور نرم بھی
ہوتا ہے اوسی طرح ان دواؤن مین بھی یہی قوت ہو کہ تلئین اور تذویب دونون پیدا کرے اور درجہ تجفیف تک نہ پہونچین ـ
منجملہ اون ادویہ محللہ کے جنمین تلئین بھی ہے مقل صقلبی اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لاذن اور
میعہ سائلہ اور زوفای رطب ہے اور بہتر یہ ہے کہ کنگی مین زیادہ نہو اور رطوبت مین اشد ہو مصطگی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے
ہی اور روغن حنا روغن سوسن اور انجیر اہلی اور روغن بید انجیر مین تحلیل و تلئین ساتہ ہی اسقدر ہے کہ قدر کفایت سی زیادہ ہے منجملہ ملینات
کے تل جینٹ روغن بزر اور تل جینٹ روغن کنجد غیر مقشر کے دونون کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینے کے اتار لیا اوسپر دالین
اور استعمال کرین دوای جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہے کہ قثاء الحمار اور خطمی کی جڑ دونون کو پیس کر نطرون نباتین
اور دونون کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جسوقت ورم مین نرمی ظاہر ہو چاہی کہ پرانی سرکہ مین اشق کو محلول کرین پہلے
دنون تک اور لطوخ کی طور سے استعمال کرین اور پہر دوبارہ تلئین کی تدبیر کرین ـ خواہ شورہ اور جاوشیر کو پکائین یا شورہ اور اشق اور مقل
کو یکجا کرکے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملاکر اور تہوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کرکے جب مثل مرہم
کے ہوجای اوسوقت استعمال کرین چرک حمام بھی اس بارہ مین زیادہ نافع ہے اگر اورام صلبہ کے مراہم کو داخل کرین اور اگر چرک
حمام دستیاب نہو اوسکے عوض مین خطمی اور نطرون داخل کرین ـ الضمدہ جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہین جو خنازیر کی
تحلیل کے واسطے بیان ہوچکے اور ضماد نارلبس اور قوباون بھی مفید ہے اگر ورم مین غلاظت زیادہ ہو تو اوسوقت سرکہ کا
استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرکے قوت مین عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ
استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چہوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیل مادہ کا اوس سے ہوجاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ
مین اثر کرنے والا ہے اوسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کردیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ
کا اور شرکت اوسکی ادویہ مذکور مین آخر زمانہ ورم مین ہونی چاہیے اول زمانہ مین اسکا استعمال مناسب نہین ہے اور جسوقت
تلئین مین مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دوران تلئین مین تحلیل کی فترات ہوچکے ہون اوسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا
کرنا چاہیے ـ اگر سرکہ کے استعمال مین نرمی کا لحاظ نہ ہے گا ضرور پٹھے کو مضر ہوگا اور تحجر پیدا کریگا زیادہ تر جرات طبیب کو استعمال
مین سرکہ کے اوسوقت مناسب ہی کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی مین پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ مین ورم سقیروس ہو بہی

اسلیے کہ برودت ابتدا ایسے ورم کو مضر ہے اگر ایسے ورم مین ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر وہ دوائین مستعمل ہون جنمین تسکین
وجع کی قوت ہو اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جنمین کسیقدر روغن شبت
بھی شریک ہو جب کسیقدر خفت پیدا ہو دوامین محللات زیادہ شریک کرین جیسے نطرون اور سرکہ اور اسکے بعد ماء الرماد اسکے بعد
مرہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہوے چکے **عرق مدنی کا بیان** ہندی زبان مین اسکو نارو کہتے ہین اور اسکی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے کہ بدن
کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہوکر پھول جاتا ہے اوسکے بعد آبلہ ہوجاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اوس سوراخ
سے ایک چیز سرخ مائل بہ سیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی وہی شئے مثل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد
کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کررہا ہے اور شاید کہ نارو در حقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے تا اینکہ
بعض طبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ ہے
جو فاسد ہوکر غلیظ اور سخت ہوگیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونون ساق پر دیکھا گیا ہے اور مین نے دونون ہاتھ اور پہلو مین
بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدنمین اکثر جبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اسقدر کھینچین کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر رہجاے
بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط اوسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جاے - جالینوس
کہتا ہے کہ مجھے اب تک اوسکی کوئی بات صحیح معلوم نہین ہوئی اور نہ اوسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح
چیز دریافت کہ اوسپر اعتماد کرون اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوے آنکھ سے نہین دیکھا - مین کہتا ہون کہ سبب
نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت یبس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض
شہرون کے پانی مین ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوسنے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریون کی عادت
بہراہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہین اکثر جن غذاؤن سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتی ہین اور جسقدر زیادہ مولدہ بارو
اور تیز ہوتا ہے اوسیقدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن مین چالیس یا پچاس نارو مختلف مقامات پر
پیدا ہوتے ہین اور باینہمہ مریض کو صحت ہوجاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہین اونمین تولد نارو کا
بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہین خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے
ہین اونکے ابدان مین بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور باکثر مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً کے باشندون کے ابدان مین زیادہ نکلتا تھا
اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خوزستان وغیرہ مین بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد
مصر وغیرہ دیگر بلاد مین بھی پیدا ہوتا ہے **مترجم** کہتا ہے ہندوستان مین زیادہ کثرت اس مرض کی حدود گجرات اور کوہ ابو
جودھپور ملک مارواڑ اور جو ایسے بلاد ہین کہ قرب سمندر کے آباد ہین انکے لوگون مین سنی جاتی ہے **علاج** اول تو نارو کو
نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اون بلاد مین جہان بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات مین کہ تخفیف
سبب اور مادہ کے کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہان کی فصد مناسب ہو کرین
اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طبیخ افتیمون خواہ استعمال حب قوقایا سے بالخصوص اور استعمال
اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جاے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام شیر خواہ اور تدابیر

جو مقامات گذشتہ مین مفصل مذکور ہو چکی ہین اونکا استعمال کرین۔ جب اثر نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب یہ ہے کہ اوس عضو کی تبرید بضمادات
مبردہ مرطبہ سے جیسے عصارات باردہ معروفہ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے کرے ایضاً خاص موضع ماؤف پر جونک لگا کر بھی کسیقدر
اخراج مادہ کر ڈالین۔ منجملہ طلاہای جیدہ کے یہ طلا ہے صبر اور صندل اور کافور اور مردا و زیرہ بزر قطونا شیر تازہ مین پیس کر لیپ کرین اگر مادہ پلٹ
نہ جای اور دانہ خواہ آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور پھیرنی والی مادہ کو بطرف دوسری جہت کی اور موجب تخفیف
ایذا اور تکلیف کی یہ تدبیر ہوتی ہے کہ مریض پے درپے تین روز برابر ایک درہم شبرم یا صبر کو استعمال کرے خواہ ایک وزن نصف درہم اور دوسرے
روز پورا درہم اور تیسرے روز ڈیڑھ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نارو کے مونھ پر گھیکوار کے لعاب اور لزوجت مین
کو لگانے اور اسیطرح ابتدای ظہور مین نارو کی یہی تدبیر درکار ہے اگر کارگر نہو اور نارو نکل آئے اوسوقت تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسکی بند
اور پیچیدہ کرنے کی درپے ہو اور کسی چیز سے برفق اور نرمی اوسے تھوڑا باندھے اور یہان تک صبر کرے کہ تمام و کمال نارو اندر سے باہر
نکل آئے اور ٹوٹ کر رہ نہ جاسے بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جای کہ اوسی کی بوجھ پر اقتصار کرین تاکہ اور
وہی وزن اوسکو اندر سے باہر کیطرف جذب کرنے مین کافی ہوگا اور بآسانی جذب کرے گا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر مین نہین
ہے اور بآسانی نکل آنے مین نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اسیطرح کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخیف اور اوسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول
آب گرم کے اور لعابات مبردہ کے اور ادہان کے جو باردہ ہون اور حرارت لطیف بھی اونمین ہو خواہ اور تدبیرات جو ازین قبیل ہون
کہ اونکے ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہو جائے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بآسانی نہین ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی
کہ روغن خیری خواہ روغن زنبق بلکہ روغن بان کی تلطیخ کرین اگرچہ کسی مرہم خواہ زفت کا استعمال نکرنا پڑے یعنے اگرچہ اسقدر زیادہ تسہیل
نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو۔ اگر حدس طبیب مقتضی اسکا نہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہو جائیگا
اور کوئی اور مانع چاک کرنے سے نہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کر کے نارو کو نکال ڈالین۔ اور اگر اخراج نارو کا نہ بذریعہ جذب مذکور
آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اوسکا آسان نظر آئے اوسوقت نارو کے تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنے روغن زرد کے
کرنی چاہیے جیسے اوپر بعض اورام کی باب مین مندرج ہو چکی کہ سڑنے کے بعد تمام اور کمال نکل آئیگا۔ ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے
کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نکرے اسلیے کہ ایسے ادویہ کا مال کار اکثر بطرف آکلہ کے ہوتا ہے۔ اگر اواخر مین اسکے تھوڑی نمک کی بجای
خلف کی مالش کرین اور ہمیشہ بلطف اور نرمی اسیطرح ملا کرین تمام و کمال نکل آئے گا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اوسکے
چاک کرین اور ایک سلائی کو اوسی مقام پر داخل کرین اور اوسکو اوٹھا لین یعنے اونچا کرین اور ہمیشہ ملتے رہین اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا
نکالین کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہین پورا نارو نکل آئیگا۔ اگر ٹوٹ کر نارو اندر کیطرف رہجای اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے
کوئی چارہ نہوگا چاک کر کے اوسکا پتا جب لگ جای اور پھر از سر نو اوسکا مونھ نظر آئے پھر وہی تدبیر کرین گے اور اسیطرح نکالین
اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جاسے فقط **تیسرا مقالہ جذام کے بیان مین** **ماہیت جذام کا بیان**
اور اسکے سبب کا جذام ایک مرض ردی ایسا کا حدوث بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن مین ہوتا ہے یعنے مرہ سودا تمام
بدن مین پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور ہیئت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور بیشتر اسکا فساد اسقدر زیادہ
بڑھ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص پر ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے تا اینکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہین اور قرحہ پیدا ہو جاتا ہے

جذام کے مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن مین پیدا ہوا ہے یعنے کبھی متقرح ہوتا ہے اور کبھی تقرح نہین بھی ہوتا ہے۔ کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے۔ خلط سودا کبھی ایک ہی عضو خاص کیطرف دفع ہوتی ہے اوس وقت صلابت خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے آکلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف جلد کے دفع ہوتی برش پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور قوبا یعنے داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی خلط سوداوی تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے اگر اسوقت عفونت بھی اس خلط مین پیدا ہو حمی سوداوی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہوکر ٹھہر جاے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض پر ہو سوء مزاج کبد کا یعنے جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون مین احتراق پیدا ہوکر سودا بن جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونون ملکر سبب جذام کے ہوتے ہین اسطرح کہ خون بسبب ان دونون سوء مزاج کے کثیف اور برودت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤنکا جو مولد سودا ہین اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام اوسوقت ہوتی ہین جب پی در پے تخمے بعد استعمال اون اغذیہ کے پیدا ہون اور حرارت اونمین عمل کرکے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنا دے۔ اسیطرح باوجود تشکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا اور بد خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اوپر حدوث جذام کے یہ ہین کہ مسامات کا انسداد ہو جاے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے محتقن ہوتی ہے اسیوجہ سے خون مین برودت پیدا ہوکر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنے مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال مین ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نکر سکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح سے ہوسکے خواہ قوت دافعہ احشا مین ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہے اوسکا دفع عروق مقعدہ اور رحم کیطرف نہ کرسکے خواہ مسامات راہ اندفاع کی بند ہون۔ کبھی ان سب معینون کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اون سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کے ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اوس رحم کے جہان اس نطفہ نے قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اوس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا ایام حیض مین ہو۔ جسوقت حرارت ہوا غذا کی ردائت کے ہمراہ جمع ہو جاے مثلاً غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظہ یا گوشت خر کا ہو خواہ سوء غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہوگا جسطرح کہ اسکندریہ مین چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سی ہو جلی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیے کہ خون مین اسکے ملنے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جوہر خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط مین بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اوسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اوس خون کی تجفیف بآسانی ہوسکتی ہے۔ کبھی مجذومین کی خونکی غلاظت اسقدر بڑہ جاتی ہے کہ اگر فصد اونکی کھولی جاے خونکی عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہین وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور کلہ مثل شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور

چہرہ جذامی کا مشابہ چہرہ اسد کے ہوتا ہے اس وجہ سے اسے داء الاسد کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہیں کہ
چونکہ جذامی کو جو شخص پکڑے اوسپر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا نام داء الاسد رکھا ہے۔ اگر جذام زائل
ضعیف اور خفیف ہو تو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بالکل [illegible] ہے اطبا کے ممکن نہیں۔ یہ مرض شروع میں
اور زمانہ ابتدا میں ہو اور موقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور ابتدا کے بعد ہرگز علاج نہیں ہوتا ہے۔ جو قسم
جذام کی سوداء صفراوی سے پیدا ہو اوسمیں ہیجان اور التہاب زیادہ اور اعراض اوسکی نہایت سخت اور سوزش شدید
اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جذام کا مادہ سوداء ثقل خون ہے وہ نہایت مظلم
اور اوسکے اعراض میں سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہیں ہوتا ہے جو قسم جذام کی سوداء محترقہ سے پیدا ہوتی ہے یا سوداء
صفراوی کے اعراض میں ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر میں کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج
کو فاسد کر ڈالتا ہے اسلیے کہ اس مرض کی کیفیت یعنے برودت اور یبوست خلاف کیفیت ما بہ الحیوۃ یعنے روح کی ہے کہ وہ حار
رطب ہے تا آنکہ جب اس مادہ کا اثر اعضای رئیسہ تک پہونچتا ہے تو ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور
اعضای نرم سے ہوتی ہے کہ اوس مقام کے بال پراگندہ ہوکر ٹوٹنے اور گرنے لگتے ہیں مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بیشتر نوبت
تقرح کی بھی پہونچتی ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام [illegible] اور اثر کرتا ہے یہانتک کہ اگرچہ اول اول اس مادہ کا
احشا میں ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہیں اور مادہ کا اثر قبول کرنے میں
زیادہ مستعد ہیں بلکہ مجذوم اکثر مر جاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچنے بھی نہیں پاتا یعنے باوجودیکہ مرض اور زیادتی کا
درجہ یہانتک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ رہتے ہیں اور اسیطرح اعضای رئیسہ بھی سالم رہتے ہیں مگر اطراف سب خراب
اکثر اوقات ہوتے ہیں اور موت ایسی مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص میں
جذام کو کہتے ہیں اور جس عضو میں سرطان پیدا ہوا اوسکی صحت اور اوسکا عود حالت اصلی پر مترقب نہیں ہوتا پھر جذام کہ سرطان
عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اوس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام میں ایک ہی
چیز تمام بدن میں ہوتی ہے یعنے مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کرنا اشتغال دفع مرض میں ہوگا اور جو اعضای
سالم ہیں یعنے سوداوی خلط سے سالم ہیں اونمیں بار نہ ڈالیں گے اور سرطان میں یہ بات نہیں ہوتی ہے **علامات جذام**
جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مایل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے اور آنکھ میں تیرگی مایل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے سانس میں تنگی آواز
بیٹھتی جاتی ہے اسلیے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور چھینکیں زیادہ آتی ہیں۔ آواز میں غنہ پیدا ہوتا ہے جیسے عوام
لوگ ناک میں بولنا کہتے ہیں اور بیشتر ناک میں سدہ پڑ جاتا ہے اور خشم یعنے فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور بالونمیں کمی اور وقت
یعنے باریکی پیدا ہوتی ہے سینہ اور چہرے کے اطراف میں پسینا زیادہ نکلتا ہے بوی بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بو
منتن یعنے بدبو ہوتی ہے اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہیں سب نمودار ہوتے ہیں مثلاً نیت فاسد اور
حقد یعنے کینہ کشی سو سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہوں اور سوتے وقت اوسے ایسا معلوم
ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار عظیم پڑا ہوا ہے اور اوسکے بالونمیں انتشار شروع ہوتا ہے اور سپید بھی ہو جاتے ہیں خصوصاً جو بال

[illegible] اگر سفید بال ہین کو [illegible] ہی ہوجاتے ہین اور کبھی بال انکی جڑ [illegible]
ہوجاتے ہے اور [illegible] بڑی اور [illegible] باقی رہتے اور چہرہ لوجہ [illegible] کے بدبو [illegible]
اور رنگ سیاہ ہوجاتا ہے [illegible] سے [illegible] پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گرمی [illegible]
ہین شبیہ [illegible] کی [illegible] ہین طالطوس کہتے ہین پیدا ہوتی ہین دونون ہونٹھ موٹے [illegible] ہوجا
ہین ضیق نفس کی اسقدر [illegible] نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہے اور پہر جوایک [illegible] کی قسم خاص بہی نمودار ہوتی ہے
آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے [illegible] قرحے پیدا ہوتے ہین ۔ اگر جذام ساکن نہو یعنے مادہ جذام کا متحرک [illegible]
غضروف سڑنے لگتا ہے اوسیطرح جو غضروف اطراف اور جوڑون پر واقع ہین اونمین بہی تاکل پیدا ہوتا ہے اور [illegible]
رطوبت بدبو بہنے لگتی ہے آواز پست اور مخفی ہوجاتی ہے اور تمام بدن مین کوئی بال باقی نہین رہتا جو گر نہ جاوے اور رنگ
بہت ہی سیاہ ہوجاتا ہے ۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ قوت مین اسکے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت ترویح کی بوجہ
برودت مرض کے کمتر ہے اسی جہت سے بطی ہوتی ہے مگر تواتر ضرور ہوتا ہے اسی واسطے کہ [illegible] سرعت اور عظم نہو تواتر [illegible]
ضرور ہے جیساکہ فن کلیات مین ثابت ہوچکا ہے **علاج** واجب ہی کہ جذام کے مرض مین مبادرت اور جلدی استفراغ [illegible]
کے کرین اور تنقیہ عام اتنا جلد کرڈالین کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن مین خون فاسد کی کثرت ہے بہت
جلد فصد کرنی چاہیے اور خوب گہری فصد کرکے اخراج اوس خون کا کرین اگرچہ دونون ہاتہ کی فصد کیون نہو اور اگر یہ بات
یعنے کثرت خون فاسد کی دریافت نہو پہر فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ فصد بڑی رگونکی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہے اور
اوسکی مضرت بہ نسبت منفعت کے بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض مین فصد کی اجازت متفرق اوقات مین دیتی ہی
کہ چہوٹے رگون کی فصد کہولی جاوے جیسے عرق جبہہ اور وداجین اور ناک کی رگ وغیرہ اگر بڑی رگون کی فصد کرنے مین
خوف مضرت کا ہو اور خون سوداوی بارد ظاہر بدن مین دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کی زیادہ نافع ہوگی اسیطرح
جونک لگانے سے بہی زیادہ نافع ہے ۔ لیکن اکثر اوقات توایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض مین فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے
ایک بہی ضرورت فصد کی ہے کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہے اور کبہی وداج کی فصد کی بہی ضرورت ہوتی
ہے جب کہ بحۃ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق پیدا ہوجاے ۔ جب مجذوم کی فصد کہل جاے پہر اوسے ایک
ہفتہ تک راحت دینی چاہیے بعد ازان استفراغ دوسرے قسم کا کرین اور مسہلات مین ایارج لوغاذیا اور ایارج فیقرا شحم حنظل کو اختیار کرین
اور اون مطبوخات اور حبوب سے استفراغ کرین جو افتیمون اور اسطوخودوس بسفائج ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد حجر ارمنی
سے مرکب ہون اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کرین کچہ خطر نہین خصوصاً اگر خلط صفراوی بہی ہمراہ خلط
سوداکے ہو ضرور ہے کہ اخلاط مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کو اضافہ کرین اور بادر یطوس ان بیمارون کے واسطے بہت عمدہ
ہے اور ایارج فیقرا خصوصاً اگر سقمونیا سے اوسکی تقویت کرین مجذوم کا عمدہ مسہل ہے خصوصاً اگر کسیقدر خربق بہی داخل کرین
خواہ حجر ارمنی کو شریک کرین گرمی کی فصل مین واجب ہی کہ ادویہ مین تخفیف کا لحاظ رہے اور منضج مین کوئی دوا قوی الاثر [illegible]
تاکہ مادہ کو ثوران اور جوش مین لاے اور بعد اسکے تعدیل ہین خلط کے اسی طرح اخراج خلط کے واسطے ایسی دوا اختیار کرین جو

تو ان اخلاط کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذومین کیواسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ کہ دس درہم انخواہ پانچ درہم ہیر اسنگ نصف درہم زبیب خستہ برادہ نصف درہم تین ابریق پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہجای نچوڑ کے صاف کرین اور آٹھ درہم شہد خالص داخل کر کے استعمال کرین — بدن پر مجذوم کی تمریخ روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین بیٹھے تاکہ روغن پگھل جای خواہ ہتہر قدم ٹہلے اور داہنے بائین اولٹے پلٹے اور پیٹ اور پیٹھ کے بھل لیٹے اور روٹی شہد کے ساتھ کھاے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات روز پلانی چاہیے اور ہر روز طبخ جدید درکار ہے — جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ اونکو کافی نہین ہے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینے مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال مریض کا حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے — کبھی ایسی ایک دوا ہر روز پلاتے ہین کہ ایک دست خواہ دو ہی آجایا کرین وہ دوا اوسی قسم کی ہے کہ چالیس دن تک مقدار شربت مین کم کر کے دیجاتی ہے اور یہی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہو چکی ہین انہین مین سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہے — جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دواے غیر قوی بمقدار کثیر اوسکا استعمال سال بھر مین ایک مرتبہ فصل ربیع مین اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو تین مرتبہ استعمال کرتے ہین — مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ اون غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین ضرور ہے اسیطرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے نسخہ سعوط دار فلفل مامیران شیطرج جوز بیرنج کہ ہر ایک درہم عصارہ بخنگست تین قوطل پانی مین جوش دین تاکہ سب پانی جل جاے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھین اور جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہو چکے جنسے خشکی پیدا ہوتی ہے تو سعوط مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے — یہ بھی واجب ہے کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو مجفف اور محلل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور تعب اور غم سے بھی اونکو بچانا چاہیے — اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کیطرف جو مخالف اثر ہواے اول کے ہو اونکو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال تر با کرانا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن یہ تدبیر اوسوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہو چکا ہو اور یبس کے پیدا ہو جانے کا خوف ہو — اور صبح کو بعد تقاضاے حاجت اور دفع فضول امعا کی ریاضت اونسے کرانی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور مشق آوازی کرنا اونہین ضرور ہے اور اونکا اوسی پر ٹھہرے رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کرین اور کشتی لڑین — اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اونکے بدن کا کیا جاے جب پسینا نکلے پونچھ ڈالین اوسکے بعد گرم ہونہین ادہان معتدلہ سے تدہین کرین اور جاڑونمین ادہان مرطبہ سے اور اکثر اوقات مقویات ادہان کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ اوایل مین انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور بانہ ہمراہ سرکہ کے اور مثنبیر تمریخ روغن کے ہمراہ عورت کے دودہ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے جب یبس زیادہ بڑھ جاے اسی کا سعوط بھی کرایا جاتا ہے — اگر غشی کا ہیجان ہوتے کرانی چاہیے — بہتر یہ ہے کہ پہلے استحمام کرین اوسکے بعد تمریخ کیجاے جب استحمام کرین اوسکے بعد تمریخ روغن آس اور روغن مصطگی اور روغن تفاح گرم یعنی شگوفہ انگور سے اور روغن دارشیشعان اور روغن قسط سے اطراف پر کرنی چاہیے اوسکے بعد معالج کو چاہیے کہ آدھے گھنٹے تک اونہین راحت دے اور پھر بذریعہ پر وغیرہ کے قے کرا کے بعد ازان کسیقدر تسنین پلا کے اور اکثر انکے بدن کی تمریخ مین حاجت الطاف کے چیمین نظرون اور کہیت پڑتی ہے ... جب الفاد

اور سپیش جو بخار بذریعہ ادسکے ... و آرد و شیر وسکے پراور نجاست ہین بلکہ پانی اور صعتر اور فلفل اور ... عمدہ ہے
خردل اور صبر اور فوتنج سے ہوتی ہے اور انھین ادویہ سے ضماد کرنی کی اجازت ان لوگون کو جنکے بدن کے ... ہو
بلکہ بیشتر احتیاج فرفیون تک کی ہوتی ہے اور یہ تدبیر اوسوقت کرنی چاہیئے جب بہ تکلف اونسے استعمال ... کے ...
ہوا ورپیپ ... اور تکیہ بدن سے برا ہو اسلیے کہ پسینا مجذوم کے بدن سے نکلنا فائدہ جدید ... کے علاج ...
برا ... پسینا اور قنطارغان یعنے قنطارغان سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے تمریخ اسکے بدن کی تیز ...
ہوتی ... بہت عمدہ اوسکے حمام مین نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جسمین جامہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو ۔ مجذوم
واجب ہے کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائین انکے پینے کے لائق ہین سب سے بڑھکر تریاق فاروق ہے جو بشرکت سانپ کی پوست ...
طیار ہوے اور قنطارغان اور تریاق اربعہ اور دیگ بہ دیگ چنانچہ اونکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی انھین ادویہ سے سفوف بھی
کراتے ہین اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہین بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب مین جو غلیظ ہو خواہ انھین ادویہ
کو طلا کر استعمال کرتے ہین اور اقراص عنصل بھی مفید ہین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جس قسم مین ہو
اور اثر ایسے گوشت کا بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کے واسطے مگر مناسب نہین ہے کہ سانپ زمین شورہ زار کا ہو خواہ ریگستان
سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ مین زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی اور نہ ایسا سانپ
زہردار ہو کہ جس سے ضرر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور ہین جو
پرانے ٹیکرے پر رہتے ہین نعوذ باللہ من شرورہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیئے اور سر اور دم اوسکی
ساتھ ہی کاٹ کر ملاحظہ کرین اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اوسے ترک کرین اور جسمین
یہ صفت نہ پائی جائے اوسکو اختیار کرین کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہے جو سر اور دم کاٹنے کے بعد دیر تک تڑپے اور
خون اوسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازانکہ اوسکا تڑپنا برطرف ہو آلایش سے پاک کرکے اوسی طرح پختہ کرین جیسا ہم آگے بیان
کرینگے اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیئے ۔ جس شراب مین سانپ مرجاے خواہ پھپھوند پیدا ہو اوسکے
استعمال سے ایک قوم نے محض براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کے ایک مجذوم کو پلایا تاکہ وہ مرجاے اور اوسکے گند سے راحت
ملے مگر بتقدیر خداے عز و جل مجذوم کو شفاے عاجل حاصل ہوئی خواہ یہ شراب بحکم حاکم واسطے پیدا کرنے مرگ مفاجات کے پلائی تھی
یا ایسے سانپ کو فقط براہ اطاعت کسی خواب اور رویا کے کھلایا تھا نمک افاعی کا بھی بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا
افاعی کے ساخت کی یہ تدبیر ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کرکے اندرونی آلایش
آلایش سے کراث اور شبت اور حمص اور تھوڑے نمک کی شرکت کرکے پکائین بہت سے پانی مین تاکہ مہرا ہو جاے اور اوسکے بعد
اور سیلان حق کر الگ کرین اور گوشت رہنے دین پہلے گوشت کھلائین اوسکے اوپر شوربا پلادین اسطرح سے کہ میدہ کے
روٹی کا ٹکڑا کھلا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائین خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کے پی جاے ۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ
کرتے ہین تاکہ خوش ذائقہ ہو جاے ۔ اس کا نفع کبھی ابتدا مین کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اور تھوڑے دنون بعد دفعۃً اسکا فائدہ
یکبارگی ظاہر ہوجاتا ہے ۔ اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہوجاتا ہے ۔ علامت ظہور

فائدہ ـ اس مرض مین بعد معالجہ مذکورہ کے اور نیز علامت پہونچنی اوسوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ استغنا کی ترک کیا جاتا ہے جذام کا بدن پھوٹنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا انتقاع کے عقل اوسکی زائل ہوجاتی ہے اوسکی بعد پوست بدن کے گر پڑتی ہے پھر اچھا ہو جاتا ہے ـ اگر مجذوم کو سدر یعنی زوال عقل نہوا اور نہ بدن اوسکا پھول جاسے مگر بھی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہوجاسے ـ اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک بھی دوا بیان کی ہے کہ سود سالخ یعنے کالا جو کینچل ڈال چکا ہو ذبح کر کے دفن کرین یہانتک کہ اوسمین کیڑے پڑ جائین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہے تین دن ہر روز بوزن ایکدرہم سے کھلائین اوسکے اوپر شراب عسل پلائین ـ جس چیز مین قوت سانپ کی ہے اوسکی مالش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کر کے مالش کرین ـ اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے ـ کالا سانپ جو کینچل ڈال چکا ہے اوسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ شیطرج تر و تازہ پنج لوف یعنے ازوی ملدیو اوقیہ داخل کر کے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب مہرا ہوجاوے بعد ازان اوسکی ہڈی پسلی نکالکر بدن کے بال ترشوا کر مالش کرین اور آٹھ دن تک بھی تدبیر کرتے رہین یہ امر بیان ہو چکا ہے کہ ادویہ افعوشیہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گر جاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے گر تی ہے اور اوسکے بدلی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کے ادویہ مرطبہ معتدل سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب یبس زیادہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سعوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اوسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین ـ ایضاً چربی درندہ جانور ونکی اور چربی گدھ سیاہ اور سپید کی اور چربی طیور کی اور اسیطرح روغن قسط اور داشیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہے اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کر کے مضر ہوگی ـ مشروبات جیدہ مین سے بزر جلی اور دوا سلاحفہ دودہ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق النفس یا عسر النفس خواہ بحجہ الصوت پیدا ہوا اور بوزمانہ فترا اور آرام وہیجان دو استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے اوسوقت بھی دودہ کا استعمال مناسب ہے ـ لیکن واجب ہے کہ دودہ کا استعمال دوہنے کے ابعد فوراً کرین کہ ابھی اوسکی گرمی باقی ہو بھیڑ کا دودہ زیادہ مفید ہے اور اوسقدر پلانا چاہیے کہ ہضم ہو جاسے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنے کوئی ضرر اور ادویہ کے ترک سے پیدا نہو وہ بھی جائز ہے اور اگر پلانا دوسری چیز کا ضرور ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہو سوای چیز نفی یعنے صاف اور پاکیزہ روٹی کی نسبت امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملائین جو آیندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کسیقدر درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودہ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزین استعمال مین لائین کہ قے ہو جایا کرے فقط اونہین اشیا کی جہت سے تا کہ کسی اور مقی کی ضرورت نہوا ور استفراغ اون چیزون سے کرائین جو اوپر مذکور ہو چکی ہین پھر دوبارہ اگر حاجت ہو دودہ کا استعمال پھر کرین اوسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ یہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ کرین ـ جن بیمارونکا مرض مستحکم ہو چکا ہے اونکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اونہین مسہلات قویہ دینی کی ضرورت ہے ـ اسلیے کہ مقصود اونکے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ اونکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور اون فضول کا انفصال بدن سے نہین ہوتا اور نہ اونکا اخراج ممکن ہے فقط ترقیق اونکے مواد کی اسواسطے کیجاتی ہے تا کہ بطرف امعا کے

اما ہو امنداسہالات تنقیہ اس غرض کو پورا کرسکتے ہین اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انتعاش اور تحلل پیدا کرے
منجملہ ادویات صالحہ ہین سے اونکے واسطے ایک یہ دوا ہے سرکہ ڈیڑھ اوقیہ قطران ڈیڑھ اوقیہ عصارہ کبیبن بری تین اوقیہ سب
ملاکر صبحکو استعمال کرین اور شام کو بھی یا برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کرین خواہ
بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ فصل بوزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ گوگرد پانچ
درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کے مثل لعوق کے استعمال کرین۔ عصارہ فوفج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک اونکے واسطے مفید
ہے اور نمکین مچھلی کا بچی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کرین اور کل حریف اور تیز چیزون سے اجتناب کرین مگر واسطے قے کرنے
کی اونکا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہین مگر وہی چیزین جو مصالحہ گرم مین پڑتی ہین اور تیز بھی
ہین جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضای مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور درز ہین
سر کے اور بیخ حنجرہ صدغین اور قفا اور دونون ہاتھ کے مفاصل اور پاون کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہین۔ کہ ابتداء عروض جذام
مین مقدم سر پر جو یافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہان بال جبہ کی
بطرف پیشانی نہین اوگتے ہین ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائین طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنے گدی کے
اوپر اور دو داغ نزدیک دو درزونکے جنکا قشرتین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سبک و باریک
سے لگائے جائین اور سر پر اگر داغ لگایا جائے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی ٹھلجائے گو یہ بات چندبار مین پیدا ہو مگر اسکا
خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک نہ پہونچے کہ اوسکے مزاج کو فاسد کردے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتھ سبک نہین
ہوتا اکثر ونکو ہلاک کرڈالتے **مرکب ادویہ جو مجذوم کو نافع ہین** بزرجلی اور بتیسی جو قایمقام لحم افاعی کے ہے اس مرض
مین اور منجملہ اونہین ادویہ کے دواء السلاحہ ہے بزرجلی کے نسخے بہت سی ایسی ہین کہ اونکو حکماء ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ نے
اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ملدر دس درہم دار فلفل پانچ درہم بتیس سپید اڈہائی درہم
کوٹکر روغن گاو مین لت کرکے بذریعہ شہد کے معجون کرین مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اسکے
ہمراہ ہموزن دواء المسک بھی شریک کرین اسکی منفعت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دواء المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فادزہر کے
ہے **صفت** ایک معجون کی جسکا نام بزرجلی اکبر ہے اور اوسکو جواندران دارو کہتے ہین جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق
اور قوبا اور بادا صفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل مین ثبات پیدا کرکے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کیواسطے
بھی مفید ہے اور غش کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسے علماء ہندوستان نے اپنے بادشاہونکے واسطے ایجاد کیا ہے **اخلاط اوسکی**
ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوز بوا قشور کندر اور منورقو۔ اور فلفل دار فلفل و فلفلمونہ تار قیصر یعنے ناگیسر اور
نار مشک اور کندس اور عصارہ اسقیل سانج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بتیس کبود بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائین
کوٹ پیسکر چھانی جائین اور بتیس کو جدا گانہ پیسنا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا مونہہ اور ناک کے نتھنے بند کرکے
اور قبل بند کرنے کے روغن گاو سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اوسکو پیسے اوسکے بعد قند جرائتی بہت عمدہ خواہ قند سنجری
بوزن اڑہائی من بوزن رومی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک مٹی کی دیگ مین رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جسمین قند گھل جاے اور بقدر

قوام بھی پیدا ہوا [illegible] اور خوب باریک سفوف ادویہ [illegible] اور اچھے [illegible]
بوزن ایک مثقال [illegible] ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کریں صفت معجون [illegible]
ہندی ہے از قسم [illegible] اور یہ دوا بھی نافع ہے کہ بالونکی پراگندہ ہونے کو اور بال کے [illegible]
بھر یعنی دمہ کو اور خفقان کو نفع کرتی ہے اور خواہش طعام مین اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا اور [illegible]
نزیح اور ناسور کو مفید ہے [illegible] لطافت جوانی پیدا کرتی ہے اور [illegible] کو بھی سودمند ہے صفت [illegible] اولی سلاحہ [illegible]
بول بزر کو بھی [illegible] دو سو ساٹھہ مثقال اس دوا کا نام سلاحہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ پہاڑی بکریان [illegible]
ہوتا ہے ایک پتھر پیدا [illegible] پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاحہ نام ہے انکے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہوجاتا ہے اور مثل قار کے
چکنا اور رقیق ہوجاتا ہے الغرض دو سو ساٹھہ مثقال سلاحہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دہمشت یعنی غار اور قرفہ جوز بوا بسباسہ اور عود اور بالہ
اور زنگار اور طباشیر اور کنجوہ اور [illegible] اور ماقیس اور زنار قیسر ظ یعنی ناگیسر [illegible] چار مثقال اور مقل یعنی گوگل دو سو ساٹھہ مثقال شکر طبرزد
ایک سو چالیس خواہ ۴۴ مثقال زر سرخ چاندی خالص نحاس [illegible] سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھہ مثقال اجساد فلزات کو جلا کر کشتہ
کرین اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ چھانین اور سب دواؤنکو شہد [illegible] کے ذریعہ سے ملائین اور کسی سبز رنگ کے برتن مین
رکھین اور ایک مثقال اسکے مقدار شربت ہے شیر گوسپند کے ساتھ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اوسمین شہد کف گرفتہ چھاسٹھہ مثقال اور
روغن زرد چھتیس مثقال داخل کرین بہتر ہے اور اگر بعد ملانے شہد وغیرہ کسیقدر آنچ بھی دکھادین نہایت عمدہ ہوگا اسلیے کہ پکانے
سے کچھ مقدار بھی بڑھے گی اور اکیس دن مین بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج پکڑ لے گی صفت احراق فولاد کی [illegible]
تیز بنائین اور بعد ازان ہلیلہ بلیلہ آملہ پانیمین جوش دین اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کرین اور تانبے کی دیگ مین رکھین اور اوسکے
نرم آنچ کرین اور فولاد کے تیزونکو اوسمین گرم کرین جب سرخ ہوجائین اوسی پانیمین بجھائین پھر دوبارہ آگ مین سرخ کرین اور پھر بجھائین اسیطرح
اکیس مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھارین جو کچھ ثفل اسمین تہنشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہے بعد ازان اوس دیگ کو پھر آگ پر [illegible]
چڑھائین اور فولاد کے ٹکڑے گرم کر کے اوسمین بجھائین اکیس مرتبہ اور اوسکا بھی ثفل جو کچھ ہو جدا کرین تاکہ آٹھہ مثقال اسکا ثفل [illegible]
مثقال فولاد کا [illegible] سولہ مثقال ہوجاے اسیطرح نحاس کو بھی بجھائین کہ اوسکا ثفل بھی آٹھہ مثقال کو پہونچے اور چاندی کی احراق
کی تدبیر ہے کہ پہلے [illegible] سوہن سے ایسا باریک برادہ کرین جیسے مٹی پسی ہوئی ہوتی ہے بعد اوسکے ماء الملح خواہ نمک محلول مین کسی
لوہے کے برتن مین پکائین تاکہ بخوبی جل جاے اور فقط نمک کی پانیمین پکانے سے احراق نہو کسیقدر زرد گندھک اوسمین شریک کرین
کہ اب ضرور سوختہ ہوجائیگی اور آٹھہ مثقال اسمین سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسی طرح پہلے برادہ کر کے ایک مثقال سیسا بھی
سوہن سے برادہ کرین اور اسکے بعد کسی ظرف آہنی مین دونون کو رکھکر ماء الملح ڈال کر جوش دین تاکہ سب پانی جلجاے اور سونا اور
سیسا باقی رہ جاے اوسکے بعد ہاون دستہ مین اسقدر پیسین خوب باریک ہوجاے اور بعد ازان ادویہ مین آمیختہ کرین تصفیہ
سلاحہ کی تدبیر یہ ہے کہ آب خشک اور بول البقر دونون کو سلاحہ پر [illegible] ایسی جدید برتن مین رکھکر ڈالین کہ سلاحہ کی اوپر [illegible] پانی
آجاے اور دھوپ مین تمازت کو رکھین [illegible] ایک گھنٹے تک بعد ازان خوب ملائین اور پانی اوس سے جدا کر کے کسی نئے برتن
مین رکھین اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ مین رہنے دیں اور جو کچھ ثفل اس پانیمین ٹھہر جاے اوسکو الگ کرلین پھر بار دیگر

اسی طرح آب خشک اور رب سوس اور رب البقر اوسپر ڈالین اور وہی تدبیر جوا، ہرگاہ رسی کرین حتی کہ تین مرتبہ اسیطرح تدبیر کرین اور بعد ازان انکو
دھوپ مین رکھین تاکہ غلیظ ہو جاوے اور مشابہ شہد کے ہو جاوے قوام مین اور یہ مثل قاوہ کے ہو صفت سلاحہ صغرے اور اوسکے
منافع بھی مثل منافع ... کے ہین ۔ سلاحہ صغرٰی ایک جزو اور کوزہ یعنی مثل چار جزو لیکر دونوں کے ہموزن شہد خالص اور سب کے
برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاو ملاکر کسی شیشہ کے برتن مین ... رکھین اور ایک مثقال شیر مادہ گاو نیمگرم کے ہمراہ
استعمال کرین صفت دوائی جو نافع ہے جذام کو بلیلہ سیاہ خستہ برآوردہ ہلیلہ ... املہ خستہ برآوردہ زنجبیل ہر یک دس درہم نانخواہ
۵ درہم ہیرا ہینگ تین درہم زبیب خستہ برآوردہ نصف مکوک بارہ رطل بغدادی ... جو ہموزن تین دواریق کے ہے جوش دین اور
جب ثلث یعنی آٹھ رطل پانی جلجاوے اور چار رطل باقی رہجاوے تو اوسے صاف کرین ... اور صاف کرکے شہد بقدر ضرورت ڈالین اور بقدر
ایک رطل کے مقدار شربت ہو ۔ اور جس طرح مریض بیٹھجاوے بدون تحریک اوسکے بدن کی مالش روغن گاو سے کرکے اوسے دھوپ
مین بٹھائین اور اتنی دیر تک بٹھائین کہ پسینا برآمد ہو اور اگر طاقت وفا کرے تو قدم ٹہلنے کی تکلیف اوسکو دین اور تھوڑی دیر تک
اوسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائین کروٹ لٹائین اور ایک قدر پیٹ کے بھل اور اسیطرح پیٹھ کے بھل لٹائین اور روٹی
اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہین اور ہر روز دوا کو خوشبو کرکے استعمال کرین **صفت طلا کی جو واسطے**
جذام کے کالا سانپ جو کینچلی گرا چکا ہو لیکر ذبح کرین اور کسی دیگ مین اوسے رکھکر اوس پر پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک
اوقیہ اور شیطرج ہندی تر و تازہ اور بیخ لوف کہ دو دو اوقیہ سب کو آتش نرم مین پختہ کرین تاکہ سانپ بالکل مہرا ہو جاوے بعد ازان اوسکو
وغیرہ سے ایسا صاف کرین کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہوجائین اور بعد ازان ثفل کو کسی شیشہ کی ظرف مین رکھدین جب ارادہ
استعمال کا ہو بکبارگی دونون ابرو اور سر کے بال منڈوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کرین **دوسرا طلا** مویزج اور بلیلہ اور آملہ ہر واحد
ہموزن لیکر زیت انفاق مین پختہ کرین ۔ اور مقام مناسب پر لگائین ۔ لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جو بتانده ...
اور گلنار سے اوس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہے **غذا مجذومین کی** وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے
گوشت اون طائرون کا جو معروف اور مشہور ہین اور اونکا شوربا طیار کرکے استعمال کرین اور مچھلی تر و تازہ جو خشکی ... ہو
اور اوسکا گوشت سبک ہو اور اوسمین ابازیر کی بھی شرکت کرین جو ضروری ہین جیسے اوپر اونکا بیان ہو چکا بہتر غذا مجذوم کی
جو بقشر کی روٹی اور خندروس یعنی جوار کی روٹی اور حیدری جوان دونون سے بنائے جائین اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی
ہوتی ہے کہ اوس غذا مین چقندر خواہ مولی اور گندنا بھی ملائین ۔ مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً قبل
تنقیہ کے جیسے کبر اور رازیانج اور کراث وغیرہ اسلیے کہ ان دواؤن سے اونکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذا کا
تنقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کی آمادگی اندفاع پر بخوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال
کرنا چاہیے مچھلی نمکین اس مرض مین غذای جید ہے اور ہم مریض کو زیادہ آمادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پر جسوقت اوسے قے
کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اوسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کرنب کا استعمال بھی مریض جذام کے واسطے
نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہے ۔ اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور
انگور تازہ خشک اور بادام بریان اور فرطم اور حب صنوبر اور جو چیزان ادویہ سے بنائی جاوے وہ بھی نافع ہے ۔ اگر ہضم ہو جاوے

دن بھر مین دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلیے ایک مرتبہ کی غذا انکو مضر ہے - اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے مناسب نہین ہان تھوڑی سی شراب کا مضایقہ نہین ہے اور جب ہیجان مرض مین سکون ہو اوسوقت اگر شراب رقیق سے جو بہت کہنہ نہو مقدار معتدل تناول کرے جائز ہے - جو بال بھون اور پلکون وغیرہ کے گر پڑے ہین اونکا علاج دار الثعلب یعنی بال خورہ کا کرنا چاہیے اور جملہ وہ چیزین جو باب زینت مین ہم بیان کرینگے اونکے علاج کے واسطے مفید ہین

فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان

سوای اون چیزون کے جو متعلق جبر او کسر کے ہین - اس فن مین چار مقالہ ہین

مقالہ پہلا جراحات اور زخمونکا بیان

بیان عام تفرق اتصال کا ہم نے کتاب اول فن کلیات مین بیان تفرق اتصال کا جسقدر اوس مقام کے مناسب تھا کر دیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملا چند احوال ایسے بیان کرتے ہین جنکا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے - اب ہم کہتے ہین کہ ہمکو اکثر بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جاتا رہا ہے اور اونمین تفرق اتصال پیدا ہوا ہے اونکی اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو اونکا اتصال بر طرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اوسطرح پھر ہو جاے اور یہ بات لحم زاید مین مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کی تفرق اتصال مین اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا ایک دوسری سے تماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نہ کرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال مین مقصود ہوتی ہے ہان لڑکونکی ہڈیان چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہین اونمین کبھی حالت سابقہ پر عود کرنے کا خیال اور اصلاح کامل کی امید ہوتی ہے - پٹھوں اور رگونکا یہ حال ہے کہ بعض اطبا اونکا بھی دوبارہ جوڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہین بلکہ وہ کہتے ہین کہ اونکی اصلاح اسقدر ہو سکتی ہے کہ تماس التصاقی محفوظ رہے یعنے دونو ٹکڑے آپس مین متصل ہوکر ملجاتین اور بیچ مین کچھ فاصلہ باقی نرہے یہ نہین کہ جوڑ کر شے واحد مثل حالت سابقہ کے ہو جاتین - اور ایک قوم کی یہ راے ہے کہ دوبارہ جوڑکر ایکذات ہونا فقط شراین مین ناممکن ہے پٹھے مین چندان دشوار نہین ہے - **جالینوس** نے براہ تجربہ اور قیاس اس راے کو باطل سمجھکر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شراین کا التحام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقلی دونون کی مخالف نہین ہے مشاہدہ کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کی نیچے جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کو خود جالینوس نے جڑتے دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کی ایسا عضو ہے کہ بدن مین اوس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہین ہوا ہے گویا اخیر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سواے اطفال کے وہ بھی بقلت التحام نہین قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی مین واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈیکا اتصال محال خواہ نادر ہے اوسیطرح گوشت کا عدم التحام بعید از قیاس ہے اور عروق اور شراین نرمی اور سختی مین ہڈی اور گوشت کی درمیانی ہین قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت مین بھی بین بین رہین یعنے بہ نسبت گوشت کی قبول التحام مین کم ہون اور بہ نسبت ہڈی کے انکا التحام سہل اور آسان ہو پس مناسب یہ ہے کہ اگر بمقدار قلیل کا شق عروق اور شراین مین ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جڑ جاے اور اگر ایسا نہو التیام نہو سکے - مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہین ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چندان اعتماد کے قابل نہین ہے اعتماد اوس مقام پر فقط اوس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس مین آچکا ہے

مجملی بیان جراحات کا بعض اعضا ایسے ہین کہ اونمین اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ و نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعاے دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب مین کیسی ہی خفیف جراحت کیون نہ پہونچے اوسکے بعد جانبر ہونے کی امید نہین ہوتی اگر جسم
شخص کو جراحت بطن کی پہونچتی ہے جب اوسکو اوبکائی اور ہچکی یا روانی شکم عارض ہو مرجائیگا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی تو جسم
اور ورم کی شدت ضرور ہوگی جیسے رؤس عضل خواہ عضلات یا تمامی سے کے مقامات جو عصبانی ہین اور جب تک ورم پیدا نہو
یہی معلوم کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب مین ہے کہ انصراف مواد کا بطرف اوسکے ہوا پس جراحت کے واسطے کسیقدر مادہ
نہین پہونچتا ہے جو ورم پیدا کرے ۔ جو احکام اور قواعد باب قروح مین مذکور ہین اونکا تامل بھی جراحات کی تدبیر مین درکار ہے
اسلیے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہین اور وہان تک اون احکام مشترکہ کا ذکر ہمنے فقط باین غرض کیا کہ مناسبت
اور موافقت دونون مین تھی **بیان عام جراحات لحمیہ کا** گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور
ذو اضلاع ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ بمقدار گوشت کسیقدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کیطرف زیادہ
اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے یہ جملہ اقسام جراحات کہ خون کے بند کرنے مین یکسان ہین اور
یہ تدبیر سبکو واسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کیواسطے ہم نے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے ۔ کبھی سیلان خون
کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اوتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم سے واسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تبشیر یعنے بھنسی پیدا
ہونا اور تب بھی ہونے نہین پاتی اسلیے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہین کہ زخم مین ورم پیدا نہونے پائے اور جب ورم پیدا
نہو گا ہر طرحکا علاج اور ہر ایک طرحکی تدبیر ہو سکے گی ۔ پھر اگر زخم کی جگہ مین ورم ہو خواہ رض اور فسخ عارض ہوا ہو زخم کو درز و تفرق
کسیقدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ ریم بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر اسی
خون کی ممکن نہو گا پھر اسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے ۔ اگر مقام رض مین کسیقدر خون مجتمع ہوا ہو اور مقدار اوسکی معتدبہ
بھی ہو بہت جلد اوسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اسطرح پر کرین کہ اوسکا احالہ قیح کیطرف ہو جاے اور تحلیل بھی اوسکی کرنی
چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شی حار اور نرم سے پوری ہوتی ہے اور ان اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسواسطے واجب ہے
کہ سیلان خون کی اعانت کرین اگر نکلنے مین خون کے کسیقدر نقصان پیدا ہوا ہو ۔ پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہو اور کسیقدر
گوشت ساقط نہوا ہو اوسکی تدبیر فقط بندش سے ہو سکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کے استعمال سے بچنا چاہیے اور حفاظت اس
امر کی ضرور ہے کہ دونون بارھون کے بیچمین کوئی شے از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جای جو مانع التحام کی ہو اور مزاج اوس
عضو کا جو زخم رسیدہ ہے بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سوای خون طبعی کے کسیطرح کا خون غیر
طبعی کا جذب اوس مقام تک ہونے پائے ۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپسمین نہ مل سکین اسوجہ سے کہ وہ مستدیر
ہے اور دور دور بوجہ پھیلنے کے ہو گئے ہین یا اوسکی شکل مختلف ہے خواہ کسیقدر جوہر لحم کا اوس جگہ سے کم ہو گیا ہے اوسکا
علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر چاہیے کہ اوسمین کسیطرح کی رطوبت جمع نہونے پائے
استعمال ذرورات مجففہ کا اور استعمال ملصقات کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اس غرض کو پورا کریگا ۔ اگر زخم گہرا ہو اوسکی
بندش کبھی کافی ہوتی ہے اوسکے الصاق مین اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہین ہوتی ہے اور کبھی بشرط امکان ہوتی بھی ہے اور بہ
ضرورت اوسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری ہے کچھ زخم کو فائدہ نہو چنانچہ آیندہ ہم بتفصیل بیان کرینگے خصوصاً جہانپر درست بندش اصل غور یہ

یعنے خاص مقام پر گڑھے کی درست بندش نہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا نہونے کی انصباب مواد کا اوسکی طرف ہوتا ہے اور ضعیف
ہوتی ہے تو مین انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ وجع اور درد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہین جنکا
ذکر ہم باب قروح مین کرینگے۔ جب کسی زخم کے کھولنے کی ضرورت ہو اوسوقت روئی وغیرہ اوسکے مونہہ پر واسطے جذب رطوبت
خون زخم پونچھنے کی ضرور رکھنی چاہیے خصوصًا اگر بندش ٹھیک مقام غور پر درست نہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہوچکا خواہ زخم کی جگہ میں ایسی
ہوا کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اوس زخم سے بدون پونچھنے اور صاف کرنے کی ممکن نہو خواہ زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم بہت کر
ناصور ہوگیا ہو خواہ اوسمین رطوبت ردی بہت زیادہ پہونچی ہو کہ اوسوقت وہ زخم قروح کے حکم مین ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا
عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونون سرے یکجا ہوجائین اوسی وقت ہوتا ہے
جب ارادہ الصاق اور التحام کا کیا جاے لیکن اگر ارادہ یہ ہو کہ اوسمین از سر نو گوشت پیدا ہو اوسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہین ہے
مگر ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اوسکے مونہہ پر ہے نکل جاے اور پھر اکثر تبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی
ہے تاکہ دواے لحم اوس مقام پر ٹھہری رہے اوسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو
کہ اودھر سے گمان چرک دفع ہوسکنے کا ہے اوسے کسقدر چاک کر دین اگر یہ چاک ٹھیک وسی جگہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت
خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اوسکو اس شکل پر چاک کر دین کہ باسانی اودھر سے
مادہ نکل کر اوسی مکان تک پہونچ جاے۔ وہی حکیم کہتا ہے مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کر دئے ہین کہ اونکا گڑھا زانو مین تھا اور مونہہ بطرف
ران خواہ ران مین اونکا مونہہ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچھ مجھے اسکی حاجت نہوئی کہ اونکے واسطے کوئی اور مونہہ پیدا کرتا جو زانو سے
نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ گڑھا زخم کا اوپر ہوگیا اور مونہہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہوئی۔ اسی طرح
کبھی ساعد اور کف کو مین نے اسطرح پر لٹکا دیا ہے کہ زخم کا مونہہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اوسی مونہہ کیطرف سے نکل جایا کیا
یہ قول جالینوس کا تمام ہوا۔ مین کہتا ہون کبھی جراحت ایسی مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کو جدا
کرنے کے کچھ چارہ نہین ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت لنگر نکل گیا ہو اوسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت
پیدا کرین اور فقط وہی دوا جو مجفف رطوبات اور مانع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف
اور مانع ہو اسواسطے کہ جس دوا سے انبات لحم ہوتا ہے اوسکو رد کرتی ہے۔ کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑھا تمامہ
بھر نہین سکتا ہے بلکہ وہ گڑھا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا
ہوتا ہے۔ جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذاے محمود جید الکیموس اوسکے واسطے تجویز کرین۔ کبھی
دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اوسمین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کردے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اوس جلد کی جگہ سخت
گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اوسپر بال نہین اوگتے۔ رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر اونکے شعبے جدید پیدا ہوتے ہین اور مثل گوشت کے
اونمین انبات از سر نو ہوتا ہے۔ بعض اقسام جراحات کے ایسے ہین کہ اونمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور اطراف
عضل مین واقع ہون اونکا بیان ہم احوال عصب کی ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہین جسطرح
کہ اکثر زخم کثرت عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تواتر اور صغر کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی

پہونچتی ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح زخم پر انو کی اگر نزدیک ہے عضلہ یعنے
اوس ہڈی کے جو بطور دو حاشیہ کے واقع ہے ہو نچ کر اسکے بعد بھی اعراض بد اور منکر پیدا ہوتے ہین اور درد اعراض میں سے کہ ہین کم ہزار
جہان بری ہوتی ہے اگر ایسے جراحات مین جو فصل پر واقع ہون تشنج واقع ہو اور قبول علاج کا نہو سکے اوس عضلہ کو عرض مین قطع
کر دینا چاہیے اور اوسکے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر
اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نکرینگے یہی حال رکبہ یعنے زانو کی جراحت کا ہے اور یہی ضرر اوسکے
بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شق صلیبی کی ہوتی ہے یعنی اس شکل کا + چاک اور احتیاط مقتضی اسکی ہوتی ہے کہ اوسکے اورام
اور قروح مین فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کرین تا آنکہ دونون سرے بخوبی مل جاتین اور پھر تدبیر التحام کی کرین

ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان

دوا منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کر کے گوشت بنا دے اگر ایسی
دوا مین تجفیف زیادہ ہو خون کے ورود کو موضع جراحت مین روکے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہو گا اور اگر دوا مین قوت جلا کی زیادہ
ہو گی خون کو رقیق اور سائل کر کے جو مادہ موجودہ لحم ہے اوسے مفقود کر دے گی لہذا واجب ہے کہ اس دوا مین نہ جلا ای شدید ہو اور نہ
زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تجفیف بھی ہو اور کسیقدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کر دے اور زیادہ قبض معتد بہ کی ضرورت نہین ہے
اور حرارت اور برودت مین یہ دوا بقدر احتیاج جراحت اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو تو علاج بالضد کرین کہ زوال
ہو جائے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنے اوسکا زوال بقدر معتد بہ نہوتا ہو بلکہ کسیقدر باقی رہی ہو اوسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا
چاہیے کہ حار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنے جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہے اوسکا
حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہو گا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہو جائے گی — ادویہ ملحمہ وہی ہین جو زخم کی دونون
بالڑھون کو اگر پھیلی ہون ملا دین اور اوس دوا کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم مین نہین ہوتی فقط زخم کے سطح مین اثر کر کے
بوجہ اوسی لزوجت اور تری کے جو کہ جوہر سطح مین اور دونون سرون مین زخم کے ہے وصل پیدا کر دیتی ہے اور اگر کسیقدر خون
موجود ہو یہ دوا سے ملحم خون کی تجفیف کر کے اسقدر خون جو الصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تجفیف خون کی اتنی
جلد کرتی ہے کہ قیح نہین پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اوسمین زیادہ ہو لیکن
ضرور ہے کہ اوسمین قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا اور التحام مین ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہے کہ جو
خون موجود اور حاصل ہے اوسمین لس اور چیپ پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رقیق ہو کر بہہ جائیگا اور جس مادہ کی
پیدا ہوتی سے امید چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہونا وہ بھی کم ہو جائیگا یہ دوا ملحم تجفیف
کی نقصان کے محتاج نہین ہے جیسی کہ منبت لحم کو اسکی حاجت ہے اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کر کے اسکی
طرف آئے اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوا ملحمہ محتاج مادہ کی نہین ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اوسی مین اثر کرتی
ہے لہذا اسکو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے — جو دوا مدمل اور خاتم ہے یعنے زخم مین پپڑی پڑنے کی غرض کے
مستعمل ہوتی ہے اوسی احتیاج قبض کی ان دونون سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اوس سے
کی جو بالطبع خشک ہو یعنے جلد مین جو رطوبت زخم کی ہے اوسکے خشک کرنے کے بعد جلد مین بھی جب خشکی پیدا ہو اور سوقیت

تک اس دواکو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونون کو فنا کرنا اس دواکو لازم ہوتا ہے اور وہ تینون
اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہین اور رطوبت اصلی مین اسیقدر خشکی پیدا کرنے کی اونکو ضرورت ہی کہ چسپیدگی پیدا
ہو اور قوام غلیظ ہوجاے اور جوہر اصلی رطوبت مین کمی نہونے پاے ۔ جو دوا اکال ہے اور گوشت گرادینے کے واسطے خواہ
کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اوسمین جلاکی زیادہ ضرورت ہی **زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولن کیواسطے**
جالینوس کاقول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اوسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ رقیق اور پتلا ہو دبا ہیر
چاک کرنا چاہیے اور شگاف کا موہنہ اوسطرف ہو جدہر مادہ قیح وغیرہ جاری ہو کہ نکل جاے اور اوسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی
چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہوچکا ہے اور چاک کرنیمین استرہ کا خیال رہے کہ جو شکن اور چین اوس عضو مین ہین اونکو بچاکر اور اونچے
اور سیدھے تو ہیے کا بچاو جیسا اوپر مفصل بیان کردیا ہی سب اچھی طرح ملحوظ ہین اور خراجات اور پھوڑے چاک کرنے مین جو جو شرط
اور قواعد لکھے گئے اونکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہی سواے اون مقامات کے جنکو ہمنے مستثنے کردیا ہے کہ وہان ضرورت اس حفاظت
کی نہین ہے اور سب جگہ ضرور ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھین ۔ ہان البتہ ارنبہ یعنے کنج ران اور زیر بغل مین چاک اسطرح
کرین کہ جلد کو ہمراہ اسیقدر اندیہ وار بھی چاک کا اثر پہونچ جاے بعد ازان اوسپر مجففات ایسے رکھین جنمین لذع نہو اور وہ مجففات
جدول ادویہ مفردہ مین بخوبی اور تفصیل تمام ہمنے لکھدئی ہین ۔ دقاق کندر ایسے دقت کندر سے افضل ہے اسلیے کہ دقاق کندر
مین قبض بہت زیادہ ہے ۔ جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کرین افضل یہ ہے کہ پانی اوس مقام
تک لگنے پاے اور اگر مریض کو بے استحمام کئے ہوے چارہ نہو جیسے ہنود وغیرہ پس واجب ہی کہ زخم کو موم وغیرہ سے چھپالین تاکہ
اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تیل مین کپڑا ڈبوکر زخم کے اوپر رکھلین جو اب حمام اور رطوبات حمام مین اور پانی مین حائل ہو
خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر جسطرح ممکن ہو اوسے کرین **تدبیر اون زخمون کی جنمین ورم اور درد ہو** ایسے جراحات
اور زخم محتاج نرمی اور رفق کے ہوتے ہین اور اسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہین
ہوسکتا ہے اور ورم کی تسکین اوسی چیز سے ہوگی جسمین اول تبرید اور تخفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر ارخا کا بھی اوس
دوا مین موجود ہو ۔ **اور یہ بھی جاننا چاہیے** کہ ایسے جراحات کا علاج مجملاً وہی ہے کہ اورام کا علاج جسطرح ہوتا ہے ۔ اور
اس علاج ایسے زخمونکا از سرتاپا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا مین فائدہ اوسکا متیقن ہے یہ ہے کہ ایک انار شیرین
لیکر شراب قابض مین اوسے پختہ کرین اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کرین واجب ہی کہ حال ورم کا بغور تامل رکھین کہ انجام کار
اسکا کسطرف ہونے والا ہے مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کرین اور اوسکے استعمال سے سرخی اوسکی بڑھتی جاے اور چھالے
پیدا ہونے لگین اوسوقت سبردات کی طرف زیادہ مائل ہونا چاہیے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد
استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور ترہل خواہ صلابت زخم کی بڑہتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کرین
جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان باطن مین کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ پھٹ جانے کا
اگر احتمال ہو اوسکے علاج کی غرض یہ ہے کہ جلد سے التحام ہوجاے اور اندر کیطرف لہو منجمد ہونے نہ پاے اور نیز طرف خون
بطرف خارج کے بھی نہ بہنے پاے پہلی دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر بالابس یعنے خشخاش زیدی کو سرکہ مین پختہ

کرکے استعمال کرین برابر کارہو جائیگا یا قنطوریون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کرین جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم
ایسی شے ہے کہ اوسکے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہین رہتی۔ اور تیسری غرض یعنی منع نزف الدم
کے واسطے ڈیڑھ دانگ بزر البنج ماء العسل کے ہمراہ استعمال کرین خواہ جملہ ادویہ جو باب نزف الدم مین مذکور ہوچکین اونمین
سے جسے چاہین اختیار کرین جو زخم اور شگاف ظاہر مین ہو اوسکے واسطے قول بقراط عالم کا یہ ہے اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بعض
امعا باہر نکل آئی ہو اوسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر آپسمین ملائی جائینگی اور اونکے انضمام کی کیا تدبیر ہے
اور اونکے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہوسکتی ہی اور اگر ثرب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اوسوقت اسکی تدبیر مین
خیال واجب یہ ہے دیکھین کہ استوار بندش سے اوسکی بندش مناسب ہی یا نہین اور اس بندش سے جراحت مین اتصال
ہوگا یا نہوگا اور ٹانکے لگانے کی گنجایش ہے یا نہین جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح مین اوسکا
بیان کردیا ہے جالینوس کا قول تو یہ ہے کہ بموجب بیان مذکور تشریح کے مناسب یہی ہے کہ اگر موضع [illegible] مین خرق اور
شگاف عارض ہوا ہے موضع عضو مین ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کمتر خطرناک ہے اور عضلات دونو جانب داہنے اور بائین طرف
مین بمقدار چار انگشت کی بہرہ یعنے درمیان جسم سے واقع ہین۔ جالینوس کہتا ہے اگر شق [illegible] ضرور
امعا بھی نکل آئینگی اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوے [illegible] عضلہ
تھی جو طول بدن مین اوتری ہین سینہ سے تا استخوان عانہ اور اسیوجہ سے جب ایک عضلہ بھی ان دونون مین سے منحرف اور کج ہو جائیگا
بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئینگے اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم مین [illegible] پیدا ہوگی۔
اسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ صدرین مین ہے اوسکی تنگ گیری سے یہ رکی ہوئی تھی اور [illegible] قوی الجثہ ہے
جو اسے روک رکھی پھر اگر ایسے اسباب آمادہ اور مہیا ہون کہ جراحت عظیم ہو جائے چند امعا باہر نکل آئینگے اوسوقت انکا
داخل کر اونکی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم مین بھی اگر ادخال امعا کا بہت
جلد نکیا جاسے پھولکر غلیظ ہو جاتے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہی اوسی کے پیدا ہونے سے زخم پھول جاتی ہی اور اسیوجہ خرق اور
شگاف مین اندر داخل نہین ہوتا۔ اسی وجہ سے اسلم جراحات وہی ہے کہ باوجودیکہ مراق کو اوسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اوسکی عظیم اور
اور صغر مین معتدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کیطرف پھیر لیجانا
اور جو آنت باہر کیطرف نکل آئی ہے اوسے اپنی خاص جگہ پر پہونچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ ہے کہ بعد اسکے اوسکو اپنے اصلی
مقام پر پہونچا دین ٹانکے لگادین۔ تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اوسپر دواے موافق اور مناسب لگا۔ چوتھے اس
امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجاسے کہ اعضای شریف کو ان تدبیرات کیوجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے۔ اب مین
کہتا ہون کہ اگر زخم بوجہ چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر بیٹھ نہ سکے اوسوقت معالج پر واجب ہے
کہ تحلیل اوس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اس شگاف کو بڑھا دے اور ریح کا تحلیل کردینا زخم کے بڑھانے
سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو۔ آنت کی پھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہی کہ اسفنج کا
ٹکڑا آب گرم [illegible] سینک کرین۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر [illegible] مع

کی سوا [illegible] شراب میں تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور امعا کو قوت بھی دیتی ہے ۔ پھر اگر معا متحلل نہو اور یہ علاج کچھ اثر نکرے
اوس وقت زخم کے بڑھانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائیں وہ آلہ ہے جو بنام مبضع نواصیر معروف ہے
اور وہ چھری باریک اور چاقو جیسا [illegible] کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہیں اور اسیطرح جسکے دونوں سرے بہت تیز ہوتے ہیں اوسسے
مدد کرنا چاہیے ۔ بہت مناسب شکل مریض کی کھڑی کرنے کی بشرطیکہ جراحت نیچے کے دھڑ میں ہے یہ شکل ہے کہ اوسے اولٹا کر کے [illegible] اگر
اگر زخم اوپر کے دھڑ میں ہے اوسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونوں صورتون میں غرض اصلی مریض کی ٹھہرانے کی یہی ہے
کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے اوسپر اور امعا کا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا
مریض کو بائیں جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائیں جانب ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنے جانب زخم کے اوپر
اور خلاف [illegible] نقل میں ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات میں عام ہے اور عظیم النفع ہے ۔ اور آنت کا اوسی مقام پر
[illegible] رہنا [illegible] واضح ہوا [illegible] خصوصیت ہے بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کر دی جائے بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کی
[illegible] کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا باہر سے باندھ
میں گرفت [illegible] دونوں سرے زخم کے ملا دینے چاہیے اور دونوں کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتی جائیں اور آنت کو
اندر داخل [illegible] بائیں خواہ ٹانکے لگاتے ہیں اور جہان ٹانکے لگا چکے ہیں اوسے بھی زور سے گرفت کیے رہیں ایسا نہو کہ ٹانکا ٹوٹ
جائے خواہ ڈھیلا ہو جائے تاوقتیکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائیں اور باستواری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر تسمہ وغیرہ سے بندش نہوگی
یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی سا اب میں اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہون کہ اوسکے واسطے زخم اندرونی
کا سینا اور ٹانکے لگانا نہایت عمدہ اور بے خطر ہے ۔ پس کہتا ہون کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ باہم
صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کیطرف
دبائیں اور سرا ایک [illegible] ڈوب کی ابتدا باہر کیطرف سے کریں جب سوئی ڈوب جائے اور اوس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن میں سیدھا پہونچا ہے
اوس وقت کہ پردہ کا دوسرا جو اسی پارہ کیطرف واقع ہے اوسمیں سوئی کو زیادہ نافذ نہ کریں بلکہ اوس سے نکالکر دوسرا سرا صفاق کا اندر
سے لیکے سوئی کو اوسمیں پیوست کریں کہ اندر ہی پھر دوسری پارہ میں مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جسطرف
زخم ہے اودھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنے جدھر زخم مائل ہے اودھر کا سرا اوس پار ٹانکے میں داخل ہو جائے ایسا نہو کہ اودھر اوچھا
ڈوب رہے کہ اوسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اوس جانب میں لگا کہ باہر کیطرف جلد کے سوئی کو نکال
لائیں اور دونوں سرے کو مع اوس جلد بیرونی کے وصل کر دیں جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کیطرف لیجائیں اور دوسرا سرا صفاق
کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اوسے دوخت کریں اور اسیطرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کریں کہ جسطرف زخم مائل ہے اودھر کا
سرا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے رہیں اور اوسکی دوخت میں استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے والے
اس ترکیب کو اپنی محاورہ میں کہتے کہ ایک طرف زیادہ دبا دے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیے ۔ دو ٹانکے کے
درمیان میں فاصلہ میں ڈوری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے بلکہ جسقدر رکھنے اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہون
وہی بہتر ہے ۔ پھر زیادہ اتصال میں یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ سوزن کے متصل ہونگے ۔ احتمال ہے کہ سب روزن ملکر ایک ہو جائے

اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ دوخت کا برطرف ہوجاے یعنے سب ٹانکے کھل جائین اور دونون باڑھین الگ الگ ہوجائین جیسے بہت دور ٹانکے لگانے مین خوف یہ ہی کہ بخوبی وصل پیدا نہوگا لہذا واجب ہی کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانکے لگائین ۔ جس دوڑے سے ٹانکے لگاتے ہین اگر سخت اور مفتولی ہوگا تقرر اور دندانہ دوخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور مثل کچے تاگے کے ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا دوڑا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنے کسیقدر بٹ لیں تاکہ اوسمین استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسیطرح اگر پوری جلد مین سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ چھپ جانے سے امن ہوگی لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سی اجزا ایسی رہ جائین گی کہ اونکا التحام درست نہوگا اور بہت سی اجزا چھوٹ جائینگے کہ اونمین وصل پیدا نہوگا لہذا اسمین بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے ۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے مین غرض یہ ہے کہ صفاق مراق سے پیوند ہوجاے اسلیے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے مین دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے ۔ بعض لوگ اسطرح ٹانکے لگاتے ہین کہ جو پارہ مراق کے خارج کیطرف ہے اوسمین سوئی گڑو کے اندرونی پارہ مین اوسے داخل کرتے ہین اور دونون کنارے صفاق کو چھوڑتے ہین اور پھر جب ڈوب پورا ہوگیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہین اور کسی ٹانکے مین صفاق کا کسیقدر جزو شامل نہین رکھتے اور بعد ازان دوسری طرف سے صفاق مین بھی ایک ٹانکا جدا لگاتے اسطرح لگاتی ہین یعنے مراق کے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہین ایسا نہین کرتے کہ چارون تہ صفاق اور مراق کی یکجا کرکے انکو ٹانکے مین داخل کرتے ہون اور اسطرحکی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہین ہوتا ہے زخمی کو تکلیف زیادہ اوٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چارون تہ کو یکجا کرکے اونکا ٹانکا لگاتے ہین گو وہ جلد لگا دیتے ہین مگر اوسطرحکی خیاطت مین وہی ضرر تقرر اور چھپ جانے کا جو ہمنے بہت متصل بخیہ کا حال بیان کیا ہے اسمین بھی متصور ہے جیسے بعض درزی کپڑا چوتہہ ایک ہی ڈوب مین سی دیتے ہین کہ اوس دوخت کا بھی وہی حال خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے مین کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے ۔ پھر اوسی حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت مین زیادہ ہے اور صوف کو سرکہ تیش اور روغن زیت مین بھگو کر الطین اور جالبین پر اسطرح لپیٹین کہ چارون طرف سے لپٹ جائین اور بعض ادویہ ملینہ سے (جیسے ادہان اور لعابات) زخمی کو حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہو ۔ اگر جراحت امعا تک پہونچی اور آنت نکل کر باہر پہونچ گئی ہو اوسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے ۔ مگر اوسوقت حقنہ شراب اسود اور قابض سے کرنا چاہیے جو نیمگرم ہو خصوصاً اگر جراحت نافذ ہو کر معا صائم تک پہونچی ہو اوسکے اچھے ہوجانے کا یقین نہین ہوسکتا اسلیے کہ جرم اوسکا رقیق ہے اور رگونکی اوس معا مین کثرت ہے اور طبیعت معاے صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب مرار کا اوسپر ہوتا ہے اور حرارت اوسکی شدید ہے اسلیے کہ معاے صائم بہ نسبت اور امعا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہوسکتا ہی ۔ اور اسافل بطن کی جراحت مین ہمکو دوا کرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین کہا ہے کہ غرض معالج کے بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے یہ ہونی چاہیے کہ اوسمین ایسے ٹانکے لگائے جائین تاکہ

صفاق اور مراق مین باہم اتصال پیدا ہو جاوے اسلیے کہ یہ عضو عصبانی ہے اور التحام دیر مین قبول کرتا ہے اور یہ غرض اوسی
طرح کی ٹانکے سے پوری ہو سکتی ہے کہ ویسے ٹانکے درست اور مضبوط لگائے جائین جو ہمنے بیان کر دیے ہین کہ اون ٹانکون سے
جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک ڈوب مین واجب ہے کہ مراق کے ساتھ صفاق کی بھی دوخت ہوتی رہے وہ کہتا ہے
کہ جب کوئی آنت باہر نکل آئے شراب اسود قوی لا کر گرم کرین اور اوسمین صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھین تاکہ اوسکا
انتفاخ کم ہو جاوے اور سمٹ جاوے اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو تو بعض اور سیاہ قابضہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہین اونہین استعمال
کرین اگر وہ بھی نہ ملین فقط آب گرم سے تکمید کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہو جاوے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہو سکے
زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہے کہ اگر سرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی سی دیر
باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور سرب مین یہ بات بہ نسبت اور امعا کے زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیے کہ امعا
اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج مین ٹھہرین گے تاہم برودت خارج بھی اونہین اثر کرکے اونہین سرد کر دے پھر بھی جب اونہین
اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پور جاویگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کیطرف عود کرینگی اور سرب کا حال ایسا نہین
ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج مین ٹھہرے گی اور پھر جب اوسے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہو جائیگی اسیواسطے
اطبا نے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اوسے فوراً کاٹ ڈالتے ہین اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اوسکو ہرگز اندر کیطرف واپس
نہین لیجاتے اگر کسی کے سرب مین اس خاصیت کی خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جاوے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور
غالب یہی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جاوے اگر سرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے
کے ہے یا نہین اور اوسکا زخم قابل ٹانکے لگانے کے ہے یا نہین اور اگر سیا جاوے تو کیونکر دوخت کرین پھر اگر زخم بیچ مین یعنی
وسط البطن مین ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسواسطے کہ اوسی جگہ اطراف اون عضلات کے ہین جو شکم پر پوشیدہ ہین اور سر شکم اور
سے منڈھا ہوا ہے اور اگر زخم خصرین مین ہو اور خصرین دونون جانب مین وسط بدن کے داہنے اور بائین بقدر چار انگشت
کے واقع ہین یہ زخم اسلم ہے کہ اوس مقام مین اطراف عضل عصبیہ مین کوئی شے نہین ہوتی ہے لیکن موضع بھر کے ٹانکے
لگانے بھی نہایت دشوار ہین اسلیے کہ اکثر معا اونچی ہو جاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اسکا
اندر کیطرف رد کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی یہ ہے کہ معا کو جو چیز ملائے اور گرفتہ کیے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلے تھے جو طول البطن
مین دراز ہو رہے ہین اور خود طمی ہین اور سینہ سے رکب تک یعنی استخوان عانہ تک اوترتے ہین اسیواسطے جب اس مقام مین
جراحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کر دیتی ہے اور اونچا ہونا معا کا اشد ہوتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ خصرین اسی معا کو گرفت
کرتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ جو بقوت امساک عضلہ کو کرے باقی نہین رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے
اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چند امعا باہر نکل آئین اور اونچے بھی ہو جائین اون کا اندر کیطرف داخل کرنا
بہت ہی دشوار ہوگا **کیفیت جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کی بندش کا بیان ہم کرتے ہین اگر ارادہ
یہ ہو کہ زخم اور شگاف مین التحام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اوس عالم کا یہ قول
ہے کہ اگر کسیکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہو جاوے بشرطیکہ زخم بڑا ہو اور شگاف بھی زیادہ واقع نہوا ہو ایک پٹی اوسکی

گرد اگرد لپیٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہوا وسکی بندش کے واسطے رفادہ مثلث درکار ہے پھر اگر مقام زخم کا ممتلی ہو اور خالی جگہ نہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہے بہ نسبت رفادہ مربع کے تمام اقسام مین جراحت اور شگاف کے اسلیے کہ بندش بطور مثلث کی فقط چاک اور شگاف کو سمیٹنی ہے اور ایسی بندش اس صورت پر ہوتی ہے اور اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرنی ہی چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونون مثلثون کے ہو اور دونون رفادہ بشکل مثلث کے اونمین سے فرض کرو ایک ا ب ہے اور دوسرا ج د اور یہ دونون درست باندھے جاتے ہین اوسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہے۔ پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہو جاے اور دونون سرون سے رباط کی استواری ہو اوس صورت مین گرفت رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سولے دوسرے والے رباط کے اکثر جائز نہین ہے اور انہین رفادہ مثلثہ کہتے ہین اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری لگا تھا کہ اوسکا غار قریب ارنبہ کے پہونچا تھا اور زخم کا مونہہ قریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہمنے اوس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اوسکے رکبہ کے نیچے نہاد یعنے آلہ آہنی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہین جیسے قلبہ خواہ پھاڑوا رکھکر رکبہ کو اونچا کر دیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اوس زخم کا مونہہ اونچا ہوگیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسیطرح ہم نے بہت سے زخم جو ساق اور ساعد مین تھے اونکو بھی بآسانی اچھا کر دیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اوسے بیشک معلوم ہو جائیگا کہ جو زخم ایسے لگتے ہین کہ اونکا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہے یعنے اونکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ پڑ لے تب صحت پیدا ہوگی پس اوس خون کا اندر زخم کے ٹھہرا رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اوس مقام پر ہے بطرف مدہ کے متغیر ہو جاوے بہت عمدہ ہے اور تغیر حالت زخم کی واسطے بسرعت موثر ہے اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور پھٹے ہوئے ہون پہلے اونکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونون سرے آپسمین مل جائین ہان اگر سرون کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہوا ہو تو البتہ یہ تدبیر مناسب نہین ہوتی خواہ اگر زخم مین ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت وجع پیدا کریگے اگرچہ بندش نرمی سے بھی کیجاے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض مین ٹوٹ پھوٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہو سکے کا بلکہ اوسکے اندر ایک فتیلہ رکھینگے اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد مین التحام اور وصل پیدا ہو یعنے عضلہ کا زخم ہنوز بھرنے نپاے اور جلد مندمل ہو جاے اور اندر جوف رہجاے پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو چاک کرین اور چاہین دونون سرون کے کوئی شے ایسی رکھین جو اوس چاک کو بھر دے کبھی زخم کہ دونو سرون کی جلد بطرف اندر دن قحف کے منخسف ہوتی ہے اوسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اوسکو باہر کیطرف کھینچ لاوے۔ اگر جراحت طول مین واقع ہو اوسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہے اور اگر جراحت عرض مین ہو احتیاج ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جسقدر زخم گہرا ہوتا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کی بڑائی کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم کبھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہین جبکہ وہ جراحت نیچے کیطرف ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر اوسکو کھول ندینگے تو اوپر کی جانب اوس جسم کی بھر جاویگی اور اندر کیطرف جوف باقی رہجاویگا خواہ

بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کی ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کرے گا اوس سے نکلنا اوسکا وہان ہونا مدہ کا ممکن نہوگا اور نہ اوسکے اندر کوئی دوا داخل ہوسکے گی اور اگر اوس شکل پر اسکو رد کرین جس شکل پر زخمی ہوا ہے درد کا ہیجان ہوگا یا بلحاظ ہم مضطر اوسکے چاک کرنے کیطرف ہوتے ہین اور بطور مناسب زیادہ چاک کرتے ہین مگر بحالا اسقدر ضرور یاد رہے کہ جو زخم عضلہ کی عرض مین واقع ہو اسکی دونون باڑھون مین تجدد اور مناسب زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے دونون سرون کے ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر مین اور بشتر بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے چارہ نہین ہوتا ہے اور بدون استعمال رفادہ مثلث کے جو اوپر مذکور ہوچکا اسکی درستی ممکن نہین ہوتی ہے۔ خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول مین واقع ہو اوسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہین ہوتی ہے ادویہ ملحمہ خارج کے ایسی دوائونکا بیان ہمنے بخوبی کردیا ہے اور اونکی قوت اور موضع اتصال کو بھی بیان کردیا ہے اسمین کچھ شک نہین ہو کہ جو دوای ملحم خشک چھڑکی جاتی ہے بطور ذرور کے اوسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہین ہے بہ نسبت اوہان اور قیروطی کے اور اوہان اور قیروطی کیطرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائین خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور ادویہ معتدل قعر زخم مین در نہین آتی ہین اور مسامات مین در آتی ہین جب انہین ادویہ سے قیروطی بناتین اب ونکا اثر بآسانی اندر تک پہونچ جائیگا اور سیلان دہن کا جہان تک اس دوا کو پہونچنا ضرور ہے وہان تک پہونچا دیگا۔ یہ ادویہ ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہین اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہین اور کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہین اور ہر قسم مین سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے یعنے نباتات مین شاخ اور برگ اور بیخ اور تخم اور حیوانات مین ہر عضو خواہ تمام اعضاء علی ہذا القیاس معدنیات مین سے جیسے سفیدہ کو روغن آسمین اور موم مین داخل کرین اور نباتات مین اوراق یعنی برگ بلوط الذکر کا ضماد کرین خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ صنوبر نر اور پوست ریشہای باریک اور برگ سرو اور اوسکی شاخین اور برگ قنطافلون ہمراہ شہد کے مجموع مین علک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کے ہو ثمرات اور حبوب مین جوز تازہ باریک پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ حماض اور برگ چقندر یا کاہو کی پتی خواہ امرود جنگلی کی پتی مین جوش دین اور اوسمین اتنا فائدہ زیادہ ہے کہ اسکا نزلہ بھی ہے اور جوز السرو اور ثوم جلا کر اور غبار آسیا اور لوبی سوختہ خصوصاً مشائخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے بھولونین جیسے بندھی ہوئی کلی زعرور اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب بہ جنتو کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک لحم کے ہو یا عضلات کے سرون کے قریب زخم پڑ گیا ہو حیوانات مین جسکا دودھ ترش ہے الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہے مرکبات مین دوا ربار وفنس اور دوای ذہبی اور دوای سقولاوس اور دوا الخلاف ہمراہ مشکطرامشیع کے اور مرہم کتان ادویہ مدملہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے ان دوائون کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہوچکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ ذرور مین اتنی قوت درکار نہین ہے جسقدر مرہم مین ہونی چاہیے اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ اسطرح کی دوائین اوسوقت استعمال نہ کیجائین جب سطح گوشت سخت کی جلد سے بخوبی برابر ہوجائے۔ جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ بھی ہوجاتا ہے لیکن جب اوسمین خشکی پیدا ہوتی ہے پھر گڑھے کی طرف اوتر جاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ ایسی ادویہ کو اوس گوشت مین استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لائیگا جلد کے برابر ہوجائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ وقت اسکی شناخت مین نہین ہوتی۔ لہذا واجب ہے کہ دوای مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کی کرین کہ زخم مین گوشت نیا پیدا نہوا ہو اور اتنا پیدا نہوا ہو کہ

کہ اندمال زخم کا خود بخود ہوجاوے۔ اس واسطے کہ دواے مدمل کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تاآنکہ مندمل ہوجاے اور قوت
طبعیہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے۔ بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ
شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجاوے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کرنے لگے اوسوقت طبیعت اتنا مقدار
گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہونے سے دواے مدمل اپنی انتہاے فعل کو پہونچ جاوے تاکہ جلد اور گوشت دونو ساتھ ہی
اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کردین اور تاہم مقدار مناسب پر بڑھکر ملجائین اور اگر کوئی
جراح اوسوقت اوس صفت کی رعایت نہ کریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہوجائیگا۔ دواے خام استعمال پہلی تری
اور رطوبت کو ساتھ کرنا چاہیے اوسکے بعد خشک دوا جب زمانہ پڑی بڑیگا قریب پہونچے مناسب اور ایسے وقت اوس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک
سے زخم پہونچانا چاہیے۔ ادویہ خاتمہ جیسے ریشہ باریک اور تنکار درخت صنوبر کا کہ اوسکی قیروطی روغن گل اور روغن آس مین بنائی جاے اور زرنیخ
یا بس جیسوم بریان قسور نحاس دقاق کندر مرداسنج قنطوریون صغیر اور عروق یعنی ہلدی خصوصاً آنبا ہلدی بہت عمدہ ہے اسی طرح
استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت اندمال کی زیادہ ہے اور بھنگری مانند خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہے بقراط نے
اس دوا سی کتاب مین رجل عقعق کرکے تعبیر کی ہے جیسا بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے
وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کتا ہڈیان کھاتا ہو اوسکی پلیدی اور سوسمار کی ہیکنی مگر اسمین بہ نسبت کتے کے پلیدی کے
قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اوسکا انکسار بشرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی اور پوست باریک اصل جاوشیر
اور توتیا سے کیا جاوے۔ قروح پاک کرنی والی دوا جسکا فعل عجیب ہے بشرطیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی اوسمین پیدا ہو منجملہ
اوسی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصاً اطراف مقعد اور مذاکیر مین اور کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگر
چہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ ہین اور مقدار گوشت کی کم کردیتے ہین لیکن اگر زخم مین رطوبت شدید ہو تو دل ہی کرتے ہین خصوصاً
اگر بھنگری کو جلا کر استعمال کرین اوسوقت قوت مدملہ قوت اکالہ سے کم نہوگی اور اگر بعد جلانے کے دھو ڈالین پھر تو قوت اندمال کی
زیادہ ہوجاتی ہے۔ زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین اونکا استعمال کہ بدون اصلاح اور تدبیر قوی بغرض اندمال کرنے کے مناسب
نہین اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو اونہین جراحات مین جائز ہے جنمین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے
کے دھو دیا جاے اندمال کیواسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور مرتک اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دواونکی ساخت کی کیفیت یہ ہے
کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جاوے اور اقلیمیا کو پیس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اقلیمیا کو جلا کر اوسمین داخل کرین
اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض مین ترکرین کہ جذب ہوجاوے اور بیشتر زاج سوختہ بھی یہی
زیادہ کرتی ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اوسکا نفع عجیب
ہے پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اوسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور ریزہ کے ہوجاوے اوسکے بعد زیت
جو قوی القبض ہو یا روغن آس کو لیکر اوسمین تھوڑا سا شورہ ڈالکر پگھلائین اور پگھلانے کے بعد کتان سائیدہ اوسمین ملائین اور مرہم
طیار کرین اور استعمال کرین۔ یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی کبھی انبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا
زیادہ کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر وزن ادویہ اربعہ مرہم اسود کے ہو اضافہ کردین۔

ذرور خفیف سپیدہ اور مرداسنگ ملد ایک حصہ خبث رصاص اور مر اور مازو ہر واحد نصف جزو پیس کر ذرور کرین ذرور دوسرا اسفیدج سوختہ بارہ عدد انار کوچک جو درخت سے سوکھ کر خود بخود گر پڑین سولہ عدد قاقیا ہموزن انار کے بارہ سنگھا جلا ہوا قیسور اقلیمیا اینانج بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار سپید شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو پیلا درہم دوسرا ذرور فوہ استخوان سوختہ مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت مامیثا ایک ایک درہم ذرور کی صفت ورد اسفیداج رصاص تخم گل شب یمانی ہموزن پیس کر الضمادا اصل السوس جاوشیر ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال صفت مرہم کے جو مشائخ نے کے واسطے مفید ہی جو کو جلا کر روغن گل اور روغن آس اور سپیدہ قلعی مین مخلوط کر کے قیروطی بناتین ادویہ منبت لحم خراج اور قروح کے اوپر کے ابواب مین صفت ادویہ منبت لحم کی مفصلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے۔ یہان پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ ادویہ منبتہ لحم کا استعمال اوسوقت کرنا مناسب ہی کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہو یعنے زخم کا مقام انتہا ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس ہڈی کو خوب پاک کرین اوسطرح کی کمودت خواہ کسی طرح کا فساد ہڈی مین سوای کرچون کے اور سوائے رطوبت خاص کی جو ہڈی مین ہوتی ہے اور کچھ باقی نرہی ہا یہ کہ اوسکی تخفیف کر چکے ہون خصوصاً اگر یہ ہڈی سر مین ہو اوسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اسواسطے کہ ہڈی ملاست اور اوسکی رطوبت منجملہ اون اسباب کے ہے جو مانع انبات لحم کی ہڈی پر ہوتی ہین اور جب ہڈی کو چھیلین اور خشونت اوسمین پیدا کرین جو مادہ اوسکی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہیگا اور بوجہ چکنے نہ ہونے کے پھسل کر بہ جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض دواؤن مین یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص مین انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدن مین نہین کرتی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ کسی بدن مین زیادہ تخفیف پیدا ہوتی ہی اسیوجہ سے انبات لحم نہین کرتی ہی اور یہ بات موافق مزاج دونون بدنکی پیدا ہوتی ہی خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہوئے مانع اور مقوی ہون واکی قوت انبات نہ ہوتی ہین اور کبھی کوئی دوا بعض بدن مین با افراط جلا پیدا کرتی ہی اور کسی بدن مین افراط جلا نہین پیدا کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اوس سے ظاہر نہین ہوتا ہے اگر اس دوا حاجت کسیقدر تخفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونون تخفیف اور جلا محتاج الیہا کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہی نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تخفیف اور جلا کے اس دوا کو ہو پھر چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسکی مقدار بہ نسبت بعض امور کی مختلف ہو بالضرور اوسکی تاثیر بھی ایسی چیزون مین یکسان نہو گی جنمین قوت انفعال کی مختلف ہی یعنے یہ دوا بھی اثر مختلف دو مختلف بدن مین پیدا کرے گی۔ اور جو دوا مجفف ایسی ہو کہ اوسکا اجفاف بہ نسبت اوس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدنکا علاج اوسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم مین یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوائے منبت لحم کا یبس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اوس بدن کے جسکا معالجہ اس دوا سے کرنا منظور ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات لحم نہین کرتی جسکی یبوست درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے۔ تجربہ ایسی شئے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا بھی جاننا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور ریم کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے۔ اگر دریافت ہو کہ اثر تخفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اوتنی تخفیف مین انبات لحم کا ہونا دشوار ہے اوسوقت کسیقدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو دوا

یابس کی زیادتی درکار ہے اور جس زخم مین انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اوسی بحال خود اور بہ قوت خود چھوڑ دینا چاہیے کبھی بعض
ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی علت بخوبی بیان نہین ہو سکتی لہذا واجب ہے کہ دوا مین چند قسم
کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل کرکے استعمال کرین مرہم کا بنانا اور جو حاجت مرہم کی استعمال کی ہے اوسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے
کسی دوا مین فقط ترطیب پر انحصار کرنا جائز نہین ہے اور نہ فقط تجفیف پر کمی کرنی چاہیے بلکہ دونون فاعلی کیفیون کی رعایت
ضرور ہے جسطرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہین اور نہ ترطیب اور تجفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونون فاعلی کیفیون کی ضرور ہے بلکہ باانیہمہ
رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرحہ مین یبوست ہوتی ہے
اور کبھی بدن اور قرحہ دونون مین رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونون یابس ہین پہلی صورت مین واجب ہے کہ دوای ضعیف کا استعمال
کرین جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ مین رطوبت ہو اوسوقت احتیاج ایسی ادویہ
کی ہے جسمین قوت تجفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اون ادویہ کے جو منبت لحم ہین یعنے جسقدر تجفیف ادویہ منبتہ کرتی ہین اوس سے
زیادہ قوت تجفیف کی اوس دوا مین ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورہ
بالا کے رہی اوسمین متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنے بیخ سوسن اور دقیق ترمس کبھی بعض دوا
مین ایسے اوصاف ہوتے ہین کہ اون اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تجفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف
ان ادویہ مین بافراط ہوتے ہین اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تجفیف کے اوس چرک کو حبس کرتی ہین جو زخم مین پڑا
ہے اور اوس مادہ کو جو سیلان مین مانع ہوتی ہین اور بوجہ زیادہ جلا کی نوبت اسکی ہو پہنچتی ہے کہ وہ دوا اکال ہو جاتی ہے
جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو۔ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت مین اس دوا کی ہو اسکی قوت
مفرط کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اوسوقت اسی مجموع مرکب مین خاصیت ادمال کی پیدا ہوتی ہے واجب ہے
کہ زنگار جس قدر وطی خواہ مرہم مین شریک کیا جاے بقدر دسوین حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا
اوسوقت درکار ہے جب ایسے ابدان کے علاج مین مستعمل ہو جنکی یبوست زیادہ ہے اور بارہوان حصہ کل کا زنگار اوس بدن کے
واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ مین بیان ہو چکا ہے اوسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے مشایخ
کو حاجت ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جنمین حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد کرسنہ
یعنے کرسنہ کا آٹا اصل السوس زراوند آقلیمیا چوب جاوشیر اور جسوقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے ممتنع ہو جاے یعنے کسیطرح کا فائدہ
اوس سے ظاہر نہو دوسری دوا تجویز کرنی چاہیے اور جب اوس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قروح کا ہے اوسکا استعمال
کرنا چاہیے **جراحت سحاج کا بیان** ہڈی کے شجہ کی تدبیر اور جو اعراض اوس سے پیدا ہوتے ہین اور خوفناک ہونے اونکی
تفصیل اور اصلاح کا طریقہ باب استخوان مین مذکور ہین وہان دیکھنا چاہیے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہون اونکے التحام کیواسطے
فقط وہی چیز کافی ہے جسمین تھوڑی سی تجفیف ہو فقط دواے راسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دواے راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور
دم الاخوین سے ہوتی ہے اسیطرح دیگر ادویہ خفیفہ جو پھوڑونکے علاج مین مذکور ہو چکین اگر اوس زخم سے خونکا سیلان ہوتا ہو ادویہ مذکور در باب نزف الدم سے خونکو بند
کردین ۔ غذا مین ایسے شخص کو دماغ مرغ بریان کرکے استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان اسی کا استعمال ضرور ہے کہ بنابر مشاہدہ اور تجربہ بہ ایک قوم کے مرغ کا

بھبجا بھنا ہوا مقوی دماغ بھی ہے اور حابس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت برائی بھی تجویز کرتے ہین اسیطرح آب انار میخوش
کا استعمال غذا مین کرنا چاہیے اور ضماد عصی الراعی کا لگانا چاہیے ایک دوای جید کہ جراحت اور نزف الدم دونون کو مفید ہو یہ ہے کہ خمیر ترش
اور خشک کو پیسکر زخم پر چھڑکین اور اوسے ترنکرین ۔ اور ورم پیدا ہونے کی تدبیر ہو کہ آرد جو مییدہ زرد فای ترمین ملاکر استعمال کرین
خواہ آرد جو اور فوتنج کے ہمراہ استعمال کرین اسکا رض کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام مین بتفصیل مذکور ہے

دوسرا مقالہ سحج اور رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان مین

کتاب اول مین
مذکور ہوچکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنی ہین اور وثی کے معنے یہ ہین کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسیقدر ہٹ جای لیکن تمامہ جدا
نہو اور اوسکا اوترنا خواہ زایل ہوجانا بخوبی ظاہر نہو ورنہ خلع کا اطلاق اوسپر ہوگا اور وہین بنسبت وثی کبھی کم ہٹنی کو کہتے ہین شاید وہین
اوس اذیت کو کہتے ہین کہ رباطات مفصلیہ مین کسیقدر تمدد پیدا ہونے سے ایذا ہو نیز اور اگر یہی تمدد گرد مفصل کے جو لحم ہے اوسمین
پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل مین ہوتی ہے اوتنی ایذا پیدا ہو اوسکا نام وثی ہے بعض اطبا وہن کو اور اوس شی کو جس سے ہینے وثی
مراد لی ہے باسم جام موسوم کرتے ہین اور بعض لوگ وثی کو بمعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہین جیسے ایک جانب
کعب کی پیدا ہو جای خواہ رسغ یعنے باریکی پیوند دست وپا کے کوئی جانب منفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو
پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہین اور اوسمین کلام کیا چاہتے ہین وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط مین عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف
مین عضل کے عارض ہو

فسخ اور ہتک کا بیان

جسوقت کسی عضلہ مین فسخ عارض ہوتا ہے اوسکے اجزا مین جسطرحکا
تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اوسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کبھی
ضرر اوسکے اوال مین یہ ہے کہ خون مجتمع ہو کر متعفن ہوجای اسلیے کہ اکثر انسداد اوسکی تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصا وہ راہین جو
صدمہ فارسخ سے تنگ ہوگئی ہین خواہ وہ تنگی علاوہ حدوث ورم کے داخل کیطرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اوسکا تدارک بخوبی
نہ کیا جای فساد اوس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنے کوفت کے چند امور پیدا ہوتے ہین چاہیے کہ اوسکے
علاج مین مبادرت کرین ایسا نہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہوجای اور ہتک کے علاج مین دوبارہ اتصال اوس لیف کا جو منقطع
ہوگئی ہے کرنا اور اوسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے

علاج

کبھی اس مرض مین سوای
فصد کے کوئی اور چارہ نہین ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہین اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی
فصد ضرور کھول دیتے ہین اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اضمدہ مانعہ اور مشددہ کا کیا جای پھر وہ خرابی پیدا نہوگی جو محتاج علاج مخوف
اور گداختیدہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر
مین تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف اور خلل مین شروع ہوجای اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اوسکے
علاج مین اس خون کا اخراج پہلے بر ضرور ہے تاکہ یہ خون مانع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ نطولات
میاہ حارہ کے تحلیل کردیا جای بشرطیکہ مسامات مین تسخیف پیدا ہوجاے یا خود ہی قبل از تدبیر مذاکے سخیف ہون سچوٹ کے مقام پر
جو چیزین لگائی جاتی ہین اونکا یہان بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔ ایضاً جو ادویہ خون مردہ کے نشاف ہین اور اوس خون کو
فنا کردیتے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادہان محللہ اعیا اور ماندگی کے زوال مین بکار آمد ہین وہ بھی مفید ہین بلا کر

دوا بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اوسکا بھی استعمال ضرور ہے اور اوسپر اقتصار بھی ہو سکتا ہے ۔ جو شربت وغیرہ معین تحلیل پر ہین سب جیسے فقاع الیہو اور فسطا او رفنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو ادویہ مردار خون کو لشف کرتی ہین جیسے آرد جو اور زوفای رطب اور سپیدہ یا نجین گوندہ کر اور اس سے زیادہ قوی جیسے فودنج کو بہی ہمراہ آرد جو کے خصوصاً اگر صدمہ سر مین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز مین ارخا اور حرارت لطیف ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تجفیف لطیف بھی اوس سے پیدا ہو گی اس لیے کہ جس چیز مین تحلیل اور تجفیف شدید ہو اوسکی تاثیر بعجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تجفیف کے پس مضر ہو گی ۔ لہذا وہی سبک دوا اوس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہان تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہو اور اندر کیطرف غائر نہو اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہ ہو خواہ چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کیطرف غائر ہو اور ظاہر جلد سے دور ہو اور بدون شرط کے چارہ نہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اورام اور قروح ردی مین ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کیسی اوسکی کیفیت نہ ہو اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد مین تقرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق اتصالات جس سے ہم بحث کر رہے ہین غائص اور غائر ہوتا ہے اسی وجہ سے مطیع ادویہ خفیفہ کا نہین ہوتا ایسے وقت مین استعمال غذا قوی کا ضرور ہے کہ محجمہ یا شرط لگائین اور کبھی اس سے بھی مادہ دشواری و خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف متورم ہو جاتا ہے اور خارج ورم نمایان ہو جاتا ہے ایسے وقت مین واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ایسی کرین کہ ورم منفجر ہو جاوے اور ریم پڑ جاوے اور جسقدر مادہ مجتمع ہو چکا ہے اوسکا مدہ بن جاوے تاکہ درد مین بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہو گا اور تحلل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہو جایگا اسلیے کہ یہ ورم بہرحال کبھی نہ کبھی منفجر ضرور ہوتا پھر اگر بذریعہ علاج اور اختیار طبیب کی منفجر ہو بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ کو منفجر ہو کبھی تحلیل ورم کی ادویہ مفتحہ سے بدون تقیح کے بھی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور مسامات مین وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ مسقطہ اور صموغ مین سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرلی جاتی ہے اور جو بندش اور پٹیان فسخ کیواسطے درکار ہین اونکی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہو اوسکی بندش کرنی چاہیے کہ رباط النفس موضع فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کیطرف دور تک پہونچانا چاہیے اور نیچے کیطرف بہت کم مناسب ہے اور زیادہ پیچ اور زیادہ کی بیان کچھ حاجت نہین ہے اور نہ اوسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ ہر ضرب محتاج اسکا ہی کہ خون مردار کی تحلیل ہو جاوے اور اوپر کیطرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب کسی رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کیطرف پٹی کا لیجاتے ہین لازم ہے کہ اوسے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کپڑا باریک اور پتلا خواہ مضبوط ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جاوے اور بہت جلد اتصال بطول کا اوس سے ہو جایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کیطرف اونچا کر دین تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم مین بھی یہی تدبیر کرتے ہین اور اوس علاج یعنے بندش کا وقت قبل ورم کے ہی اسلیے کہ جب عضو مین ورم پیدا ہوا پھر سوای بندش معتدل کی کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہین کر سکتا ہے چہ جائکہ اوسی بذریعہ بندش کے دبا دین کہ اوسوقت زیادہ ضرر پیدا ہو گا اسیواسطے ایسے وقت مین بذریعہ ضمادات اور گرم پانی پہونچانے کے علاج کرتے ہین ۔ جو عوارض تابع فسخ کے ہوں اونکا علاج بذریعہ آویزان کرنے اسرب کے کرتے ہین اور اسرب کو اوسپر رکھ دیتے

ہین تاکہ غدد مین زیادتی پیدا نہو اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے اور چپٹا کرکے سینہ کو ڈوری سے باندھتی
ہین) کبھی یہ غدد سے بڑہ جاتے ہین اور اونمین فسخ پیدا ہوجاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت
کا الم اور اونکی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہے اور اوسمین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا
ہے خواہ اوس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احشا کی جھلی یا عصب یا عروق کبار مین واقع ہو ایضاً اسمین خطرہ
شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہو گا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسیواسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین بار بار
گرتے ہین مگر اونمین زیادہ اذیت نہین ہوتی جیسی کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے — اور گرنے اور کوفت اور
ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکے تدارک مین بھی احتیاج اونہین تدبیرات کی ہوتی ہے جو پہلے اوپر بیان
کیے ہین کبھی صدمے اور سقطے سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہوجاتی ہے خواہ معدہ کی کوئی شق
قطع ہوجاتی اور آدمی فی الفور مرجاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند
ہوجاتا ہے خواہ بلاارادہ بول یا براز جاری ہوجاتا ہے اور کبھی قے الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر مین ہو
عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر مین اور طحال مین ہے اوسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی نفخ شکم اور
سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہوجانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہوجائے
اور اوسکا سر نیچے جھک جائے اور سانس اوکھڑ جائے اور پیشانی کی رگین پھول جائین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہوجائے اور چہرہ
زرد خواہ سبز ہوجائے ایسا شخص گویا مردہ بمشکل زندہ ہے اور تھوڑی دیر مین مرا چاہتا ہے — لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ اور کسی قسم
کی ضرب اور صدمہ کہلا ہوا جسے پہونچے اور فوراً قے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مرجائیگا اسلیے حال اوس شخص کا ہے جسے
قے خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برامد ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم مین ورم بھی پیدا ہوا ہو پھر اگر یہی ورم باطن مین بھی پہونچ
جائے اور ٹھہر جائے اور بعد سکون کے قے مین اوسکے مدہ برامد ہو وہ بھی اوسی جگہ مرجائیگا جہان قے کی ہے یعنے اوس جگہ سے مہلت اوٹھنے
کی نہ پائیگا جس شخص کے سوراخ گوش یا کان مین چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری ہو لابد یہ ہے کہ ورم پیدا ہو اور بعد ورم
کے ہلاک ہوجائیگا جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچے اکثر اوسکا کلام کرنا بند ہوجاتا ہے اگر تیسرے روز تک اوسکا یہی حال
رہا اور کسی طرح کمی بیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اوسکی احتقان کی تدبیر کرین اور ساتوین روز تک انتظار کرین یعنے کسی
قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نکرین جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اور موضع سقطہ سرخ نہ ہوجائے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو
عصبی ہے **علاج** اگر کسر اور خلع عارض نہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو مصدوم یعنے کوفتہ کی خواہ جس عضو کو
صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اوسکی تدبیر بعجلت کرین اور کوئی ایسی چیز اوسپر رکھین جو عضو کو مضبوط کرے اور باایمہہ معالج کو ضرور ہے کہ
بخوبی شناخت کرلے اور ثبات حاسۃ اور باطمینان خاطر پہلے ادراک اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہین ہے
جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہوگا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور مقتضائے حال کے لحاظ سے فصد واجب ہے
لازم ہے کہ فصد کھولنے مین جلدی کرے اور حقنہ لینہ رقیقہ کا استعمال کرین اوسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری ہوسکے تو
کی کرسکے اور بندش بھی ہوسکے شاید کہ شفا حاصل ہوجائے بشرطیکہ اوس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے بشرطیکہ امکان ہو

بہت جلد ایسی تدابیر کا استعمال کرے۔ جو ادویہ ایسی جگہ انکی حاجت ہوتی ہے وہ ہین کہ مشدد ہون اور مشدد اور مبخری
بھی ہون اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخاسے کرین جیسے کہ فسخ مین درکار ہوتی ہین اور دوای لحمہ اور الصاق پیدا کرنیوالی خارج
ہین اور داخل مین بھی درکار ہین جو دوائین پینے اور کھانے کی لایق اوس شخص کے ہین جسے فسخ خواہ کوفت یا سقطہ ہوگیا ہے اون
مین عمدہ مومیائی خالص ہمراہ شراب کے اور اوس روغن کے جو بنام رسق کے مشہور ہے غذا مونگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز
نہین کبھی مومیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ پانسے زراوند چینی کے مع ایک مثقال تخوہ الصبغ جسے جبیبہ کہتے مین
شراب اور گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اوسکے بعد لائی جو خاص مٹی ہے اور ارمنی اور سماق اور عنزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ
التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تسدید کے نافع ہے اور نفع اوسکا زیادہ ہے۔ زرنیخ مین قوت عجیب ہے کہ جسقدر
مواد درکار ہین سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آیندہ سب کو مفید
ہوتی ہے بشرطیکہ اسکا استعمال کیجای۔ عصارہ قنطوریون کبیر اور ریوند اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب جزا مستعمل
ہون نافع ہوتے ہین۔ اطلاق طبیعت کیواسطے المناس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہین **قرص جید** ریوند چینی
تین جزو لک مغسول قوہ چار جزو گل مختوم تین جزو ان سب کی قرص طیار کرین۔ ادویہ موضعیہ مین سے زیرہ اور
مرمکی اور مصطگی اور مغات سے جسوقت ضماد کرین خواہ پلائین اسکی بھی خاصیت عجیب ہے اور خلع اور کسر اور رض اور فسخ اور جراحت
اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ مین مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد مین تسکین حاصل ہوتی ہے
اور اگر بوجہ آفت کسر اور ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہوگئی ہو سخت اور قوی کردیتی ہے **ادویہ مسددہ** سے اقاقیا
بھی عجیب النفع ہے اور رونی الجنہ بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارمنی اور لائی اور گل مختوم اور سونگ اور سماق اور کچ اور
اور چونا بجھا ہوا اور گندم ساییدہ بھی مفید ہے **ملصقات** سے انزروت ہے اور **کمادات** سے برگ سرو پانی مین پختہ
کرکے اور پچھڑ کر زنبق ملا کر اسیطرح برگ اثل یعنے جھاؤ اور یہی فائدہ ہے اور اوسمین شب یمانی داخل کرین **صفت دوای**
مرکب مغات تین جزو خطمی ابیض عنزروت ایک ایک جزو زعفران تھوڑی سی سب کو ملا کر ضماد کرین یہ ضماد عجیب النفع
ہے کہ اسکی قوت اندر تک پہونچتی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوای درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف ایسی
ورم عظیم پیدا ہونے کا نہ ہو جسکی اصلاح کیواسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تفرق کا ہو اور نہ اوس چوٹ کے
مقام پر کوئی عضو مخوف اور تہی شکم ہو اوسوقت واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ارخا کی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور اس تدبیر
کے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ یا ران پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی نسبت تسکین دہ اور بدرجہ
غایت مفید ہوتی ہے **بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے** بہت سے امور اور اقسام اسکے کتاب
سوم مین ہم اسقدر بیان کرچکے ہین کہ اب یہان کچھ بیان کرنیکی حاجت نہین ہے بلکہ اوسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا
ایسی تجویز کیجای جو ملین اور مبرد ہو جیسے لبلاب سرمق یعنی سلمہ اور خبازی اور مزوّرات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا مین ضماد
مبرد جنمین کوئی جز قوی بھی داخل ہو جیسے فشردہ عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ المناس کے استعمال کرین
مجربات سے اس مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسپغول ایک جز لیکر کوٹین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جزو اور ربع جزو زعفران

ساتوان حصہ ایک جزکا مقدار شربت اس مجموع سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین خواہ اجزای مذکورہ ذیل سے باین
ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جز گل سرخ پانچ جز اقاقیای مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھہ جز اکلیل الملک دس جز مصطگی
چار جز قشور کندر چار جز گل ارمنی سات جز زعفران سات جز جوز السرو آٹھہ جز ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین مگر
یہ قرص بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہے دیگر تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین
جوش دین تاکہ پانی جذب کرکے نرم ہوجاے اور بآسانی پس سکے اور اوسمین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن سے بیس جز گل سرخ
سولہ جز سنبل مصطگی اقاقیای مغسول ہر واحد سے چودہ جز سب کو آب سرد افشردہ اور آب بارتنگ (اور آب کرہ بہ مجھی پسند زیادہ ہے) اوسمین
گوندہ کر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہے کہ روغن سوسن ملا کر ضماد کرین **بیان حال اوس شخص کا جو کوڑی اور زنبیدسی مارا جاے**
جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جاے اوسی پانی کے عوض آب نخود پلانا چاہیے اسطرحکہ چنے بھگودین اور اوسکا پانی نتھار کر
پلائین اور جو ادویہ مصدوم اور ساقط کو تجویز کیجاے خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہے۔ ایضاً ریوند چینی زنجبیل آس مجموع درہم ۱ درم
ہمراہ آب گرم کے پلائین چوٹ کی مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہے کہ پوست گوسپند کہ بعد ذبح کے فوراً اودھیڑی ہو اور ہنوز اوسکی گرمی
اور رطوبت کم نہوئی ہو وسی زخم پر لگائین تاکہ چسپیدہ ہوجاے اور اوس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دن مین اچھا کردیتی ہے اور دوسرے
روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اوس پوست
کے نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت باریک کرکے چھڑک دین کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چولہے سے زرد ہوکر چھوڑائی جاتی ہے
اوسمین بھی کسیقدر شوریت ہوتی ہے اس کھال پر چھڑکتے ہین نسخہ مرداسنج اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین
تا قیروطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بنائین ایضاً کتیرا او زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچھ نشان باقی رہجاے
زرنیخ کے لگانے سے اوسکا بطلان اور زوال ہوسکتا ہے کہ ہڑتال کو ہمراہ حجر فلفل کے استعمال کرین بعض لوگ اس مقام پر خون
مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اوسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے **وثی کا بیان** بہتر علاج وثی کا جو مفاصل
مین واقع ہو یہ ہے کہ آلیا و نمر کو اوس پہ بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہوجاے۔ ہم نے
ہڈیون کے ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی کہی ہین کہ وہ سبکے سب وثی کے علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب ہذا وہان ملاحظہ کرے
مگر اس مقام پر درد باقی رہجاے بعد درستی وثی کے اوسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نکرنی چاہیے **موزے**
وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان سحج کے معنی خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انقشار اور چھل جانا کسی درشت شی کے چھونے
سے اگر جلد مین ہو اوسکو اصطلاح مین سحج کہتے ہین کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہے کبھی تمام
جلد مین سحج پیدا ہوتا ہے اور رگڑے سے چھل جاتی ہے اور چھلکر منقطع ہوتی ہے خواہ لٹک جاتی ہے اور اوسکے الصاق اور ملانے
کی حاجت پڑتی ہے اوسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا لازم ہے جو باب جراحات مین مذکور ہوچکی ہین اور تا امکان واجب ہے
کہ جلد کو قطع نکرین بلکہ جلد پھیلاتے رہین گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر
سے الصاق پیدا نہو تو بذریعہ مراہم کے ملائی جاوے کہ یہ مراہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہین۔ کھلی ہوئی جلد
مین اگر سحج کھلا ہوا واقع ہوا ہو سپر الصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ہان اگر بدون بندش کے ممکن نہو اوسکی تخفیف

بذریعہ ادویہ ممعویت ہوا کے کرنی چاہیے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی اعانت بھی دوا مخفف کا اثر اوسپر ہو پہنچے یعنی کھلی ہوئی رہے خفیف
سحج جیسے موزہ وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو سحج پیدا ہوا اوسکا علاج یہ ہے کہ ریہ یعنی پھیپڑا کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بز کا پھیپڑا
لیکر اوسپر لگاوین وہی اچھا کر دیگا اور اگر ورم پیدا ہوا ہو پرانی چمڑے کو جلا کر خواہ روغن گل اور مرتک سرخ کا استعمال کرین اور کدو سوختہ
عجیب النفع ہے اور قابل اعتماد ہے موزہ کی رگڑ کے واسطے منجملہ ادویہ خاتمہ اور ملحمہ اور مدملہ کے کل ادویات ہین جنمین تھوڑا سا قبض
ہو جیسے اقاقیا اور بالخصوص مازو سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سی رگڑ مین کرین شاید یہی کافی ہوگا خواہ سحج شجیہ یعنی جو رگڑ کی وجہ
شجح کے عارض ہوئی ہو اوسمین بھی ہے اور کافی مفید ہے اور اکثر اوقات مین فقط مرہم ابیض کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی دوا
یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب مین محلول
کرین اور ان دونون سے مرہم طیار کرین اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب اور سماق کے ساتھ مخفف ہوتا ہے اور سحج اور شجح خفیف کو ورم کو منع
کرتا ہے منجملہ نطولات کے خصوصاً اگر شقاق بوجہ شجح کے پیدا ہوا ہو یہی کہ آب عدس کو اور طبیخ کتن یعنی اور آب دریا نیم گرم استعمال کرین
اور تضمید دردی خشک کی کرین لیکن تمام جلد اوتر گئی ہو اوسوقت منع ورم کی نظر سے ایسی دوا کی حاجت ہوگی جسمین تخفیف قوی اور ختم
قوت ہو اور اوسکا علاج بھی صعوبت سے خالی نہین ہے

بیان وخز اور خرق اور کانٹے کا کرنا خواہ پیکان اور ہڈی کو کریچ چبھنا

وخز یعنی نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونون قریب قریب ہین اسلیے کہ دونون
صورتون مین ایک جسم تیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اوسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہے فرق اتنا ہی
کہ کوئی شے باریک چبھے گی اوسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی چیز موٹی چبھتی ہے اوسوقت شگاف موٹا پیدا
ہوتا ہے پس وخز باصطلاح اطبا وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہوا اور چھوٹا ہو اور خرق بڑا مجموعہ ہے جو عظیم ہو اور جسکا
حجم بڑا ہو اور شاید وخز باوجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کی مقدار طول مین چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے یعنی
چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد بڑھ کر گوشت تک نہ پہونچے اور ایسا وخز ضرر کم رکھتا ہے اگر اوسکے درپے نہ ہون اور چھیڑ چھاڑ کو بڑھاتین کہ اگر
اوسی حال خود چھوڑ دین گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد مین واقع ہوتا ہان اگر وہ گوشت شدید الدور ہو اوسوقت ہوگا
البتہ ورم اوس مقام پر پیدا ہوتا ہے اور ضربان بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً اگر غرز اور وخز شدید ہون اور بطور چبھنے کے ایسی واقع ہو
کہ اوسکا وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت مین بڑا علاج از روی فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی کیجائے
اور تدبیر جراحت کی چندان حاجت نہین ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہے اور جراحت کی تدبیر کے
ہمراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر
کافی تدبیر ہے سب کا ذکر باب جراحات مین تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہے تدبیر وخز اور خرق سے وہی
بات ہے کہ بدن مین جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوئی وغیرہ کے اوسکا پہلے اخراج ضرور ہے اس کو
کا نکالنا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسی چیز کے ہون جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لین جیسے اخراج نصول
کا یعنی تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلفس کے ہوتا ہے جسکے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہین تاکہ اچھی طرح لگ جاتے اور قاعدہ عام یہ
جس آلے سے نوک وغیرہ کو نکالتے ہین اوسکی نوک ٹوٹ کر رہجانے کا خوف نہو اور جس چیز کا نکالنا منظور خاطر ہے وہان تک راہ اس

اگر کہ پہونچنے کی وسیع ہو گا سکے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہو اور چاہیے کہ نکالنی کیطرف تو سہل ہین کہ اختیار کرین اور اگر دونون طرف سی نافذ
ہوئی ہے اوس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جدہر سے اوسکا نکلنا اولی ہے اور بقدر حاجت اوسکو پھیلانا چاہیے اس
آلکا خواہ ہو چیز کا ٹوٹ کر نہ جانا اوسکا حیلہ یہ ہو کہ دفعۃً اسکو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پھانس اور نوک وغیرہ کو پکڑکے جسقدر اوس نوک کا
چبھنا اندر کی طرف ثابت ہوا اوسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش مین اگر سیدھی نکل آئے۔ اور اگر یہ تدبیر
بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اوسی نہ چھیڑین تاکہ خود اپنے مقام مین جنبش پیدا کرے اور بعد ازان نکل آئے اس صناعت کے
بعض علمانے اس بارہ مین جو کچھ کہا ہے۔ ہم اوسی بعینہ بیان کرتے ہین وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے
کہ پہلے اقسام سہام کو دریافت کرین اسلیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض کی ساخت نے اور بانس وغیرہ سے ہوتی
ہے اور کانسی تیر کی خواہ نیزہ کی انی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ اور ہڈیون کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور نے وغیرہ
کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ کانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہل کی ہوتی ہے اور کسی مین ایک ہی انی خواہ دو تا تین
ہوتی ہین اور کسی مین ایک سی انی نوکدار ہوتی ہے اور کسی کی انی مین نوک نہین ہوتی اور نہ کانسی مین نوک ہوتی جیسے تعلیم تیر اندازی
خواہ تعلیم نیزہ بازی مین خواہ ناوک سکھانے کی ــــــ کہ اوسکی نوک پیچھے کیطرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر
بعد ورود کے جسم مین اوسے کھینچین چربی تک نکل آوے اور بعض کی نوک آگے کیطرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اوسکا ہو سکے اور بعض کی
انی مشابہ لولب کی ہوتی ہے جب اوسے باہر کیطرف کھینچین انسباط پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اوسکا
کنارہ بقدر تین اونگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہین اور بعض کی بقدر ایک اونگل کے ہوتی ہے اور اوسکا نام ذنابہ یعنی
دنبالہ دار ہے اور بعض کی انی خواہ کانسی اکہری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہین کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزہ کی
دانہ نکال لین یہ کچھا لوہے کا اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کوئین مین گری ہوئی برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے
ہین اوس شکل کی یہ کانسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی کانسی خواہ نیزہ کی انی اوسکے سری خواہ دانہ پیوست کیجاتی ہے اور بعض کی انی
خواہ کانسی سرے اور دانہ مین پیوست ہوتی ہے بعض کی ساخت مین استواری اور مضبوطی کیجاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ مین استواری
نہین ہوتی اوس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جب بدن مین گڑجاوے اور باہر کھینچین سرے اور دانہ نکل آئے اور انی وغیرہ پیوست رہجاوے بعض انی اور
کانسی کو زہر مین بجھاتے ہین اور بعض مسموم نہین ہوتے الغرض حسب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسکے بھی تفاوت پر ہوا ہے اوسکو نکالنے
کے دو طریقہ مقرر ہین ایک بذریعہ جذب اور کشش کے دوسرا بذریعہ دفع کے اسلیے کہ اگر تیر وغیرہ خارج مین جسقدر کہ ہو اوسکا نکالنا بذریعہ جذب کے
ہوتا ہے اسیطرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عمق جسم مین در آئے اور جس مواضع مین تیر کی پیکان ہو اگر نکالی جاوے نزف الدم
مہلک حادث ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اوسوقت نکالتے ہین جب گوشت
مین پیوست ہوا اور جن اجسام مین انکی گذران پیدا ہوئی مقدار مین کم ہون اور اوس جگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب اور رگ اور شریان
وغیرہ کے نہو پھر اگر تیر کی مجروح ہوئی ہوا اوسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور سہم ظاہر مین نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے
اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اوسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہے۔ کہ اگر زخمی کو اوس شکل پر باقی رہنا دشوار نہو جس شکل پر
زخمی ہوا تھا اوسی صورت پر کھڑا کرینگے جسوقت انی خواہ کانسی وغیرہ نکلنے کی لیئے بروقت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کی ہاتھ

یا نون سے ٹوٹا اور ترپتا وغیرہ اوس سے صادر نہو پس مناسب ہے کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کرین اگر صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اوسی
جست کرین اور جہان تک ممکن ہو اوسکی شکل ایسی درست رکھین کہ نکالنے مین حرج اور دقت نہو جبکہ اوسکے کاٹنے نکالنے کی ترکیب خواہ بنانے
اور بجو رستے کی تدبیر کرین اور اگر گوشت مین پیوست ہوگئی ہو چاہیے کہ ہاتھون سے خواہ لکڑی سے جذب کرین بشرطیکہ وہ لکڑی یعنے سری خواہ
دانڈ الگ نہ ہوگئی ہو خصوصاً اگر دانڈ اور سری الگ ہو پھر اگر لکڑی گر پڑے چاہیے کہ بذریعہ سوچنے یا منقش خواہ کسی اور آلہ کے جس سے انی
اور گانسی نکالتے ہین نکال لین اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبارا زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے
سے نکلنا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور جدہر سے پیوست ہوا ہی اوس طرف سے نکلنا ممکن نہ ہو واجب ہی کہ دو
مقامات چاک کرین جدھر کو توڑ کر نکلا ہے اور اسی طرف سے نکالین بذریعہ جذب کی خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہ گئی ہو
اور اگر لکڑی الگ ہوگئی ہو پس دستی کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالین اور مناسب یہ ہی کہ اوسکے دفع کرنے
مین کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کرین اگر پیکان دوہرا ہو اور ٹوٹنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسی پیکان کو اوس آلہ کے انبوبہ مین
داخل کرین جس سے کہ نامرکور ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اوسے دیکھین کہ اوسمین چند مواضع مجوف ہین یعنے گڑھے پڑتے ہین اور
اس سے زیادہ حار اور نوکین اوسمین جو باریک باریک ہون جو نظر نہ آتی ہون اوسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش
کرکے اوسے نکالنا چاہیے - اگر ان نوکون مین سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ ٹکڑا نظر آئے اوسے بھی نکالنا چاہیے اونہین جاوین اور بدبو
سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین - پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہون اور نکلنا اوسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائین
بشرطیکہ قریب اوسکے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ جب خوب منہ کھلجای باسانی ہم اوسے نکال لین
بعض آدمی اس چاک کو ایک تل مین داخل کردیتے ہین تاکہ گوشت اسکے ہمراہ نکل نہ آئے - پھر اگر زخم مین سکون اور متورم نہ ہو چکا
ہو اور ورم گرم نہ ہو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگادے اور اگر جراحت مین ورم گرم عارض ہوا ہو
مناسب ہے کہ اوسکا علاج نطول اور ضمادات سے کرین **زہر مین بجھائے ہوئے تیرونکی** تدبیر اولی یہ ہے کہ جہانتک گوشت
مین اثر زہر کا پہونچا ہے اور جدھر سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کرڈالین اور کاٹ ڈالین اور شناخت اوسکی یہ ہے کہ گوشت مسموم
کا رنگ یعنی گوشت کا رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہونچ
گیا ہو اوسکو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لین گے اور اگر اوس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اوسی تیر اس
لین اور شق کرکے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالین اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر بند رہتا
ہوتا ہے اور جنبش نہین کرتا ہی اور جب ہم اوسے ہلاتین کسیطرف کو نہین جھکتا ہے لہذا ہم کو واجب ہی کہ پہلے ہم اوس ہڈی کو قطع کر ڈالین
جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہوگیا ہے بعد اوسکے گرداگرد اوسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کرین کہ تیر کا نکلنا دشوار نہ ہے اور یہ تدبیر
اوسی ہڈی مین کرنی پڑتی ہے جو ہڈی ثخین اور گندہ ہو - اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس مین در آئے جیسے دماغ خواہ قلب یا ریہ
یا امعا اور رحم یا جگر مین پیوست ہوا ہو اور علامات موت کی نمودار ہون لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کرین اسلیے کہ ایسے
وقت جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب زائد پیدا ہوتا ہے اور ہم محل ملامت جہان کی ہوتے ہین اور با انہمہ کچھ توقع بہتری باقی نہین
مریض کے بھی جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہین ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہون ایسی تدبیر اختیار کرین گے کہ جس امر مخوف کا ہم

ازقسم سیلان خون وغیرہ کے خوف ہے اوس سے الگ ہو اور پہلے ہم اوسکا ذکر گذشتہ سطور مین کر چکے ہین اور جو امور مہلک
اور ایذا دہندہ عارض ہوتے ہین اون سبکا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہین اوسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہین اور اگرچہ زخم عضاے
رئیسہ مین ہی لیکن اکثر لوگ ایسے زخم کھا کر اچھے بھی ہوجاتے ہین اور جانبر ہوتے ہین اگرچہ بہت سا امت نہین ہوتی ہے اور نہایت تعجب
ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کسیقدر صفاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکم پر شرب اور رحم پر واقع
ہی اور اوسکی وجہ سے موت واقع نہین ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا مین بعینہ چھوڑ دین فقط اوسکی باقی رہنے سے بھی
پر موت بہرحال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہین عوام اور جہال بیرحمی سے منسوب کرتے ہین اور اگر اسکا خیال نکرین
اور پیکان کو جس طرح ہو سکے نکال لین اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہے ادویہ جاذبہ واجب ہی کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا ہے وہان جگہ
پر اشق کو رکھین کہ وہ جاذب قوی ہی خواہ سرکنڈے کی جڑ پیسکر ضماد کرین اور کبھی روئی اور شہد مین گوندہ کر استعمال کرین۔ ایضاً
برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ آرد جو اور بزر النبج خصوصاً ہمراہ فلقدلیس کے اور اسطوخ بنگ کا پھل مسلم اور ایطریفل
صغیری کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل النرجس ادویہ حیوانیہ بہت سی ہین مثلاً سیڈک کہ اوسکی کھال اوتار لی ہو
ہڈی مین چبھی ہوئی پیکان کے لیے عجیب النفع ہی اسیطخ داڑہ کے اوکھیڑنے مین نہایت سود مند ہے اسیطخ سرطان کو پیسکر
استعمال کرین اور دونون قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کی انفحہ بعض کی راے یہ ہے عصایہ جو ایک جانور مشہور ہے اوسکا سر
بدستن بھی چبھی ہوئی چیز کی جذب مین بہت موثر ہے ادویہ مرکبہ مین عصابہ کا سر اور زراوند طویل اور سرکنڈہ کی جڑ بصل نرجس
آپس مین ترکیب دیکر استعمال کرین اور خاص فاسد ہڈیون کے نکالنے والی دوا قروح مندملہ کے نیچے سے جسقدر ہین اونکا ذکر
ہڈیون کے بیان مین آتا ہے قانون) علاج آگ کی جلنے کا اگ کے جلنے کے علاج مین دو غرضین متعلق ہوتی ہین اول تو یہ ہے
کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پائے دوسرے جسقدر جل گیا ہے اوسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کے مانع دوا وہی ہے جو تبرید کرے
اور لذع پیدا نکرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہوتا ہے جنمین جلا بھی کسیقدر ہو اور اوسکے ہمراہ تجفیف بھی لیکن
زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اونمین لذع کسیقدر ہونی چاہیے اور باانیہمہ حرارت اور برودت مین معتدل ہونا ضرور ہے
اور جب احتیاج دونون قسم کے علاج کی ہو پہلے چھالا بھی نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہوجائے پہلے مبردات سے تدبیر کرین
بعد ازان اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت باقی رہے اوسے بھی استعمال کرین ورنہ کچھ حاجت نہین۔ لیکن اگر جلا ہوا مقام
پختہ ہوجاے اور چھالا پڑجاے اوسوقت دوسرے قسم کے علاج کا استعمال واجب ہی اور اوسکے واسطے ادویہ یہ ہین کہ قیمولیا اور جو
مٹی کہ اوسکا جرم سبک ہی جیسے چولہے کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنی روشنائی جو ہندوستان مین طیار ہوتی ہے اور اسی قبیل کی
ادویہ کا استعمال کرین اور کندر خواہ علک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہین رکھتی اسلیے کہ بعض ان ادویہ مین سے نہایت
گرم ہین اور قوت لذع سے خالی نہین ہین اور بعض مین رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہے ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول
کے صندل اور فوفل اور خشت سپید جدید خواہ ٹھیکری کو پیسکر آب برگ عنب الثعلب و رگلاب مین مخلوط کر کے ضماد کرین یا
زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم طیار کرین ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق
ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اوسکے بعد چونے کو خوب صاف دھو کر سپیدہ اور

افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر دودھ بھی شریک کرین ایضاً برگ خبازی لیکر میٹھے پانی مین اوبالین اوسکے بعد جو جز ان
او سمین از قسم دردتہ نشین ہین اونسے پاک کرین اوسکے بعد مرداسنگ پروردہ اور سپیدہ قلعی ہر ایک ڈھائی جزء اور روغن گل چار
جزء آب برگ مکو اور آب برگ کشنیز ایک جزء داخل کرکے استعمال کرین **ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم** کے عمدہ شیا
اس غرض کے واسطے مرہم چونے کا ہے اوسکے بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ چونہ کو لیکر سات مرتبہ دھوین تاکہ اوسکی تیزی اور حدت
دور ہوجاے اوسکے بعد روغن گل اور زیت مین گھسین اور تھوڑا سا موم بھی ملادین اگر اوسکی حاجت ہو اور کبھی طین قیمولیا بھی ان اجزا
پر اضافہ کرتے ہین اور سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا سرکہ شراب بھی داخل کرتے ہین **دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا** چونے کو بدستور
مذکور خوب دھوڈالین اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور روغن گل اور موم ملاکر طیار کرین اس مقام کے مناسب شیاف جہان
آبلہ اور تنفط کا خوف نہو ایک دوا یہ بھی ہے کہ جھاؤ کی پتی اور خرنوب جلاکر چھڑکین اور گوبر سوکھا ہوا اور پوست درخت صنوبر
مشکطرامشیع ہر ایک دس درہم مرداسنگ تین درہم خبث رصاص چار درہم خبث فضہ چار درہم آہک مغسول آب سرد سے چند بار پانچ
درہم قیمولیا پانچ درہم طین قبرسی اور رومی اور ارمنی اور سپیدہ قلعی ہر ایک سات درہم عصا الراعی کوفتہ دس درہم مداد فارسی خواہ مداد
چینی چھ درہم توتیای سبز سات درہم بھیڑی کی مینگنی دانہ لبلاب خواہ برگ لبلاب دس درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہر واحد
دس درہم سوسن آزاد اور بصل سوسن اسمانگونی زعفران ہر ایک پانچ درہم کافور چار درہم روغن گل اور حرام مغز بارہ سنگھا اور اوسکی چربی بقدر
حاجت ملاکر مرہم طیار کرین ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل الحرارت ہین اوسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہے کہ برادہ نحاس
اور برادہ آہن کو طین حر خواہ طین ارمنی سے گل حکمت کرکے کسی تنور خواہ بھٹی مین جلائین اور قرص بناکر رکھ چھوڑین اور حسب وقت
تجفیف کی حاجت ہو بطور ذرور کے چھڑکین خواہ روغن گل ملاکر طلا کرین۔ از انجملہ یہ دوا ہے پیخال کبوتر پارچہ کتان مین
لپیٹ کر جلائین تاکہ جل کر خاک ہوجاے اور روغن گل ملاکر طلا کرین عجیب النفع ہے جن مقامات مین بعد جل جانے کے قرحہ پیدا ہوجاے
اور نیز کراث یعنی گندنا اور بالا ہوا خواہ بقلۃ الحمقا ہمراہ سویق اور ورق آس کو پیسکر ضماد کرنا بہت نافع ہوتا ہے اگر اسکا نفع ظاہر نہو
جھاؤ کی پتی خواہ خرنوب نبطی کی پتی جلاکر استعمال کرین ورا انبن سے کچھ فائدہ ظاہر نہوے اور یہ مدمل قروح خبیثہ کا استعمال کرنا
واجب ہے **پانی سے جل جانا** کبھی کھولتے ہوے پانی کے دیگ خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے
اور وہی اثر پیدا کرتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے تدبیر جائب یہ ہے کہ اسکے علاج مین عجلت کرین قبل اسکے کہ اوسمین آبلہ پڑجاے
اور صندل اور گلاب اور کافور کو طلا کرین اور دوا کو خشک نہونے دین بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف
مین بھگوئے ہوئے کو پھیرتے رہین کہ یہ تدبیر آبلہ پڑنے سے مانع ہوگی بعض اطبا مبادرت کرکے اوس مقام پر آب زیتون
خواہ آب رماد کو چھڑکتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ ان دونون پانی مین سے کسی ایک کو آرد جو مین پیسکے استعمال کرین اور مرہم نورہ
بھی مفید ہے۔ اور جو دوا پیخال کبوتر سے بنائی جاتی ہے اور نسخہ اوسکا ابھی ابھی مذکور ہوچکا ہے عجیب النفع ہے اور ایسے جلنے سے جو قرح
پڑجاتے ہین اونکا علاج کراث مسلوق خواہ کراث مجفف سے کرتے ہین اور یہ سب سے بہتر دوا ہے اور اسیطرح جتنی ادویہ آگ سے
جلنے کی اوپر کے باب مین بیان ہوئے ہین وہ سب بکار آمد ہین **نزف الدم اور حبس دم کا بیان** فن کلیات مین بیان
ہوچکا ہے کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی رگ کا مونہہ کھل جاے بسبب ضعف اوس رگ کے خواہ اوس رگ مین

امتلا ہے خون زیادہ حالتین سے ہو جاوے خواہ کوئی حرکت قوی مثل کہ چیخنا اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا مونہہ کھل جاتا ہے اور
خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے الیسی حس ہو جو بدون اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جاوے
اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا قساخ خواہ کسی طرح کی شریان اندرونی خواہ بیرونی کو حادثہ جیسے یا کوئی حرکت شدید ہمراہ امتلا کے حادث ہو یا رگ سے
خون اطور ترشیح کو ٹپکے بوجہ اسکے جرم اوس رگ کا ڈھیلا ہو جاوے اور منافذ اوس رگ کے اوسمین تخلخل پیدا ہو نہایت اولی اور اقدم واسطے
سیلان خون کی لئیے راہ کی رگون مین سے شریان ہے کہ اوس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اوسکا جرم متحرک ہے اور
جو کچھ شریان مین ہے کبھی سمٹتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان مین شریان کی تنگی واقع ہو بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا
ہو انجام کار ہو سما کیطرف ہوتا ہے جسکا نام ام الدم ہے اور شریان اگرچہ اوس قسم مین سے ہے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے
اوسکا التحام ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان ملتحم نہین ہوتی ہے اور جو چیز گرد شریان کے ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور جب گرد کی چیز مین بوجہ التحام
کے تنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شریان مین تنگی پیدا کرکے جریان خون کو مانع ہوتی ہے اور زیادہ اور بقدر سیلان خون کا نہین ہونے پاتا ہے
بلکہ بطور ترشح کے خواہ نہایت تیلی جسقدر رسائی باقی رہجاتی ہے اور ملتحم نہین ہوتی ہے اوسیقدر آہستہ آہستہ خون نکلتا ہے جب اوسکی تدبیر
بہ نرمی بذریعہ عصر اور دبانے کی کرین پھر خون کا سیلان رک جاتا ہے اور جہان کا تہان ٹھہر جاتا ہے جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہے اور بشتیر
وہ رگ تہانہ پر جلد ٹھہر جاتی ہے اور بذریعہ نبض کے اوسکی جنبش کے معلوم ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان کو اندر کیطرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے
کہ اندر ہی اندر پھیٹ جاتی ہے اور جلد بدستور مسلم رہتی ہے اوسوقت جلد کے نیچے پورسما پیدا ہوتا ہے اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور
ریح کے ہوتا ہے اور اوس ورم کا سکون بوجہ عصر اور دبانے کے ہوتا ہے اور یہ کیفیت اکثر عنق اور ارنبہ یعنے کش ران مین عارض ہوتی
ہے اور بابض مین بھی خود بخود بھی کیفیت ہوتی ہے اور اکثر اسکا عروض بسبب کسی امر خارج کے ہوتا ہے اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا
ہوتی ہے اکثر اطبا نے گمان کیا ہے کہ ہر ایک فتق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہین ہوتا ہے
بلکہ جو عضو شریان کے گرد ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور بہ انورسما پیدا ہو جاتا ہے اور خود شریان بعد شق ہونے کے
کبھی نہین جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع مین نہین ہے کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جوڑ سکتی ہے۔ جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہین
اونکی دلیل قیاسی بھی ہے اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہے کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہے اور
غضروف کا التحام نہین ہوتا ہے پس بحکم ضرب دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہین ہو سکتی
اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہین کہ ہمنے کبھی کسی شریان کو جوڑتے نہین دیکھا جالینوس
نے ان لوگونکا نہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کیا ہے خطائی ہے یعنے اوسکا صغری
از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہے صورت اوس قیاس کی یہ ہے کہ شریان بین بین ہے گوشت اور ہڈی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہے
اور ہڈی مطلق نہین جوڑتی ہے پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے مین بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہے کہ بہت
دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگونکا علاج کیا کہ اونکی شریان کا التحام ہوگیا اور شاید یہ بحث ایسی ہے
کہ ہم اسکے بیان سے فارغ ہو چکے اور دوسرے ابواب مین اسکو ذکر کر چکے ہین لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت انبعاث خون
کے مختلف ہوتا ہے کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہے اور جب وہ عضو شگافتہ ہو جاوے خون بکثرت جاری ہے جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے

ہین کہ اونسے کم نکلتا ہے اور ان دونون قسمون مین بعض سے خون نکلنا پرخطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہین
ہے جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے کبھی خون بکثرت برامد ہوتا ہے جیسے پھیپھڑے کا
خون نکلنا پرخطر ہے اور ناک کیقدر خون برامد ایسا پرخطر ناک نہین ہے اور جیسے برامد ہوتا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت
ہی قلیل برامد ہوتا ہے بلکہ بشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام بدکیطرف پہونچتا ہے رگون سے بھی خون نکلنے کی مختلف صورتین
ہین کسی شریان سے خون برامد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤن کے بڑے بڑے
شراین کہ انسے اگر خون جاری ہوا اکثر نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور بند نہین ہوتا ہے اور بعض شراین کا خون ایسا پرخطر نہین ہوتا
جیسے شریان قحف یعنی جو استخوان سر کے پاس ہے کہ اوسکے خون کا بند کرنا سہل ہے اور فقط باندھ دینا اوسکا کافی ہے اور اکثر چھوٹے
چھوٹے شراین سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہو جاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے خون میں فرق
بیان کرتے ہین کہ شریان کا خون شربانی اور رقیق اور اچھار غوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون کے
نہین ہوتا ہے اور غاقم ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصًا استفراغ دموی شریانی
اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جاے اور نوبت تشنج کی پہونچ نہایت ردی ہے اسیطرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہے
اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو باعث جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل اکثر استفراغ خون
کے مہلک اور ردی ہے اور اکثر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہوا اکثر قاتل ہوتا ہے **قانون علاج نزف الدم** کا نزف الدم
کے علاج مین ابتدا حبس خون کی تدبیر کی چاہیے بعد ازان اگر قرحہ پڑگیا ہے اوسکا علاج کرنا اور حبس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اوسکا
بند کرنا ممکن نہین ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجراے خون کا ہے کہ جب تک ازالہ اوس سبب کا نہ کرین سے کیونکر بند ہوگا
پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ سے کہ اتنی مہلت نہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کرلین بعد ازان حبس خون کرین جو حبس خون کی ادویہ ہین
ناچار اوسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول مین ہوچکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسقدر
ذکر کرینگے۔ واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض وہ ہین کہ جہت خروج کو بدل دیتے ہین خواہ ایسے ہین کہ جسطرف سے خون جاری
ہو اوسی طرف آنے کو روکتے ہین اور مقام جریان تک پہونچنے نہین دیتے اور بعض حابسات ایسے ہین کہ خاص مقام جریان
خون سے اوسکو نکلنے نہین دیتے اور بعض حوابس کا اثر مرکب دونون اثرون سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہین
اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہین خواہ تینون فایدون کی جامع ہوتے ہین پہلی صورت یعنے جو چیز خون نکلنے کی
جہت بدل دے اور خلاف جہت کیطرف مائل کرے اوسکی بھی یہ کیفیت ہے کہ فقط جذب بطرف خلاف جہت کے کرے اور کوئی دوسری
راہ برامد خون کی جہت مخالف مین جدید پیدا نکرے جیسے جگہ پر وضع محاجم اگر واسطے حبس نزف الدم کے کرین داہنے نتھنے سے
رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہین ہوتا اور کبھی ایک نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہے جیسے
صاحب رعاف کی اوس ہاتھ کی فصد کھولی جاے جو محاذی اوسکے نتھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم
یعنے روکنے والی شے ایسی کہ نوبت نزف تک آنے دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اوسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اوسمین
یا بہ سبب احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ تبرید کے ہوتی ہے اور معتد زیادہ ہوتا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدنکی جیسے

غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی واقع ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہوتا ہے تیسری قسم یعنے جو خاص موضع نزف دم پر خون کو روسنکے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کر دے خواہ بذریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ میں بھر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ کپڑا وغیرہ بھر دین یا فقط رخنہ بندی کرین اور سوراخ مین کچھ نہ بھرین خواہ موضع نزف الدم میں خشکریشہ پیدا کرین داغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائین جس سے پپڑی پڑ جاے خواہ جمود اور بستگی ایسی پیدا کرین کہ خون رک جاے خواہ کوئی دوا سخری اور چسپندہ لگائین خواہ تجفیف پیدا کرین خواہ ادویہ ملحمہ کا استعمال کرین خواہ اوس گوشت کو جو گرد رگ کے ہے اوسمین تنگی پیدا کرین تاکہ اوسے بند کرکے ترتیہ مسدود کر دے ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے کہ اگر جراحت کی ہمراہ ورم بھی ہو اکثر یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہو چکے ہین اونکا کرنا دشوار ہوگا اسلیے کہ اوسوقت نہ بندش بذریعہ ڈورونکے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑیگا اور بدشواری سے بندش ہو سکے گی ہان اوسوقت استعمال ادویہ مغریہ کا ضرور ہو سکتا ہے اور قبض اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسیقدر غلیظ اور خاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم مین ورد زیادہ ہو کیا جاے وہ نہایت ردی ہے اور جو نشست برخاست ایسی واقع کرے جسکی جہت سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اور ٹھانا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دو باتونکا ہو اول تو درد نہونے پاے دوسرے جسطرف خون کا میلان ہے اوسکی جہت مخالف مین بلند کرین پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور تعلیق کے نہ کرنی چاہیے یعنے ایسی طرح اوس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہین ہے کہ اخراج خون کا بآسانی ہو جایا کرے اگر ان دونون غرض کی حاصل نہونے میں ضد ہو یعنے درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اوسی شکل پر اوٹھانے مین منحصر ہو کہ جس شکل مین خون بآسانی نکلنے کا گمان ہے خواہ برعکس اوسوقت مشاہدہ حال مریض سے جو غرض زیادہ مناسب ہو اوسے اختیار کرین اور جسکا تحمل مریض پر آسان ہو اور سریع دست جو مفید زیادہ ہو اوسی کا لحاظ زیادہ کرین ہاب اسوقت ہمکو احتیاج ایک اور بات بیان کرنے کی ہے بعد ازان کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرلے کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہین ہے بلکہ ورید ہے اور وہی علامات جو اوپر جہندگی خون اور رنگ وغیرہ کے بیان ہو چکی اوسکے ذریعہ سے اطمینان کرلے تاکہ اگر شریان سے اجزاء خون کا احتمال خواہ یقین ہو اوسکی تدبیر مین توجہ زاید درکار ہے اور وریدی نزف الدم مین چندان اہتمام زائد نہین ہے بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم نہو اوسکی تدبیرات مختلفہ مین سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو مجروح کو الم اور ایذا بذریعہ دلک اور بندش کے نہو نچانی چاہیے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیے اور جس عضو کیطرف جذب کرنا ہی واجب ہے کہ وہ عضو عضو ماؤف کا مشارک اور دونون ایک ہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہوں اور دونون جہت عرض اور طول مین جو دور تر ہو بہ نسبت عضو ماؤف کے اوسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کیطرف مناسب نہین ہے جیسے اگر جذب مخالف سر کے دونون طرف کا کسی ایک جانب سر کے خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اوسی ہاتھ کے دوسری جانب مین کہ دونون جذب قریب مین انکا چندان فائدہ ظاہر نہوگا اور پورا انحراف اور جذب نہوگا اور یہ قواعد ایسے ہین کہ بروقت انکے سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہی نہین ہم نے کتاب اول فن کلیات مین ذکر کیا ہے جہان پر قوانین استفراغ کے بیان کیے ہین ۔ بندش خواہ دلک وغیرہ جو کچھ کرین واجب کہ اوس عضو کے قریب ہو واقع ہو جس سے

خون کی روانی ہو رہی ہے پھر اوس سے اوتر کر دوسرے مقام پر کرین اور شریانین کے شگافتہ ہونے مین ان تدابیر سے
اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہین اور جبس خون فقط انہین تدبیرات سے ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو
معین ٹھہرا کر استعمال کرین اور یہی حال فصد جانب مخالف کا ہے جو البعد فطرین مین کھولی جاتی دوسری قسم کی ایک صورت
یعنی خون کے غلیظ اور جامد کرنے کی صورتو نمین ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو اوسی
اغذیہ غلیظۃ الکیموس کھلائین جو خون کو گاڑھا اور غلیظ کرین جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ مخدرات اور
آب سرد کا استعمال کرین اور بدن پر ادویہ سردہ رکھین اور کبھی غشی خود بخود واقع ہو خواہ کسی تدبیر سے پیدا کیجائے ایسی مفید ہوتی
ہے کہ نزف الدم کو بند کر دیتی ہے۔ قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اوسمین فقط ایک ہی قاعدہ کی رعایت درکار ہے یعنے مثلاً کبھی
کوئی شریان متصل قلب کے ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونون جانب اوسکی متصل نہین ہوتی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے
کردین روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جائے بلکہ بیشتر دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا کہ اسمین
ڈوب جاتا ہے اور خون اوسکی طرف پہونچتا ہے اور جس راہ کو بند کیا ہے اوسکی دوسری جانب سے خون اوسمین پہونچتا ہے اوسوقت
دوسری بندش کرنی پڑے گی اور قبل از بندش اوس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جدھر اس رگ کا مبدا ہو اور جہان
سے یہ رگ پیدا ہوئی ہے بعض مواضع مین مبدا اوسکا اسفل کیطرف ہوتا ہے جیسے عنق مین اور بعض مقامات مین مبدا شریان
کا اوپر کیطرف ہوتا ہے جیسے ران اور پانون مین جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جاوے اوسوقت شد اور ربط کا استعمال کرنا
چاہیے ایک تدبیر اسکی یہ بھی ہے کہ موچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالین اگرچہ اوسکا نکالنا بدون چاک کرنے تھوڑے سی گوشت
ممکن نہ ہو اور گوشت سے مراد وہ گوشت ہے جو محیط اوسی رگ سے ہے اور اوس رگ کو چھپائے ہوئے ہے۔ اوسکے بعد اون ادویہ کو جنکا
ذکر ہم کرتے ہین استعمال کرو۔ اگر یہ رگ ضارب ہو یعنے مثل نبض کے چلتی ہو اور خوب اوسکی حرکت محسوس ہو مناسب ہے
یہ ہے کہ خوف نقصان ہے اوسکی بندش کرین اسیطرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اوسمین سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہوتا ہو
اور جب تدبیر کرکے فراغت حاصل ہو بعد ازان استعمال دوا و نکا کرین تین دن پٹی نہ کھولین خواہ چار روز تک اور اس اثنا مین اگر دوا
سری کو دیکھین کہ خوب چسپان ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پھر اوسے ہرگز چھوڑنا مناسب نہین ہے بلکہ اور زیادہ اہتمام
کرکے اوسکے گرد اوسی قسم کی دوا لگا دین جو کسیقدر پہلے دوا کے خشکی بوجہ اپنی رطوبت کو کم کر دے۔ اور اگر دوا کے اوپر پٹی
خواہ کپڑے اور کاغذ وغیرہ کی چھوڑانے سے وہ دوا بھی اوکھڑ جاوے موضع دوا کو اونگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کرین کہ خون
کا اوچھلکر نکلنا رک جائے اور جسقدر دوا چھوٹکر الگ ہو گئی ہے باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہے اوسے جدا کر دین اور اوسی جگہ پر
اوس دوا کو وہ ٹکڑی کرکے گرا دین اور دوسری دوا اوسکی جگہ پر بدلکر رکھین اور ہر وقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو اوس
طرح اوٹھاتین جیسا اوسکی نسبت مناسب ہو اور وہی شروط ہین جنکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اوسکا یہ ہے کہ زخم کا منہ
مونہہ مبدا رگ سے اونچا ہو مثلاً اگر پنجے کے اعضا مین ہو خواہ رحم مین ہو ایسا فرش بچھایا جاوے کہ اونچے کر اعضا کو اونچا کر دے اور
اوپر کے اعضا پست کر دے اور با اینہمہ اس شکل کو پیدا کرنے سے درد پیدا نہو جب ایسا عنوان اوسکی لیٹنے خواہ بیٹھنے کا درست
ہو جائے پھر تین روز تک مریض کو اوسی انداز پر رہنے دو تاآنکہ خون بند ہو جائے۔ گوند وغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز زخم کے اندر

داخل کرکے جو تدبیر ہو اوسی وقت چلیگی جب کہ شریان عظیم ہو اوسکی ترکیب یہ ہے کہ ریشم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا پورانا
کپڑا کتان کا لیکر اوسپر ادویہ مغریہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکین اور فتیلہ یعنے بتی سی بنا کر شریان کے اندر داخل کرین اور اوسکے اوپر پٹی
باندھین اور کبھی فقط ریشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہین رہتی لیکن بندش ایسی درست
اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جب تک التحام پیدا نہو کھل نہ جاے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اوسکے خارج کرنے کی تدبیر
طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورتا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی سمٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی
جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے۔ ردم بلا القام یعنے زخم کا
مونہہ بند کرنا اور اوسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اوسکی صورت یہ ہے کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے مونہہ پر رکھین اور اندر رگ کے
داخل نہ کرین اوسکے اوپر گدی رکھکر باندھین خصوصاً اسفنج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھین اور خوب کسکر کہ احتمال کھلجانے اور ڈھیلے
ہونے کا نہو۔ اور جذب کے واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلے اور نادرست ہونی چاہیے اسلیے کہ پہلی بندش سے غرض یہ
ہوتی ہے کہ زخم کا مونہہ باہم ملجائے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت انکے
ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور یہان پر یعنے جذب کیواسطے برعکس اسکے بندش چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت
سی گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہون اکثر اوسسے ضرر شدید یعنے جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت سد کی یعنے حبس دردم
کی حاصل نہین ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اوس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہوجاے نہ اینکہ الم اور ایذا پہونچے ہان اگر پہلی
ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہین ہے کہ سختی سے بندش کرین بعد ازان تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائین۔ اکثر احتیاج اسکی ہوتی ہے
کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سیین اور دونون باندھین یکجا کرکے اوسکے بعد پٹی وغیرہ باندھین اور بیشتر فقط دونون باڑھونکا ملا دینا اور ایسی گاو کی
اور پٹی وغیرہ جو زخم کے ملے رہنے کی حافظ ہون جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے کافی ہوتا ہے۔ بعد اوسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو لحمہ مین
اگر کوئی رگ مثل دواج کے پھٹ جاے واجب ہے کہ اوسے ابتدا مین ایک ہاتہ کی اونگلیون سے ملاکر ادویہ اور پٹی وغیرہ اوسپر دوسرے ہاتہ
سے چڑھائین اور لگائین۔ ردم بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ استواری علقہ یعنے لٹکنے والی چیز کے جو مونہہ پر شگاف کے لٹکی ہوا اور ہر وقت
اوس مونہہ کو سمیٹتی رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر سمیٹتا ہے کہ آخر کار مین خون کو بستہ کردیتا ہے اور فائدہ ردم کا پیدا ہوتا ہے خواہ
کوئی شے زیادہ تبرید پیدا کرے اور خون کو منجمد کردے اور اوسی مقام مین گوشت پیدا کرکے شگاف مین تنگی پیدا کرنیکا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ مثلاً رگ
کو عرض مین قطع کرین پس دونون طرف سے وہ سمٹکر پہلے ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کرینگی کہ اوسپر گوشت دوڑ جاے گا اوس طرف جدہر سے
سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اوسی مقام مین درست پڑیگی جو موضع لحمی ہو اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کی کنارہ سے
ہوتی ہے تاکہ دخول اوسکا اندر کیطرف باستواری ہو بعد ازان اوسپر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التحام مجری کا بدون ام الدم کے ہوتا ہے
پڑی پڑے کیونکہ یہ استواری زخم کی فقط رگ کے ذریعہ سے بھی ہوسکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے
اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویہ مثل چونہ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کی اقسام
اور اقسام زرنیخ کے اور کمون وغیرہ کی جو ضعیف العمل ہین کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہین اسیطرح زبد البحر سے
بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن یہ دوائین چھڑک کر موضع باوف کی بندش کردیتے ہین۔ پس خون بند ہوجاتا ہے مگر اسمین خطرہ یہ ہے

کہ اس تدبیر سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے باسانی الگ ہوجاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ اوسنے تفاوت سو کسی جسم کی پٹری اودھڑ جاتی ہے۔ بلکہ اندر کا خون جسوقت روانی پر آکر پٹری کی مدافعت کرتا ہے فقط اوسی خون کی روانی کے صدمہ سے یہ پٹری اکھڑ جاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی سبب سے بھی اس خشکریشہ کا زوال ہوجاتا ہے اور اسکے گرجانے کے بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی ہے اسیواسطے اطبا نے تجویز کی ہے کہ آگ کے سینکنے سے جو پٹری ڈالنی مطلوب ہوچاہیے کہ کسی لوہے کے ٹکڑے سے جلی گری بہت زیادہ ہو اوس سے داغ دیکر سینکین تاکہ خشکریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا ہو اور اوچھا اور کم زور نہو اور باسانی گر نسکے اور بابت دنوں تک نہ گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اوسپر ثابت ہوگیا ہے اسلیے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہین اوس سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے اول تو ضعیف کہ اوسکے سبب سے گر جاتا ہے اور باانیہمہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور تسخین شدید پیدا کرتا ہے۔ اور جو داغ بقوت لگاتے ہین اوسکا زخم اور رخنہ بندی خشکریشہ قوی سے ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کردیتی ہے اور اگر شگاف وسیع ہو اوسکو چھوٹا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے منجملہ داغ لگانے کے تدابیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر یہ ہے کہ سپیدی بیضہ کی آہک آب نارسیدہ سے ملا کر پشم خرگوش وغیرہ اوس مین آلودہ کرین اور مقام شگاف پر رکھین اور باندہ دین اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہے۔ کہ زیرہ اور چونا پیس کر مقام شگافتہ پر رکھین اور ان دونون مین قلقطار بھی اضافہ کرتے ہین زاجیات یعنی جملہ اقسام پھٹکریون کے بھی ازین قبیل ہین کہ اونمین قبض اور گرمی دونون کی قوت ہے اور چونہ مین فقط گرمی کی قوت ہے اور قبض کی قوت چونہ مین بہت کم اور معتدبہ نہین ہے۔ جو خشکریشہ ایسی دواؤن کا دیا خواہ محض گرمی کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اوس دوا مین قبض بھی ہو ایسا خشکریشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور عمیق بھی ہوتا ہے کیونکہ گرم کے غلیظ کا عرق نچوڑا ہوا اور خود وہی غلیظ باوجود کی بحدت کی تغریہ کی بھی قوت رکھتا ہے۔ سوراخ کے بند کرنے والی دوائین جیسے جبین مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صموغ اور کندر اور ریتیانج ایضاً زبیب عنب اور ضفدع یعنی مینڈک بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہتے ہین ایضاً کو کب ساموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوائین بذریعہ تخفیف اور التحام کے حبس خون پیدا کرتی جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پیسا ہوا اور مانند ہمراہ روغن کے کہ اوسی جلاتین اور جب شعلہ دینا موقوف ہوجاے بجھا ڈالین اسیطرح بردی سوختہ اور ریتیانج اور صدا الحدید بریان یعنی چرک آہن اور گھوڑے کی لید اور گدہے کی لید دونون جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیون کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھو کر انکا نمک جدا نہ کیا ہو اسلیے کہ دھونے کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہوجاتی ہے اسیطرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب مین ڈبو دیا ہو اور ڈبونے کے بعد اوسے جلا ڈالین اسیطرح بالونکو جلاکر استعمال کرنا **بیان ادویہ بسیطہ و مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم کرتی ہین** اور جالینوس نے اونمین ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ اونکے وصف مین کیا ہے اور جالینوس کے بعد اور لوگون نے اونکا تجربہ کیا درحقیقت اونکا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ اون ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے قلقطار بیس جزء کندر سولہ جزء صبر علک البطم خشک اور فلفل اور علک انبس ہر ایک آٹھ جزء زرنیخ چار جزء جبین بیس جزء یک بیسکر چھانین اور بیس جزء داخل کرین اور کل ادویہ سے ذرور طیار کرکے فتیلہ پر چھڑک کر استعمال کرین خواہ موضع نزف پر چھڑکین عجیب النفع ہے۔ یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو پیسکر فتیلہ پر چھڑکین اور باستواری باندھین۔ یا صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے استعمال کرین۔ خواہ اسفنج کو جلاکر جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے استعمال کرین۔ اور خشت سوختہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور جبسین

خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کرین - یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کرین - خواہ قلقطار مین جزو زنجار
اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزو اور بانتیج آٹھ جزو جبسین محرق آٹھ جزو خواہ قلقطار اور نحاس محرق اور قلقدیس اور پھٹکری بریان ہموزن
استعمال کرین - عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہو یہ ہے کہ صبر ایک جزو اوس بدن مین جو رطوبت
کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو صبر کا اوس شخص کے واسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور قشار کندر بدن
خشک مین ایک جزو اور خود کندر چرب بدن لین مین ایک جزو اور اونمین دونون پر اقتصار کیا جاے خواہ انکے ہمراہ دم الاخوین اور انزروت
بھی شریک کرین اور سب کو سپیدہ بیضہ مین گوندہ کر ابریشم ارنب کے ہمراہ خواہ موضع نزف پر بطور ذرور کے استعمال کرین مقالہ
تیسرا قروح کے بیان مین **بیان عام قروح کا** قرحہ جسے ہندی مین گھاو خواہ زخم گہرا کہتے ہین اوسکی پیدائش زخم سے ہوتی
ہے اور پھوڑون کے پھوٹنے سے خواہ بثور اور پھنسیون کے پھوٹنے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہرے
خواہ زیادہ بڑھ جاے اور اوسمین قیح پیدا ہو اوسوقت اوسکا نام قرحہ رکھتے ہین - قیح پڑنے کی وجہ یہی ہے کہ جو غذا اوس مقام تک
پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے وجہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف ضعیف ہو جاتا ہے اور اوسکے ضعف کی وجہ سے جو غذا اوس تک
پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر افساد غذا کے اوسکی طرف فضول اعضاے مجاورہ یعنی قریب
کی منجذب ہوتی ہین اور متحلل ہو کر اوس عضو کیطرف آتے ہین - خواہ علاج اوسکے تفرق اتصال کا ایسے مرہمون سے کیا گیا ہو
کہ اون مراہم نے عضو کو ڈھیلا اور مبتلد کر دیا ہے اور اون مرہمون کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو ماؤف
کی ضعیف ہو گئی ہے اسوجہ سے قرحہ پیدا ہو گیا ہے - قیح کی جو قسم رقیق ہو اوسکو صدید کہتے ہین اور جو قسم غلیظ اوسکو وسخ
کہتے ہین اور وسخ ایک چیز خاثر یعنی نرم مثل میدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بہ سواد ہوتی ہے یا مثل دردی کے ہوتی ہے
- صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہے اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظہ سے
ہوتی ہے - صدید کی زیادتی تولید خون سے ہے اور مزاج مجفف کا ہوتا ہے اور وسخ کو حاجت بطرف دواے جالی کے ہوتی ہے -
قروح کبھی ظاہر مین زیادہ اور بھری ہوتی ہین اور اندر کیطرف زیادہ نہین غائر ہوتی ہین اور کبھی اندر تک گڑھا پڑ جاتا ہے - جو
قروح غائر ہوتے ہین اگر اونکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے اونکا نام ناصور ہے اور ناصور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹے نل عضو
کی اندر سما گئی ہے اور اگر اونکے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اوسکا نام مخبی ورکہف یعنے غار رکھا جاتا ہے اور بعض اطبا اوسکا نام
مخبی اسواسطے رکھتے ہین کہ زیر جلد اونکا نفوذ ہو گیا ہے اور جلد اوس سے جدا ہو گئی ہے اور کہف اسواسطے کہتے ہین کہ بدن کی ہڈی
کے بیچ خواہ زیر لحم وہ قرحہ پیچیدہ ہو گیا ہے اور اوسکی وسعت بڑھ گئی ہے - اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ قرحہ واسع کو کہف
کہتے ہین اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اوسکا نام ناصور ہے اور نام رکھنے مین کچھ نزاع نہین ہے - جسوقت صلابت اور سختی گوشت
وغیرہ کے قرحہ ظاہری مین ہو اوسکا نام قرحہ خرقیہ ہے - ناصور بڑا وہی ہے جو نظر نہ آسکے اور جسقدر حس بصر سے دور ہے اوسیقدر اوسکو
چور کہتے ہین اوتنا ہی زیادہ برا ہے - ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی ترچھی ہوتی ہے
- اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اوس ناصور کے سلائی وغیرہ سے
چھوئین اوسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا - کبھی جس عضو مین ایسا ناصور درد پیدا کرنیوالا پڑتا ہے اوس عضو کے فعل مین دشواری

پیدا ہوتی ہے اور اوسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جیسے اوس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک پہونچا ہو یا کہ ہڈی مین پیدا
ہوا ہو ۔ جب ناصور کسی رباط تک پہونچتا ہے اوس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی یعنے رقیق اور لطیف
مگر تھوڑی اور رباط کے ناصور مین درد زیادہ نہین ہوتا ہے ۔ جو رطوبت اوس ناصور سے نکلتی ہے کہ ہڈی تک پہونچا ہے رقیق اور
مائل بزردی ہوتی ہے ۔ اور جو ناصور ورید اور شریان تک پہونچتا ہے اکثر اوسکی رطوبت دردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور
ورید تک پہونچا ہو اوس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شریان تک پہونچا ہے اوس سے خون اشقر بطور
ترشح کے برامد ہوتا ہے خواہ بطور تیز اور دو ورنے کے یعنے اوچھلتا ہوا ۔ اور جو ناصور گوشت تک پہونچتا ہے اوس سے رطوبت
چسپندہ اور غلیظ باکدورت اور خام برامد ہوتی ہے ۔ کبھی ایک ناصور کی بہت موںہہ پیدا ہوتے ہین اوسکے علاج مین دشواری
زیادہ پیدا ہوتی ہے اور یہ نہین دریافت کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور یکجا ہو گئے ہین اور کسی موںہہ سے اوس ناصور کی
رطوبت رنگین برامد ہوتی ہے ۔ اسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سوراخون سے ایک ہی
رنگ کی رطوبت نکلے گی اور اگر چند ناصور مجتمع ہین رطوبت بھی چند اقسام کی نکلے گی مترجم کہتا ہے اگر ناصور مختلف سے
رطوبت واحدہ نکلے اوسکا ذکر شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد اون سب کو اسطے کافی ہے یعنی ناصور کا رنگ بھی مختلف
ہوتا ہے کوئی سپید رنگ کا اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہے ۔ قروح کے بھی اقسام بہت سے ہین
بعض قرحہ مین درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ مین درد مطلق نہین ہوتا ہے کسی مین ورم ہوتا ہے اور کسی مین ورم نہین ہوتا ہے
کوئی قرحہ آلایش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہے جو ڈھیلی اور لیلی ہو اور
خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہے اگرچہ وہ رطوبت ردی نہو ۔ بعضے قرحہ مین وسخ ہوتا ہے اور بعض مین صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا
ہے اور ایسے قروح عفنہ کو باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہین ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بھی نہایت
مضر ہے (جیسے ہمارے بلاد ہندوستان مین پروا چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ مین خرابی پیدا ہوتی ہے اور مزاجون کو کسقدر زحمت
اوسوقت عارض ہوتی ہے) بعض قروح متاکل ہوتے ہین یعنے سڑ جاتے ہین اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہین سرد ہون
خواہ گرم ایسے نرم قروح مین جو بال اونکے متصل ہوتے ہین اونکے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کبھی بعض قروح
رشاحہ ہوتے ہین یعنے اونسے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت ٹپکتی ہے
اور اسقدر گرمی اوس رطوبت مین ہوتی ہے کہ اوس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہے ۔ یہ قرحہ مہلک اور
ردی ہے ۔ بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہے جو قرحہ متعفن ہے متاکل نہین ہوتا اگرچہ دونون پھیلتے ہین اور اوس جگہ
کو خراب کر دیتے ہین اور کبھی کوئی قرحہ ایسا اکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو وغیرہ کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہے اور عفونت اوسمین
نہین ہوتی اور نہ گرمی اوسمین یقیناً ظاہر ہوتی ہے ۔ لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اوسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوا کرتی
ہے اور یہ حرارت اوس سے جدا نہین ہوتی جالینوس مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متاکلہ کا نام رکھتا ہے اور
قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہے اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان
کرینگے ۔ جو قروح صلب و سخت ہون اور بطرف سپیدی کے اونکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہون اور اسیطرح

— اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہون تو اونکی راحت ادویہ مسخنہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے قروح جو سخن اور حار بالفعل ہون اور ان قروح کی رنگت سرخ مائل ہوجاتی ہے او ویہ باردہ سے اور ہوای بارد سے انہین راحت پیدا ہوتی ہے — قروح ردیہ کے ہر اوا اگر بدن کا رنگ بھی ردی ہوجاے مثلا سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہوجاے فساد مزاج کبد اور فساد پر اس قول کی دلیل ہوگا جو قرحہ کے بعد آتا ہے اور اسی وجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا — جب قروح کی جڑین بار یک اور تیز ہون اور اونکے کنارے بھی نہ ہون تو انکو حضر مین پیدا ہوتے ہین اور جنکی جڑین چوڑی اور سپید رنگ ہون جلی اونمین کم ہوا اونکا علاج سہل ہوتا ہے — جو قروح بعد امراض کے پیدا ہون وہ بھی ردی ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف ان قروح کے دفع کیا ہے — جو قروح اپنے گرد کے بالون کو پریشان کردین وہ بھی ردی ہین علامات ... ہوتی ... سے اول ... یہ علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اورام اور قروح ابتہ ہون اور اوسوقت اوسکی عقل زائل ہوجاے فورا مرجائیگا — قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کی باقی رہنے کے سبب بخیر خواہ کوئی تدبیر مفسد اوس بدن مین ہوئی ہو بعد اوسکی جراحت پیدا ہوئی ہو کبھی قروح خبیثہ تابع بثور ردی کی ہوتی ہے اونمین کوئی قرحہ جلد منفرج ہوجاتا ہے بعد نشتر کے یعنے بعد فصد خواہ دانے پھوٹنے کے — خباثت پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اوسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور بدبو ... اچھا ہونا باوجود دیکہ علاج مین خطا نہ ہو یہ سب امور دلالت کرتے ہین ... علامت قرحہ پر دلیل ہون خواہ ... کے اچھے ہونے پر دلالت کرین انجام کار مین مدہ کا پڑجانا ہے یا ... وہ مدہ بذریعہ استعمال دوای منضج کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے خود بخود اوسکو پیدا کیا ہو — اسلیے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا مقتضای مجری طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہین ہوتا ہے اور مدہ کے ہمراہ بری اعراض قروح ردیہ کی پیدا نہین ہوتی خصوصا اگر مدہ ... سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا ہو کہ اوسکا نضج تمام ہوچکا ہو اور اوسمین بوی بد نہو اسلیے کہ عفونت اسمین نہین ہے اور کبھی کسیقدر بوی بد بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلیے کہ مدہ کی پیدائش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہے اور اوسکا بیان ہم نے اور مقام پر کیا ہے — جو قرحہ تشنج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ ... اور قرحہ متاکلہ و نیز ازین قبیل اور قروح ہین کہ اونمین مدہ پیدا نہین ہوتا ہے — بلکہ جسوقت قرحہ مین مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور اوسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نکرنا چاہیے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا مین ہو جہان کے قرحہ مین خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا — ہان باوجود ظہور ورم اور مدہ کے بعد تشنج کا خوف اوسیوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہو اور حد اعتدال سے تجاوز کرجاے کہ اوسکا تحمل بہ نظر عادت کے نہوسکے اگر کسی قرحہ کا ورم دفعۃً غائب ہوجاے اور بسبب قیح نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور بھی قرحہ خواہ ورم قریب اعضای عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قرب مین صلب و نخاع کے ہوتے ہین خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم مین پیدا ہوتے ہین یا مقدم رکبہ یعنے زانو مین حادث ہوتے ہین کہ یہ قروح بھی اوس عضو عصبیہ پر ہوتے ہین جو ان اعضا مین واقع ہے لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے — اور اگر قروح رگ دار اعضا مین واقع ہون اور اکثر یہ قروح مقدم تنور بدن مین ہوتی ہین ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے اگر نصف اسفل مین تنور بدن کے واقع ہون اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب مع تشنج کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا خوف اول قروح سے ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف تنور بدن مین واقع ہون تشنج

کے معنے ابتدا سے کتاب سوم یعنی فن اول کتاب معالجات مفصلی بیان ہوچکے اور اسی قسم مین اختلاف تقل
کا بھی بیان ہے یعنی جیسے عالی ماسفت شعبیہ طالشت مذکور کی ہے کہ اونکے گردکے جو بال ہے مصفر اور پوشیدہ
ہوگئے ہون وہ بال اوگانا اچھی بات لایق اور افضل ہون واسطے اچھے قروح کے وہی ہین جنکا مزاج اچھا ہوا اور جنمین رطوبت
فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی اون ابدانمین موجود ہو اور بدن زیادہ تر ترتاک ہو خواہ اوسمین یبوست زیادہ ہو اوسکا
قرحہ علاج کو بدیر قبول کرتا ہے علاوہ یہ ہے کہ جسم بدن مین رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکون کے بدن اوسمین قابلیت
اثر پذیری علاج کی بہت کم ہے بہ نسبت اوس بدن کے جسمین یبوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی
بھی خشک ہو اور اوسمین خون پاکیزہ اور عمدہ نہ ہو اور یا نہ بہ ہو تو پھیلا ہوا کہ اس جہت سے جو لوگ مرض استسقا مین مبتلا
ہون اونکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور حاملہ کے قروح بھی دیر مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ اونکے فضول بوجہ بند
ہونے خون حیض کے محتبس اور رک ہوتے ہین اور مثل اونکے قروح بھی اسیوجہ سے اور کبھی بوجہ قلت خون جید کے اچھے
نہین ہوتی اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہوگیا پھر اوسمین کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہوجاتی
ہے اسلیے کہ اوسمین جو گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہین ہے ہوا ضرور
ہے کہ جو اتصال نیا پیدا ہوا ہے اوسمین دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہوجاتا ہے کبھی نواسیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ
اچھی ہوگئی اور ایک خشکی سے پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مدت تک اوسکی تازگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے اور اکثر کو
طبیب معالج کی ایک قناعت سی پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب یہ صحیح اور درست ہوگیا اسلیے کہ اوسوقت اوس
نواسیر کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہے جو مشابہ صحت کے ہو جیسا ہم آیندہ اوس حالت بیان کرینگے لیکن بعد پیدا ہونے اس حالت
کے یکبارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے لیٹنے سے یا فقط کھانسی پیدا ہونیکی وجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ
پہونچنے سے خواہ بُری طرح پر لیٹنے سے پھر اوس نواسیر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت عود کرتی ہے جو قبل
گمان صحت کے تھی یا اوس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے جس قروح مین گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زاید از حاجت
پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہین پیدا ہوتا ہے اور شاید جس قروح مین گوشت زائد پیدا ہوتا ہو وہی قروح ہین کہ بدون تنقیہ
کے استعمال ادویہ مدملہ کا ارشین کیا جاے اور جن قروح مین گوشت زائد پیدا نہین ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہین کہ اونکا تنقیہ
کرکے استعمال مدملات کا کیا جاے جب کسی قرحہ کے بقا کا زمانہ دراز ہوجاے اور سڑ جاتین اور متعفن ہوجاتین اور جوہر اصلی سے
عضو کے بہت کچھ جاتا رہے اوس قرحہ کا اندمال متوقع نہین ہوتا ہے ہان اگر جوہر اصلی موضع متقرح کا بطرف غور اور عمق بدن کے
کم ہوگیا ہو یعنے وہ قرحہ گہرا زیادہ نہوا ہو اور طول و عرض مین زیادہ نہوا ہو اوسکے اندمال کی امید البتہ ہوسکتی ہے خصوصاً تا امید بھی
نسبت اندمال قروح کے اوسیوقت زیادہ ہوگی کہ قرحہ کہنہ ہوجاے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا اونکے وہ
قرحہ منحرف ہو یعنے اوسمین ناصور پڑنے لگے اور جو قرحہ قدیم ہوجاتا ہے ضرور اوسکی بزرگی اوس ہڈی سے تجاوز کرجاتی ہے جو گرد اوس
قرحہ کے ہے قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ہان اگر ایسے قروح سوداویہ مین جسقدر ریشے فاسد مجتمع ہے سب کی سب
نکالدالی جاے اور جو فساد انکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کرڈالا جاے اور گوشت اور ہڈی دونو صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہون

اوسوقت اونکے صحت کی امید ہو سکتی ہے جو اسباب ایسے ہین کہ اونکے عروض سے قروح مین [illegible] ہوتا ہے اونمین سے اسباب ہین
ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے برا ہونا اوس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور برائی اس خون کی
یا کیفیت مین ہو یا کمیت اور مقدار مین کیفیت مین خون کی رداوت بہت خراب ہوئی مزاج کی [illegible] ہے اور اس وقت خون
کا رنگ سپیدی مائل بدصامی خواہ زردی مائل ہوتا ہے۔ خواہ رداوت کیفیت خون کی [illegible] [illegible] ہوتی ہے
اوسوقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہین سپید اور کہین سیاہ ہوتا ہے یعنے نقطہ [illegible]
ہین اور ایسے وقت مین خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسا خون ردی کہ جس [illegible] نہین [illegible]
اور اوسکا استحالہ بطرف لحم کے نہین ہو سکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا [illegible] بھی [illegible] ہے کہ اوسکی وجہ سے
چرک زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ کمیت خون کی رداوت یہ ہے کہ مقدار محتاج الیہ سے کم [illegible] [illegible] پیدا
نہ ہوگی جس سے قرحہ مین گوشت پیدا ہو اور قرحہ اسقدر صاف اور پاک رہیگا کہ قبول [illegible] کی ایسی [illegible] کی
اوس سے شکاری حاصل نہوگی اور جب تک زخم پورا بھر نہ جاے خشک لیشہ ٹھہر نہ سکیگا بلکہ اوکھڑ جایگا اور [illegible] اوسوقت پیدا ہو
جب ان مین مواد ردی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اوسمین بقلت پیدا ہوتا ہو۔ تیسرا سبب [illegible] فساد قروح [illegible] تحریف ہے
قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ مین عارض ہو۔ چوتھا سبب ان رگون کا اتساع اور [illegible] ہونا جو اسمین واقع ہین
اور منتشر ہین اون بدبون کا ہے جو متصل قرحہ کے واقع ہین خواہ فساد قروح کا اسطور پر کہ اونکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو
یا زردی مائل ہو جاے۔ خواہ کوئی عضو جو قریب اوس قرحہ کے ہے اوسکا مزاج فاسد ہو۔ ایسے قروح جنکا علاج دشوار ہے اور
اونکی صحت مین دشواری ہوتی ہے جیسے قروح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قروح ہو اوپر مذکور ہو چکی اگر لڑکون کے بدن مین پیدا ہو
قاتل ہوتی ہین اسلیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہین ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے اور نہ مدت
قروح کی اونہین برداشت ہو سکتی ہے **قانون علاج قروح کا** پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہین
سواے اوس قرحہ کے جو رض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب کا ہوتا ہے
اور باوجودیکہ قروح اولا محتاج تجفیف کا اکثر احوال مین ہوتے ہین پھر بھی کبھی اور احوال کیطرف بھی اونکو حاجت ہوتی ہے جیسے تنقیہ
خواہ جلاب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہے جو قروح کو لاحق اور عارض ہو جاے اور بیرونی عوارض کیوجہ سے
یہ اسباب پیدا ہوتی ہے نفس قرحہ کو ان احوال کا محتاج نہین ہوتا ہے۔ جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تخفیف کی اوسمین
زیادہ ہوگی اور اوسکے اجزاے شکستہ کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفاف اور نہایت درجہ پر تجفیف دوا مین ہوگی اوسی سے
جراحت کا منضوط اور اسکے لگانے کی بھی ضرورت ہوگی مگر مقدار حاجت کا لحاظ کرکے مبالغہ تجفیف اور جمع اجزا کی تدبیر مین
کوشش کرنا چاہیے اور اونہین قواعد کی رعایت جو باب جراحات مین بیان ہو چکے ہین یہان بھی کرنی چاہیے۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج مین کبھی محتاج ادویہ مبالغہ فذہ کے ہوتے ہین جو بذریعہ تے خواہ پچکاری کے پہونچائی
جاتی ہین اور گر راست بھی ہوں ایسے وقت مین ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیر وطی کے ہونا ضرور ہے۔ پھر چاہیے کہ ظاہر مین
وہ دوائین مجفف کامل ہون یعنے اثر خشکی کا پیدا کرین خصوصا جو دوا قروح ناصوریہ کے علاج مین مستعمل ہو

اونکے یبوست کی قوت رطوبت جرم پر زیادہ غالب ہونی چاہیئے۔ کبھی ان قروح کی دواؤن حاجت امرٔ ش الیسی چیز کی ہوتی ہے جو کسی دوسرے سبب سے [illegible] پیدا کرے اور دوا اس غرض سے ہوتی ہے تاکہ رطوبت لزج اور التصاق پیدا کرنے والی پیدا کرے اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیئے۔ [illegible] ہوتے ہین اول جرک کو بہانا ہے اور دوان کو لہذا واجب ہے کہ ابتدا میں [illegible] بند کے قریب کی بندش ڈھیلی ہوتا کہ نچوڑنا اور [illegible] کو وہ بھی متعمل کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ رہے اور جو قوت [illegible] کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج استواری [illegible] دونون سرے آپسمین ملکر کھلا ہوجاتین اس فائدہ کیوجہ سے [illegible] ایسی ہو کہ دونون سرے بخوبی ملجائین اور بہت اچھی طرح اتصال پیدا [illegible] سخت بندش [illegible] کی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو معالج کو واجب ہے کہ الیسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہونے پائے اور جو چیزین دافع ورم ہین اونسے طبیعت کی اعانت کرتا ہے اسلیے کہ بعد ورم کے تا زوال ورم قرحہ کا علاج نہین ممکن ہے پھر اگر اوویہ نضج ورم کا استعمال ممکن نہ ہو اور ورم ظاہر ہوجاے اوسوقت علاج خاص ورم کا کرنا چاہیئے مگر جراحات قرحہ کی بھی چلی جاے تا اینکہ علاج سے ورم کی فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیئے اسیطرح اگر راس کے گرد پیش کی چیزین فاسد ہوجائین مثلا سبز ہوجائین خواہ سیاہ ہوجائین اوسکا علاج بذریعہ پچھنے کے کرنا چاہیئے اور جون کا کو نکال ڈالنا ضرور ہے بعد ازان اسفنج خشک اوسپر چسپان کرینگے اوسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کرین۔ جب قرحہ خالی رہا یا قرحہ سافیج لما دہ ہو پہلے تامل کرنا چاہیئے کہ بدن سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہے یا نہین کرتی ہے بلکہ جو طریقہ قرحہ کے کرتی تھی اب اوسکا انصباب طرف ہوگیا ہے اگر اوسکا انصباب موقوف ہوگیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ابھی انصباب کسی رطوبت وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہورہا ہے پہلے اوس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے اسلیے کرتے ایسیوقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے اگر قروح کے اندر کی کرچین ہڈی کی خواہ ٹکڑے چھلی وغیرہ کے ہون خواہ اور کچھ پڑگیا ہو اوسکے نکالنے مین عجلت نہ کرنی چاہیئے ہان وہ تدبیر کرنی چاہیئے جو باب عظام مین بیان ہوچکی ہے۔ پہلے جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ بھی ہے کہ اوسمین قیح پیدا ہوجاے بذریعہ استعمال دوا کے پھر اوس قیح کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد ازان انبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک وصاف ہوجاے اور کجی اور ناہمواری اوسمین نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اوسکا اندمال کافی ہے مگر ایسی صورت مین ریم وغیرہ نہو۔ اور جو قرحہ چرک آلود ہے دوای جالی اور لاذع کا استعمال اوسمین ضرور ہے اور پہلے جو علاج اوسکا کیاجاے لاذع کا محتاج ہوگا اسلیے کہ حس اوسکا اور ادراک بخوبی نہین کرسکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لذع مین کمی کرنی چاہیئے جون جون حس اور ادراک کرے تا اینکہ جب انبات لحم کی دوا کی نوبت پہونچے ایسی دوا مستعمل ہو جنمین کسیقدر لذع ہو اور ہر وقت اسکا استعمال ہو اور خیال اور اہتمام اسکا ضرور ہے خصوصاً اگر قرحہ مین حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہوگئے تو جو خواسباب التہاب و درد کے ہین اونکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہین جنہین ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کو جداگانہ ذکر کیا

کہ وہ سبب قرحہ کو مائل بہ رداءت کرتے ہین اسلیے کہ اگر ان اسباب کی [illegible] نہ کی جائیگی خاص کر ان قرحہ کا معالجہ علاج نہوگا اور اگر ہوگا تو دیر مین ہوگا — اکثر جو چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہے وہی اصلاح قرحہ کی بھی کر دیتی ہے اور اکثر سبب قرحہ متعفن اور ردّی پیدا ہوتا ہے اور سیر گوشت ردی پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی اور بہ عفونت ہوتا ہے اوسکا علاج اون مرہمون سے جو گرد قرحہ کے سے کیا جاتا ہے جیسے آب برگ مکو گل ارمنی اور سرکہ اور طلای صندل خواہ وہ طلا جن مین فور کی تر [illegible] ہی اور [illegible] ضماد کے استعمال کرنا چاہیئے کہ قرحہ [illegible] جاوی اور چھوٹا ہو جاتا ہے — جو قروح ایسے ہون کہ انمین درد شدید ہو اوسکے علاج مین پہلا اشتغال اور توجہ تسکین درد [illegible] کرنا درد [illegible] اور درد کی تسکین اونہین ادویہ سے کرنی چاہیئے جنکو پہلے ہم بیان کر چکے ہین اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی اضداد بھی ہون اسواسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب [illegible] جمع [illegible] ہوگا اور جب درد مین سکون پیدا ہو جائیگا تدارک اوس ضرر کا بھی کرلین گے جو ان ادویہ مسکنہ کے استعمال سے پیدا ہوا ہے — [illegible] وہ قروح [illegible] صاف کرنے کے محتاج ہین وہی قروح ہین جنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور [illegible] اور کثرت [illegible] رطوبت کا اونمین [illegible] کبھی شہد کے ذریعہ سے ایسی قروح کی صفائی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ذرورات کے استعمال سے [illegible] کے استعمال سے جب تک قروح چرک سے پاک نہ ہونگی کوئی دوا اونکی خاص جرم تک پہونچ نہ سکے گی خصوصاً جو ادویہ لطور [illegible] استعمال ہوتے ہین کہ ان کی رسائی [illegible] لہذا اول یہ ہے کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اونکی کرنی چاہی پھر انبات لحم یعنے گوشت اوگانے کی [illegible] کا استعمال کیا جاوے — جو دوا منقی ہے یعنے رطوبت کو پاک کرتی ہے اوسمین جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالضرور اوسمین جلا بہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب اور ردی بھی پیدا کرتی ہی لہذا واجب ہی کہ کھانے کی دوا اور تیز اختیار کیجای اور طلا کی دوا خارج [illegible] مبردات اور ادویہ سے اختیار کرے پھر اس طلا کو اونہین تدبیرون سے چھوڑائین جن سے خشکریشہ اور پتری کو چھوڑاتے ہین بعد ازان علاج مناسب کرین اور یہی بواسیر اور ناصور کے علاج کا بھی ہے اسلیے کہ ہم کو احتیاج پہلے اوسکے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازان علاج خاص کو اختیار کرتے ہین — ایک ہی دوا بہ نسبت بعض ابدان کے منبت لحم ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہے اور نہ منبت لحم — اسی واسطے دوا کی قوت کا توڑنا خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اوسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کی ذریعہ سے اوسکی قوت کم و بیش کیجای خواہ کسی دوا کی مقدار گھٹائین خواہ اوسپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ اوسمین تخفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت یہی دوا اکال ہو جای یہان تک کہ اوسکا وزن کم ہو جای خواہ اوسکی دہنیت زیادہ ہو جای خواہ اور بعض ادویہ قابضہ کا اوسی دوا پر اضافہ کرین — زیادہ تر لائق دوای قوی کی وہی قروح ہین جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہی کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دین بعد ازان اوسکو چھوڑا لین اسلیے کہ اب اگر یہ دوا پھر استعمال کرینگے کچھ اثر نکریگی — روغن کو قروح سے متصل نکرین اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہ ہو روغن بید انجیر اور روغن اس اور روغن مصطگی کو اختیار کرین اگر قرحہ مین اور کسی طرح کی خرابی نہ ہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور اوسمین قرحہ پڑ گیا ہی بہ نرمی اور نرمی علاج اوسکا کرنا چاہیے اور دوای قوی سے اوسکو ایذا نہ پہونچائین — اور جس عضو کی حس بلند ہو اوسکے معالجہ مین جو واجب سے درگذر نکرنا چاہیے — جو قرحہ کسی عضو باطنی مین پڑی خواہ کسی عضو شریف مین واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ شدید پیدا ہو خواہ وہ عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول آفات کو جلد کرتا ہو یہ سب قسمین عضو کی الحس کے حکم مین داخل ہین اور انکے اضداد کا حکم بلید الحس مین

داخل ہے خواہ ضعیف الحس ہین اور اس وجہ سے قروح باطنی متحمل دوای سخت کی نہین ہوتے جیسے زنگار وغیرہ خصوصاً جو دوائین
زیادہ جذب ہو جاتی ہین اور بدن کی اندر دور جاتے ہین۔ اور یہ قروح باطنہ مشروبات ادویہ کے زیادہ محتاج ہین جیسے کتیرا اور صمغ عربی خواہ
وہ دوائین جو اندر محتقن زیادہ ہوتی ہین خواہ جنکی خاصیت درمیانی ہے۔ سواے علاج قروح مین یہ ہے کہ اعضای متقرح ساکن رہین
اور حرکت نہ کرنے پائے اور حرکت دینے پائین اگرچہ بعد زمانہ مین حرکت ملائم اور خفیف دیجاے اوسکی مضرت بہت کم ہے بہ نسبت اگر
کہ بعد زمانہ ابتدا سکے حرکات قوی کا تحمل اوسکو کرایا جاے خصوصاً اس بدن مین جسکے اخلاط ردی ہوں۔ واجب ہے کہ علاج قروح مین
اسکا خیال ہے کہ قریب کے اعضا مین التحام پیدا نہو جاے جیسے لصوق جو ایک قسم کے قرحہ زائد درمیان آنکھ اور پلک کے پیدا ہو جاتا ہے
خواہ دو انگلیونکی مابین گوشت زائد پیدا ہو کر اونکا بند کو متصل کر دیتی ہے۔ کبھی اپنے غار کا قرحہ اور چور قرحہ بطرف ناسور کے زیادہ
مستحیل ہوتا ہے اور جو قروح خبیثہ ہین اور اوسکے علاج ذکر کئے ہین اونکی جہت سے قریب کی گوشت نرم وغیرہ مین ورم پیدا ہوتا ہے
جیسے کش ران مین ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پس گوشت بھی سبب جیسے خارش کا اثر وہان تک پہونچ جاتا ہے
اور بعینہ یہی علت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصاً اگر بدن مین حرارت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اسوقت درد مین شدت
ہوتی ہے۔ اور نوبت قرحہ کی بہ سختی ہے۔ لہذا واجب ہے کہ علاج بدن کا بذریعہ تنقیہ کے کرین اور جو تدبیر اپنے مقام خاص مین
مذکور ہو چکی ہے اوسکو استعمال کرین اور جب تک ورم کا تنقیہ نہو گا اوسکے علاج کی امید نہین ہو سکتی ہے اور اس علاج مین
اسکی بھی حاجت ہے کہ باسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہین اگر تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کرنے
وقت بھی ایسی تدبیر کرین کہ ایذا قرحہ کو نہ پہونچنے پاے ایک وصیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جس
دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہے یا تو وہ موافق ہوگی یا غیر موافق اور دوای موافق اگر فی الحال اوس سے کوئی فائدہ ظاہر نہو لازم
ہے کہ اوس سے کسیطرح کی مضرت بھی پیدا نہو۔ اور غیر موافق یا اس وجہ سے ہے کہ اوسکا عمل ضعیف ہے اسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہین کہ جس
غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اوسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر بغرض تجفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہے افزونی مادہ کی اور رطوبت
زیادہ ہوتی جاے خواہ کوئی اور فساد سواے ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اون دوا کی قوت بڑھائی جاے۔ یا مخالفت
اس دوا کی اور وجوہ سے ہو مثلاً اوس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی جہت سے حمرت اور التہاب پیدا ہو جاے
اوسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جاے اور اوسکے التہاب کو فوراً بجھا دینا چاہیے کسی مرہم سرد کی ذریعہ
سے خواہ اس دوای ناموافق کی استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کمودت کی مائل ہو جاتا ہے اوسوقت معلوم ہوگا
کہ دوا قرحہ مین تبرید پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین پیدا نہین ہوتی پس لازم ہے کہ اوسکی تسخین کی قوت
زیادہ کیجاے۔ خواہ وہ دوای ناموافق ترہل اور ڈھیلاپن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اوسوقت واجب ہوگا کہ اوسکی قوت قابضہ زیادہ
کیجاے جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اوس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اوسکا تدارک ایسی دوا کرین جو ہم آگے
ذکر کرینگے خواہ دوای ناموافق قرحہ مین تاکل پیدا کرتی ہے اور چرک اوس قرحہ کا زیادہ کرتی ہے جیسے آیندہ سطور مین اوسکا ذکر آتا ہے
لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت جلا توڑ ڈالی جاے اکثر دوا اس وجہ سے ناموافق ہوتی ہے کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص مین
حد افراط کو پہونچا ہوا ہے اوسوقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا اس مقام پر مستعمل ہو اوس کیفیت کی ضد مقابل ہو تاکہ مزاج اوسکا معتدل

ہو جائے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو علاج قروح [illegible] بعد [illegible] قروح [illegible] استعمال ادویہ مجففہ کے
ہوتے ہیں کہ جب یہ قرحہ پاک ہو جاوے [illegible] استعمال [illegible] چاہیے [illegible] قروح [illegible] اور گوشت
اوگانیوالی دوا کا استعمال کیا جائے زیادہ زخم غائر ہو جائے گا [illegible]
بلکہ واجب ہے کہ پہلے انکی تخفیف کر لی جاوے [illegible] پیدا ہو [illegible] دوا [illegible]
اگر ایسی دوا کا استعمال ہو اور رطوبت قرحہ کی [illegible] زیادہ [illegible] دوا
اتنی قوت نہیں ہے کہ اس بدن میں جذب رطوبت پیدا کرے [illegible] قوت [illegible] زیادہ کرنی چاہیے اور [illegible]
جلا کی قوت بھی اوس میں بڑھانی چاہیے مثلاً شہد کی آمیزش کریں [illegible] گلنار اور پھٹکری وغیرہ [illegible]
بہت کرانی چاہیے۔ اور اگر کہنہ روغن اوس میں پڑے تو [illegible] ہوتی ہے [illegible] اگر قرحہ [illegible]
پیدا افراط کو پہونچی ہو اور [illegible] تخفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیے اور جلا [illegible] کی قوت میں کمی کرنی لازم ہے اور [illegible]
کو جلا ادویہ [illegible] یاد رکھنا چاہیے۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال پر شدت اور تغلیظ نہ کرنی چاہیے [illegible]
اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا ایسی مثل اوس کے [illegible] استعمال نہ کرنا چاہیے مثلاً دوا میں قدر [illegible]
جلانہ ہو اور اگر ہوگی تو متفرح کو کھا جاوے گی اور [illegible] لحمیت کو [illegible] کی طرف مائل کرے گی جو مثل [illegible]
جو قرحہ میں پیدا ہو رہا ہے اور باوجود ظہور اس مرض کے پھر معالج قوت جلا کی بڑھاتا جائے یہی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی [illegible] ہوئی ہے
اور اس کیفیت کی دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور زیادہ گرم اور مشابہ ورم کے اور مشابہ پھٹے ہوئے خواہ تر جیسے [illegible] اور [illegible] کو
اس دوا کا استعمال سے ایک لذع ظاہر محسوس ہوتی ہے یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہیں [illegible]
اون میں تبرید زیادہ ہوتی ہے جیسے بنگ اور افیون اور [illegible] تفاح اور [illegible] زیادہ [illegible] جیسے ریتانج
اور زفت [illegible] معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور بسبب مقابلہ مزاج جزوی [illegible] اور دوائی قوت
مرکب کرے۔ جو دوائیں صدید خواہ ریم کا تنقیہ کرتے ہیں وہی دوائیں ہیں جو خشکی پیدا کر سکیں جیسے پھٹکری اور مازو اور پوست
انار اور قشار کندر اور مرداسنگ آرد جو خواہ سویق جو اور شقائق نعمان اور برگ درخت شجرۃ البعوض یعنے دردار اگر برگ جوز تازہ
خواہ جوز تازہ کا ضماد کریں کہ مسلم جوز کو پیسکر لگائیں خواہ اوسے شراب میں جوش دیکر استعمال کریں بہت مفید ہوگا اور رطوبات
کو خشک کریگا بدون کسیقدر ایذا کے مرہم جید مرداسنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زیت کے صاف کریں تاکہ سپید ہو جائے
بعد اوسکے سرمہ اور روسختج اور ہلدی اور مازو اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیمیائے فضہ سب کو ہموزن لیکر خوب
کوٹیں اور باریک پیسکر مرداسنگ کے چھٹے حصہ برابر مرداسنج مذکور ملا کر سب کو استعمال کریں۔ وہ ادویہ جو قرابادین میں ذکر کیے
ہیں اونکا استعمال کرنا چاہیے۔ اکثر ریم وغیرہ دھونے کی حاجت سیال چیزوں سے ہوتی ہے چنانچہ اوسکا بیان قروح خاصہ
کے علاج میں ہم کرینگے۔ منجملہ اون سیال اور روان چیزوں کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی
چرک کو دھو ڈالتا ہے اور [illegible] اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہیں بروقت ورم کے مضر ہوتی
ہیں۔ اگر ناگرموتھہ کو پانی میں پکا کر چرک کی دھونی میں استعمال کریں تخفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جوشاندہ ہلیلہ بلیلہ آملہ کا اور

جو شاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے **علاج قروح وسخہ کا** وسخ کے معنے اوپر مذکور ہو چکے
ایسے قروح کے علاج مین ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کرین جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ
پیدا کرے جسطرح قانون عام مین ہمنے بیان کیا ہے بعد ازان رفتہ رفتہ قوت گھٹاتی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد
کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اوسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاو ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ
اور گیاہ جاوشیر **مرکبات** مین سے مرہم ہندی اور سبز رنگ کی مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہون یا اوسمین اشق وغیرہ داخل
کیجائے اور مراہم قیسوریہ اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمک اور قرص اسود اور قرص اخضر یعنے سبز جو بنام قرص حالس مشہور
ہے خفیف ادویہ مین سے ایک یہ دوا ہے دردی زیت اور شہد اور پھٹکری برابر بوزن لیکر استعمال کرین خواہ سپیدا ور جعدہ یعنے
عنبر بید ہموزن اور جب وسخ زیادہ پڑنے لگے اوسوقت فرامیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ جیدہ کے زیتون ملح
یعنے نمک ملا ہوا اوسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ مین مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے
دواے سیال کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھو ڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائین بروقت ورم
قرحہ کے مضر ہین **علاج قروح غائرہ اور کہوف اور مخابی کا** قروح غائرہ سے مراد گہری قروح اور کہوف یعنے
غار کے ہے اور مخابی یعنے چور زخم جو نظر نہ آئے یہ تینون اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہین اور گوشت کا بھرنا بدون زیادتی
غذا کے ممکن نہین ہے اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج اون دواؤن کی ہوتی ہے جنمین
تجفیف زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کرین اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ جائے بلکہ بدستور جاری
رہے اگر ایسا مقام بحسب اتفاق بہم پہونچے اور قرحہ کی جڑ عضو کے اوپر کیطرف ہو اور موہنہ قرحہ کا نیچے کی جانب ہو تو یہی مطلوب ہے
اور اگر اسکے برعکس اور اولٹا ہو اور مریض کو تبدیل وضع بے تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جائے
جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گو اوٹھانا اور بٹھلانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہو
اوسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اوسکی جڑ تک چاک کرین اور چاک پورا کرین تاکہ کہف یا غار بھر کسیقدر ایسا باقی نہ رہ جائے
کہ اوسکی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اوبھری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کرین اوسکی جڑ مین اور جو موہنہ اوسکا پہلے
سے ہے اوسکے علاوہ دوسرا موہنہ پیدا کرین بعمل جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید موہنہ کے پیدا کرتے وقت حال
مین عضو کے تامل کرین کہ اسلیے موہنہ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہین ہوتا ہے جب یہ موہنہ بنا چکین قرحہ کی
بندش پٹی وغیرہ سے اسطرح کرین کہ موہنہ کی طرف سے شروع کرین اور جڑ کیطرف پہونچین یعنے وہ مقام جو نیا کھولا ہے
اور پہلے صورت کی قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنے جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہین ہے اوسکی بندش جڑ کی طرف سے
شروع کرکے موہنہ تک باندھے جاتین اور زیادہ ہمواری بندش کی دونون صورتون مین اوپر کیطرف درکار ہے اور اسقدر
زور سے بھی نہ باندھین کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جائے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا موہنہ لگانا ممکن نہ ہو تو قرحہ
کا ریم وغیرہ دھویا کرین اور وہ فتیلے جو منبت اللحم ہین اونکو اندر رواں داخل کیا کرین اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے چرک
وغیرہ کو بھی پاک کر دیتے ہین اونکا استعمال کرتے رہین تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اونکی قوت انبات باطل نہو جائے

اسلیے کہ دونون قوتونکا اجتماع اونکی قوت کو روکے رہے گا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے
اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور قنطوریون اگر قرحہ مین بھردی جاے عجیب النفع ہے اگر اوسکے بعد سقوطون بعد اوسکے ایرسا
اوسکے بعد آرد کرسنہ سا اگر مجانی کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ نکیا جاے کبھی اونکی جلد مین التصاق پیدا نہین ہوتا لیکن اتنا
ہو سکتا ہے کہ جلد مین خشکی پیدا کرکے اس حالت پر کرین کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہوجاے گہرے قروح اور چورزخم اونکی
کا تنقیہ کامل دواؤن سے نہین ہو سکتا ہے اور نہ اونمین گوشت پیدا ہو سکتا ہے ہان اگر تر چیزون کے ذریعہ سے پچکاری وغیرہ مین بھرکے دیا
کرین خواہ اونمین ہر وقت فتیلہ او بتی رکھی رہے خصوصاً اگر انکی شکل ایسی نہو کہ فقط اونچا کرنے سے اونکی چرک اور ریم وغیرہ نکل جاے
خواہ پچکاری دینے سے وہ ریم اور چرک نچوڑ جاے خواہ دھونے کیوجہ سے اونمین صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اونمین شراب ملائین نمک کا
پانی بھی بہت [illegible] کہ دھوتا ہے مگر جو زخم چرک بہت کم [illegible] استعمال اسکا نہین ہوسکتا ہے آب دریا بھی اسی کے قریب ہے کہ چرک کو بھی دھوتا ہے
اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے پھٹکری کا پانی غسال بھی ہے اور باانیمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہو اوسکا مانع بھی ہے ۔ اگر ورم ہو گا انمین سے
کوئی چیز قابل استعمال کے نہین ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہوگی بلکہ ضرر پیدا کریگی ۔ ان سب قروح کی دوا کو مناسب یہ ہے
کہ پٹی کے اوپر بچھا ہے ڈبو کر رکھی جائین ایسی دوائین جسکی طرف عضو متقرح اپنی مزاج کی اصلاح مین محتاج ہو اور اون مرہمون کی قوت
کی مقاومت کرسکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہین تاکہ سوتہ پر قرحہ کے وہ پھاہا رکھا جاتا ہے وہ ایسی ضروری الاستعمال
لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اوسمین سے کم برآمد ہو پھر اوسکے [illegible] اعضا ہین اونمین آرام اور سکون پیدا ہو
اکثر قرحہ سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے زور سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہے دفعۃً رطوبات کثیرہ برآمد ہوتے ہین بعد
ازان خشک ہوجاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے **قروح کے کیڑون کا علاج** عصارہ فوفخ نہری قروح کے کیڑون کو بہت ہی
نافع ہے اور جو دوائین کان کے کیڑون کے واسطے کتاب سوم مین مذکور ہوچکین اونکو اوسی مقام پر ملاحظہ کرو **قروح مین گوشت**
پیدا کرنے کی تدبیر جب تک تنقیہ قروح کا نہوئے ہر ایک گوشت اوگانے والی دوا کا استعمال جائز نہین ہے اور جبتک بطرف قرحہ کی غذا کے
پیہ کا جذب نہوئے اور اگر غذا قرحہ کی بمقدار قلیل ہو اوس تک پہونچیگی جب قرحہ چرک وغیرہ سے پاک ہوجاے پھر کوئی دوا لذاع اور رجائی
لگانی درست نہین ہے کیسے ہی قروح کیون نہون اور کسی مقام پر کیون نہون واجب ہے کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم مین وہ وصیتین جو
ہم نے اوپر بیان کی ہین سب کا لحاظ رکھین کہ زیادہ رطوبت پیدا نہونے پاے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیرین قروح صدیدیہ
کے باب مین مذکور ہوچکی ہین اونہین پر عمل کرین مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہین ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہوجاے اور اونمین خشکی
پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونون باتون کے یہ بھی غرض ہو کہ اوسمین گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہو گی گوشت
کیونکر پیدا ہوگا منجملہ اون چیزون کے جو قرحہ مین خشکی زیادہ نہ کرین اول تو یہ ہے کہ اوسے بہنے دیا کرین اور روغن اور موم زیادہ کرین اگر
دوا بطور مرہم کے مستعمل ہو اور اگر تغلیظ مادہ کی کرین خواہ اوسکے خشک کرنے کی تدبیرات کرین اور چکنائی دوا کی کم کر ڈالین اور مقدار دوا کی
زیادہ کردین ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شہد بھی ان ادویہ مجففہ مین زیادہ کیا جاتا ہے ۔ گوشت پیدا کرنے کی غرض سے
مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر مین پیدا کرتا ہے اور ذرور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہونا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا
ہوتا ہے تاہم کبھی ذرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ دونون تدبیر یکجا کردین پہلے ذرور چھڑکین

اور گرد اوسکے مرہم لگائین اور شراب خصوصاً شراب قابض **دوای جید جمیع قروح کی** جلا دویہ سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا چرک وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدہ اوسی سے ہوتے ہین اونکو ہمنے باب جراحات مین اور ادویہ منبتہ لحم کے ذکر کر دیا ہے اور اب مناسب ہے کہ اونمین سے جو جو ادویہ اچھی اور اس مقام کے لائق ہین اونکو بیان کرین سرمہ سوختہ اور انزروت اور سرگین ماہی اور حلزون سائیدہ اور توبال سار بورقان اور ادابان محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اور لوف اور سعد خصوصاً واسطے چرک کے ناگرموتھا اور جعدہ بہت قوی ہے اور [illegible] سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے اور [illegible] منبتہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اوسی سے حاصل ہوتا ہے

علاج قروح متآکلہ غیر متعفنہ کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متآکل اور خبیثہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کرین یا اوس عضو خاص کا تنقیہ جسمین قرحہ ہے بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسد سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح پر کہ اوسپر پچھنے لگائین اور جونک لگائین اور اوس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دین اور غذای صالح اوسکی تجویز کرین اور اسمین کسیقدر تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دین اسلیے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح مین فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ قطع کرنے عضو کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس قرحہ مین تاکل اور عفونت نہ ہو اوسکو آب سرد کی تنطیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصی الراعی کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ مین حرارت نہ ہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بروقت حرارت قرحہ کی اسیطرح اور بھی میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت مین سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات مین قوت تجفیف کی بھی ہو۔ اگر قرحہ مین عفونت ہو آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اور چیزین جنکا ذکر ہم کرینگے قروح متعفنہ کے بیان مین اونسے نطول وغیرہ کرین پھر بائیہمہ عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض مجففہ کا ہے جو تبرید بھی پیدا کرین جیسے پوست انار اور عدس اور برگ معطلی اور تخم گل اور شوکہ مصر اور حب الآس اور وہ نطولات جنمین یہ ادویہ داخل ہون اور انکی تقویت کسیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسیطرح ضماد برگ حماض اور حماض کی شاخون کا شراب مین جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین مین گوندھ کر یا کدوی خشک سوختہ اور بارتنگ وغیرہ ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ مین ملاکر

علاج قروح متعفنہ ردی کا ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہے کہ بدنکا تنقیہ کرین اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کرین اوسکی تنقیہ خاص ہو جو از قسم محجمہ وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے بموجب بیان بالا کے کرین اور غذای جید کا استعمال کرین اور اسکے علاج مین سستی نہ کرنی چاہیے جتنا یہ قرحہ کہنہ ہوگا اوسیقدر اوسمین فساد اور شر زیادہ بڑھیگا اور ایسی تدبیر سے جو ورم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرحہ کو محفوظ رکھین تسکین ایسی قرحہ کی بنگ اور سویق وغیرہ سے بھی اچھی طرح ہو سکتی ہے اور ایسی قسم کے قروح مین جب فساد بافراط پیدا ہو جاے کبھی اونکا استیصال اور بیخ دین سے دور کرنا بذریعہ آگ کے داغ دینے سے ضرور ہو جاتا ہے خواہ کسی دوای حاد سے یا کاٹ ڈالنا کہ سواے گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سواے اوس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہے اور رنگ بھی اوسکا گوشت صحیح کا ہے اور سواے استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیون سے پاکیزہ ہے کچھ باقی نہ رہے۔ دوای حاد جمیع خرف بھی گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہے اور نکال کر باہر پھینک دیتی ہے اور اس دوا سے جو الم اور ورم پیدا ہو اوسکا تدارک روغن زرد رکھنے سے کیا جاتا ہے کہ وقتاً فوقتاً رکھتے ہین اور بدلتے ہین ایسے قروح اگرچہ بحد نواصیر نہ پہونچے ہون اور جیسے ہونے ہون جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہین اور کبھی محتاج اسکو ہوتے ہین کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالین تاکہ عفونت سے محفوظ رہے ۔ جو نطولات ابھی مذکور ہو چکے اونمین سے آب دریا اور جو باب نواصیر مین مذکور ہین ان قروح کے واسطے بکار آمد ہین یہ قروح ونیز

اور اقسام قروح کے سب مین یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دین تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور
بار بار اسکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جوادویہ خاص قروح متعفنہ کی ہین۔ جیسے دقیق کرسنہ یعنے مٹر کا آٹا اوسمین کسیقدر پھٹکری یا گوشت
مچھلی نمکین کا جو مقدد ہو یعنے نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسیقدر ثلث جزو اور زراوند اور بیخ کرنب بیخ چقندر بیخ قثاء الحمار تخم کتان
جو ہمراہ قلقدیس یعنے سبز پھٹکری اور حاشا کے پیسی جای خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا نطرون اور مذیہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد
بصل الفار یعنے پیاز کی جڑ شہد مین اور کرنب تنہا شہد مین خواہ کہ مدقوق خشک اور برگ زیتون تازہ دو حصے ترکیب زراوند دو حصے
شفنالو ایک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤن سے نطوخ پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کرین۔ کبھی احتیاج اسکی
تقویت کی عصارہ قثاء الحمار اور سوری یعنے سرخ پھٹکری سی ہوتی ہے اور خشک قد او سپر ڈالتے ہین ایضاً زراوند اور مازو اور زیت برابر
لیکر لطوخ اسطرح طیار کرین کہ اوسکو پورانی سرکہ مین بوزن نصف قوطولی کے پختہ کرین تاکہ تمام سرکہ جل جای بعد اوسکے اوسکی سلائی سی بناکر قروح
پر لگائین ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک بیس بیس جزو افیون جدید سولہ جزو مازو جسمین سوراخ نہ کیا ہو آٹھ جزو خواہ نمک حرشف یعنے کنگر
سوختہ کا نمک ایک جزو پھٹکری بھنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیسور سوختہ نصف جزو ہر ہم جیدا انزروت اور سپنج اور مازو اور زنگار
اور زراوند کسیقدر علک البطم کے ہمراہ ملا کر بنائین تاکہ اوسمین لزوجت اور چیپ پیدا ہو اور بعد پاک کرنے قرحہ کے استعمال کرین
یہ دوا نہایت مجرب ہے زاج سرخ چوبیس جزو نورہ حیہ یعنے آہک آب نارسیدہ سولہ جزو پھٹکری سولہ جزو پوست انار سولہ جزو
کندر اور مازو ایک سی تیس جزو موم ایک سو بیس جزو ایک قسط طولی زیت کہنہ دوسری دوا یہ بھی بہت عمدہ ہے قلقی سوختہ جسکو گندہک
کے ذریعہ سے خاک کیا ہو تانبا جلا ہوا سپید قلقتی کندر مرداسنگ مرکی اقلیمیا اشق جاوشیر مصطگی ہر واحد دو دو درہم گردہ گاو کی چربی
ریتانج علک الانباط اور روغن آس ہر واحد تین درہم پگھلنی والی چیزونکو بمقدار مناسب سرکہ مین پگھلاکے اور جو پیسنے والی دوائین ہین اونہین پیسکر
طیار کرین جالینوس وغیرہ نے اس دوای مفید کے اجزا جمع کیے ہین توبال نحاس ایک اوقیہ زنگار محلول
ایک اوقیہ موم نصف رطل صمغ لارکس ڈیڑھ اوقیہ بطور مرہم موم مرہم طیار کرین یعنے پیسنے والی چیزونکو پیسکر اور پگھلنی
والی چیزونکو پگھلاکر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اوسی طرح کرین۔ اس جگہ اطبائی پسند کیا ہے کہ روغن
دعا قبس کو مخلوط کرین اور جالینوس نے اسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے۔ اگر یہ قروح مثلاً مقام
ذکر پر واقع ہون اونپر دوای کاغذ سوختہ اور دوای اندرون اور کدوی خشک جلاکر اور صوف و سنج جلاکر یا ضماد برگ سرو
خواہ برگ ولب بیخ چنار سوختہ کا استعمال کرین **علاج قروح عسیرۃ الاندمال اور قروح جرونیہ کا** پہلے واضح ہو کہ عموماً
جو قروح بدشواری مندمل ہوتی ہین وہی قروح ہین کہ متاکل او متعفن ہون جیسے ہر ایک عام چیز بدون خاص کے متصور ہوتی ہے اسلیے کہ قروح متاکلہ او متعفنہ پہلے تین قسم
یہ قروح عسیرۃ الاندمال کہلاتے نہین ہین اور ایک ہی حال پر مدت تک رہتی ہین اسطرح یہ قروح تو اصیری ہی الگ ہین لیکن یہ قروح ضرور کیسے ہوئی ہوتی ہین خلاصہ یہ کہ
جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ بطور ناصور کے ہو عسیرۃ الاندمال ضرور ہوگا اور کچھ ضرور نہین ہے کہ جو عسیرۃ الاندمال ہو وہ متعفن او متاکل بھی
بھی ہو قروح جرونیہ وہی قروح ہین جنکا فساد درجہ غایت کو پہونچ جای اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسی قروح کے علاج کا قاعدہ یہ ہے
کہ اگر سبب قرحہ کا رداءت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوے ہین پس غذا ایسی
تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت مین اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کے ہو غذا

کثرت کرنی چاہیے اور غذا سے جید بین تو کرنا چاہیے۔ پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہونیکی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہون جو علامت خاص ترہل اور وسخ کا وہی کرنا چاہیے اور اگر بسبب یبوست زائدہ کے قرحہ پیدا ہوا ہے اور ابھی تک حد ناصور کو نہین پہونچا ہے بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم سے بخارات عضو متقرح مین پسینا پیدا کرین اور اوسکی تکمید اور سرخ رنگ کرنا اور انتفاخ یعنے پھلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اوسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہین ہے اور نہ مناسب ہے کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کرین گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھنچ آئیگا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کے دوا ایسی لگائین جسمین تجفیف کم ہو کبھی فقط نیم گرم پانی مین ترکیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہے اور کبھی احتیاج قرحہ کی کھجلانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اوس عضو سے اور اوسی عضو کی مالش اور استعمال مراہم جاذبہ جسمین زفت یعنی رال پڑی ہو۔ اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گرد پیش کے گوشت وغیرہ کی ہو تو اوسکا علاج بذریعہ کچھنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہے اور خون فاسد اوس مقام کا سب نکال ڈالین اور بذریعہ مجففات کے تدارک کرین اور اگر قرحہ پڑ سنے کا از قسم دوالی کی ہو اوس قرحہ کو قطع کر ڈالین اور خون اوس سے روان کرین اور طول مین چاک کرین کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور امتلا بدنی ہو ابتدا فصد سے کرین اور خلط سوداوی کا استفراغ کرین اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازان بطرف دوالی کے متوجہ ہون اور اوس سے بھی خون بقدر امکان نکالین تا کہ ایسا نہ ہو کہ دوالیہ سے تعرض کرنے مین قبل تدبیر مذکور کے وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت زیادہ ہے بعد اوسکے جراحت کا علاج کرین جو دوالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اوسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہے اور یہ ضعف بوجہ سوء مزاج کے پیدا ہوتا ہے لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہین ہو سکتا ہے بلکہ وہی سوء مزاج جو بحد افراط ہوا اور اوس اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اوس عضو کے ہے حرارت خواہ برودت سے جو چیزین تابع مزاج کی ہوتی ہین تخلخل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنے تخلخل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت کے ہوتا ہے اور تکاثف بہیئتہ تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج کیا جاوے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اوسکا استعمال کرین اگر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو جذب کرے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج مین احتیاج مبردات فائقہ کی ہوتی ہے اور اگر سبب قرحہ کا ناصور ہو اوسوقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قرحہ کا اوس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہے ہڈی کو کھول کر اور نمودار کر کے دیکھین اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کی ہڈی پر لگی ہے اور وہی باعث دوارت قرحہ کا ہوا اوسے چھیل ڈالنا چاہیے اور پوری مقدار اوسکی الگ کر دین گے اور اگر کوئی شے جداگانہ اسکا سبب ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالین گے اور وہی تدبیر کرین جو باب استخوان مین بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہتا ہے ایک لڑکے کے سینے مین ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنے وہ ہڈی جو وسط مین واقع ہے پہونچ گیا تھا مین نے استخوان سر سینے کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد و عروق وغیرہ جو گرد اوسکے ہین سب کو چاک کر کے دیکھا تو اس ہڈی مین فساد آگیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اوس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اوس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ علاقہ قلب اوسپر مستقر تھا اس بات کو دیکھنے سے نہایت درجہ رقت قلب عارض ہوئی اور اوس فاسد ہڈی کے دور کرنے اور کاٹ ڈالنے کو

کو بہ نظر ضرر قلب کے ہرگز جی نہ چاہا اور درد والے نے اجازت نہ دی اور جو جھلی اوس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے بھی اوسکے
بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ یہی تھا اور مجکو ہرگز یہ خاطر تھا کہ جس طرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور بچاؤ سلامت رکھی جاسکے حالانکہ جو چیز
اس ہڈی سے بطرف استخوان سر سینے کے ملی تھی وہ بھی سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جب میں قلب کی طرف دیکھتا تھا اوسکا بھی حال
یہی تھا جو بنظر ظاہری استخوان سر سینہ کا دیکھا گیا تھا آخر یہ بیماری میں نے اوس ہڈی کو مع متعلقہ اجزا کے کاٹ کر جدا کر ڈالا اور اوس جراحت
سے اگرچہ گمان غالب بھی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ رہیگا لیکن وہ بچ گیا اور جب اوس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا اوسکے عوض اسکا
گوشت صحیح پیدا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہوکر قلب کو بھی اوسنے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے استخوان قلب کا اوس کے چھپانے
اور پوشیدہ کرنے میں کام دیتا تھا اسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کچھ
اون جراحات سے بڑا اور خوفناک زیادہ تھا جن زخموں سے سینے میں سوراخ پڑ جاتا ہے (مراد اوسکی شاید یہ ہوگی کہ اون زخموں کے
بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہیں) اور میں کہتا ہوں جب قروح متعفن ہو جائیں اور گندہ ہو جائیں رای نہایت یہی ہے کہ سینگی کے
ذریعہ سے خون اونکا بہا دیا جاوے جسقدر مناسب اور لائق اونکے ہو جو دوائیں مختص واسطے عسر اندمال کے ہیں اور اکثر حالات
میں بکار آمد ہوتے ہیں وہ یہ ہیں توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال سابورقان اور توبال سائر الحدید یعنے لوہے اور
لصاق ذہب یعنے سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے ان ادویہ سے قیروطی بنائیں اور قلقطار اور زاج اور جو چیزیں
اسکے متشابہ ہیں مع اون چیزوں کے جو مانع کھینچنے مادہ کے طرف عضو متقرح کے ہیں اگر مادہ کچھ گیا ہو جیسے پھٹکری اور مازو ایک جو
دوا ایسی ہے کہ اوس سے قروح عسیرۃ الاندمال کا علاج کرتے ہیں اقلیمیا اور لزاق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا
کرکے چھوٹے اور شب یمانی ہر ایک سے آٹھ جزو زنگار شور نحاس ہر واحد ایک ایک جزو صمغ سرو چار جزو موم اور روغن جتنا مناسب
حال اور وقت کے ہو ایضاً قلقطار اور اقلیمیا کو آب دریای شور میں پرورده کرکے خواہ آب انگور میں یا جس پانی میں سرکہ اور جو پانی جوش دیا
مگر خفیف جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو متقرح کے اور بعد جوش دینے کے قلقطار اور اقلیمیا کو اس پانی میں ڈالیں اور دھوپ
میں رکھیں گرمیوں کے دنوں میں اور چند روز کے بعد صاف کرکے جدا کریں مگر اسکا خیال ہے آب دریا یا نمک کا پانی جو
کے پانی کا نمک اوس پر جم نہ جاے ورنہ شوریت سب جدا ہو جاوے گی ایضاً نحاس محرق اور سنباذج اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو اوقیہ موم اور روغن آس
بقدر کفایت کہ ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہیں جس وقت وہ ادویہ خشک ہوکر پیس ڈالی جائیں ازانجملہ شکر کا آٹا اور اسیا
زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی اور ان مختلف جیسا ہر ایک ہڈیاں جس وزن کے لائق ہو دوای جید براده مس
اور براده آہن پھٹکری کے پانی میں ڈالیں اور شیخ مٹی جیسے گوہ وغیرہ سے گل حکمت کرکے تنور میں جلائیں اور بعد جلانے کے نکال کر
خوب سا پیسیں اور بطور ذرور کے استعمال کریں یا مرداسنگ ملا کر مرہم طیار کریں **صفت مرہم ذہبی** اور یہ مرہم بھی جید ہے
مرداسنگ فضی ایک من اور موم اور بیخ ناندریون چھبیس ۲۶ مثقال زنگار سولہ مثقال اور بروایتی چالیس مثقال براده سونے کا خوب پیسا
رائحہ مرداسنگ ہر ایک چالیس مثقال (دیکھو مفردات اور قرابادین کو اوسمیں رائحہ کے معنی مفصل بیان ہو چکے ہیں) روغن کہنہ تین
رطل پہلے مرداسنگ اور ذہب و زنگار کو ڈالیں بعد ازان باقیماندہ ادویہ کو داخل کریں۔ ایضاً تنور کی ٹھیکری اور خاکستر شب یعنے
سوئی کی خاک اور قلعی سوختہ مغسول اس سے مرہم طیار کریں روغن آس ملا کر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیے۔

اوسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ بنرمی ملا کر اسقدر حرکت دین کہ مرداسنگ اسمین آمیختہ ہو جاوے اور گاڑھا ہو کر ملجاوے اور سوختہ خواہ اور قروح خبیثہ کے واسطے یہ دوا ہے قشور نحاس زنگار ایک مغسل ہو اچھی طرح دھویا گیا ہو ان سب سے ذرور طیار کرین خواہ شب یمانی سے پیسکر ذرور طیار کرین یا زدوفا چار جزء قنطوریون دو جزء اس سے ذرور بنا لین اور پہلے زخم مین شہد آلودہ کرین اوسکے بعد اس ذرور کو چھڑکین قشور نحاس دو جزء شب یمانی دو جزء قیروطی دس جزء اور شاید قیروطی جلیس مراد ہو جسے زبان رومی مین مغنی سیدر کہتے ہین دھوپ مین مالش کرین اور بعد ازان استعمال کرین یا سپیدہ پھٹکری آٹھ جزء قشور نحاس ملح اندرانی کندر زنگار پوست انار ہر ایک سے دو جزء نورہ ایک جزء موم دس جزء اور دو ثلث روغن آس بقدر کفایت کے ایضاً مرداسنگ بیت ایک ایک اوقیہ زراوند مازو سب سوراخ کیا ہوا ایک ایک اوقیہ افتیمون ایک اوقیہ دقاق کندر دو اوقیہ آگ پر چڑھا کر لطوخ طیار کرین اور سرکنڈہ کی جڑ سے ہلاتے جائین

علاج نواصیر کا اور اون جلدونکا جو چسپیدہ نہون

نواصیر کی ماہیت اور اوسکے احکام جو مقام بعد دومین بیان ہو وہ سب بیان ہو چکا اب جو تدبیر اوسکی علاج مین درکار ہو اور اوسکی مدد دینا اور ریم نکالنی کی تدبیر کرنی چاہیئے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر سے بہ نکلتے ہین اونمین بطور ثقبیہ یعنی اونچا کرنیکے خواہ چاک کرکے اور جسطرح باسانی اونکا اخراج ہوسکے اوسکا ذکر بھی کسیقدر اوپر کے بیانات مین کیا گیا ہے۔ اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہین نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے اسلیے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہین اور بعض کہنہ اور سخت ایسی ہوتے ہین کہ اونکے دار اور تنکاف گوشت تک پہونچ جاتے ہین اور زیادہ تر اونکا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے بدشواری قبول علاج کرتے ہین ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر غار اور بوسیدگی اونکی جہت سے واقع ہوئے ہین پہلے اوسکو بذریعہ قطع برید کے اطراف اور جوانب سے دور کر ڈالین چھری وغیرہ سے خواہ آگ مین جلا کر اور داغ دیکر خواہ کسی دوائے تیز کے ذریعہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناصور قریب پٹھہ کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بیشتر مریض کا میلان خاطر اسی طرف ہوتا ہے تاکہ یہ علاج کیا جاوے اور جسقدر ایذا اور تعب پہونچتی ہے اوسکی برداشت کرتا ہے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تخفیف کرین اور جسقدر چربی بڑے گوشت کی ہے اوسی کو اندر کیطرف دور کردین اور گوشت کو باقی رکھین اور خشکی اوس مردار گوشت مین پیدا کرکے اندمال کی تدبیر کرین اور تھوڑی دیر تک اوسی بحال خود ساکن رہنے دین اور اس زمانہ مین اگرچہ اندمال تمام ظاہر ہو لیکن کوئی دوسری قسم کی تدبیر نہ کرین جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیئے کہ پہلے ناصور کو گوشت فاسد سے پاک کرین اور جو چیز اوسمین بطور چربی لیس کے فاسد نظر آتی ہے اوسے الگ کرکے اوسکے اندر خشک دواؤن کو بھردے اور تھوڑے دنون تک اوسیطرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہیگا بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اوس تک پہونچ خواہ لیٹنے کی شکل ایسی بڑی نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہونچائے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جذب رطوبت بطرف زخم کر ہوجاوے خواہ کھانسی بیقراری کے طور پر اوٹھے یا جنبش بدن مین ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچائے۔ نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور خبیث ہو اوسکی دوا سوائے قطع بدگوشت وغیرہ کے خواہ داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہین ہے چنانچہ ہم آئندہ بیان کرتے ہین اور جو نواصیر ترچھی اور اوسکی سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کج ہین اوسے چاک کردینا چاہیئے اور داغ لگانی مین شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کہان تک پہونچیگا اور اوسمین احتیاط اور حذر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ تا داغ لگایا جاوے کہ جڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنیخ اور کبریت اور زنجار

کشتہ پارہ بھی نہین ادویہ مین داخل ہے اور انہین ادویہ مین داخل کیا جاتا ہے اور تیزاب آمین اور نصف وثلث اوسکی بھی اور اوسکی نصف
چونا لیکر قدر الاثال مین تصعید کرتے ہین اور اس تصعید سے پارہ اوڑکر ترمیہ یعنی اوس دیگ کی جو شد و صل کرکے آگ پر چڑہائی گئی
ہے مختنق ہوجاتا ہے اور پارہ پیچ خواہ پارہ تصعید و نیز جب ادویہ مخففہ مذکورہ الاکر تصعید کرین خاک ہوجاتا ہے جیسے ارباب اکسیر
مین مفصلا اسکا بیان ہے اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے خصوصاً ازاصیر کے علاج مین کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم
ہے داخل کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہین کہ اونکا ذکر مبالغہ سے خالی نہین بہرحال اجزای مذکورہ بالا مین یہ خاک سیماب کی بھی داخل
کرکے جب استعمال کرتے ہین ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کرکے خصوصاً وہ چیز جو مثل چربی کے تری اور فاسد
گرد گوشت کی ہوتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اوس فاسد چیز کو کلتین کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال ڈالین اور
ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہین جب تک کہ سب فاسد چیز نکلجاے اور فقط گوشت مردار باقی رہجاے اور ہمیشہ روغن زرد اس
عضو پر چھڑکتے رہین تاکہ درد مین تسکین پیدا ہوا اور بعد ازان قروح کا ایسا علاج کرین جو ناصور تر و تازہ ہوجانا ہے کہ پہلے اونکا ادویہ قویہ سے دہو
ڈالین اور قطران سے بہتر کوئی دوا دہونے مین مستعمل نہین ہے اور اب خاکستر اور آب دریا شور اور آب صابون جسمین زرنیخ اور نوشادر
ملا ہوا اور جو پانی زرنیخ اور نوشادر سے بذریعہ تصعید کیا جای بوقت خشک ہونے دونون کے خواہ دونون کو فتہ اور تر کئے ہوون مگر اسقدر
کہ سیلان مین آجائین اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسیطرح جسمین سجی اور چونہ پوست بیضہ کا اور بورہ سیفنے چونا ہو اس سے ہی تنقیہ
ناصور کا کیا جاتا ہے جب دہونے کے بعد چیک وغیرہ سے ناصور پاک ہوجای اوسپر دوای خردمی لینے جسمین عنزروت کی ترکیب ہوا اور مرہم
زرنیخ موردغرب یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوای جالینوس جسمین کاغذ پڑتا ہے اور جو ادویہ مرکب از قلقدیس اور زاج اور
محرق سوختہ اور زنگار اور سوا اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور سوموسفوطون — تجربہ مین اسقولوقندریون کی جڑ بھی
مفید ہوئی ہے کہ جب ناصور کو اس سے بھردین فوراً بھر جاتا ہے اسیطرح اگر زراوند سے ناصور کو بھردین اچھا کردیتی ہے بشرطیکہ تین
روز تک دوا کو اسیطرح بھری رہنے دین اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ علک البطم یا عصارہ بیخ سوسن یعنی بیخ الغدر
اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ انجبار اور قلقدیس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ اونکو بکاؤل جوس یعنی نوبت پہونچ
یاسن طفولیت کو پہونچے ہین اور ایک کھرل مین پیستے پیستے قلعی سے کہ وستہ تاملکہ گاڑھا ہوکر ہوجای ایک ہی اکادیل اسکا ہے
استعمال کرتے ہین بیخ جاوشیر مہنگری بریان اور قلقطار اور زنگار اور شب یمانی ہر ایک سے ایک جزو اور زراوند نصف جزو اس سے
ذرور بنا لیا کرین خواہ مرہم بنائین یا ہمراہ خل لینے سرکہ کے جسمین زراوند کو لگایا ہوا اور بعض نسخون سے زراوند کو حذف کر دیا ہے اور داخل
نہین کرتے اور کبھی اوسکے ہمراہ شہد ملاتے ہین ایضاً صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور بیضہ اگر اسکو جلا کر خاکستر کر لیا ہو وہ زیادہ قوی اثر
اور آبیسین مخلوط کرکے استعمال کرین ایضاً اور یہی ادویہ قوی ہین جنکو ہمنے قروح عسیرۃ الاندمال کے باب مین ذکر کیا ہے جب گوشت بہت
اور اچھا نمودار ہوجای اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو جسپیدگی پیدا کرین اور گوشت نیا اوگائین اور اگر اوسکے قریب ہڈی ہو اور فاسد
ہوگئی ہو واجب ہے کہ اوسکی اصلاح کرکے علاج کرین اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہوجائین اور بطور بدہ کے رطوبت برامد ہونے لگے اب
شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا **جراحات پر گوشت زائد کا بیان** جو گوشت زخمون پر زائد ہوتا ہے اوسکا علاج محتاج ادویہ
جالیہ مخففہ کا ہوتا ہے اور جسقدر ان دواؤن کا نفع کم ہوگا اوسیقدر خوب ہی واجب ہے کہ اس گوشت کے کم کرتے مین طبیعت

بدنی سنے معاونت طلب کی جای جسقدر نئے گوشت کو پیدا کرنے مین طبیعت کی اعانت درکار ہوتی ہے اسلیے کہ نیا گوشت پیدا
کرنا خود فعل طبعی ہے اور اوسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہی فقط دوای اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون معونت
دوا کے مخالف فعل طبیعت کو صادر ہوتا ہی اسیواسطے واجب ہی کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے۔ یہ بھی جاننا
ضرور ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیئے جاتی ہین جب تک پورانی نہون اور تازہ رہین جب ہی تک اونکا اثر باقی رہتا ہی
اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکین چاہیے کہ اونکی حفاظت بذریعہ تقطیر نقش اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ مین
کی جاے۔ اکثر اطبا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہین اور میرے نزدیک کچہ چندان ممدوح نہین ہے
اور نہ مین اس رای کو صحیح جانتا ہون بلکہ اوس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیان اوسکی طیار کرنی حفظ قوت کیواسطے کافی اور
وافی ہے۔ اور جو بعض آدمی کہتے ہین کہ بقای قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زرنیخ خواہ لہسن کے پانی یا عرق سرکہ کی ہوتی
ہے یہ تجویز اولی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہوجاتی ہے اور ہوای مفسد ادویہ کو انساد قوت پر معین ہوتی ہے۔ جو دوا
زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح باقی رکھتی ہے۔ وہی دوا اس کام مین زیادہ مفید
ہی اور یہ فائدہ کچہ بنظر قوت اوس دوا کے نہین ہے بلکہ اسلیے کہ قوت مین کبھی دوای لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دوای غلیظ چونکہ ہوا اور اخلاط
مزاج سی منفعل کم ہوتی ہے اور اوسمین تغیر کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اوسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ ادویہ جیسے قشور نحاس اور صدف
سوختہ اور دونون قسمین قنفذ یعنی خارپشت کی جلی ہوئی مع گوشت کے مگر قنفذ کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو
مقدار مناسب سی گھٹتی زیادہ ہے بمنزلہ ادویہ معدودہ کی زہرۃ الصحر جو مسمی بہ اسیابہ ہے اور اوس سے زیادہ قوی سرخ ٹھیکری اور غبار لدیت
اور قلقطار اور زاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونون کم ہوجاتی ہین اور لطافت زیادہ ہوجاتی ہے اور زہرۃ نحاس
بھی اس عمل مین قوی ہی لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جاے۔ سچی بھی گوشت
زائد کو بخوبی فنا کردیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب دریای شور مین کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھنی سے گوشت
زاید کٹ جاتا ہے اور جس پانی مین کرد انمک گھولا ہو وہ بھی اسفید رسفید ہے کبھی بھی اور آب نارسیدہ کو سات کونا پانی ملاکر
دھوپ مین سات دن برابر رکھتی ہین اور ہر روز کسی وقت خاص مین اوسکو ہلا دیتے ہین تا آنکہ غلیظ ہوجای اور مثل کیچڑ کے گاڑھا
ہو پھر اوسکی قرص طیار کرکے رکھ چھوڑتے ہین اور بروقت حاجت اونہین اقراص کو استعمال کرتے ہین اسیطرح سے قرص منطلقوس
اور مرہم سبز عجیب النفع ہی اور سبز مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سی بنا ہو اور جس مرہم کا نام اسقریطاطی ہی وہ بھی گوشت زائد کو بدون لذع
اور گزند کے اوڑا دیتا ہے اور دوای وردیا اور جو دوا پوست نحاس سی بنائی جاتی ہی اور دوای قاقا کندر اوس گوشت کی اصلاح کرتی ہے
جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو۔ اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونون تیرہ بینی کے پھول جانے اور بڑھ جانے
کی اصلاح مین مستعمل ہین وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہین

تدبیر اون قروح کی جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہین

جو قروح بعد اندمال کے پھول جائین اونکا علاج یہ ہی کہ جسقدر گوشت بڑہا ہی اور جسقدر ہڈی بڑہی مستاصل کرین اور قروح کو ہی پہلے ادویہ سے دور کرین اوسکو بعد قروح کو
خشک کرنے کی تدبیر کرین جیسی اوپر بیان ہو چکی ہڈی نکالنے والی چیزین کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہین جیسے برگ خشخاش سیاہ کو
جسوقت ورق سرو اور سویق بزر البنج کے ہمراہ ضماد کرین اور ہموزن ہر دو اکے قلقدیس بھی داخل ضماد مذکور کرین بعد قشر وح

اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہون لیکن بہتر ہے کہ ان پچھے ہون فصل کے جو نشان باقی رہ جاتے ہین خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشان رہ جاتے ہیں اونکو دور کرنے میں حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جنمین قوت جلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت اونمین زیادہ ہو اور اونکی قوت کو قابل قوت اوس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کے واسطے اونکا استعمال کیا جاے۔ اور جس دوا مین قوت جلا کی کم ہو اوس نشان کے دفع کرنے مین مستعمل ہوگی جو بہ نسبت اون کے کم ہو اور دوا یہ منقیہ جو قوی ہوں وہ بھی ویسی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہین اور اونکی مثال ایسی ہے جیسے سحالہ آہن ہمراہ لک کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقی ماندہ پر کیا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک مناسب ہے کہ لوہے کا زنگ اوس سے بہتر ہے اسیطرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سوراخ کرکے اندر پہونچائین اور اوسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کرین اور خواہ مویزج اور شہد کو خواہ عصارہ فوتنج اور سپیدی انڈے کی اور جو نشان زخم کا دور تک پیوست ہو اوسکے مٹانے کے واسطے ہرتال اور تخم فلفل کو استعمال کرو جو ادویہ خفیف اور سبک ہین اونکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور بیخ یعنی بھیجڑا اور طین رغو یعنی چکنی مٹی جو خشکی کی اور بورہ ہو اور پوست خربوزہ گدھے کی چربی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب وسمین بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہین شریک کرین خواہ انہین ضعیف ادویہ کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کرین مارنے سے جو نشان پڑجاتا ہے اوسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعد ان ادویہ کے ابواب ورد وا مین جو باب زینت مین مذکور ہونگی اونہین بھی دیکھنا چاہیے یہ تھا مقالہ پٹھہ کے تفرق اتصال کے بیان مین اور ہڈیون کا تفرق اتصال بدون سبب نہین ہوسکتا ہے **فصل بیانمین جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح اونھین اجسام کے** پٹھہ مین چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہے لہذا اسکی جراحات سے دردہای شدید عارض ہوتے ہین اور آلام عظیم پیدا ہوتے ہین جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اوس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف زائد محسوس نہین ہوتی اور اسکی جراحت مین ضرور ہے کہ ورم عظیم بدون وجع اور درد کے عارض ہو آسان تر احوال اور اعراض جو پٹھہ کے زخم سے عارض ہون یہی ہین کہ حمیات پیدا ہون اور اورام کثیرہ جو ایسے مواضع مین عارض ہون جہان زیادتی حرارت نہین ہوتی اور پیاس اور سہر یعنی بیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اوس جگہ ورم پیدا ہوجاے ایسا ہی حال اوتار عضلات کا ہے خصوصاً جب عضلے کے سرے پر زخم لگے جسوقت پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی متورم ہوجاے اور اوس مقام پر برودت کا اثر پہونچے تشنج پیدا ہوگا اور اگر اوس جگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہوجایگا بوجہ ورم کے اور عفونت ایسی عضو کیطرف بہت جلد پہونچ جاتی ہے اسلیے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہوکر پیدا ہوا ہے اور برودت ذاتی سے متعفن کیا ہے اور ایسی چیز کیطرف عفونت بہت جلد بوجہ حرارت مرطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہے اور اوسمین پختہ ہوجاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھہ کو بوجہ برودت کے مضر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پٹھہ کے ہے لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کی ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرطبہ کی مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنے روغن کی ترطیب کے ضرر سے حفاظت یہی ادویہ جنمین روغن کی شرکت ہوتی ہے کر لیتی ہین اور ادویہ پختہ یعنے جنکے استعمال سے بدنمین کاٹنے سے چھبین وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہین کبھی مجروح ہوجاتا عصب

عصب کیساتھ بعد اسکے بھی ورم [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] علاج کا [illegible] پیدا ہوتا ہے اور کبھی قریب [illegible]
اہتمام اور تنقیہ وغیرہ قبول کرتے ہیں جو زخم چھوٹے ہیں [illegible] یا بطور شق کے ہوتے ہیں یا بطور شق کے اور چھوٹے ہوتے ہیں اسطرح ہوتا ہے کہ کچھ [illegible]
اور لذا اسکے اور کبھی کچھ کھل نہیں جاتا ہے اور یہ [illegible] باطراف عصب میں واقع ہوں یا عرض میں جو زخم پٹھے کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ اہم
ہے بہ نسبت اوسکے جو عرض میں لگے اسلیے کہ زخم عرضانی کی اذیت لیف تمام میں پہونچکر بوجہ اتصال عصب کی ایذا دیتی ہے اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے
اور دماغ میں پہونچنے سے تشنج اور امراض عظیمہ کا ہوتا ہے بنظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منحوس یعنی جو ریزہ ریزہ ہوگیا ہے اوسکے کاٹ ڈالنے
کی ضرورت ہوتی ہے اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اوسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہے اور جتنے اعراض ردی ہوتے ہیں خواہ جنکے پیدا ہو
کی امید ہو سب دور ہوجاتے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیف ہیں بہ نسبت اوتار کے زخم کے پھر پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت
ہے یعنی نہایت خفیف ہونگی جھلی کا زخم اگر شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور باب تشریح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اونسے بھی جھلی
کا حال بخوبی عیان ہے اور چونکہ جھلی طلی ہوتی ہے اور اوسمیں طولاً مسالک لیف کی دکھائی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جھلی کے
زخم میں چنداں ضرر نہیں ہے اور وتر غشائی میں مسالک لیف کی طولاً نظر آتے ہیں اور وتر غشائی سختی میں زیادہ ہے اور جھلی اسقدر
سخت نہیں جھلی کو تحمل خیاطت اور ٹانکے لگانے کا ہے لہذا اوسکی جراحت اور بھی آسان ہے جو زخم خواہ پھٹ جانا اون رباطات کو پہونچے
جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہیں اوسمیں چنداں قباحت نہیں ہے اور سخت سے سخت علاج کا تحمل اوس جراحت کو
ہوسکتا ہے جو تفرق اتصال عصب کا [illegible] وتر کے یعنی عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت تشنج یعنی طولی تفرق اتصال کے اوسمیں زیادہ
خوف نہیں ہے اور اسیطرح یہ انقطاع بعض عضلات کو بعض سے جو عرض میں واقع ہو اوسکی بہ نسبت بھی تر میں خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح
بوجہ تبر کے انکار رفتہ ہوجاتا ہے مگر اعراض مہلک پیدا نہیں ہوتے **قانون علاج تفرق اتصال عصب** کا دوا جو پھوڑوں کے زخم
کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت میں اسقدر ہو جو لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اوسمیں
جذب ہوا و قبض کی قوت ہرگز نہ ہو جس چیز میں حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب
سے خالی نہوگی او قبض کے اثر سے جراحات عصب کے علاج میں پرحذر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قبض ہمراہ جلا کے پایا جائے
جیسے روسختج اور توبال نحاس وغیرہ میں ہے اوسکی تلطیف بذریعہ بھینے کے ایسے سرکہ میں جو زیادہ قابض نہو پیدا کرکے استعمال کرنا کچھ مضائقہ نہیں
ہے اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اوسکی تلطیف خاص سے کسی دوائے کثیف حرارت کامنہ کا اظہار مترقب ہوتا ہے اگر کبھی دوائے قوی الحرارت کی
حاجت علاج عصب میں ہوتی ہے اوسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ غائص کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہے مگر سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اوسکا اتمام
ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کردے پس سخونت بڑھائے بنظر مقدار کے اور تجفیف پیدا کرے بنظر قوت کے اگر عصب مجروح کھل
گیا ہو اوسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی نہوگی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اوس سے زیادہ پہونچیگا اور اسیطرح جو دوا دیر تک
لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کپڑے اور پٹی وغیرہ پٹھے کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہیں اور بابدبا بالفعل ہوتی ہیں اونکا ضرر بھی عصب کو
زیادہ پہونچتا ہے جب زخمی پٹھے میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جاوے اور اسکے التحام التیام میں جلدی مناسب نہیں ہے مگر ابتدا میں تسکین
وجع میں البتہ کرنی چاہیے یعنی گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغنہائے گرم سے یا زیت الانفاق سے تکمید کریں کہ اوسمیں کسیقدر
قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اوسکی سخونت نیم گرم کی سخونت سے زیادہ ہے اسلیے کہ آب نیم گرم قسم بارد میں داخل ہے

اسیطرح کرسنہ یعنے مثر اور نخود اور ترمس تلخ اور سویق شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائین بھی قبل ازانکہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہیین اور کبھی کو جہ استعمال
دوای خفیف کے بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہی جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہو چکی اور نیز انصباب فضول کیطرف سے بوجہ کھولنے فصد اور
کرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہو جاے اوسوقت تدبیر الحام کی کرنی چاہیے۔ ان زخمون کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً
جائز نہین ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجزا ہو اور اوسمین کسیقدر قبض نہو اور وہ روغن
گرم بحد افراط نہو اسلیے کہ جو چیز بافراط گرم ہے خواہ بارد بحد افراط ہی یہ دونون پٹھہ کو مضر ہین اکثر زخم پٹھہ کا قریب بعصب ہوتا ہی اور کسیطرح برد
کی مضرت اوسے پہونچتی ہے پس اوسمین درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے اوسوقت فی الفور محتاج اسکا ہوتا
ہی کہ تدارک اس اذیت کا بہت جلد کرین اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا کرین اور بذریعہ دوایان گرم تحلیل کرین۔ پھر یہ پٹھہ قطع
کیا ہو اور قطع جانب طول مین واقع ہوا ہو اوسکے چھپانیکی تدبیر گوشت کے ذریعہ سے کرین اور وہی دوائین اوسپر رکھین جنکو ہم اوپر بیان
کر چکے اور چوڑی پٹی سے اوسکو خوب مستحکم باندھین کہ دونون سرے زخم کے مل جائین اور بندش کے وقت کسیقدر صحیح موضع جو قریب
مجروح کے ہے اوسے بھی بقدر ضرورت شامل کرلین اگر زخم مذکور عرض مین ہو اوسمین ٹانکے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے دینے
مین درد ضربہ پیدا ہوتا ہے جب امر عظیم اور کار دشوار واقع ہو اور عرض مین عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اوسوقت اوسے کاٹ
ڈالنا عرض مین ضرور ہے اور جہانتک ہوسکے ورم سے اوسکو بچانا چاہیے اور عفونت سے بھی اوسکا محفوظ رکھنا ضرور ہے اسلیے کہ ورم
اور برودت کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہی اسیواسطے واجب ہی کہ زخم کا سرا پہلے جوڑنا
اور درست کردینا اچھا نہین ہوتا ہی جبتک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہو کر بھر نہ جاے اگر زخم مین تنگی ہو اور اوسکا کشادہ نہو پھیلا دینا
چاہیے اور کشادہ کردینا ضرور ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہی چونکہ اوسمین اجتماع صدید کا ہو کر
ایک بقدار زیادہ یکجا ہو جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہی اور باوجود متعفن ہو جانے کے درد بھی اوسمین بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ منہ
جذب ہو اور بطرف زخم کی ہو کر تعفن زیادہ پیدا کرتا ہے پس چاہیے کہ تدبیر الحام کی بدون کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرین کہ اوس
خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونون سے ہو جائے تاہم نظر پٹی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھولدیا کرین گو دو تین
جگہہ کی پٹی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہین اور رات دن مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور
کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوسی دن کی رات مین خواہ اوسی رات کی دن مین پٹی کھولدین جسوقت شبانہ روزی مین پٹی باندھی
گئی ہے بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب و روز زیادہ ہون مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضرور ہے۔ خصوصاً اگر اس
مقام پر لذع بھی ہو اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہو پھر اسکی چندان ضرور نہین ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام
پٹی کا کھولنا کافی ہوگا واجب ہی کہ اوسکی دوائین رعایت اسکی رکھین کہ نہ حاجت سے زیادہ تسخین کرنے پائے اور نہ تسخین مین اوسکی
کمی درجہ ضرورت سے ہو اور اسیطرح جلا اور تجفیف اور ان دونون کی ضد مین اعتدال بقدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا
کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جاے فوراً تبرید سے اوسکی اصلاح کردینی چاہیے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جاے اور بقدر
ضرورت باقی رہجاے۔ کبھی قیروطیات فربیونی کا تجربہ ساق انسان پر لگا کر کرتے ہین بشرطیکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اوسکا اور مریض کا
مزاج یکسان ہو اور سختہ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر یہ قیروطی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے

یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کر کے اور ایک اندازہ مناسب پر مریض کے بدن مین استعمال
کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگا کے تجربہ کرین۔ مگر بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض کے ہو اوسپر تجربہ کر کے اثر
دوا کا ایک تخمینہ سا حاصل کر لین اور اوسکے بعد مریض پر تجربہ کرین اسلیے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کر کے پھر استعمال مریض پر کرنے مین زیادہ تغییر
اور اصلاح کی حاجت باقی نرہیگی۔ باانیہمہ پھر بھی اگر پٹھہ کھل گیا ہی اور زخم چوڑا اور وسیع ہی اشیاء حارہ قویہ مثل افربیون وغیرہ کے متحمل
نہوگا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ اسطرح جو آب مغسول سے فوراً آلیا گیا ہی اور دیر مین جو نا دھویا گیا ہو
اسلیے کہ دیر کے دھونے سے حدت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہی کہ جو روغن قیروطیات مین عصب کے خواہ لطوخات
مین مستعمل ہو مثل روغن گل اور روغن آس کی ہو اور نمک کا لگاؤ اوسمین نہ ہوا ہو اور علک یعنی گوند وغیرہ چسپندہ اشیا کا اوسمین استعمال کیا جاے
وہ بھی مسغول ہون اور توتیا کو مغسول کر کے استعمال کرین اور کسیطرح کا لذع اوسیقدر حدت باقی نرہی اور کھلے پٹھے کے علاج مین اگر کسیقدر
قبض ہو اسکا مضائقہ نہین ہی بشرطیکہ اوسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو اور لذع نہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو۔ سرد چیز اور پانی وغیرہ
کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اوسی پٹھے کو بچانا واجب ہی جو کھل گیا ہو اسلیے کہ ان اشیا کی مضرت اوس پٹھے مین بہت کم ہے جہانپر
اثر ان اشیا کا بواسطہ پہونچے۔ بخلاف اوس عصب کی جسپر بلاواسطہ یہ اشیا پہونچ جاتین اور گرد و پیش کی چیزون کے ذریعہ کو کچھ ان مضرات
کے پہونچنے مین دخل نہو لیکن اگر ایسے کھلے ہوے پٹھے پر بدون پہونچاے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور
ہو چکی ہین کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کی اعصاب خلقت اصلی مین قوی ہون بے خطر اقراص بولیداس اور اقراص قلقطار
اور اقراص اندروان اور اقراص فراسیون ہمراہ اسفنج خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہیئین جاڑونمین تو ہمراہ زیت لطیف کے اور
گرمیونمین روغن گل اور کندر اور علک البطم اور بارزد لیکن مقدار مین بہ نسبت کھلے پٹھون کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے۔ کسی قسم
کی جراحت کیون نہو تدبیر مناسب یہی ہی کہ پہلے دوا لگائین اور اوسکے اوپر نرم سرلیش زیت مین ڈبو کر لتھیڑ دین جسطرح سے کھلا ہوا
پٹھا لائق بچاؤ اوسکے یہی سبب ہے کہ دوا مین نرمی کیجاے اور سخت قسم کی دوا اوسپر نہ پہونچے۔ اسیطرح رباطات جو ہڈیون کے درمیان
مین او گتے ہین لائق بہ حال اوسکے یہی ہے کہ اونپر دواے قوی کا تحمل کرایا جاے اور جو رباطات متصل بہ عضل ہین اونکا حال بین بین
مین ہے اسیطرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہی جو عصب مین پہونچے اور اسیطرح سردی اور گو بہت کم سردی کیون نہو
پٹھہ کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اوسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہین بجز تسکین درد کہ اوسوقت
گرم کر کے لگانا جائز ہے۔ پٹھہ کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا بھی ضرور نہین ہی بلکہ اگر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اوسپر
کپڑے سے پونچھ ڈالنا کافی ہے خواہ صوف سے جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر ڈالین اور اسفنج سے بھی اوس زخم کو دھونا ضرور نہین ہے ہان اگر طبیب
کے ضرر سے اطمینان ہو جاے اوسوقت کیا مضائقہ۔ اگر کوئی سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پٹھہ کے
اوپر پہلے اسفنج لگا کر پھر زیت کا استعمال کرین جالینوس نے حکایت کی ہی کہ ایک شخص کو صدمہ رض اور کوفت کا ایک
لوہے کے ٹکڑے سے جسکا سرا باریک تھا پہونچا اور جلد پھٹ کر کسی قدر پٹھہ تک مانند کے گزند پہونچا اور ایک طبیب نے اپنا مرہم مجرب
جس سے چند زخمو نکا التیام اور پورا زخم کا مشاہدہ کر چکا تھا اوسپر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت کر اوس مرہم سے درست
کر چکا تھا لیکن اس مرہم کے رکھتے ہی مقام زخم مین ورم پیدا ہوا پھر اوس طبیب نے اوپر خیسہ جیسے آرد گندم اور پانی اور زیت وغیرہ کا

استعمال شروع کیا اس واسطے انجام کا مریض کا یہ ہوا کہ اوسکا ہاتھ سوکھ گیا اور مرگیا یہ تجربہ قابل یاد رکھنے کے ہے۔ اگر زخم کی تشنج یا بے ہوشی بشرطیکہ جلد مین تشنج واقع ہو گیا ہو اوسے زیادہ کھول دینا چاہیے اور جو دوا دن قروح کو بالخصوص نافع ہوں کہ اونمین تجفیف پیدا کرے اونمین لطافت زیادہ رکھتی ہون اونمین کا استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان یہی کوشش رہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جاے اور اگر جراحت بطور چبھنے نیزہ وغیرہ کے ہو اور اوسمین نخس بھی پیدا ہوا اور ورم نہ ہوا اوسوقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موضع علاج کرین اور حرارت اور تجفیف مین قوی ہونا چاہیے بنسبت اون زخم کے جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہو اسلیے کہ ایسی جراحت اندر کیطرف بآسانی پیوست ہوتی ہے۔ واجب ہی کہ تدبیر عصب مجروح کی لطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو۔ اور اگر ورم یا درد پیدا ہو بخصوص طعام وغیرہ اقسام اغذیہ سے تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہین ہے خصوصاً اگر جراحت عرض مین ہو کہ اوسوقت فصد رگ کی بلا خوف اور بدون توقف ضرور ہوتی ہے۔ اگرچہ غشی کی نوبت پہونچے۔ اور واجب ہی کہ بستر خواب اوسکا شیر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہون اونکی نہایت تدہین وغیرہ سے ضرور کرنی چاہیے۔ اسیطرح سر وگردن اور زیر بغل کی بھی تدہین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہو۔ اسیطرح پیڑو اور کنج ران کی تدہین واجب ہی خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دھڑ مین ہو اور اطراف ساق مین واقع ہو

عصب اور قروح عصب کی علاج علک البطم نہایت اچھی دوا ہے پٹھہ کی جراحت کے واسطے لڑکے اور عورتین خواہ جنکا مزاج مرطوب ہی اور بشدت رطوبت مزاج کی اونمین موجود ہی ایسے لوگونکو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا ہے کہ اوسمین تھوڑا سا زیت اس قدر ملائیں جو اوسی نرم کردے اور کسیقدر چسپیدگی اجزاء دوا مین پیدا کردے اگر [illegible] زیادہ ہوا اور [illegible] اس دوا سے راتینج بھی بکار آمد ہی لیکن جس شخص کا مزاج سبک ہی اور اوسکا گوشت زیادہ سخت ہی اوسکے علاج مین تھوڑی سی فربیون بھی ہمراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہے خواہ مثل فربیون کوئی اور دوا کہنہ ہو یا تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا مزاج بدنکا ہو اور جسقدر لائق سمجھنے یعنے اگر بدن ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اوسکی مقدار بارہوان حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنے اگر ۱۲ اجزو قیروطی ہو ایک جزو یہ دوا قوی اور تازہ اوس قیروطی مین ڈالی جاے جسکا استعمال کرنا مرکوز ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے اور زیادہ سے زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اور مرہم وغیرہ جسمین دوا مذکور کی آمیزش کرین۔ کبھی ایسی قیروطی یا مرہم مین سوا فربیون کے اور شیر دار ادویہ سمیہ نباتیہ بھی شریک کرتے ہین اوسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہی اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر بھی مفید ہوتی ہی۔ ضعیف الاثر دوا ایسے وقت مین جیسے بورہ ارمنی اور اوسکا کف اور کبریت زیت مین گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور زہرہ حجر اسیوس اور جو چیز جذاب رطوبات ہو کہ بطرف خارج کی جذب کر لائے اور اسیطرح زاج اور خاکستر جس سے نابنا جدا کرتے ہین اور اسرنج اور لصاق ذہب اور کبھی ابتدائی جراحات مین سوائے خمیر کے اور کچھ اختیار نہین کرتے ہین اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہی اور اندر سے بہت اچھی طرح جذب کرکے باہر کیطرف لاتا ہے۔ اور اکثر شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ بشرطیکہ فربیون ہم نہ پہونچے استعمال کرتے ہین اور مفید ہوتا ہے۔ خواہ شلیم یعنے چینچ جو گیہون مین برآمد ہوتا ہے اوسکا استعمال بکار آمد ہوتا ہے اسطرح کہ راکھ کے پانی مین پیسکے ضماد کرتے ہین۔ استعمال علک البطم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہین اوسکے بعد مرہم باسلیقون کو اور یہ محتاج الیہا سے قوی کرکے خواہ اوسی سے اوپر کی دواؤن کو قوی کرکے استعمال کرتے ہین۔ اور کبھی قیروطی وغیرہ مین بغرض تسخین کے چونہ بھی ملا دیتے ہین۔ لیکن واجب ہی کہ چونا دھویا ہوا ہو اور بہتر یہ ہے کہ آب دریا سے اوسکو دھویا ہوا ور خوب گرم اور تیز دھوپ مین

دھو کر خشک کیا ہو ... جسقدر زیادہ دھوئی جائیگی اوسی قدر نفع اوسکا زیادہ ہوگا ... یہ دوا ہے جسکو جالینوس نے
ذکر کیا کہ وہ مرکب ہے ... زفت یعنی رال ... اور بقدر نصف جزء روغن زیت ایک جزء
روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہے مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا ہے مین کہتا ہون اسکی ... یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ بسرعت
متحلل ہو جاتا ہے ... زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہے۔ اگر زخم ... کھنچنے اور گرنے کے پیدا ہوا ہے اور اوسمین ورم یا عفونت نہین ہے
اوسوقت مرہم ... اور پچال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے ... اور جو بدن لطیف ہے اوسکے واسطے قریبون اور کثیف بدن کے واسطے پچال کبوتر
کو اختیار کرنا چاہیے ... زیادتی اور کمی بسبب حال بدن کی ہوتی رہیگی اور بموجب سحنہ اور مزاج کی تغیرات مین اختیار ہے ... زخم
گرنے اور کھنچنے کا مونہہ بند ہونے نہ پائے اور پرگوشت ہونا مونہہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر مونہہ تنگ ہو
بڑھا دیا جای۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے بہ نسبت اوس زخم کے جو بسبب رطوبت
جانی کے پیدا ہوا ہے اور اگر زخمون مین عفونت پیدا ہوا اوسوقت سکبینج اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہوا اوسوقت
آرد جو کا استعمال لازم ہے اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کو اونکو یکجا کر کے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہو آرد جو اور آرد کرسنہ اور
آرد باقلا بھی آب خاکستر مین پختہ کر کے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکبینج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال اسفنج کا اوسپر خوب
کرنا چاہیے اور دوا کو اوسی مین بھگو کر گرم کر کے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین **بیان اون اورام کا جو عصب کو**
بحالت جراحت عارض ہوتے ہین اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کی علاج کا کیا ہے اور اگر اوسمین ورم پیدا ہو
اوسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہو چکا ہے لیکن اب ہمکو منظور ہے کہ بہ شرح و بسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے
کتاب قاطاجانس مین لکھا ہے اوسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراحات عصب مین ہون خواہ اعضای عصبی مین ورم فلغمونی
پیدا ہوا اور اوسمین التہاب زیادہ ہو مناسب ہے کہ اوسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جنمین سرکہ اور احجار معدنی داخل ہون
اور وہ احجار اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور اکثر ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کی مذکور ہین یعنے کتاب قاطاجانس کے
دوسرے مقالہ مین اونہین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلقدیس اکیس درہم اور ربع درہم زاج پونے دس درہم توبال نحاس
دو اوقیہ اور اڈہائی درہم قشار کندر ڈیڑہ اوقیہ بارزد ایک اوقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا دو رطل خشک دوائین جسقدر سرکہ مین
دس دن تک بھگوئین اور پگھلانے والی چیزونکو پگھلا کے سرد کرین اور کسی دیگ وغیرہ مین سب کو ملا کر ہلائین اور خوب ہلا کر جب سب
اجزا یکذات ہو جائین اوتار لین عضو مجروح اور متورم پر دن بھر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ زیت کو ٹپکائین اور جسوقت یہ دوا مذکور
اوسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین تر کر کے گرم گرم رکھین بشرطیکہ اوسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ
سخت نہو اسلیے کہ پٹھے کے حقمین خصوصاً جو پٹھہ مجروح اور علیل ہو برودت سے بڑہ کر کوئی چیز مضر نہین ہے۔ پھر اگر کسی حال مین
ایسے اعضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اوسمین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہے کہ لیب کو پکا کر استعمال کرین
اور آٹا اوسمین مٹر کا داخل کرین اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اوسکی جگہہ داخل کرین خواہ آرد جو کو ملائین **پٹھہ کا کوفتہ ہونا**
اوسکا پچ جانا اور بیکار ہو جانا کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدون جراحت کی ہوا اور ورم بھی پیدا نہوا اوسکا علاج تسکین وجع سے
کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو تسکین ... کرتی ہے اوس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اوسکا

بھی علاج کرو اسی طرح واجب ہے کہ تنطیل کرین اوس عضو پر روغن گرم کی اور پیہم نطول کرتے رہین اور جس روغن سے نطول کرین
چاہیے کہ اوسمین قوت ارخا اور تحلیل کی ہو سب سے عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہے
۔ اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہون ۔ اور خطمی کا فائدہ عجیب ہے اگر کوٹ کر عصب کوفتہ پر رکھین اور صدف کا گوشت
بھی عجیب النفع ہے اکثر ملبوس مہرا سے بھی اسکا علاج کرتے ہین ۔ پھر اگر ورم پیدا ہوگیا ہے اوسکے تسکین درد کی آسان تدبیر
یہ ہے کہ شیرہ انگور ہمراہ شراب کی خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میانہ استعمال کرین اور معتدل گرمی بھی اوس عضو کو پہونچاتین اور
میلا صوف اسی دوا مین ڈبو کر خصوصاً صوف زوفا کا اوس پر رکھین اور اگر یہ صدمہ اور الم مواضع مفاصل مین پہونچا ہو وہان
کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جنمین قوت تحلیل اور تفتیح دونو
کی ہو لیکن اسقدر قبض بھی اوسمین ضرور ہو کہ مقابلہ ورم کا کر سکے اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے ۔ پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور ورم کو
خیال کرنا ضرور ہے ان دونون مین جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اوسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے ۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو تو زیادہ تر
استعمال ادویہ قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضاً اگر ورم مین طول ہوا ہو دوای قوی کا علاج کرین اور قوت تحلیل کی دوا
مین زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائین کہ اوسمین قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رمادہ سے بنائی جاتی ہے ۔ خواہ جو دوا چرک کبوتر
صحرائی سے بنتی ہے ۔ اور اگر جلد مین زخم بھی ہو اوسوقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے جسمین قوت تجفیف اور جمع اجزای متفرقہ
کے اور ہموار کرنا اور ملانا اجزای کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے ۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو اور
زخم کا بھی اثر جلد مین نہ ہو اوسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جاتین اونکا استعمال کرنا لازم ہے اور یہی
دوا یعنے ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہے ۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اوسمین زیادہ داخل کرنا
چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف پیدا کرنیکا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھادین اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اوسکی طرف التفات
کی کچھ ضرورت ہی بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جای گا فقط پٹھہ کا علاج ایسی قسم کا کرو جو اوسکے ورم کو نافع ہو اور جسم کے علاج کی طرف ہرگز التفات
نکرنا چاہیے ۔ اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے ۔ اور اکثر علاج ایسے وقت اوس قیروطی سے کرتی ہین جسمین نمک
کی شرکت ہو اور کندر اور مر کا ضماد بھی دونون حالت مین عموماً نفع کرتے ہین اور اگر ان دونون صورتون کے ہمراہ درد شدید
بھی ہو واجب ہی کہ دوا کو زفت سی ملا کر ضماد کرین اور گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہی کہ پٹھہ کے جمیع اقسام وثقی ہین یا ہنکا کسیقدر لگاؤ
نہونے دین گرم پانی ہو یا سرد بلکہ وہان قویہ کا استعمال کرین جنمین پھول خوشبو اور لطیف اور قابض پڑے ہون اور جسکے مزاج مین
سخونت ہو یا وہ دوائین گرم اور خوشبو جنہین گرم مصالحہ کہتے ہین کہ اونکا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی نوک
مین ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کیوجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اوس نوک کو نکال ڈالین جیسے
بازو کو نکال ڈالتے ہین عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا یہ مرض اکثر چوٹ لگنے سے خواہ گر پڑنے سے پیدا ہوتا
ہے اور اگر زور سے دبانے مین سن سا معلوم ہو گا علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اورام سخت کی اور تشنجات کی ہم نے
جدول ادویہ مفردہ مین اور قرابادین مین خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی بہ تفصیل بیان کی ہین اور اس مقام پر جسقدر دوائین ہم
مذکور کرتے ہین وہ سب مجرب اور خفیف المؤنت ہین جیسے مقل الیہود بوزن دس درہم کے پانی مین بھگو کر خواہ گھول کر استعمال

کرین یا گوندہ کر استعمال کرین مثل اسی کے حطمی کی جڑ پیس کر ضماد کرین یہ بھی بہت خوب ہے اسیطرح بیخ سوسن کو دو شاب کمونہ زیتون معجون کرکے اور اسیطرح اشنج اور شورہ اور فرفیون اس سب کو روغن زیت کے ہمراہ جمع کرین ایضاً تخم مرو ہمراہ بنفشہ کے ضماد کرین ایضاً داخلیون اور اسکی نصف وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہے **ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان** ریح شوکہ کا سبب اخلاط حادہ ہوتے ہین جو بدن مین نفوذ کرتے ہین اور ہڈی کو سڑا دیتے ہین کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے ہے فرق یہ ہے کہ مادہ وجع مفاصل کا گوشت مین ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان مین پیوست ہو جاتا ہے اور اوسکے پیوست ہونے سے ہڈی تھوڑی فاسد ہوکر سڑتی جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ شوکہ تمام بدن مین تشنج پیدا کرتا ہے بسبب قرحہ کے اور اس قول کی کچھ اصل نہین ہے **علامات فساد استخوان کے** جسوقت کسی ہڈی مین فساد عارض ہوتا ہے اوسکے اوپر کی ہڈی مین ترہل اور بودا پن پیدا ہوتا ہے اور سرخی ہو جاتی ہے اور بدبو آنے لگی ہے اور صدید پیدا ہو جاتی ہے اور نفوذ آہین باسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اوسکی بندش بھی اوسکے فساد پر دلالت کرتی ہے اسطرح کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اوسکی گرد پھیرین دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہین ہے جو چکنی ہو کہ اوس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اوس سے کسیقدر چمٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز غیر ثابت سی معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پڑ گیا ہے اور متعفن ہو گیا ہے اور کبھی بالکل بودی اور نرم ہو جاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی نہ ہو اسلیے کہ ابتدا مین بذریعہ موچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا ہے بلکہ بیشتر افراط ریق سے اوسکا فساد دریافت کیا جاتا ہے اسطرح پر کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اوپر سے الگ ہوگئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اوسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اوسکو کھول دین اوسکا رنگ اصلی رنگ سے متغیر نظر آئیگا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اوسکی پہلے سے ہو جاتی ہے بعد ازان ہڈی کا فساد دوڑتا ہے **علاج ہڈی کے فساد کا** علاج یہی ہے کہ اوسے کھجلا دین اور چھیل ڈالین اور جسقدر فاسد ہو چکی ہے اوسکو دور کر دین اور کاٹ ڈالین اور پراگندہ کر دین ناصور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیے کہ چھیلنا اوسکا خواہ تراشنا اور داغ دینا اسطرح پر کہ مقدار فاسد پوست ہوکر گر پڑے ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد باقی رہجائے۔ اور کبھی ہڈیون کے پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گرائی جاتی ہے جیسے سر کی ہڈیون کے پوست گرانے مین خواہ اور مقامات کی ہڈیونکی یہی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند ایرسا مرصبر ریشہ برگ جاوشیر قلیل سوختہ توبال نحاس قنتوریون صنوبران سب اجزا کو یکجا کرکے استعمال کرین عجیب النفع ہے کہ پوست ہڈیون کا گرا دیتی ہے اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام مغز تک فساد پہونچ گیا ہو اوسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور سوای قطع اور نشر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہو سکے اوسوقت موضع اور اوس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے جہان تک کا مناورکار ہے اور اوسکی شناخت اسطرح کرین کہ جا کو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیرین تا اینکہ جہان پر ہڈی گوشت سے ملی ہوئی وہان پہونچ بس وہی حد انتہای فساد کی ہے اور اوسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر یہ ہڈی مہران خواہ راس سک کی خواہ مہرہ پشت کی ہو اوسکے علاج سے مستغنی اور دست کش ہونا بہتر ہے اسلیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہین ہوسکتی ہے اور اگر ہڈی کی فساد سے اوس گوشت کا فساد مظہر اس امر کا ہو کہ تابع اوس گوشت کی فساد کی ہے جہان یہ ہڈی واقع ہے اوس گوشت کا کو

جدا کرو بنا لیں یہی اوسکا علاج ہے ۔ واجب ہے کہ تبرید عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہے اونہیں طلاؤن سی جو اوپر مذکور
ہو چکے ہین کرتے رہیں جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور اسیطرح جو گوشت کھلا ہوا ہے اوسکی تبرید بھی برابر کرنی چاہیے
صفت نشتر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کرین اور گوشت سے اوپر اوٹھائین اسطرح پر کہ ہڈی کے کنارے کی
ایک وڑا باندھکر اوپر کیطرف اوٹھائین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اوس عضو کو کھینچین نیچے کیطرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت اوس
عضو مین نہ لگین بعد ازان تراشنا شروع کرین اور اگر احتیاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کی ہو جسکے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو
شریف ہے جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع اوسوقت آری کے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھ لین تاکہ دندان ارہ کا گزند اوس شریف
تک کسی طرح نہ پہونچے اور اگر گوشت اپنی پوری شکل مستدیر کھلا ہوا ہو اوسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالین اسواسطے کہ ہڈی تمام
جوانب سے کھل جاتی ہے پر اوسپر گوشت نیا نہیں اوگتا ہے اور اگر اجزای گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون مفصل
سے اونکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہو گئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ران کے
سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جای اوسکا علاج نہیں ہو سکتا ہے بلحاظ نخاع کے **ہڈی کی کرچین اور ریزے**
جو قروح مندملہ مین رہ جاتی ہین بہتر یہ ہے کہ اونکے اخراج مین عجلت نہ کرین بلکہ طبیعت پر حوالہ کرین اور طبیعت کی
اعانت تھوڑی سی جذب کی ذریعہ سے کرین جو بہت جلد اخراج نہ کردے اور بذریعہ ادویہ خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک
نہ کرین اسلیے کہ کرچ باستکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اوسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑ جاتا ہے اور جب طبیعت اوسکو
خود بخود بطرف جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچا دے اور نکلنا اوسکا شروع ہو اور کسیقدر جدا ہوتی معلوم ہو اوسوقت
گوشت کسیقدر جدا کردین اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کی زخم کا التحام کرین اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ
جھلی ہڈی کی جو قرحہ مین رہجای کہ اوسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اسقدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے
اگر جلدی باستکراہ طبیعت نکالین گے خطرہ تشنج کا رہے گا اور اختلاط عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا اور اگر
خود ہی چھٹکر نکل آئیگی اوسمین چندان مضرت نہیں ہے ایسی باقیماندہ چیزون کی نکالنے والی دوا اگر اوسکا استعمال بعجلت
ممنوع ہے اگر اوسکا بیان ہم کرتے ہین کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو ۔ زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھریو کا میل
اور چرک اور یہ دونون برابر زیت کے وزن مین ہون اور پھر سبکو گلاکر ایک جز فربیون اور ایک جز شیر تیوع اور تین حصہ
زراوند ان سب اجزا سے مثل قیروطی کے طیار کرین ۔ ایضاً اشق اور مقل کے دو قبلتان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو
پیس کر مرہم درست کرین اور اوسی جگہہ پر رکھین جہان کرچ وغیرہ رکگئی ہے کہ اسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت جلد باہر
آجاتی ہے **ہڈی کا ٹوٹ جانا** بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اسکا ہے اوسے ہم آیندہ سطور مین لکھین گے اور اور دوا کے
ذریعہ سے جو علاج ہے اوسی ہم یہان بیان کرتے ہین کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہے طلا جو ہڈی
کے ٹوٹنے اور بیکار ہونے کو مفید ہے مغاث یعنے مینڈک مونگ مقشر ہر واحد دس جزو صبر خطمی سپید اقاقیا ہر واحد پانچ جزو
گل ارمنی پیس کر مرہم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کرین اگر ورم گرم ہو ۔ ایضاً برگ طرفا یعنی جھاو کی پتی اور برگ سمنہ
برگ آس برگ بید سب تازی اور ہری ہون اور سبکو کوٹ کر عرق نچوڑین اور مشک اور ورد اور ببول نرجس اور مر

اور بافیلون اور صندل سرخ گل ارمنی لاذن اور فوفل برادہ چوب طرفا خطمی مونگ اقاقیا اکلیل الملک مرزنجوش اور ورد اوسمین زیادہ کرین اور
اگر حاجت تسخین کی ہو مرزنجوش اور آس اور سعد کو اضافہ کرین اگر ہمراہ کسر اور وثی کے ورم حار ہو یہ دوا ہی۔ مونگ بیس درہم مغاث جلنار اقاقیا
انہین کا ضماد کرین کہ یہ زیادہ قوی ہی۔ منجملہ ادویہ کے ایسے وقت مین برگ آس اور لاذن اور سنگ دسے زعفران اور طین ارمنی ہے ایضاً
وثی ... دونون کے واسطے جید ہے اور وہن یعنے سستی کو بھی مفید ہے اور کسر اور وثی کو نافع ہے اور خلع یعنے ہڈی اوترجانے کو سفید
ہی مغاث اشق اقاقیا خطمی گل ارمنی صبر مر آب آس کے ذریعہ سے طلا کرین **فن پانچوان** جبر کے بیان مین اور اسمین تین مقالہ
ہین **مقالہ پہلا خلع کا بیان بیان عام خلع کا** خلع کے معنی یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہوجای
اون چیزون سے جو ہڈی کے قریب اور گردوپیش کی چیزین ہین اور نکلنا اوس ہڈی کا پورا ہو یعنے کسیقدر اپنی اصلی موضع اور وضع طبعی پر
باقی نہ ہے اور اگر تمام وکمال نہ نکلے گی اوسے زوال مفصل یعنے جوڑ کا سرک جانا خواہ ٹل جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کیطرف
اور بذریعہ حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنے بیکار ہوجانی
کے ہین اور اگر فقط ایذا ہوا اور ہڈی نکل نہ آئی ہو لیکن اوسکے گرد کی چیزین کو مدد ہوجائین اور سستی حرکات مین پیدا ہوا اوسکا نام وہن
اور وہن قسم مین وثی کے داخل نہین ہے کبھی مفصل مین ایک تیسری قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طول اوسکا زیادہ ہوجاتا ہی
اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک نہین ہو پہنچا ہی لیکن اوسکا انخلاع آسان ہوجاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہے
بعض آدمی براہ خلقت کی خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلیے کہ گڑہے اونکے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اوتھلے ہوتے ہین
اور گرفت جوڑونکی بخوبی اونکے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو لقم یعنے جوڑون کے پاس کے غدود اور رباطات وغیرہ جنکے اندر جانے سے وصل
اور جوڑ کی بنا ہے وہ بخوبی اندر نہین جاسکتے اور نہ گنجایش اونکو جانے کی ملتی ہے۔ اسیطرح رباط وغیرہ کی بندش اونکی مستحکم نہین ہوتی بلکہ
خلقت اصلی مین ضعیف اور نااستوار ہوتی ہے اور باریک اور رطب قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہے اونہین مقامات کی طرف رطوبات لزجہ
فراقیہ گرا کرتے ہین اور نوکین گڈہون کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا
ہی وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہوجاتے ہین اور جو چیزین مانع اوترجانے مفاصل کی
ہین اونکے جوڑ و بند نہین ہوتے ہین اسیوجہ سے اکثر اوسکے جوڑ اوترجایا کرتے ہین مفاصل کا اپنی اصلی خلقت مین حال تین طرح پر ہے
ایک تو ابھی بیان ہوچکا کہ اونکا انخلاع اور اوترجانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہے کہ اونکا اوترنا بہت
دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے جو مفاصل باسانی اوترجاتے ہین اونکی مثال ایسی ہی جیسے زانو کا مفصل کہ اسکے رباط
چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہوچکے اسیوجہ سے زانو کا مفصل باسانی
اوترجاتا ہے اور اسی سبب سے معین فلکہ کا ہوا اور جسطرح سے یہ جوڑ باسانی اوترجاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی
آتا ہی۔ اسلیے کہ باسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل باسانی اوترجانے کے ہے یعنے جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی باسانی قبول
کرے گی اور جسقدر دشواری ایذا دینی ہوگی اور جس شکل اصلی سبب کے واپس آنے مین پڑے گی اوتنی ہی اصلی ہیئت سے پھر جانے
مین ہوتی ہے مفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور طیار ہین اونکے مونڈھے کا جوڑ ایسا
نرم اور نازک نہین ہوتا ہے جو مفاصل دشواری سے اوترتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے اونگلیون کے جوڑ کہ یہ اوترتے ہی نہین

بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اوترنے کے بعد اور اسیطرح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اوترنے کے پھر اونکا اصلی حالت پر
واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے جو بفاصل انخلاع اور اوترجانے مین متوسط ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی جو مفصل
آسانی سے نہین اوترتا ہے کسی امر خارج کیوجہ سے اوسمین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بآسانی اوترجاتا ہے اور درست بھی آسانی سی ہوجاتا
ہی جسطرح حق الورک یعنی ڈھکنی ورک کی رطوبت زائدہ سی بھر جاتی ہے اوسیوجہ سے اونکا اوترجانا آسان ہوجاتا ہے اور پھر چڑھ جانا بھی
اوسکا آسان ہوتا ہے اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ ہر وقت اوسکا ورک اوترتا اور چڑھتا رہتا ہی اور تھوڑی
سی حرکت خواہ دوڑنے سے بھی کیفیت اوسپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کی پھر یہ
کیفیت زائل ہوجاتی ہے بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہے جسمین کونے ٹھیے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اوسکے سرسے منقطع
ہوجاتین اور ایسے خلع کے بعد منفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہے اور اکثر یہ قسم راس ورک مین پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد
راس عضد مین اور دونون پاؤن کے گٹو مین کعبین کے نزدیک اوترجانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کہ اوترنے کے بعد پھر
اصلیت پر عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر ہوسکے **علامات خلع کلی** کے جو مفصل اپنی جگہ سے اوترجاے اوس جگہ پستی اور گڑھا سا پیدا
ہے اور وہ گڑھا غیر معہود ہوتا ہی جیسے کہ شانہ کی ہڈی اوترنے سے ظاہر ہین یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پانون کے جوڑ مین یہی صورت
نظر آتی ہے اور اس سب سی زیادہ مفصل مرفق کے اوترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور مقابلہ درست اسطرح ہوتا ہی
کہ جو مفصل اوسکے مقابل ہو اوسی اور اس اوترے ہوئے کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ
کی حرکت موقوف ہوجای اور حرکت نہ کرسکے اوسوقت ضرور تعین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اوتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات
مین جیسی ہمیشہ کرتا ہو اوسی طرح کری اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال
اور اوترجانے کا مرض نہین **علامات میل** یعنے جھک جانے کی علامات وہ یہ ہے کہ تقعر اور گڑھا ہمراہ کسی قدر بلندی کے دوسری
جانب مین نظر آئے اور حس لامسہ سے جو بلندی اندوار مثل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات
بھی عضو زائل سے صادر ہوسکین **مفصل کا طول زیادہ ہوجانا بدون خلع کے** اوسکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصلی
لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اوسی مقام طبعی کیطرف دبائین بلا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جای پھر جب دباو کے زور کو برطرف کرین
اوسیطرح نادرست ہوجای اور جو شکل بالعرض حاصل ہوئی ہے وہی پھر پلٹ آئی اور ایک گڑھا سا پیدا ہوجای کبھی اوسمین اونگلی
سما جاتی ہے جہان گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے مونڈھے کا یہی حال ہے **علاج میل اور خلع کا** خلع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی
اوسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہی مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہے اوسوقت خیال کرو
کہ خلع اتنا خفیف ہی کہ تھوڑی سے دبانے سے اوترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کیطرف پلٹ جاتا ہے اور قرحہ وغیرہ مین درد
بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ ورم غیر متحمل اسکی وجہ سی پیدا ہو اوسوقت خلع کی درستی
پہلے سے کرلینی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو منتہی ورم تک ہو درستی سی خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہی کہ پہلے علاج قرحہ اور
زخم کا کرین اور بعد اسکے درستی خلع کی کرین خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنے جو بڑے بڑے جوڑ ہین اونمین یہ مرض
لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہے خصوصاً اگر ایسے اعضا

کے مفاصل مین ہو جو قریب اعضای شریفہ کے واقع ہین اور یہی حال اورام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہون۔ انحصار تدبیر الیہ وقت
یہی ہوتا ہے کہ ہم تجربہ کرین اگر امر آسان ہو یا اوس سے درد وغیرہ کا ہیجان نہوتا ہو اور بدشواری ردکرنا خلع کا نہ ہوتا ہو جبر اور
درستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نکرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کی اول اور پھر نہ ہوگی اور اگر کچھ تدبیر
کر کھینچین اطال ربط کا اندیشہ طبیعہ موضع ہو اور درد پیدا کرتا ہو ضرور کرینگے اور اگر بآسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھہ ہی کرینگے اور قرحہ کا
بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھہ ہی عارض ہون اور کشش ایک ہی جہت مین ہو اور دونون کی تدبیر ساتھہ ہی ہو سکے دونون تدبیر ساتھہ ہی کرینگے
عالم صناعت نے حکایت کی ہے کہ ایک پتھر کسی کے مونڈھے پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونون جدا ہو کر کنارہ عضد کا
جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اوسکے نیچے سے چنبر گردن کا سرا اوتر گیا اور بعض جاہل نے چونکہ جبری اور بیباکی
زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کرکے گوشت اور جلد کو اوسیطرح ہموار رکھا اور مضبوط بندش کردی اور [illegible] تک تو کچھ معلوم نہوا
آخر اوسکا حال یہ ہوا کہ گوشت مین [illegible] پیدا ہوئی اور خارید ہو گیا اور اوسکے قریب کا حصہ ہڈی تک فاسد ہوگئی اور رنگت
ہڈی کی سبز ہوگئی اوس جاہل بد تمیز کو یہ بات دریافت نہوئی کہ ایسا گوشت جب اس قسم کا [illegible] ہو جائے اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور
مقام [illegible] کو زیت کے تیل سے داغ دینا چاہیے تھا۔ اسیطرح اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کرلین اوسکے بعد درستی خلع کی کرین
اگر خلع مفرد اور شارح یعنے کھلا ہوا ہو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ جس طرف اوتر گیا ہے اور جدھر سے زایل ہوا ہے اوسکے برعکس دوسری جانب
کھینچین تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجاے۔ بعد ازان اوس مقام تک پہونچے جہان سے نکل گیا ہے پس اسی تدبیر سے
چڑھ جائیگا اور اصلی حالت پر عود کریگا اگر چڑھ جاے تو بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اوسکو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھ جاے
پھر بندش رباط سے کرین اسلیے کہ پٹی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا ہونے سے معین ہوتی ہے
اور احتیاج منع ورم عنیف اور درشت کی زیادہ ہے اسلیے کہ درستی اوتری ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی
صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کی ممکن نہین ہے۔ خشک کپڑا قریب اوترے ہوئے عضو کے لیجانا مکروہ اور
ناپسند ہے اسلیے کہ تسخین پیدا کرتا ہے اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہے بلکہ جو کپڑا اسکی اصلاح اور درستی مین مستعمل ہو واجب ہے کہ قیروطی سرد
تر کیا ہوا ہو خواہ شراب مازو سے بھگو لیا ہو۔ علاوہ یہ سب ہے کہ بقراط کی وصیت مین یہ امر ہے کہ اوترے ہوے عضو کا چڑھانا اور کھینچنا
تین دن خواہ چار دن تک جائز نہین ہے مگر چند اعضا ہین کہ اونہین مستثنی کرتا ہے مثل اور ٹھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہے یعنے اونمین
بھی تاخیر اسقدر درکار ہے اوسکے بعد پھر پٹی کی بندش کرنی چاہیے۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت مین اوتر جاتا ہو اور جب وسے
چڑھاتین اور درست کرین پھر نہ ٹھہرے اور اوتر جاے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہے ضرور ہے کہ داغ لگانے کی تدبیر
کرین۔ اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجاے اور مثل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا
استعمال کرین جو لین ہون اور ابتدا مین حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر نطول ضرور کرین اور
عورات کے علاج مین روغن گرم کی مالش جو مقوی ہون اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے۔ غذا مخلوع کی ایسی چیز سے
ہو جو مقوی ہے اور یہ وہی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرا ہوا جب سے [illegible] اسی قسم سے
بوجہ تقویت کے کردیتی ہے علاج طول مفصل کا واجب ہے کہ استخوان مسترخی کو اندر کیطرف پھیرین اور جس جگہ سے مسترخی

ہوکر طولانی ہوگئی ہے اوسیطرح پھیرلیجائیں اور ایسی دوائین ضماد کرین جنمین قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور اقاقیا
وغیرہ کو ملاکر استعمال کرین کہ اونمین کسیقدر جند بیدستر اور قسط اور شونیز بھی داخل ہو ایضاً بوزالسرو اور ابہل پر اقتصار کرین اسیطرح وہ سب ادویہ
جو ضماد عنق مین ہوتی ہین بعد اوسکے بندش ایسی کرین جیسے مرکی بندش ہوتی ہے جبڑہ کا اوترجانا کبھی نیچے کا جبڑہ اپنے رقبہ سے
اوترجاتا ہے اوسوقت مونہہ کھلا ہوا رہجاتا ہے اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اکثر شاذ و نادر واقع بھی ہوتی ہے پوری
واقع نہین ہوتی ہے لیکن اوترجاتے وقت آگے کی طرف تک جاتا ہے بخلاف اوس اوترجانے کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہے
اور نیچے کا جبڑہ اوترجانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اون عضلات کے ہے جو نیچے
سے جبڑے مین آئے ہین وہ حرکت معدوم نہین ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اوترجاتا ہے اوسوقت اوسکی شکل اور ہیئت اسپر دلالت
کرتی ہے یا جھکاو جبڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہے علاج سب قسم کا ایک ہی یعنے اوسے اپنی حالت اصلی کیطرف بہت جلد پھیرلانا چاہیے
ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے مین ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کیطرف بدشواری عود کرتا ہے
اگر آسانی اپنی شکل کیطرف واپس آجاے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور ٹالتے جائین اور پوری تدبیر نہ کرین تو سخت ہوجائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا
اور عضلات کھچ جائینگے اور حمیات لازم اور صداع مستحکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث
ہوتے ہین اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دسوین روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہے
اور محض فضول صفراوی دستون مین دفع ہوتے ہین اور قے صفراوی بھی عارض ہوتی ہے اسیواسطے علاج مین مبادرت واجب
ہے اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اوسکے مونہہ مین ڈالے
اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت سے عضلات واقع ہین
کہ اگرچہ جبڑا اوترگیا ہے جب بھی اونمین تعرض بہ شدت باقی رہتا ہے بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کردے چاہیے کہ اوسکے
مونہہ کو داہنے بائین حرکت دین پھر دفعتہً اوسکے مونہہ کو کھینچین بعد ازان جبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کردین یہ جبڑا اس مقام سے جدا ہوگیا ہے
اور اوترگیا ہے اوس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ ہروقت درست کرنے
کے اسیطرح اوسے اوچکائے کہ جب ٹھہلانے لگین پیچھے کی طرف اگر بیٹھ جاے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور
شناخت یہ ہے کہ رباعیات یعنے چار دانت جسمین چار چار جوڑ نظر آتے ہین وہ برابر اور سیدھے ہوجائین اور مونہہ بھی سیدھا ہوکر بند ہوجائے
اسکے بعد پٹی سے بندش کردین اور قیروطی سوم اور روغن گل لگائین پھر بہت جلد درست ہوجاے گا اگر بسبب اتفاق جلد اسکے چڑھانے
کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہوجاے اب اسوقت واجب ہے کہ پہلے اوسکے نرم کرنے کی تدبیر کرین اور نطولات ملینہ سے جیسے آب گرم
اور روغن سے نطول حمام مین کرین اور نطول بھی بہت زیادہ کرین تا اینکہ نرمی پیدا ہوجاے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور
جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہوکر چڑھ جاے اور استوار ہوجاے اور اوسکے بعد مریض کو چت لٹائین کسی ایسے
بچھونے پر جو نرم روئی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اوسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پائے کہ ہلنے سے پھر وہی
خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اوسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہوجاے اور کسیطرح
کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے **چنبر گردن کے اوترجانے کا بیان** اوسی حکیم نے کہا ہے کہ ترقوہ

اندر کی طرف سے جدا نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اوس سے جدا نہین ہے اور یہی وجہ ہے
کہ اوس طرف اوسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جو کھم پہونچے اور نادرست
ہوجاے اوسکی درستی ہوسکتی ہے اور وہی علاج اوسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہے ہان وہ
کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہے اور اوس سے جدا بھی ہوتا ہے وہ زیادہ تر نہین اوترتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ کہ اوسکے دوسرے
ہین اوسکو اوتر جانے سے منع کرتا ہے اور راس کتف بھی اوسے اوترنے سے منع کرتا ہے ۔ ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض
نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہے تاکہ سینہ مین تفریق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہوجاے اور اسی
واسطے سواے انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ پیدا نہین کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے اوسکے
خواہ اور کسی طرح سے پھر اوسے درست کر دینا اور اپنی اصلی موضع پر رد کر دینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہوجاتی
ہے خواہ گدی اور پٹی سے بندش کرکے درست کرتے ہین اور جیسی بندش اوسکے واسطے لائق ہے اوسی بندش سے باندھتے
ہین یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کیطرف پھیر لایا
جاتا ہے جس چیز سے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہے وہ ایک ہڈی غضروفی ہے کہ دبلے بدن مین موٹی ہوتی
ہے اور جب وہ ہٹ جاتی ہے ناتجربہ کار کو گمان ہوتا ہے کہ سرا بازو کا جدا ہوگیا اور اپنی جگہہ سے الگ ہوگیا اسلیے کہ سرا شانہ کا
اوسوقت بہت باریک نظر آتا ہے اور جس جگہہ سے انتقال اوسکا واقع ہوتا ہے وہان گہراؤ سا نظر آتا ہے مگر واقف کار ہوشیار
کو چاہیے کہ بطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہے اور یہی طرح
منکب کا بھی حال ہے **منکب کے اوتر جانے کا بیان** کبھی مونڈھا اوتر جاتا ہے اور شانے کے اوترنے مین البتہ
کسیقدر شک ہے اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہے کہ شانہ اوتر جاے ہان کبھی عضل منکب کو یہ بات
عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اوتر جاتے ہین اسلیے کہ نقرہ اور مفاک ان عضل کا زیادہ گہرا نہین ہے اور رباط اوسکے غیر موثق
ہین بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہوے ہین اور ایسی خلقت نرم اونکی فقط بغرض آسانی حرکات کے ہوئی ہے اور اس عضو کا
اوتر جانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت مین دریافت ہوتا ہے اور اوسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اسلیے کہ اوپر کیطرف اسمین انخلاع
نہین ہوتا ہے اسلیے کہ بلندی بارہ منکب کی اوسے مانع ہوتی ہے اور نہ پیچھے کیطرف خلع عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اودھر کتف اور شانہ اسکو
روکتا ہے اور نہ بطرف جانب بطن کے اسلیے کہ عضلہ دوسرے والا آگے کی طرف سے اسی مانع ہوتا ہے اوسی طرح سے جیسے راس منکب مانع ہے ہان یہ
عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال دسکو عارض ہوتا ہے اور جانب سفل مین خروج کثیر خصوصاً جو لوگ بہت لاغر
اور نحیف ہین کہ ان لوگونکی عضد مین خلع بھی باسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہہ پر عود بھی آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے اور موٹے آدمیون مین دونون باتین دشوار
ہوتی ہین اگر عضد مین انخلاع عارض ہو بروقت ولادت کے یعنی جو ولادت دشواری سے ہوتی ہے جیسے کہ معلوم ہے خواہ بروقت چاک کرنے جنین کے اور جب پیٹ سے نکالا جاے
پھر بعد اس صدمہ کے نشو و نما اس عضد کا طول مین نہین ہوتا اور مرفق تپلا اور رقیق باقی رہجاتا ہے اگرچہ صلاح بھی اوسکی کر دیں اور کبھی بعض لوگونمین قبول اصلاح بھی نہین
کرتا ہے بلکہ قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہے اور عضد اور ساعد دونون باریک رہجاتی ہین اور اکثر لوگونکی بدنمین قبول اصلاح کرلیتا ہے اور اچھا خوشنما ہوجاتا ہے لیکن ایک ضعف ست کوتاہ
اور مشابہ قائمہ ابن العرس یعنی نیولہ کی ہوتا ہے ان کی یہ کیفیت ہے کہ سب طرح کی بدنین خالی از نقصان نہین ہوتی ہے اور جس وقت عضد مین

بجانب عرض کے نکس پیدا ہوا وسکے [illegible] درست کیا جاوے پھر بطرف خلقت اصلی سکے رو کرنا بدون ٹوٹ جانے کے نہو سکیگا علامت
عضد کے اوتر جانے کی یہ ہے کہ مونڈھے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور تجویف بھر باقی ہے اور ایک
گہرا وسا واقع ہوتا ہے ۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہیں ہے بلکہ بسبب بدل جانے اور پلٹ جانے
اوس کتف کی بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ سنگ کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اوس کنارہ کو زوال کسی
طرف کا عارض نہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جوڑ ہی اسکے سرے پر ہے اوسے صدمہ کسی طرح کا نہ پہونچا ہو اور جب
بذریعہ علاج کے اوس صدمہ میں سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہیں رہا اور جو عضد اوتر گیا ہے او
سر بطور کرہ کے بلند ہو جاتا ہے بسبب رباط کے اور عضد کا الصاق بھی خوب نہیں [illegible] بیٹھتا
ہے جیسے کہ صحیح اور درست ہاتھ میں الصاق پیدا ہوتا ہے اور نہ اوسکے قریب ہوتا ہے بدون [illegible] ہو سکے اور بدون
وجع شدید کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کریں اوپر کیطرف خواہ کان کے [illegible] یہ بات [illegible] نہیں ہوتی اور اسیطرح اور
قسم کی حرکات بھی ہم اوسکی واسطے تجویز کرکے ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرتے ہیں [illegible] یعنے بچہ [illegible]
اور ورم کے یا بوجہ کھجلانے کے بھی پیدا ہوتے ہیں علاج لڑکوں کے بدن [illegible]
ہے فقط ہاتھ سے کھینچکر اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ [illegible]
قریب پکڑ کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے [illegible]
کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو بیچ کی اونگلی سے برابر [illegible] فقط [illegible]
ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہیں اور خلع شدید اوتر نہیں پیدا ہوتا [illegible]
کرنے والا اپنا پاؤں پہلو میں علیل کے داخل کرے اور [illegible] راس عضد کے [illegible]
کیا ہوا بنہ وغیرہ قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ [illegible] اس طرف [illegible]
اوکھاڑنا چاہتا ہے کہ شانے پر سے اوکھڑ جاوے اور اپنی ہاتھ کو تھوڑا سا اندر کی طرف کھینچکا [illegible] یہ طریقہ سب طریقوں سے
اصوب اور عمدہ ہے ۔ ایضاً ایک ایسا آدمی جو نسبت علیل کے قد آور ہو [illegible] علیل کے بغل کو نیچے
رکھکر اوسکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھاوے اسطرح کہ اسکے مونڈھے پر تمام بدن کا [illegible] اور [illegible] لٹکائے رہے
اور اوسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن [illegible] ہلکا بہ نسبت اوس اوٹھانے والے کے بدن کے ہے ۔ اسکے ہاتھ پر زیادہ بوجھ
اور ثقل اوسکے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اسکے ہاتھ کے سہارے لٹکا رہیگا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے
قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہیں اور اوسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے ہیں اور اوسی جگہ
جو آدمی کے مونڈھے کے نرم اور گول بن جاتی ہے علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہیں اسیوقت مجبر یعنے جراح وغیرہ اپنی ہاتھ کو
دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پاؤں کو ٹیک لگاتا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہو اور جب عضد کا چڑھنا
دشوار ہو خواہ اوترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اوسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے تطول اور استحمام وغیرہ تلئین
تجویز کرکے ایک ڈنڈا مثل ہراوہ کے بناتے ہیں جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے سرے پر گول گول

بناتے ہین اس شکل سے ــــ پر اور اسان یہ ہے کہ یہ گول مونہ کپڑوان وغیرہ سے بناتین کہ اوسمین نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کو فدیوہ بھی
اور اس گول شے کو نیچے بغل کے رکھکر اس اوترے جھے کو چڑھاتے ہین جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہے
چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہر اوہ کو پکڑکے اوسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اوسے اوپر کیطرف کھینچتا ہوا خواہ وہ آدمی مجبر یعنی درست کرنیوالا
زور سے مقاومت کرین جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک اور آدمی اوسکے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعتہ اوٹھ نہ جائے اور
خواہ اس دوسرے مونڈھے کو مجبر یعنے درست کرنے والا اونچا کرے اسطرحپر کہ اوسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے
ہاتھ کو دوہرا کردے خواہ دوہرا کرکے اوکھاڑ دالے اور اندر کیطرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اوسوقت عضد اپنے جوڑ مین
آجائیگا پھر اوسوقت اوسی گول مونہہ کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اوسے دبایا ہو یعنے راس کے
عضد کیطرف یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کیطرف نہو ورنہ عضد
ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اوسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہین ہوتا جیسا معلوم ہوچکا کبھی تسلم کے ذریعہ سے
تدبیر کرتے ہین اور تسلم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبہ السلم یعنے چوکھٹ پر رکھتے ہین اور اوس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب
گدگدی اور نرم کر لیتے ہین اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اوسکی صورت ایسی درست کرلیتے ہین جو قابل کام کے ہوجائے اور آدمی دوسری جانب
سے اوس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اپنے خاص موضع مین داخل کرتا ہے لیکن واجب ہے کہ لٹکنا اور عتبہ
یعنے سوراخ بازوی سلم یعنے چوکھٹ کے بازو کا سوراخ کا قریب راس عضد کی ہو تاکہ ٹوٹ نہ جائے ۔ اور کبھی بدلہ عتبہ اوسکے کرسی
ایک سی جو بھی کام دی تجویز کرتے ہین اور اسی مقام خاص سے اوسکا بھی استعمال کرتے ہین اور اس مقام سے اوترکے دوسری
جگہ سے علاوہ نہین رکھتے ہین کہ اس [illegible] خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے ۔ اور کبھی اور وجوہ سے بھی اسکی درستی کیجاتی ہے لیکن اون
طریقون مین تعب اور مشقت زیادہ ہے اون طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہین ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا
گیا ہے ۔ جب عضد اوترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جاے اور اچھی طرح بیٹھ جاے اوسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھے
کے ہمراہ باندھین اور چوڑی چوڑی پٹیان ایسی باندھین جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہوجائے
اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو لپٹی ہوئی ہے خواہ دوسری اوسپار کرکے دوسرے شانہ تک لیجائین اور خوب
سخت اور کھچی ہوئی رکھین اور اوسکی سختی خواہ گرہ اوس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہو بعد ازان عضد کو پہلو
کے ہمراہ نیچے کیطرف کس دین اور جگر بند لین اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کیطرف بجانب گردن کو خوب کھینچکر باندھین اور
ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولین اور غذای مریض کی وہی تجویز کرین جو بیان ہوچکی ہے ۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست
کرنے کے بار بار اوکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو باستواری گرفت نہ کرسکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوترجانا اور اسکا بیان اوپر
ہوچکا ہے کہ ناممکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہین چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوترجانا کبھی
وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب پر ہے اپنی جگہ سے اوترجاتی ہے لیں ایک گڑھا سا پڑجاتا ہے جیسے خلع مین اسی طرح کی تقعیر پیدا
ہوتی ہے علاج اسکا یہی ہے بمقدار کھینچنے ٹوٹنے ہوئے کے اسے کھینچنا چاہیے مگر تنگ کرکے اور اونگلیون سے مضبوط پکڑکے اپنی جگہ پر
اسے لانا چاہیے اور بسطرح سے ترقوہ یعنے چنبر گردن پٹی اور گولے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اوسی طرح اسے بھی

درست کرنا لازم ہے [illegible] کہ خالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہہ پر پھیر لاتی ہے اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کے ہوتا ہے مراد یہ ہے
کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہہ پر نہین آتی ہے بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہہ پر عود کرتی ہے اور بندش کیسی ہی سخت کیون نہو کچھ خوف نکرنا چاہیے جیسے
کہ ترقوہ کی بندش مین خوف ہوتا ہے **مرفق کا اوتر جانا** یہ جوڑ ایسا ہے کہ اسکا اوترنا بھی دشوار ہے اور بعد اوترنے کے پھر درست
ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہے اسلیے کہ اسکے رباطات کی شدت ہے اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوئے ہین اور نقرہ
یعنے گڑھا جو اسمین ہے وہ اسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہے اور کبھی مرفق مین زوال قلیل عارض ہوتا ہے اور کبھی انخلاع تام پیدا ہوتا
ہے مگر یہ بعض اوقات مین ہوتا ہے اور جب اوتر جاتا ہے اسلیے اوترنے پر ایک جانب کا محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہوجانا دوسری
جانب کا دلالت کرتا ہے بہت برا وہی اوترنا ہے جو انسیت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہین ہوتا ہے اور اکثر جو ہو بچا اوترتا ہے
وہ زند اسفل مین صدمہ پہونچتا ہے اور یہ اوترنا بہت ہی بدقوارہ اور مشکل ہوتا ہے اسلیے کہ اسے تردد اور نکلنا [illegible] زیادہ عارض
ہوتا ہے اور اوپر کا زند کہ اوس سے خلع عارض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے اوتنا بد [illegible] نہین [illegible]
سے زیادہ ہے اور حرکت اوسکی بعید ہے اور یہ بھی [illegible] زند اعلی خواہ اسفل کا اوتر جانا [illegible]
مقابل کے زند سے ہو یعنے اوپر کا زند اگر اوترے گا نیچے واسطے زند [illegible]
علاج کہنی کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ ورم [illegible] بعد اس [illegible]
ہوجاتا ہے اور اگر بعد ورم بغرض چڑھانے اور درست کرنے کے کھینچین اذیت شدید ہوتی ہے اور نوبت به [illegible] پہونچتی ہے اور پھر وہ
بیٹھہ نہین سکتا ہے جب تک ورم موجود ہے کبھی اپنی جگہہ اصلی پر عود نہین کرتا ہے اگر کہنی تھوڑا سا ہٹ جاے [illegible] کرکے
زور کرکے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہے اور اگر بالکل اوکھڑ جاے اوسکی دو صورتین ہین یا تو آگے کو [illegible]
اور اگر پیچھے کی طرف اوکھڑے اوسکی دوسری تدبیر ہے جو آگے کی طرف اوترا ہو [illegible] درست کرنے اور بٹھانے [illegible] کہ اوسکے ساتھ
سونڈھی پر پوٹلی لگائین پھر خواہ گھونسے وغیرہ سے [illegible] اور اوپر کی [illegible] بٹھائین اور
ہاتھ سے اوٹھانے مین مدد چاہین اسی تدبیر سے اپنی جگہہ مین درست بیٹھہ جائیگا اور اگر کہنی پیچھے کیطرف اوتر جاے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے
خوب سا کھینچین بعد ازان پیچھے کیطرف چوٹ لگائین اگر یہ تدبیر کارگر ہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو چند آدمی جو قوی اور زور آور
ہون خوب گرفت کرین اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک
پہونچ جاتا ہے اور ہڈیون اور اعصاب وغیرہ مین نرمی پیدا ہوجاتی ہے کہنی درست بیٹھہ جاتا ہے اور اگرچہ یہ روغن خارج سے
مستعمل ہے لیکن مالش کی حرارت چونکہ ارخاے لطیف کا فائدہ دیتی ہے اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور جب
کہنی درست اپنی جگہہ پر بیٹھہ جاے لازم ہے کہ بندش اوس مقام پر اچھی طرح کرین اور ایک ایسی بندش تجویز کرین جو کہنی مین ایک
زاویہ پیدا کرے اور وقت بوقت اوس دوئے وغیرہ کو تنگ کرتے جائین تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جاے

مفصل رسغ کا اوتر جانا رسغ مقام باریک جو جسم پر حیوانات کے ہے خواہ مقام جو ہاتھ اور پاون کے جوڑ پر ہے
اوسکا بعد خلع کے اپنی جگہہ پر رد کرنا اور درست بٹھانا چندان دشوار نہین ہے مگر بٹھانے کے بعد اسکا پھر [illegible]
ہے اسلیے کہ اگر ایک عضو کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائین تو آسانی آجاتا ہے مگر اسکا داخل ہونا دوسرے مین جلدی [illegible]

دشوار ہے اور دشواری کی وجہ یہ ہے کہ قریب جو اجساد واقع ہین اونمین بعد زوال اور خلع رسغ کے ورم پیدا ہوجاتا
ہے اور ورم کی وجہ سے بخوبی در آنا ایک ہڈی کا دوسری مین دشوار ہوتا ہے اور جگہہ رک جاتی ہے طریقہ کھینچنے کا یہ ہے
کہ ایک آدمی گٹہ کو پیچھے کیطرف کھینچے اور بٹھانے والا جراح وغیرہ کف دست کو خلاف مین اوس کشش کے کھینچے یعنے
آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک اونگلی کو اسیطرح کھینچے اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جاے
اسیطرح سے کھینچتے کھینچتے درست ہوجاویگا بعد اوسکے ضماد مناسب کرکے بندش کردے **اونگلیون کا اوترجانا اور اوسکی
علامات کا بیان** جب کوئی اونگلی اوترجاتی ہے باطن کف کی جھکتی ہے اور اوسی جگہہ اندر وار ایک بلندی سی
پیدا ہوتی ہے اور بطرف مخالف یعنے پشت دست کے گڑھا سا پڑجاتا ہے اسیطرح رسغ کی ہڈیون کا حال ہے ہر وقت
اوترجانے کے **علاج** اونگلی بعد اوترجانے کے پھر اپنی جگہہ پر البتہ دشواری اور دقت سے درست بیٹھتی ہے اور واجب نہین
ہے کہ برابر کھینچتے رہین اور بٹھایا کرین بلکہ چاہیے اوسکو پکڑکے اور سبابہ کو اونچا کرکے اوسی ہاتھ سے جو اوسکی جڑ کے نیچے اوسی جگہہ ہے
جہان سے گرفت کیا ہے اور اوپر کیطرف اس طرح اوٹھائین جیسے اونگلیون کو اوکھاڑنا منظور ہے اسی ترکیب سے
وقت اوتری ہوئی اپنی جگہہ پر درست بیٹھے گی اور جٹ سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ اوس آواز سے شناخت اوسکی درست
بیٹھنے کی کیجائے گی **انفکاک رسغ کی ہڈیون کا** واجب ہے کہ جہان تک ممکن ہے اونکے درست کرنے کی تدبیر
کرین اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اوسکے خلاف جہت مین درست کرنا چاہیے اور پٹی جسے جبیرہ
کہتے ہین اوپر رکھکر بندش کرنی چاہیے اور بندش کرکے چھوڑ دین اور سیسہ کا لنگر جس سے ہمواری اور درستی پیدا ہو اور
وضع خلقی پر ان ہڈیون کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اوترنے سے منع کرے لٹکانا چاہیے لیکن جبیرہ اور لنگر کے رکھنے
سے پہلے واجب ہے کہ ضماد مقوی سے لیپ کرلین جیسا کہ اوسکا فائدہ اوپر کے ابحاث مین بخوبی بیان ہوچکا ہے اوسی
قسم کی حرکت نہ ہونے پاوین **مہرہ گردن کا اوترجانا اور نکل جانا** فقرہ پشت اور گردن کی اگر بالکل اوترجاتین پھر بہلاکت مریض مین
کچھ شبہہ باقی نہین رہتا اور اگر بالکل اوتر نہ جاتین مگر اپنی جگہہ سے زائل اور دور ہوجاتین اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتی ہین
وجہ یہ ہے کہ نخاع مین انکے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہے اگرچہ کوئی شخص جوانمردی کرے اور اوسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اوپر کے
گردن کا خواہ اوسکے متصل کا فقرہ اوترجاوے سانس کی آمد و رفت بند ہوجاوے گی اور وہ ذی روح فوراً مرجائیگا اسلیے کہ عصب نفس مین اوسوقت
تنگی پیدا ہوتی ہے اور اپنا فعل نہین کرسکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اوترگیا ہو اوسکا بھی علاج ممکن نہین ہے اور بہت جلد مہلک ہوتا ہے
شاید اگر کسیقدر تھوڑی سی مہلت ملے اور سانس کی آمد و شد کا مانع نہو اور بول و براز بند ہوجائیگا اور اوس سے بھی قتل کریگا پھر اس مرض کا بھی تحمل ہوجاوے تو نخاع مین زیادہ تنگی پیدا ہو
خواہ تنگی تو ہو مگر ورم پیدا نہو خواہ ورم ہو مگر کسیقدر سکون ہوجاوے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع مین اور بھی اوس تھپیڑے سے جو اوسکو پہنچا ہے
واقع ہو ضرور پہونچیگی اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوا کرینگے اور اگر اس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہو اوسکا ضرر نخاع کو بہت کم پہونچیگا
لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہوگا اور خصوصاً جو اسکے نیچے ہے اونمین ضعف ضرور پیدا ہوگا اور پانو مین ضعف عارض ہوگا اور عضل مثانہ اور مقعد مین
ضعف عارض ہوگا اور قوت قوی اور دفع شدید کے ساتھ اس فقرہ کی رد کرنے کی کچھ نہین حاجت ہوگی اور ایسی زور سے دھکا لگانے سے پڑینگے اور اتنا ضرور کرنا
ہوگا کہ شاید جو شناسائی گرفت کی کہ اس فقرہ کی حیثیت یہ فقرہ اپنی جگہہ پر بیٹھ جاوے اوس سے پہلے اوٹ کے پھر جائینگے اور پھر فائدہ اس تدبیر کا کیا ہوگا بلکہ ابھی

یہ فقرہ اپنی جگہ پر نہ پہونچیگا اور ان ٹھوکرون کے صدمہ سے سناسن وغیرہ ٹوٹ جاتین گے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے اوکھڑ جاتا ہے اور
یہ امر عارض ایسا ہے جسکا بیان شاید ہمنے حدب اور کوز پشت کی مرض مین اچھی طرح کر دیا ہے اوسی مقام سے اسکی تفصیل دریافت
کرنی چاہیے اور اسکا حکم تنگی عصب اور دشواری روکنیکا ویسا ہی ہے جیسا اوس مقام پر مذکور ہوچکا علامت فقرات کے
خلع کی یہ ہے کہ یا تو جو فقرہ اوکھڑ جاتا ہے اوس جگہ کسیقدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصفیع یعنے بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہے اور ایسا
معلوم ہوتا ہے جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے مین اتنا خوف نہین ہے مگر فقرہ کے اوترجانے مین خوف ہلاک کا ہے
علاج اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اوترجاے اوسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر
پشت کی طرف اوترجاے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ دونون گھٹنے جماکر اور خوب طاقت اور قوت کو کام مین لاکر درست کرین جسطرح حمامی
مشت مال کرتے وقت زور کرتا ہے اوسیطرح اوسکے بٹھانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بھل لٹاکر
اوسکے اوپر چڑھین اور مالش کرین سرعت سے جسطرح نان پز آٹے کو زور زور سے گوندھتا ہے اور مشت زنی کرتا ہے اور اس تدبیر سے
کشود کار کی امید نہو اور اشکال زیادہ ہو بقراط کہتا ہے ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش
کرین خواہ دوکانچہ ایسا ہی تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اوسیقدر ہو کہ علیل کے جسم سے
نہ گھٹے نہ بڑھے اور طول اوسکا دیوار کیجانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہو اوس ایک سر پچھونا برابر علیل کے قد کے بچھائین
اور علیل کو حمام کراکے اوسی تختہ خواہ دوکانچہ پر پاؤن پھیلاکر موہنہ کے بھل لٹائین اور سینہ پر اوسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹین اور اوسکا
اطراف کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکال دین اور دونون قدم کو دونون کتف سے باندھین اور اطراف نہالچہ ایک لکڑی سے جسکی
شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھین اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عمود کے اوس تختہ
کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا ہے خواہ اوسی دوکانچہ کے کنارہ پر کھڑا کرین جو اسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک خادم جو سرہانے
علیل کے کھڑا ہو اوسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے اسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم [illegible]
اسے لیکر کہ اسکا نیچے والا کنارہ کسی ایسی ٹیک سے مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اوسکو وہ خادم کھینچے رہے اور
جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اوسکے کھینچنے کا آتا ہے اوسوقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونون پاؤن علیل کے ساتھ ہی
اور پورے پورے ایک اور نہالچہ سے باندھے جائین اوپر رکھکے اور اوپر کھینچین بعد اسی طرح جو موضع بلند ہے اوس مقام پر جہان انکا
اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اوس موضع کو باندھین اور ان سب رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف یکجا کرکے کسی
اور لکڑی سے باندھ دی جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو یعنے جیسا دستہ ابھی مذکور ہوچکا اور نزدیک کنارہ اوس لکڑی کے جو قریب
علیل کے پاؤن کے ہے اس دستہ دوسری کو اوسیطرح کھڑا کرین جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اور اوسکے اعوان
اور انصار کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اوترنے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگائین بعض آدمی اس کھینچنے کے
اور قسم کے آلات تجویز کرتے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اوسی لکڑی پر چڑھتے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی
ہے خواہ اوس دوکانچہ کے قریب یعنے وہ دونون کنارے جو متصل اور دونون پاؤن کے ہین جب یہ سہام اور تکلین گھومتی ہین
حرکت کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہو کر کھنچ جاتے ہین — اور سزاوار ہے کہ کشش اس درجہ پر پہونچے حد یہ کہ یعنے جسقدر

کوبڑ کا دبیہ اصل کنفین سے دفع کیا جاے اور اگر احتیاج اوسی کوبڑ اور مقام تحدب پر پٹی کی ہو تو ہر روز صبح اس فعل کو کرین گے اور یہ خوب

ہے کہ شاید پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر نہ بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر نہ ہون او علیل کو محل تنگ گیری اور منفذ کا بھی

[illegible] کہ ایک کڑا لکڑی ہو دین کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ پیالہ کے ہو سامنے اسی کو پشت کے اور طول اوس گڑھے کا بقدر ایک

ہوا [illegible] اونچا او باندھ فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ چاہیے کہ [illegible] ایسا ہی ہوا و

ہے [illegible] کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح تراشین جسکا طول

[illegible] کا اسی گڑھے مین داخل کرین جو دیوار مین بنایا گیا ہے اور [illegible] خواہ جس مقام کی رسائی

کو پشت تک ہوتی ہے اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا نیچے کیطرف رکھین تا انکے فقرات [illegible] معلوم ہو جاے کہ درست ہو گئی اور خوب

ہو گئے ہین **بقراط نے ذکر کیا ہے** فقط کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس ناہمواری کو درست کر دیتا ہے اور یہ بھی [illegible]

کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے۔ اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہے اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہے پھر کیا

ہے کہ ہم ویسی کشش جیسی بیان کر چکے ہین ابتدا مین اوس قسم کی استعمال کرین جسکا نام زوال فقار ہے اور اسقدر استعمال اوس کشش کا

تختہ بندی کی نہ پہونچے کرین۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی (جسکا عرض تین انگشت کا ہو اور طول اوسکا اوس قدر

ہو کہ کو پشت پر برابر بیٹھ جاے اور صحیح فقرات کو محیط ہو جاے) بنائین اور اوسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی مشاقہ اور صافی کپڑا

لپیٹ کر باندھین تا کہ اوس لکڑی کی رگڑ جلد مین خراش پیدا نہ کرے اور گردون پر اوسی تختی کو رکھکر پٹی وغیرہ سے باندھین اور علیل کو غذا

لطیف کھلائین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہجاے اور کسی قدر حدبہ یعنے کوبڑ باقی رہے سزاوار یہی ہے کہ استعمال معالج کا ایسی دوا

[illegible] کرین جو مرخی اور ملین ہوان اور وہ تختی بھی باندھین رہین جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے

ہین بجاے اس لکڑی کے تختہ کے اور اگر خلع ایک ہی جانب مین ہو بذریعہ [illegible] کے درست اور برابر کیجاے گی ایک جبارہ ہو یا کہ دو ہوان او

جبارہ اوس جبیرہ کو کہتے ہین جو دو لکڑی ہڈیون کی درست اور سیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہین اور اونسے بندش کیجاتی ہے۔ جو خلع

فقرہ کا عنق مین اطراف خلف کی ہو اور یہی قسم ایسی ہے جسکا علاج ممکن ہے پس واجب ہے کہ مریض کو مستلقی کرین اور اسکے بعد سر کو

اوپر کیطرف کھینچین اور بہ نرمی فقرہ منخلع کو برابر اور درست کر دین و باکر اور مالش کر کے جب برابر بیٹھ جاے اوسپر ضماد مقوی رکھین اور بذریعہ

[illegible] کے اونچا کر کے اوسپر جبارہ مذکور باندھین اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کی ہو اور طول مین بھی گردن کے برابر ہو پھر اوسکے

بعد سر اور سینہ تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچاوین اور سب دنون بعد اس بندش کو کھولین اور جن ڈورون سے اسکی بندش ہو

مناسب ہے کہ وہ کپڑے کے کناری اور حاشیہ سے نکالے ہوئے ہون جو کندی اور استری کرنے سے چپٹے ہو جاتے ہین اسلیے کہ گول ڈورا اذیت

زیادہ پیدا کرتا ہے **عصعص کے اوتر جانے کا بیان** عصعص استخوان سرین کو کہتے ہین جس پر زور دیکر آدمی بیٹھتا ہے یہ ہڈی

جب اوتر جاتی ہے بذریعہ حس کے اسکا اوترجانا دریافت ہوتا ہے اور ہڈی کا اوتر جانا کبھی بذریعہ حس [illegible] دریافت ہوتا ہے اور اسطرح بھی

دریافت ہوتا ہے کہ علیل اپنا پاؤن پھیلا نہین سکتا ہے نہ موضع خلع مین اور نہ قریب رکھ سکے بلکہ دوسرا زانو کا اوسپر بہت ہی شاق

اور گران ہوتا ہے تدبیر اسکے چڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ بیچ کی اونگلی مقعد مین داخل کر کے اسقدر درست اور ہموار کرین

کہ سلسلے مقام خلع کے اونگلی پہونچ جاے اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کیطرف اونگلی کو دبائین اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی سنبھالے

رہین اور دباتے جائین تاکہ ہڈی عضعص کی برابر ہو جاوے۔ خواہ اوسپر ضماد لگائین اور بندش کرین اور غذائے علیل مین تقلیل کرین
تاکہ براز بھی کم براہد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا نہ کھلائین جس سے تلیین طبیعت مین بنی رہے **ورک کا اوتر جانا** کبھی ران مین بھی وہی
صدمہ پہونچتا ہے جو صدمہ عضد کو پہونچتا ہے کہ نیچے کی طرف اوتر کر مثل مسترخی کے ڈھیلا ہو جاتا ہے اور جب ران اوتر جاتی ہے پانو لنبا
دراز ہونا اور بخوبی پھیلنا دشوار ہوتا ہے نہ اوس مقام کے قریب سے جہان خلع عارض ہوا ہے اور نہ زانو کے قریب سے بلکہ زانو کے قریب سے
زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کیطرف بھی اوتر جاتی ہے اور باہر کیطرف بھی لیکن اکثر اسکا انخلاع باہر کیطرف ہوتا ہے اور اندر کیطرف
کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پیچھے کیطرف بھی اوتر جاتی ہے اور اسباب وہی بعینہ ہوتے ہین جو اور اعضا کے خلع مین بیان ہو چکے ہین
اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کر کے نکالتے وقت اوتر جاوے اوس پاؤن کی خلقت کوتاہ ہو جاتی ہے اور ساق
یعنے پنڈلی باریک ہو کر بدن کے بوجھ اوٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوائم جسم کی اور تحریک پر نہین ہوتی ہے
علامات ورک کے اندر کیطرف خلع سے کبھی وہ پاؤن جسکا ورک اوتر گیا ہے بہ نسبت دوسرے پاؤن کے طولانی نظر آتا ہے اور زانو
نرم ہو جاتا ہے کہ قادر دوہرا ہونے کے نزدیک کشش ران کی نہین ہوتا ہے اور اربیہ یعنے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا متورم نظر آتا ہے
اسلیے کہ سر ورک کا اوسمین دھسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کے اوتر جاوے پانو چھوٹا اور قصیر ہو جاتا ہے اور کش ران مین عمق
اور اسکے مقابل پیچھے کیطرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے گڑھا پڑا ہوا ہے اندر کیطرف اور اگر آگے
کی طرف اوتر جاوے پاؤن اطول ہو جائیگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاؤن کو دراز کر سکتا ہے مگر دوہرا
کرنا پاؤن کا بدون الم شدید کے اوسے ممکن نہین ہوتا اور چلنا البتہ کسیقدر اوس سے نہین ہو سکتا ہے اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤن دوہرا
ہو جاتا ہے اور کبھی اسی وجہ سے کش ران مین ورم بھی عارض ہوتا ہے اور بول مین احتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوتر جاوے
پاؤن اوسکا قصیر ہو جاوے گا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونون متعذر اور دشوار ہوتے ہین لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دوہرے کرنے
کش ران کے ممکن ہوتا ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی دوہرا کرنے اربیہ سے بموجب تصریح شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہے کہ
کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہین ہونا بطرف کش ران کے ایسا نہین ممکن ہے جس طرح صحیح لوگ
خواہ جو لوگ ران کو آگے کیطرف دوہرا لیتے ہین جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کر لیتا ہے اور یہ نقصان اس مریض کو لاحق
ہوتا ہے اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا لیتا اور اب اسوقت اسی قدرت نہین ہے
کہ ساق کو بدون دوہرانے ران کے دوہرا کرے متن ران کی جڑ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سر فخذ کا کسیقدر کھچ جاتا ہو
ہی علاج بہت جلد اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر جلدی سے درست نکرینگے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھی تو اکثر اوسکی
رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات متعفن ہو کر فساد عضو تک نوبت پہونچاتے ہین اور تمام عضو کو فاسد کر دیتے ہین
اور اسکے تابع جو خطرہ ہے وہ کسی پر مخفی نہین ہے ران کے پیچھے کیطرف اوتر جانیکی درستی اسطرح کرنی چاہیے کہ پاؤن کو کھینچ کر
اوسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پاؤن کو داہنے اور بائین اسقدر ہلائین اور حرکت دین تاکہ سامنے اوس مقام کے
آجاوے جہان پر اوس کا بیٹھنا مطلوب ہی اور تنگ اسپ کیطرح ایک تسمہ خواہ دو رنگ کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر مثل رکاب کے ایک چیز
بنائی جاوے اور ساق کے اوپر استوار باندھی جاوے اور پھر ران پر مضبوط کر کے بندش کرین اور چند پھیرے اسیطرح باستواری لگائین

[illegible] کہ منکب یا ران کو لٹکا دین اسی طرح کہ ساق کو دراز ہوا ہے اور [illegible] ممکن ہو اگر [illegible] اندر کیطرف
[illegible] رکھو [illegible] کی اجازت دین گے اور ایک آدمی خواہ اوسے نکالے رہے ایک طرف سے اور [illegible] یعنی ران کا نچلا
[illegible] ران [illegible] پر نزدیک انکے لائے اور اندر کیطرف اوسے کھینچے اسطرح کہ دوسرے کنارے کو اوپر کیطرف خارج
مین دفع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک دینے مین کرے اور کسی پٹی خواہ ریسمان کو سہارے
سے [illegible] پر ہو تو یہ بہت ہی خوب ہوگا اور بعد از ان کی جڑ جانے کے بندش کردی جاوے اگر ران بطرف خارج کے
اوتر گئی ہو تو درست کرنیوالی کو چاہیے کہ ران کے اوس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک انکے ہے اور اوسے حرکت دے
خارج [illegible] خلع مین اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت منخلع کی حرکت دے اور
[illegible] رستی اور عصابہ وغیرہ [illegible] ران اگر بطرف مقادیم بدن کے یعنے آگے کیطرف اوتر گئی ہے خواہ پیچھے کیطرف
[illegible] مجبر کو چاہیے کہ بیچ ران کو کسی [illegible] وغیرہ سے [illegible] باندھ کر اور مونڈھے کو اوس جہت مین [illegible] بوجہ خلع کو
[illegible] پاون علیل کا دونون کنارے [illegible] سے گرفت کرے [illegible] کی سب جتنے آدمی ورستی پر لگے ہون اور ایک جنس
[illegible] مین یکبارگی کھینچین اور زور کرین اور علیل کو ہوا مین معلق کردین اور اسی ترکیب سے اور صورتین خلع کی جا اوپر مذکور
ہو چکی ہین [illegible] درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ برم کے جو ایک آلہ خاص ہے اوس سے ہی درستی انخلا و ترجانے کی کیجاتی
ہے [illegible] برم کی کیفیت اور صورت بعض اطبا نے بہت ہی اچھی بیان کی ہے اور کہا ہے اوسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑھا کھودیں
[illegible] مستطیل جو کسی لکڑی مین کھودا جاوے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اس گڑھے کا
[illegible] سے زیادہ نہو اور [illegible] ہے اسی لکڑی مین کھود دین اور تین [illegible] چار انگشت سے زیادہ نہو تاکہ برم انہین
[illegible] کسی ایک گڑھے مین رکھا جاوے اور باندھ دیا جاوے اور دفع ہونا اور ہٹ جانا برم کا اوسی طرف ہو [illegible] اوسکا دفع کرنا
مناسب ہے اور وسط مین اوس لکڑی کے خواہ کسی دوکانچہ کے بیچ مین ایک اور لکڑی نصب کیجاوے اور عمود علی الافق ہو اوس
لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اوسکی بقدر چوب دستی تبر کی ہو تاکہ جب علیل بیٹھے کے بغل لیٹے یہ لکڑی درمیان
[illegible] معلوم اور اس فخذ کے گھوم جانے اسلیے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاون کیطرف سے کھینچتے ہین
اونہین کھینچنے خواہ کرنے سے روکتی ہے اسلیے کہ اکثر حاجت اوپر کیطرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے اور باینہمہ جسد جسوقت نیچے کیطرف
کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لایق اور سزاوار یہی ہے کہ نیچے کیطرف اوسی طور سے کھینچین جیسے
اوپر بیان کر چکے ہین خصوصا پاون کو اوسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ پر
داخل نہو اور درست ہو کر بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکالکر دو اور لکڑیاں دو طرف اسی لکڑی
کے نصب کرے ہر طرف ایک لکڑی مثل پٹتیان دروازے کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ نہو اوسکے بعد اون دونون
لکڑیون پر ایک اور تیسری لکڑی لگائین تاکہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب خشبہ سلم یعنے چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینون
لکڑیون کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اوس حرف کی پیدا ہو جسے یونانی مین تیطا کہتے ہین اسلیے کہ یہ شکل اوسیوقت پیدا ہوگی جب
تیسری لکڑی بیچ مین دونون کنارے کے رکھی جاوے گی بعد ازان علیل کو صحیح جانب کی کروٹ لٹائین اور جو ران صحیح اور [illegible]

اوسکے کھینچین یا نہین دونون پشتیبان کو درمیان مین جو بیچ اوس لکڑی کے ہین جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہے اور جو ران علیل ہے اسی پشتیبان
کے برابر رہے کی تاکہ سر اران کا پشتیبان کے اوپر رہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کرکے بچھا دین تاکہ
لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ران کو کھینچنے خواہ رگڑنے کا [illegible] اوسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض معتدل ہو اور
طول اوسکا اسقدر کہ ران کے سرے سے کعب تک پہونچ جاے طیار کریکے ساق کے نیچے طول مین رکھین تاکہ سر اران کا کعب تک اس
ڈنڈی کی گرفت مین آجاے اور خوب طرح اس سے پاون کو باندھ دین اوسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کرین خواہ اوس لکڑی سے جو مشابہ
دستہ پاون کے ہے جسکا استعمال کوبڑا اور حدبہ کے مقام مین لکھا گیا ہے خواہ اوسطرح کھینچین جو ہمنے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے
لیکن یہان پر مناسب ہے کہ ساق کو نیچے کیطرف مع اوس ڈنڈی کے جو ران سے کعب تک بندھی ہے کھینچین تاکہ سر اران کا اپنے موضع
اصلی پر اس مد شدید کی وجہ سے آجاے ایک اور بھی قسم درستی کی ہے کہ جس سے راس فخذ اپنی جگہ پر درست ہوکر بیٹھ جاتا ہے اور لکڑی کے
علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہین ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جسکی مدح ابقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ابقراط کہتا ہے کہ علیل کے دونو
ہاتھ کسی نہالچہ وغیرہ سے باندھین اور دونون پاون بھی اوسکے خوب مضبوط کسی قماط یعنے نہالچہ وغیرہ سے باندھین مگر یہ کپڑا کھینچین اور
رکھین [illegible] پہونچے اور ہر ایک کو بعد بہ نسبت دوسرے ہاتھ یا پاون کے چار انگل سے زیادہ نہو اور جو ساق اوتری ہوئی ران سے ملی ہے بہ نسبت
دوسرے پاون کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنے چار انگل اسکا پھیلانا زیادہ ہو اور اوسکا کم ہو اور زمین سے بقدر دو ذراع کے اونچی ہو اوسکے بعد
ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود مین لے اور زور پہونچائے اوتری ہوئی ران مین اوس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور وہین کہ
ران کا سر بھی ہے اور علیل کو دفعتہً لٹکادے کہ اگر یہ حرکت بیمار سے کریگا بہت آسانی سے ران اپنے اصلی موضع مین درست ہوکر بیٹھ جائیگی اور
داخل ہو جائیگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبون سے اچھی اور آسان ہے اسلیے کہ اسمین اور اعمال کی ضرورت نہین ہے جو جو باتین اوپر کی
تراکیب مین درکار ہوتی تھین اسصورت مین کسی کی حاجت نہین ہے پھر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہین کر سکتے اور
خوب مشاقی سے اسکا عمل درست اونسے نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ وہ سستی اور تہاون کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اس سے باز رہتے
ہین لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کیطرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران مأوف کو جسطرح کہ ہمنے کہا ہے
دراز کریں بعد اوسکے طبیب کو چاہیے کہ بذریعہ بیرم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے بیرم کے سرے کو کسی گڑھے وغیرہ مین رکھدین
تاکہ تکیہ اوس جگہ نہ ہو سکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کیطرف سے ہون کہ اودہر سے بھی دفع کیا جاے اور تھوڑا تھوڑا اٹھالین تاکہ زیادہ
دفع نہو جاے اور اگر خلع بطرف قدام کے ہو لازم ہے کہ جو ران اوکھڑ گئی ہے اوسی کو کھینچین اور بعد ازان ایک مرد قوی زور اور اپنے داہنے ہاتھ
کی ہتھیلی کی جڑ کش ران علیل پر رکھکر اوسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب الو
سکے دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کے ہو اوسوقت بیمار کی ران کو نیچے کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو بلکہ
اوسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر ورک بطرف خارج کے اوکھڑا ہو اوسوقت بھی اسیطرح کسی سخت چیز پر
رکھکر دراز کریں جیسے ہمنے حدبہ اور کوز پشت کو دفع کرنے مین بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دوکانچہ وغیرہ پر
رکھکر کھینچین اور رباطات خواہ ڈوری وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور ہو اونکو ورک پر باندھین بلکہ ساق پر باندھین جیسے ابھی ہم کہہ چکے ہین اور
مناسب ہے کہ استعمال کبس یعنے خاک آلودہ ہونے اور لوٹنے کا اوسی تختہ پر متصل رودون کے ہو اور متصل اوس مقام کے ہو [illegible]

نکل گیا ہے پس ہمکو اسیقدر اقسام خلع مین ورک کے بیان کرنا تھا جسے ہمنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہے جو ورک کو کسی ایسی علت سے عارض ہوتی ہے جو
اوسمین ہے اور پہلے سے ہے لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کے بھی ورک اوتر جاتا ہے جیسے کتف بھی اسی وجہ سے اوتر جاتا ہے ایسے وقت مین لازم ہے کہ داغ
دینے کا استعمال کرین جس طرح ہمنے مقام خاص مین بیان کیا ہے **خلع رکبہ کا** رکبہ یعنے زانو بہت جلد اوتر جاتا ہے اور کبھی بدون سبب قوی
کے بھی اوتر جاتا ہے اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے پھسلنے سے بھی اوتر جاتا ہے جیسے لمبی بھی اکثر بلا سبب اوتر جاتا ہے بدون انگڑائی
لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اوتر جاتا ہے سوای آگے کی جانب کی بسبب فلکہ یعنے چرپنہ کے اور اوسکی معاودت ہونے کا **علاج** یہ ہے
کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب زمین کے دونوں پانون اوسکے تھوڑے سے اوٹھائین اور بلند کرین بعد ازان اوسکے دونون ہاتھ اوسکے
کیطرف او نیچے کیطرف اوٹھائین اور دراز کرین اور خوب قوت سے کھینچین اور درست کرین تو الاّ مفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کیطرف اوسے پھیری جو
اور اقسام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہے اور بعد ازان اوسپر بندش کردین **رفقہ کا خلع اور یہی زانو کا** ہے جب اسمین انخلاع
عارض ہوتا ہے واجب ہے کہ پانون کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیر لائین اور اسکے بعد زانو کے شکم کو خرقہ وغیرہ سے بھر دین جو دوسری
ہونے سے منع کرین اور اوسپر چیرے اور لکڑیان جو لنگ میلان کو جہت میل مین درست کرکے باندھ دین جب خوب درست اور استوار
سے اپنی جگہ پر ٹھہر جائے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کرلے پھر زانو کو جلدی دوہرا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنون بعد اسمین خم دینا لازم
ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہو کہ دوہرانے سے پھر اوکھڑ جائے **پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اوتر جانا** کبھی کعب یعنے ٹخنا بالو
بھی اوکھڑ جاتا ہے اوسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت مالش [illegible] تب جا کر
وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہے پھر جب عود کر آوے تو چلنے پھرنے کو بالکل ترک کردینا چاہیے اور چالیس روز تک صاحب فراش ہوکر بیٹھنا چاہیے
تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑ نہ جائے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے اوسکے واسطے تھوڑی سی کشش کافی ہوتی ہے اور اوسکے بعد اپنی جگہ پر عود کرنا چاہیے
اور اگر تمام و کمال جدا ہو جائے اور اوکھڑ جائے پس واجب ہے کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نکرتا ہو اور مطیع بخوبی نہو کہ اپنی جگہ پر
واپس آئے کے جیسے حکمای اوائل نے کہا ہے اوسی طرح تدبیر کرین اونکی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا کر ٹھیہ کے بل زمین پر دراز ہو جائین
اور تکیہ لگائین اوسپر جو درمیان دونون ران کے اور رودون کے ہے اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گرا ہوا ہو تاکہ اوسکے بدن کو
بروقت آڑ لگانے کے حرکت اور جنبش نہو اور جسوقت اوسکا پانون کھینچا جاوے یہ تکیہ جسم کو ہلنے سے روکے اور چاہیے کہ اس تکیہ میں
اعتماد قبل از استلقای علیل کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسی اوپر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنے جسکے وسط مین دوسری لکڑی لگائی ہوئی
ہوتی ہے اور اوسپر بطور ٹیک اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہے کہ اور کوئی مددگار
جوان کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانون کو اپنے دونون ہاتھون سے کھینچے خواہ کسی تسمے وغیرہ مین باندھکر
خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اوس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور ہو جو دوسرے پانو
کو نیچے سے گرفت کیے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کرین اور بعض پٹیون کی رسائی پشت
قدم کی ہڈیون تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انھین دونون مقام پر انکی بندش کردینی لازم ہے اور جو ٹھیہ پاشنہ پا پر واقع
ہے بندش کیوقت اوسی بچانا چاہیے ایسا نہو کہ اوسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے وہ ٹھیہ آجائے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور
چالیس دن تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ مین شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے اسلیے کہ اگر

یہ لوگ قبل صحت تام کے چلین پھرین گے اچھی طرح سے عضو درست ہوگا اور علاج مین بانضاد پیدا ہوگا اگر ہڈی پاشنہ کی بوجہ کود پڑنے خواہ
اوچکنے کے زائل ہوا ور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس ہڈی کے اوترجانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہے کہ اس عضو کو اسطرح
درست کرین کہ مریض کو موہنہ کے بھل لٹاکر اور عضو ماؤف کو کھینچین اور برابر کرین اور جو نطول اور ... تسکین پیدا کرتے ہین اونکا استعمال
کرین اور استوار او رمضبوط پٹیون سے بندش کرین اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دین اور جب تک ... درست نہو جائے
کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع نہونے پائے اور کعب کو خوب طرح سے باندھ دین اور اونگلیون تک یہ بندش کرین مگر ...
کھلا رہے قدم کی ہڈیون کا اوترجانا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیون کے اوترجانے کے ...
اسیقدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب خود او جراح اپنے قدم سے اونکو روندے اور ... تو درست ...
ہین بعد درست کرنے کے ضماد کرین اور بندش باستواری کردین جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے ...

یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان مین بیان عام ٹوٹ جانے کا ...

ہوا ور کبھی شکست استخوان کی ... مقامات مین جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر ...
اوسے رض کہتے ہین اور کبھی متفرق نہین واقع ہوتا اور جو کسر متفرق واقع نہین ہوتا ... برابر ہوتا ہے اور کبھی
مشعب اور مختلف ہوتا ہے اور کسر مستوی کبھی عرض مین واقع ہوتا ہے اور کبھی طول مین اور عرض مین جو واقع ہوتا ہے وہ کبھی کبھی
کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہین ہوتا ہے طول مین جو کسر واقع ہوا اوسکو صدع کہتے ہین اور قسم اوس کسر کو کہتے ہین جو بخوبی ظاہر
نہو ایک قوم نے اصناف کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کیے ہین پس جو کسر عظیم ہوا ور عرض اور عمق مین دور تک پہونچا ہو
اوسے نجلی اور سوسی کہتے ہین اور جو طول مین فقط دور تک پہونچے اوسی مشطب کہتے ہین اور جو کسر طول مین پیدا ہوا اور اوسمین استعراض
بھی کسیقدر ہو اوسے ہلالی اور قضوی کہتے ہین اور جس کسر مین ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوجائین اوسے سویقی اور جرشی اور جوزی
کہتے ہین جب کسی ہڈی مین انکسار پورا پیدا ہو پھر دونون ہڈیون ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھے نہین رہ سکتی بلکہ وہ دونون
ہڈیان بالضرور جدا اور ایک ہوجانیکی اور اونمین محاذات مذکورہ باقی نہ رہنے کی اور اسی زوال اور جدائی کیوجہ سے جو گوشت اور حجاب
اس ہڈی کو محیط ہین اونمین ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس تخشن کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کی ورم ہوجاتا ہے
پھر اگر جدائی اور فصل مدور ہوا اور اوسمین کوئی شظیہ یعنی نوک وغیرہ پیدا نہ ہوا اوسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چندان دشوار
نہین ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جاے یہ بہت اچھا ہے بہ نسبت اوسکے
کہ اندر کیطرف مائل ہو چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت مین یہ ہے کہ اندر کیطرف میلان کرنے سے عصب کی زیادہ
متصل ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ایذا اور الم اندر کے میلان مین زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جو ہوا جڑا
یعنے روک کی چیزین اور حروف یعنی باریکی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہین جنمین جوڑ کے سرے در آتے ہین اور جوڑ کے جوڑ پر ہوتے ہین
جنمین بھری اور گڑیان جوڑ کی نہانی ہوئی ہوتی ہین وہ سب پس جاتے ہین اور سب مین کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد انخلاع اور
اوتر جانے کو ہوجاتا ہے اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوا اور پھر درست ہوجاے اور جڑ جاے تاہم دشواری حرکت ہر طرف نہین
... اوس صلابت اور سختی کی جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور بسبب اوس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اوس جوڑ کو

کھونپنے کی اسقدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جائے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیوں کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے
اور اسیطرح اگر جوڑ اصل خلقت میں تنگ ہو [illegible] انکسار ہڈیوں کا بھی [illegible] دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری
درستی اور التحام میں اوسی کا ہر کی ہوتی ہے جو بشکل تدویر واقع ہوا اوسکے بعد جو کج اور مائل ہو کہ وہ بھی پیچیدہ تو ہو جاتا ہے لیکن بہت دنوں تک ایک
بندش خوبصورت اور درست کی احتیاج ہوتی ہے جو بشکل صلیب ہو اور یہ بندش بہت دنوں تک بدستور جب چلی جاوے اوسوقت اوسکی درستی
اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے [illegible] اسیطرح بہت دنوں تک وہ غذائیں اور ادویہ ایسی شخص کو دینی پڑتی ہیں جنکا بیان ہم آیندہ سطروں میں
کرتے ہیں تب کہیں نوبت [illegible] بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کر جھک جاوے اور باہر کیطرف
[illegible] اور پیسے مفصل [illegible] ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ منخر ستخوان کا قطع ہو جانا مہلک ہے اس بات کے کچھ معنی مفصل
[illegible] نہیں آتی اسلیے کہ منخر [illegible] ایسی چیز ہے کہ کھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہیں ہو سکتا ہے کبھی بعض اقسام کی
[illegible] ہوتے ہیں اور [illegible] خون کا جاری ہونا اور ورم اور رض یعنی پس پڑ جانا اوس گوشت کا
[illegible] ہوتا ہے کہ اگر [illegible] کچھ جاوے اور کچھ [illegible] وہ خون [illegible]
[illegible] پیدا ہو جسے آدمی اور سن [illegible] کسر [illegible] واقع ہونے اوسی چیز کے جسمین
پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے ۔ اور چھوٹے لڑکے کی زبان کی ہڈی میں شکست
کسر کے مقام کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اوس مقام میں درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے احکام انجبار اور ضد انجبار
کی احکام انجبار کے معنے درست ہونا شکست کا اور ضد انجبار کی یہ ہے کہ درست نہ ہو جو ہڈی ٹوٹ جاوے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنی
وضع اصلی کیطرف اوسے درست کر کے پھیر لاوین اگر کوئین خواہ [illegible] قریب میں طفولیت کی ہے ممکن ہے کہ پھر از نو وہ ہڈی جوڑ جاتی ہے
اسلیے کہ ایسے سن میں ابھی قوت اولی یعنے وہ قوت جو اصل خلقت میں تولید اور تشکیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی
ہوتی ہے اور چونکہ اوس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہے لہذا اس سن میں ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپسمین پیوند ہونے میں انکا
وصل اور پیوند از قسم اوسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہیں جوڑتی ہے کہ ایک ذات
ہو جاوے بلکہ بیچمین ایک لعاب غضروفی ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چسپیدگی کیوجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے وہ چیز کہ قلعی
وغیرہ سے ٹوٹی ہوئی تانبے کو جوڑ دیتے ہیں اور بعد جوڑ جانے کے مآل دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اوسقدر فرق ضرور ہے جو قلعی
جوڑ اور مضبوطی میں ہے ۔ سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو نا قابل ہے اور اسکے بعد ساعد کے ہڈی اور چنبر گردن کی
اور ترقوہ اگر اندر کیطرف ٹوٹ جاوے اوسکا علاج دشوار ہو جاتا ہے اور بہت قبیح اور بد نما وہی کسر ہے جو زندین میں نیچے کیطرف ہوا اور دلیل
وہی ہے جو ضلع میں مذکور ہوئی ۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اوسکا کسر آسان ہے اور چنداں دشواری انکی ٹوٹنے میں
نہیں ہوتی ہے اسلیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انبساط موقوف نہیں ہوتا اعضاے بدن کا حال مدت انجبار اور درست
ہونے میں مختلف ہے کوئی بہت دیر میں درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے ۔ مثلاً ناک دس دن میں درست ہوتی
ہے اور پسلی بیس دن میں اور ذراع یا جو قریب اسکے نرمی اور سختی میں ہے وہ تیس دن میں یا چالیس دن میں جوڑتی ہے اور ران پچاس دن
اور کبھی مدت زیادہ پہنچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار یا پانچ مہینے تک ران میں وصل پیدا ہوتا ہے ۔ جوڑنے کی تدبیر میں اگر خطا ہو کیجہ

کوئی عضو شکستہ اگر باطن کیطرف مائل ہو یہ امر بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل ہو اور جھکاو اوسکا ثقیل جانب مین ہو
ہو اسباب ایسے ہین کہ اونکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہین ہوتے منجملہ اونکے ایک سبب یہ ہے کہ بکثرت نطولات کا استعمال کیا
جاوے یا بکثرت پٹی وغیرہ کھولا کرین اور پھر بار بار باندھا کرین ۔ خواہ قبل بخوبی جوڑنے سے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا
خون لزج اور چسپندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناتھین کی ہڈی دیر مین جوڑتی ہے ۔ جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہے
کہ خون ایسا برامد ہو اور اسقدر کم برامد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا بوجہ کثرت اوس چیز کے جسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے
قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچین اور دراز کرین اسلیے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب
سے کھینچین گے تشنج پیدا ہوگا اور اسیوجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہین اور کبھی اسیوجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات یعنے
زیادہ کشش اون ابدان مین جو رطب ہین ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جو ابدان مرطوب ہین کشش کی قبول کی استعداد اونمین زیادہ ہے
اور اگر زیادہ نہ کھینچین بلکہ بمقدار مناسب سے کم کھینچین اوس سے خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست ہوگا یہ ضرر
کم کھینچنے کا خلع اور کسر مین برابر ہے اور جب وجہ مناسب پر بقدر ضرورت کشش کرین دونون ہڈیون کے برابر اور سیدھی ہو جانے کی تدبیر
کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزین جیسے چاہیین اوسی اسلوب پر سب درست رکھین گے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبایر کے اور
جبایر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کرین ۔ واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کرین یعنے اوسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے
پاوے ہان اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جاوے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اسکا مضایقہ نہین ہے بلکہ بہت
مناسب ہے کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہین تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہو جاوے اور واجب ہے کہ بروقت کھینچنے اور باندھنے
کے درد شدید پیدا کیا جاوے خواہ کسر کیواسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کیواسطے ہو اور اکثر زیادہ سخت بندش اور دیر مین کھولنے اور
اوسکی نگاہداشت مین کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشدود کی قوت باطل ہو جاتی ہے اور گویا اوسکی حیات ختم
ہو جاتی ہے اور متعفن ہو جاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اوس عضو کو کاٹ ڈالین ۔ غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ پشتہ
حاصل ہو جسمین یہ وصف نہین ہے جیسے سر کی ہڈیان کہ انمین نہین پیدا ہوتا ہے واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ خشک اور تھوڑی مقدار
پیدا نہو اور زیادہ غلیظ بھی نہو یعنے جسقدر غلظ محتاج الیہ اور ضروری ہے اوس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے
کہ بڑا ہونا اوسکا بسبب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آیندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے
اوس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جاوینگے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اوس جگہ سے دریافت ہوگی جہان
غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہان پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہان سے بھی دریافت ہو جائیگا ۔ جسوقت لعاب پیدا ہونے لگے واجب ہے
کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کردین اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کرین اوس سے خون رقیق ہو جاتا ہے اور مقام گرم
مین نہ ٹھہرے اور سرد مقام مین ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہین اور اونمین حرارت بھی کسیقدر ہے اور تغذیہ بھی
ہے اوس سے اعانت کرے پس ضمادات مین اہل اور جوز السرو اور کثیرا اور ادویہ قابضہ داخل کرین کہ کسی کو کوئی ہوئی ہڈی مین یہ بات
پیدا ہو کہ وہ کسی طرح نہ جوڑ سکے اور جبر معتدبہ اوسمین پیدا نہو اوسکی اصلاح مین وہی تدبیر چھیلنے کی کرنی چاہیے جو قروح مین بیان کی گئی
ہے یعنے وہ قروح جو بدون چھیلنے کے اچھے نہین ہوتے ہین اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونون ہاتھ سے اسقدر مالش کرین کہ جلد [illegible]

ہوئی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جاے گو یا وہ رطوبت لزجہ ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہین ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہو جائے
اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہو گی خون جدید اور اچھا اوس مقام سے آئیگا اور اوسپر لعاب سا پیدا ہو کر رشید بند کو پیدا ہوگی اور بہم
گرفت قوی ہو گی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اوس سے پوست پوست کی شکل پر چھلکون کا دفع ہونا جبلہ کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہے
ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ مین جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہین ہے اور اگر ضرور ہو اور بدون جبائر کے چارہ نہو فقط ایک رباط جدید پر اقتصار کرنا
اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر بیاے جراحت کو اچھا کرے پھر جبر کی تدبیر کریں تو بہتر ہے نہین ہے اسلیے کہ ہڈی سخت
ہو جاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جڑتی ہے اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہوگی اور بہت سے احوال عظیم
اور کیفیات خطر انگیز پیدا ہونگے ۔ اور باینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہوگا اوسمین اور بھی خطرۂ عظیم کا احتمال ہے اگر
ترچھا ہو جاے وہ بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکست کی درستی مین زیادہ مبالغہ نہ کیا جاے اور
اگر ہمراہ کسر کے رض بھی ہو اسمین اور بھی خطرہ ہے عضو کے سڑجانے کا لہذا واجب ہے کہ مقام ورم شکست مین پچھنے لگاوین تاکہ
جو خون مقام ماؤف پر ہے سب نکل جاے اور اگر یہ خون باقی رہے گا عضو کی فوت واقع ہونیکا خوف ہوگا اور اگر خون جاری ہو
بعد ٹوٹ جانیکے فوراً حبس کرنا چاہیے اور اگر خوف ورم اور آفت جراحت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب اگر چہ
تو فساد واقع ہوگا پس اسہال اور لطیف غذا کریں کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کے
کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کرین تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جاے اور بقراط کی رائے
یہ ہے کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اوسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہو
عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب سوا اندر کیطرف ہوگا اور جالینوس خربق کے استعمال کو
جائز نہین رکھتا ہے بلکہ غاریقون پینے کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جسمین کسیقدر اثر خربق
کا داخل کیا گیا ہو پلانی چاہیے مین کہتا ہون اگر جواز استعمال خربق کا مخصوص زمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ مین وہ کیفیت
قوی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس ناجائز کرتا ہے تو ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا کہ مقام
تعجب ہے کہ ایسے قرب زمانہ مین اسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے دونون تجویزون مین ایک کی
تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی راے غلط ہے یا جالینوس کی اور جو لوگ دونون تجویزون کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہین
اون پر شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا جو یہ اختلاف جائز ہوا متن جب کسی ہڈی
درست کرین اوسکے بعد درد اور قلق پیدا ہو اوسوقت راے صائب یہ ہے کہ اوسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کرین اور جسقدر درست
کر چکے ہون اوسے بھی الگ کر ڈالین کہ اکثر مریض اسیسے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اوسکی تسکین
مل جاتی ہے طول مین جو کسر ہے اوسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کرین اور بہت سخت اور شدید بندش
بہ نسبت اور اقسام کسر کے اسمین درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کیطرف دبانا چاہیے اور جو شکست عرض مین واقع ہوئی ہے اوسکی
درستی مین لازم ہے کہ دونون ہڈیان بہت سیدھی کیجائین اور جہان تک ممکن ہے رعایت وضع اجزای سلیم کے کرنی چاہیے
یعنے جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوئے ہین جسطرح کی وضع اونکی ہے اوسی طرح اس ٹوٹے ہوئے ہڈی کو بھی درست

کہ رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھین کہ یہ استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہین اگر ہو تو اوسی کی وضع اور
نزاکت پہ ایسے بھی دیکھین اور درست کرین اور اسکے درمیان مین اور بھی بہت سی چیزین نظر کرنی چاہیین ازانجملہ شظایا یعنے نوکین اور سرے
ہڈیون کے اور زوائد یعنے زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کی بہ نسبت ہوتی ہے اور ازانجملہ ثلم یعنے سوراخ جو ہڈی کے بھی ہین شظایا کا حال یہ ہے
کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہہ پر نہ بیٹھین گے درمیان ہڈی کے اور اوسکی درستی کے مانع ہونگی اور اگر یہی نوکین ٹوٹ جاینگی دونون پارہ ہائے استخوان
کے ٹھیرینگی یعنے بیچ دونون سرون کے آجاینگے اور اس وجہ سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہین سکیگا اور اگر شظایا اپنی
جگہہ سے ہٹ جاینگے ایک گڑہا ایسا پڑیگا جسمین ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شظایا
بھی متعفن ہونگے اور عضو اوف مین عفونت پیدا ہوجائیگی پھر پیوستہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہوگا اسلیے کہ استواری اوسیوقت
پیدا ہوتی ہے جب نوکین اور زوائد سب کے سب اپنی اپنے مقام خاص مین درست بیٹھین اور وہ مقامات وہی ہین جو ان کے سامنے
دوسری استخوان مین بنے ہوے ہین اور جب اپنے اپنے گھر مین یہ چیزین درست ہوکر نہ بیٹھینگی ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ مین استواری
نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ بوقت جبر اور درستی کے خوب ورزش بذریعہ ہاتہ یا رسیون خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچین اور جہان تک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز
ہو سکے اوسیقدر اسے کھینچ کر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے گھر مین درست بٹھائین جب یہ تدبیر پوری اوترے گی دونون
جتنے ہڈی کے جو ٹوٹی ہوئی ہین وہ اپنی اپنی مسیدہ مین آجاینگی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہہ مین پیوست ہوجاینگے اور جو مقامات
محاذی ہر ایک نوک اور زواید کے تھے وہ بھی ہر ایک سامنے آجاینگے تب جاکر جبر اچھی طرح ہوگا جب اسقدر کھینچکر ہر ایک کو اوسکی محاذی
کر چکین اور خوب یقین ہوجاے کہ اب ہر ایک شی اپنی محاذی ہو چکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائین اور جس وضع سے سامنا
ہوا ہے اوسکی محافظت رکھین ایسا نہ ہو کہ ڈھیلے ہاتہین آکے پیچ ترچا کر دین پر محاذات اور سامنا باطل ہوجاے اور از سر نو پھر وہی زحمت کرنی
پڑے جب ایسی آہستگی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہہ مین سما جاے اور بیٹھ جاے از سر نو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتہ سے دریافت کیا جائے
اگر کسی جگہہ بلندی خواہ اونچانیچ خلاف حالت صحت کی نظر آئے تو اوسے از سر نو ہاتہ سے درست کر دینا چاہیے پھر بعد جبر کے پٹی ایسی ضرور باندھنی
چاہیے جو عضو مجبور کی حفاظت سکون پر کرے اور یہ پٹی سخت نہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ورنہ حرکت سے اور
زوال سے عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی وخیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان مین
ہو۔ واجب ہے کہ بندش اوس جگہہ ہو جہان پر میل اور جھکاو زیادہ ہو پھر اگر کسر تام ہو یعنے پورے دو ٹکڑے ہوگئے ہون ضرور ہے کہ
جسطرف جھکاو ہے اوسیطرف برابر کر دیجاے اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جدہر زیادہ ہے اودہر بندش بھی زیادہ
ہونی چاہیے۔ اور ٹوٹی ہوئی جگہہ مین کوئی شظیہ یعنے نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اوسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اوسکی
اصلاح ضرور ہے جسطرح پر ہو سکے اور اگر اس کریچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہین ہوتا ہو پھر اوسے چھیڑنا کچھ ضرور نہین اور اگر اوسکی گھر گھر
ہونے کی آواز سنائی دے امید ہے کہ اوسپر چپلی جھلی خواہ لعاب وغیرہ جم جائیگی اور درست بیٹھ جائیگی اور اگر کسی طرح کی آواز اوس کریچ
اور نوک کی سنائی نہ دے اور اوسکی درستی سے بنظر اسی قرینہ کے خواہ کسی اور قرینہ کے یاس ہو اوسوقت اوسکو بحال خود چھوڑ دینا مناسب
نہین ہے بلکہ جو تدبیر مناسب بحال ہو اوس سے درگذر نہ کرنا چاہیے اگر یوہین نوک یا کریچ وغیرہ کے گوشت مین خروق اور شگاف
پیدا ہوا ہو مناسب نہین ہے کہ بطور جبال کے اوس شگاف کو زیادہ بڑھائین مگر واجب ہے کہ دونون سرے ہڈی کے اسقدر درست

کھینچیں دونوں طرف تاکہ مطلق کسی جانب کجی نہ ہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جب دونوں
سرے ٹھیک ہو جائیں اوسکی شظیہ یعنی نوک خواہ کرچ کیطرف توجہ کرنا چاہیے کہ اوسے اپنی اصلی جگہہ پر پھیر لاکر اوسکے بعد بندش کرنی
چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر کہ گوشت پھٹ گیا ہے اب زیادہ شگاف بڑھانا
جائز نہیں ہے بلکہ ایک ٹکڑا نمدے کا لیکر اوسمین اتنا بڑا سوراخ کرین کہ شظیہ اوسمین پھنس جاے اور اوس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ
کردیں بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اس چمڑے مین بھی سوراخ ویسے ہی کرین جیسے نمدے کے ٹکڑے مین سوراخ بنائے مین جب یہ نمدہ
اور چمڑا درست ہو چکا اوسی مین اوس نوک کو پھنسا کر نمدے اور چمڑے دونون کو اسقدر دبائین کہ ہڈی کھل جاے اور وہ نوک خواہ کرچ ہڈی کی
اس سوراخ مین بخوبی بیٹھ کر پھنس جاے اور جنبش نہ کر سکے اوسکو باریک آری سے اسی نوک کو تراش ڈالین اور یہ آری ایسی باریک
اور نازک ہوتی ہے جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہین ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اوسی شے مین
سوراخ پے درپے بذریعہ برمی وغیرہ کے کرتے ہین جسکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنے شظیہ خواہ کرچ مین ہڈی کے سوراخ کرکے
جب اوسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین پھر اوسے نکال ڈالتے ہین لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں ہے کسلیے
کہ شاید اوس نوک خواہ کرچ کے نیچے کوئی عضو کریم اور شریف ہو اگر اوسکو صدمہ برما کا پہونچا اور اوسمین سوراخ ہو گیا پھر کیسی
خرابی برپا ہوگی تاہم یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہے بہ نسبت اوس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہین اور ہلا ہلا کر
اوسے نوک خواہ کرچ وغیرہ چن لیتے ہین یا قطع کرتے ہین کہ اسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہیں ہے کبھی سوراخ کرنے مین بھی ایک
ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہین کہ اوسی برمے سے جسقدر سوراخ ہونا ہو زائد لقدر حاجت نہیں ہوتا ہے یعنے اوسمین ایک آڑ اور روک
ایسی بنی ہوتی ہے کہ بمقدار حجم اور دبیز اوس کرچ کے سوراخ ہو کر پھر وہ برما نیچے نہیں اوترتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت
آلات ہزارہ یعنے ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کو اگرچہ پہلی تدبیر نمدے کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہے کہ جو لوگ پیشہ
جبر کا کرتے ہین اور جنہین اس کام مین دستگاہ اچھی ہے اونکے پاس چند اقسام کی برمی وغیرہ طیار اور درست موجود رہین اور برمی کی
نوک وغیرہ خوب درست ہووے اور صاف اور زنگ آلودہ نہوں ۔ کبھی ٹٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کرچ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن ریم اور
صدید ضرور رہتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صدید اور ریم کا بذریعہ تجفیف
کے کیا جاتا ہو اور ایسی دواون سے خشک اور بند کر دیا جاتا ہے اوسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہین اگر
شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا تیز ہو اسطرح کہ عضل مین گڑتا ہو اور بوجہ گڑنے کے درد پیدا کرے اوسوقت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اوسکی
نکالنے کی جسقدر نکل سکے خواہ آری سے تراشنے کی جسقدر تراشا واجب ہو کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی زیادہ پارہ پارہ ہوگئی
ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہو اوسوقت سب ٹکڑونکا نکال ڈالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ
پارہ نہ ہو اور اوسکے کاٹنے خواہ پھاڑنے سے زیادہ جگہہ پر صدمہ پہونچتا ہو ایسے وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ ماؤف ہو گیا
ہے اوتنی ہی جگہہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جاے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دین کہ اسمین کچھ زیادہ مضرت نہیں ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے مین البتہ
مضرت زیادہ ہے چند وصیتین مجبر کیواسطے مجبر وہ شخص ہے جو شکست وغیرہ کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان مین
یہ پیشہ اکثر کمانگر کرتے ہین۔ الغرض واجب ہے کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ ہڈی ٹوٹ گئی اوسکا میلان اور جھکاو کس طرف ہے اور

اس بات کی شناخت مجبر کو اسطرح پر ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے اودہر حدبہ اور کوبڑ سا پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے
کہ جدہر سے میلان پیدا ہوا ہے اودہر حدبہ ضرور ہوتی ہے اور جس طرف کو جھکاؤ اور میلان واقع ہوا ہے اودہر تقعیر اور گڑھا پڑتا ہے
اور اکثر اس امر کا احساس اور آگاہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کی ہوتی ہے۔ دوسری شناخت یہ ہے جس طرف میلان ہے اودہر درد
زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز بھی اوسیطرف زیادہ ہوتی ہے انہین علامات پر بنا کرکے کارروائی کریگا۔ ایضاً
مجبر پر واجب ہے کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پہیرے اور ہر وقت بار بار پہیرتا ہے اور اوپر اور نیچے دونون طرف ہاتھ پہیرتا ہے اور بہت نرمی سے
اور آہستہ آہستہ نیچے کیطرف ہاتھ پہیرا کرے تا اینکہ اوسکو ٹل جانا خواہ سرک جانا ہڈی یا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پستی
خواہ کسی قسم کا کونا اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہوجائے تاکہ دوبارہ اوسے بچاکر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہو اوس سے
اوس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی محسوس اور پیدا نہیں معلوم ہوا اور جب
فریفتہ نہو جائے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو مکسور جڑ گیا اور درست ہوگیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت پوری
پیدا نہ ہو اور اوسکے سب آثار ظاہر نہو جائیں ہرگز اطمینان نہ کرے اسلیے کبھی ورم کیوجہ سے بظاہر صحت مخفی رہجاتی ہے اور موضع انکسار
مین راستی بوجہ ورم کے دباؤ کی پیدا ہوتی ہے اور حس بصر اوسوقت خطا کرتی ہے اور قبح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی ہوجاتی
ہے۔ اگر مجبر بنظر تامل اوس عضو مکسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہیں کرتا ہے بدقوارہ اور بدشکل ہوجاتا ہے اور اگر بالکل درستی
کرتا ہے تشنج اور حمی سخت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہے کہ اوسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اوسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے
اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے مین ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہوا اور اپنی اصلی سوراخ
وغیرہ مین در نہ آئے مجبر کو چاہیے کہ بہت سختی اور درشتی اوسکی جوڑنے اور درست کرنے مین نہ کرے اور جس طرح ممکن ہو اوسکو
درست کرنیکی درپے نہو اسلیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہوگی تاہم مریض مین ایک ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی
جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی بہ نسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ اگر کسی عضو
کو اپنی اصلی جگہ پہیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہو اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اوسے پہیر سکے
اسمین بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن ہڈیون کے بہت سے عضلے واقع ہین جیسے ران اور قحف یعنی کاسہ
سر وغیرہ واجب ہے کہ درست ہوجانے پر عضو شکستہ کے سوائے عمل جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزون سے اعانت کرین اور وہ چیزین
وہی ہین جو دیر مین درستی پیدا ہونے کی ضد ہین اور سب کا ذکر خلع کے باب مین ہوچکا اور سب سے زیادہ خون بالزوجت کا پیدا
کرنا معین کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرتا ہے **نصبہ مجبور کا بیان** یعنے جس عضو کو درست کرین اوسکے اوٹھانے اور اونچا
کرنیکا طریقہ کیا ہے۔ جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہین اوسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اوسکے درست ہونے کے
موافق ہو اور درد پیدا نہ کرے اور سب سے بہتر یہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اوس عضو کی ہو اور جس طرح اپنی حالت صحت مین
اوٹھا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کی جڑ مین زاویہ پیدا ہوتا ہے کہ بہ شکل کلائی کے اونچا کرنے کے واسطے
خلقی اور اصلی ہے اور پاؤن کے واسطے دراز کرنے مین جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اوسکی خلقی ہے مگر پہر بھی عادت مریض کی
اسمین دیکھنی چاہیے (کہ بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کی ہوتی ہین کہ اونکے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کے ہوجاتا ہے)

جیسے بعضے ارباب ریاضت کہ پاؤن کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہوجاتے ہین کہ دونون پاؤن گردن پر چڑھا کے ہاتھون کے بھل زمین پر چلنا اونمین دشوار نہین ہوتا ہے ایسے آدمیون کا واسطے پاؤن کو دراز کرنے سے جو نصیبا اور اوٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی مضر نہوگا) اور جس طرح کہ علیل مین دیکھنا برابر اور شکل مستوی واجب ہوتا ہے اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہے کہ اوسے نہ لٹکائین لازم ہے کہ واسطے تکیہ گاہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شے پر جو پیچیدہ اور لپٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اوس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنے جو عضو شکستہ قابل لٹکانے کے نہین ہے اوسے ایسی ٹیک اور آڑ وغیرہ لگانی چاہیے جسمین خوب دبا ہوا اور سمٹا ہو ایسا ڈھیلا نکیہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگائین کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹیکے عضو شکستہ کے حق مین لٹکانا برا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اوٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جبتک کوئی مانع نہ ہو اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین اور سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون صورتون مین عضو مذکور پیچیدہ ہوجائیگا اور اوسمین گرہ پڑجائیگی اور کبھی اوسمین اوس سبب سے درد پیدا ہوگی جسقدر اوٹھانے اور بچا رکھنے مین خطا ہوئی ہے اور جسقدر علاقہ یعنے دوری اور اونچی وغیرہ بن سکے درد ہوسے وہ اعضا اونچا کیا جاوے اور اوسکے سہارے پر ٹھہرایا جاوے۔

رباطات اور زوائد کا بیان رباطات پٹیان جن سے بندش باندھی جاتی ہے اور زوائد دھجیان جو بندش مین مستعمل ہین خواہ ڈورے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے نیچے صاف اور پاکیزہ ہونی ضرور ہین اسلیے کہ میلے کپڑے مین سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرتی ہے اور باریک اور رتیلا کپڑا ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کی لگائی جاتی خواہ بطور طلا کی مستعمل ہو اوسکا نفوذ باریک ہی خواہ کدین بخوبی ہوجاتا ہے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسرے یہ ہے کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اوسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہین پڑتا ہے اور اوسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسیقدر تجویز کرنی چاہیے یعنے خاص مقام ماؤف پر فقط بندش زور سے کیونکہ ہوسکتی ہے بس لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام کے ہٹکر بندش مین داخل کرلین کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور یعنے عضو شکستہ کے حق مین نہایت مفید ہے اور اوسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی بھی مناسب نہین ہے اسلیے کہ اوس عضو کو تنگ ہونے پر کردیگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کسا جائیگا چونکہ غذا اوسی طرف سے آتی ہے اوسکے آمد کی راہ بند ہوجاوے گی لہذا با فراط سختی بندش مین نہ کرنی چاہیے پھر بھی ایسی بندش کرنا جسمین کسیقدر عضو صحیح بھی داخل رہے عضو علیل کیطرف جو رطوبت گرتی ہے اوسے بھی نچوڑ ڈالتا ہے اور کسیقدر دفع کرتا بھی ہے۔ چوڑی پٹی بہتر ہے بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہے اور جسقدر ضرورت ہو اوسے پھیلا سکتے ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین۔ لیکن چوڑائی اوسکی اوسی قدر مناسب ہے جسقدر عضو شکستہ مین گنجائش ہو مثلاً سینہ مین جسقدر چوڑی پٹی کی گنجائش ہے اونی ہاتھ کی بندش مین کہان ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہے اوسمین چھوٹی پٹی کیونکر درست بندھے گی بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرحکا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہوسکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئیگی بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اونگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اونگل کی نہو اور یہ حکم نہ یعنے کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کی ہے اور ترقوہ یعنے چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہے۔ کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ نرمی نہ ہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

کرین اسلیے کہ تر قوہ مین گنجایش عریض باڑ کی نہین لیکن ایسے اعضا جنمین رباط عریض کی گنجایش نہو نہین بہتے پیچ اور بہت سے پھیرے دیکار
ہین اور زیادہ لپیٹنا قایم مقام چوڑی پٹی کے ہو جایگا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے مین بکار آمد ہوتا ہے اوسکا عرض
فقط تین اونگل کافی ہی خواہ چار انگل تک او ر طول وکا تین ہاتھ کا ہونا چاہیے۔ رفائد یعنی گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی اونکے رکھنے سے غرض
یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت سے تعین ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ رفادہ یعنے گدی کی دو قسم ہین ایک قسم سے غرض
یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف مین جو گڑہا پڑگیا ہو وہ بھر جائے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونون سرون ٹوٹے ہوئے
ہڈی کے بیچمین خواہ پٹی اور گدی کے بیچمین فرجہ اور ڈھیلا پن نر ہے اور نہ زیادہ اسقدر تر بتر ہو جائے کہ مثل پتھر کے سخت اور درست ہو جائے
اور جسقدر فرجہ پڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے درست کر دیا جائے اور دوسری قسم گدی کی اس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی
اور ہمواری اور استحکام اوسکے ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کے خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران
اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑین اور برابر ہر جگہہ سے گرفت کرے اور کسی جگہہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہہ ڈھیلی نہو اور چیزین جو اوسپر
رکھی جاتی ہین اونکا لزوم اور اونکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے۔ اول قسم کو رباطات اور عصابہ کہتے ہین اور دوسری کو جبیرہ اور نیچے
کے رباط کا فائدہ یہ ہے کہ مواد کو نافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے۔ واجب ہے کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت
اور تہ گدی کی اوسی جگہہ ہون جہان پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جس طرح کا عضو مستدیر ہے اور جسقدر استدارت عضو
مین ہے اوسیقدر استدارت پر گدی بھی چھوڑی جائے بہتر ہے اور اسیقدر عدد زوائد کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہو جائے جس سے
عضو کے استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہو اور پٹی اوسے بند کیے رہے اور طول مین
یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ماؤف پر واقع ہے۔ جو پٹی کہ اوسے دوسری اور دوسونہ کی کہتے ہین اوسکا استعمال اسطرح
ہوتا ہے کہ وہ حدبہ اور کوز جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہے بیچمین اور ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ
کی رکھکر دونون آدھی اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کی لپیٹی جاتی ہین اور دونون ہاتھ سے اوسے لپیٹتے ہین جسطرح سے مشہور
ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہے کہ ہر شخص اسے جانتا ہے **بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل** دونون بندش مقام شکستہ
کے شروع کرین اور اوسی مقام مین جہان پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اوسی جگہہ سب مقام سے زیادہ بندش مین
استواری درکار ہے اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہے وہانپر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مقام
شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہو وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اوسکی وضع ہو اوسکی محافظت
بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ورم کی تحلیل بھی ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ
ورم اور تعفن استخوان سے امان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اوس صدید کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہوکر
مغز استخوان تک پہونچکر جرح کو فاسد کر دیتا ہے لہذا احتیاج کسر اور ثلمین کے بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی
تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع
ماؤف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ ہے کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو بچالی کے ایک قسم کا فضلہ دفع کرتا ہے جسوقت عضو عالی
بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو۔ پٹی اور گدی کی بندش مین اسقدر سختی مناسب نہین ہے کہ غذای عضو کو آنے سے منع کرے

یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اس ... بار اور درست ہونی تو نفع ہوگا اطبا کا دستور ہے کہ جب کسی ورم کے دفع کرنے کا ارادہ
ہوتا ہے قیروطیات ... لگا کر ... اپنے بندش ... اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت انفاق اور
موم کے کبھی رباطات کی تبرید ... کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہو خواہ پانی سے اونکو سرد کریں تاکہ ورم حار پیدا نہ ہو اور کبھی تسکین
ورم کی روغن بابونہ اور شراب تا بعض سرکے سے ہیں کہ اس سے ورم میں تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماوف کی تقویت بھی ہوتی ہے
اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہیں ہے اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل بھی ہو
جیسے زیت اور مصطگی اور اشق ماحصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہے اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہیں
گذرا ہے ورم پیدا نہوگا اوسوقت مناسب ہے کہ رباطات کتان کے ہوں اور کوئی چیز سرد اور رلوع بھی اوسپر لگائی جاوے اور کبھی
فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو تبعیض تا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو ہمنے ذکر کیا ہے اور اگر دہی
کی بندش بعد ورم کے ہو اولی یہ ہے کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہوں اور کسی روغن محلل میں ڈبو کر جسمین تسکین ورم
کی بھی خاصیت ہو باندھیں اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس پٹی میں قیروطی وغیرہ لگائیں وہ سب نیچے کی تہ اور پرت میں لگائی
جاوے کہ اوس سے ورم کی ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہے اور اگر اوس مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہیں کہ ایسی وقت
میں اگر استعمال قیروطی کا کریں اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کو لگائیں
اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہیں ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ قیروطی کا استعمال نہ کریں اور اوسکے عوض شراب مذکور کو
استعمال میں لائیں اور وہ لائق ... گدی کے نیچے والی شراب سے تر کریں ہمکو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو جو طلا وغیرہ ٹوٹے ہوے
عضو پر لگاتے ہیں اونکو ایک جداگانہ فصل میں قرابادین کے ذکر کریں جب بندش کی ابتدا کریں چاہیے کہ مقام واجب اور
موضع مناسب سے شروع کریں زیادتی اور کمی لپیٹنی کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو
پھر اوسی لفافہ کو اوسی مقام پر دوسرے پیچ میں بندش کریں اور اسیطرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہونچیں یہ پہلی بندش ہے
پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری پٹی کے مقام کسر پر دو خواہ تین پھیرے اولپیٹ کر نیچے کیطرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اوتریں اوسکے بعد تیسری
پٹی کو اوپر کیطرف اوسی طرح سے اوپر کیطرف ڈھیلا کرتے ہوئے لپیٹیں اب یہ دونوں پٹیاں دفع فضول پر عضو مکسور کے ایک دوسری کی
معین ہونگی اور اوسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو غرض اس شکل بندش کی ہے اوسکے پورے کرنے پر دونوں آپسمیں معین
ہونگے اور اوپر نیچے دونو جانب اور تنگ بھی بندش کرنی مناسب نہیں ہے نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلیے کہ دور تنگ کی بندش
سے عضو کی سگین بند ہوجائینگی اور عضو مکسور کو غذا اوسکی نہ ملیگی اور بیشتر ایسی بندش مفرط سے عفونت بھی اوس عضو میں پیدا ہو جاتی
ہے کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہے نہیں کرتے ہیں بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہیں پھر دوسری پٹی
کو نیچے اوترتے ہوئے باندھتے ہیں اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اوترنے والی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کرکے اوپر چڑھنے والے کے اوپر تک
پہونچاتے ہیں گویا یہ تیسری پٹی دونوں رباط صاعد اور نازل کے محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع ماوف پر بندش
میں کرتے ہیں ان دونوں رباط صاعد اور نازل میں دو غرض مختلف ملحوظ ہیں اور جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب
ہوتا ہے اوسکی بندش میں سختی اوس مقام سے سب سے نیچے کیطرف رکھی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماوف کے پہونچتی ہے ڈھیلی کر

بات میں اسی کو رباط مخالف بھی کہتے ہیں یہ وہ رباطات ہیں کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہیں اور سب سے اوپر والی پٹی ہے۔ بندش ایسی ہونی
چاہیے کہ عضو علیل کو سمیٹ کر اسقدر یکجا کرے جیسے قطعہ واحد بے حس حرکت ہو جاتا ہے ایسا ہو جاے اور اوسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم
پڑنے سے منع کرے اور اگر شکست جہت عرض میں ہو اور پوری ہو اوسوقت جو پٹی باندھی جاے چاہیے کہ اوسکا احاطہ اور استواری بندش اور
سختی ہر جگہہ سے برابر اور یکساں ہو اور اگر شکست کسی جانب میں زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عمودی کہتے ہیں واجب ہے کہ اعتماد بندش کا اوسی
طرف زیادہ ہے جدھر کسر زیادہ ہے اور بندش گونا گون بدل بدل کر اوسپر نہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل
مناسب نہیں ہے اسلیے کہ اس فعل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہو جاتی ہے یعنے وہ لعاب اور رشید جسکا اوپر ذکر
ہو چکا ہے اور ایک قسم کا روایسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التواے عضو پیدا ہوتا ہے ۔ بہت بڑی بندش وہی ہے جس سے
تشنج پیدا ہوا سلیے کہ زیادہ تنگ اور سخت بندش کیجاے گی درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہے گی کجی پیدا ہوگی اور بقراط کے نزدیک تدبیر
صائب یہ ہے کہ ایک دن پٹی کھولیں اور ایکدن نہ کھولیں پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے اسمین مریض کو دل تنگی بھی نہیں ہوتی اور
نہ اوسے عبث اور بیکار کھلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت
رقیق موذی پہونچتی کہ اوسکو صدید اور ریم ہنجانے کا خوف ہے اگر پٹی کھولکر اوسکا اخراج نکیا جاے بندش کی درستی اور اوسکی محافظت
شرائط ضروری ہے کہ نیکا سب یادہ زمانہ ہے جو بعد دس دن کے ہو اور قریب بیس دن کے اسلیے کہ اسی زمانہ مین رشید اور جوڑ کے
ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرلے بعد اوسکے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام مین
بندش کی سانس رہنے دین تاکہ تنگ ہو کر رشید کی پیدایش اور اوسکے فعل الحام کو مانع نہ ہو اور سوای مادہ رقیق کے مادہ معتدل
اور بکار آمدنی کو جذب نکرے اسلیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے تاں جسوقت رشید پیدا ہو کر اسقدر بڑھنے لگے کہ اوسکی .....
کچھ ضرورت نہیں ہے اور افراط اوسکی زیادہ حد سے ہو البتہ اوسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش سخت کریں اور
قوابض کا استعمال بھی مانع اوسکی زیادتی کا ہے اسلیے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذاے ضروری کو مانع ہوتے ہیں اور رشید کو مضبوط
کرتے ہیں کہ پھر اوسمین نفوذ غذا کا نہیں ہوتا ہے ۔ یہ بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب مین ندینا
چاہیے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے **کیفیت بندش کا بیان** واجب ہے کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت
کرنی منظور ہے ایسے جوہر سے ہو جسمین سختی اور نرمی دونوں ہوں اور لازم ہے کہ تختے یعنے خوشہ خرما اور چوب دفلی اور چوب انار وغیرہ
کو تامل کرین انمین سے جو لکڑی نرم ہو اوسی کو کھپاچین یعنے جبائر بنائین **مترجم کہتا ہے** ہندوستان مین چیڑ کی اور کٹھل اور
تن اور لوبان کی لکڑی اس کام مین بکار آمد ہین **متن** یہ جبائر خواہ کھپاچین زیادہ تر گندہ اور موٹی اوسی جگہہ پر ہونی چاہئین جہاں
پر عضو مین شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کنارے اور پہلو جبائر کی پتلی اور باریک
ہونی چاہئین اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہون کہ اونکے چھونے مین کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ
ہونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبالے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبائر یا کھپاچین چاروں طرف سے رکھی جائین اونمین
احتیاط زیادہ ہے ۔ اور کوئی مقدار اونکی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اسمین کچھ خوف نہین ہے اور نہ کچھ اسمین مضرت ہے
کہ جوڑ کے قریب سے تا مقام فصل اور جدا ہونے کے سب کا سب جبائر کے نیچے داخل کرلین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کرین

کھپاچونکی طولانی جانب ہی سے جدہر عضو مکسور مائل ہی حرکت ہو یعنی جدہر جہکے حرکت کرے اوسیطرف کھپاچ کو لا بنا رکھنا مناسب ہے کہ اوستکے
میلان کو منع کریگا پہر اسقدر بھی طولانی ہونا اچھا نہیں ہے کہ اسکا بوجھ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے بلکہ
جبائر سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہیں ہے ورنہ دبائے رہین اوسوقت مزاحمت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جب اسمین کوئی نقصان پڑے تو
اوسی فوراً اسقدر لمبی کردینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہین ہے کہ جبائر اور کھپاچیں اوس مقام سے ملاقی ہون جو
یعنے رگ اور پٹھے اور اوسپر گوشت نہین ہے بلکہ ایسے مقام کا اتصال چاہیے جو عصبانی اور عظمی ہو **تفصیلی کیفیت استعمال جبائر
کی اور تفسیر اوسکی** پانچ دن کے بعد جبائر کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ تا اینکہ اور آفات سے امان حاصل ہوجائے اور جتنا
کسور بڑا ہو اوسیقدر جبائر کی بندش مین تاخیر مناسب ہے اور اکثر کھپاچونکی جلد باندھنے مین ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہین کہ مثلاً ورم
اور کھجلی اور انقباطات پیدا ہوتے ہین لیکن جب جبائر کے باندھنے مین تاخیر کیجائے اور نہ باندھی جائین قائم مقام جبائر کی ایسی بندش کرنی
چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہے اور اگر بدون جبائر کے یہ فوائد پیدا ہوں پہر ضرور جبائر
کو لگانا چاہیے گو اول ایام مین کیون نہ ہو واجب ہے کہ جبائر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور تسمے وغیرہ اسقدر چسپان باندھی جائین کہ خوب طرح سے
گرفت کرین اور سبکتی ان اور خوب درست اپنی جگہہ پر ٹھیں کندہ جگہہ اوسکی نزدیک مقام شکستگی کے اور زیادہ دباؤ اوسپر نہ پڑے بلکہ زیادہ
سختی بندش کی تھوڑی بڑہائی جائے کہ اوسمین علیل کی حال کا بچاؤ خود ہوتا رہے تدارک سادہ اگر رباطات خواہ پٹیان اور گدی اونچی اور بلند ہون
پہر اونہین زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نہ کرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہے کہ اگر زیادہ اونچی
اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہو جاتی ہے اور جو رباطات اوپر والی کھپاچون کے اوپر ہین اونہین اسطور سے نہ باندھنا چاہیے
کہ جبائر یعنے کھپاچونکو پیچیدہ اور ترچھا کرکے اپنی جگہہ سے ہٹادین اور دور کردین اور درستی وضع سے اونہین زائل کردین سوا جب
ہو کہ پٹی کھولنے مین ضرورت کا لحاظ کرین اور حالت اختیاری مین ہرگز نہ کھولین یعنے دوسرے دن ایکدن درمیان دیکر اگر بشرط
ضرورت کے پٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتدائے علت مین ہے اور خصوصاً جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اسوقت یعنے بعد پیدا ہونے
خارش کے وہی تدبیر جو پہنے اوپر بیان کی ہے کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے زیادہ گذر جائین پٹی کو دیر مین رفتہ رفتہ کھولنا
چاہیے اور ہر ایک چوتھے اور پانچوین دن کھولنے مین امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہے اور اوسوقت کسیقدر بندش کو ڈہیلا
بھی کردینا چاہیے تاکہ دافع نفوذ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبائر اپنی جگہہ پر درست بندھی رہین اور کھولی نہ جائین اگرچہ
بیس روز تک زمانہ گذرجائے اور کچھ ضرر نہو پہر ہرگز اونہین کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات مین جبائر کا کھولنا کسی سبب ظاہری کی
وجہ سے نہین ہوتا لیکن محض بنظر احتیاط کے اور نیز بخیال اطلاع اس امر کے کہ اتنے دنون تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور
یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ جو مقدار گوشت کی گھل گئی ہے شاید اوسکا رنگ اور حال کسی قدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم
ہوچکی ہے کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو مکسور کے ہو اسلیے کہ شکستگی کی درستی
بدون پہونچنے خون صالح کے نہوگی اور جب تک وہ غذا جسمین چسپیدگی اور لیس ہوتی ہے نہ پہونچیگی ہرگز اتصال اجزائے عضو مکسور
مین پیدا نہ ہوگا جبائر کا اوٹھانا اور جدا کرنا مین عجلت نکرنی چاہیے اگر قرینہ سے کسیقدر التصاق اور پیوستگی جوڑ کی دریافت ہو ایسے وقت جبائر کو کھولنے اور الگ
کرنیسے اکثر خرابی پیدا ہوتی ہے اور استحکام نہین ہوتا عضو مکسور ٹیڑھا ہوجاتا ہے اور جبائر کا بعد درست ہوجانے عضو شکستہ کی بندھا رہنا اوسے بے نسبت

اسکے قبل از استغنا کی کھول دی ہین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہے

کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر

جب کسی عضو کی ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہوجاے لازم ہے کہ مجبر یعنے درست کرنے والا جراح خواہ کمان گر بندش اور درست کرنے مین نرمی کرے اور جبائر یعنے کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جس مرہم مین فنتو یعنی زال شریک ہو اوسے رکھے ایک گروہ کی یہ راے ہے کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر اوسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جب کہ زخم خاص مقام کسر پر نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اوسے کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اوسکو ہوا سے بچاے اور پوشیدہ رکھے۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنے جہان سے ٹوٹ گیا ہے وہین پر زخم بھی ہو اوسوقت ایک حیلہ بندش کی تشبیک یعنی جا بجا ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کھچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسیقدر ڈھیلی رہے اور ایسی ڈھیلی اوس مقام پر ہو جیسا اوسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ کھٹی مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سرا پٹی کا زخم کی باڑہ پر رکھکر پیچھے کیطرف توریب کرنی چاہیے اور ترچھی کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری باڑہ پر زخم کے جو پیچھے کیطرف ہے تمام بندش کو ختم کرنا چاہیے اور جیسی بندش درست اور مناسب ہے اوسی طور سے پوری کردینی چاہیے اور پھر ایسی توریب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سواے محل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش پاجاے اور اوس مقام سے پٹیان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پاجاے اور مقام زخم ایسا کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض سے اوسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سر کاٹنے سے کھل سکے اور جو کھپاچین اور جبائر مستعمل ہوئے ہین اونمین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کردینی چاہئین ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انہین سوراخون کی راہ سے زخم تک پہونچے اور صدید اور ریم وغیرہ اونہین کیطرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہوجانے زخم کے اگر چاہئین سب کو بند کردین اور پوشیدہ کردین خواہ اثناے علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کردین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو کھولین اسلیے کہ ہروقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہے خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ بندش نہ ہو اور رات کیوقت اوسے چھپا دیا کرین جب زخم اچھا ہوجاے اور کچھ اوسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبائر کا بوجہ عدم امکان کی حالت جراحت مین نہ ہو اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی اسی مقام پر اگر گنجایش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل جبائر کے نہ ہو اوسوقت رہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اوسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولتے وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور بے لگاو بندش کے کھل جایا کرین۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے کرنی چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد نضج کے پیدا ہوئی ہو اوسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے تاکہ وسط تک پہونچے عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی کی متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کیطرف ہے زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی اور سیلان مین کچھ کمی نہ ہو اور اچھی طرح سے جاری رہے پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش زخم سے ہو اور جتنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہون بہ ترتیب اونمین نرمی بڑھتی جاے اور ڈھیلی ہوتی جائین اور اگر زخم مین گڑھا پیدا ہوا ہے مقام غور پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش سخت حاصل ہوجاے فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کرچکے اور اگر یہ گڑھا زخم کا مقام شکست تک

پہونچ گیا ہو اوسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین برامد کرنا پیپ وغیرہ
کا آسان رہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہے اور گرمیون مین اوس پٹی کا سرد کرنا ضرور ہے جو متصل اور گرد زخم کے ہے تاکہ ورم کی منع پر معین ہو
اور اوس مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگایا چاہیے بلکہ اوسکے پاس قیروطی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً گرمیون مین کہ جسوقت عضو بادوف متعفن ہوجاتا ہے اگر
احتیاج کسی رادع کی استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہے کافی ہے ۔ اگر ہمراہ کسر کے رض یعنے کوفتگی بھی ہو اور عضو شکستہ کی
حیات باقی نرہنے کا خوف ہو اوسوقت پچھنے لگانی چاہیئین ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور استوار بند ہیگا اوس
بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھنچین گے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم مین بندش
بخوبی نہوگی اور اوسکے سوا اور مقام مین سخت ہوگی ۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برامد ریم وغیرہ کی بند ہوجاے نہ صدید کا
اخراج ہوگا اور نہ دوا زخم کی اوس تک پہونچیگی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑدینگے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ پہونچیگی اس سے موت اوس عضو
کی واقع ہوگی اور نوبت ایسے ایسے درد اور حمیات کی پہونچیگی جس سے ضرر بعید پہونچینگے ۔ لہذا طبیب کو لازم ہے کہ جن جن تدبیر بندش کی کرے
اور لحاظ رکھے کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اوسکی تلافی پہلے سے کردے کہ ابھی ضرر مستحکم نہونے پائے اور تدارک ہوجاے کسر عظم کلبان ٹیڑی کج ہوکر تو
جانا اور ترچھا ہوجانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہین گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اکثر پہونچتا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہین جاتی مگر ترچھی ہوکر رہ جاتی ہے
اوسوقت دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہے ۔ ایسے وقت مجبّر کو حال دشبد کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنے جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی مین
پڑتا ہے اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہے اسلیے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہ بھی ہوتی ہے
کہ جہان سے جھک گئی ہے وہان سے نہین ٹوٹتی ہے بلکہ اوس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہے بوجہ شدت گرفت اوس دشبد کے جو پیدا ہو رہا ہے اور اگر دوبارہ
توڑنے کے چارہ نہو پہلے اوسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ دشبد مذکور مسترخی ہوجاے اور نرمی پیدا کرنیوالی وہی ادویہ ہین جو باب صلابت مین
مذکور ہوچکین اوسی مقام پر جیسے حلبہ والیہ اور تمر اور شورو روغن کی ادرابلات یعنے وہ ایک خاص قسم کا شوربا ہے اور مخ اور لبوب حب القطن وغیرہ و جب نرم ہوجاے
تب توڑنا چاہیے اور بااینہمہ ہروقت نطول آب گرم کے اور دخول آبزن کی ایک دن مین چند مرتبہ مداومت رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہون
اور تجربہ اور ملانا اسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہے پس لازم ہے کہ اوسنے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدین جتنی دور تک دشبد خواہ چھلی
اور لعاب دار شے سخت پیدا ہوتی ہے چھیلنے کی ضرورت ہے اور جتنی دور وہ گڑھا جسمین یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہے اوسکے نکالنے کی ضرورت
ہے بعد گوشت کے کھولنے اور چاک کرنے اور دشبد کے چھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین اور زخم کا علاج کرین اکثر ایسی ترچھی
ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے اس طرح بھی ہوسکتا ہے کہ پہلے دشبد کی نرمی کی تدبیر کرین بعد ازان بذریعہ کمپاج اور جبیرہ کے ایسی بندش اوسکی کرین
جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہوجاے جب سیدھی ہوجاے اوسپر جسقدر دشبد پیدا ہوئی ہے وہ بھی درست اور سیدھی ہوجائیگی
اور جو بدن نرم مین جیسے لڑکے وغیرہ اونمین فقط توڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہے **کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے مفید ہین**
یہ بیان بموجب وعدہ سابقہ کے کیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہین اور جو خارش مقام کسر مین پیدا ہوتی
ہے اوسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوتی ہے اونکو دفع کردین **طلا مانع ورم اور**
دافع خارش ہمنے باب لطا اور بندش مین چند اشارات بھی اس بارہ مین ندری مین کردی ہین اور چند اقسام کی قیروطی اور نطولات
ہمراہ شراب عفص کے مذکور ہوتے ہین اب ہم پھر اونہین چیزون کے بیان کیطرف عود کرتے ہین اور کہتے ہین واجب ہے جو قیروطی وغیرہ

اسلیے وقت مستعمل ہو اوسمین کسی طرح کی خشونت نہو بلکہ جہانتک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو ہرگز قیروطی کا استعمال جائز نہین ہے اور نیز اگر اجزا کسر کے چند ہون جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسطرح کی شکست سے مواد پیدا کرتی ہے جو صورت عفونت کے ہوتے ہین اسلیے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قروح کی ہوتی ہے ۔ اور الباردہ یعنے گوشت پستان اوسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہے اور اوسکی صنعت بھی درج کی ہے کہ اونکا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہے جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہین اور اوس غذا کو جذب کرتے ہین جو اوس عضو کے واسطے آتی ہے کبھی انکی احتیاج اوسوقت ہوتی ہے جسوقت عضو کی بندش ڈالو اوسمین خشکی پیدا کی ہو اور تخفیف ظاہر ہون اور مقدار اسکا معلوم ہے اوپر کے بیان سے **بیان اون طلاؤنکا جو وشید مین صلابت پیدا کرین** اس بارہ مین جو چیزین نافع ہین وہ نطولات ہین جو قوابض ولطیف ہون اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کی ہون جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا برگ آس کی اور رب لاس کی اور طبیخ یعنے جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی مین کیکر یعنے ببول کہتے ہین ۔ اور جوشاندہ بیخ درداراور اوسکے برگ کا جوشاندہ کہ یہ ادویہ برگوشت اور سخت کرتے ہین اور جو ضماد مونگ کو پیس کر بنائین خصوصاً جب اوسمین زعفران اور مر داخل کرکے شراب ریحانی سے اوسمین عمدہ قسم کو داخل کرین اور پوست بہار خرما یعنے جو شگوفہ ایام بہار مین ابتداءً پیدا ہوتا ہے وہ بھی بہت عمدہ ہے **بیان تدبیر تعدیل وشید کا** زمانہ ابتدا مین جب تک تازہ ہے قوابض مذکورہ کے ذریعہ سے اوسکی تعدیل کرنی چاہیے کہ یہ قوابض اوسکے اجزا کو جمع کرکے مضبوط کردینگے اور اوسکے حجم کو چھوٹا کردینگے اور اس زمانہ کے بعد خصوصاً جب زیادہ پیدا ہو علے الخصوص جو وشید قریب مفصل کے ہو پھر اوسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہے کہ اسی تدبیر سے اوسمین تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات اونہین ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہئین جو ملین صلابت ہون اور اونکی ساخت لعاب اور صموغ سے اور چربیون اور ادہان سے ہو اور اگر اونمین سرکہ تازہ اور نیا داخل کرین زیادہ پیوست ہونگے اور اسی ترتیب ستعمال تمر اور الیہ کا ہے اور شیرج بھی اسیقدر مفید ہے کہ یہ سب ملا کر ضماد بنائین بہت عمدہ اور سبک ہوگا ایضاً تخم انڈ کو پیس کر نصف اوسکا روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملا کر استعمال کرین اور بیشتر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ انکی ہمراہ جمیع وہ ملینات جو باب سقیروس مین مذکور ہوئے ہین وہ بھی داخل کیے جاتی اور جسوقت مزاج مین کسیقدر برودت محسوس ہو دوا مین جند بیدستر اور سکبینج اور جاوشیر کو ملانا چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہے ۔ درد روغن کتان اور درد سبرج کا اور مینھی کو پکا کر دودہ مین اور اہال الیہ ملا کر استعمال کرین ۔ دوسرا نسخہ یہ ہے کہ بیخ خطمی و بیخ قثاء الحمار اور مقل و اشق اور جاوشیر پرانی سرکہ مین محلول کرکے طلا کرین مرہم داخلی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہے لعاب حلبہ اور لعاب بزرکتان اور لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن زوفای رطب روغن سوسن بطکی چربی مقل لین تبرزد خالص مغ عجل یعنے بچہ گاو کسی روغن محلول کرکے استعمال کرین **صفت مرہم جید کی** جو تلئین صلابت اسی مفاصل کی کرے ۔ نسخہ اوسکا یہ ہے اشق ایک جزو مقل الیہود نصف جزو لاذن نصف جزو روغن حنا چربی بطکی ہر ایک سے ربع جزو صمغ میعہ سائلہ ربع جزو موم زرد نصف رطل سب صموغ کو پگھلا کے اجزا یکجا کرین اور ملا دین **مرہم مجرب** اشق ۳۶ موم ۳۶ صمغ بطم مقل فتہ ہر ایک شی آٹھ اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ صموغ کو پیس کر سرکہ مین ترکرین پھر ایک رات اون مین جو روغن سوسن سے چکنی کرلی ہے اور اسیطرح اوسکا دستہ بھی روغن سے چکنا کرلین اوسمین حل کرین بعد ازان ہم نیا بار ساد اور جو سختگی مثل غدد کی پیدا ہوتی ہے کہیں کیون نہ پیدا ہو یہان وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہین ہم نے بیان کردیے ہین اور اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو جند بیدستر اور قسط اور بیخال کبوتر اور خردل کا ضماد کرین کہ یہ دوا غایت درجہ کی فائدہ مین ہے **ملین جید** تل جفت روغن سوسن کی ایک اوقیہ تکلا البزر ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور فتہ اور جاوشیر اور اشق ہر واحد سے نصف اوقیہ مقل لین ایک اوقیہ بچھڑ کی چربی

خواہ بط کی خواہ مرغی کی یا خنزیر کی اوسکے واسطے جسکے لیے شرع مین ریچھ اور سور حلال ہے، نزدیک فقہاء اسلام کے بنظر ضرورت دوائی
کی ہر ایک ان چیزوں مین سے دوا و قیاس اسی سے مرہم طیار کرین قسم جم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ نجس اشیا
بروقت ہونے ہیں سکے خصوصاً شموم وغیرہ وبینیت کی چیزین ہیں مجاز کیونکہ نجس ہونگا اور حلال ہونا ان اشیا کا ہو ہم اسکا ہے کہ انکا استعمال مراد
ہو اوسکا قائل اہل اسلام بشرط انحصار علاج کے خاص دوائے حرام مین [illegible] لیکن شرط زیادہ مشکل ہے اور مطلب شیخ کا یہی ہے جو
لکھا گیا ہے **بیان ایسی چیزونکا جو اسٹر خاز ورکرین** اعضا [illegible] پر کرنا چاہیے جیسے ابہل اور سرو وغیرہ اور قیروطی
کثیفہ کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ اوسمین مثل زعفران اور دارچینی اور سرکو ملادین اور راشن بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اوسکو سانہ و ج ترکی
کو جوش دیا ہو اور خاکستر درخت انگور ہمراہ چربی کہنہ اور پوست بہار خرما اور سب چیزین جو دشید کے سخت کرنے مین مذکور ہوچکین یہان نکالنا بھی
ہین **استعمال آب گرم اور روغن کا** یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بروقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین
اسلیے کہ یہ جبر او رستی کو مانع ہوتے ہین ہان قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونو انجبار پیرامادہ کرتے ہین اور بعد انجبار
کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اوسے دور کردیتے ہین اور جس شید کو
رباطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین ہین پس حرکت ہمراہ اوسکے آسان ہو اوسے بھی مفید ہین جو اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور
چربیون کا اور نیز استعمال مح کا ہو گا ان آفات سے محفوظ بھی رکھیگا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے
جسقدر زمانہ ہے اوسمین آب گرم اور روغن التحام اور جبر کا زیادہ مانع ہے کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نرم
اندام ہین مثل اطفال کی ہین اونکو ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اوسوقت کرتے ہین کہ ضماد اونکے بدن پر خشک
ہوجاتی ہون اور جسوقت ضماد مین خشکی آجاے پھر ضرور مقام ماؤف پلشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اوسکی پٹی باندھی
جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درد مین سکون پیدا ہوا اوسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہے اطبا
کبھی بروقت کھولنے پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اونکی مراد ایک منفعت
خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کیطرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالضرور ایسا ہونا چاہیے کہ سیل کرنے کے قابل
وہ حرارت مین معتدل ہو اور اوسکی برداشت کرسکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اور اس
بدن مین جو مواد ہے پاک ہو اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہو اوس سے جذب
مادہ بیش از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور تریڑا بھی اتنی دیر تک کرین
کہ عضو پھول کر اونچا ہوجاے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہین رہتا ہے۔ نطول کرنے کے احکام ہم نے باب
خلع مین مفصل بیان کردیے ہین اون احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھ تو اس مقام پر پسند ہے کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک
نہ لائین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سواے اوسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتداے کسر مین بنظر احتیاط کے اور جو مفاصل بعد
جبر اور درست ہونے کے سخت ہوجاتین خواہ اونمین صدمہ وثی کا پہونچا تھا یا رض کا او نیز ضماد تمر اور الیہ کا کرنا بہت مفید ہے **مجبور کے تغذیہ
کا بیان اور تقیہ کا** یعنے کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہتین اونکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی عضو کے
انجبار کی تدبیر کرنی ہے اوسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اوس غذا مین لزوجت بھی ہو تاکہ اوس سے دشید نرم پیدا ہو اور بہت

ضعیف اور بودا کمزور نہو جیسے پائے اور ہریسہ اور اوجھڑی اور کلہ اور اوپر کی کھال اور بچہ گاو جو پختہ کیا جاے اور اسی قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتے
ہین اور مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور تنقل مین شاہبلوط اور وہ ربوب جنمین حدت نہو اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین
سب سے احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونیکو منع کرتی ہین جیسے شراب
رقیق اور جو چیزین کہ اونمین مصالح گرم پڑی ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ انکی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر
اوس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اوسکا اقتضا لطیف غذا کا ہے جسقدر اوسکے بڑے اور چھوٹے ہونے کا وصف ہے اور جسقدر خوف
اوسکی ایذا کا ہے اوسی کے موافق غذا مین تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہوجاے اور اوسکے ضرر سے امان اور اطمینان
حاصل ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہے دینی چاہیے اور مشروبات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہئین ـ جو شخص تدبیر مین احتیاط کا
پابند ہے اوسکو لازم ہے کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے بیخوف رہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کے
ہوتی ہے بعد چند روز کے پس استعمال اوسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت وشید زیادہ پیدا ہوجاے پھر
اوسوقت غذاے غلیظ نواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرور ہوتی ہے **صفت غذاے موافق کی جسکا استعمال بوقت التحام کے
کیا جاتا ہے** میدہ کی روٹی اور چاول کا آٹا چربی گاے کی اور دودھ ان سب کو لیکر ہریسہ ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی
قسم ایسی قریب ہے کہ اوسکا فائدہ ابدان غذا کے ہے جبر اور درست کرنے مین وہ دوا مومیائی ہے کہ ایسے لوگونکے واسطے عجیب النفع ہے اور جو امور
تابع کسر اور جبر کے ہے اور اون سب کا تدارک ضرور ہے ایسی فوائد مومیائی مین موجود ہین کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہوجاتا ہے
کہ پھر اوسکا ملنا دشوار ہوتا ہے اور اگر اوسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کردیتا ہے مثل ہڈی وغیرہ
کو لہذا اوسکی عفونت روکنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہے اور بقوت رض شدید گوشت مین
عارض ہوتا ہے کہ مثل قیمہ کے پس جاتا ہے اوسکا علاج پچھنے وغیرہ سے کرنا پڑتا ہے خواہ اون دواؤنسے جو عفونت کو مانع ہون اگر اس عفونت کی تدبیر
نہ کیجاے انجام کار اکلہ اور سڑنے کی نوبت پہونچیگی ـ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہے کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی تدبیر بھی ضروری
ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوتی ہین اونکی تدبیر جیسے بیان ہوچکی کرنی چاہیے کبھی وشید زیادہ بہ احتیاج سے پیدا ہوتا ہے کہ انجبار کسر
مین اوتنی مقدار کی ضرورت نہین اوسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار وشید کی پیدا نہو اور تبدیش اوسپر کرتے ہین
اوسی قسم کی جو مذکور ہوچکے تاکہ مقدار متولد کم ہوجاے ـ کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنے کی استرخاے مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی
سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان تک عارض ہوتا ہے اوسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کو نکال کر راہ صدید کی سیلان کی
بند کردین **تیسرا مقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین بیان عام قحف کے ٹوٹ جانیکا** کاسہ سر کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا
ہے کہ جلد نہین پھٹنے پاتی ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ورم کے علاج مین مشغول ہون اور کھوپڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین
اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ہڈی فاسد بھی ہوجاتی ہے اور قبل نزف خواہ بعد اوسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہین جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل اور ہوا اکی اور چند امراض
اوسوقت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ـ اکثر جس مقام سے استخوان شکستہ ہوتی ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اوسے بار بار چھوا
کرتا ہے اور اوسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے اوسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہے کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لانا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ جلد کو چاک کردینا
چاہیے تاکہ اوسمین احتباس صدید کا نہ ہونے پائے نہ اس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہے کہ ریم

اور صدیہ کا انضمام اندر نہ ہونے پاسے ہان اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جاے اور ورم کم ہونے لگے اوسوقت چندان اہتمام نہ کرنا چاہیے
چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیون نہ ہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنے استخوان ضعف اگرچہ
متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوتی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہین یا اینکہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام
کسر کو ظاہر کردے کہ ایسے وقت مین زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسی جگہ یہ ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کا
نہین پہونچا ہے۔ اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے۔ بعض تدبیرات جو حدس طبیب کو بالکل
بطرف صواب کی کرتی ہین اونمین سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کرین یعنے کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہان تک
اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شی کتنی بڑی ہے اور کسقدر قوت رکھتی ہے اسکی خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی
اور مقدار اوسکی دریافت ہوجاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے۔ اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتی ہین
وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتی ہین مثلاً سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اوسکے اختلاف
پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب مین یعنے اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند
مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہین ہے اسلیے کہ اکثر جلد شق نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم مگر ہڈی اندر
کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شگاف پیدا نہین ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اوسوقت بالضرورت احتیاج
شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجاے اور ایسے احوال مین جلد کے
کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بشکل صلیب جلد مین شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شگاف کی جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کر کے دیکھین کہ یعنے
جو ہڈی ریزہ ریزہ ہوگئی ہے اوسکا حال مفصل دیکھین اور اگر جلد مین شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فوراً شگاف کو بھر کر دین کہ
سوکھے ہوئے کپڑون سے اور سکے بعد رفادہ اور پٹیان باندھین گے مگر اونکو شراب مین ڈبو کر اور دوسرے دن تک نہین بندھی رہنے دین اور
نہ کھولین۔ جو شجہ یعنے چوٹ حد موضحہ تک پہونچے اور اندرونی عضو کو کھولدے اور نمودار کردے اوسکا علاج باب قروح مین تذکور ہو چکا اور اوس سے
پہلے بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے اور ہاشمہ اور منقلہ اور سب اقسام کی جو تین ہیجکا بیان اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہے اور یہان بھی اونکے علاج کا
طریقہ مذکور ہوگا کمتر حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جاے اور شگافتہ ہو جاے اور دوسری جانب جلد کی بطرف اندرون کے نافذ ہو
بلکہ بعض ارباب تجربہ کی راے یہی ہے کہ اوپر کیطرف جلد مسک کرہجاے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہین سکے بلکہ آنکھ سے ضرور نظر
آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے بال سا پڑجاے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہے کہ اوسے اسقدر چھیلین کہ جہان تک صدمہ کا چوٹ
پہونچکر چھیل گیا ہے وہ اثر اور نشان مٹ جاے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی اوس مقام پر کر گئی اور مقام رنگ کا مضبوط اور
مستحکم ہو کر سیاہ پڑجاے گا اوسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے۔ اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی ناخن گیر وغیرہ
موجود ہونی چاہئین اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اوسکے بعد اوس سے کم عریض اور اسیطرح تا اینکہ بقدر مطلوب چھیل جاے
اور چھیلتے وقت دوای راسی یعنے چھپانے والے کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا اور یہ راسیہ یہ ہین جیسے ایرسا اور مٹر کا آٹا اور دقاق
کندر زراوند پوست بیخ جاوشیر اور مر اور انزروت دم الاخوین اور جو مجفف ہو اور اوسمین لذع نہو اوسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیے لیکن
اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کی اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ معتد بہ نہوگا جب تک ساری جلد کو

نہ جاویگی اوسوقت ہرگز جرات تمام جلد کی رگڑ ڈالنے پر بدون خوب سمجھے ہوئے نکرنی چاہیے بلکہ ٹھہر کر خیال کرو کہ کہان تک صدمہ پہونچا ہے
اور حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہین اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہے یا کہ اوسمین کچھ تغیر ہوا ہے اگر تغیر نہین ہے تو اسوقت
آفت کم ہوگی اور بیخوفی اور امن ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت دال علیل زیادہ ہوگی اور کسر بھی مقدار مین چھوٹی ہوگی اور
ظہور قیح نضیج کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور بعد اگر صدمہ کا استخوان تک ہی مین خطر زیادہ ہے بہت ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسی
طرح اور اعراض جو ایسی صدمات کو عارض ہوتے ہین وہ بھی کمتر پیدا ہوسنگے اور ہڈی کا تغیر لون بھی کم ہوگا یعنے جلدی ہڈی بغیر لون کو قبول نکریگی
اور سیلان قیح صدیدی رقیق کا اوسمین زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اوسمین
زیادہ ہوگا اور دار قیق زیادہ ہوگی اوسمین اور بھی زیادہ ہوگا۔ جو اوجاع ایسے اوقات مین عارض ہوتے ہین بلکہ جو ہروقت عارض ہوتے ہین اون
سےکو ہر وقت سے بچانا واجب ہے اگرچہ گرمیون مین بھی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہے اسلیے کہ سردی کے
صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ جو کسر صادع ہے یعنے اوسکا صدمہ فقط اسیقدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہے اور کچھ نہین لیکن اکثر اس قسم
کے چوٹ مین سمحاق یعنے پتلی جھلی سر کی کھل جاتی ہے۔ پس اکثر ایسے صدمے مین فقط بندش کافی ہوتی ہے اور ضماد مبردات کا اور تدبیر
صائب یہی ہے کہ پہلے روغن گل کو مقام شگاف پر ٹپکاتے اور اوسکو نیم گرم کرین اوسکے بعد دونون کنارے زخم کے ملاکر ٹانکہ دین اگر احتیاج دوخت
کے ہو اور ٹانکے لگانے کے بعد جو زرور راسی یعنے چھپا ہوا لاہوا اوس پر چھڑکین اور اوسکے اوپر کتان کا کپڑا سپیدی بیضہ مین تر کر کے
رکھین اور اوسکے اوپر گدی جو شراب قابض مین تر کردی ہو اور شراب قابض مین زیت بھی ملا ہوا ہے رکھین اوسکے اوپر پٹیون سے بند ش کرین
اور تسکین اور خوشوقتی اور آرام رہے علیل کی تدبیر زیادہ کرین اور اوسکی سولانے کی فکر زیادہ رہے۔ اور اگر حاجت ہو فصد بھی کردینے چاہیے اور
ہر ایک صدع اور کسر مین اسکی ضرورت نہین ہے کہ سب ہڈی پر بندش کیجاے اسلیے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہین
ہے لیکن وہ وصیت جسکو ہمنے باب جبر او کسر مین لکھا ہے اوسے بیان بھی ذکر کرتے ہین علاوہ یہ ہے کہ اکثر آدمی ہڈیون کو سرون سے کاٹ
ڈالتے ہین اور اوپر گوشت اور کھال بھی نہین اوگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہین ناشمہ اور اوسکے بعد حس کا درجہ ہے پس یہ بات جاننی چاہیے
کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیون سے مخالف ہے بروقت ٹوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جاے پھر درست نہین ہوتی ہے بتظر
اپنی طبیعت کی جو اوسپر غالب ہے اور یہ اوسپر دشید قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ہڈیون کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اوگتی ہے۔ بلکہ ایک شئے
ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوسمین جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہین ہوتی ہے لیکن ریم کا انصباب اندر کیطرف ہونا نہ چاہیے
بلکہ اوسے باہر کیطرف نکالنا ضرور ہے اگر شجہ تامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تام نہو اور ہڈی کے جبر کے درپے ہونا کچھ ضرور نہین۔ گرمیون مین سات
دن سے زیادہ اسکی تدبیر مین تاخیر جائز نہین ہے اور جاڑون مین دس سے زیادہ درست نہین۔ اور جسقدر جلد تدبیر کرین اوتنا ہی بہتر ہے اور
اوتنا اوسیقدر آفات کے عروض سے دوری رہیگی اس اہتمام اور بسرعت درپے علاج کے ہونے کے اسباب مین سے ایک یہ بھی سبب ہے
کہ اور ہڈیون سے اسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور شے ہے بہ نسبت تمام بدن کے ہڈیون کے اس لیے کہ اور مقامات کی ہڈیان اکثر
مواد فقط بندش سے دور ہوجاتی ہین اور بیٹھ جاتی ہین اور سر کی ہڈی پر بندش اوس قسم کی ممکن نہین ہے اسیواسطے جو شکست ایک مقدار
معتد بہ پر ہوا اوسمین ہڈی کو اصلاح لینی کی ضرورت ہے کہ صدید بقدر حاجت نکلتا ہے یہ بھی ایک ضرر ہے کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے
پیدا ہوگا جس پر بندش بطور ربط حاجز کے ہوئی ہے۔ یعنے وہ بندش ایسی ہے کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہے پس اس مقام سے

ریم پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہونچیگا پھر اوسوقت جسکو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اوسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کریں پھر جب خاص کر
عضو مین صدید پیدا ہوا اوسکا کیا حال ہوگا لہذا اوس ہڈی کو حتی الامکان خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اوسکے التیام اور ملجانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے
تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوف سیلان صدید کا اندر کیطرف نہو ہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کرینگے۔ لیکن واجب ہے کہ قطع استخوان کا
ایک مقام مناسب سے کرین اور مناسب مقام وہی ہے جہان سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برامد ہونے کا اور گمان غالب ہو
کہ ایسی جگہ سے ریم کا برامد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے مین بھی سہولت ہوگی اور جبر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور امالہ کرنے اور ہموار
کرنے کی بھی حاجت نہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عصب سے بعید ہو جیسے یافوخ اسلیے کہ اوسکا وسط منبت اعصاب سے ملاقی نہین
ہے اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہے کہ حجاب کو کسیقدر برودت نہ پہونچنے پائے کہ یہ بہت ردی ہے اور خطرہ اسمین زیادہ ہے اور لطیف
تدبیر کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ نیمگرم روغن ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر حجاب پر کسی طرح کی سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی فقط ظاہر حجاب مین ہوتی ہے
اور اسمین چندان ضرر نہین ہے اور کبھی فقط بوجہ دواؤن کے سیاہی پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح کہ شہد مین تھوڑا اوسکا روغن گل
ملاکر اوس سیاہی کو دھوئین تاآنکہ سواد برطرف ہو جاوے اور بعد دھونے کے اوسی مقام پر دوا رکھی جو پہلے مذکور ہو چکی ہیں اور اگر وہ سیاہی گندہ
حجاب کی خوب جم گئی ہو اور چھوڑانے خواہ دھونے سے نہ چھوٹتی ہو اوس سے ڈرنا چاہیے۔ جسوقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پیدا
کرنے کی ہو خواہ اوسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور یہ امر کچھ مضر نہو خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح
قیح اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ انتظار اوسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اوسیوقت پسندیدہ ہے جہان کہین وہ
جھلی جسکا نام اُم ہے موسوم ہو اوسمین تنگی خواہ ضغطہ پیدا نہو یا اوسمین کچھ گرتا نہو اسلیے کہ اگر اس جھلی مین نخس پیدا ہوگا فی الحال ورم آجائیگا اور
تشنج بھی پیدا ہوگا اور کبھی منجر بسکتہ ہوگا لہذا اس ہڈی کا فی الحال اخراج کردین کہ سکتہ سے نجات ملے اور سکتہ کی بھی زائل ہو کر حسبحال
خود پلٹ آئے اور اگر ہڈی مین سوراخ پڑگئے ہون اسوقت عجلت کا زیادہ موقع ہے۔ اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپڑی شکستہ ہوئی ہو اور
حجاب نمایان ہو اور ورم پیدا ہوا اسکا نام قطرہ ہے اوسمین بھی اسقدر عجلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو
دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہین ہے لیکن اکثر اسکا علاج دوسرے دن سے کرتے ہین کاٹنا ہڈی کا باریک تیشے سے ہوتا ہے جسکا ذکر ہو
ہو چکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کرکے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہین اور سوراخ ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہین کہ ہڈی گو گر کر
ٹوٹ کر گرجاتے ہین اگرچہ اسطرح پر ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہین ہے۔ اسلیے کہ کبھی اگر تھوڑی سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہونچ جاتا ہے
یعنے وہ جھلی جسکا نام اُم رکھا ہے۔ ہان اگر وہ حیلہ جو اوپر ہمنے ذکر کیا ہے کرلین پھر غشا کی ضرر سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے
جو قدما و اطبا نے ذکر کیا ہے اوسے ہم بیان کرلین پھر اوسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کرین۔ قدما نے کہا ہے کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالین اور اسکے
بعد دو چاک سر مین متقاطع و ایانی تا سہ پر کرین اور ایک چاک بہ شکل چلیپا یعنے صلیب کے کرین اور اس چاک کر ہمین ایک چاک تو یہی ہے
جو ضربت اور شج سے پہونچا ہے بعد ازان چاک کے نیچے کی جلد الگ کر دین تاکہ ہڈی کھل جاوے یعنے وہ ہڈی جسکا خالی کرنا منظور ہے۔ پھر اگر اس چاک
کرنے سے خون جاری ہو چاہیے کسی خرقہ وغیرہ سے اوسکو بھر دین اور بند کر دین اور وہ کپڑا سرکہ اور پانی مین ڈوبا ہوا ہو۔ اور اس سے بھی خون
بند نہو خشک کپڑے سے بھر دین اور اوس پر ایک گدی شراب مین ڈوبی ہوئی اور زیت مین رکھین اور گدی کے اوپر پٹی جو اوس
جگہ کے مناسب ہو تا آنکہ دوسرے روز تک اگر کوئی امر تازہ حادث نہو از قسم اعراض ردیہ کے بس مناسب ہے کہ استخوان شکستہ کی تقویر کی

کرین اور تقویر اس طرح پر کرین کہ علیل کو بٹھاتین خواہ اوسے لیٹنے کا حکم کرین جسطرح پر لائق بحال اوسکے ہو اوسکے بعد دونون کان اوسکے کسی صوف خواہ روئی سے بند کرین تا کہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولین اور جب چیتھڑے اور گدی وغیرہ جو جو بندھے ہین اونکو الگ کرین اور مقام ماؤف کو پونچھین اوسکے دو خادم کو حکم کرین کہ چار کپڑونسے مضبوط اوسکو تھامین اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہون اور جو جلد چاک ہو چکی زاویہ قائمہ پر اوسی اور ہر کیطرف کھینچین مراد ہماری اوس جلد سے ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر واقع ہو اگر یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کی بودی اور کمزور ہے خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اوسمین پیدا ہوا ہے اوسکے لیے مناسب یہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جاے اسطرح کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھین اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اوس سے شروع کرین اوسکے بعد باریک آلات کا استعمال کرین اوسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے شعریہ نام رکھا ہے اونسے کام لین اور ہڈی اوبھارنے اور چن لینے مین نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرماین تا کہ سر مین کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اوسکے یہ ہے کہ پہلے برمہ وغیرہ سے سوراخ کرین لیکن شرط یہ کہ وہ برما زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہین کہ اونمین کسی مقام مین مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہے کہ اوس مقدار معین تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہین اور وہی فرونی صفاق اور پردہ تک پہونچنے کو مانع ہوتی ہے ۔ پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ مین گڑھا پیدا کرین اور اوسے اوکھاڑلین اور ایک ہی مرتبہ نہ اوکھاڑین بلکہ تھوڑا تھوڑا پھر اگر ہمکو ممکن ہو کہ اونگلیون سے اوس ہڈی کو اوکھیڑلین اس سے بہتر کیا ہے اور اگر نہ بن پڑے تو موچنے سے اور چمٹے سے خواہ اور کسی آلہ سے اوکھیڑین ۔ مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہون اور اونمین فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہو تاکہ قعر استخوان داخلی سطح کی ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کی بیچ کسیقدر جگہ ایسی باقی نہ رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اوسمین سوراخ نہ ہونے پائے اور اسیواسطے واجب و ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جاے اور یہ بات بدون اسکے نہین ہو سکتی ہے کہ مقدار برمے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے مین چند قسم کے برمے کا استعمال کرین جہان جیسا موقع ہو اور اگر شکست اونہین مقامات مین ہو جو اثناے استخوان ہین یعنے جو مقامات ہڈی کی درمیانی مقامات کے ہین اوسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ اثناے استخوان مین ہون فقط تا کہ جس وقت ہڈی کو کھینچین مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کرین مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اوسے درست کرین اور یہ کہ اون بذریعہ سوہن کے دور کرین خواہ کسی اور رانپی وغیرہ آلات آہن سے جو اسکام مین مدد دیسکتے ہین ۔ لیکن اوسی آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھین جو حجاب اور صفاق کو چھپا دے اور اسکا اثر چھیلنے مین اوس پردہ وغیرہ تک پہونچنے نہ پاے اور اس کے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ رہے اگر پھر کوئی ٹکڑا خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہ جاے خواہ کیا اور شظیہ اوسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اوسے نرمی سے نکالین بعد ازان علاج بذریعہ فتیلہ یعنے بتی اور مرہم کے کرین کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہے ۔ جالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھود ڈالے اور کوئی جزو استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اوس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے جسمین گھنڈی خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور تیر جانب اوسکی بطرف طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اوسکی جو بشکل دانہ مسور کے گول ہے صفاق پر اوسکا زور ڈال کر چاک کرنا مناسب ہے اور اوسی گول مقام کے اوپر ہتھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی ایسی ہو جس سے کام بآسانی بر آمد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس ہتھوڑی وغیرہ سے ٹھونکین اور سر کی ہڈی کو قطع کرین جب ہم یہ تدبیر کرینگے

چیزین ضروری ہماری کرنے والی ہین سب سے ہمکو فراغ حاصل ہوگا اور جو جو احتیاطین ہمکو پردہ کی بچاو مین ضروری ہین سب کا حصول ہو جائیگا
اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہوگا اور نہ معالج کو پاینگی اور اونگھ آئیگی۔ اسلیے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آلہ کے
جیسے ہم شکل مسور کے کہہ چکے ہین سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات بر طرف استخوان سر کے پڑین سب اپنا فعل کرینگے اور کسی طرح کی ایذا پیدا (نہوگی)
اسکی وجہ یہ ہے کہ آخر شکل مستدیر حد ہی کے ناخن گیر خواہ رکھانی وغیرہ سے پیچھے کیطرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جاویگی اور اس آلہ کے سوا
اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہین ہے کہ جس سے باسانی یہ ہڈی کٹ جاے اور اوکھڑ کے الگ ہو جاے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کرسکتا ہے
جو علاج بذریعہ آری اور جو بیفیدوس کی ہوتا ہے تازہ اور حال کے اطبا اوسکی مذمت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ردی ہے اور قول اور راے ہماری
استخوان سر کی ہڈی مین ہے جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہو جاے اور یہی علاج جمیع انواع کسر مین پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہو اگرچہ بعضے
اس علاج کو ذکر کرکے غیر شق کے واسطے اوسکو ذکر کیا ہے حکیم بولس اور جالینوس نے یہی کہا ہے اور ہماری تعلیم اونسی اول مرخاص مین کہ ہے اور بیان کیا ہے کہ مقدار
کی کسیقدر توڑنی مناسب ہے یہ ہے جسقدر ہڈی کی قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اوسکے تعین یا اسطرح سے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی شقشقت
اور ریزہ ہو گئی ہو اوسکا نکالنا ضرور ہوتا ہے۔ خواہ جتنی مقدار مین تمدد پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ وضع شقوق مین امتداد
کثیر ہوتا ہے اوسوقت مناسب نہین ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالین اور دور کرین اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کچھ ضرر نہین
ہوسکتا اگر اور سب افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہون پھر بعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور نزع وغیرہ کے
ایک کپڑا کتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل مین بھگوکر زخم کو چیر کر زخم پر رکھین اور زخم کا مونہ اوس کپڑے سے
بند کردین۔ پھر ایک کپڑا دو تہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اوسپر رکھین تاکہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور
بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے چوڑی پٹی کے ذریعہ سے بندش کرین لیکن بندش اوسیقدر کرین جسقدر گرفت کرلے اور جو کچھ
زخم پر رکھا ہے اوسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اور اوسکے بعد جو تدبیر خارجی مسکن التہاب ہو اور صفاق پر ورد او دیہ یا لبسہ کا جنکو اودیہ انہائی
کہتے ہین استعمال کرین تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو دور کردے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اوسکا استعمال کرین پھر شلار روغن گل سر (؟)
اوپر سے ٹپکایا کرین اور تیسرے روز اس بندش کو کھولین اور مقام ماوف کو پونچھین اور جو علاج گوشت کے اوگانے مین جلد موثر ہو اوسکا
استعمال کرین اور بعض اوقات مین ہڈی چھیلتے بھی ہین اگر اوسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت
جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہین اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج مین مذکور ہوتی ہین اون سب سے علاج کرسکتے
ہین۔ حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق سر مین بعد علاج جدید کے ورم حار بھی عارض ہوتا ہے تاانیکہ ثخن استخوان سر کا بلند ہو جاتا
ہے اور ثخن جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ملندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے —
اور اکثر ایسے لوگون کو امتداد اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہین اور یہ اعراض آخر کو نوبت
بمرگ مریض پہونچا دیتے ہین ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر مین یا بوجہ اونچے ہو جانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل
اور گرانی قبائل یعنے آگے کیطرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ برودت اور کثرت طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ
سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اوسکا سبب بھی واضح ہو اوسوقت اس مرض کو قطع
کرنا چاہیے اور جلد اوسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اوسکا پوشیدہ ہو اوسکے ازالہ مین کوشش تار کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

مانع نہ ہو فصد کسی رگ کی رگہاے سر سے کرینگے اور طعام اور شراب مین کمی خواہ وہ تدبیرات جو اورام حارہ کے لائق اور مناسب ہین
جیسے تنطیل روغن گل سے خواہ ایسی پانی سے جسمین خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہوا اور ضماد جو دقیق شعیر اور آب گرم
اور روغن گل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صوف مین چربی مرغ کی لگا کر تطبیب سر کی اوس سے کرین اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب
بھی اوسی سے کرنی چاہیے۔ اور کانونمین کسیقدر ایسی روغن جو تسکین حرارت کرین ٹپکانی چاہیئین اور علیل کو آب گرم مین کسی محفوظ جگہ مین
بٹھاتے اور مالش کرین سا اگر ورم گرم کو بہت مدن گذر جائین اور دواے مسہل کے پلانے سے کوئی مانع نہو مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے کہ
بقراط نے اسکی اجازت دی ہے۔ حکیم فولس جو احتیاط مین مشہور ہے اوسنے کہا ہے کہ اگر صفاق مین سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط
صفاق کے سطح مین ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اوسے چھوڑ ڈالین خواہ کوئی اور حیلہ او تدبیر کرین اسلیے کہ سیاہ
رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہے۔ اوسکے واسطے فقط یہی کافی ہے کہ شہد ایک جزو اور روغن گل تین جزو دونون کو ایک کپڑے مین
لگا کر صفاق پر رکھین اور اگر سیاہی صفاق بذات خود یعنے آپ ہی آپ پیدا ہو اور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ اور علامات ردی
بھی ہون اوسوقت سلامت مریض سے یاس کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ ایسی سیاہی فناء حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے
کہ اب حرارت اصلی باقی نہین ہے۔ مین نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہین جنکے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد اونکے سر کی ہڈی اڑتی ہوئی
نکالی گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یافوخ مین چوٹ لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کے
نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہین ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ گزند پہونچا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح
اور سالم رہے تھے۔ جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور
زیادہ تھی۔ مین نے اوس ٹوٹے ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر کسیقدر استخوان یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اوسی غرض سے جو اوپر کے
بیانات سے معلوم ہو چکی ہے۔ بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا **لحی کا ٹوٹ جانا** لحی جمع لحیہ کی ہے اور
مراد اوس سے وہ ہڈی ہے جسپر داڑھی کے بال اوگتے ہین۔ عالم فن جالینوس کہتا ہے اگر اندر کیطرف نہین ٹوٹتی ہے اور دو ٹکڑے نہین
ہوئے ہین اوسوقت اگر داہنی کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہے بائین ہاتھ کی سبابہ اور وسطی مونہہ مین علیل کے داخل کرکے اور اگر بائین
طرف کی لحی ٹوٹ گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونون اونگلیان داخل کرکے ضمی اور تحدب کسر باہر کیطرف اوٹھائین۔ اور دوسرے ہاتھ سے اوسکو
سیدھا کر دین اور برابر کرین اور برابر ہونے کے بعد شناخت اوسکی ہمواری کی یون ہوتی ہے کہ جو دانت اوس ہڈی پر واقع ہین وہ سب
درست اور برابر ہو جاتی ہین اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جائین اوسکو درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہین ایک تو کھینچے اور ایک
گرفت کیے رہے اور طبیب اتنی دیر تک صبر کرے کہ دونو ہڈیان درست ہو کر ملجائین اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور جتنے دانت [illegible]
ہین خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہین اونہین باندھ دینا لازم ہے۔ پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کونا اور نوک گڑتی اور چبھتی
ہو اوسوقت چاک کرکے اور جگہ اوس نوک کی نکالنے کے بنا کر کرچ وغیرہ کو نکال لین گے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اوسے چاک کو درست کرکے
سی دین کے اوپر گدی اور پٹی جو ممکن ہو باندھین اور جو دوائین ملحم اور جوڑ درست کرنے والی ہین بعد ہڈیون کے اپنی اپنی جگہ پر درست
بیٹھ جانے کے استعمال کرین۔ اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اس مقام کی بندش اسطرح سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ نقرہ لحیہ پر رکھکر دونون
کنارے پٹی کے دونون کانون پر لاکر لحی کے کنارہ پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارہ سے لاکر پھر نقرہ تک واپس لائین اور پھر وہان سے

لمی کے نیچے رخساروں پر لاتی ہوئی یافوخ تک پہونچائیں پھر اوسی نقرہ کے نیچے لیجائیں اور ایک دوسری پٹی پیشانی اور سر کے پیچھے رکھیں تاکہ سب
پھیرے بندش کے خوب لپٹے ہیں اور کھسکنے نپائیں اور ایک سبک جبیرہ بھی اوسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونوں طرف کی لمی اوسکی سب ٹوٹ
جائیں چاہیے کہ اونکو ہاتھوں سے خوب کھینچیں اور جب دونوں برابر ہوکر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی دیکھیں
کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہیں یا نہیں بیٹھے اور ثنایا یعنے جو دو ہرے دانت ہیں اونکو سونے کے تاروں سے باندھ دیں تاکہ جس قدر کی ہمکو
بندش کی ہے اور جس طرح پر درست بیٹھنا چاہیے اوسمیں لغزش نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور وسط رباط کا قفا پر
رکھکر اوسکا سر اکنارہ لمی پر لائیں اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دیں اور بولنے اور کلام کرنے سے اوسے باز رکھیں اور غذا اوسکی حریرہ تجویز
کریں اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسی طرحکا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالیں ہاں اگر ورم گرم عارض ہو اوسوقت نطول
اور ضماد سے غافل نہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ اونسے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہو استخوان فک یعنے لمی
اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہوجاتی ہے اسلیئے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اوسمیں مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے
اسی وجہ سے بھر جاتی ہے کسر انف یعنے ناک کا ٹوٹ جانا ناک کی اوپر کیطرف ہڈی ہے اور نیچے کیطرف غضروف ہے اور اس غضروف
مین کسر عارض نہین ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنے کوفتہ ہوجانا اور چپٹا ہونا جیسے مقرطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے
اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جاتا ہے ۔ اور اوپر کی طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک میں اگر صدمہ کسر کا
پہونچے اور کچھ اوسکی اصلاح نہ کیجائے آخر کو کبھی خشم یعنے بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی ہوکر سخت ہوجاتی ہے اور اوسی کجی اور
سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہین ہوسکتی ہے لہذا واجب ہے کہ بروز اول اوسکے علاج اور درستی مین کوشش کریں اور دس دن تک
اوسے مہمل نہ چھوڑیں ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست یعنی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جائے خواہ اونہیں مقامات
مین پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اوسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنے سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اوسکی
ناک مین داخل کریں اور مقام انتہائے خیاشیم تک وسے پہونچائیں اور ہاتھ سے اوسکو تھامے رہیں اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست
کریں تاآنکہ اپنی جگہ پر ہموار ہوکر بیٹھ جائے بعد ازان فتیلہ کے داخل کرنےمین بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور یہ فتیلہ ایسا ہو
جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں نتھنوں میں
داخل کریں گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر پر کی جڑ بھی رکھ دیتے ہیں تاکہ خوب سیدھا
اور درست ہو اوسکے بعد ضماد کریں ضماد کا پھاہا اچھی طرح چپکا دیں اور فتیلہ کو جبتک خوب درستی نہ آجائے باہر نہ نکالیں اور جب تک
استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہو باہر نکریں ۔ ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نچاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہان اگر اوس مقام پر
ایک قسم کا کوز اور کوبڑ شکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اوسکو بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا
ہوتی ہے اوسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے ۔ اور اگر شکست ناک کی اجزائے زیرین مین عارض ہوئی ہو تو اونگلیوں سے اوسکا
درست کردینا ممکن ہے مثلاً دونوں ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونوں کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت مین ورم حار عارض ہو
مرہم داخلیون کا استعمال بہت مفید ہے کہ اوس سے ورم مین تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برابری بھی محفوظ رہتی ہے
اور بقوت درستی پر قائم رہتی ہے ۔ اسیطرح جو دوا مرکب او زریت اور سفیدہ اور روغن گل اور آرد سے بناکر اوسپر چھڑکیں خواہ بطور ضماد کے

اوسپر لگائین اور اگر کسر بطور مرض کے عارض ہوئی ہو اور پاس پاس کردیا ہو اوسکے بعد ممکن نہین ہے کہ ناک پھر اپنی حال پر عود کرے بدون اسکے کہ جسقدر ہڈی مثل بھوسے کے ہوگئی ہے اوسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کردین اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کرین اور اگر غضروف مین زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو پھر اوسکو برابر کردینا چاہیے اور بعد ازان پٹی وغیرہ سے باندہ کر درست کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہوجاے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندش صفحہ گردن سے اوسطرف جدھر کجی ہے باندھین آسانی بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی ہے کہ حاشیہ کا کپڑا جو مضبوط ہو خواہ طول جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اوسکے دونون کنارے سریشم ماہی خواہ سریشم گاو سے یا گوند خواہ اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کرکے ناک کو اوس کنارے پر چسپان کرین جدھر جھکی ہوئی ہے اور جب لگ کر خشک ہوجاے ناک کو جبراً قہراً اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اوسکی اسی دوال خواہ نوار وغیرہ کو کھینچکر ایسی طرح اسکا دوسرا سرا چپکائین کہ وہ کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اوسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کیطرف لاکر ٹھہرا دے پھر اوس ضماد وغیرہ کو لگائین **چنبر گردن کا ٹوٹ جانا** چنبر کی شکستگی کبھی بوجہ کسے اوٹھانے سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضربت شدید پہونچے اوس سے ترقوہ ٹوٹ جاتی ہے باانیہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کی جبر اور درستی کی تدبیر مین قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ نزد استخوان سینہ کی کوفتہ ہوا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ راس عضد نیچے کیطرف کم اوترےگا اور ترقوہ بیچ سے آدھا ہوجاے گا علیل کو ایک کرسی پر بٹھاکر ایک شخص اوس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہے اور اوسی طرف خارج سے کھینچے اور اوپر کیطرف بھی کھینچے اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طبیب اپنی اونگلیون سے درست کرتا رہے جہان جہان اونچا ہوا اوسے دبادے اور جہان نیچا ہوگیا ہے اوسکو اوٹھادے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو بغل کے نیچے ایک گیند سا جو چیتھڑون وغیرہ کا بنا ہو رکھکر مریض کو اوس سے دفع کرے تا اینکہ پسلیون تک اوسی گولے کو لائے کہ ایسی تدبیر جسقدر کھینچنا مطلوب ہے حاصل ہوگا اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کیطرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اسلیے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہے اوسوقت بیمار کو چت لٹاکر اوسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ڈالین اور دبائین تا اینکہ استخوان ترقوہ اونچی ہوجاے پھر اوسکو برابر کرین اور اونگلی سے اوسکو درست کرین پھر اگر ہاتھ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہوگا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اوس جگہ چبھتی ہین واجب ہے کہ اوس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کرچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام مین نرمی زیادہ ملحوظ رہے اگر وہ کرچ خواہ نوک نیچے زیادہ اوتر گئی ہے تاکہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جاے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ ہو ہڈی کے نیچے رکھدینا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ ڈالنا چاہیے۔ پھر اگر ورم گرم عارض نہ ہو چاک کی مقام پر ٹانکے لگانے اور اوسکا التحام اور ملادینا درکار ہے اور اگر ورم عارض ہوگئی وغیرہ روغن مین ترکرنا چاہیے اور اگر سرا بازو کا بوقت ٹوٹنے کے ہمراہ ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کیطرف اوترا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکائین اور بطرف عنق کے اونچا کرین اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کیطرف مایل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے اسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جسکے ترقوہ مین صدمہ کسر کا پہونچے اوسے چت لیٹنا بچاہیے بلکہ بیٹھے کے لیٹا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینہ بھر سے کم مین ترقوہ درست ہوکر استواری پاتا ہے جو پٹیان بندش کی مقرر ہین اونکے بیان مین اطبا نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کیطرف سے جدا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے

متصل ہے اور سینہ سے جدا نہین ہے اور اسیوجہ سے اوسکو اسطرف سے حرکت نہین ہے اگرچہ باہر سے ضربت شدید پہونچے
اور جدا ہوجاسے پھر فوراً اوسی طرف برابر ہوجاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اوسوقت مفید
ہوتا ہے۔ لیکن جو کنارا اوسکا بہ طرف شانہ کے ہے اور اوس سے جدا ہوجاتا ہے وہ کنارا زیادہ نہین اوترتا ہے اسلیے کہ عضل
جیسکے دوسرے ہین اس کنارہ کو اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ایضاً سر اشانہ کا بھی اوترنے سے روکتا ہے۔ ایضاً ترقوہ حرکت
شدید نہین کرتا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسی واسطے ہوئی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اوسکو پھیلا دے اور اسیواسطے تمام
حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کے واسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اوترجاے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو ان
قبیل ہو اوسکو برابر کرکے اپنی جگہ داخل کرتے ہین اور پٹی ہاتہ سو اور گدی بہت سی جو اوسپر باندھتے ہین وہی ہوتی ہین جو
منکب کی علاج مین بھی مفید ہون کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے ٹل جاے اور اوسے پھر بٹھانا منظور ہو اس مراد کو
بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کرتے ہین۔ چونکہ وہ استخوان غضروفی اور لاغر اندام متین
گندہ اور غلیظ ہوجاتی ہے اور جب اپنے مقام سے اوترجاتی ہے نا تجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا جدا ہوگیا ہے اور اپنے
مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر اشانہ کا اوسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہ سے
منتقل ہوا ہو اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آتا ہے کہ اوسمین گڑھا پڑ گیا ہے۔ گر طبیب ہوشیار کو چاہیے اونہین علامات اور دلائل
پر بنا کرے جو آیندہ مذکور ہوتے ہین **کتف کا ٹوٹ جانا** شانہ مین جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بیشتر
وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہین ہدف آفت کسر کے رہتے ہین اور جب کوئی شے انمین سے ٹوٹ
جاتی ہے بذریعہ لمس کے اوسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتہ کے چھونے سے اوس جگہ کوئی شے گڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر
اکثر ان چیزونمین شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اوسکے خشونت اور کھُردراپن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے
دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور چبھنا اور رگڑنا کسی شی کا اگر یہانتک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت بہت
نہین ہوتی ہے کبھی یہی چیزین ٹوٹ کر اندر کیطرف مائل ہوجاتی ہین اوسکی علامت تقصع ہے کہ اوس جگہ شکل پیالہ کی پیدا
ہوتی ہے اور حقیقت سے کھٹکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنین اور اوسی مقام
خاص کو متصل کان کے لیجائین جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جو ہاتہ اوس عضو مین داخل ہے یعنے جس ہاتہ کا وہ
شانہ ہے اوسمین خدر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے علاج اسکا تلطیف تدبیر اور درنگ اور تامل کرنا اس بات مین
کہ آگے سے اوسکو جلدی نہ ہٹائین اور برابر کرنے مین جلدی نکرین۔ اور کبھی محاجم یعنے پچھنون کے بھی حاجت ہوتی ہے
میرے گمان مین یہ احتیاج اس نظر سے ہے تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط ضرور بھی ہوجاتی ہے
کہ مادہ جمع نہونے پاے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اوسکا دفع ہوجاتا ہے۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جاتین اور
اونکے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنے چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اوسکا اخراج کردینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگہ سے
ہٹی ہوئی ہون اوسوقت اونکو برابر کردینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کرو جو ترقوہ کی بندش مین
بکار آمد ہوتے ہین لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اوسے دوسری کروٹ سونا لازم ہے جسمین دباؤ ٹوٹے ہوے

شانہ پر نہ پڑے استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا قص جسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہے اور فقط ہڈی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اوسکی ساتھ نہین ٹوٹتی ہے۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت یعنی جدا ہونے کی شناخت یہ ہے کہ چھونے اور ٹوٹنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور دونون جزء اوسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے ہین اور درد مین بھی امتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت یعنی ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکی وجہ سے اعراض ردی اور مہلک عارض ہوتے ہین جیسے ضیق النفس و سرفہ خشک اور بیشتر ایسا علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ مین تعفن بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ان بیماریونکا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کیطرف جھک جاے اوسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ بوجہ کسر کے چھپ جاے اور اگر ٹوٹ کر پسلیون مین گھس جاے اوس پر وہ پٹی مستعمل ہوگی جو صوف سے مستدیر اور گول بنائی ہو اور نیچے اوسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جاے کی اوسکے بعد دونو پٹیون کو سرے آپسمین ملاے جین گے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے **پسلیون کا ٹوٹ جانا** سات پسلیان جنکو صادقہ کہتے ہین اور اصلی وہی ہین اونمین کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونون طرف سے اور اضلاع کاذبہ مین چونکہ ان چھوٹی پسلیون کے اطراف اور کنارہ دوسری جانب کی شراسیف کی غضروفات واقع ہین چنانچہ فن تشریح مین بیان ہو چکا ہے لہذا اون اطراف کو سواے رض کے کسر کبھی عارض نہوگا۔ پسلیونکا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور لمس مین پوشیدہ نہین رہتا ہے اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کیطرف پسلی جھک گئی ہو اور اوسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی لازم ہے کہ مجبر اور درست کار اوسکے درست کرنے پر جرأت نکرین اور اوس پر ہاتھ نہ ڈالین اس خاص طور پر کہ اوسے باہر کیطرف کھینچین اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہین بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت مین منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ حیلہ بدون محاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف کھنچا ہو جاے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہے وہ مخفی نہین ہے پھر اوسکے ساتھ نرمی کیجاے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے کچھ خوف کی بات نہین ہے لیکن کبھی علیل کو غذای نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہین تاکہ اوسکا پیٹ پھول کر نفخ اور کسر مین مدافعت پیدا ہو اور اوسی وجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ آے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات مین ایسی ضروری ہوتی ہے کہ بدون اسکے چارہ نہین ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے۔ بعض کاملین فن جبر نے کہا ہے کہ موضع شکست کو ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم مین ڈبو یا گیا ہو اور اوسی کی گدیان پسلیون کے بیچمین رکھین جاتین تاکہ جگہ بھر جاے تاکہ بندش درست ہو سکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھر پھر کر لاے جاتین کچھ نادرستی پیدا نہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی بندش مین ہم نے کیا ہے بعد بندش کے صبر کرین جیسے شوصۃ کے مرض کے علاج مین صبر کرتے ہین اور اتنا صبر کرین جسکا کہ عضو شکستہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی امر شدید ہمکو درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہو ٹکڑا چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اوسوقت جلد کو چاک کرکے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اوسکے نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہے رکھین تاکہ صفاق بوجہ چبھنے ہڈیون کے باہر نکل نہ آے پھر اگر ورم گرم عارض نہو جائز ہے کہ جہان جہان چاک کیا ہے سب کو جمع کرکے علاج کرین مرہم سے

اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن میں ڈوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دیں اور علیل کو غذا دیں اور تسکین ورم کا علاج
کریں اور جس کروٹ اوسے آرام اور چین ملے اوسی کروٹ اوسی لیٹا رہنے دیں کسر کی وجہ سے جو جو حوادث پیدا ہوتے
ہیں جو جو امور خرزات سینے گردن میں بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہیں اونکی تفصیل یہ ہے کہ خرزات کی استدارت میں کبھی بعض
عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں اور کسر ان گردن میں بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی
جھلیاں بچور جاتی ہیں بلکہ خود نخاع میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کی صفاق میں اور خود نخاع میں غضہ پیدا ہوتا ہے عصب
کو بھی گزند اور الم پہونچتا ہے اور تابع اس الم کی موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کے گرہوں کو پہونچے لہذا واجب ہے
کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جائے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اوسکی خبر بیان کر دی جاوے پھر اگر کسی کی تدبیر ممکن ہو
اور استخوان موذی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکیں اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین اور آرام
حارہ میں حاصل ہوتی ہے کریں اور اگر کسی قدر بقیہ کرپاکی او نچے اجزا میں سے باقی رہجاوے یعنی وہ جزء جسکا نام شوکہ ہے اوسکو فوراً
نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے اونگلیوں کے نیچے بروقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلیے کہ جو ٹکڑا الگ ہو جاتا ہے اوسکو
حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کر کے جلد کو نکال ڈالیں اور اسکے بعد ٹانکے لگا کر
درست کر دیں اور دوای ملحم کا استعمال کریں اور اگر استخوان کاہل یعنی دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک
ٹوٹ جائے چاہیے کہ بائیں ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈالکر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کریں و اپنے ہاتھ سے تا اینکہ اپنی جگہ
درست بیٹھ جاوے پھر اگر ہمکو معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اوسکو بھی چاک کر کے نکال ڈالیں بعد ازاں
جو بندش لائق مقعد کے ہے اور جو علاج اوسکے موافق ہے استعمال کریں عضد کا ٹوٹ جانا استخوان عضد جب ٹوٹ
جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسیواسطے وہی تدبیر واجب ہے کہ رو کسر میں کیجاتی ہے یعنے جس تدبیر سے ٹوٹی
ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کیطرف پھیری جاتی ہے اوسی طرح کی تدبیر یہاں بھی چاہیے اور ہاتھ سے تانتے تانتے
خوب برابر کرتے رہیں تاکہ بخوبی درست بیٹھ جاوے اور بندش اسکی زیادہ اشد صاعد سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کریں اگرچہ
انتہا اس بندش کی منکب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اوسکو مضبوط باندہ کر بندش تمام کریں بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر واقع
ہو بعد ازاں ایک پٹی اور ترتی ہوئی باندھیں اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اور اسکے بعد ایک تیسری پٹی
اور باندھیں جو نیچے سے اوپر چڑھتی جاوے اور ہاتھ اسطرح لٹکائیں کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا ہو اور ترا ہو ازاں سے
کہ اسمیں خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھیں اسطرح کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تا کہ مرفق اور عضد کو
حرکت نہ ہونے پاوے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالیں اگر کسر میں
ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی پارچہ کتان سے ہونی چاہیے چار انگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہیں اور ٹوٹی ہوئی بہت
ریزہ ہو چکی ہو اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اسوقت گدی وغیرہ صوف کی بناکر اور روغن مناسب میں تر کر کے رکھیں اور ہاتھ چاہیے
اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دسویں روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہے اور بعد
ازاں مدت کے کھول کر پھر چند روز تک بندش کرنی چاہیے اور بنظر کسی احتیاط کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھولنا

اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگرچہ انجبار اور درست ہونے مین کسیقدر تاخیر ہوتی ہے جبیرون کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس روز برابر چلی جاے اور اگر بنظر حسن اعاد کہ جسمین اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہو اور نہ کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھاتین کہ اوسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اوسی کا تکیہ کسی ٹکڑی وغیرہ پر جو کرسی مین بنی ہو کرنا چاہیے چنانچہ اوسکا بیان مقام خلع مین ہو چکا ہے اور جہان پر بغل کا تکیہ ہو اوس پر کچھ بچھا ہو کہ نرم اور گدگدا ہو جاے اور اوسکے بعد مرفق مین کوئی بھاری شی لٹکائین جو مرفق کو نیچے کیطرف کھینچے جب امتداد مطلوب تک کھنچ چکے برابر اور درست کرین اور اگر فقط عصابہ ہای قویہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر جس جگہ عصابہ کی بندش ہے اوسے چند قوی اور زور آور آدمی لے لے اور پھر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر یہی تدبیر کافی ہے اور زیادہ وقت نکرنی چاہیے اور اگر کسر وسط عضد مین ہو بندش ایسی جگہ کرین جہان سے مفصل اور جوڑ دونون طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا صدمہ واقع ہوا ہو اور بیچ مین نہ ہو اوسوقت بندش کو زیادہ قریب اوس طرف سے کرے جو دور ہو اگر فقط ہڈی کو صدع اور پھٹ جانیکا صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور شگافتہ ہونے کا علاج کرو اور بندش اوسکی مضبوط کرنی چاہیے **ساعد کا ٹوٹ جانا** کبھی دونون نلیے ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ہی کٹ ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا نہین ٹوٹتا ہے اگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جاے بہت برا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور صورت مین برائی نیچے کے گٹے کے ٹوٹنے مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے گٹے ٹوٹنے کے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گٹا دبی سا ہے اور وہی سب بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے اسکا ٹوٹ جانا برا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گٹی پر گوشت نہین ہے پس اسکے ٹوٹنے سے قبح صورت زیادہ پیدا ہو گی ایضاً اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر قابل علاج نہین ہے خصوصاً اگر دونون ساتھ ہی ٹوٹین ـ واجب ہے کہ بروقت گٹی بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو تھیلی کی جڑ پر تکیہ کرین اور ٹیک لگائین اور مقدار بندش کی دریافت کرلین کہ کہان تک بندش کرنی چاہیے ـ اسلیے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے اونگلیون تھوڑا ورم پیدا ہوا ہے خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اوسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور با فراط ہو اوسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے اور جبائر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہین ہے اسلیے کہ جگہ دکھاوٹ کی اور کھلی ہوئی ہے لگاوے لیکن کھپاچین اتنی لانبی ہون کہ تمام کفدست کے برابر پہونچ جائین اور اونگلیون کی جڑون تک گھیرلین بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچون کی کم ہونی چاہیے ـ لیکن اسوقت بھی واجب ہے کہ اونگلیون کی پیوند اور جوڑ سے مس نہ کرین اور جب کھپاچین باندھ چکین اور اوسکے اوپر بندش بھی کر چکین چاہیے کہ گردن سے بشکل فرزی لٹکائین جسکو عوام گل جھنڈا کہتے ہین اور اسکے لٹکانے کی شکل مین اسکا خیال رکھین کہ اگر شکست فقط گٹی کی تحتانی طرف مین واقع ہوئی ہے اوسوقت یہ پٹی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی طول کے برابر ہو ـ اگر ملاقات اسعلاقہ یا زیادہ کی جسمین ہاتھ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب مقام اوس سے جدا ہے اور اسکا سہارا نہین پاتا ہے بالضرور التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جدھر کفدست بالطبع مائل اور جھکتی ہے اوسیطرف جھکنے کی ـ بلکہ واجب ہے کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اوسوقت لٹکانے کی

صورت اچھی ہے کہ مقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونون کنارون سے کفدست کی کم ہو اور مرفق سے اسلیے کہ اگر درمیان
اسکا اوس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا کپڑا نرم اور تعلیق اوسکی ایسی ہو جسمین جھول نہ رہے
اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پائے کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب اٹھائیس دن کے درست ہو جاتا ہے اور شکست
جوڑ جاتی ہے **رسغ کا ٹوٹ جانا** رسغ باریک ہڈی جوڑ کی ہاتھون اور پاؤن مین ہوتی ہین اور کمتر یہ ہڈیان ٹوٹتی ہین
اسلیے کہ سخت ہوتی ہین اور اگر کوئی صدمہ ضربت وغیرہ کا انھین پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہین اور ٹوٹ کر جدا نہین
ہوتی ہین لہذا انکا علاج وہی ہے جو خلع کے ابواب مین مذکور ہو چکا **انگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا** یہ ہڈیان
بھی بہت کم ٹوٹتی ہین بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے اطبا نے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیان ٹوٹ جائین علیل کو ایک
اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جائے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیان ٹوٹ گئی ہین انکو ایک خادم خوب زور سے
کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب انگوٹھے سے اپنے انکو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انگوٹھا
علیل کا نیچے کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہے کہ استعمال رباط کا اوپر کیطرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیان
مسترخی ہو جاتی ہین اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انمین جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجبر ہو جاتا ہے اور مضبوطی پکڑ لیتا ہے۔ اور اگر
کسر کسی ستخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی مین عارض ہو لیکن بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہے کہ اوسپر خاص
بندش جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کرین اور ہتھیلی کو اوسکے ہمراہ باندھین تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر
نہ پہونچے پھر اگر کسر کسی ایک انگلی مین مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اوسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھین اور بیچ
کی انگلیون مین کسر واقع ہو چاہیے کہ دو جانب کی انگلیون کے ہمراہ اوسکو باندھین اور سب کو پے درپے درست کرکے بندش
کرین کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور نہ حرکت بھی زیادہ نہوگی اور جو بات کھپاچون کی بندش سے پیدا ہوتی
ہے وہی اس سے بھی حاصل ہوگی یعنے ٹوٹی ہوئی ہڈیان جو آپسمین بندھین گی بمنزلہ کھپاچون کا کام دینگی **چوڑی ہڈی
اور ورک کا ٹوٹ جانا** کوسنے کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی ایسے
حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کی ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول مین پھٹ جاتی ہے اور کبھی اوسکا حصہ اندرونی اندر
کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کے بعد اوسمین خدر اور تخنن یعنی چھبن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران مین خدر پیدا
پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب اونھین امور کے عارض ہوتے ہین جو عضو مین منکب کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہین۔ جب چوڑی
ہڈی جو عصعص کے اوپر ہے ٹوٹ جاوے خواہ کسی عضلہ مین کو نکل آئے اوسکے درست کرنے مین بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک گونہ
نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اوسکا یہ ہے کہ علیل کو اوسی شکل پر نیم قد کھڑا کرین کہ نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور دو مرد قوی
یکبارگی اوسکی دونون رانین خوب کھینچین ہر ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونون ہاتھ سے
گرفت کرے تاکہ جلدی ہی مدافعت اوس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور پیچھے کیطرف اولٹا گر نہ پڑے اور دونون مجبر دونون کولون
کو بشدت اور بہ قوت استاد دبائین تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائین بعد ازان اوسپر ضماد لگائین بعد ازان ایک توشک خواہ نہالچہ پر
جو کہ پشمینہ وغیرہ کا ہو اور کسیقدر سخت بھی اوسی لٹائین اور یہی تدبیر قریب بصواب ہے شانہ کی علاج مین اگر ٹوٹ جاوے اگر درک یعنی کہنی

کیجانب سے چوڑی ہڈی ٹوٹ جاے اوسکا علاج قریب ہے ہنسلی کے ٹوٹ جانے کی اور واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال بندش پر کرین اور گدیان اور پٹیان بہت درست اور برابر رکھین اور جیسا مناسب بحال اس عضو کے ہے اوسیطرح بندش کرین اور چاہیے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک و سنبھال گدی وغیرہ کی موضع وطی پر ہو **ران کا ٹوٹ جانا** ران جب ٹوٹ جاتی ہے بقوت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد اسقدر کھینچنے کی اپنے ہیئت طبعی پر آتی ہے اوسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب وحشی مین تحدب ہو اور جانب انسی مین تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت مین نظر آتی ہے۔ ران کی بیچ کے ٹوٹ جانیکا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اوسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لین کہ کونسا ٹوٹا ہے اور کون نہین ٹوٹا اور درست ہے اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب مین مذکور ہو چکے اون سب کا اچھی طرح استعمال کرین اور بندش اوپر کیطرف نیچے سے جلے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجاے خود اسطرح جم بیٹھ جاے کہ پھر جنبش نکرے۔ اطبا نے کہا ہے جسوقت ران ٹوٹتی ہے آگے کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ پھر جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ ہڈی چوڑی ہے اسطرف سے از روی خلقت کے اور ہاتھون سے اور پٹیون کے باندھنے سے اور مختلف طور کے کھینچنے سے جو برابر کشش پیدا کرین برابر اور درست کیجاتی ہے۔ خواہ ایک سرا بیچ کا ٹوٹی ہوئی مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر کیطرف بندش کرتے ہین اگر شکست وسط استخوان مین واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہیے کہ ایک نہالچہ ایسا بناتین کہ اوسکے بیچ مین اونی شے مثل نمدے خواہ کمل وغیرہ کے لپیٹین تاکہ اوسکی رگڑ سے گوشت نہ کٹ جاے اور وسط اوسکا عانہ یعنے پیڑو پر رکھین اور اطراف اوسکے سر کے طرف چڑہاتین اور ایک خادم کو سرا لگا دین کہ نیچے جھکا تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے قریب ہو اوسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کے اوپر سے لیجاتے ہین اور اوسکے دونو سرے کسی ایسے شخص کو حوالہ کرتے ہین جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کیطرف کھینچتا رہے اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی گرفت کا طریقہ یہی ہے کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل مونہہ کے بل لیٹا ہوا ہو اور ساق اوسکی دراز اور پہیلی ہوئی ہو اگر ہڈی بوجہ کسر کی چھیتی اور گڑتی ہو اوسے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کرین اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کے اونچی اور بلند ہو گئی ہو اوسکو نکال ڈالین جسطرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل مین لاتین یعنے جیسے باب عضد مین ہمنے ذکر کیا ہے ران کی ہڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دن مین مستحکم اور استوار ہوتی ہے۔ اور ہم قریب کے بیانات مین خبر دیتے ہین کہ اس ہڈی کو پھر بٹھانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہے بعد ازان کہ علاج سابق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے وقت مین دونو رانون کے بیچ مین ایک گولا لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھین جو اوس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے جس صورت سے اور شکل سے اسکو درست کرنا ہے اور جبر معروف سے جیسے ہر ایک گمان کرتا اور جراح جانتا ہے اسکی درستی کرین مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونیکا ہر وقت خیال رکھین اور جب ان پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ان میں جاتی ہے اسوقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھول کر تفتیش حال کرین اور بعد کھولنے کے ورم مین خفت پیدا ہو گی اور متفرق ہو جائیگا جو نطولات ورم کے دور کرنے کی واسطے مخصوص ہین اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے قالب اور برنج جو ہڈی کی لوحین اسطرحکی بنائی جاتی ہین کہ اونمین ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑہا ہوتا ہے تاکہ جہاں وہ

رکھکر باندھین درست بیٹھ جاتین اور پاؤن کیجانب طولمین رکھکر اونمین وجھی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہین اونکی یہ صورت ہے کہ اگر
چھوٹے ہون اور ساق پر پوری نہون بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہون ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا
اور بقدر حاجت سے بڑے ہون مریض کو بیفائدہ تعب اور گزند پہونچے گا علاوہ بران اگر چھوٹے ہونگے تب بھی مریض کو کسی قدر تعب
ضرور پہونچے گا۔ قالب کو لانبے ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ جسقدر حصہ پاؤن کا صحیح اور ماؤف نہین ہے اوسکو حرکت سے باز رکھے جسوقت
اوس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہے اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان
آلات کے بڑی شکست مین ہوتی ہے اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہولین اور کسی طرح کی اور تدبیر کارگر نہو
تب یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہے اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہین ہے خلاصہ
یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوائے تعب اور مشقت کے اور کیا اسمین ملتا ہے اور مناسب یہی ہے
کہ جب تک اور حیلے تدبیرین ہو سکین اسکا استعمال نہ کرین ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور اونچا کرنا اوسیقدر چاہیے جسقدر حالت
صحت مین اوٹھتی اور اونچی ہوتی ہے اور جسقدر پھیلاتی اور سمٹتی ہو بروقت صحت کے اوسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط
اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت مین یہی ہے کہ جہان تک ہو سکے اوسکے پھیلانے کی تدبیر کرین۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جاے کچھ نہ کچھ عرج اور لنگ اوس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہے
اور اگر ٹوٹین ران اور کولہے کے عضل کی منقطع ہو جاتین پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار مین نقصان پیدا
ہوگا **فلکہ کا ٹوٹ جانا** فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہے ہان اکثر اوفتہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو بذریعہ لمس کے پہچانا جاتا ہے
کہ ٹٹولنے مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور جھکانے مین جھٹکا پیدا ہوتا ہے اور قوت لامسہ اوس پر آگاہ ہوتی ہے اور کان
سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اوس سے بھی شناخت کر سکتے ہین کہ اگر مثل حالت سابق کے ہو صحیح ہے ورنہ ماؤف ہے
علاج اوسکا یہ ہے کہ ساق کھینچین اوسکے بعد فلکہ کو اپنی جگہ داخل کر دین اور اگر اجزا اوسکے متفرق ہو گئے ہون پہلے اجزا
کو جمع کر کے پھر اوسی اپنی جگہ داخل کر کے چھاتین پیٹنے اور بھرا ہوا رہے **ساق کا ٹوٹ جانا** اگر ساق کی چھوٹی ہڈی
ٹوٹ جاے یہ انکسار اسلم ہے بہ نسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھکاو بطرف خارج اور قدام
لیکن سامنے کے ہوگا مگر چلنا پھرنا ممکن ہوگا۔ اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جائیگی ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی اور
اگر دونون نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹین گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق
سب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اوسکا میلان نہین ہوتا ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا
بر قیاس معالجہ ساعد کے ہے اور مثل اوسی کے ہے۔ مگر ساق کا ترچھا اور کج ہو جانا اور کوسنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا
مثل انحراف عضد کے نہین ہے بلکہ وہ سیدھی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک مدت تک اوسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جاے۔
اور بہت دنون تک اوسے اپنی جگہ پر رکھا کرین **کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان** ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ
ہے اسلیئے کہ اوسمین صلابت زیادہ ہے اور اوسکے نگہبانی کرنے والی چیزین اوسکے گرد بیشتر ہیئت بنی ہین اکثر جو صدمہ
کعب کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اوتر جاتا ہے اور اوسکی تدبیر باب خلع مین مذکور ہو چکی ہے **پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا**

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اوسکا دشوار ہے اکثر جب ٹوٹتا ہے اسیطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ گرکے
اپنے پاؤن پر ٹیک لگاوے اور اوسی کے بھل سنبھلے کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے
عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون اونہین عضلات مین منجمد اور بستہ ہوجاتا ہے اور یہ امراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور
ارتعاش مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے۔ اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہو اور باہر جلد کے اوسکا حجم
نکل آوے اور اوسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکو دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے
اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہوجاوے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اوسکا شگافتہ ہونا بھی میسر ہوجاتا ہے۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہو چاہیے
اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جاوے چلنا پھرنا اوسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی ہر وقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے اوتنا
درست ہو کر مل نہ جاوے اور کسیقدر کسر باقی رہے۔ ایسا انجبار کچھ مفید نہوگا **پاؤن کی اونگلیان** اگر ٹوٹ جائین اونکے ٹوٹنے
اور اوتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی اونگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجبر اونگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین
کہ روندتے روندتے اونگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین **فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان** اس فن مین پانچ
مقالہ ہین **پہلا مقالہ** اصول اور قواعد کلیہ جو ہکو سموم مشروبہ معلوم ہین اور اونکا تفصیلی بیان اون زہرونکی معالجہ کی جو حیوانی نہین ہین
بیان تمام سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج اونہین سموم کا عام طریقہ سے۔ جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اوسکو
زہر کھلا دے خواہ پلا دے اوسپر واجب ہے کہ غذائین بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین خواہ جنکی بو بہت تیز ہے کبھی استعمال
نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دینے والی اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتی ہین اور جس گھر مین اونکو اشتباہ مسموم ہوجانے کا ہو بروقت
زیادہ گرسنگی اور تشنگی کی ہرگز وہان نہ جائین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر
پیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہوچکا ہے گو دھوکے مین آکر زہر پی لے اوسوقت زہر کو دو عرض اور دو باتین عارض ہوتی
ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین اونمین زہر مدفون اور پوشیدہ ہوجاتا ہے۔ دوسرے عروق وغیرہ بروقت
سیر ہونے کے سب ممتلی ہوتے ہین لہذا اسم کو گنجایش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگون مین بھری ہوئی
ہے اوسمین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے
کھٹکا مسموم ہوجانے کا ہے بنظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال اون ادویہ کا جو دافع
سموم ہین جیسے متروديطوس کہ اوسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہوچکی ہے خواہ معجون طین ارمنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک
سداب کی بیس جزو برگ مذکور اور جوز دو جزو اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزو جدوار بھی اس بارہ مین عجیب النفع
ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور اون دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہو
کہ دو دوائین ہین یا ایک ہی۔ ایضاً تخم شلغم کو چاٹ ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کر ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے۔ اسیطرح جو
شخص اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہو اوسے احتیاط ان سب باتونکی شخص غیر کے کھانے پانی مین فقط نہ ہو بلکہ ہر وقت کی طعام
اور شراب کی اگر اوسمین غیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر مظانہ جو ایک حیوان سمی ہے خواہ رتیلا اور عقرب
وغیرہ کھانے اور شراب مین پہنچتے اور بناتے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوا

اور کبھی جالا بعض کھانونکی تو جتی ہے خواہ بوی شراب کو نہایت دوست رکھتی ہین اور دوڑکر اوسکی طرف جاتے ہین اور کبھی اوسمین گر کر
مرجاتے کبھی مثلاً مٹھو مشک وغیرہ مین سی شراب پی جاتے ہین اور کبھی اوسمین قے کرتے ہین اسی واسطے چھت دار مکان خواہ
سایۂ درخت کے نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اوگتی ہے وہان کے اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے **بیان عام
سموم مشروبہ کا** زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جوہر
جسمانی سے اثر کرتی ہے۔ پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور مثل اوسکے خواہ سوزش اور سخونت پیدا
کرے جیسے فربیون خواہ تبرید بیش از حد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح مین سدہ پیدا کرکے آمد و شد نفس کی
بند کردے جیسے مرداسنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش اور بیل جسکو لوگ ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ
بیش کا گوند ہے یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تلخہ پلنگ یعنی چیتا کا پتا اور ازین قبیل اور چیزین ایسی ہین جو
تمام اجزای جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت بد اور زبون ہین ایضاً بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص کے
اونکی سمیت پہونچتی ہے جیسے ذراریح کہ اوسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہے اور بعض اقسام زہر کی تمام بدن پر اونکا اثر پہونچتا ہے
جو زہر تبدیل مزاج کرکے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچا کر ہلاک ہو ممکن ہے کہ اوسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر
ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہے کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین ٹھہرے حرارت اوسکی بڑھتی
جاے گی اور فعل اوسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اوس زہر کی خواہ جس مادہ کو
اوس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تعریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالضد کرکے اوس زہر کے اثر کو توڑ ڈالین
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج مین ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے خون ہوتا ہے
پھر اوس جگہ جو غالب جانب ہو اوسی کا حکم بھی غالب ہوگا پس اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب مین ہے اور مخدر کی مقاومت کرتا
ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور باین نظر کہ شئے مخدر بدن حار سے اوسکی تلطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ جوہر
دوای مخدر کا بارد اور ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شریانات کو اور اونکا جذب جو بروقت حرکت
انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوای مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوای مخدر کی ابدان حارہ مین شدید ہے خصوصاً
جب خیال کیا جاے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہے شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان
حارہ کے ثابت ہو جاے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اوسکی
قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شرائین مزاج گرم مین جذب اثر بقوت کرتے ہین پس وہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات مین بیان
ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہے کہ قونیون اور میرے گمان مین یہ بیش ہے خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک
کر دیتا ہے اور زرایر ہلاک نہین کرتی ہے اسلیے کہ زرایر کا اثر قلب بعد مدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہے جب خوب بدن ہی
مستعمل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی بعد سوای استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہے اور آدمی کے بدن مین
یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہے کیونکہ اوس کے مسامات وسیع ہین اور حرارت اوسکی شدید ہے اور شرائین
کے حرکات قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین مین کہتا ہون یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی مگر مناسبات جو درمیان قواے فاعلہ اور

قوای منفعلہ کے ہین اونکا بھی لحاظ کرنا ضرور ہے اورکہان سے معلوم ہوا کہ قوتیون مذکوراثر سمیت کا بہ نسبت اوس مزاج عریض یعنے مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے تا اینکہ جب یہ دوا اثر پیدا ہوا اور کوئی مانع اسکے تاثیر کا نہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نہو مثل درار یرکے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوای مزاج کے بلکہ یہ بھی محتمل ہے کہ تیتیون بقیاس مزاج زرزور کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرزور کا وصول مستحیل بہ غذا ہو کر قلب انسان تک مثل قوتیون کے نہین پہونچتی ہے اور مہلک نہین ہوتی ہی پھر بقراط نے ایک عجب بیہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڑھی عورتون نے تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کی کھانی شروع کی اوسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہوگئی کسیطرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرات اسکے استعمال پر ہوگئی۔ مین کہتا ہون کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہی کہ ایک لڑکی کم سن کہ ہندا مین اسقدر زہر کی خوگر کرائی گئی اور ایسا مزاج اوسکا زہر کا اقتدار ہو کہ اوسکے لعاب دہن کو کھائی سو حیوان ہلاک ہوجاتا تھا اور مرغی اوسکے لعاب دہن کے پاس نہین پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ تھی کہ یہ لونڈی حسب ہی بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہوجاے **استدلال اقسام سموم** یہ خاص قسم پر زہر کی کبھی بنظر اون حالات کے کیا جاتا ہے جو بدن مین پیدا ہوتے ہین مثلا بدن مین ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور مغص یعنے پیچ اور مروڑ پیدا ہوتا ہو اور جیسے اندرونی کو کوئی شئے کہائی جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہون دریافت کرو کہ زہر از قسم ادویہ حارہ حریفہ کے ہے مثلا زرنیخ اور سک یعنی سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہی۔ اگر التہاب شدید اور روز روز عروق کا اور بکثرت برآمد ہونا پسینہ کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوای سقوط قوت اور عرق بارد اور غشی کے اور کوئی اثر ظاہر نہو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور بھی قسم نہایت بلون ہے کبھی رائحہ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار بو افیون کی اوس شخص کے جسم سے جو افیون کو پیے خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے مونہہ کی بدبو اوسوقت جب کوئی بدبو زہر پی جاوے جیسے ارنب بحری اور اوسطس اور ذراریح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے بتا دیتی ہی خواہ قے کی بو سے اوسکا پتا لگ جاتا ہی۔ خواہ قے کے مزہ سے اگر مسموم بیان کرے بھی شناخت کر لیتے ہین جیسے مرداسنگ بعد قے کرنے کے آنکھ سے دکھلائی پڑتا ہے اوراسیطرح زنگار اور خون بستہ اور شیر بستہ اور اسیطرح افیون بذریعہ آنکھ کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری لو ضفدع بذریعہ رہوکت **علامات ردی کا بیان** جسوقت مسموم پر غشی طاری ہونی شروع ہوا اور دونون حدقۂ چشم اولٹنے پلٹنے لگین اور سیاہی آنکھ کی غایب ہوجاے پھر اوسکے بچنے کی امید نہین ہے اسیطرح اگر آنکھیں سرخ ہوجایٔن اور زبان باہر نکل آۓ اور نبض ساقط ہوجاے اور پسینا ٹھنڈا نکلنے لگے علامت زبون ہے اور ایسے وقت مین بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ** کا شی زہر خوردہ کے علاج مین ہر گز کمی چاہیے اور جہان تک ہوسکے بہت جلد خبرگیری کرین جسوقت دریافت ہوا اوسیوقت مشغول بعلاج ہون اور سمیت زہر کی بدن مین پھیلنے سے پہلے اوسکا تدارک بہت مناسب ہی۔ آب نیم گرم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلا کرتے کرائین اور قے کرانے مین مبالغہ

ہین بمقدار کثیر ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا مین کبھی بذر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت مین حضض اور تخم
اور بھی داخل کرتے ہین اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جاوے اوسکی مقدار کثیر ہو یعنے بہت سی غذا
اور بہت سا پانی قے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر بالفرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول
اور مشروب سے ٹوٹ جائیگا اور اوس زہر پر یہ چیزین غالب آجائینگی اور جب قے ہوچکے اور جسقدر ممکن ہو اوس سے قے کرادیجاے
اوسکے بعد بہت سا دودہ پلانا چاہیے کہ دودہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اور اگر دودہ پلا کر پھر دوبارہ قے کرائین ۔ ایضاً اگر جوشاندہ تخم
خطمی اور شلغم ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اور اوسکے بعد دودہ کا استعمال
اجود ہے ۔ مسکہ کا استعمال دودہ کے استعمال سے بہتر ہے ۔ ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیرین اور چربی پگھلائی
ہوئی اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہے کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کرین خصوصاً اگر اعضای اسفل کیطرف
کچھ اذیت زہر کی اوترتی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب وپر کیطرف خواہ نیچے کیطرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ ادویہ مقیی
اور مسہل کا استعمال کرین اور دودہ کے پلانے سے غفلت نکرین اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ اوسے
بھی استعمال کرین کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتدای امر مین اسکا استعمال
کیا جاے کہ زہر کو بجنسہ نکال ڈالتی ہے نسخہ تریاق طین مختوم کا حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ایرسا یعنے بیخ
سوسن دو مثقال اور سب کو زیت مین معجون کرین مقدار شربت کی مقدار ایک بندق کی یعنے بقدر ریٹھہ کے ایضاً حب
بلسان زوفای خشک تخم لفت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دار فلفل وج ترکی انیسون تخم کرفس صحری قطر اسالیون
زیرہ کرمانی بزر البنج ہر واحد سے چار درخمیات سنبل الطیب فقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات سلیخہ اٹھارہ درخمی حماما بیس درخمیات
شہد مین معجون کرکے شراب باقلای رومی کے ہمراہ استعمال کرین اگر تنہا گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرین جب بھی وہی اثر
پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلادین زہر کو براہ قے نکالدیتا ہے ۔ منجملہ
کے یہ بھی دوا ہے عصارہ فراسیون عصارہ برگ نے ناردین تخم گزر جند بیدستر بنق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک وقت والسبو
بہت محمود ہے کہ شورہ خواہ لونا بقدر چار درہم پلائین اور روغن مرو ایک درہم شراب شیرین کے ساتھ اور اگر بعد قے کرنے کے
التہاب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہوا پلائین اور پھر قے کرائین اور اچھی طرح حفاظت کرین کہ مسموم
سونے نہ پاے اور نہ اوسکی سانس ڈھیلی خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتھ پاؤن مین سستی نہ آنے پاے اور اوسکے گرد شور و غل برپا
رکھین مثلاً ہتھیار کھڑکھڑائین خواہ اور چیزین کھٹکھٹائین جب صورت حال بخوبی کھلجای اور زہر بخوبی پہچان لیا جاوے پھر علاج
اوسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کے باب مین مذکور ہوتا ہے ۔ واضح ہو حقیقت حال کا دو صورتون سے ہوتا ہے پہلی صورت
یہ ہے کہ دریافت ہوجاے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت
کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقطعات حادہ کی ہے اوسکا علاج دودہ اور گھی اور فالودہ پلانا چاہیے اور روغن بادام اور روغن زرد وسمی بنایا
گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اوس سے بنا کر استعمال کرین ۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم اسہلیت کی ہے اوسوقت
تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کرین لیکن یہ سب چیزین برف مین سرد کرکے استعمال کرنی چاہیئین اور

اعضاء رئیسہ پر ضماد طحلب وغیرہ کا لگائیں اور ہر وقت اوسکو سرد کرتے رہیں منجملہ اون چیزون کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتی ہیں گاے کا دہی
سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دیں اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اوسوقت تریاق اور دواء حلتیت دواء المسک
مسک اور فادزہر کا استعمال کریں شراب خالص میں اسیطرح ثوم یعنی لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جوہر
روح کو مضر ہے اوسکا علاج مثرودیطوس اور تریاق اور دواء المسک اور فادزہر سے کرنا چاہیے اور رب اللحم اور شراب کا استعمال کریں اور
خوشبو ہر لطیف کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جسمیں رہتا ہو وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبو دار پہنائے جائیں اور
چھینکیں سپیدہ پے در پے واقع کریں اور فم معدہ کی مالش کیجاے اور اوسکے مونہہ میں ہوا پہونچنی چاہیے اور بال کھڑے جائیں۔ لیکن اگر قسم
زہر کی بعینہ دریافت ہو جاے پھر علاج خاص اوسی کا کرنا چاہیے چنانچہ ہم تفصیل بیان کریں گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا سموم کو پلائی جاتی
ہے یا اوسی سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جوہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودہ اور فادزہر وغیرہ کہ انکا استعمال انہیں
اعراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اوس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جوہر سم بعینہ نکل آئے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت
زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب میں ملا کر پلانا جبکہ بچھو نے ڈنک مارا ہو اور یہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے یہ دوائیں ہیں جو
مقابلہ زہر کا کرتی ہیں اور اوس زہر کو قلب تک نہیں پہونچنے دیتی ہیں جیسے تریاق اور مثرودیطوس اور سب قسم کے فادزہر طبیعیہ
مجرب ہوں اور گل مختوم اور تریاق جو اوس سے بنائی جاتی ہے اور تریاق اربعہ اطبا کہتے ہیں کہ زہرہ دفلی اور برگ اوسکا زہر کے ضرر سے بچا
دیتی ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ حب الغار اس علاج میں عجیب النفع ہے اور دواے بےنظیر ہے۔ انجدان اور بیخ انجدان ہموزن ایکدرہم شیح ارمنی
دو درہم شہد میں ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کریں جو دوا اوس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے۔ بیخ بخور مریم اگر
ہمراہ شراب کے پلائیں اور قوتنج بھی اور تخم شلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے سیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور
برگ خبازی اور اوسکا شوربا گوشت میں پختہ کیا ہوا ایضاً اصل صینی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ
ہو یا جندبیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم۔ ایضاً کوکرد کا پانی نچوڑا ہوا تخم کرنب خصوصاً کرنب اقلیطی اور حلتیت طبیخ مسبعہ اور
طبیخ ماسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے مرکب سکبینج بری ایک دحنہ جندبیدستر برگ زہر واحد ایک جزو تخم حنظل سنہ جنسے
وزن جمیع اجزا کا بقدر بڑے ریٹھے کے استعمال کریں اور بہت سی دوائیں ایسی ہیں کہ اونکی تاثیر رفع سموم میں بالخاصہ مشہور ہے منجملہ
اونکے یہ بھی کہتے ہیں کہ نیوسے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین ادویہ ہے واسطے دفع زہر کے مجملاً بیان سموم
حجریہ معدنیہ وغیرہ کا اونہیں سموم میں سے حجر اردین سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیوں نے حکایت کی ہے کہ پتھروں میں ایک حجر
سمی مشابہ بسد کے ہوتا ہے اور وزن ایکدانگ اوسکی قاتل ہے اور اس پتھر کو سموم حقیقیہ میں شمار کیا ہے جو بجمیع جوہر اپنے
اثر کرتے ہیں جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اوس پتھر کا علاج اور بیش کا ایک ہو اور سب سے زیادہ فادزہر اوس حجر سمی کے علاج میں
نافع ہے زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہیں اور کچھ خوف اوسمیں نہیں ہے اسلیے کہ اسفل کیطرف بدستور نکل آتا ہے پر ہاں
جسکے کان میں زندہ پارہ ڈالیں اوسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی اور ایک گرانی
شدید اوسی جانب محسوس ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہے اسلیے کہ جوہر دماغ اوسکی برودت سے اذیت پاتا ہے
اور اوسکا ہلنا اور پھیلنا اور بوجہ پیدا کرنا یہ سب امور موجب ایذاے دماغ ہوتی ہیں اور کشتہ پارہ کا خواص تعقول البتہ ردی ہے

اور مضر ہے کہ تقطیع پیدا کرتا ہے اور اوس سے اعراض مشابہ اون اعراض شارب مرتک کی پیدا ہوتے ہین جیسے مغص اور پیچیدگی امعا کی اور قے الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اوسکے جسد پر ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب بند ہوجاتا ہے **علاج** بہت عمدہ علاج بعد تنقیہ کے خواہ جو تدبیر قائمقام تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مرو بوزن تین درہم شراب مین ڈالکر خواہ ماء العسل وغیرہ وغیرہ کرکے ایضاً ماء العسل سے بورق ملاکر حقنہ کرلین بعد ازان علاج سحج امعا کا کرین اور حقنہ بھی بارعایت تقویت قلب کی ادویہ مشترکہ سے کرنا چاہیے۔ اگر پارہ کان مین بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک پانون پر کھڑا کرین اور اسی طرف کو گردن جھکائین اور سر بھی اوسکا اسی جانب کج کرین جہانتک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور بھی اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع مین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کیطرف چلا نہ گیا ہو اور سیسے کی سلائی کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اوسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیے اسلیے کہ پارہ جب اوتنا قریب ہو اور یا قریب نہو مگر اوس مقام کے قریب ہو جہانتک سلائی وغیرہ جا سکتی ہے اوسی حاجت بطرف گھمانے اور ایک پاون پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے پھر اوسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین ہوتا **مرتک اور برادہ رصاص** جو شخص مرداسنگ کھاجاے اوسکا بدن سج جاتا ہے اور زبان اوسکی بھاری ہوجاتی ہے پیشاب پاخانہ اوسکا بند ہوجاتا ہے اور کبھی براز بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اوسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی ہے اور امعا مین گرانی پیدا ہوتی ہے اکثر کنارہ معاے مستقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سحج امعا کی پہونچتی ہے اور اوپر اعضا مین نفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہے اور اوسکے شکم مین ایک گولا سا سخت مثل پتھر کے اوٹھ آتا ہے رنگ اوسکا رصاصی ہوجاتا ہے اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی اوسکے بعد اعراض ایلاوس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ مثل اسرب کی ہوجاتا ہے۔ اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ بہت جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے بطیخ اور تخم کرفس اور انجیر اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہے کہ مر بوزن تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ پنجال جنگلی کبوتر کے شراب مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً یعنے تنہا فلفل ہمراہ شراب کے اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کی خواہ بوزن ایک درہم مر اور نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب ملجاے اوسمین سے بوزن چھ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اوسکی جو ہمیشہ کھلانے کی لائق ہے وہی شوربے جو گوشت بچہ گوسفند سے بکاے جائین۔ علامت اوسکی اچھی ہوجانی کی یہ ہے کہ طبیعت مین انطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے اور بول کا ادرار ہونے لگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائین پسینا لانے والی ہین خواہ ادرار کرنے والی ہین خواہ مسہل مین اونہین کی ضرورت ہے **اسفیداج** یعنے سپیدہ اوسکے پینے سے زبان سپید ہوجاتی ہے اور اعضا مین استرخا پیدا ہوتا ہے اور کھانسی بشدت آتی ہے اور ہچکی دم تینے نہین دیتی عقل اوسکی مخبط ہوجاتی ہے بدن سرد ہوجاتا ہے اور دماغ بھی سرد ہوجاتا ہے غشی اوسپر طاری ہوتی ہے کبھی اوسکے حلق مین کھٹا سا مزہ محسوس ہوتا ہے اور اوسکی لہات یعنے کوے اور زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور پیٹ مین مروڑ معدہ مین لذع مونہہ مین درد سر شدید

یعنی [illegible] سانس مین تنگی [illegible] آتی ہے اور کبھی انتہای خناق [illegible] پہونچتی [illegible]
اور [illegible] علاج [illegible] آتا ہے [illegible] علاج [illegible]
مین ملا کر پلائین اور حقنہ بھی [illegible] اور کسی [illegible] سے [illegible] اور [illegible]
داخل ہوتا ہے اوسکی دوا مین صمغ اجاص اور آب سرخ جو درخت [illegible] [illegible]
ہے اور اوسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے جبن یعنے سنگ آہک کو کہانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے
استعمال سے پیدا ہوتی ہے لیکن خناق اوسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہو کہ علاج اسفیداج اور علاج
قطر کا بہت بہ [illegible] کرین بعد ازان لعابات لزج کا استعمال کرین تاکہ خشونت حلق کی زائل ہو جاوے اور یہ لعابات نقوعیں کے
استعمال مین لائین اور حریرہ ہای نرم کہلائین اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہے اور چندبار مسہل کا استعمال کیا
جاتا ہے اور اگر امعا مین خراش پیدا ہو خاص معالجہ خراش امعا کا کرین اس زہر کے علاج مین ایک یہ بھی دوا مذکور ہے کہ
خاکستر اطراف گرم یعنے انگور کی بھٹنی جلا کر ہمراہ حاشا کے استعمال کرین شنگرف اور سنکھیا ان دونون سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہین جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا
ہے اور یہ علامت خاص ہے سنکھیا کی علاج بعینہ وہی علاج ہے جو زیبق مقتول کا علاج ہے اوسکے بعد حریرہ مرغن اور شحوم
لینہ کا استعمال کرنا چاہیے زنگار کے کہانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق مین لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور اختناق
تقطیع اوسکے بھی عارض ہوتی ہے اور قروح بھی پیدا ہوتے ہین علاج اسکا وہی ہے جو زرنیخ کا علاج ہے اور زرنیخ کا علاج
ہم آیندہ ذکر کرتے ہین برادہ آہن اور خبث الحدید انکے کہانے سے وجع شدید شکم مین اور خشکی مونہہ مین اور سوز
پیدا ہوتی ہے اور درد سر کی شدت ہوتی ہے علاج پہلے دودھ کو ہمراہ اوس چیز کے جو بقوت مسہل ہے پلائین اوسکے
بعد گھی اور مسکہ پلائین تا اینکہ ان اعراض مین سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سرکہ ملا کر اونکی
سرون پر ٹپکایا کرین کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیسکر پلاتے ہین تاکہ اجزای متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے
یکجا ہو جاتین اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہین اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہمراہ روغن پلاتے ہین اور
اوسکے بعد حریرہ کا استعمال کرین یعنے شوربای روغن دار مزلق ہمراہ روغن گاو کے استعمال کرین تاکہ اسہال پیدا ہو جب ملکیہ
معدہ سے نیچے اوتر آتا ہے اور اگر ابھی امعا تک نہین پہونچا ہے بذریعہ قے کے اوسے دفع کرا دین بشرطیکہ ابھی معدہ مین ہو
ہرتال اور چونا جو شخص انمین سے کسی ایک کو کہا جاوے اوسکے اعراض اور ہین اور اگر دونون کو یکجا کرکے کہا جاوے اور اوسکی
کیفیت یہ ہے کہ مغص اور قروح امعا اوسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنے ہرتال اوڑائی ہوئی کہاوے اوسکا ضرر قریب
سنکھیا کے ہوتا ہے اور کبھی کہانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چونہ کو کہاوے اوسکے مونہہ مین خشکی اور
درد معدہ اور حبس بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اوسکی پیشاب مین برامد ہوگا اور کبھی
سرد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج پہلے
جو تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اوسے کرنا چاہیے اوسکے بعد آب گرم اور جلاب پلا کر روغن سے تنقیہ کرین

بعد ازان طبیخ تخم کتان اور طبیخ ارزا اور طبیخ جرجر خواہ مجموع یہ دونون اور عصارہ ملوکیہ ہمراہ شہد کے پلاتین اور ہمیشہ دودہ اور لعابات
اور لزوجات اور دسومات اور شوربای تخمی یعنے جس شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصًا خبازی کے ہمراہ پلاتین اور اگر کھانسی
پیدا ہوئی ہو بذریعہ حیات اور علاج نورہ کے اوسکی تدبیر کرین الفنگے کرانی اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضای اندرونی کا اور
ملیّن یعنے نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہی ہرتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبا نے لکھی ہے۔
بول حمار اور تلخہ آہو بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلاتین **آب صابون** کا حال قریب ہے چونہ اور ہرتال کے حال سے
اور علاج بھی یکسان ہے **زاج اور شب** یعنے سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہے
کہ نوبت سل کی پہونچتی ہے **علاج** اوسکا شیرہ بادہ خر کا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت نوفا وغیرہ کا استعمال کرنا
نہار موہنہ **ٹھنڈا پانی پینا** آب سرد نہار موہنہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف مزاج اور معدہ
استسقا سے امن نہین ہوتا ہے **علاج** اوسکا دوا الکرکم اور دوا الملک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا
پینا کافی ہوتا ہے **بیان مجملی سموم نباتیہ کا** جو زہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ اونکے **بیش** بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم
ہے اسکے کھانے والے کے دونون ہونٹھ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین
اور پے درپے دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونون ساقین پاؤن کی بیکار ہو جاتی ہین۔ جب اس حال کو پہونچے نہایت
زبون حالی پر دلیل ہوگی۔ اور کوئی شخص بعد اس حال سے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہو کر خلاص
پاتا ہے اور ان دونون مرض مین سے ایک نہ ایک اوسے ضرور لاحق ہوتا ہے۔ اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے صرع
عارض ہوتی ہے۔ اور بیش کا عصیر یعنے شیرہ مین تیر کو بجھاتے ہین وہ تیر جس کے مارین فورًا بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے
علاج پہلے بہت جلد اوسے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلجم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاو کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ
کے بعد پلاتین اسیطرح طبیخ فستق ملوط ہمراہ شراب کے اوسکے بعد اصلی علاج اوسکا فادزہر اور دوا المسک اور جدوار اور بوجابنجو
جو کھاس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہے اور وہی اوسکی تریاق ہے (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال
کرین کہ وہ بھی ایک حد معین پر مفید ہوتی ہے بہت عمدہ اسکی علاج مین یہ ہے کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر
کے خواہ مقدار ایکدرہم دوا المسک اور ایک قیراط مسک کی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر اسی بیش کا فادزہر ہے
اور جتنی فادزہر ہین سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور عمدہ ہین خصوصًا وہ فادزہر جو مشابہ سنگ پھٹکری کے ہے اور
اوسپر خطوط اور ڈورے مثل خطوط مار مرک کی ہوتے ہین۔ ایک حیوان جس کا نام فارہ البیش ہے اور فارسی مین اوسے بیش
موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کی ضد ہے اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی
ہڈی ہو اسکے جسم کی کھلائی جاے فورًا اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہے **قرون السنبل** اسکی ماہیت مین اختلاف ہے بعض
کہتے ہین کہ سنکھیا ہی ہے یعنے بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھاے اوسپر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ
ہو جاے گی اور اوسکے ناک سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا **علاج** پہلے علاج مشترک قے کا کرانا چاہیے اسطرح کہ آب انجور
روغن گل نیم گرم ملا کر اور ازین قبیل یہ بھی دوا مشترک ہے کہ ایک مثقال کافور ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلاتین بعد

اوسکے ضماد ایسے لگائین جنکی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل اونپر پڑا ہو اور سویق تفاح ترش کا اور سویق شعیر ہمراہ برف کے جلاب مین ملا کر پلانا چاہیے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جاے فوفیون اس دوا کو مین نہین پہچانتا ہون اور بعض وجوہ سے گمان ایسا ہے کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات اور اعراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہین بموجب قول اطبا یہ ہین کہ جو شخص اسکو پیئے خواہ کھانے مین استعمال کرے لذع اوسکی شکم مین اور ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی خصوصا ہونٹھ کی اور ٹھنڈی سانس اور بدبو اور بدن کا پھولا ہونا اور سُن ہو جانا اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے بعد گرانی سر کے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور منقطع ہو جاتی ہے اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تھما اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے مرجاتا ہے علاج مثل علاج بیش کے ہے بیان چند ادویہ سمیہ کا جو کہ ہم ہین منجملہ اون ادویہ کے فربیون ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذع شکم اور ہچکی لاحق ہوتی اور کبھی روانی شکم کی بافراط عارض ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ پہلے تے کرائین بعد اسکے تبرید احشا کرین اوسکے بعد روغن گاو اوسکو خوب سا پلائین بعد اسکے جو علاج قرون سنبل کا مذکور ہو چکا وہی استعمال کرین اور غذا مین آب انار میخوش اور آب سیب میخوش پر اکتفا کرین اور رب الشراب کا بھی استعمال ضرور ہے الیان **یتوعات** یہ سات ہین شمار مین ادویہ مفردہ کے اور خصوصا لبن شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اور ان زہرناکی دو ہونٹی لذع اور اسہال مفرط ایسا عارض ہوتا ہے جیسا فربیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ انکی قوت سمی مثل اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جاے اور جو مرض خاص بعد استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اوسکا علاج جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے تعمیل کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے ہین کہ لبن شبرم بوزن دو درم کے قاتل ہو جاتا ہے اور علاج اوسکا یہ ہے کہ استحمام آب برف سے اور لبن عشر دو درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے علاج اسکا بھی مثل علاج لبن شبرم کے ہے سقمونیا دو درہم اسکا استعمال قاتل ہے اور کیفیات و احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہین جو اوپر مذکور ہو چکے واجب ہے کہ اسکی سمیت روغن پلا کر پہلے توڑ ڈالی جاے اور سویق تفاح اور رب بہ اور رب سماق ہے مازریون اور خاما لیون اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہے سیاہ رنگ مازریون کو خامالاون کہتے ہین اوسکی سمیت زیادہ ہے اور اوسکے استعمال سے لذع شدید حساب ——— یعنے اور درد تمام بدن مین اور دغدغہ اور ہچکی اوسکے بعد قے بلغمی اور زردی عارض ہوتی ہے بعد اوسکے کزاز کی نوبت پہونچتی ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے علاج لابد ہے کہ شیر تازہ دوہ کر پلائین اور روغن زرد بھی اور متواتر پلائی جائین اور جلاب کا بھی استعمال کیا کرین تاکہ فساد اوسکا بر طرف ہو جاے اور حب انیا اور دو شوار ہی زیادہ ہو تریاق اور متر و دلیاوس اور دواء الطین المختوم کا استعمال کرین پھر جب طبیعت ٹھہر جاے اوسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہین تاکہ سوء مزاج جاتا رہے دفلی کی مقدار کثیر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی یعنے کنیر کے کرب شدید اور انتفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور مزاج کنیر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور مقطع ہے جس پانی مین کنیر کا درخت پیدا ہو نہایت ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہو ناچار اوسے کو بعد تقطیر اور میٹھی چیزین ملانے کے استعمال کرین علاج واجب ہے کہ طبیخ حلبہ اور تخم شبہر کو منہ مین ٹپکائین کہ اسکا فائدہ عجیب ہے اور تخم فنجنگشت اور خود فنجنگشت اور اوسکا جوشاندہ سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب

اور رب انگور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤنکے ہمراہ چکنائی کی چیزین اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے بھی ضرور استعمال
مین لانی چاہیئین اور اونکے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلا در بھلاوین کو کہتے ہین اوسکے استعمال سے شکم اور حلق مین
تقطیع اور التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہین اور بشیتر بعض اعضا معطل ہوجاتے ہین اور بعد ازان کہ پھر درست ہون
خواہ بیکار ہی ہوجاتین وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سودے کا احراق ہوجاتا ہے بھلاوین کی مقدار قاتل دو مقدار کا ذرن
ہے اور کبھی بعض آدمی نبظر خاصیت کے مضر نہین ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جوز کے کھایا جاے اور مین نے بچشم خود ایک شخص کو
دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کی اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کرجاتا تھا کہ بہت زیادہ ہے اور کچھ اوسکو خوف اور پروا نہ تھی علاج روغن
بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور مسوہات از قسم شوربا کے اور ازین قبیل سب چیزین جیسے انبخ ہین سکون اور
مسوڑھے کے درد اور سوزش اور کھجلی مین کمی پیدا ہو اوسکے بعد گاے کا دہی برف مین سرد کرکے اور روغن بنفشہ بھی سرد
کیا ہوا اور آب جو اور آبہای فواکہ یہ سب سرد کی ہوئی استعمال مین لائین اور برف سے سرد کیا ہوا پانی اونکو پلائین اور سام
کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کرین منجملہ اون ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حب لعنوبر اور جوز اسکا
فاد زہر ہے کیا بیج جسکو ہندی مین لومڑی کہتے ہیں بوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کردیتی ہے علاج اوسکا اور سے علاج
یکسان ہے اور دہان سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہوجاتی ہے سداب بری یعنے جنگلی نمی جو شخص اسے کھائے اوسکی
آنکھو مین جحوظ یعنے ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج
اوسکا یہ ہے کہ پہلے قے کرائین آب گرم سے اور تربیت سے بعد ازان مثل کنیر کے علاج کرین خواہ اور جو سموم مثل کنیر کے ہین
اونکا علاج کرین سنا جیسا سداب کوہی کا گوند ہے کبھی اوسکا مزہ مثل بادزوج کے ہوتا ہے مزاج اوسکا گرم ہے جو شخص اوسکو
کھاے اوسکے بول و براز دونون بند ہوجاتے ہین اور زبان سوج جاتی ہے اور قراقر اور نفخ اور حلق مین سوزش اور معدہ اور
جحوظ عین اور سرخی مونہہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ اوسکی حدت کے تمام بدن تپتا اور جلتی ہے۔ اور اکثر نوبت غشی اور صغر
نفس کی پہونچتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد قے کرائی جاے اور اوسکے بعد روغن زرد اور دودہ اور مکھن اور آب جو
پلائین اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کرین اور سکنجبین اور زلال افسنتین ایک دوا یہ بھی اطبائی مثل فادزہر کے مشہور
ہے واسطے سافینا کے تخم سا اور حلک البطم اور اصل محروت اور طبیخ شعیر ہے۔ ایضاً جند بیدستر مع سرکہ گرم کے خواہ
ہمراہ شہد کے مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمین بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اوسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے
دفع کرتی ہے اور قیاس ظاہر تو مقتضی اسی کا ہے کہ تبرید سے علاج کرنا چاہیے اور تبرید ہی اولی ہے خنلہمنک اسکے
اعراض مثل اعراض کندش اور خربق ابیض اور اسود کے ہین اور وہی علاج بھی ہے جو خربق کا علاج ہے فنا چینی
سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ قے کرائین اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کرانے وقت دودہ اور مکھن بار بار
پلاتے رہین اور ادرار اسہال کے روکنے مین رعایت بجال سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کو ضرر اور اسہال دونون کو
فقط تریاق کافی ہوجاتا ہے کندش اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی
ایک قسم بری اور غاریقون سیاہ کندش یعنے نکچھنی سے مثلی بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ سے

خناق بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عرطنیثا کا ہے اور خربق سے بھی متلی اور قے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہوجاتا ہے
کہ اوسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اوس مادہ کی وجہ سے بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہوجاتا ہے اور یہ سب
اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہین اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور غاریقون
سیاہ اور یہ دونون تاثیر مین یکسان ہین جالینوس کہتا ہے نبض اوس شخص کی جسنے خربق کھائی ہو ابتدا امر مین عریض اور متفاوت
اور ضعیف ہوتی ہے اور بطوء مین بھی زیادتی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنے وہ مادہ
کثیرہ جو دوای مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اوس تک پہونچا ہے اور تنہا طبیعت اوسکے دفع پر قادر باستقلال نہین
ہے پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اوسوقت نبض مین اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکا نظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی
نہین رہتا ہے اسلیے کہ اندرونی قوت مادہ کی نیچے دبی ہوئی ہے اور جب نبض مین انتظام اور استواری حال شروع ہوتا ہے
اوسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہوجاے اور تشنج واقع ہو نبض
مین ضعف اور اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اگر اختناق گلوگیر ہو تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطوء بھی لاحق ہوگا اسلیے کہ حار غریزی
بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض مین سوجیت بوجہ رطوبت کے پیدا ہوگی ـ خربق کتونکو بھی قتل کرتی ہے **علاج** واجب ہی کہ بہت جلد
خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے وغیرہ کے کرین خواہ اوسکے ضرر کو نیچے کی طرف اوتارنے کی تدبیر کرین بذریعہ حقنہ قویہ کی مثل
شحم حنظل وغیرہ سے اوسکے بعد اوسکے اختناق کا علاج ویسا کرین جو باب قطر مین کہا گیا ہے اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ہو ابتدا
مین پھر قے کرائین اور بہت سی دوا نہ پلائین بلکہ پہلے اوسکا پیٹ آب نیم گرم سے بھر دین ابتدا اوسکی دوای مقی پلائین اور پھر دوبارہ
قے کرائین اور اگر تشنج عارض ہو دودہ اور روغن زرد پلائین اور اوسکے بدن کے بڑے بند پر مالش قیروطی ملین کی کرین اور ابزن
معتدل کی مداومت رکھین اور جو علاج تشنج کا ہے اوسی سے علاج کرین **خربق سیاہ** کے کھانے سے اسہال شدید اور
اختناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کرکے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان
اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹ کر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد ازان جلیل مذکور
[illegible] کے آثار طاری ہوکر رعشہ پیدا ہوتا ہے پھر مرجاتا ہے **علاج** تدبیر قوت سمیت کی ادویہ مسہلہ سے کرین مثلاً افسنتین کو شراب
[illegible] پلائین خواہ [illegible] اور انیسون اور [illegible] سپید سنبل اور سنبل [illegible] قریب دو درہم [illegible] کرین ہمراہ
[illegible] اور بمقام تشنج پر چوپڑے گرم کرکے رکھین خواہ اور طرح کی [illegible] اور نفخ کو [illegible] ہے اوسکے بعد
مازو اور [illegible] ہمراہ شہد اور روغن [illegible] مازو کے کھلائین اور روغن [illegible] قسم کا [illegible] پانی کی آمیزش
زیادہ ہو اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی پہونچی ہو وہی تدبیر کرین جو [illegible] کے علاج مین مذکور ہوئی اور جب افراط
اسہال عارض ہو آب سرد مین بٹھائین اور ربوب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کرین **حب مدالق** معرب گرم دانہ کا
ہے اگر دو درہم اسمین سے کھائی جاے خارش اور ورم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے **علاج** اوسکا مثل علاج فربیون
کی ہے **دادی** ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اوسکی کھائی جائے مہلک ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ قے کرائین
اور مسہلات ادویہ کا استعمال کرین اور دودہ اور چکنائی کی چیزین بموجب بیان بالا کے استعمال کرین **خطمی رینڈی** اور

تل کی کہتے ہین جس کھلی مین کسیقدر روغنیت باقی نہو اور خوب نچوڑ کر تیل اوسکا نکال لیا ہو اوسمین بیشتا باقی رہا او سم
قاتل ہوجاتی ہے اور اوسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہے جند بید ستر کو جب کسی طعام مین ڈالکر دم پخت کرین اور اوسکو
کھانے سے اعراض سرسام حار کی عارض ہوتے ہین مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن مین قتل کرتا ہے خصوصا جو
قسم سیاہ اور بدبو خواہ اغبر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہے کہ پہلے قے کرائین آب شبت اور فوتنج اور سپستان سے
شہد ملاکر اور شیرہ انگور اور سکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور زلوبیا بالفعل اور ترشی جو خوانہ سے ملیا رکی جاتی اور سرکہ کثیر
تنہا اور بادہ گاو کا دہی عصارہ تفاح اور شیرہ بادہ خر نہایت مفید ہے عنصل [illegible] کے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی [illegible]
استعمال سے بھی تفریح اعماد اور ان رگونکا تشنج جلد کبد اپنے بگڑ کی [illegible] کلان مین پیدا ہوتا ہے اور اسمین سے
پہلے مغص اور تقطیع عارض ہوتی ہے [illegible] علاج [illegible] پیدا ہوا جو [illegible] کیا ہو دوبارہ [illegible] جو
گرم [illegible] ڈالے ہون ہمراہ [illegible] وغیرہ کے
خانق الذئب اور خانق النمر [illegible] ہین عفوصت اور لماۃ اور [illegible]
بھی بھی گھٹا مزہ پیدا ہوتا ہے اور قصفیہ ریہ تک [illegible] اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا [illegible] اور اوسکے [illegible]
بخار و خارش [illegible] زبان [illegible] اختلاج پیدا ہو [illegible] غشی اور [illegible]
پیر گی رنگ کی اور اختناق [illegible] پیدا ہوتا ہے اور [illegible] ہوتی ہے اور خانق النمر [illegible]
[illegible] اور ظلمت [illegible]
[illegible] قتل پیدا [illegible] خانق النمر مین [illegible] ورم مین [illegible] پیدا [illegible]
مین [illegible] علاج [illegible] چاہیے [illegible]
اور سکے بعد حقنہ کرین اور سکے [illegible] مثل [illegible] اور [illegible] نسنین [illegible]
بھی شراب مین ملاکر خواہ روغن بلسان بقدر [illegible] سم کے شراب مین ملاکر اور شراب بہتر ہی ہے [illegible]
بھگایا ہوا اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے اور [illegible] خصوصا الفحہ بارہ [illegible] اور پہ کا [illegible]
ہے اور سکے بعد روغن شور بہ آزاد درخت کا پتہ بھا لم کو قتل کرتا ہے اور [illegible] اس درخت کی بھی کبھی ہلاک ہوتی ہے
علاج اوسکا قریب ہی علاج کنیر کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے قشر ارز بیضے دہان کی بھوسی بنابر قول [illegible]
اطبا نے جو شخص دہان کی بھوسی کا استعمال کرے تو رگا اوسکو درد و فم معدہ مین اور [illegible] زبان مین اور درد بھی زبان
مین لاحق ہوتا ہے بعد ازان درد پڑہتے بڑہتی مرے اور اوسکی سعدہ تک پہونچتا ہے اور امعا مین بھی درد پیدا ہوتا ہے
اور تمام بدن مین التہاب عارض ہوتا ہے زبان کی ہو [illegible] کو سموم کے اقسام مین قدما نے شمار کیا ہے علاج اوسکا بعینہ
مثل علاج زرانیح کے ہے اور جبس زیبت سے اوسکا علاج کرین وجہ یہ ہے کہ اوسمین [illegible] کیا ہو [illegible] تخم
اونگن کو کہتے ہین اور سکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عصل کے استعمال سے پیدا ہوتی ہین الیف
کبھی کھانسی بھی شدید عارض ہوتی ہے علاج اوسکا عنصل کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا منیات [illegible]

کرنا چاہیے جیسے شربت سکنجبین ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوائین کھانسی کی بھی لین ہین تربد کی قسم زبون زرد اور سیاہ
کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتی ہین جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کی استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج
بھی وہی کرنا چاہیے جو اونکا علاج ہے اور خاص علاج تربد کا یہ ہے کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جاے اور مشترک علاج وہی ہے
جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جاے تودرینیون کی طبیعت کو ہمنے
نہین پہچانا اور علاج اسکا مثنہ کی سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور مجھکو گمان ہے کہ یہ او دیہ حادہ سے ہے اور شاید کہ حادہ نہ بھی
ہو اطبا کہتے ہین کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تحدد دہان تک عارض ہوتا ہے کہ مونٹھہ مین بھی اس قسم کا
تمدد پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت ہنسنے والیکی مونٹھہ کے ہوجاتی ہے اور اسیواسطے زبان یونانی مین ضرب المثل ہے کہ اس
شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تودرینیون کھانے والی کی ہوتی ہے علاج اوسکا بھی مشترک ہے اور بعض کی راے یہ ہے کہ
پہلے قے کرائین اور اسکے بعد اسے شہد پلائین اور دودھ کا پینا اور تمام بدن مین تیل لگانا اور بادبان سنخنہ کی مالش کرانی اور
آبزن حار کا استعمال اور دلک اور اوویہ دافعہ تشنج خبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہین طونیون اس دوا کو
بھی مین نہین پہچانتا ہون اور اسیطرح اوسکا علاج بھی مین نہین جانتا ہون مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی اودیہ حادہ
مین سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حادہ مین سے نہو بعض اطبا کہتے ہین کہ اوس سے قلقمونی پیدا ہوتی ہے مونٹھہ اور زبان مین
اور جنون اور وسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتی ہین لیبوب زنجہ انکے احوال قریب قریب اونہین احوال کے ہین جو
عنصل اور ایخرہ مین مذکور ہوے ہین اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً رب فواکہ جیسے رب انگور اور ریباس اور تفاح وغیرہ اور
کبھی وہی سے تتلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتی ہین اور یہ لیبوب مثل جوز کے یا خوبانی کی گٹھلی اور ناریل
اور بادام کی ہین نہار مونہہ خالص شراب کا پینا اکثر نہار مونہہ شراب خالص کے پینے سے خناق اور درد چند اقسام کا
اور التہاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اوس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہے۔
علاج یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہوچکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانی بہت
عمدہ علاج ہے اگر آسانی ہوسکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور
اقراص کافور وغیرہ سے کرین شہد بُرا نا خواہ جسمین سمیت آگئی ہو اور اکثر بلاد افلیشیا کیطرف سے یہ شہد لاتے ہین اسکی بو
ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے
عنصل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اوسکے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی
ہے۔ اور تحفۃ الینیہ برابر ہوتا ہے۔ شہد ایک اور بھی قسم ہے بہت بُری اوسکا حال اعراض اور علاج مین مثل شوکران کے
ہے علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام اومالی ہے پلانا چاہیے اور کھلانی چاہئین اور قے کرانی چاہئین
جبتک ممکن ہو دلبق سوبزک اصلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اوسکے شکم مین قراقر اور پیچ اور مروڑ بدون دست آئے
لگے اور بحران عوارض کے پیدا ہوگا علاج پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد پلا کر قے کرائین اور حقنہ لین سے احتقان کرین اور اگر
افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین وہ بھی نافع ہے اور خاص اسی شخص کی دوا یہ ہے کہ طبیخ جرجیر کا استعمال کرین

ایضاً سنبل اور جند بید ستر اور فلفل بھی مفید ہے اور سرکا اور آب گرم سے تکمید کریں **مجملی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات کی قسم میں ہیں** جو شخص افیون کھائے اوسکے بدن میں خدر اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکہ یعنے کھجلی پیدا ہوتی ہے اور بعد کھانے کے افیون کی بو اوسی جگہ سے آتی ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس میں کوتاہی اور اطراف میں تیرگی اور ہونٹھ میں زردی اور چہرے پر بھی زردی اور صعوبت ایسی جو اونہیں محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنے بیہوشی اور زبان کی تنگی آنکھونکا اندر کی طرف فرورفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد کزاز کہ جس سے گلو گرفتہ ہو جاے اور پسینہ سرد نکلتا ہے ٹھنڈی سانس آتی ہے مرجاتا ہے منجملہ اسباب اسکے مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہیں رہتا ہے اور روح کی تبرید کرتا ہے۔ اور آلات نفس میں تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہے دو درہم کی ہے اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہے خصوصاً اگر شراب میں ڈالکر پلائیں اثر اوسکا زیادہ ہوتا ہے ہان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اوسکی سمیت کی کرے اوس وقت زیادہ اثر نہوگا اور ابدان حارہ میں بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور نفوذ بھی اوسی بدن میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام میں بیان کردیا ہے **علاج** وہی قوانین مشترکہ جو بارہا مذکور ہو چکے اسکے علاج میں مستعمل ہونگے تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن پلاکر قے بھی کرایئنگے اور گرم پانی اور نمک اور بورہ ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جاے اوسکے بعد سکنجبین پلاکر اور پانی اور شہد بھی پلائیں اور قوی حقنہ سے امالہ کریں منجملہ ادویہ نافعہ کے سکنجبین اور افسنتین کا استعمال ہے ایضاً افسنتین کو شراب میں ملاکر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہے اسیطرح دارچینی خاص کر اور ہمراہ سرکہ اور سکنجبین کے بھی اور اسیطرح جند بید ستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کہ بعض ایسی سموم کو اوسکا تریاق مخصوص اس ترکیب سے دیتے ہیں حلتیت اور اہل اور جند بید ستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد میں ملاکر معجون طیار کریں۔ مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہے اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسطرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک مثقال حلتیت پچیس درہم شراب ریحانی میں ملاکر استعمال کریں اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جاے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اوسمیں کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو پھر بھی تریاق کبیر اور سنجرنیا اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھکر کوئی دوا نہیں ہے۔ واجب ہے کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جاے اور نکچھکنی کا ناس خواہ اور ادویہ معطسہ کا استعمال کیا جاے کہ علاج یہی اسباب سمیت کو دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہے اور بال مسموم کے موچنے وغیرہ سے اوکھیڑے جائین اور کسی وقت سونے نہ پائے اور بدن میں اسکے روغن ہای گرم کی مالش کیجاے جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور سونگھانے میں جند بید ستر اور مشک کو اختیار کریں اور آبزن گرم میں بٹھائین تاکہ تشنج سے امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہونے پائے اور غذا میں شوربای روغن دار اور مغز استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کرین جوز ماثل کو ہندی میں دھتورہ کہتے ہیں اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونون آنکھوں میں اور غشاوہ یعنے آنکھوں میں پردہ سا پڑجاتا ہے اور سکر یعنے مستی اور سبات یعنے بیکلی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی دن میں کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اوسمیں سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس علامت ہوتی ہے اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اوس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سوای ضعیف اور

ناتوان آدمیون کے [illegible] کو [illegible] کرتا ہے [illegible] علاج بھی یہ ہے کہ بذریعہ نطرون اور پانی کے قے کرائین تریاق و مثرودیطوس رہ روغن زرد سے اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ [illegible] اور عاقرقرحا اور حب الغار اور دارچینی اور جندبیدستر کے بھی اسکی سمیت سے نجات دیتی ہے اور اطراف کو آب گرم مین رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کرنا اور تدہین روغن بابونہ او قسط سے کرنی اور تا امکان خوب دوڑایا جاے اور پوری ریاضت کرائی جاے اور بعد دوڑانے اور ریاضت کے غذا [illegible] اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے بیش و جوزبوا [illegible] کو کہتے ہین اور [illegible] دیتی ہے اوسکے اعراض اور دھتورہ کے یکسان ہین اور ایک حالت مثل [illegible] کے اور [illegible] بغیر کری [illegible] ہے سے ہلکے اوسکی زیادہ سمیت رکھتے ہین اور روانہ [illegible] اوسکے [illegible] سمیت [illegible]
بھی اثر پیدا کرتا ہے علاج اوسکا دھتورہ اور افیون کے علاج [illegible] کرا افسنتین کو شراب [illegible]
ایضاً فلفل جندبیدستر سداب خردل [illegible] استعمال کرین اور سرکہ [illegible]
مخدرات کو نافع ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی [illegible]
گئی ہین اور زفت اور دھوان بجھی ہوئی بتی کا ناک مین [illegible] اور سرکہ شراب اور روغن [illegible]
اور اتنی مہلت نہ پائین کہ سوجائین بلکہ اگر نیند آئے [illegible] پیدار [illegible] جائین اور چھینک لانے کی تدبیر اور انگلیون کی جڑون کو جنبانے کے ذریعہ سے پیدار [illegible] ادویہ [illegible]
قسم مخدرات کو ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتا ہے اور [illegible] پہلے پہل [illegible]
مُردہ سا پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل [illegible] سے [illegible] الدم [illegible] عارض ہوتی ہے [illegible]
خون بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار غشی بھی پیدا ہوتی ہے [illegible] واقع ہوتی ہے [illegible]
چوتھے اور ساتوین دن کے لیکن موت سے پہلے دونون ہاتھون مین خدر یعنی سن پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا [illegible]
ہی یعنی ادویہ مخدرات کا الیا اسکا بھی علاج ہے بنج یعنی بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اوسکی اعضا مین استرخا اور زبان مین ورم اور مونہہ سے کف نکلتا ہے آنکھین دونون سرخ ہوجاتی ہین اور دوار اور پردہ آنکھون مین پڑجاتا ہے اور [illegible] نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہوجاتے ہین بدن مین کھجلی اور [illegible] ہین اور سکر اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے کبھی عجیب عجیب قسم کی آوازین لگاتے ہین اور گاتے ہین کبھی گدھے کی بولی بولتے ہین کبھی گھوڑون کی طرح ہنہناتے ہین کبھی کوئے اور شترمرغ کی آواز لگاتے ہین اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہین علاج بہت جلد پانی اور شہد اور قسیر بارہ گاو اور شیر بز اور شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلائین خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد اور حب الصنوبر شراب مین جوش دیکر ہمراہ زیت کے پلائین اور لوز صنوبر کا استعمال کرین۔ ایضاً طبیخ انجیر اور طبیخ شراب شیرین بمقدار کثیر۔ ایضاً بصل مشوی یعنے پیاز بھنی اور تخم شبت او خردل اور حرف اور تخم انگن اور پودینہ اور حریف ہو اوسکا بھی استعمال کرین جس سے تقطیع کا فائدہ ہو اور پیاز اور لہسن لو دیوی ادویہ اوسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہے پھر بھی مثرودیطوس اور تریاق کبیر اور سنجرینا وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور ہوچکا ہے اور اونسے بہتر یہ [illegible]

مذکورہ بالا نہین ہین اور رفع کرنا علاج خاص سکا ہے شوکران کے استعمال سے خناق اور برودت اطراف اور تمدد شدید
اور جس سے سانس گھٹتی ہے اور غشاوہ بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہین دیتا ہے اور تخیل بھی باطل ہوتی ہے اور برودت پیدا
ہوتا ہے اوسکے بعد تشنج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہے علاج پہلے حقنہ کا استعمال کرین اور قے کرائین اسہال جو اگر مین
اونہین قواعد پر جو پہلا بیان ہو چکا آتا ہے شروع معالجہ حقنہ سے کرین اوسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ
بھر کے بعد پلاتے ہین کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اوسکو زیادہ گاو اور افسنتین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب
کے بھی اور اسیطرح جندبیدستر اور سداب اور پودینہ اور ہینگ اور رب توت خار اور حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہے اور
تریاق افیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بہت مفید ہے اور تخم انجدان اور انجدان قرومانا سیعہ یہ سب چیزین ہمراہ شراب کے
اور طبیخ پوست ہای توت اور روغن بلسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے اور واجب ہے کہ اوسکے بطن اور معدہ پر ضماد گرم اور تیز
کا لیپ کرین ملوی مخدر اور ردی ایک قسم خاص کی کھمبی ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور
ہچکی اور خونی قے جسمین بہت سا خون برامد ہو اور نفث الدم اور اسہال بھی اور مخاطی عارض ہوتا ہے اور مونھ کا مزہ
ایسا ہو جاتا ہے جیسے دودھ کا مزہ علاج اونکا وہی علاج عام ہے اور شیرازہ خر بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور شیر گوسپند
ایضاً حلتیت ہمراہ انیسون کے اصداف یعنی سیپیان جمیع اقسام کی نافع ہین اور سینہ مرغ پختہ کر کے کھلانا اور بادام تلخ
کا استعمال بھی نافع ہے کشنیز تازہ جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جاوے اور قریب نصف رطل کے کھا جاوے یا آب
کشنیز تازہ دفعتہً پی جاوے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت پہونچے اوسکے پینے سے سدر اور دوار اور اختلاط عقل اور غلظ صوت
اور سبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بھی مثل مست کے پیدا ہوتی ہے اور دھنیا کی بو بھی
اوسکے مونھ سے آتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے قے کرائین خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت
کہ اوسمین کسی قدر بورق ملا ہوا ہو اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربای مرغ فربہ جسمین نمک زیادہ پڑا ہو
اور مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور افسنتین اور دارچینی اور فلفل شراب مین ملا کر بھی اونکو مفید ہے اور آب شور اور سکنجبین اس سے
بڑھ کر کوئی علاج نہین ہے بزر قطونا اسبغول کو کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور بڑی بہت سا اسپغول کھانے سے
بھی سقوط قوت اور سقوط نبض اور برودت سارے بدن مین عارض ہوتی ہے اور خم اور ضیق نفس اور تمدد اور قلق اور خدر
مع ضعف کے اور غشی اوسکے بعد پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہے فطر اور کماۃ جو زہردار ہے
فطر بھی کماۃ کی ایک قسم ہے اور کماۃ کو ہندی کھمبی کہتے ہین یہ دونون چیزین بھی سمی ہین فطر کی مضرت بنظر قسم اور
جنس کے اس طرح پر ہے کہ بعض اقسام اوسکے قتال اور مہلک ہین اور بعض اقسام قتال نہین اور بنظر کثرت مقدار
کی بھی مضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہے جو کسی ایسے مقام مشہور مین پیدا نہ ہو جہان کی آب و ہوا
اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بری اور خراب جگہ مین پیدا ہو جیسے ہوام اور گزندہ جانور
کے سوراخون کے قریب یا اون اشجار کے پاس جنکی کیفیات ردی غالب ہون سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ جو طاوسی
رنگ ہو یہ سب ردی ہین اسکے استعمال سے ذبحہ اور ضیق نفس اور نفخہ شکم اور معدہ اور فواق اور مغص اور زردی رنگ کی

زرد آب شکم اور صغر نبض اور قشعریرہ اور غشی اور عرق بارد پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ قے کرائی جاے خصوصاً عصارہ ترب ہمراہ بورق کے اوسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال کرین اور کمثری یعنے امرود اس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کمثری بری کا یعنے جنگلی امرود کی پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہے ایضاً واجب ہے کہ بعد تنقیہ کے مری نبطی تھوڑی پلائی جاے اور بورق اور بقل بھی اسکا تریاق ہے اور بیخال کبوتر بھی اگر سکنجبین ملاکر پلائی جاے اور بورق ملاکر اور نمک ہندی اور عصیر فوتنج ہمراہ سکنجبین اور بورق کے اور معجونات گرم جیسے معجون فلافلی اور معجون کمونی اور تریاق کہنہ جو قوی ہو اور زراوند اور بیخ جاوشیر اور دردی شراب اور خردل اور حرف ایضاً مستنفیر اور صعتر جبلی اور دونون کا طبیخ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہے واجب ہے کہ تکمید زیر شراسیف کی اسی طبیخ سے ہمیشہ کرتے رہین سہام ارمینیہ ارمینیہ ایک شہر ہے اقلیم روم مین وہان کے تیر زہر مین بجھے ہوئے ہوتے ہین اوسکے تیر کے زخمی کا بھی علاج مناسب ہے کہ اسی جگہ لکھا جاے حکیم نے کہا ہے کہ فوراً شوربہ پلانا چاہیے بس یہی اوسکا علاج ہے بعض اطبا نے لکھا ہے کہ جنگلی نیولا پوست اور اوجھہ سے پاک اور صاف کرکے نمک سود کرین اور بریان کرکے ہمراہ دو مثقال شراب کے استعمال کرین - مجھکو ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہے

مقالہ دوسرا

سموم حیوانی کے بیان مین حیوانات زہردار لیکن بعض مین کسی کا گوشت زہردار ہے اور تمام بدن اوسکا ایسا ہی کیون نہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص مین سمیت ہوتی ہے پھر ان تینون کی دو دو قسمین ہین یعنی بنظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے سڑے ہوئے گدھے کے مینڈک کا گوشت اور کسی کی سمیت بوجہ عارضے کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شواء مغموم یعنے کباب اسمین خراب ہوا یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ اوسمین سڑاین آجاے اور دودھ جو معدہ مین لبستہ ہوجاے جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہین اور یہ اثر اونکا جوہری ہے اور عارضی نہین ہے اونکی مثال جیسے چھپکلی اور ذراریح اور مینڈک اور ارنب بحری اور خردون ایک جانور ہے برنگ گرگٹ کے رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مشابہ سوسمار کے ہے اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شواء مغموم

ذراریح کا بیان تیز اور قتال ہوتے ہین انکو استعمال سے منص اور اوجھہ مین درد خلاصہ یہ ہے کہ درد فم معدہ سے پیڑو تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور ورک اور گردے اور شراسیف کے قریب بھی درد ہوتا ہے اور مثانہ مین تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور الم اور قضیب مین ورم پیدا کرتا ہے اور پیڑو اور اوسکے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہین اور اس ورم مین التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا خطرہ معلوم ہوتا ہے اوسوقت اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کرنیکا ارادہ کرتا ہے یا تو قادر ادرار بول پر نہین ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے گرتے ہین اور گرتے وقت پارہ ہاے گوشت خون خونکی پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے کبھی باوجود اس ایذا کے اسہال سحجی اور غشی اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے اور کھڑے ہونیکے بعد گر پڑتا ہے اور غشی پیدا ہونے کی بعد مرجاتا ہے اکثر ایذا اس جانور کی زہر کی مثانہ مین ہوتی ہے اور مونہہ مین ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اوسی زمانہ مین

ہوتی ہے جب طلوع شعری عبور کا قریب ہو یعنی بھادون کا مہینہ شروع ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکے بعد اور خریف مین بھی بہت زیادہ ہوتی ہے علاج
پہلے قے کرانی چاہیے اور حقنہ کا استعمال بدستور مذکور سابق اور ادویہ مقئی اور نیز حقنہ کی ادویہ مین نطرون کا داخل کرنا ضرور ہے اور ہوشا تازہ
انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور قے کرانے مین خیال تدارک ضرر کرنا چاہیے ۔ اگر مناسب ہو بنظر محافظت مثانہ کے
فصد بھی کھول دینی چاہیے بعد ازان مکرر مکرر دودھ پلا کر لعاب اسغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلائین اسیطرح بالا
حقنہ کا ایسے وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرائین خواہ آب جو اور چاول کی پیچ اور روغن
حلبہ اور ہوشا تازہ خندروس یعنی جوار کا استعمال کرین اور شوربا چرب ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اور زردی بیضہ نیمبرشت اور روغن
اور شہد اور جلاب اور روغن بادام اور مختص البقر عمدہ ہے ۔ ماء العسل اور حب صنوبر کبار و صغار اور مغز فستق ہمراہ چربی مرغابی کے اور شراب انگوری
جو حبوب مدرہ البول کہ چپچپی ہون جیسے تخم خربوزہ و تخم خیار بھی مفید ہے اور طبیخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے کہ دہن سفر جل
اسکا تریاق ہے اور روغن سوسن بھی اور اسیطرح طین شاموس اور شراب اور روماں سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمیون کو
نافع ہوتا ہے ۔ اور مثانہ روغن گل کا ٹپکانا واجب ہے مگر پچکاری کے ذریعہ سے جائز نہین ہے بلکہ کسی شے باریک اور نرم کے ذریعہ
سے ٹپکانا چاہیے ۔ اور آبزن کا نیمگرم استعمال کرین ارنب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اوسے ضیق النفس اور دشواری
سانس آتی ہے اور سرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور قے
بافراط زرد رنگ یا خون کی قے اور یرقان اور کرب اور درد الیسا جس سے کھینچی زیادہ ہو اور اینٹھنا جاے یہ سب امراض پیدا ہوتے ہین
اور جب اسقدر درد مین کمی ہو کہ اینٹھنا موقوف ہو جاے وہی وقت اوسکی صحت اور نجات کا ہے اور سڑی ہوئی مچھلی کا مزا اپنے منہ مین
پاتا ہے اور ڈکار مین بھی ایسی ہی بو آتی ہے اور نمکینی سی ہوتی اکثر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہے مرض سل مین مبتلا ہوتا ہے علاج
شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شیر مادہ خر بھی اسیطرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جاے اور شاخہاے تر و تازہ خبازی اور خطمی
کے اوپر کا پوست اوتار کر اور شوربا سرطان نہر کا خالص کر کر کہ اوسی کے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہے اور باقی مائعات اور تر چیزونکو
نہین کھا سکتا ہے اور قنفذ بریان جو تازہ ہو خواہ اوسکا خون اور خردون بحری اسے ناگوار معلوم نہین دیتی ہے اوسمین کسیقدر
کھاتا ہے ۔ اور ادویہ قویہ سے فوتنج نہری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنون کا رکھا ہوا اور بیخ تخم
بوزن آدھ ۔ الو تو سا ہمراہ شراب کے یا قطران کو بمقدار مذکور پلائی جاے خواہ بطور طلا کے استعمال کیجاے اور تھوڑی سی
خربق شراب مین ملا کر جب دوسرا دن ہیجان اعراض کا آجاے اور کسیقدر سکون ہیجان مین پیدا ہو اوسوقت خربق سیاہ اور سقمونیا
اور غاریقون اور رب السوس اور کتیرا اسکے سب ہموزن لیکر گولی بنائین ۔ مقدار شربت ایکدرم خواہ اوس سے کسیقدر زیادہ
ہمراہ جلاب کے استعمال کرین علامت صحت کی یہ ہے کہ مچھلی کے دیکھنے سے اوچھل نہ پڑے بلکہ اوسمین سے کسیقدر کھاتا
اور اگر مرض سل مین مبتلا ہو اوسکا علاج خاص کرنا چاہیے

چھپکلی اور گرگٹ کا بیان

چھپکلی کا گوشت زہر قاتل ہے
کبھی شراب مین چھپکلی گر کر مر جاتی ہے اور پاش پاش ہو جاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہے اور جو اوس شراب کو پیتا ہے
اوسکو وجع الفواد بہت شدت کیساتھ عارض ہوتا ہے گرگٹ بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہے اور اوسکا بیضہ بھی سمیت رکھتا ہے
حتی کہ بعض لوگون کا یہ گمان ہے کہ ایک گھنٹے مین قتل کرتا ہے اور ہم قریب ہے کہ اوسکا ذکر جداگانہ کرینگے بعض لوگون نے کہا ہے

کہ پانی جسوقت پکایا جاتا ہے اور اوسکا طبیخ اب حمام مین چھڑکین جو شخص اوس پانی مین غسل کرے بدن اوسکا سبز ہو جاویگا اور مدت تک
باقی رہے گی بعد ازان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھے نہین ہے علاج وہی علاج معتبر
ہے اور سرخ ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اوسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے حردون ایک قسم اس جانور کی سالامندرا
بھی ہے اور [illegible] ایک قسم ہے جو تغیر طبیعت کرتا ہے اور جو اوسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اوسکا گوشت کھاوے اوسکی زبان مین
ورم اور کھجلی اور [illegible] اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ کنجد اور خرنوب نبطی اور شکر ہمراہ روغن گاو کہ استعمال
کرنا واجب ہے تقیہ کرنا اور روغن سے تمریخ کرین اور استحمام کرائین سالامندرا کے کھانے سے کیا ہوتا ہے چونکہ
یہ جانور ایک قسم یا نوران گزندہ کی ہے اسکا ذکر ہم اوسی مقام مین کرینگے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع شدیدہ
معدہ و امعا اور اسہال اور قراقر شکم مین اور کرب اور احتباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ اوسکا نام المیور
الذہبی ہے کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور اختلاط عقل اور استرخا بیکار ہونا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا اور سڑ جانا چند
اجزائے بدن کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا سڑ کر گر پڑتے ہین اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہو جاوے تب بھی اعضا کا سقوط
باقی رہتا ہے اسکا علاج مشترک ہے اور نیز علاج افیون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیر جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور اطریس آدمی
وغیرہ کا علاج جیسا ذکر کیا ہے کہ اوسکا علاج مثل علاج ذراریح کے ہے اور خاص اوسکا علاج یہ ہے کہ ریتابخ اور علک البطم ایک
انمین سے خواہ دونون کو ہمراہ میوہ کے استعمال کرین اور آب طبیخ کما فیطوس جسکو کرونڈہ کہتے ہین اوسمین حب صنوبر صغار اور ورق
سرو اور تخم اتنگن جوش دیکر زیت کے ساتھ پلائین اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک غوک کے ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہے —
گڈھون کے سبز مینڈک اور دریائی سرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اوسکا رنگ تیرہ مائل بزردی ہو جاتا ہے
اور بدن پر ورم بطور ترہل کے پیدا ہوتا ہے یعنے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر سوج گیا ہے اور حلق مین اور منہ
مین سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد رفت کرتی ہے آنکھ مین ظلمت اور تاریکی سر مین چکر اور دوار منہ مین بدبو
پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج مین گرفتار ہوتے ہین اور کبھی استرخا اعضا مین اونکے پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال ذوسنطاریا اور متلی
اور قے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتی ہین اور اگر کوئی شخص ہلاک
ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اوسکے ضرور گر جاتے ہین علاج زیت اور گرم پانی سے قے کرائین یا شراب کثیر المقدار سے قے
کرائین اور ریاضت کرائین اور حمام مین لیجا کر عرق اور پسینہ نکالین اور آبزن گرم کرین اور اوہان گرم سے تمریخ اور مالش کرین
اور وہ دوائے کرکم بھی نافع ہوتی ہے اور دواء المسک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے انہین بھی نافع ہے اور شراب
کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بانس کی جڑ کے بھی اور اسی طرح سعد اور قصب الذریرہ شراب مین حل کر کے
بھی مفید ہے زرد مینڈک کے کھانے سے اشتہائے طعام جاتی رہتی ہے اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور متلی
اور قے اور وجع الفواد ورم شکم اور دونون ساق کا پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کرین قسم دوسری
جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے اور بنظر جوہر اور جسم کے اوسمین سمیت نہین ہوتی ہے پہلی مچھلی ہے خصوصاً اگر مچھلی
کسی ایسی جگہ رکھی جاوے جہان تری اور نمی ہو کہ اوسمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین جو فطر مین پیدا ہوتے ہین اگر کبھی

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہین ہوتا **علاج** اوسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہیے — **دوسری کباب لسا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا** واجب ہے جب گوشت پکایا جاوے اوسے بند کرکے اور ڈھانپ کر نرکھین بلکہ اتنی دیر تک کھلا رہنے دین کہ اوسکے بخارات نکل جائین اور ہوا پہونچتی رہے اسلیے کہ اگر بند کرکے رکھین گے زہر ہوجائیگا اور علامات ہیضہ کے عارض ہونگے کرب اور روانی شکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن فاقد العقل ہوجاتا ہے اور کبھی اوسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازان ہلاک ہوجاتا ہے **علاج** قے کرائین اور بعدہٗ اور شوربا اور شراب ریحانی پلائین ہمراہ عصارۂ سفرجل کے اور عصارۂ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہے اور بعد قے کے اوسکا استعمال عمدہ ہے اور ہیضہ جو اوسکے کھانے سے عارض ہو اوسکا علاج خاص ہیضہ کی علاج ہی کرنا چاہیے **جنس دوسری سموم حیوانیہ کی** جنکے بعض اعضا مین سمیت ہے تمام جسم سمی نہین ہے ازانجملہ مرارات اور نافہ ہای حیوات ہین اور کنارہ نیش دوک بارہ سنگھے کی دم کی **مرارۂ افعی** یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موثر اسکا استعمال ہو اور جس طرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اوسیطرح استعمال کیا جاوے متواتر غشی پیدا ہوگی اور وہ بہت کم نفع کریگی **علاج** اگر سود مند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائین روغن زرد پلاکر اور مکرر قے کراتے رہین بہت جلد بعد قے کرانے کے تریاق اور مثرودیطوس کا استعمال کرین اور فاوزہر دوای جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور مچھلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی پیدا ہونے لگے قطرہ قطرہ شراب اوسکے حلق مین ٹپکائین اور ماء اللحم جوزہ ہای مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ دواء المسک ملاکر ٹپکائین **مرارت نمر** یعنے چیتہ کا پتا جو شخص اسے کھائے مزہ سبز اوسکی قے مین برابر ہوتا ہی خواہ مزہ زرد کی قے ہوتی ہے اور ایلوہ کی بو اوسکی ناک مین آتی ہے اور ہی ایلوی کا مزہ اوسکے مونہہ مین ہوتا ہے اور آنکھ مین زردی یرقان کی پیدا ہوتی ہے اور ان اعراض کے بعد مرجاتا ہے بچنے کی امید نہین رہتی ہے پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جاوے اور نہ مرے امید حیات کی ہوگی **علاج** قے کرائین جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کرین وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر واحد ایک جزو پنیر مایہ آہو چار جزو تخم سداب اور مرمکی ہر واحد نصف جزو سب کو شہد مین ملاکر معجون بنائین بقدر شربت بقدر ایک جوزہ کے اور باانیسون قے بھی کرائین اور آبزن مین اوسکے پیا مین اور خوشبو پھول داخل کرین **دریائی کتہ کا تلخہ** بعض اطبا نے لکھا ہے جو شخص تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مرجاوے گا **علاج** روغن گاو ہمراہ جندبیدستر رومی کی اور دارچینی کے استعمال کرین اور پنیر مایہ ارنب بھی اور نمریخ روغن خوشبو سے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے فقط **بارہ سنگھا کی دم کا کنارا** جو شخص اسکو استعمال کرے و ذو رب شدید یعنے اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد پلاکر قے کرائین اور روغن زرد مین کنجد اور پھٹکری ملی ہو اور اوسکے بعد بندق اور پستہ اور مانیرج ملاکر خواہ معجون مانیرج کھلائین ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک روز مین چار مرتبہ کرنا چاہیے **جنس تیسری از قسم حیوانات کی** یعنے رطوبت کسی حیوان کی بدن کی جو سمی ہوتی ہے **خون نرگاو کا تازہ** جو شخص خون تازہ بیل کا پی جاوے اوسکو درد لوزتین اور سرخی زبان اور لگڑی خون کے جمے ہوئے دانت اور مسوڑھے پر اور متلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی دانتون مین سرخی پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے خناق اور کزاز پیدا ہوتا ہے **علاج** بہت جلد حنظل ایک مذعہ کی طرف متوجہ ہوں اور اسہال کی تدبیر کرین اور دوقو کرانے مین ایسے شخص کے

خطرہ ہی کہ بعض اوقات ایسی شی برامد ہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہین ہے اسیوجہ سے خناق مین گرفتار ہوکر مرجاتا ہی
اور جو دوا جمود خون مین نافع ہے جیسے انجیر خام اور ایسا زم کہ اوسمین دودہ بھرا ہوا ہو اور تخم کرنب اور بیخ انجدان اور حلتیت اور بورہ
اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملاکر اور مرچ سیاہ سرکہ مین ڈالکر اور عصارہ برگ توت سرگل سرکہ مین اور پنیر مایہ بھی ساتھ سرکہ کے جب دوا ونکے استعمال سے خون مین
تقطیع پیدا ہوجای اور ٹکڑی ٹکڑے ہوکر اندر اور بطون مین پھیل جای مسہلات کا استعمال اوسوقت کرایتن اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب
قواطن یعنے ماء العسل خالص کے ساتھ کرین **دواب کا لپینا** اوسکے پینے سے چہرہ زرد ہوجاتا ہے اور ورم بھی پیدا ہوتا ہی
اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہوتا اور دونو بغلون سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہی **علاج** آب نیمگرم سے قے کرایتن اور طلا یعنے آب
انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال
کرین اور تریاق گل مختوم بھی نافع ہے **گرگٹ کا انڈا** بعض اطبانے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جای فوراً ہلاک ہوگا اور اگر
تھوڑی دیر اوسکی تدارک مین غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہوگا **علاج** بارکی بیٹ طلا مین گھول کر پلایتن اور پرتے کرایتن اور اچھی
طرحسے قے کرایتن تاکہ ساری آلالیش نکل جای اور اوسکے بدنمین تمریخ روغن گاو کی کرین اور سرکی تکمید نمک سے اور انجیر خشک
کی خورش ہمراہ مکھن اور خبطیا کی کرایتن بگڑا ہوا دودھ اسکو کہتی ہین جسمین کسیقدر ترشی آجاسے اور ترشی کے ساتھ کسیقدر عفونت بھی جای اوسکے استعمال
سے دوار اور متلی اور مروڑا اور مقدہ مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی ہیضہ قاتل بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے **علاج** قے کرایتن ماء العسل
پلاکر اوسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کرین **خون لبستہ** جب شکم مین منجمد
ہوجای ضرور سمیت پیدا کریگا اور اوسکی سمیت اوس قسم کی ہوئی جو مزاج خون کا ہے پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امر خارجی سے
نہین کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہے اور جس عضو مین لبستہ ہوا ہے اوسکے خواص اور اعراض دگرگون ہوتے ہین
مثلاً اگر سینہ مین لبستہ ہوگا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہوجای گی اور ضعیف ہوکر پہلے موجی بطرف تواتر کے ہوگی اور استرخا
مریض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچی گی اور اگر خون معدہ مین لبستہ ہوگا تمام بدن سرد ہوجای گا اور اختناق اور صغر نبض اور
غشی پے درپے عارض ہوگی اور اگر مثانہ مین لبستہ ہوگا اور اسی طرح اگر امعا مین لبستہ ہوگا اوسکی اعراض بھی انھین اعراض مذکورہ سے
قریب ہین **ادویہ عامہ جمود خون کی** سب اقسام مین یکسان مفید ہین اقحوان سپید اور اقحوان احمر بھی ایسا ہی
مفید ہے اور مقل اور حاشا اور پنیر مایہ حیوانات مذکور بوزن تین الولوجات خصوصاً پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ
اور حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو کہ رنبایا جاسے بہ ترکیب مذکورہ بالا **ازانجملہ** یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودھ
گوسفند کا بقول اطبا جوف مین تمام خون لبستہ کو پگھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ مین ملاکر پلایتن اور یہ دوائے
جلیل ہی اور عجیب النفع ہی **معدہ اور مثانہ کے خون لبستہ کا علاج** کسیقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض جزئیہ مین
ہوچکا ہے اور دونون باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو مقابلہ کرکے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ امور بیان کرتے ہین پہلے اس
مریض کو تاامکان قے کرنی لازم ہے اور عصارہ کرفس اور شہد کے ذریعہ سے قے کرائی جای اور تریاق طین مختوم بھی اسی مفید ہوتا
ہے اور قرطم ساتیدہ جو آب گرم مین پگھلائی گئی ہو وہ بھی زیادہ نافع ہی اور یہ دوا بھی نافع ہی طین مختوم اٹھ درہم پنیر مایہ خرگوش چھتیس درہم پنیر مایہ
آہوان تین درہم خبطیا نا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین طلا کرکے بقدار

شربت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین ۔ ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ معز ساق ارنب کے
جو بمقدار ایک مثقال کے ہو اور مجھے گمان ہے کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب مین بھگو کر پلائین اور ملح اندرانی ہمراہ پنیر مایہ جدی کے
خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین مین واسطے اوس خون بستہ کو جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہون کہ عصارۂ
وقت زرین درخت کا استعمال کیا جاے کہ اوسمین ایک خاصیت خاص ہے اور عجیب النفع ہے اس بارہ مین اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور
اور تریاق اور مثرودیطوس اور مدرات قویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصارہ کرفس اور تخم ترب کہ یہ سب سکنجبین مین اور
سرکہ گھول کر دیا کرین اسلیے کہ سرکہ دواے جید ہے خون بستہ کے علاج مین اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال
حلتیت خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیسالیوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم
اظفار الطیب یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کرین اور اوذیہ مفتت حصات یعنے جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اوسکا
استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات مین خواہ حقنہ مین خواہ طلا کے طور سے اور مثانہ ثور وغیرہ مین بقدر ایک نوات یعنی پانچ درم
یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیم درم کی نمک پیسا ہوا پانیمین خواہ خاکستر چوب انگور کے پانیمین بھر کر استعمال پچکاری کا کرین اگر یہ
تدبیرات کارگر نہون چاک کرکے خون بستہ کو شل پتھری کے نکال لین **دودھ کا بستہ ہونا معدہ مین** کبھی معدہ مین کسی
سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ
کے منجمد ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی ہے
اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال
ردی پیدا ہوتے ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ برد تمام بدن کا اور
صغر نبض اور اختناق جیسے ضیق النفس اور غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اوس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکے
معدہ مین دودھ بستہ جاے **علاج** واجب ہے کہ دودھ کے پھاڑنے کی چیزون سے پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے
نمکین چیزین اسلیے کہ اس سے تجبن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اوسے ضرور پلائین اور فوتنج خشک بوزن پانچ
درہم کے اوسے پلائین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اوسمین زیادہ ہے لبن حلیب
کو جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انافح کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کرین کہ یہ بھی شیر بستہ کو گھلا دیتی ہین یا بذریعہ قے
کے اخراج اوسکا کر دیتی ہین خواہ اسہال کے ذریعہ اخراج کر دیتی ہین اور جو دوائین معدہ کے خون بستہ کے واسطے اوپر لکھی
گئی ہین خصوصاً جو دواے مرکب گل مختوم سے طیار ہوتی ہے اور دواے انجدان اور دواے کبریت خواہ دونون برابر پلائی جائین
سرکہ مین اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب مکرر خاکستر ڈال کر تقطیر کرین **مقالہ تیسرا** تدبیر عام نہش کی یعنی کاٹنے سے
جانورون کی جو زہر پیدا ہوتا ہے اوسکی تدبیر اور حشرات کے بھگانے کی تدبیر اور علاج لذع حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان
ابتدائی قول نہوش کے بیان قانون عام اس زہر کے علاج مین تقویت حار غریزی کی اور اوسکو برانگیختہ کرنا
مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور بعض یہ ہیر تاکہ سم کو جلا دے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور احشا کی تقویت
کی مراعات بھی ضرور ہے اوسکے بعد دفع سم اور ابطال اوسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کرین جن طلاؤن مین یہ اثر ہے

خواہ بنظر اپنی طبیعت کے اوسمین یہ اثر معروف ہوچنانچہ ہم آیندہ ذکر کرینگے اور بشتیران اعراض مین اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہوجاتے ہین مثلاً التقلیل بر طوبات بدنی اسلیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا مین بدقت اور دشواری ہوتا ہے بہ سبب اسکے کہ رطوبات مین نفوذ کرتی ہے جسوقت رطوبات کو پانی اور اوسپر سوار ہو یعنے تحلیل ہوا اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہین سے بہترین اوقات فصد کا وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن مین محسوس ہوا اور جذب اوسکا نہوسکے خصوصاً جسکا بدن رطوبات اور مواد سے پر ہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت مین جو مخالف جہت اعضای رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہے پلانی کی دوا جو زہر بدن مین پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہین یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ مین یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد اور مخالف سم کے ہین بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہے خواہ بالخاصیت اوسے مفید ہے یا ایسی دوائین جو سمیت کو بطرف خارج کے متوجہ کرین اسطرح کہ اخلاط مین حرکت دین جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنے پسینہ نکالنے والی دوائین لیکن ایسی دوائین جو اخلاط کو دور ہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ نہونے دین ایسی ادویہ مرکبات مین مثل ادویہ مسہلہ اور مقیہ کے لسوع کے واسطے اور اسی طرح مدرات کا حال ہے یا ادویہ ایسی ہین جو محرک مواد ہین کہ اعضای رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہین اور جو مادہ حرکت مین آتا ہے اوسے دفع کر دیتی ہین جیسے یہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے اوسمین چند اغراض ہوتی ہین ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن مین منع کرے اور یہ بوجہ بندش ربط اور استواری بندش اطراف سے اور نیند کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کیطرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے — اور ازین قبیل عضو لسوع کو کاٹ ڈالنا یا اون داؤن سے جو تکلو سی ہین اور داغ دینے مین استعمال کیجاتی ہین اور جو اسباب جذب کے ہین اور اسوجہ سے قابض چیزین مضر ہوتی ہین اسلیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہے اور اندر کیطرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہے اوس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہین ہے خصوصاً یہ جو دوای جاذب اوسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی ہو ازین قبیل محاجم کا استعمال ہے اور کبھی احتیاج شرطکی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف ساری ہوگیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو مگر پہونچنے کے طریقے مین ہو اوسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد مین سے نکل جانا ہی اور فقط یہی تدبیر کافی ہوجاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور سونہہ اپنا دھو چکا ہو اور اوسکے دانت مین شری ہوئی بو نہ آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کرلے اور کسیقدر شراب پی لے اور مونہہ مین روغن گل اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے مونہہ مین اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تو تاخیر کرے اور پہلے اوسکے دفع کی تدبیر کرلے اور جسقدر چوسنا چاہے اوتنا تھوکتا جاے — دوائین لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہین جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کرین اور جاذب ہون اکثر طلا کر استعمال کیجاتی ہین اور بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہون اونکا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہے اور کبھی بنسبت مشاکلت کہ اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہین جیسے تمساح کی چربی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا اور دم کاٹ کر مارگزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے تا اینکہ بعض ادویہ سمی دفع سموم کا کرتی ہین لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بیچ مین ہوتا ہے اور اس دعوی مین خواہ ثبوت مین اس دعوی کے حکیم طبعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کرسکتا ہے اور طبیب اگر بحث سے ایسے

امور دریافت نہ کرسکے کچھ اوس سے بہ نظر فن خاص کے مضر نہین ہے اکثر نطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہین جیسے قرحہ خواہ آبلہ پڑ جاتا ہو
پس واجب ہی کہ جو چیز اوسمین ایسی ہو وہ گرادی جای یہی غرض دواء طلاکی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو کسیطرح کا احالہ اور
تبدل ضرور حاصل کردیا تو رطوبت کو منجمد کردی تاکہ اثر زہر کا پھیل نسکے جیسے بیخ بیروباج کی یہی خاصیت ہی یا احراق سمیت کردی جیسے داغ دینے
رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی اگر زیت اور زفت کی ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا کہ اوس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہے
خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا مین ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کردی خواہ کیفیت حرارت اور برودت مین تضاد کیوجہ
سے سمیت کو تبدل پیدا ہوا اگر ابتدا مین ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جای اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کر نفع بین پیدا نہوا اور
آثار سمیت کی زیادہ ظاہر ہون اور امر عظیم ہوگیا اگر وہ مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر ہڈی تک ہو سکتا
نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سی بھی زیادہ ہو پہلے عضو مذکور کاٹ ڈالین اوسکے بعد داغ دین منجملہ کیفیات اور اثر ضروری
کی ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا مین ایک یہ اثر ضرور درکار ہی کہ مسکن وجع ہو اور تدارک اون اعراض کا کرین جو مختفی ہین اور
لسوع کی تابع ہوتے ہین جیسے فلقطار اسی غرض سی ان ادویہ مین داخل کرتے ہین کہ اگر خون بکثرت جاری ہو اوسے بند کردی منجملہ
وصایا کی جو سموم مین خواہ مخصوص ہین قابل حفظ کے ہی یہ ہے کہ اندمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچنا علیل کو زمانہ
صحت تک بخوبی خیال کیا جای **ادویہ مشروبہ بعد کاٹنے حیوانات کی** منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہی کہ تخم جند قوقی پانی مین
پیسکر پلائین خواہ شراب مین ڈالکر پلائین اور طبیخ انواع فوتنج کا یعنی اوسکے تینون قسم کا اور جند بیدستر عجیب النفع ہے لبن لاغیہ
اور میرے گمان مین لبن لاغیہ سی مراد وہ تریاق ہے جسے بنام نوشنجی اور قراوی مشہور کرتے ہین یہ بھی جمیع حیوانات کی لسع کو
مفید ہے خصوصاً مارگزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور لوجا اور بیش موش اور آذریون اور تخم بازورد اور حرف اور کمون کی بھی
قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور ثوم اور پوست ورق غرغر ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوس کا
قول ہے جب شراب مین سانپ گرجای لذاع ہوام کو اوسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی
تمام سمیات کی مضاد اور مخالف ہی اور مقدار شربت دو مثقال ہی اور بیخ ابخدان جمیع سموم کو نافع ہے اور ثمرہ پنجنکشت اور روغن
بلسان اور حب بلسان اور پنجنگشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور بندق جنطیانا جاوشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور
دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے نہوش کی بارہ مین دارچینی جو خاص چین سی آتی ہو اور مینگنی بکری کی جلا کر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کماذریوس
اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودھ کی اور اجواین سکبینج اور پستہ ہمراہ شراب کی اور فوتنج اور طبیخ اوسکا شراباً و ضماداً اور راسن اور قیسوم اور
غاریقون اصل الخنثی تین درہم اسیطرح اندرونی اعضا اس مرض کے معدہ تک جسوقت دھنیا اوسمین بھرین اور خشک کرین اور بروقت
حاجت اوسمین سی بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جوشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی دماغ پاکیان خصوصاً ہمراہ الفخہ کے نبیذ یا
نیونا کا جوشاندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا جوشاندہ مع ہمراہ شراب کی پلائین اور رق مملح اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوی کا اور قنفذ
عجیب النفع ہی جنطیانا بھی خوب چیز ہی تخم گزر بری بھی نافع ہی ادویہ باردہ مین سی جو اسکو نافع ہی بیخ بیروج ضماد کرین ہمراہ شہد کی
کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور پرسیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سی مرکب کرکے استعمال کرتے
ہین **تریاق عجیب** افیون اور مرکی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سداب درہم شہد آب

جرجیر سے معجون کرین مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جید کے ۔ ایضاً دواء الطین بھی بہت نافع ہے نسخہ اوسکا یہ ہے حب الغار دو مثقال
گل مختوم دو مثقال ابو بوس ہمراہ زیت کے استعمال کرین اور مقدار شربت ایک بندقہ تین اوقیہ ماء العسل مین ۔ ایضاً تریاق عام
ہے جمیع لسوع کے واسطے اور مشروبات مین سے فلفل دس درہم سنبل الطیب دو درہم زراوند طویل بیخ خرا ہر ایک سے ایک درہم عصیر خرنوب
سے معجون کرین اور دھوپ مین چالیس روز تک رکھین اور ہر روز ہلاتے رہین اور جب خشکی پیدا ہو اوسمین تری داخل کرین اور
مزاج بگڑنے اور طیار ہونے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین ۔ بعض لوگ مدعی ہین کہ دواء مذکور بطور مرہم کے اگر لگائی جاے تب بھی
نافع ہے اور طبیخ سرطانات نہری کا اور خون بچھوا کا اور رق مملوح یہ بھی دوا ہر ایک قسم کی نہش کو نافع ہے کلونجی تخم حرمل زیرہ ہر ایک
دو درہم خبطیانا زراوند مدحرج ہر واحد ایک درخمی فلفل سپید مرکی ہر واحد نصف درخمی شہد مین معجون کرین مقدار شربت بقدر باقلاے
رومیہ کے شراب مین داخل کر کے ۔ ایضاً خبطیانا دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرین اور کل مقدار کا ایک ہی
شربت ہے ۔ ایضاً حماما حب بلسان ہر واحد تین درخمی تخم جرجیر تخم گندنا ہر واحد ایک درخمی زراوند بیخ انجدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درخمی
کو مرکی زعفران ہر ایک ایک درخمی طین بحیرہ چار درخمی شہد کف گرفتہ مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلہ کے ۔ ایضاً
حب بلسان زوفای خشک بزر لفت بری فلفل سپید اور سیاہ دار فلفل وج ترکی انیسون فطراسالیون اسارون کمون کرمانی بیخ انجدان
ہر واحد چار جزو سنبل فقاح اذخر ہر ایک سے چھ جزو شہد مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلاے رومی **طلاؤن کا بیان**
جانورون کی کاٹنے کے مقام پر جو دوائین بطور طلا کی لگائی جاتی ہین اونمین سے نفط ابیض اور نفط ازرق اور ثوم خام خواہ اوبالا
ہوا روغن زرد مین خواہ جند بیدستر ہمراہ زیت کے خواہ آب گندنا جسمین پانی کا لگاؤ نہوا ہو اور فودنج نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہے
اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنے مرغی اور مرغ جو زندہ پیٹ اونکا چاک کر کے مقام لسع پر ضماد کرین اور ساعت بساعت تجدید
رہین ۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج مین گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے تانبا اگر مرغ مسلم نگل جاے اوسکے پیٹ مین گھل
جاتا ہے اور ریگ اور سنگریزہ بھی پانی ہو جاتے ہین اور شاید یہ اثر اوسکے پوٹہ مین ہو اور شکنبہ مین بس اور کسین یہ اثر نہ ہو
منجملہ ضمادات کے نمک اور سرکہ اور تلخہ گاو یا نمام اور برگ غنثی یعنے وہ گھاس جسکا نام خنثی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب
انجیر اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا مین اور زفت اور نمک دونون پکا کر یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ ضماد ثوم اور ملح اور بکری کی
مینگنی ہر ایک جانور کی کاٹنے سے نافع ہے سواے مار گزیدہ کے زہر کے اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہے
حتی کہ مار گزیدہ کو بھی نافع ہے ۔ ایضاً ۔ خردل اور بورہ اور ہیچی آب صابون خواہ قطران مین پیسکر طلا کرین یا زفت ہمراہ نمک کے
پکا کر طلا کرین ۔ زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالین بہت مفید ہے بلکہ سانپ کی کاٹے ہوے کے زخم پر بھی اسکا
ڈالنا مفید ہے اور یہ علاج ارباب مصر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ طریقہ ہے ۔ پیاز دشتی
ہمراہ سویق کے اور مرہم جو نمک سے بنایا جاے اور مرہم نطرون کا منجملہ نطولات جیدہ کے آب دریاے شور خواہ تنہا یا سرکہ ملا کر اور طبیخ موش
دشتی زندہ کا اور طبیخ نیولے کا بھی مفید ہے **ایسے طلاؤن کا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام پاس
نہ آسکین** اس تاثیر کی جتنی دوائین مذکور ہوئی ہین اونمین سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہے اور میعہ کو حب البان
مین گھولین خواہ زیت مین برگ صنوبر تازہ کوفتہ یا فقاح سرو خواہ حب عرعر اور اسطوخ برگ پنجنکشت زیت مین اور قیسوم بیخ انجدان

اور خشتی اور ذوقوبا حب بلسان اور بیخ حرف اور یہ سب چیزیں ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئیں اور چند مرکبات بھی ازیں قبیل
ہیں مثلاً بیخ انجدان سیاہ اور قفاح سافرج تازہ اور حب غار ہر واحد ایک جزو بیخ بیروج نصف جزو حب بلسان قردمانا ہر واحد تین
جزو کو مگر زیت میں پختہ کریں اور اسقدر پکائیں کہ اوسکا قوام پیدا ہو جاوے اتنا گاڑھا جیسا بجال کبوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازاں بدن پر
طلا کریں ۔ ایضاً خشتی دو درہم حب بلسان بزرالبنج ہر واحد نصف درخمی سرکا اور زیت میں ملا کر طلا کریں ۔ ایضاً ۔ قفاح صنوبر
ایک جزو بیخ بیروج دو جزو بزرالبنج تین جزو سب کو زیت میں ملا کر طلا کریں اور اس دوا سے دھونی بھی دیسکتے ہیں ۔ ایضاً
حب غار دو جزو میعہ جزو واحد سبکو ملا کر روغن میں طلا کریں اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے **طرد ہوام بالکلیہ**
مکان کو ایسی چیزوں سے چھڑکیں جنھیں ہم آئندہ بیان کرینگے اور بچھانے کی بھی وہی چیزیں درکار ہیں اور حجرے مکان کے اور
کونے میں وہی چیزیں تر پڑیں جنھیں ہم ذکر کرتے ہیں دھونی کے بیان میں خواہ اور ترکیبات ہیں اور ان سب تدابیر سے
یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ بھٹکنے پائیں اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگا کریں دھونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لکڑی کا
دھواں کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتے ہیں اسی طرح بیخ سوسن کا دھواں اور شاخہائے تازہ درخت انار کا دھواں اس فائدہ
میں عجیب الاثر ہے اسیطرح قنہ اور سینگھ اور اظلاف اور حوافر اور شعر اور مقل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار اور حب الغار اور
غومنج اور شیح اور اسی کا فرش کرنا اور قطران کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی بنجنکشت کی اور اوسی کا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی
دھونی اور فرش اسی طرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی انیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور
کبریت اور بکری کے سم کی بناکر سلگائیں سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جائیں ۔ ایضاً میعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور
مومیائی خواہ سلاجیت کی ہر واحد ایک جزو موئے گوسپند اور سم اوسکا ایک جزو قرص بناکر دھونی دیں اور فرش کو اوس سے
تبخیر کریں یہ بھی مفید ہے دوسرا النسخہ قردمانا بیخ انجدان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک وقیہ پوست بیضہ نعام یعنی شتر مرغ کلونجی
تخم خربل ہر واحد دو اوقیہ ایضاً برگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بزرالبنج ہر واحد ایک درخمی پوست بیخ بیروج ایک درخمی موئے
گوسپند تین درخمی فودنج دو درخمی مومیائی خواہ سلاجیت چار درخمی سب کو ملا کر دھونی دیں اور آگ انگور کی لکڑی کی دھونی کے
واسطے اختیار کریں اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہے بچھانے کی چیزوں میں سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بچھانے سے اکثر ہوام
بھاگتے ہیں سبنر اور حبق اور بنجنکشت ہر واحد ایک جزو اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگائیں اور شیح کا یہی حال ہے اور حلتیت کی بھی یہی
خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسیطرح اگر کسی مجلس کے گرد انبار خواہ الاؤ لگائیں پارا کھو اسطرح گرد مجلس کے بچھائیں جیسے
کبڑی کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہیں ۔ ایضاً بہت سے چراغ اور قندیلوں کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے دور اور الگ
ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلیے کہ ہوام اور حشرات روشنی کیطرف دوڑ جاتے ہیں اور اوسی جگہ جا کر جمع ہوتے
ہیں ۔ ایضاً لقلق اور مور کا پالنا اور گھروں میں ان جانوروں کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور بیضا نبات
اور ابابیل اور قنفذ اور نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہیں اور جن پر اثر ہوام کا نہیں پہونچتا ہے ایسی چیزوں کا گھر
میں پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہو سکتا ہے اسلیے کہ اولاً تو ہوام اونکے خوف سے گریزاں رہتے ہیں اور شاذ و نادر کبھی
اگر نکل آئے یہی جانور اونکو قتل کر ڈالتے ہیں اطبا کہتے ہیں جو شخص توشہ دان تا مور کا بناکر اپنے پاس رکھے سانپ اوسکے گرد

نہ بھگےگا اسیطرح جو شخص اسکا کپڑا اپنا کر ہنے لیکن یہ بات جس شخص نے لکھی ہے اوسکا چندان اعتبار اور وثوق نہین ہے **درندہ جانورونکے**
ہلاک کرنیوالی چیزین کہتے ہین کہ خربق کے کھلانے سے قتل کُتے اور مکھی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے یعنے چیتا اور خانق الذئب سے
بھیڑیا اور کُتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور کنیر سے اور برگ ازادرخت سے تمام بہائم قتل کیے جاتے ہین **سانپ کی بھگانے**
کی تدبیر بارہ سنگھا کا سینگ اوسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکری کی کُھری اور بیخ سوسن اور عاقرقرحا اور کبریت کی دھونی
سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے بدن مین لوف حیہ جو ایک قسم کی گھاس ہے لتھیڑے خواہ اس گھاس کا عصارہ یا جوشاندہ
بدن مین لگائے اوسے سانپ نہین کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادر محلول سے چھڑکین اوس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خردل
سے سانپ مرجاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہان رائی کو بچھا دین ہرگز اودھر ہو کر نہ نکلے گا اور صائم کے مونہہ کا
تھوک خصوصاً اگر صائم اپنے مونہہ مین نوشادر رکھے سانپ کو قتل کرتا ہے **بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر** جو صائم
حار مزاج ہو اگر بچھو پر تھوک دے فوراً مرجاتا ہے اور طول مین چاک کی ہوئی مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے پتے کا عرق
اور اسیطرح بادروج کا بھی یہی اثر ہے بخور جو **اخراج عقارب کرتی ہے** سینہ اور زرنیخ اور بھیڑ کی مینگنی بھیڑ کے شرب کی چربی سب
اجزا ہم وزن لیکر پہلے شرب کو پگھلائین اوسکے ادویہ کو مخلوط کرین اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آئیگا اگر کٹی ہوئی
مولی بچھو کے سوراخ مین رکھین اوسے جرأت باہر نکلنے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھائین اوسی کی بو سے اور ہرتال
کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے **کھٹملونکی بھگانے کی تدبیر** اگر جیسا مندہ حنظل کا مکان مین چھڑکین سب کھٹمل مرجائین اور
بھاگ جائین اسیطرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ حلیق کا اطبا کہتے ہین کہ اگر بکری کا خون کسی گڑھے مین بھرین سب کھٹمل وہین جمع
ہوجائینگے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کر کے دھونی سے قتل کرین اسیطرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اوسپر بھی سب
کھٹمل جمع ہوجاتے ہین اور رائحہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتی ہین ہمارے ملک مین ایک گھاس ہے کہ اوسکا نام کیکوانہ یعنے
حشیشۃ البراغیث ہے جسوقت اوسے بچھونون پر رکھین کھٹمل بیہوش ہوجاتی ہین اور اونمین تخدیر پیدا ہوتی ہے اور پھر زندہ نہین رہتے پسو اور مچھر
کے بھگانے کی تدبیر انگیٹھی مین برادہ چوب صنوبر کو سُلگائین خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سُلگائین اور بہتر یہ ہے کہ سب کو
یکجا کر کے سلگائین اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور شوکہ منتنہ جسکا نام قولون ہے اور اختاربقر اور حرمل ان سب کی
دھونی دین اور بچھونے پر رکھین اور یورق الصبہ و جوزسرو کا استعمال کرین اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکین نفع
کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا طبیخ یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب **نیولے کے بھگانے کی تدبیر** یہ ہے کہ
سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے **چوہے کا بھگانا** اور مار ڈالنا اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مرداسنگ اور خربق سے مرجاتا ہے۔ ایضاً
خربق اور بزرالبنج اسیطرح بیخ کرنب بھی اوسکی قاتل ہے۔ اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور سوہاگے سے اگر بڑے چوہے
کی کھال نکال کر کسی گھر مین ڈال دین خواہ موش نر کو خصی کر کے یا اوسکی دم کاٹ کر چھوڑ دین جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن
کھال اودھیڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ ایک چوہا دُور سے سنے صوف وغیرہ کے پانون باندھکر اگر کسی
گھر مین چھوڑ دین سب جتنے چوہے اوس گھر مین ہین سب بھاگ جائینگے اور مجھے اسمین تردد ہے **چیونٹی کے بھگانے**
کی تدبیر چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھین بھاگ جاویگی اسیطرح مقناطیس اور تلخ کا وسے اور اسیطرح نفت اور حلتیت سے

اور چیونٹی کو بطور دھونی کے اگر سلگائیں اوسکو تو زمین سے بھی بھاگ جاتی ہے مکھی کے بھگانے کی تدبیر ہڑتال کو دودھ میں ملاکر
رکھیں اسکے پینے سے مکھیاں مرجاتی ہیں اور ہڑتال کی دھونیں سے بھی اور کندر کے دھوئیں سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی
ہیں شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر گندھک کی دھونیں سے اور لہسن سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بدن پر
خطمی کا ضماد لگائے اوسکے پاس نہیں جاتی ہے خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملے کیکڑے کے بھگانے کی تدبیر بنابر قول
ارباب تجربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً برگ چنار کی دھونیں سے بھاگ جاتا ہے دیمک کو بھگانے کی تدبیر جس گھر میں
ہدہد کا آشیانہ ہو خواہ اور کسی طرح رہتا ہو وہاں دیمک نہیں رہتی ہے ابو تقیہ اور تدخین اعضاے ہدہد اور اوسکے پر کی
دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہیں سوس کے نکالنے کی تدبیر کپڑوں میں جو کیڑا لگتا ہے اگر افسنتین کپڑے میں رکھیں
تو کیڑا نہ لگیگا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست اترج کا بھی فائدہ ہے اقسام سانپ کی جو لوگ سانپ پکڑتے ہیں اور جنکا فن یہی ہے
کہ سانپوں کا حال اور اونکے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہیں اونہوں نے سانپ کی تین قسمیں کی ہیں ایک تو وہ قسم ہے کہ اوسمیں
مدت زیادہ سے زیادہ بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہیں دیتا ہے اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہیں ہے اور اسی میں اسم یعنے
بجا گرا در اصلات و اجل ہے اور اسمیں سواے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہیں دیتا ہے خواہ بہت گہرا داغ لگائیں جو اندر تک پہونچ
جاے اور سمیت کو جلادے اور مجاری سمیت کی پھیلنے کے تنگ کردے کبھی اوسکے علاج میں بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کی مچھلی خوب
پیٹ بھر کے کھلا کر قے کراتے ہیں اور اسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہیں اور اگر سانپ کمزور ہوا اور زیادہ سمیت اوسمیں نہو
فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اور اسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہیں دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے
اور کمتر اوسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے - اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز سے سات روز تک طول کھینچتا ہے کہ جنگلی اژدہا
خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی السمیت ہوتے ہیں اونکا علاج فقط اوسی جگہ کیا جاتا ہے جہاں زخم کاٹنے سے پڑگیا ہے
اور سمیت کے لحاظ سے تریاقی علاج نہیں کیا جاتا ہے - اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید الرداءت ہے اوسکے بھی چند اقسام ہیں
ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی میں اسے باسلیقوس کہتے ہیں اسکی سمیت کا یہ حال ہے کہ جسکی طرف دیکھے خواہ جو شخص اسکی آواز
سنے فوراً مرجاے ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہے اسکا رنگ مشابہ خطاف یعنے شب پرہ کے ہوتا ہے اور طول میں قریب
ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام اسقلیس خشک ہے کہ اوسکی جلد ظاہری نہایت درجہ
اور کھری ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اوسکا خاکستری خواہ مائل بزردی ہوتا ہے آنکھیں اسکی
زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہیں اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے اونہیں اقسام میں سے ایک وہ بھی سانپ ہے جسکا نام بزاقہ ہے
اسکو قدرت ہے کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ
تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اسکی تھوک کی بو سے کسیقدر اوسکے دماغ میں پہونچ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہے اور طول اسکا دو ہاتھ
ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل ازان کہ مقام لسع میں درد پیدا ہو
ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ میں اس غرض سے نہیں کرتے ہیں کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور انکے کاٹے ہوئے کی بچنے کی امید ہے
ہاں یہ غرض البتہ ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہوجاے کہ اوس سے احتراز کرے - اور شاید کبھی وہ علاج جو کہ

مذکور ہوا ہے شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے۔ صم مقعصہ یعنی جو سانپ گونگا اور فی الفور مہلک ہے اوسکے بھی چند اقسام ہین اور ملک
مصر مین بکثرت ہوتے ہین اور کبھی بعض اقسام مین کچھ زیادتی بطور شاخ اور سینگھ کے ہوتی ہین اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہین سپید
اور سرخ اور اشقر اور عسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صفائح
یعنی تسمہ سیپر کے ہوتے ہین اژدہے جو قاتل ہین فی الحال وہ بھی اسی طبقہ مین داخل ہین اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف
ہوتا ہے۔ بعض اونمین سے افاعی اصلیہ ہوتے ہین اور بعض افاعی بلوطیہ یعنے بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنی پیاس لگا
والے ہوتے ہین اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ مین ہین جسکا ہم بیان کرینگے کبھی سانپون کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے
لیکن نوع مین اختلاف نہین ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہین پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و مادہ کا
اختلاف ہوتا ہے۔ نر مین دانت کم ہوتے ہین اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض سنیبرے کی یہ رای ہے کہ مادہ ہی زیادہ بُری ہے
کہ اوسکے دانت زیادہ ہین اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت مُسن کے زیادہ بُرا ہے اور بنظر جثہ کے بھی اختلاف
پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ بڑا سانپ زیادہ بُرا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونون ہون اور بنظر مکان اور جای سکونت کے
بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑ و بنجر رہتے ہین اونکی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت اونکے جو سر زمین اور ترائی مین
خواہ پانی مین رہتے ہین کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت مین سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہے بھوکھا سانپ زیادہ زہردار ہوتا ہے
بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ ور سانپ اگر حالت غضب مین کاٹے تو اسکی زیادہ بُرا ہے بہ نسبت
اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی راہ سے سمیت مین اختلاف پیدا ہوتا ہے
اسلیے کہ گرمیون کی فصل مین سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑون کے یہ بھی کہتے ہین کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا
اور موٹا ہو اوسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگون کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا زہر بارد ہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ
یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مار گزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ مضادت اور مخالفت تاثیر
سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اوسی کے بقا سے حرارت بدن مین ہے لہذا بعد فنا حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہے
حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن مین حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن مین نہ رہی اور قلب مین کسی قدر خفیف گرمی رہی کچھ ضرور نہین
کہ اطراف بدن مین وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے اوسمین کا زہر بارد ہے اور دلکو خون کو جمع
کردیتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور سیطرحسے محدد بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہین ہے ہان چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہے اور
اوسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل
زمستان مین وہ مرجاتا ہے اور جس کا مزاج گرم ہے اوسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل اون لوگونکی ہے جو اصلہ کو مزاج
بارد کہتے ہین اور جو کوئی کیون نہ ہو اور کیسا ہی عالیقدر کیون نہ ہو میرے نزدیک دلیل ہرگز صحیح نہین ہے اور نہ یہ دعوی حشرات
صغار یعنے چھوٹے چھوٹے حشرات مین درست ہے لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہین اونمین اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ
اوسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑون مین مرجاتی ہے اور اوسمین حس و حرکت باقی نہین رہتی ہے شاید سانپ جاڑونکی فصل مین اگرچہ مزاج
اوسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہین کرتا ہے اوسکی وجہ یہی ہے کہ چونکہ اوسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہے اور احوال دوسرے

جو اوس سے عارض ہوتے ہیں **باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان** اور یہ پہلی قسم ہے صم کی یعنی بجا گر اور حرمان کی بھی یہی قسم ہے اور
مجھے یہ دریافت نہیں ہے کہ حرمان اور صم ایک ہی قسم سے ہیں یا انہیں کچھ فرق ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکہ اسواسطے رکھا ہے
کہ اسکے سر پر ایک چھوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور وہ باقسام سے ایک تین بالشت تک لانبی ہوتی ہے اور سر اسکا نوکدار زیادہ ہوتا ہے اور آنکھیں اسکی دونوں
سرخ ہوتی ہیں رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چیز اسکے بدن سے ملتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور جہان رہتا ہے
اوس جگہ گھاس وغیرہ نہیں اوگتی ہے اگر کوئی پرند اسکے سوراخ کے اوپر سے اوڑکر نکلنا چاہتا ہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہوجاتا ہے اور جو
حیوان اسکی چاپ پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہیں اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا ہے سُن ہوکر رہ جاتا ہے اور اسکے صفیر
اور آواز کے سننے سے ایک تیر کے ٹپہ تک جو آدمی خواہ جانور سنے مرجاتا ہے اور جس شخص پر وہ بہ سبب اسکی آنکھ کا اثر پہونچے وہ
بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اس میں ہے کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جیسے یہ سانپ کاٹے اوسکا بدن گھل جاتا ہے
اور پھول کر صدید اور پانی بدبو اوسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازاں مرجاتا ہے اور بو اس بہت کی قریب جاوے وہ بھی مرجاتا
ہے اور کبھی اسکے جوار اور قرب کے ضرر سے نجات پاتا ہے ہاں اگر کسی عصا اور چھری وغیرہ سے اوسکو ہاتھ نہ لگاوے چھو لے البتہ کمتر
مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی [illegible] ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے کے مرگیا
اور گھوڑے کی تھوتھنی میں سے کاٹا گھوڑا اور سوار دونوں مرگئے سانپ بلاد ترک اور نوبیہ میں اکثر پیدا ہوتا ہے **علامت ملکیہ**
بجا گر سانپ کے کاٹنے کی آدمی فوراً بدون کسی سبب ظاہر کے مرجاوے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہان اس سانپ کے
رہنے کا یقین ہو اور ہر گز اسکے کاٹنے کا علاج نہیں ہے **حرمان کا بیان** حرمان کا ذکر ہمنے کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکے
صفات قریب اوصاف ملکہ کے ہیں کہ وہ سیدھا نہیں چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہیں کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کی
سنانے سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسکا گوشت مہرہ ہوکر رہ جاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اسکے
قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے کہ ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع
تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرمان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہیں کرتا ہے اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے
کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے **علامات کاٹنے اوس**
سانپ کی جسکا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم میں ہے جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسے ہچکی اور تغیر لون اور
حذر اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اوسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت
زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجا گر کا ہے اوپر اوسے ہم بیان کرچکے ہیں **علامات اوس سانپ کے**
کاٹنے کے جسکا نام اسقیوس ہے اور یہ بھی بجا گر کی قسم میں ہے یہ سانپ جسے کاٹے اوسپر وہی اعراض طاری
ہوتی ہیں جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں کہ رنگ اوسکا متغیر ہوتا ہے اور بدن میں سُن پیدا ہوتا ہے
اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضاء بدن سرد ہوجاتے ہیں اور پلکین بند ہوکر خشکی آنکھون میں پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا وہی ہے
جو صم کا علاج ہے **بزاقہ اور استقلیوس کے کاٹنے کا بیان** جس کو یہ دونوں سانپ کاٹتے ہیں وہ شخص بجس حرکت
بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اوسکی بعد اون احوال کے ہوتی ہے جو استقلیوس کے باب میں مذکور ہوئی ہیں

اور جمائی پے در پے اور آنکھون کی بند ہونیکی نوبت پہونچتی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل باطل
ہوجاتا ہے اور درد کا احساس اسے نہین ہوتا ہی اور کبھی ابتدا مین ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہی جو اوسکے پاس موجود ہوتا ہے
اوسے معلوم ہوتا ہی کہ اپنی اونگلی حلق مین ڈالتا ہی تاکہ قے ہوجاے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسقلیوس اپنا سر اوٹھا کر زہر تھوکتا ہی اب مجھے
یہ بخوبی معلوم نہین ہے کہ یہ قسم وہی ہے جسکا مین اوپر ذکر کرچکا ہون یا اینکہ یہ دوسری قسم ہے اور بصافات کی قسم مین داخل ہی
لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہی کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھ گئی اور اوس جگہ ورم نہین ہوتا ہی اور تھوڑا
تھوڑا سا خون سیاہ اوس سے بہتا ہی اور غشاوہ چشم بھی اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوجھ اور فم معدہ مین درد پہلے
پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد تغمیض بصر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تہائی یعنے تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہین رہتا ہے
علاج اوسکا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہوا **مقرنہ کا بیان** یہ بھی صم کی ایک قسم ہی طول مین ایک ذراع سے لیکر دو ذراع تک
ہوتا ہے اسکے سر پر دو بلندی مثل دو سینگھ کی ہوتی ہی اور اسکے بدن کا رنگ مثل ریگ کی ہوتا ہی اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک
اور سخت ہوتے ہین چلتے وقت آواز کھڑکھڑ کی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہین ترچھے نہین ہوتے اور اکثر
ریگستان مین پیدا ہوتا ہی ایک قوم نے کہا ہے اسمین ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیرہ کہتے ہین اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہی کہ اسکے قرن
چھوٹے ہوتے ہین اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسیقدر ٹوٹ کر گرجاتی ہین اور اسکے بھی چند اقسام ہین چھوٹے اور صغیر اور دونون
طرف کی جبڑے اسکے بڑی بڑی ہوتی ہین اور اسی وجہ سے اسے لحیانیہ بھی کہتے ہین **علامت اسکے کاٹنے کی** ایسی چبھن مقام لسع
پر ہوتی ہے جیسے سوئی کسی نے گڑوئی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہے اور گڑھا جم گئی ہی اور تمام بدن اسکا گران اور
بھاری ہوجاتا ہے اور دونون پپوٹے سوج جاتے ہین اور دوران اور ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہی علاج اوسکا بھی
صم کا علاج ہی اور خاص علاج اوسکا یہ ہی کہ تخم ترب ہمراہ شراب کی پلایا جاے اور خصوصاً اگر قے یہ دوا پلا کر کرائی جاے بہت عمدہ ہے اور
قے ہوجانے کے بعد زیرہ ہندی اور اسمسم بھی نافع ہوتی ہی شراب ملا کر اور جند بیدستر ہمراہ شراب کی اور فودنج بری ہمراہ شراب اور
تخم ترنج عجیب النفع ہی اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کی اور پیاز سرکہ مین کوٹا ہوا نافع ہے **اوس سانپ کا
بیان جسکا نام اودریس اور کدوسودروس ہے** یہ سانپ اگر پانی مین پایا جاے اہل یونان اسکو اودروس کہتے ہین
اور اگر خشکی مین پایا جاے اوسکا نام کدوسودروس ہی اور اصلہ صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اوس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے
اور اسکا ضرر اور ضرر بھی نسبت اوسکی زیادہ ہوتا ہی اور جہان کاٹتا ہی اوس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہی اور التہاب اور سوزش بھی
پیدا ہوتی ہی بعد ازان وہ مقام سبز ہوجاتا ہی اور پھیلتا ہی اور جسم کالا اور اسکو دوار اور قے بدبو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت
عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مرجاتا ہی اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتی اور اگر بوجہ اسکے کہ
دریائی قسم مین زہر کم ہوتا ہی کوئی شخص بچ جاے خواہ اسوجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اور سیر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض
ایسے لاحق ہونگے کہ اونسے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا **علاج** پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اوسکا ایک یہ ہی کہ جوز السرو
پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درہمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کی استعمال کرین اسیطرح زراوند دو درہم
ہمراہ شراب کی یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ مغز اسپیون بھی مفید ہے اور ضماد چونہ اور زیت اور فودنج کوہی کا اور پوست

بلزو دو وغیرہ تنہا ایک ایک جز وخواہ سب کو ملا کر اور نیز آرد جو ملا کر **بین آذریس کا بیان** مین آذریس کا ذکر اس مقام پر اس
لحاظ سے کرتا ہون کہ مجھے شبہہ اس بات کا ہے کہ آذریوس اور آذریس مین کچھ فرق ہے یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہے
کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظ مین ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی مین اسیطرح ہوجاتا ہے۔ لیکن یعنے جس کتاب سے
یہ مقام لکھا ہے اوسکے مصنف نے اس کے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اوس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے جراحت
پیدا ہوتی ہے اور زخم چوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہوجاتا ہے اور اوس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور متعفن ہوتی ہے اور علاج
ان لوگون کا بہت دیر مین منجح ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام مین کوئی اور شخص تامل
اور نظر کرے اور اسکی تحقیق کر کے لکھے تاکہ یہ اشتباہ برطرف ہوجاے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طبقۂ ثانیہ کیطرف
منتقل ہو کر بیان اوسکا بہ تفصیل کرتے ہین اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہین اونہین مشروحًا بیان کرتے ہین **بیان
عام لسع افاعی اور اوسکے احکام کا** بدترین افاعی اور بدترین اژدھی کی وہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کو
اسلم ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑجاے اوسطرف جدھر سے کاٹا ہے اور
کاٹنے کے ساتھ ہی دونون دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برامد ہو اوسکے بعد صدید غسالی نکلے اور کبھی ابتدا مین
صدید مائی نکلتا ہے پھر زیتی پھر زنگاری مستحیل بطرف جوہر سم کے ہو کر نکلتا ہے اور رنگ بھی اوسکا زرد کا ہوجاتا ہے اور مقام لسع
مین درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور متحرک ہوتا ہے بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع لسع کے اور موہنہ مین
خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہے کہ اوسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے
اوسکے بعد ٹھنڈا پسینا نکلتا ہے اوسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بہ طرف سبزی کے ہوجاتی ہے اور دوار اور
تواتر نفس کا ہیجان ہوتا ہے اور سانس مین کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی قے کسی خلط مراری کی ہوتی ہے اور عسر البول
پیدا ہوتا ہے اور مسوڑھے اور سر بھاری ہوجاتا ہے اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹھ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کر عرق بارد پیدا
ہوتا ہے اور بدن مین کپکپی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے بچجاتا ہے وہ تین دن کے اندر مرجاتا ہے
اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے **علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے** پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ
کرنا چاہیے اوسکے بعد قوی تر علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال مین تاخیر ہو تو کبھی
تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہین ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزاے تریاق خود آلہ سم ہوجاتین گے مناسب نہین
اسلیے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہے اور جو شے غریب ہے اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اوسے ممکن نہین ہے
کہ استعمال آلات کرے ہان اگر طبیعت اور امر غریب دونون کا ہیجان واقع ہو اسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو۔ اگر مار گزیدہ
بکثرت استعمال ثوم یعنے لہسن اور شراب کا کرین شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہوجاے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ شراب
اگر ثوم بہم نہ پہونچے اطبا نے ذکر کیا ہے کہ اٹیل یعنے گوزن برشتہ اگر کھلائین فورًا مفید ہوتا ہے حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے
کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایکسیر ہے۔ انیسون
انکسوفافن یعنی مائیس درہم فلفل چار درہم پوست زراوند مدحرج جندبیدستر ہر واحد ایک درہم بذریعہ طلا یعنے دوشاب انگور مطبوخ

سے معجون کریں مقدار شربت بقدر ایک جزء سکے [illegible] بیدستر فلفل [illegible]
طلا کے ذریعہ سے معجون کریں۔ ایضاً تخم حنظل قوی زراوند [illegible] سداب [illegible] اور وہ حرمل نہیں ہے [illegible]
کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہے واجب ہے کہ [illegible]
شفا حاصل ہوتی ہے اور آبزن میں، دودھ کے بٹھائیں اور نہ [illegible] اور بیدار کرتے رہیں [illegible]
اور بعض اوقات میں حمام معرق کرائیں یعنے جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال [illegible]
انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کے ہمراہ خوب ملا کر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی [illegible] ایک قوم نے
کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہو اور اوسے چبا کر نگل جاوے اوس [illegible] کو جو اوس میں ہے [illegible] کا ضماد استعمال کرے تو تمام [illegible]
میں ہرگز زہر ہی گا ایک اور قوم نے شونیز بامیدہ کا ہمراہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اوسکے استعمال سے [illegible] ہوتی ہے اور نیولی
گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جاوے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہیں۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ جو جیسے اگر کسی ڈوبے
وغیرہ میں لٹکائیں وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے **بیان تمام مشروبات مجدوحہ کا جو سانپ کے کاٹے میں لوگوں**
نے لکھے ہیں کہتے ہیں کہ فس صحرائی جیسے سمرنیون خواہ [illegible] بہت مفید ہے اور حب ترکی کی [illegible]
اور بیخ زراوند اور بیخ [illegible] اور بیخ فاشرا اور فاشرستین اور خارلقیون جدوار انہیں سے ہم [illegible] شراب شیرین ملا کر بقدر ایک درم کے
پلائیں اسیطرح عصارہ اباتملس یعنے [illegible] ان افار کا اور اسیطرح عصارہ کمون [illegible] زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی اور عصارہ [illegible]
یا قسط ہمراہ ابولوبیین اور بیخ بجوز مریم خواہ بزر کا سم خواہ بیخ کا تم [illegible] حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کو یا [illegible]
ارنب اور دقیق کرسنہ خالص کرکے اور زنجبیل ہمراہ شیرزنان کے اور بیخ [illegible] اور بیخ خرنبل جو نواحی [illegible] معروف ہے وہ بھی
نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ حنظل قوی بھی اسیطرح مفید ہے۔ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ [illegible]
کو جسوقت شیر و شیرہ میں ملا کر استعمال کریں خوب نفع کریگی اور لبن لاغیہ اور میرے گمان میں تریاق فاروقی ہے اور گوہ بھی
بھی نافع ہے سانپ کی بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور
خبیلیانا ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب میں ریزہ ریزہ کرکے ڈالیں اور پلادیں اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً
لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزیں خصوصاً جوف نیولے کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور
کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہیں اونمیں سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ [illegible]
دیکر اور عصارہ اطراف کرنب نبطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں **ضمادات جو باہر سے لگائے جاتیں** یہ ضمادات
وہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور انکا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات ابہل اور حب الغار اور [illegible]
اور سنبل بریان خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملا کر استعمال کریں [illegible] کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور
اور مرغ کا پیٹ چاک کرکے نہایت درجہ مفید ہے اگر باندھا جاوے اسیطرح ضماد گوشت افعی کا خواہ مینڈک چاک کرکے اور دہاں میں
روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جسمیں ورق الغار کو پکایا ہو **بیان اون سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے**
خون روان کردیتے ہیں جیسے امورلوس اور سنطس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے اسکے کاٹنے کے بعد تمامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے [illegible] زمانہ میں [illegible] منفذ کھلے ہوں
وہ بھی [illegible] ہوا [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] الدم بھی [illegible]
ہوتا ہے ۔ [illegible] ایک قسم ہے [illegible] اور انکی [illegible]
نقطے [illegible] ہوتے ہیں اور طول [illegible]
سے [illegible] ہیں اور سر [illegible]
[illegible] اور اسکے دانت نہیں [illegible] خشک
ہوتی ہیں جیسے کوئی غضب میں آکر دانت پیسے اور یہ حال انکی بیماری [illegible] ہو دانت انکی [illegible] یہ شخص [illegible] ان
حیات کو یہ صفات بیان کیے ہیں انکی ابتدا اول [illegible] کرتا ہے [illegible] کہ یہ سانپ نہایت [illegible] اور انکے کاٹنے سے
تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہیں اور تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہیں اور [illegible] خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح نہیں
رکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی [illegible] بدن سے [illegible] جیسے کہ جو قروح مندمل ہو چکے اور [illegible] کھل کھل کر
یہ رطوبت جاری ہوتی ہے بلکہ انکھوں میں جو رطوبت ہے وہ بھی [illegible] نکل جاتی ہے اور بکثرت خون کی [illegible] اور نفث الدم اور [illegible]
عارض ہوتا ہے اور باینہمہ معدہ میں [illegible] پیدا ہوتا [illegible] اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقام لسع میں ورم پیدا ہو کر سیاہ ہو جاتا
ہے اور اوسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برابر ہوتی ہے اور [illegible] جاری ہوتی ہیں اور سانس [illegible] تنگی پیدا ہوتی ہے
عسر بول عارض ہوتا ہے اور آواز [illegible] جاتی ہے سب اعضا [illegible] اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک حالت
ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گر جانے کے بعد وہ شخص مر جاتا ہے ۔
علاج ان لوگوں کا قریب بہ علاج اون لوگوں کی ہے جنمیں اصابت افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہونچا اسطرح کہ شراب کثیر پلا کر قے کرائی
جاوے بعد غذا دینے کے اور غذا انکی طریخ ہے ایک مچھلی ہے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کی ہوتی ہے اور حلب میں اوسکا شکار
کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور ثوم سے تجویز کیجاوے اور بکرت انمیں سے کرائی جاوے اوسکے بعد روٹی مچھلی کے ساتھ کھلائی جاوے جو انگیٹھی وغیرہ
پر اولٹی کر کے سینکی گئی ہو اور زبیب اور تخم ترب انکو کھلائی جاوے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ خنثی کا
ہمراہ اصل السوس کو جو آسمانگونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی انمیں نفع کرتا ہے اور کبھی بوقت
نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور بارتنگ یا مازو اور رواغ دینے سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح
سے ہو جاتا ہے اور رواغ اسمیں کراث اور اجوائن اور سداب سے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہیں حیات معطشہ کہتے ہیں
کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اوسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہے اور اوسکے بدن پر نقطے [illegible]
سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور سر اوسکا چھوٹا گردن اوسکی موٹی اور حلق اوسکی موٹی گردن سے شروع ہو کر دم تک باریک ہوتی
جاتی ہے ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیہ اور شام میں ہوتی ہے اور صورت اوسکی مثل افعی کی ہوتی
ہے اور رنگ اوسکا پچھلے دھڑ کا دم تک مائل بہ سیاہی ہوتا ہے اور دم اوسکی اوٹھی ہوئی چلتا ہے ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قسم اکثر سواحل اور کنارہ دریا کی پیدا ہوتی ہے کہتے ہیں کہ جسے
یہ سانپ کاٹے اوسکا پیٹ جل جاتا ہے اور التہاب اور سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اوسکی پیاس کسی طرح نہیں بجھتی ہے اور پانی سے کبھی سیر [illegible]

نہین ہوتا اور ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہی اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ کسیقدر نہین آمد ہوتا ہی تا اینکہ پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی اور تمام بدن پھول جاتا ہی اور تمام اوسکو گوئین پانی بھر جاتا ہے
علاج بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کثیر کے پلانے کی اور قے کرانے کی پھر خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ ثقل اور رطوبات اندرونی کا اخراج کرین اور پانی جسقدر پی گیا ہے اوسے نیچے کی طرف جذب کرین اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرفس اور سنبل ہندی اور دارچینی اور اسارون اور صیا لیوس اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائین اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونہ اور زیت کا کرین اور وہ ضماد لگائین جیسے ہم دیوانے کتے کے کاٹنے مین بیان کرینگے **قفارہ اور طفارہ** یہ سانپ چھوٹی اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہین اور اکثر یہ سانپ درختون پر لٹکے ہوئے ہوتی ہین اور جو شخص اون اشجار کے نیچے پہونچتا ہے اوسپر اپنے تئین گرا دیتے ہین اور حملہ آور ہوتے ہین اسطرح جیسے کوئی نیزہ خواہ بھالا مارے مین کہتا ہون کہ ایک قسم ان سانپون کی مین نے خود دیکھی ہے اطراف دھستان مین مائل بہ سرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون ہے کہتے ہین کہ اوسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن مین پیدا ہوتا ہے اگر اوس قسم کا ہو جسے ہم نے دیکھا ہے اور ہلاکت بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہین کہ علاج اوسکا مشترک ہی مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہے کہ نام اوسکا افسنا ہی اور کہتے ہین کہ وہ دونون طرف سے چلتا ہے اور جب کرتا ہے یعنے سر اور دم دونون طرف سے جست کرتا ہے اور مجھے تحقیق اسکی نہین ہے کہ قفارہ بھی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے مگر اتنی صفت اوسکی وہ لوگ کہتے ہین کہ اوسکی سر اور دم برابر ہوتی ہین گندگی مین اور جتنا بیچ مین موٹا اور گندہ ہوتا ہے اوتنا ہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجھے گمان قطعی نہین ہے کہ جسے مین نے دیکھا ہے یہ وہی ہے یا نہین **بابوطیہ** جسے دروہ بھی کہتے ہین یہ سانپ اون پتھرون کے نیچے رہتا ہے جو گھر وغیرہ مین رکھے ہوئے ہون اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہی اوسکے بدن کی کھال اوتر جاتی ہے اور جو شخص اوسے مس کرے اوسکے بدن کی جلد بھی اوتر جاتی ہے خواہ جو اوسکی دوا کرے یعنے دوا کرنے کی وجہ سے اوسکا قرب بدن پیدا ہو بو اس سانپ کی نہایت خبیث اور بد ہوتی ہے اور جو کوئی اسکے قتل کے درپے ہو کر تلاش کرے بذریعہ بدبو کے اوسکا پتا لگ جاتا ہے اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتے ہین وہی اسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے ہین علاج وہی ہے جو افاعی کا علاج ہی اور خاص ان لوگونکو زراوند طویل کا شراب مین ڈالکر پینا اور اسیطرح لسکھیرہ اور بیخ خنثی جو گیاہ مشہور ہے اور افاعی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہے مفید ہے کہ اوسے شراب کے ساتھ پلائین اور ثمر بلوط کی تضمید کرین جاودسیہ یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہی اوسپر اعراض ردی طاری ہوتے ہین جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی بعینہ اوسیطرح کیا جاتا ہے **بیان اوس سانپ کا جسکا نام رقسا سیسطالی ہے** کہتے ہین کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونون طرف سے ہوتا ہی یعنی مونہہ اور دم کیطرف سے مگر اوس سے زیادہ بڑا اور قاتل ہے اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہین اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا **حیہ رقشا** جسکے **رنگ مختلف ہون** بعض مجربین نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہی کہ دوسری دن جگر ملسوع کا ٹر جاتا ہے اور امعا ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتے ہین اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہے جو افاعی صعبہ کا علاج ہے **حیہ مارسطالیس** اسکے سانپ کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کیسے ہین مگر مقام لسع مین انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہے اور نفاخات عارض ہوتے ہین اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اوسی مقام سے عارض ہوتا ہی اور عقل مین بھی تغیر اور غشاوہ بصر اور کزاز و مہلک عارض ہوتا ہے **علاج** اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے اور مین نے اس سانپ کو اس مقام پر تخمیناً ذکر کیا ہے

مین اسے پہچانتا نہین اور نہ اسکی طبیعت کو پہچانتا ہون اور اسکی جنس کو تحقیق جانتا ہون اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر مکرر ہوا
ہے یعنے کسی اور قسم مین داخل ہے یا نہین (فیخر نیوس) کہتے ہین اسکا کاٹنا شبیہ لسع افاعی کے ہے مگر گوشت مین ملسوع کے فساد اور
استرخا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہے اور سبات اور نسیان اور استقام جگر اور امعاء و مثانہ اور قولون مین لاحق ہوتے
ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو ارسطالیس مین کہا ہے یعنے مین نے اسے بھی تخمیناً ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین
اسکا ذکر نہین ہوتا ہے بلکہ طبقہ معفنہ مین ہوتا ہے اور علاج اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے **انمودوطس اور لواعوس کا بیان**
طول ان سانپون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکا مثل ریگ کے اور انکے بدن مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ
کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دموی اوس سے روان ہوتا ہے اور مثانہ مین اور جگر مین اوجاع
بہت شدید اور پایدار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کو عارض ہوتی ہے اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت
نہین ملتی **علاج** اوسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور دارچینی اور بیخ قنطوریون جوان اور یہ مین سے ہر ایک دو درہم
کے ہمراہ شراب کے علاج خاص انکا ہے اور بیخ زراوند خصوصاً زراوند طویل کی منفعت عظیم ہے نسبت ان اقسام کے اسیطرح جعل شواص یعنے
مشک الجن خواہ اوسکا عصارہ خاص کر اور بیخ خبطیانا بھی علاج خاص ہے اور ضمادات مین شہد کو پکا کر خشک کرین اور لوٹ کر
لیپ لگاتین اسیطرح انار کے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب دشتی اور جو ضماد مختص بقروح
متعفنہ ہین وہ بھی انکو مفید ہین **وہ سانپ جسکا نام** ... ہے اور یہ معفنہ ہے کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر مین پیدا
ہوتے ہین سر انکے چوڑے اور گردنین پتلی اور دم چھوٹی پیٹ انکی گول سر پر انکے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور انکے بدن پر خطوط مختلف
الوان کے ہوتے ہین اور جب چلتے خواہ چلتے ہین سیلتے وہ لکیرین اور خط سیدھے نہین رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ
کاٹے اوسے ورم موجع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہے
اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی
کی ہے **علاج** وہی علاج اور جو علاج متوسط ہے درمیان افاعی کے اور سکے بعد علاج اون اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض
ہوا ہے کرنا چاہیے **اون سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے** اس قسم مین وہی
سانپ معدود ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین تنین اژدہے کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہے کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہے
اور بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک
بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدائش اطراف نوبہ اور ہندوستان مین
زیادہ ہوتی ہے اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا نوبیہ جو بلاد حبشہ مین ہوتا ہے چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی
بڑا ہوتا ہے کہتے ہین اونکے اوصاف وہی ہین جو ہمنے بیان کیے ہین اور چہرے اوسکے زرد اور سیاہ اور منہ بہت بڑے بڑے
اور حاجب ایسی ہوتی ہین کہ آنکھونکو ڈھانپ لیتی ہین اور گردن اوسکی تفلیس یعنے گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے پر
تین تین دانت ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہے ایک ایسا اژدہا کہ اوسکی گردن کے کنارون پر بال گھنے اور بڑے
اوگے ہوئے تھے کہتے ہین اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور قسم اژدہے کی

پر نہ ... مادہ کے زیادہ خبیث ہے ـ مین کہتا ہون خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سوای ہندوستان کے اور بلاد مین بھی
اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہین اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ کا ہے فقط اتحاد نیمون اور سمیر شاید یہ
بھی اقسام سے اژدہے کی ہے سکتے ہین جیسے افعی نیمون کاٹے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہین
اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہین اور سمیر کا حال یہ ہے کہ اوسکے دانت شدید او سخت ہوتے ہین اور اوسکا خاصہ یہ ہے
کہ جسے کاٹتا ہی اوسکے گوشت مین بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہی اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اوسکا قرحہ اوس علاج کا
محتاج ہوتا ہی جو قروح ردیہ مین بکار آمد ہے دریائی اژدہے کے کاٹنے کا بیان گندھک اور سرکہ اوس مقام پر لگائیں جہان
اسنے کاٹا ہوا اور تمساح کی چربی کا ضماد بھی مفید ہوتا ہی اور طرلیلا نامی ایک مچھلی ہی اوسی ساتھ تلچی کے اگر مقام پر زخم کے مالش
کریں یہ بھی نافع ہے اور جو ادویہ باب رتیلا مین ہمنے لکھی ہین خصوصاً تریاق اول اور بادروج اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے
دو حیوان دریائی ایسے ہین کہ اونھین بعض علما نے ذکر کیا ہے اور مجھے گمان یہ ہے کہ وہ دونون دریائی اژدہے
کی قسم مین داخل ہین خواہ اونمین داخل نہین ایک کا نام سموریا ہے اسے عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہین جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہی دوسرا
طروغوروان ہے اوسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طروغوروان کاٹے وجع شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہی
اور خدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اوسطرح کرنا چاہیے جو ہر
زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول بگرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہے
اور مالش روغن قسطی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہین اور جن روغنونمین قوت عنصل اور ابخرہ کی ہو اور مشروبات
انکی واسطے فسرہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کی خواہ مر اور فلفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک درخمی کے
مقدار شربت تجویز کریں اور تریاق اول جو باب رتیلا مین مذکور ہوا ہے اوسکا استعمال کرین چوتھا مقالہ آدمی اور چوپایوں کی
کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ مین وہ آفات بیان ہونگی جو آدمی اور کتّے اور بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتی
ہین خواہ اوز وربندی اور تمساح اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور قلا مرغابی کو کہتے ہین بیان خام کاٹنے
کے علاج کا بہت براہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت مین سرزد ہو آدمی بھوکھا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکھا کاٹے
جو شخص کاٹنے کا علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عض پر ایک کپڑا زیت مین ڈبوکر رکھے خواہ فقط زیت ہی اوس مقام کو پہنچے
اگر یہ تدبیر کافی نہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کرین لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چبا کر تازہ زخم
ضماد کرین کہ اسطرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے ـ ایضاً طلا مرداسنگ کا اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہی اور اگر مقام ماؤف
مین اور کسی طرحکا فساد نظر آئے پہلے اوسے پاک کرلین چوسنے کے ذریعے سے خواہ پچھنے سے خواہ کسی دوای جاذب سے اور بعد تنقیہ کے
اور پاک کرسکنے اوسے چھوڑ دیں اور نگران رہیں اگر قیح اور ریم اوسمین زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا
نہین ہوا تھا پھر اون ادویہ جاذبہ سے علاج کرین جسکا باب تسویع مین ہمنے بیان کردیا ہے اور اگر عضو مذکور مین فساد کسی طرحکا
نہوا اوسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کے التحام کی یہی تدبیر کرے عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا اوسکے واسطے خواہ جنگل کے گڑنے اور پنجہ کے ناخن وغیرہ کے گڑنے کے واسطے وہی مرہم اسود ہے کہ اسکا
استعمال بعد جذب فساد موضع مجروح کی کیا جاوی بشرطیکہ اوسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھونا
ضرور ہے **آدمی آدمی کو کاٹے** اور اگر زخم ہو تو اوس جگہ پیاز اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملاکر اور ایک دن اور ایک رات اوسکو
اوسی طرح رکھا رہنے دین بعد ازان علاج اوسکا مرہم اسود سی کرین جو موم اور چربی اور زیت سے طیار کیا جاوی اور بارزد کا ضماد آدمی
کے کاٹے ہوئے زخم کی واسطے بہت عمدہ ہے اسیطرح جو سرکہ مین ملاکر بطور ضماد کی لگائی جاوی اور پیاز اور شہد ایضاً دقاق کندر
ہمراہ شراب اور زیت کی ایضاً استخوان بچہ گاو اسقدر جلاتین کہ سپید ہو جاتین شہد مین ملاکر ایضاً نمک پسا ہوا شہد کی ہمراہ
اور مرداسنگ صمغ البطم کبھی زخم مین پھٹکری خشک جلاکر بھرتے ہین اور باندھ دیتے ہین اور خاکستر کرنب کو اوسپر طلا کرتے ہین کبھی آدمی
کو کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتی ہون اور اون حبوب مین سے بھی خصوصاً اگر
مسور کھا چکا ہو اور کسی شخص کو کاٹ کھاوی ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بری ہوتی ہے لازم ہے کہ موضع
عضہ کو زیت سے پونچھین اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کرین اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائین
ایضاً۔ دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کی۔ ایضاً استخوان بچہ خر گاو اسقدر جلاتین کہ سپید ہو جاوی بعد ازان شہد مین ملاکر
استعمال کرین۔ ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کی یا مر اور صمغ البطم کا ضماد کرین کبھی زخم مین پھٹکری جلاکر سوکھی ہوئی بھردیتے
ہین اور باندھ کر اوسکے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہین **پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہو اور بھیڑیے کا کاٹنا** ان دونون کا
علاج قریب اوسی کے ہے جو قانون عام مین ہمنے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونون کی کاٹنے مین
بکار آمد ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دین اور چند مرتبہ اوسپر کفدست
سے تھپکی دین بعد ازان نطرون اور سرکہ اوسپر لگائین اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کرین اور خصوصاً اگر خوف
عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور
بارتنگ ہمراہ نمک کی اور ککڑی کا چھلکا اور کھیرے کا چھلکا اور فودنج شراب مین کوٹ کر استعمال کرین۔ ایضاً مرداسنگ کا طلا
کرنا اوسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہوا اگر سوزش زیادہ ہو مٹر کا آٹا ہمراہ شہد کی لگائین صعتر بری ہمراہ نمک
اور شہد کی اور مری جو سرکہ مین بنائی گئی ہو اور جس سرکہ مین نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلے دو قسم کے واسطے
بھی مفید ہے **دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان** کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی مذکور
ہوئے کبھی اونمین ایک بیماری جسے کلب کہتے ہین عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اوس مرض کے ہر ایک حیوان انمین
سے دیوانہ اور بوڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اوسکا مزاج سوداوی خبیث کیطرف مستحیل ہو جاتا ہے
اور اوس خلط مین سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور
شرب کی یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط مین احراق پیدا کرے
پس خریف مین دیوانہ ہو جاوی یا برد شدید خون کو منجمد کردے کہ مائل بہ سوداویت ہو جاوی پس ربیع مین دیوانہ ہوگا غذا اور شراب
سے دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہان قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہین اور خون مجتمع ہوتا ہے جیسے لکھنؤ مین [illegible]

کی گرہیان وہان یہ کُتا خواہ بھیڑیا ہو یہ بخار اور پُرانا سڑی ہوئی چربی کھا کر سڑا ہوا پانی پیے اسوجہ سے اوسکے اخلاط مائل بسوداویت ہوجاتی ہین
اور سوداے متعفن پیدا ہوا وسکی خلقت نہین بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال مین ہروقت تغیر مزاج کی پیدا ہوتی ہے جیسے
نجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اوسکے بدن کا خاکستری ہوجاتا ہے اور اسباب
فساد مزاج اوسکے دن بدن بڑہتے جاتے ہین اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بخار اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک مین کچھ کھاتا ہے اور
نہ ہروقت پیاس کو سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہونچتا ہے ڈرجاتا ہے اور پینا اوسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے
اوسکے جوڑ بند مین رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تھرتھری اوسکے چہرے کی جلد مین ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک
ہوتا ہے کہ مرجاتا ہے خصوصًا جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہونچے آنکھہ مین اوسکے غشاوہ اور پردہ پڑجاتا ہے اور ہمیشہ لہو مین بحالت جنون
مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیون کو ہرگز نہین پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کی سُرخ آنکھون سے بغور غصہ ورون کی طرح اونہین دیکھتا ہے
اور بُری صورت بناکر گھورتا ہے زبان اوسکی ہروقت باہر نکلی ہوئی لعاب اوس سے بہتا ہوا اور کف مونہہ سے نکلتا ہوا ناک سے بہتی
ہوئی دونون کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھہ مین کوبڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پُشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اوسطرف کج ہوگیا ہے خواہ اوپر کیطرف کجی پیدا ہوئی ہے۔ دم کو پیٹ کیطرف دبائے ہوئے چلنے مین ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے
متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور مغموم چلے اور قدم قدم پر اوسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اوسکی نظر مین آتی ہے اوسطرف
جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کی ساتھ نہین ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح
کتون کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہین بلکہ دیوانہ کتا چپ چاپ اور ہر ہستہ حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے آواز اوسکی پڑی ہوئی معلوم ہوتی
ہے اور صاف آواز بھونکنے مین نہین نکلتی ہے۔ جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے ہین اور اوسکے قریب نہین آتے
بلکہ جس طرف وہ جاتا ہے اودھر رخ نہین کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اوسکے قریب پہونچ جاے دم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور
خوشامد کی حرکات کرتا ہے اور اوسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھہ بچے اور کب بھاگ
جائے۔ بھیڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ برا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت مین قریب بھیڑیے کے ہے اور شغال یعنے گیدڑ کے قریب ہے

باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہوجاتے ہین بعض اہل تجربہ نے لکھا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہوجاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگون
نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا خچر دیوانہ ہوگیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اوسی قسم مین سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہوگیا اور اوسکا جنون
بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا **احوال جو دیوانے کُتّے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین**
جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اوسوقت تو سواے اوس زخم کے اور کچھہ معلوم نہین ہوتا جسمین درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے
کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنون بعد فکر بد اور خوابہای فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہین اور ایک حالت مثل
حالت غضب کی پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینا خواہ سوال از آسمان اور
جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور اونگلیان اپنی اینٹھتا ہے اور اطراف بدن سمیٹتا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ
مین اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی مونہہ کی اور اژدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی بعض صورتون کو
بالخصوص ناپسند کرنا اور اونکی دشمنی پیدا کرنی اعضا مین سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصًا چہرہ مین اور پھر چہرہ مین قرحہ پیدا ہوتا ہے

بدشواری ہوتا ہے۔ خون مردہ اور برش کو تو ایک منقبع یعنے آلہ سے پکڑ کے بار یک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی
لازم ہے کہ زخم ہونے پائے۔ پھر اگر اوس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے بہ نرمی اوسے نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہ ہو
تو اوسے بہ نرمی بہا دینا چاہیے بعد ازان علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو۔ خود ہمنے نمش اور برش
کا علاج اسی طریقے سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا بھی استعمال کرین تاکہ رگون
کی موہنہ سے پھر دوبارہ خون نہ برامد ہو۔ علاوہ بران جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون اونکے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قابضہ کی رہے
ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ابتدائے کلف کے علاج مین
اس امر کا لحاظ کرنا بہر ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو بشدت لذع پیدا کرتی
ہین اور جو کلف مزمن اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اوسکے علاج کرنے مین اس امر کا جو اوپر بیان ہوا خوف
نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے علاج مین دوائے محلل و ملذع کا استعمال دونون طرح کی دوائین ضرور ہے کہ ملتی جائین ورنا اور ہٹاتے
جائین اور پے در پے یہی طریقہ جاری رہے۔ کلف مزمن اور کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اوسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی
مزمن نہین ہے۔ کبھی ابتدائی زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اوس پانی سے نطول
کیا جائے خصوصاً اگر اس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہمنے پہلے نطول وغیرہ سے پچھنے لگا دیے ہین۔ کبھی شیاف مر اور شیاف ورد بھی
بھی اگر مکرر طلا کیا جائے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کی یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالین اوسکے بعد دن بھر مین
دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کرین۔ سب سے بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہوئی دونون دوائین ہین اگر آب حلبہ کے ساتھ
مستعمل ہون۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اوسمین داخل ہوتی ہین سب ضعیف العمل ہین ترشی سرکہ مین بھگویا
ہوا انجیر بیشتر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا۔ اور پچال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملا کر
ایضاً پہلے موضع کلف کو نطرون سے دھو ڈالین بعد ازان صمغ لطم کا ضماد کرین اور چھ روز بندھا رہنے دین بعد اوسکے دھو ڈالین
سوئیان چبھوئین تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برامد ہو بعد ازان خون کو پونچھ ڈالین اور چھ روز تک یونہین چھوڑ دین بعد ازان
سے مالش کرین اور آدھ گھنٹے تک رہنے دین بعد ازان اس دوا کو اوسپر پانچ روز تک رکھین کہ سارا خون نکل جائیگا وہ دوا یہ
ہے کندر نطرون چونہ موم شہد پہلے موم کو گلائین شہد کو ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو ملا کر ضماد کرین اور دن بھر مین تین چار خواہ پانچ مرتبہ
استعمال کرین اور موضع ماؤف پر لگی رہنے دین پس نشان خون مردہ کو دور کر دیگی اور جو داغ گودنا گودانے سے جیسے ہندوستان
کے ہنود مین رسم ہے پڑجاتی ہین اونکو بھی دوا دور کر دیگی۔ ادویہ مفردہ مین سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لباب تخم کدوئے
اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم ترب انجیر کا دودھ آب جرجیر تلخہ گاد کے ہمراہ اوبکستر دیرگ بروج کہ نمش پر ملی جائے اور دیگا اسپر ایک
ہفتہ بھر اور مرزنجوش بھی نطوخ جید ہے خون مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جنمین قوت جلائی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہین کہ اونکا ذکر ابواب
گذشتہ مین ہو چکا ایضاً قرد ماما اور مر اور ثافسیا اور بصل الذہب یعنے ملبوس جسے تلخہ پیاز کہتے ہین ہمراہ شہد کے اور بیخ لوف حسب
الینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ جوز حتین یعنے جوز مقشر اور چھلا ہوا چکنا اور ہموار خوب باریک پیسکر رات بھر باستوار ملی
جائے اور پھر اوسی کو دوبارہ باندھین ایضاً قاشرا یا خاشیرا ستین اور تخم سنیلے لاے آب انگور اور حب البان اور یاسمین خصوصاً

سرمہ یا گودنے والے کے داغ

مسی وغیرہ

یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل اور عصفر ہمراہ سرکہ کے اور دونوں قسم کے خربق اور دارچینی ۔ حماض اترج بھی اسکے لیے جید ہے ۔ ایضاً لسکھیرہ جسکو خندقوقی کہتے ہیں اور پیخال کبوتر اور پیخال گنجشک اور پیخال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ایکجز اور جوینہ دو جز زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جز شہد میں گوندھکر کسی کوزہ میں اوٹھا رکھیں بروقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نطرون سے دھو ڈالیں پھر تین تا پانچ روز تک کریں بعد ازان اوسی مقام کو سوئیون سے گودیں اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پونچھیں اور پھر اوسپر نمک چھڑکیں اور دوای مذکور جو کوزہ میں رکھی ہوئی ہے اوسپر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے ہیں اکثر خون مردہ کا اور نشان وشم یعنی گودنا کا دور ہو جائیگا ۔ ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالیں اور سرکہ ملاکر ضماد کریں اور صابون سے دھوئیں یا کدو خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملاکر استعمال کریں ایضاً طین قریطی اور حب القطن کو آب صابون میں پیسکر طلا کریں کہ نمش اور کلف اور آبلون کے نشان ان سب کو دور کرتا ہے اسیطرح ڈرد زیت کو جلا کر ۔ اور اسیطرح دقیق کرسنہ اور دقیق ترمس اجزا ہموزن لیکر طلا کریں ۔ خفیف ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتے ہیں جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ ۔ کلف کی دور کرنیوالی دوا تخم ترب اور خردل کو اوس انجیر میں جو سرکہ میں بھگویا گیا ہو گوندھکر ضماد کریں یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا دباغ کرے اور زخم نہ ڈالے اور آثار کو دور کردے ایضاً قسط اور دارچینی کسوم کی زرد پانی میں جسکو بہور کہتے ہیں ملاکر طلا کریں ایضاً تراب زیبق اور تخم خربزہ اور محلب اور بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زردپا نیمین کسوم کے مثل اور تخم جرجیر کو ملاکر طلا کریں ایضاً بصل الزعفران اور بصل نرجس ایضاً مقل کو سرکہ میں پیسکر لگائیں اور جب ان ادویہ کی تیزی سے لذع پیدا ہو چھوڑ دالیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائیں ایضاً تخم جرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد ایکجز اور تھوڑی سی زعفران اور ریچھ کی پلیدی اور کتے کے فضلہ کو مع آرد باقلا اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزء اور روغن بادام شیرین اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو ۔ دوا خالیون منسوب اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ میں پکا کر حب گل بلجای رائی کا لعاب اور تیجی کا لعاب ہموزن ایک ایک اوقیہ مقل اور مر ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوائیں پیسکر پھر لعابات کو ملائیں اور سکے بعد سب کو خوب پیسیں بعد ازان زیت مذکور ملاکر دیا خلیون طیار کریں قرص جید بادریون چار درہم سپید رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم انکو پانی میں گھولیں کہ قرص ہجائی دوای ایجاد حکیم سابرنامی کی جید ہے سنگسبو جسکو تخم بنواڑ اور تخم چکوندھی کہتے ہیں دو درہم بورہ ایکدرہم تخم ترب استخوان بوسیدہ حب البان حجر فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ مراس سے قرص طیار کریں اور استعمال کریں یہ دوا ایسی کامل ہے کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل میں لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کریں تھدل میں اور تین درہم بادام تلخ جو پیستے پیستے اتنا باریک ہوجای کہ اوسکا اثر باقی نرہے اور تھدل سیاہ ہوجای بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائیں اور طلا کریں پوری ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کریں ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایکجز طین قیمولیا جو سبز ہو تین جزو کندر ایک جز بورہ دو جزو صمغ البطم اڈھائی جزو موم سات اجزا پہلے موم اور صمغ کو روغن بادام سے گھلائیں اور تین قیمولیا کو آب گرم سے محلول کریں اور سب اجزا ایکجا اونمین تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کریں مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائیں کہ زخم ڈالدیگی ۔ اطبا نے کہا ہے کہ چہرہ کی چھائیں کو فصد رگ ارنبہ کھولنی بھی دور کر دیتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سعفہ کی ایسی ہو جاتی ہے

فصل وشم

اور اوسکی دوا کا بیان وشم گوندنا گودنے سے جو داغ پڑتے ہین اوسے کہتے ہین وشم کے داغ کی دور کرنیوالی دوا ہم
تو پہلے باب نمش مین بیان کر دی ہین اور بیشتر فقط نطرون سے دھونا اور اوسکے بعد علک البطم ایک ہفتہ اوپر لگانے سے بھی
یہ داغ چھپ جاتی ہین بشرطیکہ خوب زور سے باندھی جاوے اور نمک سے مالش کیجاوے اور پھر علک البطم کو دوبارہ اوسی طرح لگائین تاکہ
داغ سب چھوٹ جائین اور اوسکے ہمراہ سیاہی وشم کی بھی دور ہوجاوے گی۔ اگر یہ ترکیبین موثر نہون پھر سوا اسکے کچھ چارہ نہ ہوگا
کہ سوئی سے اوس جگہ کی جلد کو مشبک کرین اور بلادر سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے دین **فصل باد شنام**
اور حمرہ مفرطہ کا بیان باد شنام اوس قبیح سرخی کو کہتے ہین جو ابتدای جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر
آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصاً جاڑون مین یا اور سردی کے زمانہ مین اور کبھی ایسی سرخی یعنے باد شنام کے ہمراہ قروح
بھی ہوتے ہین اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دموی کثیر المقدار بوجہ برودت کے محتقن ہوکر نکلنے نہین پاتا ہے اور سرخی
پیدا کرتا ہے علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلوچسپان کرانے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی جو نمک کے واسطے ابتدای
جذام کی ہوتی ہے اور اوسکا بیان اس سے پہلے ہوچکا ہے **فصل بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور**
اسود کی فرق بہق اور سپید داغ مین یعنی جو برص حقیقی ہو یہ ہے کہ دونون بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہے
اگرچہ کسی قدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے
سبب عام ان جملہ اقسام مین یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن مین ہر ایک جگہ کا رنگ اوسی غذا مین
پیدا کرتی ہے جو اوس جگہ پہونچتی ہے اوس قوت مین ضعف آجاتا ہے اسی وجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہم رنگ جلد کے نہین
کر سکتی اگرچہ بہق والے بدن مین یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اوس مادہ کو سطح جلد پر پھینک دیتی
ہے اور برص کا مادہ غلیظ بھی ہوتا ہے اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن مین رہ جاتا ہے کہ پھر جو غذا وہان
پہونچتی ہے اوسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہوتی ہے اور تغیرون مین مشابہت پیدا کرتی ہی مخفی ہوجاتی
ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اوس جگہ پہونچے جسطرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہے کہ مادہ فاسد کبھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق اپنے
کر لیتا ہے بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہ بوئی جاتی ہین اور اونمین سمیت ہو بوجہ تبدیل مغرس یعنے جای
نشانیدن درخت کی اونکی سمیت دور ہوجاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اونکے پھل پھول پتیان وغیرہ ہوجاتی ہین اور برعکس
اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ اونکو لاکر لگائین تا کول میوہ دار درخت زہریلے ہوجاتے ہین چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے
کہ ایک درخت جو بنام تنیخ فارس مین ایسا مشہور تھا کہ اوسکے پھل زہریلے تھے جب اوسکو مصر مین لاکر لگایا پھلون کی سمیت جاتی رہی
اور قابل کھانے کے ہوگئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کے بسبب خلاف بلاد اور امصار کے بدل جاتی ہین ایسی
ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضای مختلفۃ المزاج کے حالانکہ اس سے کہ وہ مزاج
صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہوجائین اسلیے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے
جو کل بسیط یعنے کرہ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہوگیا جیسے برص مین ہوتا
ہے اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہوجاوے پس جو مادہ اوس عضو تک پہونچے مزاج عضو اوسکو

الملح

اپنے مزاج بلغمی کی طرف پھیر دی اور رنگ اوسکا سپید کر دیا (گو کیسا ہی مادہ صالح کیون نہ آیا ہو) دونون بہق یعنے بہق اسود اور بہق ابیض
مین یہ تفرقہ ہے کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہے اور ابیض کا خام بلغمی۔ لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہین اوسکی نسبت برص
ابیض کی طرف ایسی نہین ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کیطرف ہے۔ بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات
اسوجہ سے ہے کہ برص اسود وہ قوبائے منتشرہ ہے (جیسے کھمبئہ ہندی مین بھنیا داد کہتے ہین) ادوہ داد ایک قسم کا شگافتہ ہونا جلد کا
ہے کہ باانہمہ خشونت شدید بھی اوسمین ہوتی ہے اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اوترا کرتے ہین جیسے فلوس ماہی کے بدن پر ہوتے ہین
اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد مین سما جاتی ہے اور مقامات
قریبہ سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہے اور ذرہ تشرب مادہ اور لے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اوس مادہ کی تسرایت
موضع مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی مین اوسکا اثر نہین ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہین
۔ یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہے باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اوسپرطرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہین ہوتا
۔ اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کہ وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہین
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پچھنون کے لگانے کے مقامات پر بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور ان مقامات پر اوسکے نمودار ہونیکا
سبب اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ جوش دقت تریب غلبہ کر آتی ہے اور حجام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہین ڈالتا یا اسیکا جلد
مجروح چونکہ اپنے افعال مین ضعیف ہو جاتی ہے لہذا بکامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہین کر سکتی **علامات** بہق اسود کی
شناخت کچھ امر اہم نہین ہے دشواری اگر ہے تو اسی مین ہے کہ وضح یعنے ابہق ابیض اور برص ردی مین تفرقہ کیا ہے اوسکو اچھی طرح
پہچاننا چاہیے۔ منجملہ اور امور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونون مین یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جس جگہہ ہوتا ہے وہان پر بال اپنے اصلی
رنگ پر اوگتے ہین اگر سیاہ بال اوس جگہہ کے ہونے چاہیین سیاہ اور اشقر ہون تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہین اور برص ردی پر کے بال
بھی سپید اوگتے ہین ایضاً برص ردی مین جلد نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کی ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی موضع بہق
بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ ایضاً سوئی چبھونے سے وضح مین خون برامد ہوتا ہے اور برص ردی مین غیر خون
کی دوسری چیز یعنے رطوبت مائیہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہین ہوتی ایضاً۔ جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کرے اوسکو
زوال کی امید کرنی اونسے ہے کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے۔ بہق اسود اور برص اسود مین فرق یہ
ہے کہ تقشر اور تفلس و تحرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود مین ہوتا ہے بہق اسود مین نہین ہوتا۔ پھر یہ بھی ہے کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہے
بعض قسم تو اوسکی با خشونت ہوتی ہے اور بعض قسم املس اور چکنی ہوتی ہے۔ مگر چکنا ہونا دونون ابیض کا برص ہو خواہ بہق برا ہے
اور چکنا ہٹ برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہے اسلیے کہ چکنا پن دلیل بہق کی ہے اسود مین بعض اقسام برص اسود کے
لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے۔ جو برص اسقدر
گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلنا اوسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اوسکے زوال کی امید
نہین ہوتی۔ اسیطرح جو جب کہ ساعت بہ ساعت بڑھتا جاوے اسلیے کہ اوسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اوس تک پہونچتا ہے اپنی طرف
اوسکو پھیر لاتا ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے **فصل علاج مین بہق** اسود کے ابتدا علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون مین

کثرت ہو اور استفراغ خلط محرق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور غاریقون ہلیلہ سیاہ بسفائج اسطوخودوس زبیب و رانج کے ساتھ اور ازین قبیل اور ادویہ بھی ہین حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ مین داخل کیجاتین بہت بہتر ہوگا ۔ خربق ابیض اور ایارج لوغاذیا اور ایارج روفس وغیرہ بھی ۔ منجملہ استفراغات رقیقہ کے ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایکدرہم کے افتیمون ایک قدح ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیے کہ باسانی تنقیہ کردیگا ۔ کبھی اچھی اچھی غذاؤنکا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جنکا کیموس جید ہے اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہے سفوف جو بہق اسود اور برص اسود دونون کو نافع ہے ۔ ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایکجزو مقل ڈیڑھ جزو ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کرین اور جب بدن مین گرمی زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑدین پھر دوبارہ استعمال کرین ۔ واجب ہے کہ زیادہ تر توجہ اونکی طحال کی اصلاح مین رہے اگر کسی قسم کا فساد اوسمین آگیا ہو یا جذب سودا اوس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہو سکے اونکو بعد طلاہای فاشرہ جنمین قوت جلا کی بخوبی ہو لگائی جاتین اور ایسی طلا ہون جو خون صحیح کو کھینچکر مقام ماؤف تک پہونچاتین اور جب طلا کے لگانے سے بھد بھدا جاوے اور دانہ دانہ سے پڑجائین چندی صبر کرین تا آنکہ جلد اور کھال اودھڑکے گر پڑے پھر دوا اکو دوبارہ لگائین اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور شترا اتنی دیر تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سی پڑجائین بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اوتار ڈالین تا ایکہ سکون ہوجاوے پھر اعادہ کرین ۔ یہ ادویہ جیسے کہ تافسیا اور فلفل اور خردل اور حرف اوبار کرنے والے یتوعات کی دودھ اور شیطرج اور حرمل اور تخم ترب پوست بیخ کبر اور طلا کیلئے یعنے لٹومری کی بھی بہق مین نافع ہے اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو لٹومری خوب جذب کرتی ہے اور بوسیدہ ہڈیون کے واسطے اور پرانی کٹھلی جو دیوارون مین چنی جاوے وہ بھی مفید ہے اور جملہ ادویہ جالیہ جو باب قلع آثار مین لکھی گئین جو سیاہ کہ بہق مین اونسے طلا کیجاتی ہے جیسے آب قثاء بری اور طبیخ حنظل **صفت طلاء جید** تخم ترب کندش کے ہمراہ گوگرد بھو اسود پر حمام مین طلا کرین **ایضاً** تخم ترب تخم خردل انجیر مطبوخ کے ہمراہ گوندھکر سرکہ مین یکجائی جاوے **صفت طلاء جید** شونیز اور شیطرج فارسی ہر واحد دس جزو شب یمانی تین جزو زاج اور بارود ہر واحد دو درہم تخم حرمل بریان کیا ہوا پانچدرہم سرکہ کہنہ ملاکر طلا کرین پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو عورتون کی دودھ سے تدارک اوسکا کرین جملہ اقسام طلا کے جو قوی ہین اور باب برص مین مذکور ہوچکے اور نمش وغیرہ مین بکار آمد ہین وہ سب بہق اسود کو بھی نافع ہین

فصل بیان مین علاج وضح اور برص کے واجب ہے کہ ان دونون امراض مین فصد سے احتیاط کرین جب تک کوئی ضرورت شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کرین ہان گاہے ماہے نہار منہ حمام کرنا کچھ مضر نہین ہے اور شراب سی بھی اجتناب کرین فقط خالص شراب کی اجازت ہے حمام مین بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسی مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہوچکا ہو اور قے کا بھی استعمال کیا جاتا ہو بعد ازان ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کرین اگر تنقیہ سے بدن پاک نہ ہوا ہو اوسکے بعد مدرات اور مسہلات جیسے ایارج کبار حب ایارج شحم حنظل خواہ ایسے حبوب جنکی تاثیر بمشابہ انہین ادویہ کے ہو ۔ ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جسمین افتیمون اور بسفائج اور زبیب اور ملح کی شرکت ہوتی ہے ۔ حب المنتن مین اخراج خلط وضح اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہے ۔ جو مسہلات ان لوگونکو موافق ہین اونمین سے ایارج فیقرا شحم حنظل سے مرکب ہو یا کاسلاح اوسکی ترکیب ہو **صفت** دارچینی سنبل سنا خطائی بلسان مصطگی اسارون زعفران سائج ہندی فودنج ہندی شحم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار شربت

ایکدرہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم ملا کے مسہلات موافقہ سے اونکے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ آملہ ہر واحد ایکجز زنجبیل تین جزو اور ہر جزو کو اس ترکیب مین ایک وقیہ سمجھنا چاہیے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کرین مقدار شربت تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہے۔ اور مجھے پسندیدہ یہ ہے کہ اسی دوای مرکب مین زنجبیل ایک وقیہ بھی اضافہ کیجاے معاجین اطریفلیہ ہماری نسخہ کے مطابق جو ارش ان اوزان سے استعمال کرین نسخہ ہلیلہ سیاہ کندر سپید ہر واحد ایکجز زنجبیل ربع جزو شیرہ زبیب سے معجون بناوین اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کرین الیضاً ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفا ڈیڑھ جزو ہر روز تین درہم استعمال کرین اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دین الیضاً وج دار فلفل ہلیلہ کابلی مصطگی کندر شونیز حب النار بالسویہ لیکر شہد سے معجون کرین اور ایکدرہم استعمال کرین۔ کتاب اختصارات مین ایک دوا اسطرح لکھی ہے باریک غبار جو چھاننے سے خوب چھنی ہوئے گیہون کے ستو سے اوڑتا ہے اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو پھر سے برشتہ کرین اس باریک غبار کو تناول کرکے اوسکے اوپر نصف اوقیہ مری نبطی کا استعمال کرین اور پیاس کو ضبط کرین دو پہر دن چڑھے تک۔ زوفا اوسکے تخم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرنا اس مرض مین خاصیت عجیب رکھتا ہے۔ عصارہ اطراف انگور ترش ہر روز ایک قدح روز پینے سے برص کے داغون کی جگہہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے۔ تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع ہے۔ آقراص افاعی بھی نافع ہین وہ معجون جو اثر مین درمیان اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے ہین اونکی ترکیب اس طرح ہے۔ ترکیب تخم زوفا دو جزو بزر انجرہ نصف جزو صبر ربع جزو شہد سے معجون کرین اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال کیا جاے۔ بعض لوگ اسمین وج اور افتیمون کو ملا دیتے ہین۔ الیضاً کلکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایکدرہم افتیمون دو دانق پوری سال بھر اسکو استعمال کرین۔ اسی کے قایممقام ایک دوا ہے مگر بہ نسبت اسکی قوی تر ہے اور اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے کی لائق وہ بھی ہے جسکی یہ ترکیب ہے نسخہ وج چھہ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفایج ہر ایک دس درہم عاقرقرحا دس درہم عسل مصفی مین معجون کرین اور ایکمثقال سے دو مثقال تک تناول کرین از ینقبیل ایک دوا کندی کی بھی ہے نسخہ بزر حرف ثمن کیلجہ یعنے قریب ۵ ماشہ تبریزی کے زوفا صبر سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رطل شہد مین ڈالکر قوام درست کرین اور قبل غذا کے بقدر حاجت تناول کرین سویق کے ہمراہ اوسکے اوپر تین جرعہ مری کو پی لین اور سر کی حفاظت یبوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کرین اور بعد ازان غذای اسفیدباج کو اختیار کرین۔ ہمیشہ بوغاذیا اور شادریطوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب نصف درہم کے بھی جائز ہے یا اس سے بھی کم۔ ایک گروہ کو اس بیماری مین یون نفع ہوا کہ داغون کو برص کے دیغوادیا وہ جیسے اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی سی مقدار مین چل سکتی ہے۔ اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہو گیا ہو ادویہ شربہ کا استعمال اوسوقت ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کسی آفت کو پیدا کرتا ہے اور کم سے کم آفت یہ ہوتی ہے کہ نزف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کمی روح کا ہے اور خون اور روح دونون کی زیادتی علاج برص مین درکار ہے بلکہ ایسے وقت فقط بدن اور اعتدال مزاج مین حفظ ادویہ خارجیہ از قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے۔ اور غذای مبروص سریع الہضم تجویز کیجاے نہ اوسمین لزوجت ہو اور نہ چکنائی ہے۔ ترکاریان اور ہریسہ وغیرہ جو گوشت شتری کی آمیزش سے پکائے جاتے ہین اونسے بھی پرہیز کرنا لازم ہے۔ وضح اور برص کی ادویہ موضعیہ مین اونکے درجات مختلف ہین اولے درجہ تو یہ ہے کہ اونمین جلا بشدت ہو

اور جذب خون لبشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچائین اوسکے بعد دوسرا درجہ یہ ہے کہ متفرج اور متقشر جلد ہون اودیہ
دِ ضحیہ مین ایسی بھی دوائین ہین کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین (جنکو ہندوستان مین خضاب برص
بولتے ہین) پسندیدہ ترہی ہے کہ ادویہ موضحیہ بعد دلک اور مالش کے مستعمل ہون اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجاے اور مالش
برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجاے اور بعض مقامات مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے
تا تاثیر ادویہ پر بھی ہمین ہے کہ دھوپ مین بیٹھکر دوا لگائی جاے جو از قسم دلوکات کی ہوے ہین اور یہ برص وہی ہے
جو قرحہ ڈالے خواہ نقطے نقطے سی جلد مین اونشادر تاکہ ادویہ کر نکلجاے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے ہین اور کبھی وہی دوا
جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ اوپر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑ ڈالی گئی اور پھر بعد آرام
اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے — ادویہ برص باعتبار اول یعنے جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون جیسے دونون
خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندس اور مویزج اور بیخ فاشرا اور جنطیانا اور ابہل اور بیخ دم الاخوین اور بیخ خنثی اور زبد البحر اور حلتیت نوشادر
بیخ کبر حرمل تخم ترب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر فوہ فافلہ ذراریح زاج اور قلقند زنگار کبریت قطران پنجال کبوتر ملبوس قسط زراوند شقاق الیقق
تافسیا فربیون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ مین پے در پے طلا کرنا اور بصل الفار جس بھی ہے مجربات سے نوشادر اور
روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لوف جیب النقع ہے اور بیخ نیلوفر وضع کے واسطے اور دم اسود سانپ یعنے کالا سانپ جو کینچلی
جھاڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ ورق دفلی اور راسن اور برگ راسن اور انجیر غار سیاہ یعنے تیز دوائین جیسے تخم
اور روح قرطم بیخ کسوم کا رس پانی آب قثاء بری آب ملبوس اور آب حنصل خاص کرکے اور آب مرزنجوش خصوصاً اوس صورت
بچھو کے نشان پڑ گیا ہو اور عصارہ راسن اور سانپ کی گوشت کا شوربا — اطلیہ جیدہ سے تریاق اور مثرودیطوس اور بونانذیا آفتاب
دشتی کے ہمراہ — ایضاً — شیطرج کوٹ کر اور شیطرج رائی کو نگر کبھی یہی دونون کافی ہو جاتی ہین مگر یہ اثر جب ہو کہ سپیدی درمیان
مین دونون جلدون کی ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو — ادہان جیدہ مین سے روغن آس کہ اوسمین شیطرج سوختہ لگائین اور اسکو
بعد زاج کو ملائین — اطلیہ جیدہ مین سے ذراریح سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین
مگر پہلے سانپ کو ذبح کرکے اوسکے پیٹ کی آلایش دور کردین اور پھر ڈورے سے اوسے ٹانگ دین اور سانپ کو برشتہ کرین تاوہ پھول جاے
بعد اوسکے اوس شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہوگی نسخہ مجربہ برگ تازہ کنیر کو زیت مین جوش دین تاکہ پتے
خشک ہو جائین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اوسمین ملائین بعد ازان زرد گندھک و سیر چھڑکین
کہ مثل مرہم کے ہو جاے اور دھوپ مین طلا کرین طلاے ہندی قسط اور شیطرج اور ہرتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر
ایک ہفتہ رکھ چھوڑین مگر پیسنا اسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے اور بعد ازان کہ مزاج بگڑ جاے واغون پر لگا کر دھوپ مین کھڑے ہون
بہق اور ابتداے برص کو بھی دور کرتی ہے — ایضاً — اور چونہ بول صبیان شیر خوارہ مین بھگوئین اور سات روز تک تازہ پیشاب اوسمین ڈالا
کرین پھر اوسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہو جاے طلا کرین تا اوسکے قرحہ پڑ جاے بعد ازان زفت اور موم قطران اور پوست جوز
سوختہ اور خون بچہ کبوتر اور روغن حنا ملا کر پختہ کرین تاکہ سب ایک ہو جائین بعد ازان طلا کرین تا اوسکا رنگ بعینہٖ مثل اصلی رنگ کے
ہو جاے — اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ مین جو نہایت سخت ہو اس دوا کو مکرر لگاتے رہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ

مادہ کا لیسے مریض سے پہلے ایسی دوا ضعیف سے بتدریج کرنا چاہیے جو خلط رقیق کو نکالے ــ ماء الاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کے
باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے ــ آخر کے مسہلات میں حب منتن کا استعمال کریں اور پھر ماء الاصول دو ہفتہ تک پلائیں اور خون بڑھانی
کی تدبیر لحوم حارہ سے کریں جیسے طائرون کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزیں غلیان اور جوش خون میں پیدا کرنیوالی ہیں اونسے
ترشی کے جملہ اقسام ترک کرا دیا چاہیے اور مرق یعنے چکنے شوربے وغیرہ سے سوای زیرباج کے اور وہ کبھی کبھی پرہیز کریں پانی سے زیادہ
اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کریں ــ واجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھر
کرے سے ملا کریں تاکہ خون اوسی جگہ جذب ہو کر آیا کرے ــ حمام میں جانا بھی مبروص کو مضر ہے ــ غذاء غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی
اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے ــ جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح
پر آجاے کسی سبب ذریعہ جیسے ان معیوب نہیں یعنے برص نہیں ہے اسی طرح جو سپیدی گرد چھینے کے داغون کی آتی ہے وہ بھی **صفت**
طلای کثیر الانجاح کی جو معتصم کیواسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہیں تین اوقیہ خون زاغ جو ابقع ہو یعنے چت کبلا ہو
یا انجم یعنے سیاہ یا خون البنت کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ ورشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن
ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور نفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کر کر
رکھ چھوڑیں ــ اور تازہ اندرائن کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور
خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی طنجیر میں پکائیں اور پکانے کے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ
اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقرقرحا کندش افسنتین فلفل سلیخہ مازریون بیخ فقار الحمار خربق سیاہ جاوشیر ذالنین حب
دو ثلث پانی جلجاے اوسکو چھان ڈالیں اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر رکھیں تاانیکہ رطوبت اسکی خشک ہو جاے بعد ازان
آب حنظل تر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کہنہ ان پانیون سے چھڑک کی کر جملہ بوزن آٹھ رطل
کے ہون اوسپر حلتیت منتن اور محروث اور اشترغار اور دونون قسم ہرتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ
ملا کر ان آبہای مذکور میں جوش دیں تاانیکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازان اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اونہیں ادویہ اور خونہای
مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہو جاے اور پانی ڈالتے جائیں اور پستی بھی جائیں کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت
خشک ہوگی بعد ازان اس دوا کو حمام میں جا کر طلا کریں ــ میں کہتا ہون کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک
سہل الوصول جو تاثیر میں اس سے قوی تر ہے استعمال کیجاے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے **طلای جید** جو سنان
نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شونیز خربق شقایق بیخ کبر ہر واحد ایک جز شیطرج حضض دودم مرزنجوش ہر واحد نصف جز دھوپ میں ٹھہر کر طلا کر
طلای خفیف جید جو دافع برص ہے کہ شقایق اور ہزار چشان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں **ایضاً** فوۃ الصبغ اور زبد البحر اور
تخم ترب کندش سرکہ شراب میں پیسکر استعمال کریں **ایضاً** شبہ یعنے پھول جو ایک مرکب دھات ہے اوسکا برادہ اور خربق سیاہ
اور صفر یعنی پیتل جلایا ہوا اور ذراریح ہر واحد ایک درہم پہلے قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لگائیں بعد ازان ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر
چھڑکیں **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے اریباسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرنیخ سرخ جند بیدستر شیطرج زنگار ذراریح
پیسکر سرکہ ملا کر قرص طیار کریں اور سکھا رکھیں اور بروقت حاجت پھر سرکہ میں پیسکر طلا کریں اور اسکے بعد خمیر کو اوسپر خوب سا لگاویں

ایضاً کتاب لزینہ قریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے **نسخہ** خربق ابیض اور اسود مازو اریشہ بیخ مازریون کبریت زرد زاج زنگار برادہ آہن زبد البحر برگ انجیر ہر ایک اسقدر سحق کرین کہ مثل خلوق کی غلیظ ہوجاے اور شیشہ کے ظرف مین اوٹھا رکھین اور دھوپ مین بیٹھ کر پہلے بدن کی خوب مالش کرین بعد ازان یہ دوا لگائین **دوسرا نسخہ** جو حکیم تحربل کیطرف منسوب ہے کبریت اور فربیون اور خربق ہر واحد درہم بلادر دو درہم عاقرقرحا شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضاً** کندش ثافسیا مازریون مجیٹھ شیطرج حرف عاقرقرحا مویزج ان سب کو خون مار سیاہ مین جو کنپچل جھاڑ چکا ہو ملا کر قرص طیار کرین اور بر وقت ضرورت مجیٹھ کو خوب جوش دیکر اوسکے پانی مین ملا کر حمام مین استعمال کرین **ایضاً** مجیٹھ شیطرج ہر واحد پانچ درہم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سرکہ ملا کر بعد حمام کرنے کے طلا کرین **صفت دواء ملکی** برگ مازریون اور تخم مازریون مقشر اور خربق سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ مین جوش دین کہ دوا اوسمین ڈوبی ہوئی رہے تا اینکہ مہرا ہوجاے پھر اوسمین زاج اور ذراریح اور برادۂ آہن اور نطرون اور زبد البحر ڈالکر پکاتے تا اینکہ جوش آجاے اوسکے بعد طلا کرین اور پے در پے لگاتے رہین دھونہ ڈالین جہانتک دھونے کا تحمل ہوسکے اور بعد انقاطات کو بھی دور کرتی ہے **طلاے جید** عسل بلادر سات درہم عاقرقرحا ثافسیا ہر ایک تین درہم فربیون چار درہم شیطرج فارسی دو درہم دودھ ملا کر طلا کرین **ہماری تجربہ کی دوا** یہ ہے کہ عسل بلادر اور کبیکج برگ حماض ذراریح شیطرج تخم ترب تخم خردل مجیٹھ حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ ملا کر استعمال کرین جو انقاطات اور زخم پیدا ہون انکا علاج بعلاج قروح کرین اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگائین تا اینکہ برص اچھا ہوجاے سے پھنسی کے مقام کا برص اور داغ سپید آب پیاز دشتی اور آب مرزنجوش اور مجیٹھ اور شیطرج کو آب بقم ملا کر طلا کرنے سے دور ہوجاتا ہے **اصباغ** اور رنگ جو برص پر طلا کیے جاتے ہین کہ چندے ہمرنگ جلد کے رہے اونکے اوزان اور مقدار کی صاف صاف تعیین کردینی ممکن نہین ہے اسلیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین اور اسی سبب سے قبول کرنے مین دواء صبغ کی کمی اور بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے بلکہ ادویہ مصبغہ کے استعمال کے قوانین بیان کردینی چاہیین کہ اونہین کو اولٹ پلٹ کر کیا کرین ازانجملہ شورہ اور مرداسنگ دردی شراب رمغزہ یعنی سرخ مٹی دم مجیٹھ اور رشنہ وغیرہ کو ترکیب کرکے طلا کرین یہ **صبغ ہمارا مجرب ہے** پوست جوز اوسکے برابر وزن مین حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ **ایضاً** چونہ اور ہرتال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جزو مجیٹھ دو جزو آب پیاز ملا کر استعمال کرین اور مقدار مناسب وہی ہے جو طبیب قابلیت جلد کو ہو **صبغ آخر** زاج قلقند یعنے سبز پھٹکری مازو سب کو پیسکر سرکہ سیاہ ملا کر پہلے دھوپ مین مقام برص کی مالش کرین اوسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ دیرپا ہے **صبغ آخر** فرفیج مرداسنگ چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضاً** شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مجیٹھ پوست انار سرکہ شراب مین اسقدر پیسین کہ سیاہ ہوجاے اور بمرات کثیرہ طلا کرین یا فترات دیدیکر لیپ لگائین اور پھر استعمال موقوف کرین اور پھر لگائین **غذا مبروص** کی بریان کی ہوئی چیزین اور قلایا اور مطنجنات اور مکبیات اون لحوم کے جو سبک ہین اور ابازیر کی شرکت سے طیار ہوئی ہین اور فقط شراب پر بجاے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً متروک کردینا یا تھوڑا سا پانی پینا اور پکایا ہوا پانی شراب ملا کر استعمال کرنا **علاج برص اسود** کا وہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین ترطیب بدن کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اوسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جالی رکھتی ہے اوسکا لگانا چاہیے سے اور کبھی ایسا مریض جماع سے نفع پاتا ہے سے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہوجاے پھر علاج

مرض جذام کا کرنا چاہیے **مقالہ تیسرا** اون امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین **فصل سعفہ کے بیان مین**
اور شرنیج الناخیہ۔ اور بطم کا بیان سعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہے ۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب
زینت مین لکھتے ہین ۔ سعفہ کی ابتدا بثور سے بشکل پھنسی یعنے سنت پھنسیون سے ہوتی ہے جو پوشیدہ اور چندہ مقامات بدن پر متفرق ہوتے ہین بعد از ان
اون پھنسیون مین قرحہ پڑتا ہے جو خشک بشبہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ مائل بہ سرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اون قروح سے نکلتی ہے اوسوقت اسکا
نام شرنیج اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے ۔ کبھی مادے سے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنے مادہ ہو کر سعفہ بشکل بثور بن جاتے ہین ۔ اور بیشتر سر ہی مین
اس مرض کا بڑا زور ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بدیر ہوتا ہے سبب موروث یعنی سعفہ کا ایک رطوبت ردیہ ہے جو جلد اور اکال
سے خون مین ملجاتا اور اخلاط غلیظہ رو کا ہے اسیطرح لیس مادہ غلیظ تو حبس ہو کر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ ہو کر پیدا ہوجاتا ہے
۔ خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی ہے کثیر ہو اور اوسمین رطوبت حریف اور تیز ہو جاے اور بعد ملنے کے جلد کیطرف اوسی طبیعت دفع کر دے
اسی سبب سے جلد مین فساد آجاے اور سڑنے کی نوبت پہونچے۔ بلخیہ ایک قسم سعفہ ردیکی ہے اور بطم وہ قروح سوداوی ہین کہ ساق مین یا ون
کے مادہ دوالی سے بعینہ پیدا ہوتی ہین اور بطم کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کے ہے **علاج** سعفہ کا علاج اور داد کا قریب ہے اور عنقریب
ہم اوسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا اب بھی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یابسہ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور
بلغم شور کا استفراغ نافع ہے طبیخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اوسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اون تنقیہ کے بعد باقیہ مادہ کا
استفراغ ایسی خفیف دواسے کرین جو فقط بقایاے مواد کو خارج کر دے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن اور ہمراہ اسکے مجموع دونو
سے بقدر ایک رطل کے لین اور دو نوبتین ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ اسکے بعد اسی پر
اقتصار کرین کہ تیس درہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کرین اگر طبیعت متحمل ہو اور بار اطلاق اسہال نہ ہو ورنہ جسقدر
برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط
پھیکی بے مزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اوس خلط مین لذع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام
معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہاے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کراتا رہے بالخاص اوس رگ کی فصد جس سے عضو ماؤف کو
مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام لجبہ ہے مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد مین سر کے واقع ہے یا وہ رگ
جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگین بالاے سر ملتی ہین اور حجامت بھی مفید ہے اگر پچھنے سر پر لگائی جاوین اور اگر یہ مرض اعضاے سافلہ مین ہو
اوسوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہو چکے اوسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہانتک کہ خون
نکل آوے اور ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اوس سے برامد ہو اوسکے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد خون
برامد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے ۔ سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور پے در پے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ
مکث کرین اور دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیم گرم دن بھر مین چند مرتبہ پہونچانا۔
ادہان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہین مواد سعفہ مین حاجت استفراغ خلط سوداوی کی
غرض سے ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرنے کے بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد
ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے نہ تو چسپان کرنے مین قریب موضع ماؤف کے کچھ مضایقہ نہین ہے

پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اوسکے بعد اودیہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون
رگہای قریب سے مرض سعفہ مین فصد کھولنے سے برامد ہو جیسے اگر سعفہ سر مین ہوا ور پس گوش کی رگون کی فصد کا خون لیکر تمام سعفہ پر
طلا کرین یہی خون اوسکے علاج مین بکار آمد ہے اوسکے بعد آب چقندر اور زاج سے دھوڈالین ۔ اودیہ موضعیہ سعفہ رطب کے واسطے
اگر ابھی مرض کی ابتدا ہی یا بدن رطب اور وہ نرم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہین ایسی جگہ توحنا اور وسمہ اور مازوی سوختہ اور روغن
الیہ کو استعمال کرین کہ یہ مجرب ہی یا مثل ایسی دواؤن کی جو قوابض مجففہ سے بنائی جاتی ہین جیسی پوست انار سرکہ شراب مین ملا کر اور
روغن گل اور کبھی اوسمین مرداسنج بھی داخل کیا جاتا ہی اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کبریت
درجہ کی سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور اشنان سیر کے اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہی اسی درجہ ابتدائی کی
اودیہ مین توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملا کر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل ۔ یا مرتک اور چرک فضہ
اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایکدرہم سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کرین اسیطرح بیخ سوسن آسمانگونی اور عود بلسان
اور کوز محکوک یعنے خرنوب یا کرنب اور حب لسان سائیدہ ۔ ایضاً ۔ عدس اور مصرہ ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً بادام تلخ اور ازوی سبز
دونون پیسکر طلا کرین سرکہ ملا کر مگر پہلے اس دوا کو دھوپ مین رکھکر قوام درست کرلین ۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو سرخ جز
کے ہمراہ پیسکر رکھین اور اسی کا سعوط کرین تاکہ جو رطوبت سرطان سے برامد ہو اوسکا سعوط کرین ۔ جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت
اور درشت پر ہو اوسکے علاج مین حاجت قلقطار اور قلقند اور شورہ اور زاج حبر اور نمک اور کبریت اور تراب زیبق اور عروق
صباغین کی ہوتی ہے اور ذوالقراطیس ہمراہ توبال نحاس اور دخان تنور کے اور نمام بھی قوابض محللہ سے ہے ایضاً ۔ مثل
مرداسنج اور اسفیداج کی بھی موثر ہے ۔ حرف بابس بھی مجففات قویہ سے ہے ۔ بیخال کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تجفیف پیدا
کرتا ہی اسیطرح سرگین ریچھ کا اور فضلہ زرازیر (جو ایک طائر معروف ہی) خصوصاً جو چاول کھا کر فضلہ کرے ۔ مرہم زرق کا ان
لوگون کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے ۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفرا اور حنا اور زراوند پوست انار
مرداسنگ اضافہ کرکے طیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب مین مذکور ہوگی صفت دوای جید کی قلیمیا کبریت سبز خاکستر کدو
کی شحم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ مین طیار کرین ۔ کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریان اور حنا سرکہ اور روغن گل مین ۔ ایضاً خاکستر چوب
انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور مازو ہیتانج سرکہ اور روغن کے ساتھ ۔ صفت دوای جید پہلے سعفہ کو طبیخ کرنب سے دھو کر توبال نحاس اور
بوزن دو درہم کے تراب کندر شب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقطار انگور کی راکھ اور صبر ہر واحد ایکدرہم سرکہ اور روغن گل بقدر
حاجت **فصل ۱ دویہ موضعیہ سعفہ خشک کی** مزمن اور کہنہ تو استعمال دوای حاد کا محتاج ہی کہ اوسسے اوسکے گوشت تک اپنی
تیزی پہونچا دے بعد اوسکے مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کی ساتھ اور سرکہ اور زیت اور علاوہ
سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا ۔ ترطیب بدن کی غذا اور نفوخات اور حقنہ وغیرہ سے
کرانی بھی نافع ہے صفت دوای جید جو سعفہ خشک وتر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف
سکرجہ سرکہ سکرجہ واحد شیاف ابیثیا نارو ہر واحد تین مثقال عروق صفر پورق ہر واحد نصف مثقال دواؤن کو خوب پیسکر دونون
روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائین اسطرح کہ پیستے جائین اور ملاتے جائین اوسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگائین اور جرب

اور قوبا اور تمر طشعر اور دار الثعلب اور خزاز اور بلجیہ جو سعفہ ردی کی قسم ہوں ان سب لگانے سے فائدہ مند ہے بہتر جبکہ تدبیر
یہ داد وہی ہے جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ مین ہوا ہے **متن** بیشتر سبب سعفہ کا یہی ہوتا ہے کہ مثلا کوئی کچھ زہر ملا یا ماسہ اور اوسکا
علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہوچکا ہماری خاص **تجربہ کی دوا** جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے ــ زراوند اور زنگار اشق
مقل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر چاہیے کہ روغن اور اوسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کرین **فصل قوبا کی**
بیانمین قوبا داد کو کہتے ہین قوبا اور سعفہ مین چندان فرق نہین ہے ہان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونون مین ہے خصوصا سعفہ
یابسہ مین اور داد مین بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبا ی خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہے اور زیادہ اکال
اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب سورث بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اسلیے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمین حدت
زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اوس خلط کا غلظ مادہ جرب سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم بلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے
جسمین مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو ــ بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ ہر وقت چھیلنے یا کھجانے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اسلم ہے اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کی استحالت بطرف سودا سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ
بلغم احتراق کی وجہ سے مستحیل بہ سودا ہوجاتا ہے ــ اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے چھلکے اوترتے ہین اور تقشر
بسبب شدت یبوست اور زیادہ غائر ہونے مادہ کے ہوتی ہے ایسا داد مثل برص سود کے ہے اور تشبیہ خشک لیشیہ اور بعض قسم اسکی متقشر
نہین ہوتی بعض قسم داد کی ساعی اور خبیث اور بدبو ہوتی ہے کہ تمام بدن مین دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی کہ اپنی جگہ سے دوسری
جگہ نہین دوڑتی ــ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن کہنہ بھی لیکن یہ انواع زیادہ ردی ہے ــ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کیطرف
منسوب ہے کہ اوسمین زیادہ ہوتا ہے **قوبا کا علاج** قوبا کے علاج مین دراصل ایسی ادویہ کی حاجت ہے جسمین قوت تحلیل اور تلطیف
کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کی جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بحسب مادہ غلیظ کے کم و بیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بحسب حدت مادہ
رقیقہ کی کرنی چاہیے اور جسقدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونون مادون سے ہوتا ہے اوتنا ہی اوسکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے ــ جونک لگانی داد
کے مرض مین ایک اچھی دوا ہے ــ تنقیہ مواد اور جو امور تنقیہ کے تابع ہین ان سب مین حاجت مارانجین اوسقدر ہوتی ہے جسکی تعیین
مشاہدہ مریض خاص پر موقوف ہے ــ تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا مین اوسی قدر ہے جتنی سعفہ مین ہوتی ہے ــ
اسیطرح حمام کرانا ایک اعلی معالجہ قوبا کے واسطے ہے کبھی ہوا خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرانا ہوا رطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہے
سابق قوم کی تجویز ہے کہ جملہ اقسام داد کی حدوث کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہوچکا ہو اوسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال
لکسنہ مول کا جو بطور صبر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے ــ جب قوبا تمام بدن مین پھیل جاوے اور بکثرت
ہوجاوے پھر اوسکا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہے **معالجات موضعیہ** جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ مین سے
حماض اترج کافی ہے اور قوی داد کو بھی کافی ہے ــ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلو بخارا
سرکہ ملاکر اور عسل لبنی سرکہ ملاکر غایت درجہ مفید ہے ــ نار کبریتی یعنے اوس چشمہ کا پانی جہان گندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور
آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا سرشتن کھانون کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسی ہی شخص کے
دانتون سے جو خون برامد ہوتا ہے اوسکے جمی ہوئے چھلکے یا تخم خربوزہ اور بیخ اشراس بروغن بادام تلخ بھی جید ہے برگ کبر اور

سنگیسو سرکہ مین ملا کر ہر ایک قسم کو داد کی نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے۔ اقاقیا اور مغات اور روغن نخود کو صلاحیت اصلاح کی ہے ہر ایک بدن کی داد کیواسطے وہ بدن باقوۃ یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے۔ ابتدای قوبا پر ہمیشہ اور بردم آب گرم ڈالکر روغن بنفشہ سے مالش کرین اور ہمیشہ یہی کرتے ہین۔ مارالشعیر کا طلا کرنا بشیتر قوبای ابتدای کو دور کردیتا ہے خصوصاً ہمراہ جوز ماثج کی اور سعفہ رطبہ کو بھی نافع ہے اور لعاب اسبغول یا عصارہ اسبغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ اناس لڑکون کے داد کو مفید ہے **دوای جید** صمغ لوز اور غری جلود اور میعہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضاً** نجار یعنی بڑہئی جس سریش سے لکڑی جوڑتے ہین اوسکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ یکجا کرکے خوب سائیدہ کرین اور استعمال کرین۔ جو داد مزمن اور کہنہ ہوجای اور قسم ردی سے ہو اوسمین ادویہ قوی ترکی ضرورت ہے جیسے عصارہ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن نخود کا یا جاولون کا تیل خواہ گیہون کا روغن خصوصاً یا روغن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیڑ کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زفت یہ دونون عجیب النفع ہین اسیطرح ہمیشہ اور پر لفظ سپید طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جسکا ذکر باب سعفہ مین ہو چکا ہے اور فنجنکشت اور کبر اور اشق اور خربق اور حب البان و تافسیا علاوہ اور خصوصاً اگر اسکی فیر ولی بنالیہ یہ روغن خردل مین اور سکبینج اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور فربیون اور کندش اور حلتیت کی رائحہ اور کندش اور خردل اور حرف تخم ہمراہ عسل یا اور بغایت مفید ہے **مرہمیات** فربیون کو لیکر پیسین اور روغن نخود اور رائحہ کی اور اشق اور کبریت کو صمغ تلخ اور حب البان سرکہ کے ہمراہ ملا کر [illegible] اور قوبای قشر کو بھی نافع ہے **دوسرا نسخہ** کندر اور زاج اور کبریت اور صبر ہر واحد ایک درہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضاً** بورہ ارمنی نصف مثقال روغن نخود تین درہم حماض اترج قفر الیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑہ درہم خربق سیاہ ڈیڑہ درہم زاج سوختہ ڈیڑہ درہم اسی کا طلا طیار کرین **ایضاً** سنگسیوہ سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور زاج اور مر اور کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دندان انسان مین گوندھ کر طلا کرین **دوای جید** حب البان دس جزو اور کبریت اصفر سنگسیو یہ ایک جزو خوب پیسکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی اسمین داخل کرکے طلا کرتے ہین **ایضاً** کبریت اور دقاق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر **ایضاً** فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور کبریت زرد سب اجزا برابر سرکہ اور زیت مین آمیختہ کرکے طلا کرین

فصل شوراینیہ کا بیان کبھی ناک اور رخسارون پر سپید سپید دانے ایسے برآمد ہوتے ہین جیسے دودہ کے قطرات یا بوندین ٹپک کر جم گئی ہون ایسے دانون کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ جلد کے سطح ایسے بخارات بدن سے دفع ہو کر آتا ہے ان شور کا علاج اوسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تجفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور انجرت اور اوسکے ایرسا ان دونون کا نطوخ بنالین یا السی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ کے

فصل جرب اور حکہ کا بیان (تر کھجلی کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ) جس مادہ سے جرب کی پیدائش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہو جو الیسی صفرا سے مل گیا ہے جسکا استحالہ قریب ہے کہ سودا کیطرف ہوجای خواہ تھوڑا اوسمین سے مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے۔ یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے کہ اوسمین بلغم شور بورقی کی آمیزش ہے پہلے قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور رائل [illegible] غلاظت بھی وہی مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور رائل برقت ہوتا ہے۔ اکثر اس مرض کی پیدائش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا ازین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے۔ جو قسم جرب کی بدن مین پھیلی ہوئی اور رطوبت ہو وہ بھی جرب رطب مین داخل ہے۔ اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار

کہ دور سے دکھائی دے اور جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالون کے زیادہ ہو اوسکی خلط زیادہ حاد اور تیز سمجھنی چاہیے ۔ جو دانے چھوٹے اور چوڑے ہون اور اونمین حدت اور بیقراری نہ پیدا ہو اونکے خلط مین حدت کمتر ہوتی ہے ۔ جو اسباب پیدائش مادہ جرب کے ہین وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کے اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ قریب قریب اسباب تولد قمل اور سعفہ اور خراز اور قوبا کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے ۔ جرب اور حکہ مین فرق یہ ہے کہ حکہ مین دانے اور بثور اکثر اوقات نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ یہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمین لطافت اور شوریت کی طرف میلان بہت کم ہے اور اوسمین سکون مقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہے جو اوسے ایک ہی جگہ حبس کر دیتا ہے جب کہ طبیعت اوسی بطرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسامات بند ہون اور تنظیف یعنی صفائی جلد مین یا مادہ مدفوعہ مین نہ ہو ۔ یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر مین اکثر امراض کی خارش ہو جاتی ہے خصوصاً جب کہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ ۔ یا بسبب غذا ہای غلیظ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ ایسی غذا سے کیموس ردی و تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہے ۔ یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ۔ حکہ کبھی محض چھلکے اور پوست اوتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ کھرا جلد وغیرہ پر باقی نہین رہتا ۔ سن شیخوخت مین جو حکہ عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے بس اوسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایان ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جرب تقشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف مین زیادہ پیدا ہوتی ہین ۔ اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ حکہ کا دونو جلد کے درمیان مین مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن مین بھی کسیقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے ۔ جملہ اقسام کی شیرینی سے حکہ پیدا ہوتا ہے ۔ جرب کی پیدائش زیادہ تر اونگلیون کی گائی مین ہوتی ہے یا درمیان دو اونگلیون کے اسلیے کہ وہان کی جلد ضعیف تر ہے ۔ جرب عظیم اور فاحش کے دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہین اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کے ہوتے ہین جملہ اقسام کے روغن ان لوگون کو مضر ہین اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اوسکے خوف ہیج امعا کا نہ ہو علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اوسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جاے دوای مناسب سے اور بلغم شور بھی خارج کر دیا جاے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر رطب کی فکر اوسی طریقہ سے کرین جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب مین اور استعمال ایسی چیزونکا کرین جو رطوبت پیدا کرین اور نیز وہ بھیگی ہون اور بسرعت اونکے متعفن ہونیکا خوف نہ ہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہے اور جماع کو بالکل ترک کر دین اسلیے کہ جماع مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شی عفن جماع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اوسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے بدبو پیدا ہوتی ہے ۔ اور یہی سبب ہے کہ ہم بروقت غسل جنابت کے بدن ملنے کا حکم کرتے ہین ۔ مستفرغات جیدہ مین سے کہ اقسام جرب کو مفید ہون ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افتیمون بلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفایج افسنتین ملا کر اور اوسمین گلسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کرین اور کبھی اسمین مامیران بھی شریک کیجاتی ہے ۔ ایضاً حب صنوبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید بلیلہ زرد اور زبیب ہر واحد بیس درہم تین رطل پانی مین جوش دین کہ ثلث باقی رہے بعد ازان صاف کر کے ایک سے دو ثلث کے انداز اس جوشاندہ کی مائیت سے دو ثلث رطل لے کر اوسمین خیار شنبر بیس درہم خوب بھگو دین حب اچھی طرح بھیگ جاے چھان کر ایک درہم غاریقون ملا کر

استعمال کرین حب جید اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے ۔ بلیلہ زرد اور بلیلہ کابلی اور بلیلہ سیاہ ہر ایک پانچدرہم صبر سقوطری
سات درہم سقمونیا پانچدرہم آب شاہترہ مین دواؤن کو سفوف کرکے گوندھا کرین اور سوکھائین اور تین مرتبہ اسی طرح کرین اور
ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالین کہ مثل خشو کے نم ہوجاے لعد تیسری بار کے اسقدر رہنے دین کہ قوام مین حب بننے کی نوبت آجاے اور
گولیان بنالین دواے قوی جرب فرسن کی بلیلہ زرد اور بلیلا اور آملہ اور برنج کابلی مقشر ہر واحد ایکدرہم تربد دو درہم قند سپید
مین گوندھکر قرص تیار کرین مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم سے پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے + اور کبھی
اسمین سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے ۔ کبھی جرب دی مریض سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پے درپے
تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کرین پھر ایک روز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ دیکر پھر تین روز ناغہ دیکر یا تین روز متواتر
پینے کے بعد چھوڑ دین بعد متواتر تین روز استعمال کرین یا اور طرح سے فاصلہ اور ناغہ دیدیکر استعمال کرین جسطرح مشاہدہ تحمل کرنے کا ہو
اور اگر سبیج اسہال اس دوا کی استعمال سے عارض ہوا اور اسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کرین یہ تدبیر بدرجہ نافع ہے اور جرب کی بیخ کنی اس
سے ہوجاتی ہے اور بہتر ہے کہ نسیر آب کاسنی مین بھگوکر اور تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہو
مقدار حب کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا متحمل نہو ترک کردے نقوعات اجاصیہ بھی اس مرض کو
نافع ہین اور [illegible] رب بلیلہ زرد جو اوسکے منضج کی مائیت دھوپ مین سکھاکے طیار ہو اس رب سے واسطے جرب رطب کی پانچدرہم
[illegible] درہم [illegible] اسکے استعمال کرے اور یہ دوا جرب صفراوی اور جرب رطب دونون کو واسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب
[illegible] مسہلات جنبیہ سے اسیطرح لیا جاے اور بعض مسہلات کو [illegible] مرتب کرسکتے بھی ہوسکتا ہے اور کبھی اور مسہلات کو مرکب کرکے
اونکے ربوب اور سیوب طیار کرتے ہین ۔ [illegible] اپتیمون کے بھی جید ہے اگر [illegible] استعمال کیا جاے جسطرح اور ابواب مین
اوسکا طریقہ مذکور [illegible] اسطرح ماء الجبن ہمراہ بلیلا اور عصیر شاہترہ کے چند روز پے درپے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے
۔ ادویہ [illegible] [illegible] کرتی ہین اور اونکے قائم مقام یہ دوا بھی ہے کہ صبر سقمونیا اور زعفران ملاکر ہر ایک مقدار
شربت بوزن [illegible] کے اختیار کرین اور نسخہ یہ ہے بلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایکدرہم کتیرا اور ورد ہر واحد ایکدرہم زعفران
تین درہم ایضاً وہ دواے قوی جو اوپر مذکور ہوچکی ہے جسمین برنج داخل ہین اوسکو ایک روز خواہ دو دن بمقدار دو درہم کے نیم
درہم تک استعمال کرین ۔ ایک گروہ نے کہا ہے جب تنقیہ پے درپے ہونے سے کچھ بھی کمی نہ ہوا اور مرض بدستور باقی رہے پس
اولی یہ ہے کہ تخفیف کرین اور نقطہ چنے کا ستو اور شکر صبح عدم مریض کو پلایا کرین ورنہ جرب بکثرت بڑھ جاے گی ۔ کہتے ہین کہ صاحب
یابس اور رطب کو شفیہ کو بھی نافع ہے کہ تین روز شیرج بمقدار ایک سو تیس درہم اور نصف وزن اوسکی سکنجبین وغیرہ پلائی جاے اور بعض اطبا اس
دوا مین عناب کو بھی ملاتے ہین اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہان اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا
ہوتا ہے ۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہے خبث فضہ اور مرداسنج اور مقل اور عروق صفر سرکہ مین گوندہ کر اور
روغن گل ملاکر طلا کرین اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سبک تر یہ نسخہ جیدہ ہے گل ارمنی اور کافور زعفران
ہر واحد نصف درہم سرکہ ملاکر آب پیاز ہمراہ روغن گل حمام دواے تخفیف کے واسطے اور جو خارش کسی قدر قوی ہو اوسکے واسطے تخم
رازیانہ سرکہ اور روغن گل مین پیسکر استعمال کرین حمام مین بیٹھکر ایضاً آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ دوا ہے

اور دوسرے مسہلات [illegible] بھی انکی اجازت [illegible] مین جیسے ادویہ

جسمین قوت شحمیہ بھی ہو یعنے اندر کی چھلکے اور مغز وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جاے۔ اسیطرح آرد عدس اور بھیڑ کی مینگنی اور سرکہ ملا کر دھوپ
مین رکھین تا اینکہ خوب گرم ہو جاے اوسکے بعد طلا کرین۔ معجون جو اس مرض مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب قوت
کو اور اصحاب ضعف اور نحیف کے لائق ہین میری مراد اون معاجین سے ہے جو نرم ہون اور قوی نہون جیسے اطریفل وغیرہ ہمراہ آنتمستر
کے ایضاً مثل اس معجون کے سنا اور شاہترہ ہر واحد دو درہم ہلیلہ زرد چار درہم افتیمون مغسول دو چند جمیع ادویہ کے۔ ادویہ موضعیہ
واسطے جرب کی وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت
جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے ماء الملوکیہ اور ماء حماضہ اور چقندر اور جیسے بھوسی اور سی گیہون کی آرد کی جیسے سمید کہنے
ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکہ کے اور حب بطیخ اور جوف بطیخ مسلم جیساکہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کرفس
طبیخ جلیہ آب پوست غرب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل بڑی ہو جیسے شحم حنظل اور علک الانباط آب
لعناع ملا کر اور ریتانج کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری
کے اور فلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور بیشتر وہ سرکہ جسمین دفلی بھگو کے بعد ازان شبرج کو اوسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے کبھی
ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کر دے اور افراط حدت کو منع کرے۔ پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے
۔ مجربات سے تخم جرجیر کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجلاتین اور سمت دھوپ مین بیٹھ کر اس روغن کی مالش کرین اور کسی جلتی
ہوئی بھٹی کی قریب بار بار جاتین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے دواے جید مرداسنگ اور زاج جید ہموزن لیکر سائیدہ کرین سرکہ تیز
مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پورے ایک مہینہ تک اسی حل نداوہ مین رطوبت کی ذریعہ سے تری کا فعل ہو جاتین
بعد اوسکے طلا کرین اسی دوا کو کہ بذریعہ مفید ہے اور بوجہ حل نداوہ کی لذع بھی اسمین کم ہے جیسا اصول کیمیا مین ثابت ہوا ہے کہ اشیاے
حادہ بعد محلول ہونے یہ حل نداوہ اپنی حدت پر باقی نہین رہتی ہین۔ کندس اور زیبق مقتول اور خبث فضہ اور زراوند اور کبریت اور
فتیلہ اور قلعی اور مس سوختہ اور سحاق اور نوشادر اور تلخ منشور اور تخم حرمل اور اشق اور زنگار اور اشنان گا ذران اور پلیدی سگ
اسی طرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے اور قثاء الحمار۔ اخبا پوست چوب انگور سوختہ کر کے موضع جرب
چھڑکین اور پہلے اوس جگہ مسکہ مل چکے ہون اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر بند باندہ رکھا اور مسکہ اسی طرح مین
تا اینکہ راکھ وغیرہ ملتے ملتے ناپدید ہو جاے۔ کبھی قردمانا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال ازالۂ جرب مین کافی ہوتا ہے۔ مرکبات جیدہ
مین سے یہ ہے زیبق مقتول برگ کنیز اقلیمیاے فضہ مرداسنگ کو سرکہ اور روغن گل مین ملا کر طلا کرین شب کو اور دوا لگا کر سورہین صبح کو حمام مین
جا کر بدن کو دھوتین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملا کر بعد ازان آب سرد سے دھوتین اوسکے بعد روغن کی مالش کرین دواے
سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین بسواتین اور بروقت حاجت کے طلا کرین
ایضاً کشتہ سیماب اور میعہ سائلہ بزر البنج اور قسط سب جزاء ہموزن ایضاً کندش ایک جزو بھیڑ کی مینگنی تین جزء سرکہ ملا کر طلا کرین جب
ادویہ تویہ جو محللہ اور خشک اور کھال کو اوکھیڑنے والی ہین استعمال کیجاتین اونکے بعد روغنہاے معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن
سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کی علاج مین مادہ جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہو۔ جرب رطب مین
ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قوت تخفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے۔ جس دوا مین کشتہ

سیماب پڑتا ہو حتی المقدور اوسکو اطراف معدہ اور اعضای کریمہ سے دور لگانا چاہیے۔ ... کا علاج بعد استفراغ کے تنقیہ کی حاجت بھی ہوا کرتی ہیں اور یہ سب کرنا چاہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں مثلاً ... ترتیب ... پانی ہو ... اور مرہمات دھنیہ کا استعمال کرنا از قسم ادہان باردہ خصوصاً گلاب اور ان میں عصارہ ... راخل لیا چاہیے ... بالبسہ کا علاج قریب قریب ہی نرم اور ... ادویہ ... استعمال ... ایضاً ... میں الیفاصر لو آب کاسنی میں اور نشاستہ بھی ان ادویہ میں پڑتا ہے اور آب کرنس ... کے اور گلاب ... اس مرض کی ادویہ میں ایک قیروطی ہی جسمین افیون داخل ہو بدن میں لگائی جاتی ہی اور خارش میں اوسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہی۔ ادویہ قویہ میں سے یہ ترکیب ہی کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے اوسمین نوشادر اضافہ کرلے ... خصوصاً خصیون پر ایضاً ... بریان اور قطران اور یہ دوا اوس ... کو بھی نافع ہے ... سر دو شرم گاہ کی ... شیاف کی لینی چاہیے ... کو علاج جلد میں جو خاص اونکو عارض ہوتی ہی اس دوا سی نفع نہیں ہوتا ہے کہ دردی شراب ... کے ہمراہ لگائیں۔ استحمامات اور نہانا ... جواد ویہ واسطے حکہ اور جرب کی مستعمل ہیں جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اوسی طرح سے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا۔ غذا واسطے مرضای جرب اور حکہ کی ایسی تجویز کرنی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور باینہمہ مائل برطوبت اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب حکہ قشفیہ کو استعمال روغنہای نرم کا کھانے میں استعمال ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام اور روغن شیتوج وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حجامت ساقین کی جرب فاحش کو نافع ہے

فصل حصف کی بیان مین

کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانے کے یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگون کے بدن مین ایسی بے احتیاطی کرنے سے بثور اور دانہ شوکیہ یعنے خاردار پیدا ہوتے ہین گویا وہ بثور ایسے جوادسے پیدا ہوتے ہین جو کسل اور تعب ہی مین بسبب ہی ثقل کے پیدا کرتے ہون اور وہ مادہ ایسا سریع اور جھٹ پٹ زایل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا سا عرق آجاتا دفع ہوجاتا اسلیے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سی خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعریق نہین ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد مین محتبس ہوکر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بثور پسینہ کے اثقال اور گرانی کا اثر ہے جو پسینہ بطور ترشح کے نکلنا چاہتا ہے۔ اور کبھی اس بے عنوانی سے بثور تو ظاہر نہین ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد مین ہوجاتی ہے علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر بکثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو شخص خوگر ایسے بثور یا خشونت کا نہین وہ بوجہ سے ہو وہ احتیاطاً استفراغ اخلاط کا عادہ کرلیا کرے حصف کی بردار اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہے اور اگر پیدا ہوگیا ہو تو زائل کر دیتا ہے بعد اسکے سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام مین بدن کی مالش تربوز کی مغز اور مسور کے آرد سے بعد خوب پسینا برآمد ہونے کے بعد اوسکے شاہسفرم کی مالش بھی نافع ہے ایضاً مغز تربوز اور آبرد مسور اور آرد باقلا۔ صندل بھی حصف کو روکتا ہے مگر کھجلی بھی اوٹھتی ہے صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اوٹھے گی۔ مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پینے میں ایسی چیزین جو مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور الوی بخارا اور تمر ہندی کی ہون اختیار کرنا چاہیے۔ استعمال کل ایسی اشیا کا جو برآمد عرق کو مانع ہون جیسے طبیخ آس اور گلسرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہین کہ جو حصف کا جلا ہوا گرم پانی بھی اسکو نافع ہے۔ کبھی حملہ ایسے پانی جسمین اشیاء قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہین۔ حرکت اور بخار ...

ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہان پیاز یادہ نکلتا ہو وہان نہ جانا اور جس مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا یا ہوادار سنگھیے
کبھی اگر ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور آب سردسی نہانا - ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور
مکھن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہے اگر ملا جاے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملاکر - ایضاً وہ مسوحات جنمین مخیطہ اور مرداسنج اور خبث الحدید
اور توتیا خاص کرکے اور خاکستر برگ آس اور دریرہ آس - اور ورق غار جو تازہ ہو اور سداب اور دقاق کندر - کبھی [illegible]
یعنے ابریشم خام بھی ضعف کو نافع ہوتا ہے پانیمین گھول کر - اور بستر ضعف قوی مین استعمال دینج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت
ہوتی ہے - اگر ضعف کی وجہ سے قرحہ پڑجاے اوسکا علاج عروق صفر اور مانزو اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملاکر اور
مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہے - کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہوجاتے ہین اور فساد اور ردائت انکی زیادہ ہوتی ہے
اونکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہے اور اگر یہ قروح مستحکم ہوکر پڑ جاویں پھر اسکا علاج وہی ہے جو سعفہ کا علاج ہے **فصل**
نبات اللیل کا بیان اندھوریان جس شخص کے بدن کی کھال کی [illegible] مدت تک [illegible] ہو اور انسداد مسامات ہو اور ہضم اوسکا
جید ہو ایسے شخص کو رات کے وقت یا سرد اوقات مین ایک قسم کی کھجلی [illegible] اور [illegible] چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو
نبات لیل اور ہندی اندھوریان کہتے ہین سبب اسکا احتباس [illegible] تحلیل ہوجانا چاہیے اور احتباس
دراصل بوجہ ضیق اور تنگی مسام کے ہوتا ہے جسکی اعانت شدت اور سختی برودت [illegible] کہ تخفیف پیدا کرکے اور بھی مسامات
کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کردیتی ہے خصوصاً ایسے وقت کی سردی جبکہ وقت ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ ہو
اور اس سے ہضم اور کثرت احتباس مادہ کی تابع کثرت بخارات وسواے اسکے جو اثر ٹھنڈھی چلتی ہے ہوجاتی ہے اور [illegible]
اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہے اسلیے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہے - خاص حالات سے اس [illegible]
یہ بھی ہے کہ ابتدا مین تو کھجاتے وقت بہت اچھا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہے اور بعد کھجا ڈالنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا
ہے **علاج** توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کرین اور تمریخات مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہین اونکا استعمال کرین
اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہاے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کرڈالین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہوچکا ہے اور اگر تخلیہ عروق کی
حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا کرین - ادویہ موضعیہ مین صبر کہنہ اجود ہے اون سب دواؤنمین جنکو اس مرض سے خصوصیت
ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور ملین - اسیطرح صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملاکر یا آب کرفس تر
اور ویہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہے - تنہا اور سرکہ بھی اس مرض کی مفید دوا ہے اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی **فصل ثالیل**
کے بیان مین مسون کو ثالیل کہتے ہین یہ مسارے بھی ہوتے ہین یعنے چھوٹی چھوٹی کیلین یا میخین گڑی ہوتی ہین اور
عقد مزمنہ یعنے پیچدار اور جھکے ہوے ترچھے بھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہے اور جو اول امر مین اسکی پیدائش کا
فاعل ہے وہ تو یہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زمادہ اس مرض کا خلط سوداوی ہے جو کبھی نہایت خشک بلغم
سے مستحیل بہ سودا ہوتا ہے جسوقت ایسا بلغم خون مین بہ کثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہوجاتی ہے بسبب احتقان اور کثرت
کے اور ہونے اسباب تعفن کے وہ خون یبوست اور برودت پیدا کرکے مستحیل بہ سودا ہوجاتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگونمین کہ اونمین
بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہین ہوتا ہے اور اوسی خون مین رگہاے کو جلد کے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین قوت

اور ڈر زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھہ جاتی ہے اور اکثر رویا کرتا ہے آخر مین پانی سے بلکہ سب تر چیزون سے ڈرنے لگتا ہی اور جو شے اوسکے
قریب جاتی ہی اوسے کُتا خیال کرکے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہین مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہے اور کبھی مٹی مین لوٹنے کو ناپسند کرتا ہی اور
کبھی سیلان منی بلا شہوت اوسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار مودی بہ طرف تشنج اور کزاز کے ضرور ہوتا ہی اور سرد پسینا نکلتا ہے
اور غشی طاری ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اوسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی
پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب مونہہ کے لیجاتا ہی ناگوار ہوتا ہی اور پھینک دیتا ہی اور کبھی ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا
ہی تو اچھو ہو جاتا ہے اور گلے مین پانی پھنس جاتا ہی اسیوجہ سے مرجاتا ہی اور کبھی کتون کی طرح بھونکتا ہی اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا
ٹوٹا ہوا اور کبھی آواز اوسکی بند ہو جاتی ہے اور مثل سکوت کی ہو جاتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہین دیتا ہی اور کبھی اوسکے بول مین ایک
شے لحمی عجیب طرحکی برامد ہوتی ہے گمان ہوتا ہی کہ یہ کوئی حیوان زندہ برامد ہوا ہے اور گویا کتے کے بچے ہین کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہین
اور اکثر اوقات اوسکا بول رقیق ہوتا ہی اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہی اور کبھی پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اوسے قدرت پیشاب کے
دفع کرنے کی نہین باقی رہتی ہے اور پیٹ اوسکا اکثر خشک ہوتا ہی **عجائب احوال** سے اوسکے یہ ہے کہ آدمی کے کاٹنے پر
حد لیس اور بعد ہیجان اس مرض کی اگر کسیکو کاٹ کھاے اوسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہین اور اسیطرح اوسکا جھوٹا پانی
اور جھوٹا کھانا جو شخص کھالے اوسے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہی اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہو اور اوسکی نوبت یہ پہونچی کہ پانی کو
دیکھکر ڈرنے لگے پھر اوسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہین ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اوسکا حال پہونچ جاے کہ آئینہ مین اپنا چہرہ
دیکھے اور نہ پہچانے یا اوسکے خیال مین کتے ہر وقت متخیل ہوا کرین اور جدھر دیکھے اوسے کتے ہی نظر آئین وہ بھی قابل علاج کے نہین رہتا اوائل
اطبا نے ایسے مرضا مین سے دو شخص ایسے دیکھے ہین کہ اس درجہ پر اونکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونون مریض ایسے تھے کہ انہین
یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہین عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب مین تھا اوسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل ازانکہ
پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اوسکا علاج قریب بہ نفع ہی اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر مین زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض
مرجاتا ہے جیسا اثر کم و بیش ہو اور مدت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جنکی صداقت بخوبی ظاہر نہین ہی اونکا دعوی
یہ ہی کہ سات برس کی بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہی اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سے ڈرنے
اور مٹی گیلی مین لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہی کہ یبوست اور خشکی چونکہ اوسکے مزاج مین مستحکم ہو گئی ہی لہذا انسانی اور بعض اوس مزاج
جدید اور مستحکم سے کراہیت کرتا ہی اور کیچڑ مین لوٹنے کا آرزومند ہوتا ہی اور اس قول کیطرف میرا میلان خاطر نہین ہے اور نہ مجھے یہ
دلیل پسند ہی اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کی ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کی بات
ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہی اوس مریض مین سب سے زیادہ اسلیے وہ مریض ہی جسکے مقام زخم سے خون
بہ کثرت جاری ہوا اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہونچنے سے نجات
ہو جاتا ہے یعنی اس ردائت حال کو اوسکا انجام نہین ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے مین اور باولے
حیوانات کی کاٹنے مین کیا ہے** کبھی بعض آدمیون کو کتا کاٹتا ہے اور جو جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہین اونمین سے کوئی
اثر اوسپر طاری نہین ہوتا ہے اور فقط اوسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج مین زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا دینا

پس اسیقدر ضرور ہوتا ہی اور کچھ نہین لیکن اگر زخم کا اندمال کرین اور اوس زخم کو متقیح نہونے دین چونکہ یہ زخم دیوانے کُتے کے کاٹنے
سے پڑ گیا ہی اور اوسکا متقیح ہونا ضرور ہے باین نظر یہ علاج منافی اوسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسی وجہ سے درپیش ہوتا ہی کہ ابھی تک
کوئی اور اثر سوای زخم کے ظاہر نہین ہوا اور آئندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہی اور جب اون آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر
زخم کو بلا تنقیح مندمل کردی ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت مین حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسی تلاش
کیجاتین جنسے اوس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہوجاے ایسی مریض کی علامات مین بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جوز ملوکی لیکر خواہ کوئی اور جوز
زخم پر رکھین اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلاتین اگر مرغ اوسی سونگھہ کر چھوڑ دی اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے
کُتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مرجاے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہی یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے ٹپکی ہو اوسمین ترکرین
اور کتونکے سامنے پھینک دین اگر سونگھہ کے چھوڑ دین دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اوسکی بیان کرتی
ہین کہ اگر کوئی سرد چیز اوسکے بدن تک پہونچے بدن مین سخونت پیدا ہوگی مین کہتا ہون یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت
نہین رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اوسکا زخم پورنے نہ پائے بلکہ زخم کو بڑھاتے رہین اور پھیلاتے رہین اگر خوب چوڑا نہوا اور رطوبات کا
چوسنا اور پچھنے کا لگانا جو جو تدبیرین باب لسع مین مذکور ہو چکی ہین اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بنظر احتیاط کے چالیس دن
درکار ہے اور اگر ابتدا مین جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجاے اور پھر زخم پورنے نہ پائے اس سے عمدہ کیا تدبیر ہو سکتی ہے اور زیادہ
نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہوگیا واجب ہی کہ انکو زخم کا پھاڑ ڈالین اور اندمال
باقی نرہنے دین اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر مین کرین اور مفتحات کا ضماد اوسپر اوائل ایام مین کرین جیسے جاوشیر اور جوز اور
ثوم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکہ کے نسخہ کسیقدر سرکہ لیکر بشرطیکہ پرانا ہو اور خالص ہو اوسمین زفت ایک رطل اور جاوشیر
تین اوقیہ ملاکر استعمال کرین پہلے جاوشیر کو سرکے مین بھگوتین تا اینکہ کھلجاے بعد اوسکے اور ادویہ کو ملاتین اکثر ایسے مقام پر لہسن اور پیاز ہی کافی
ہو جاتی ہین اور جرجیر بھی اوبالی ہوئی اور حلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیقہ بھی اور کبھی اسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہی اور
کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہی جیسے قلقدیون اوسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے۔ زخم کی پھیلانے والی ادویہ مین سے ایک یہ بھی
طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس آٹھ جزو صیقل بیان ہو لوہے کا زنگ چار جزو لبسد دس جزو نحاس محرق چار جزو
زنگار تین جزو تخم فراسیون دو جزو سبکو پارچہ بیز کرکے مرکب کرین اور ابتدا مین تعریق یعنی پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کیجاے چلنے پھرنے
سے خواہ حمام مین لیجانے سے اور ایام اولے مین استفراغ پر جرأت نکرنی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطرف خارج کی کرنا چاہیے اسلیے کہ
استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا بطرف عمق کی ہو جاتا ہے۔ اور اگر جذب بقدر امکان کرچکین اوسکے دو دن
خواہ تین دن بعد اوس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کیطرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت
سے ایام اول گذر گئے پھر اوسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلای خون پایا جاے
فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہین ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہین ہے کہ جب رنگ بدل جاے
بند کرین بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اوسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو مسہل سودا ہو تا اینکہ
اگر ضرورت ہو خربق کا استعمال بھی کر سکتے ہین خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

عجیب النفع ہو اور قثاء الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے **صفت مسہل** حب ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال
نمک سیاہ نصف مثقال بسفایج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال ان سبکی گولیان
بنالین مقدار شربت دو مثقال اور حب مسہلات قوی سے استفراغ کر چکین ضرور ہے کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا
بھی استعمال کرین کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ اسہال بذریعہ ماء الجبن او افتیمون کے کرین
واجب ہے کہ غذا اوسکی بعد اسہال ذراریح اور فراریح کے تجویز کرین بشرطیکہ وہ چوزے فربہ اور طیار ہون اور بعد اسکے مدرات لطیفہ
کا استعمال کرین اور شراب شیرین خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا یعنے دوشاب انگور ایضاً دودھ اور شراب کی منفعت
زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر بھی ہے ۔ اور یہ دونون
باتین اسطرح حاصل ہوتی ہین کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خرخواری آب سرد مین توڑ کر استعمال کرین اور جس پانی مین چند بار
لوہا بجھایا ہو اوسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے ۔ مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہے اور قطع سمیت کرتے ہین کی بد
سے اوسکو دفع کر دیتی ہے ۔ اسکا استعمال یاد کرکے ضرور کرنا چاہیے ۔ اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام دوا
مین بھی داخل ہین یعنے غذای دوائی ہین اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوای سرطان جو اسی مرض کیواسطے
خاص ہے اور قرابادین مین مذکور ہوگی اوسکا استعمال فوراً کرین بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہین کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض
مین زیادہ ہے اسیطرح تریاق انافع جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کھلانا بھی زیادہ مفید ہے
بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلاکر بطور کوئلہ کے سیاہ کرین انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہو اور
جب اسقدر سوختہ ہوجاے کہ پیسنے کے قابل ہو اوسے جداگانہ رکھکر خبطیانا کا کوئلا بھی اسی آگ مین بناتین اور اسیقدر وہ بھی اختیار
کرین اور دونون کو پیسکر ہمراہ شراب خالص کے استعمال کرین اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے یعنے چار اونگلی سے چاٹنے
کے قابل مقدار شراب تجویز کرین اسی شراب مین اور دونون دوا کو بطور سرمہ کے باریک پیسین **دوسرا نسخہ** کوئلا سرطانات نہر کا
جو شکار کرکے جمع کیے ہون اوسوقت جبکہ آفتاب برج اسد مین ہو اور بعد شکار کے اونکو تانبے کے دیگچہ وغیرہ مین رکھکر کسی تنور مین
بقدر معتدل جلایا ہو اور اوسکے خاکستر سے پانچ اجزا لین اور جنطیانا بھی پانچ جزو اور کندر ایک جزو ان سبکو پیسکر کسی برتن مین بحفاظت
رکھین اور ایام اول مین مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنے چمچہ پانی اور گھی کے ساتھ اور بعد ایام اول کے دو چمچہ اور اسیطرح
جون زمانہ بڑھتا جاے مقدار بھی اوسکی زیادہ کرنی چاہیے تا اینکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہین جنکی صفت اسطرح کی ہے
کہ وہ بھی اس مرض مین نافع ہین یہ دوا ہے جیسے دواء الذراریح کہتے ہین اور اسے عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دوای سرطان کا استعمال
اوائل ایام مین شروع کرنا چاہیے ہان مگر جب اسکا اطمینان ہوجاے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہوگی اور کبھی اس نسخہ مین
خبطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہین ۔ اور اگر طبیب مریض کے پاس تیسرے روز پہونچا ہو واجب ہے
کہ دوای مذکورین کی دونی مقدار پلاوے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال اور دواؤنکا بھی ہے یعنے وہ ادویہ
جنکا ذکر ہم آیندہ سطور مین کرینگے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو پھر اوسوقت مقدار دوا کی اور بھی
دوچند سہ چند تجویز کرنی چاہیے ۔ اور فصد جرح کی پچھنے بھی لگانے چاہیین اگر انھین ایام مین طبیب مریض تک پہونچ جاے

اور پچھنے بھی گہرے ہونے چاہئیں اور خوب طرح سے اوس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکل جاے اور مریض کی خبرگیری کی بعد
زیادہ ایام کی توجہ پہونچی ہو اوسوقت زخم کے مونہہ بڑھانے مین زیادہ فائدہ متصور نہین ہے اور نہ زیادہ تفریط اور کمی کرنا بھی اچھا ہے
ورنہ بیمار کو ایذا بیفائدہ پہونچیگی ہان اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا رہے اور بند نہو جاے اسلیے کہ زخم کے بڑھانے مین زیادہ فائدہ
اسوقت نہین ہے جبکہ تین دن پہلے جو ایام اول ہین گذر چکے ہون اسلیے زہر کا انتشار انھین ایام مین اور قریب مین انھین ایام کے ہوتا ہے
لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کرین اور جتنی تدبیرین معلوم ہو چکی ہین اونکا استعمال کرین یعنے تریاقات
مذکورہ کو پلاوین اور استفراغات معلومہ کا استعمال کرین زہر کے پینے کو تبرید قوی جو پہلے زمانہ مین درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے
کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر ساتوین روز قتل کرتا ہے اور اسصورت مین انتشار زہر کا بشرط پیدا ہونے مذکورہ بالا سے کم زمانہ مین ہوگا۔
جو ادویہ مین داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہین ہے تا اینکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف محتمل ہو بعد امتداد
زمانہ کی بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ دیا جاے تو شاید انجاح مرام کی امید ہوسکتی
اسلیے کہ جس طرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذب سمیت کی ایسی نہین ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی امر مانع اور
عائق پیدا ہو اور دواونکا استعمال کرنا لازم ہو کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہین جیسے مرہم نمک خواہ ادویہ محرقہ مثلاً [illegible] وغیرہ اور
ایسے زمانہ مین علیل کو حمام مین داخل کرنا جائز نہین اسقدر کہ مبادا اوسکا ترشح ہو جاے اور طبیعت مین اوسکے خواہش پیدا ہو اسلیے کہ
اگر حمام ایسے مریض کو کراوین گویا اوسکے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہین کہ ابتدا مین علیل کو [illegible] نافع ہین کہتے ہین اور مجھے گمان غالب
یہی ہے کہ شاید اوائل ایام مین اسکا فائدہ کچھ ہوگا۔ ہر وقت سے بچانا مریض کا ضرور ہے اور کبھی اوسوقت خواہ بعد اوسکے احتیاج فصد کی
دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اوسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہین ہے جیسے اوپر مذکور ہو چکا
پھر اگر قراین سے دریافت ہو جاے کہ رو بصحت ہے اوسوقت زیادہ اہتمام کرکے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور
بہت سا پانی نیمگرم اوسکے بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اوسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اوسکا حال اس درجہ
کو پہونچے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہین ہے جبتک وقوع اس حالت کا بالفعل نہو جاے
اور یہ کیفیت طاری نہو جاے کہ اوسکو اپنا چہرہ آئینہ مین پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہین کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہین
پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھکر اوسے کتے کی صورت آئینہ مین متخیل ہوتی ہے بہرحال اوسکو اچھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانی کے
پلانے مین جو تدبیرات اور حیلے ہم آئندہ ذکر کرتے ہین اونکا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو
اوسمین فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پانون باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تضمید مبردات کی کرنی ضرور ہے تجربہ
مین آچکا ہے کہ شراب مین نصف پانی ملاکر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے انفحہ ارنب اور طین بحیرہ جو
اسکندریہ سے لاتے ہون حب عرعر جنطیانا ہر ایک چار درمی حب الغار مرمکی ہر ایک آٹھ درمی شہد مین معجون کرین مقدار القدر ایک
باقلاے مصری کی چاہیے۔ ایضاً سرمہ مٹی بحیرہ کی اور حب عرعر ہر ایک دس جزو اور انفحہ ظبی انفحہ ارنب چھہ جزو زراوند مدحرج حب الغار مرمکی
حماما تخم سداب بری ہر واحد تین درمی شراب شیرین مین اسے گوندھ کر مدبر کرین اوسکے بعد شہد اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا کی
ایضاً۔ گل مختوم آٹھ مثقال حب ... یعنے حب الغار آٹھ مثقال انفحہ ارنب سولہ انفحہ ظبی ۳۲ اصول جنطیانا چار مرمکی چار ...

جمع کرکے شہد ملا کر رکھو اور مقدار شربت بقدر چنے کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کرو اور بعض آدمیوں نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا
دانت جو شخص لٹکائے رہے اوسکے سامنے سے دیوانہ کتا ہٹ جاتا ہے اور اوسکی طرف رخ نہیں کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے کتے اوسکی
طرف سے بھاگ جاتے ہیں اور گرد اوسکے نہیں پھٹکتے ہیں لیکن اس شخص کے قول پر اعتماد نہیں ہے اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہے ادویہ مشروبہ
بسیطہ یعنے مفردہ پس جیسے حضض اور حلتیت اور افسنتین اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ
اسکا نام لغت یونانی میں ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمیں کتے کے کاٹنے کے معنے پیدا ہوتے ہیں اور مرمکی بھی جید ہے پلانے میں
اور لیپ کرنے میں کہتے ہیں کہ حبطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہیں ہے اور کمازریوس کا بھی فائدہ اسیقدر بیان کرتے ہیں اور بعض
لوگ حکایت کرتے ہیں کہ چشم ہای سرطان اگر پیس کے پلائی جائیں اونکا فائدہ یہی ہے اور انفع اشیا بہ نسبت اس مرض کے ہیں اور
بعض اطبا نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کھیتوں میں ہوتا ہے اوسکا انفحہ اگر پانی میں ملا کر پلائیں فوراً شفا حاصل ہوگی اور بعضوں کو گمان
ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور مجھے اسکے استعمال پر جرات نہیں ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے کتے کا اور اوسکا دل بھون کر
کھلانا بھی سودمند کہتے ہیں خصوصاً جس شخص کو اوسی کتے نے کاٹا ہو اوسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے کہتے ہیں جب
پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچ گئی ہو اوسکے بعد جگر مذکور اوسی طریقہ سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ ضبع عرجاء کو بھون کر کھلانا
چاہیے کہتے ہیں اگر اوس مریض کو ناہو دانہ ہمراہ جند بیدستر کے ایسے وقت کھلائیں اور اسی کا شیاف بطور حمول کے استعمال کریں
بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا ادویہ مرکبہ منجملہ اوسکے دوای جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب اوسمیں اجزا کے
جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں سرطان نہری سوختہ اور حبطیانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فودنج ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم نہار منہ
بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیمگرم اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کریں نسخہ دواء الذراریح کا
جو خاص ان لوگوں کو نافع ہے۔ ذراریح یعنے پلہ زہردار اور جسکے پروں پر خال سرخ اور سیاہ ہوں اونمیں سے جو خوب فربہ اور بڑے ہیں
پکڑیں اور قوایم اونکے یعنے ہاتھ پانوں اور سر اور پر و بازو توڑ ڈالیں اور صاف کریں انمیں سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اوسکے
برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جزو سب کو نرم نرم پیسیں خصوصاً ذراریح کو اور پانی میں
گوندھ کر قرص طیار کریں بمقدار دو دانگ کے ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیمگرم کے استعمال کریں اور اگر مثانہ میں بعد
پیچ اور مروڑ سے پیدا ہو جوشاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں بعد
اس طبیخ کے پلانے کے اور آبزن میں اتنی دیر تک بٹھائیں کہ اوسمیں پیشاب کر دے اور غذای مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہای مرغ
فربہ استعمال کریں اور نبیذ کو پلائیں اور سردی سے بچائیں نسخہ مختصر دواء الذراریح کا ذراریح اوسی طریق سے جو ابھی مذکور
ہوا ہے لیکر دہی میں ایک شبانہ روز بھگوئیں اوسکے بعد وہ مقدار حشرات کی گرا کر تازہ دہی چھوڑیں اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا
رہنے دیں یا اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلیں اوسکے بعد سایہ میں خشک کریں اور بعد خشک کرنے کے ہموزن عدس مقشر ملا کر پیسیں اور
پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کریں مقدار شربت دو دانگ ہے ہمراہ شراب خواہ نیمگرم پانی کے ساتھ اور بعد اوس دوا کے استعمال کی ایسی تدبیر کریں کہ پسینا
خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اوڑھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک سکرچہ کے زیت
خواہ روغن زرد پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کریں اور اوسمیں پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جاوے پانی سے

ڈرنے کا خوف جاتا رہے گا **ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہین** حلتیت کا ضماد جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہین دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہے اور ایک جماعت اطبا نے اسکی نفع کی گواہی دی ہے اور لہسن کا ضماد کرنا اور شربا استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے منجملہ اون ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کریہ دوا ہی کہ مقام پرنشان گزیدگی کے پیشاب اوس لڑکا کا جسکا عقیقہ کیا ہو خصوصاً ہمراہ نطرون کے اور خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور نعنع ہمراہ نمک کے اور جاوشیر بھی عجیب النفع ہی۔ برگ فنار بستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہی کہ مقام گزیدہ پر سر لشیم ماہی کا چند مرتبہ ضماد کرین۔ ایضاً چیونٹی کوٹ کر ضماد کرین۔ ایضاً نمک اور زنگار ہمراہ چار جزو چربی بچہ گاو کی تازہ جزو بطور مرہم کے استعمال کرین۔ ایضاً لبلاب تین جزو بورق دو جزو سمندر پھین ایک جزو بط کی چربی دس جزو اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت **کہ پانی پلانے کا طریقہ مختار** ایک شخص نے اوایل اطبا مین سے ذکر کیا ہے جسکا نام نیلفرلو ہی کہ جب علیل کلب الکلب کا پانی سے ڈرنے لگے او سوقت اوسی پانی پلانا سوسمار کی کھال مین مناسب ہی اور دوسرے طبیب نے کہا ہی کہ جس برتن مین پانی پلاتین اوسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہے نیچے اوس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ رکھا ہو۔ اور اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہین ہین۔ بعض لوگون نے پانی پلانے مین الیس مریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بلبلہ طولانی خواہ سونٹھ کی تشکل چمڑی کی لانبی بنا کر اوسکے حلقین رکھے اور اوسمین پانی دور سے گرا دی کہ پوشیدہ اوسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح بعض لوگون نے سونے کی انبوبی اور نل بنائی اور اوسمین پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلون کے ایک حیلہ یہ بھی ہی کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد کھی کے چھتے کے خانہ خواہ موم کی ٹکیہ بنا کر اوسمین پانی بھرین اور علیل کو پلادین یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور بھاڑ ہا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے پنجو نکی زخمونکا علاج** یہ جانور درندہ خواہ انکی شکل حبشہ مین اور جانور مثل صحیح سگتے اور آدمیون کے نہین ہین بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سی نہین ہین اگرچہ بجای خود صحیح اور سلیم ہون اسیواسطے اول علاج اوس شخص کا یہی ہے جسکو انکے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہنچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جاہی اوسکے بعد زخم کے التحام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب کرنے مین کافی ہوتی ہے **تمساح کی کاٹنے کا بیان** جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے سگتے کے کاٹتے مین یعنے جو کتا دیوانہ نہ ہو اوسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکسان ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت سی خالی نہین ہوتا ہے اور جذب اسکا نطرون اور عدس وغیرہ سی کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہوجاے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم مین بھرنی چاہیے شہد ملاکر اور اوسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التحام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہے۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو لحمی وغیرہ چبالیا ہو اور بدن مین کمی پیدا ہوئی ہو اوسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہوجاتا ہے **بندر کے کاٹنے کا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہوجاے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہون اور جذب اوسکا تضمید سے اور دیہ ذیل کی کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام یا مرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

اور ورم مین سکون مرداسنگ کے لگانے سے پیدا ہوتی ہے اور تسکین ورم کی شہد اور کلونجی اور مٹر اور شہد سے کرنی چاہیے **بلی کے کاٹنے کا علاج** کبھی بلی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہوجانا بدن کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگونکا وہی علاج عام پہلے طریقہ سے کرکے پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے مین بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے۔

نیولے کے کاٹنے کا علاج کہتے ہین کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ مین کمودت عارض ہوتی ہے۔ علاج اوسکا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کرین اور کھانے مین بھی انہین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونون کو کھا کر کرنا چاہیے اور انجیر خام ہمراہ اترج کرسنہ کے کتاب تریاق مین بعض لوگ لکھتے ہین کہ خود بندر کا پوست اودھیڑکے اوسکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگائین فوراً صحت حاصل ہوتی ہے **موغالی کے کاٹنے کا علاج** اور اوسکو علا بھی کہتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ تیرگی با لطافت اور باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور منہ اوسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کرکے اوسکے خصیہ مین لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے اور بلندی اوسکی پشت کی یعنے ریڑھ اوسکی بطور باڑھ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھین دونون چھوٹی ہوتی ہین اور دانت اسکے تین طبقہ رکھتے ہین ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اوسمین ہوتی ہے اور ہر کیطرف کہتے ہین اسکے کاٹنے سے اوجاع شدید اور نحس پیدا ہوتا ہے تمام بدن مین اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہان جہان اوسکے دانت لگتے ہین خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہون اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانے پڑجاتے ہین اونمین رطوبت دموی بھرجاتی ہے اور خواہ ایسے نہین اون دانون کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ نیلا ہوتا ہے اور جب بیچ کیطرف سے چاک کیے جاتے ہین سپید رنگ گوشت پیچھے کیطرح حکاتہ بر [illegible] نکلتا ہے اور کبھی اوسمین کسیقدر احتراق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑکر گرجاتا ہے۔ کہتے ہین کہ پہلے اس زخم سے پیپ صدیدی برامد ہوتا ہے بعد ازان متعفن ہو کر سڑجاتا ہے اور گوشت گرپڑتا ہے اور کبھی یہان تک نوبت پہونچتی ہے کہ امعا مین مغص اور مروڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہے **علاج** واجب ہے کہ موضع گزیدہ پر تنہا نمک خواہ سرکہ ملاکر رکھین اور آب شور کو گرم کرکے نطول کرین۔ اور جو طریقے عام معالجات کے اوپر مذکور ہوچکے وہ سب عمل مین لائین یا اوسپر آرد جو اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھین خواہ چوپایہ کی لید کو زخم مذکور پر باندھین اور گرد زخم کے عاقرقرحا پیس کر چھڑکین خواہ توم یا خبازی کوٹی ہوئی خواہ رائی پیسی ہوئی چھڑکین اور یہ سب تدبیرین جب کرنی چاہئین جب ورم نہو اور اگر ورم ہو میٹھے انار کے چھلکے پکاکر ضماد کرین پلانے کی دوا مثلاً شیح ارمنی شراب مین جوش دیکر اور جرجیر اور نمام اور جوز السرو ہمراہ شراب کے اور عاقرقرحا اور تخم جرجیر اور قرطم ان دواؤن سے اقوی یہ ہے کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ خنطیانا اور الفوجدی اور الفہ حروف یعنے پیرایا پیچہ بنا یہ دونون بہت عمدہ ہین اور ددم ہمراہ سکنجبین کے بھی بہت نافع ہے۔ بعض علماء فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق خیار کا جو تر و تازہ ہو ہمراہ شراب کے بدرجہ غایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیسوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے سیہ بھی بہت عمدہ ہے اسکے واسطے اگر ملا ہین اوسکا استعمال کیا جاوے اور ہمراہ شراب کے پلائی جاوے اور اسیطرح اگر غذاے مذکورہ کو بخشنہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھالین وہ بھی مفید ہین اور جسوقت گوشت فاسد گرجاوے قرحہ کا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب مین گذر چکا ہے مقالہ پانچوان حشرات کے

کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور رتیلوں کے اقسام **تسع حشرات کا بیان** اس مقالہ مین ہم بچھو اور رتیلا اور زنبور یعنے شہد کی مکھی اور بھونرے وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو علاج متعلق ہر ایک کے ہے اوسے جدا گانہ بیان کرینگے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے
اصناف عقرب کی ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو برابر ہوتا ہے اسلیئے کہ نر بچھو پتلا اور نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے ہین جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہین اوس شخص کے بدن مین جسے ڈسا ہے اور مقام تسع پر ٹھنڈا اور تمام بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہر دو پسینہ بھی نکلتا ہے - وہ بچھو جو بال و پردار ہو جثہ مین بڑا ہوتا ہے اور اکثر اوسے ہوا اوڑنے مین گرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کیطرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کے دم پر گرہ مان اور حلقے پیدا ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہین اور بعض جگہ ملک مانہ طلوع شعری عبور مین جو عین بھادون مین ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہین رہتا ہے مشہور قلم لکھتا ہے ایک جانور جو مشابہ بچھو کی جیسے چھونڈا کہتے ہین اوسکی سمیت البتہ ہندوستان مین اسیقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہی متن بعض بچھو کی دم پر چھ عدد سے کم مثلاً پانچ خواہ چھ گرہیان ہوتی ہین ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہین سپید زرد سرخ خاکستری اور قصب یعنے سرخی سیاہی مارتا ہوا اور سبز سنہری جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک سیاہ اور ہوتی ہے اوسکی ڈسنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوئیان کانٹے کی چبھتے ہین اور درد نہ بہت پیدا ہوتا ہے ایک قسم خاکی رنگ کی ہوتی ہے اور اوسکے ڈسنے سے تھرتھری اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہین جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور سرخ پیدا ہوکر اوسمین درد اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدن مین پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے اوسکا بدن کو فتہ بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرا پڑتا ہے اور دفعتہً درد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین اور اوسکے بعد پسینا نکلتا ہے اور ہونٹھ مین اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قے مین خواہ لعاب کی طور سے ایک رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے کہ نکلنے کے ساتھ ہی منجمد ہو جاتی ہے اور قشعریرہ اور بلند ہو جانا بالونکا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنے جوڑ بند مین تھرتھری پڑ جاتی ہے دونون پرہ بینی اونچے ہو جاتے ہین قضیب لانبا ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا ہوا بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر ڈنک نیچے کے اعضا مین لگا ہو بغلو مین ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہین خصوصاً اگر ڈنک اوپر کے اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہو جاتا ہے اور بچھو نہایت ردی اور زبون قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض ردیہ پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہونگے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہوگا اور تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑ جاویگی اور ہونٹھ کے اوپر رطوبت لزجہ پیدا ہوکر اوسپر بستہ ہو جاویگی اور آنکھ سے رطوبت نکلے گی اور اوسکے بعد کیچڑ جم جاویگی دونون کوئی مین اور سحنہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئے گا اور مقام مقعد باہر نکل آئے گا اور ذکر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہو جاتی ہے اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہین اور اعضاء اصلیہ مین تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین پھر اونکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے اگر بچھو کا ڈنک شریان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پٹھہ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے - اور اگر اوردہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج** پہلے قوانین جامعہ سے علاج کرنا لازم اور تکمید نمک اور باجرہ

وغیرہ سے کرین اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کرین اوسکے شرط او سکے سب المحذور ہین جو اکثر بیان ہوچکے ہین اور جتنے طریقے
جذب کے ذکر ہوئے ہین وہ سب کام مین لائین اور ادویہ حادہ لطیفہ جنسے لسع عقرب التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور کبریت اور حاد قریبا
تا سے استعمال کرین اور بھونی ہی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسیطرح ریٹھی کا چھلکا اور حسیر الہماس خواہ بیج کا یا مثل اوسکے ہو سا و زن
مین بشکل مدور چپٹا اور قطر اوسکا ایک بالشت کا ہو اور اوسکے بیچ مین لذعت ہو اور لعبہ جو اوسکا
بنق یعنی بیر کا ہو وہ بیر جو تازہ ہوتا ہے اور اوسکو پانی مین بھیگکر پاتے ہین پس درد مین سکون پیدا
ہوتا ہے اطبا نے بہت سی حشائش اور بہت سی درخت نام بنام ذکر کیے ہین کہ ہم اونہین اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور پھر ایک
درخت کا ذکر کیا ہے کہ اوسکی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیان برابر برابر اوسکے پیدا ہوتی ہین اور بقدر
ایک ذراع کے بلند ہوتی ہین اور اوس پر مثل برف کے ایک شی منجمد ہوتی ہے مزہ اوسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اوسکو
پلانے سے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لعبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل العنصل بھی
عجیب النفع ہے اگر اوسکا استعمال کرین اور تریاق فاروق اور مثرودیطوس اور تریاق عزرہ نامی حکیم کی اور تریاق اربعہ اور سنجبنیا اور
دواے حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہے اور ماشرا اور حرمل آج کل تجربہ مین آئے ہین اور قرطم بری ایسی ہی کہ بشہادت حکما تجربہ کنندہ
اوسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن مین باندھدی جاوے درد مین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرطم از قسم حشیشات
خاردار کی ہے اور مترجم کے نزدیک چیٹ چیٹا جسے بعض بلاد مین ابھا چھاتا کہتے ہین شاید اس سے مراد ہو اور بعض
لوگ کہتے ہین کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کرین سکون درد مین پیدا ہوگا اور اوسکی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اتنی
مقدار قاتل ہی نہین ہے اسلیے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہی اور منجملہ ادویہ جید کے لہسن ہے شراب کی ساتھ اسطرح
کہ پہلے لہسن کا استعمال کرین اوسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائین خصوصاً اگر ثوم کے ہمراہ اوسیقدر جو بھی ہو اور ہر روز قریب
ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ثوم اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہان پردہ پنکھی وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا بند ہو
کچھ اوڑھا کر اسے بٹھانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اوسے اوٹھائین یعنے نیچے سے گرمی بخارات
آب گرم کی اوسے پہونچے یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیرون سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد
کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام مین داخل کرکے پسینا نکالا جاے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی
چاہیے **تریاق جید** خاص ایسے لوگونکے واسطے یہ ہے زراوند طویل حنطیانا حب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افسنتین سنبل ہر ایک
صفر فاشرا سب کو شہد ملا کر معجون کرین **دوسرا تریاق** بھی جید ہے تخم سداب بری کمون حبشی تخم حندقوقی ہر واحد سے
بقدر ایک اکسوثافن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جسمین سرکہ بالزوجت ہو جاوے سب ادویہ کو جمع کرین اور مقدار شربت کی
ایک درہمی ہے اوس سے زیادہ خطرناک ہی بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹے کے نصف درہمی پھر دینا چاہیے
تریاق دیگر یہ بھی جید ہے ثوم اور جوز ایک ایک جز برگ سداب یابس اور حلتیت اور مر کی ہر واحد نصف جز
انجیر مین معجون کرین اوسے دھوکر مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کے **تریاق جید** جندبادستر فلفل ابیض ہر ایک افیون ہموزن
اسکے قرص طیار کرین مقدار شربت تین ابولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے — ایضا

ریتلا کے کاٹنے مین بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے - ایضاً - برادۂ شیر ... جند بیدستر ... اور شہد ہموزن مین معجون کرین
دواے عسکری اور اوسکے بنانے کی ترکیب بیخ حنظل ... افسنتین ... ورق طرخشقوق یہ سب اجزا برابر لیکر طیار کرین مقدار
شربت لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے جملہ مشروبات منجملہ ادویہ مشروبہ کے
حلتیت ہے - ایضاً فاشرا اور قردمانا بوزن ایکدرہم ہمراہ شراب کے اور سعد یعنے ناگرموتھہ اور حب الآس اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم
حماض بری اور طرخشقوق اور کاسنی سکبینج یہ سب ادویہ پلاتے ہین اور طلا کرنے مین مفید ہین اور قونج بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیرۂ
خر کے پلاتے ہین وہ بھی مفید ہے اہل عرب کژدم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیسکر پلاتے ہین اوس سے بھی نفع ہوتا ہے ایک قوم نے
تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کندست کے بھی زیادہ نافع ہے - اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان سبز جب روغن گاو مین
کوٹ کر اور چھان کر ملاتے ہین اور اوس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نوشادر کے استعمال کرین بہت نافع ہوگی اور جو مولی خواہ بادروج
کھا چکا ہے اوسے عقرب سے ضرر نہ پہونچیگا جرادہ جسکے بال و پر نہین ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اوسکا نام خرکوک ہے جب سوکھا کر ہمراہ
شراب کے پلاتے ہین وہ بھی نافع ہے - ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اوسنے افیون اور بزر البنج ہموزن شہد ملاکر کھلائی اور نفع
ہوا بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہے خاریقون کی منفعت عجیب ہے - ثمرہ خنثی اور اوسکی
کونپل اور حب الغار خصوصاً اور تخم خندقوقی اور برگ ترب اور کافح حرا یعنے انار پختہ بھی شرباً نافع ہے - ایضاً زراوند گاوچی بیخ جاوشیر
بزر حرمل اجزا ہموزن لیکر مقدار شربت دو درخمی ہمراہ شراب کے استعمال کرین - ایضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جزو فلفل نصف جزو
محروث یعنی ربع جزو اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے - ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد مین معجون کرکے مقدار شربت
دو درہم ہمراہ شراب کے - ایضاً - مرمکی جاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جزو ان سب سے اقراص طیار کرین - ایضاً - قشور بیخ زراوند طویل
عاقرقرحا بر واحد ایک جزو بقدر واجب ان اجزا سے استعمال کرین بعض اطبا نے کہا ہے کہ دردی شراب چھ جزو کبریت زرد
آٹھ جزو تخم سداب تین جزو جند بیدستر تخم حرجیر بر واحد سے دو درہم دریائی کچھوے کے خون مین یکجا کرین اور ملاتے اور ایک درہم
پانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کرین **اطلیہ اور اضمدہ کا بیان** خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت
عقرب کی بوجہ مشاکلت کے ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے - ایضاً - ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ بچھو کی
دُم سی ہوتی ہے اوسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اوسکی یہ بھی خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت مین کسی مقام پر بدن کے اوسکا ضماد کرین خدر اور سن پیدا
کرتی ہے اور جسقدر خون اوس مقام پر ہے اوسے مردہ اور بحس کر دیتی ہے جیسا بعض یہودی گمان کیا ہے - اور چوہے کا پیٹ پھاڑ
کے بچھو کے مقام لسع پر رکھین باجماع سمیت مفید ہوگا یعنے تمام زہر کو ایک ہی جگہہ کھینچ لیتا ہے اور پھیلنے نہین دیتا اوراسیطرح مینڈک کا
بھی حال ہے اور ہمنے خود تجربہ کرکے دریافت کیا ہے کہ طلاے مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد مین سکون پیدا کرتی ہے اسیطرح کچے انجیر
مین جو رطوبت سپید مثل دودھ کے نکلتی ہے اور جند بیدستر اور بلادر بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور نیز
ہمراہ سرکہ کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنے کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ راتینج کے خواہ علک البطم کے ساتھ اور گوشت سمک یا لحم
کا اور لہسن مطبوخ اور گھی گرم گرم ضماد کرنا - ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونون یکجا کرکے ہمراہ نمک کے - ایضاً دقیق شعیر عصارۂ
سداب کے ہمراہ خواہ اوسکا جوشاندہ - ایضاً جنگلی بھوسی اور پیچال کبوتر کو پختہ کرکے ضماد کرنا بادروج بھی اطلیہ نافعہ سے ہے کہ فی الحال

مسکن درجع ہوتی ہی اسیطرح بیخ حنظل اور بیخ کاسنی اور طرخشقوق اور حاما ہمراہ بادروج کے طلاء جید ہے اور خشک مرزنجوش بھی نافع ہے
ملح البول بھی ایسی دوا ہی کہ اوسکے بعد کوئی دوا نافع نہین ہے ایک یہ بھی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھونے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ مین
گرم کرکے اوسپر سرکہ ڈالین اور جو دھوان اوٹھے اوسے مقام لسع تک پہونچائین منجملہ نطولات خاص کے یہ ہے کہ طبیخ سنالا اور طبیخ بابونگ
اور طبیخ بالونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریای شور گرم کرکے اوسکا نطول بھی مفید ہے عصارہ خندقوقی خواہ اوسکا طبیخ بھی عجیب النفع ہی
اور لفظ ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت مین خشخاش پکا کر اگر مقام لسع پر ٹپکائین زیادہ مفید ہوتا ہی عجیب النفع ہی

فصل بیانمین عقرب جرارہ کے یہ اقسام جرارہ مثل اون چیونٹیون کے ہوتے ہین جو انجدان مین ہوتے ہین اور باجنابت ہوتے ہین دم
انکی کھچی ہوتی اور زہر انکے تیز اور اکثر گروہ پرخواہ لشکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہی اور مقام اوسکے نیش کے جسمین ہے اور معدن انجدان مین بھی
پیدا ہوتا ہی جسوقت ڈستا ہی فوراً کچھ اثر ظاہر نہین ہوتا ہی بلکہ دوسرے دن خواہ اوسکے بعد اوسکا زہر اثر کرتا ہی اسیطرح کہ اوسپر کرب ظاہر ہوتا ہے
اور لون مین تغیر پیدا ہوتا ہی اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہی اور زبان سوج جاتی ہے اور مقام لسع پر قرحہ پڑجاتا ہی خون کا پیشاب کرتا ہے
اور کبھی طبیعت مین حبس ہوتا ہے اور کبھی بجام کار اوسکا ہلاکت کیطرف ہوتا ہی اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا
مین نمودار ہوتی ہی اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس دھوکے سے اوسکے علاج مین سستی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اسکا زہر بتدریج
ردی اور برا ہوتا ہی علاج بعد علاج عام اور مشترک کے افضل معالجہ یہ ہے کہ موضع لسع کو داغ دین اور شربت مین سے آب کاہو
تلخ اور طرخشقوق اور ماء الشعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت جگر مین شدت ہو اوسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہی کہ سویق تفاح
آب سرد کے ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جبدہ پانی کے ہمراہ پلائین وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوا جید ہے جیسا لوگ کہتے
ہین اور تریاق عسکری بھی اسکی دوای جید ہے نسخہ تریاق عسکری کا یہ ہے کہ حنطیانا افسنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق یابس
سب کو ہموزن پیسین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرا تریاق انہین لوگونکے واسطے طرخشقوق یابس اور برگ تفاح ترش
کشنیز سب اجزا ہموزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کرین اور بقدر تین کفدست کے مقدار شربت ہی اگر التہاب مین شدت زیادہ ہوگی
آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات سرد فواکہ کے ہین اونکے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا شراب
تفاح شامی اوسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح اور دوغ ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب مین شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ برف کے
کے جو سرد کر لیا ہو اور اگر طبیعت مین احتباس پیدا ہو حقنہ کرین اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور جو علاج خاص بول الدم
کا ہی کرنا چاہیے اور اگر زبان مین ورم پیدا ہو اوس رگ کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائین اور
اگر مقام لدغ مین آکلہ پیدا ہو دوای حاد سے اوسے دفع کرین اور اوسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ کو طلا کرین اور قرحہ خبیثہ کا
علاج جو مذکور ہو چکا ہے اوس سے علاج کرین **بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا** رتیلات کے
اقسام ارباب تجربہ اور احتیاط نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہین پھر تفصیل مین ہر ایک صنف کو اور صفات مین اونکی عبارات
مختلف ہوئی ہین بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہے کہ پہلی صنف اوسکی جسکا نام راغیون ہے مدور الشکل ہوتی ہی اور عناب رنگ
اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہین جو سرخ مائل بسیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم جسم مین جوڑی زیادہ ہوتی ہی پہلی
قسم سے جسکو ہمنے مدور الشکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہین اونمین گرہین سی ہوتی ہین اور منہ پر

اوسکی تین [illegible] تیسری قسم مورمیفسون ہے [illegible]
جسکا نام [illegible] اور اوسکے بدن کو چھوٹے اجسام اوپر سرخ رنگ [illegible]
بروقت اوسکے ظاہر ہونے کے [illegible] اسکا سا بدن اور سر سخت [illegible] صلابت ہوتی ہے [illegible]
ہوتے ہین وہی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے - پانچوین قسم سقولیقون اوسکا جسم طویل اور [illegible] ہوتا ہے [illegible]
نقطہ ہای چند [illegible] سر اور گرد [illegible] کے قریب چھٹی قسم قرانوبطیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل [illegible] سے کچھ اوسکی
گردن کے نیچے ہوتا [illegible] جسقدر اقسام رتیلات کی سب بیان کیے ہین سبکے اعراض [illegible] ہین اور دونون [illegible]
کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سوا اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ رتیلا ایک قسم [illegible]
مشابہ اوس عنکبوت کی جسکا نام عنبیہ ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنے جس مکڑی کو مکھی شکار کرتی ہے اور [illegible] مشابہ رتیلا ہے - پھر یہ بھی کہا
ہے کہ اقسام رتیلات کی بہت ہین اور بنا بر قول جالینوس کی اقسام رتیلا کے بارہ ہین سب سے [illegible] ہے جو سفرنی کہلاتی ہے اونہین
اقسام مین سے سرخ رنگ ہے گویا کہ گول مکڑی کی ایسی ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے سیاہ رنگ دغانی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہے
اور اونہین اقسام مین سے رقطا ہے اور اونہین اقسام مین سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور [illegible] اوسکا چھوٹا اور
اونہین اقسام مین سے کوکبہ ہے اور اوسکی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اوسپر نمایان براق ہوتی ہین اور اونہین اقسام مین سے زرد رنگ
اور ایسی ہوتی ہین کہ خطوط زرد پیلی اوسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتی ہین - اور اونہین اقسام مین سے عنبیہ ہے جو اوسی نام سے خاص
ہے اوسکا مونہہ اوسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہے اور اوسکے پاون چھوٹے چھوٹے پیچھے کیطرف پھیرے ہوئے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی
ہے دونون پیر فقرات ور دیکر تن جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت مونہہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی
گذر چکی ہے اوس سے زیادہ الطف ہوتی ہے اونہین اقسام مین سے ایک قسم نملیہ بھی ہے مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی
ہے اور پشت اوسکی سپید ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اوسکے بدن پر ہوتے ہین اونہین اقسام مین سے زرحیہ
اور اونہین اقسام مین سے زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کر کے اسی شخص نے ہر قسم کے
اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور اونہین اقسام مین سے کرسنیہ ہے اوسکا نام کرسنیہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا
مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے مونہہ اوسکا چھوٹا پیٹ اوسکا اشقر اور قوایم ارچہ سپید رنگ اور پھولی پھالی زیادہ اور
مصریہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اوسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اوسکا بڑا ہوتا ہے اور اوس مکھی سے مشابہ
ہوتی ہے جو چراغ کی گرد اوڑتی پھرتی ہے شب کو رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین اونکا بیان
اجمالی اور تفصیلی یہ ہے - جالینوس نے کہا ہے کہ رتیلا کا ڈنک اسقدر اندر جسم کے نہین سرایت کرتا جیسا بچھو کا کہ اگلتا ہے اسیوجہ سے
پسینا اسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہی اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہے کہ رتیلات کی کل چھ
قسمین ہین اور اون چھ قسمونکو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا ہے چنانچہ اوپر اونکا بیان ابھی ہو چکا ہے وہ سب قسمین اس بات مین متفق
ہین کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام کمتر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مایل کا اوسمین
کھجلی زیادہ اوٹھتی ہے اور جو مقام اوسکے گرد اور قریب کا ہے اوسمین بھی کھجلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک

پہونچتا ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ نہ تو اور بلندی ورم میں زیادہ نہیں ہوتی اور نہ اسقدر التہاب اور سوزش ہوتی ہے اور
اول قسم جسنے چند قسمیں بیان کی ہیں اوسکا قول یہ ہے کہ اعضای عصبیہ اور ہڈیوں میں سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ یعنے ہر وقت
زانو اور بطن اور پشت اور ہتھیلیاں ہاتھ پاؤن کی سرد رہتی ہیں اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اوسوقت رعشہ اور
تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع میں شدید اور بے چین کرنیوالا پیدا ہوتا ہے اور سہر یعنے
بیداری مفرط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایاں ہوتی ہے آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے عادت سے زیادہ اونمیں رطوبت پیدا
ہو آنسو قطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہیں اسفل بطن خصوصاً پیڑو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہیں ہے
اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ مائیہ کا دفع شروع کرتی ہے اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے۔ کبھی اسی مادہ میں
ایک چیز مشابہ مکڑی کے جالہ کے برآمد ہوتی ہے اور دونوں چڈھوں میں اور انثیین میں انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل میں
تقبض اسی طرحکا پیدا ہوتا ہے جس طرح تشنج میں ہوتا ہے اور برابر انبساط اونمیں نہیں ہو سکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور متلی
بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا برآمد ہوتا ہے اور کبھی دردسر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والوں کے سر میں ہوتا ہے اور
اطبا نے علامات میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن میں گرانی اور بول میں حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ احتباس البول
بھی اور کبھی باہم پیشاب میں ایک شئ مثل عنکبوت کی برآمد ہوتی ہے اور قضیب اور عانہ اور رکبہ میں تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور
اسیطرح معدہ میں بھی اور زبان میں انکسار اور بستگی اور جماع میں شدت پیدا ہوتی پھر اول حکیم جسنے چھ قسمیں کی ہیں وہ کہتا ہے کہ چھٹی
قسم قرالبطیس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ میں اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ جالینوس
وغیرہ نے جو تفصیل ذکر کی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حمرا یعنے سرخ رنگ کی کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا ہے جسمیں سکون بہت
جلد پیدا ہوتا ہے اور سوداء اور رقشا کی کاٹنے سے وجع شدید اور پھریری اور سردی اور رعشہ اور رانونمیں گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید
قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اوسکے ڈنک سے بھی تھوڑا سا درد مع کھجلی اور مروڑی کے اور استرخای شکم اور اختلاف بطن بھی
عارض ہوتا ہے اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھریری اور خدر اور گرانی سر اور استرخای بدن عارض ہوتا ہے اور
عنبیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربت میں اور برودت بدن میں اور اقشعرار اور انعاظ اور کزاز اور عرق سیال
وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور میں تمام بدن میں پیٹ میں ورم اور قضیب تو تر یعنے سیدھا کھڑا رہنا اور نعوظ اور ایک شے بدون
ارادہ کے قضیب کیطرف سے نکلتی ہے اور بول میں کدورت پیدا ہوتی ہے۔ اور دو سیاہ قسم جو دخانی رنگ کی ہے بڑی خبیث ہے
اوسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہچکی متواتر نے ہوتی ہے اور دوار اور کھانسی بہیم اور تھکاوٹ اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد ہلاکت
عارض ہوتی ہے اور زنبور رنگ جو پھولا پھیلا ہے اوسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا
ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگوں نے عنبیہ کے کاٹنے میں چند اعراض اور بھی لکھے ہیں کہ انعاظ اور سکون انعاظ قضیب
کا اور آواز کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چنداں
معتبر نہیں ہے کہ ہم اوسکی رعایت کریں غلیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اوسمیں کم ہوتا ہے۔ اور خزوجیہ سے تمام بدن میں
آبلہ پڑ جاتے ہیں اور زبان میں ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع میں اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف

دونون زانو مین پیدا ہوتا ہے کرسنہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عنبیہ کے بیان ہو چکے
لیکن عنبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہین مضرّت کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اوسکے بعد موت عارض
ہوتی ہے علاج انکا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جاے یعنے جذب اور قبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع ماؤف پر
آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب مین مذکور ہین اور حمام اور آبزن سے بہت جلد سکون انکے اعراض
مین ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے اسلیے کہ یہ لوگ ادھر آبزن مین بیٹھینگے اور درد مین سکون پیدا ہوا اور ادھر آبزن سے باہر نکلے اور پھر درد
پیدا ہوا لہذا واجب ہے کہ ہر ساعت حمام کرائے جائین تریاق جدید رتیلا اور تنین بحری اور سانپونکی اکثر اقسام کو مفید ہے ۔ کہتے
ہین کہ سموریا اور طرعون کے کاٹنے مین یہ دوا پلانی چاہیے فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمانگونی ناردین عاقرقرحا دوقو خربق
سیاہ زیرہ حبشی ورق نیلوبہ اونیطرون انار کی گھنیان پنیر مایہ خرگوش دارچینی سرطان نہری میعہ عصارۂ خشخاش حب بلسان واحد
ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبر مین گوندھ کر قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درخمی ہے اور وہی اوسکی مقدار شربت بھی
ہے کہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین ۔ اور بعض نسخو نمین اصل السوس ابیض اور دونون لکڑیان بلسان کی اور تخم خندقوقی اور جوز اسرو
اور تخم کرفس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کی حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت ذلب اور اوسی کے چھلکے اور تخم حندقوقی اور
نخود سیاہ خصوصا بری یعنے جنگلی چنا حب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم قیسوم تخم شبت زراوند ثمرۃ الطرفا عصارۂ حی العالم
کا ہوی بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤن سے دو مثقال ہے جسے چاہے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جس شراب مین
جوزالسرو خصوصاً دارچینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربای سرطانات اور شوربای مرغابی جوشاندہ بیخ ہلیون ہمراہ شراب کے عمدہ
مشروبات مین سے مرکب کرکے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین تریاق
مجرب اسیواسطے ہے کلونجی دس درہم دوقو کمون ہر واحد پانچ درہم ابہل جوزالسرو ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرکے مقدار شربت
بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ مین سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب مین ملاکر اور نمک
اور قلقدیس ورق سفنج سرکہ مین ڈبو کر اور پھر نچوڑین اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور برگ بالم اور گندنا اور عصا الراعی
اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے ضماد انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ مین ملاکر بعد دھونے زخم کے استعمال کرین اور زخم کو پانی اور
نمک سے دھو ڈالنا چاہیے ۔ نطولات جو مفید ہین منجملہ اونکے آب دریای شور ہے گرم کرکے اور طبیخ حرشف اور طبیخ جوزالسرو بھی مفید ہے

یشب کا بیان اور علاج اوسکا یہ جانور بڑی مکڑی کی ہمصورت ہوتا ہے چار ون قوائم اسکے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے ہین کہتے ہین
جسے یہ کاٹتا ہے اوسے درد معدہ اور قے اور حصر البول اور عسر براز عارض ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہونچ جاے پھر قاتل ہوتا ہے اور اوس شخص کو
بچنے کی امید نہین ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس قسم مصری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی حیوان
ہے جو باب رتیلا مین مذکور ہو چکا ہے یا کوئی اور شے ہے علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے **عنکبوت کا بیان اور اوسکے علاج** عنکبوت
جس شخص کو کاٹے اوسکے شکم مین ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور قشعریرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور علاج اسکا
مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانی سے بھی اونکو نفع پورا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اوسکا استعمال چلا جاے اور حمام
مین شراب پلا کر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سعد کوفی بھی اوسمین

شریک ہو دو حیوان غیر معلوم ایسے ہین کہ بعض اہل علم نے اونکا ذکر کیا ہے اسطرحپر کہ وہ دونون بھی اونہین حیوانات کے اقسام مین سے ہین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنے زہردار حیوان ہین مگر مجھو ان دونون کا حال کچھ بھی دریافت نہین اور نہ مین اس امر سے آگاہ ہون کہ یہ دونون مذکورہ حیوانات کی اقسام مین داخل ہین یا نہین اور انمین اور گذشتہ حیوانات مین کچھ فرق ہے یا نہین وہ فرشتے چار جبڑونکا حیوان اوسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو چوڑا ہوتا ہے کہ اوسکے پاون سپید اور سر پر اوسکے دو بلندی بصورت چوٹی کی ایک تو مقدم سر کے اوترتی ہے سیدھی اور دوسری اس چوٹے سے عرض مین تقاطع کرتی ہے اور اسی تقاطع کیوجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اسکے دو مونہہ ہین اور چار جبڑے ہین اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونون چوٹی کے اوسکی سر پر دو خط ہوتے ہین اور اونکی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو مونہہ اور چار جبڑے رکھتا ہے اور دونون قسم کے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہین اور درد شدید اور سپید ہو جانا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کی رنگ کی سپیدی اور پلپلا ہونا چہرہ اور سر کا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے **علاج** اسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا کے علاج مین جتنی ادویہ مفید ہین اونمین سے چار دوائونکو اس سے زیادہ خصوصیت ہے حبق اور بیخ جاوشیر اور حندقوقی اور قیصوم **ایک اور حیوان ہے جسکا نام موعزتنیا ہے** اس کا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وجع شدید اور حمرت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گزند مین مبتلا ہوا اوسے ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور کمون بری اور ورق جوز اور ثوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے **قملۃ النسر کا بیان** جسکا نام فارسی مین تشش وال اور صمو کی یونانی مین اور طعانوس بھی کہتے ہین یہ بھی مثل جون کی ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قردان ۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہین آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ ادھر کاٹا اودھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہین اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپڑے اور دانتونکی جڑ سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہین رہتی ہے **علاج** اسکا تو وہی ہے جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے بچا یا جاوے اوسپر فادزہر کو طلا کرین اور عصارہ کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کرین اور پلانے مین شیر دوشیدہ لبن ماعز اور مسکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ اور اوسی کا عصارہ اور اسبغول اور لعاب اسبغول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ طیوح **اور حراذین کا بیان** اس جانور کے پانون بڑے بڑے ہوتے ہین اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہین جو قملۃ النسر کی فصل مین بیان ہوئے **زنابیر کا بیان** زنبور ہندی مین بھڑ کو کہتے ہین اسمین تسخین اور گرمی شہد کی مکھی سے زیادہ ہوتی ہے اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہین یعنے اونکے سر کے گرد سیاہ دوائر سے ہوتے ہین یہ قسم مہلک ہے اور جس زنبور کی گرہیان زیادہ ہون کسی قسم کی کیون نہو وہ سب سے زیادہ قاتل ہوتی ہے اور جسے کبھی نوبت تشنج کی پہونچتی ہے اور کبھی دونون زانو مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ جس مقام پر اوسنے کاٹا ہو اوسے بطور معلوم خوب سا چوسین اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کی زیادہ پیدا ہون تو ایک درہم تخم مرزنجوش پلاوین

کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد مین بھی سکون پیدا ہوگا۔ یا تین کف سے عوسج خشک کا استعمال کرین جو
عصارات سی تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہین اونکا بھی استعمال کرنا اسیوقت مین بہت مفید ہے۔ بھی آب
کا شیاف دینا بھی مفید ہوتا ہے طلا دیباذی بھی اسمین کرنا چاہیے اور اگر [illegible] اور شیاذی کو ملاکر طلا کرین عجیب النفع ہے
اور اسکا نفع بالخاصیہ ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور چولائی اور ککڑی خشک ورکیند سائیدہ بھی مفید ہے اور انجیر خشک کا
ورو اور سرکہ اور گل خوشبو جسے طین الحر کہتے ہین اور آب انگور اسیطرح ادھہ گاذ کا خصوصا سرکہ کے ساتھہ لگانا اسیطرح برگ تمام اور ورق عفا
تازہ اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے۔ پارچہ کتان کو سرد پانی مین ڈبوکر مقام گزیدہ پر رکھین اور
اوسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کرین۔ اسیطرح طحلب یعنے کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے۔ اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی ہے
بنا بر قول بعض اطبا کی اوسکی تکمید پانی اور نمک کی ہمراہ مفید ہے۔ درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہے۔ دیوارون پر جو لونا ہوتا ہے
مثل شورہ کے اوسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا کبھی ان چند پانیون سے اور ملافات سے اقسام اقسام کے نطول بنائی جاتی ہین اسکا
بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگہہ کو گرم چیز مین رکھین اور ایک گھنٹہ تک رہنے دین اور یکبارگی اوسے ایسے پانی مین داخل کرین جسمین
سرکہ ملا ہوا ہو فوراً درد مین سکون پیدا ہوتا ہے۔ مکھی کی مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فوراً سکون درد پیدا کرتی ہے

فصل بیان زہر نحل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہے ہان اسکا ابرہ یعنے ڈنگ کبھی مقام گزیدہ مین رہ جاتا ہے اوسکو
نکالنے کی تدبیر ابرہ زنابیر کی سی ہے

فصل اوڑنے والی چیونٹی کے بیانمین اور ایک شی جو اوسی کے مشابہ ہے اور اوسکا حال
قریب بہ حال نحل کے ہے بلکہ اوس سے اسلم ہے یعنے ایذا کم دیتی ہے۔ مین کہتا ہون کہ منجملہ اون پرندون کے جو کہ نیش اور ڈنک
رکھتی ہین ایک وہ بھی شی ہے جو مشابہ پردار چیونٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جثہ مین اوس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے بھونرے کی برابر ہوتی ہے
مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہے ہان موٹی اوتنی نہین ہے اور اسکے پاؤن زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے
پاؤن سے بڑی اور بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اوسمین بہت سی دروازے ہوتی ہین زرد زرد اور تجویز اسکے لیے ہے وہ چھوٹی ہے اور اسکا
چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے بچے دیتی ہے اور جب اپنے آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کی چلتی ہے جیسے یعنی
اسکے پر نوپچ والے ہین اوسکے بعد اوڑنے لگتی ہے۔ میری رائے مین اوسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا

فصل سام ابرص و عظایہ کے بیان مین جب کسیکو یہ دونون کاٹتی ہین تو انکے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت
اوس جگہہ رہجاتے ہین جب اون دانتون مین سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اوس مقام پر درد رہتا ہے اور بڑھتا ہے اور کھجلاتا ہے تا اینکہ [illegible]
سے صاف ہوے اون دانتون کو نکال نہ دین پس ریشم وغیرہ سے اون دانتون کو لیکر الگ جھاڑ دے اوسیوقت درد مین سکون پیدا ہوجاتا
ہے اور کبھی اون دانتون کو روغن اور راکھہ سے چھوڑاتے ہین اور بعد ازان اوسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہے
کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر درد مین زیادتی ہو تریاق ریتلا کا استعمال کرین

فصل اربعہ و اربعون کے بیانمین اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہین بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اوسکے ہر ایک
طرف جسم کے بائیس پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہے یعنے پیٹھہ کی طرف گھوما ہوتا ہے
اور بعض لوگ اسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک رہتا ہے

مجفف زیادہ ہوتی ہے کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مثل ہے یبوست کردیتے ہیں لہذا عفونت جو لازمہ کہ رطوبت ہے پیدا نہیں ہونی پاتی خصوصاً جبکہ خون اپنے اصلی جوہر اور ذاتی حالت میں زیادہ حار نہ ہو۔ کبھی ایک مسہ بڑا سا پیدا ہوتا ہے اور یہی بڑا ثولول سبب استحالہ کا اوس بخار کی طرف اپنے مادہ کے ہوتا ہے اور اپنی شکل کی طرف اوس غذا کو مستحیل کرلیتا ہے جو بذریعہ بخار کے اوس عضو میں آتی ہے جہان وہ ثولول پیدا ہوا ہے پس اس غذائے استحالہ شدہ میں یبس اور برودت پیدا ہوتی ہے اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہوگیا لہذا ثالیل بھی بکثرت پیدا ہوتی ہیں جب وہ بڑا مسہ اوکھیڑکر پھینک دیا جاوے یا کسی اور تدبیر سے فنا کردیا جاوے وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہیں۔ جو بڑے بڑے مسے ہوں اور اونکے سرے اور نوکیں جیسے کیلوں اور میخوں کے سرے ہوتے ہیں ایسی ہوں اور جڑیں اونکی باریک او رپتلی ہوں اون مسوں کا نام مسامیر ہے اور جو مسے طولانی اور پیچدار ہوں یا کسی طرف جھکے ہوے ہوں اونکا نام قرون ہے۔ بعض قسم ثالیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہے اگرچہ واجب ہے کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام سے متمیز کرلیں اور جب وسکاندہ اور ریکم وغیرہ شگافتہ ہوکر برامد ہوچاہیے کہ اور زیادہ شگاف دیکر اوسے نکال ڈالیں اور باقی نہ رہنے دیں **علاج** بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا کے یہ تو امر لابدی اور ضروری ہے اگر مرض میں زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گذر جاے۔ اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی یا اور تدابیر جو کہ بیان ہوچکیں۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمیں تلخی اور قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثالیل کے واسطے جیسی مالش مسوں کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا طبیخ حنظہ جو صاف کرکے تین روز تک نتھر جانے کی غرض سے چھوڑ دیا جاے اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے **الضاً** بورق الکبر او ریجو زالسرو اور زیتون خام اور جوزمانج بھی جید ہے اور تازہ برگ آس ثولول خفیف اور قوی دونوں کے واسطے اور جوز تر کے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب بانیکہ اسکو لگانے سے ایذا بھی کم ہوتی ہے بڑی ثولول میں لگانے کے لائق ہے اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہاے غرب کی اور اوسکی راکھ سرکۂ شراب کے ہمراہ۔ اور یہ جید بالغ النفع میں سے یہ بھی ہے کہ حرمل اور حنا کو باریک کریں اور منخل میں چھان کر آب سرو کے ہمراہ استعمال کریں بطور ضماد۔ قوی ثالیل کے واسطے چونہ اور ہرتال اور بجی سے طلا طیار کریں خصوصاً اگر پسا کشتہ اور علی الخصوص خاکستر بلوط اور زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور یلبوس کو سینہ کے فضلہ کے ساتھ **الضاً** خرس ہمراہ زنیخ کے **الضاً** عسل بلادر مسہ کے اوکھیڑ ڈالنے میں قوی علاج ہے اور شیر یتوع یعنے درخت شیر دار جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ کا اگر مکرر اوسپر لگایا جاے وہ بھی گرادیتا ہے سجو دمعہ یعنے پانی درخت انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہے اور کبھی بہت اچھی طرح اسکو گرادیتا ہے۔ کلونجی کو پیشاب میں پیسکر لگاوین عجیب الاثر ہے اور تلخہ مرغ بھی اسیطرح۔ اور حلتیت اور مرہم حاد جس سے دبیلات شگافتہ ہوجاتے ہیں اور وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے **ترکیب معتدل** پوست جوز تر اور زجاج اور چونہ جو زندہ ہو ہر واحد کوٹ کر چھان ڈالیں اور مسہ پر رکھیں **الضاً** زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچ درہم شحم حنظل چھ درہم نوشادر چار درہم بجی اور ہرتال ہر واحد آٹھ درہم تلخہ گاو چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کوٹ کر آب صابون کی ہمراہ اوسپر طلا کریں۔ منجملہ معالجات ثالیل کے یہ بھی ہے کہ اوسے موچنے وغیرہ سے اوکھاڑ ڈالیں کبھی پرون کچ چونگی یا چاندی اور لوہے کی باریک باریک نل ایسے کہ مسوں کی مقدار اونمیں سما جاے مگر بدشواری کہ پھر از خود اوسکا نکل آنا دشوار ہو اور بالڑھ

اون ثلیون کی تیز اور شکل اونکی مونھہ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو یعنے پورا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اوسکے اندر
لین اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دبائین کہ وہان سے کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجاے۔ یا موچنے اور سنسی سے
مسے کو کھینچین کہ اوسکی جڑ کچھ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑ مین گڑودین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اوسپر روغن زرد
لگاوین ۔ ایضاً جب کوئی دواے حاد اوسپر لگائی جاے بعد اوسکے بھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرتی ہو
اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کرین اوسکے بعد اوسی دوا کو لگائین تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جاے کبھی اس ترکیب سے
بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اوسکے گردا گرد کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کر دیتے ہین اور وہ آلہ مقعرہ یعنے گہرا
ہوتا ہے (جیسے گولا بنانے کی رکھانی جو نجارون کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کا رندام اور اوسکے بعد اوسی مسہ پر دواے حاد
لگاتے ہین۔ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا مگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے نپاے بعد ازان
مقام مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جاتا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسہ سے باقی
رہ گیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا **فصل قرون کے بیان مین** قرن سینگ کو کہتے ہین اور یہان مراد اون
زوائدیون سے ہے جو اطراف پر مفاصل کے ایک شی مثل ناخون کے کثیف اور سخت بڑھ جاتی ہے کثرت عمل اور محنت مشقت کرنے سے
جیسے ورزش کرنے والون کے محاورہ مین گٹھے پڑجانا بولتے ہین علاج اونکا یہ ہے کہ جسقدر اونمین سے مردار ہو جاے کہ خشکی یعنے خواہ
کھینچنے سے کچھ اوسمین ایذا نہو اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین مذکور
ہوچکین استعمال کرین تا اینکہ وہ سب گر جاے بعد اوسکے روغن زرد لگائین **فصل شقوق کے بیان مین** جلد کا پھٹ جانا
اور ہونٹھون کا اور اطراف بدن کا ان سبکا سبب یبوست اور خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی
حرارت اخلاط کسی مادہ حاد کو جو مجفف ہے اور تیز بھی ہے بطرف موضع خاص کے پھینکتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے
خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہوای گرم جیسی لوان ایسی چلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس سے تکثیف
پیدا ہو اوسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہے ہوا سے اوس زمین مین
خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین پر سایہ درخت اور گیاہ کھلی ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنیکیواسطے
اوسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً بسبب آبہای قابضہ کے اور وہ پانی جنمین قوت شب اور پھٹکری کی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے
خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہائین اور برخلاف اور بالضد ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہین جسمین قوت کبریتی ہو یا وہ پانی جسمین قوت
قیر یعنے رال کی ہو ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور خواست کے پانی سے اس خاصیت
مین اچھی طرح تجربہ کر کے دریافت کیا ہے **علاج** عموماً شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر
یبس مزاج اسکا باعث ہو تو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور اوہان مرطبہ کا شربا استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کنجد مقشر ایک اوقیہ تک
مع روغن آب مکو سبز کے ہمراہ یا نقیع زبیب شیرین کو چند روز پے در پے اسیطرح سرطانات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ مدہین
کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اوسکے لیے اقاقیا بہت مفید ہے ایضاً طبیخ شلجم اور خود شلجم اور برگ چقندر
اور کاوسی کا جوشاندہ خصوصاً قیروطی جو برگ چقندر اور معروف چربیون سے طیار ہوئی ہو یا مخ حیوانات چند سے بنائے جائین اور

زفت رطب اور قطران اوسمین داخل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہے قیروطی ہای بارد و رطب جو عصارات باردہ رطبہ سے بنائے
جائین اونکا استعمال کرین اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا **ہونٹھ پھٹ جانے کا**
علاج سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد مین گھس جائے اور ہونٹھ کو خشک کر دے کہ تری
اوسکی خالی رہے یا برودت زائد پہونچے یا حرارت خارجی خواہ مزاج یا یبس کے سبب سے شقوق ہونٹھون مین پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا ہے
پہلے ایسی تدبیر جو مانع شقوق ہو یہ ہے کہ قبل ازینکہ خشکی زائد ہونٹھ مین پیدا ہو اور بسبب شقوق اسباب مذکورہ مین سے اپنا اثر ظاہر
کرے ۔ قیروطی اور شحوم اور مخوخ اور روغن گل ہمراہ زوفای تر و تازہ کے استعمال کرین اور یہ ادویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کے استعمال
کرین تب بھی اکثر زوال شقوق ہو جاتا ہے ۔ پوستہای سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یانی کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ لہسن
اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی اونکے شقوق کو روک دیتا ہے ۔ جب شقوق پیدا
ہو جائے اونکے لیے دوای جید یہ ہے اروی شراب کو بریان کرکے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد
لگائین یا مازوی خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہو جائے صمغ البطم کو آگ پر گلا کر سحیق مذکور کو ملائین اور استعمال کرین ۔
یہ بھی کہتے ہین کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھاہا روئی کا تیل مین ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھون کی ترقید کو نافع
اور بہت مفید ہے اگر ترقیدہ ہو گئے ہون **پاؤن کا پھٹ جانا** کبھی بسبب بخرہ ردیہ کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب یبس
اور خشکی اور تشنف جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات پاؤن پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اوسکا تحمل دشوار
ہوتا ہے **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کرین کہ آب گرم مین پاؤن کو رکھین اور تمریخ ادہان اور
چربیون کی کرتے ہین خصوصاً روغن بید انجیر اور روغن اکارع اور روغن حلبی بدرجہ غایت مفید ہے جو چربیان گائے اور بھیڑ کی چربی اور
حرام مغز جسمین تھوڑا سا موم ملایا جائے کہ یہ بھی نافع ہے ۔ اور الیہ یعنی چدھے کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شے ٹپکتی
ہے وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے ۔ مہندی بالخصوص جو شاندہ حرمل کے پانی مین پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر
یہ ادویہ مفید نہون اور ادویہ مغریہ ملانے کی جنمین قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑے جیسے کہ بعد استحمام کے اسیطرح معالجہ
کرتے ہین تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤن آب گرم مین رکھتے ہین پس ایسی دواؤن مین کثیرا جو خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جانے
عجیب النفع ہے ایضاً موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو یکجا کرکے ملغمہ کرنے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے
ایضاً قطران ہمراہ طحینہ یعنے پیسی ہوئی سمسم کے زیادہ مفید ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہای مناسبہ کے اور شحوم مذکورہ
نافع ہے ایضاً سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہے مگر ہاتھون کے پھٹ جانے مین یہ دوا بہت جلد
مفید ہوتی ہے ایضاً پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت مین پختہ کرین اور علک البطم اوسمین گھول دین اور ہاتھون کے
پھٹ جانے مین استعمال کرین ایضاً بید انجیر کا مغز تھوڑے سے پانی مین پیسکر ضماد کرین اور بید انجیر کا ثفل بھی شقاق کہنہ
جو متقرح ہو اوسکے لیے نافع ہے ایضاً مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد جملہ ہموزن لیکر بطور قیروطی کے قوام مین
لائین یا سرطان نہری کو شیرج کے ساتھ پختہ کرین ایضاً روغن زیت کا اور بط کی چربی اور علک البطم **ہماری مجرب**
بہت عمدہ یہ دوا ہے کثیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اور اسکے نصف وزن بیخ بسفایج اور کہربا اور کندر کو

بھی پسین اور حلتیت البطم کو بموزن کیترے کے لین اور سب کو روغن بیدانجیر کے ساتھ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ
جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی تدہین کا خوگر ہو وہ سے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہونچیگی **مترجم کی مجرب دوا**
پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جوکوب کرکے پانی مین جوش دین جب خوب
اوسکا اثر پانی مین آجاوے اوسی پانی مین پاؤن کو ڈبودین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال
سے صحت ہوجائیگی مین نے گوالیار کے مقام پر رنگریزون کے پاون کا جو سجی اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج
کیا اور مفید ہوا **فصل ہاتھونکے پھٹ جانے کا بیان** علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پاؤنکے ہے جو خفیف
دوا سے ہو یعنے سخت دوا سے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین نکرنا چاہیے **اونگلیونکی گھائیون کا پھٹ جانا** اسکا
بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفایج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین **فصل تقرح قطاۃ**
یعنے پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج ۔ قطاۃ اور ریڑ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چت لیٹنے سے اور خصوصاً لمبی
بیماری کے سرخ ہوجاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے ۔ لازم ہے کہ جسوقت سے سرخ ہونا
قطاۃ کا شروع ہو اوسی وقت سے چت لیٹنا ترک کردین اور روادع کا استعمال شروع ہوجاوے ۔ اگر مریض کی ایسی حالت
ہوجاوے اوسکے واسطے فرش او بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنے شاخہاے بید کو جدا کرلین ورنہ وہ خود چبھین گی
یا باجرہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ
زخم نہ پڑے اور جب قرحہ پڑ جاوے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین **رائحہ منکرہ کا علاج** بری بو جلد اور مغابن جیسے بیخ
ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوش
اخلاط اوسکے معین ہوتے ہین یعنے جس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت
اور غسل حیض کو نکرنے سے خواہ بدیر غسل کرنا جب کہ بو پھیل چکے اور مینھی کا اکثر کھانا یا اون چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا
جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریفہ بالحسر یعنی تیز مواد کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہین ۔ بخر یعنے گندہ دہنی کی بو بدبو کا علاج
تو امراض فم مین مذکور ہوچکا **جلد کی بدبو کا علاج** جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوتی ہو پہلے بذریعہ
استفراغ مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین جو جید الہضم ہو بنظر
اپنی کیفیت کے و نیز بنظر مقدار اور کمیت کے یعنے غذاے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جاکر خوب
نظافت اور ازالہ چرک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو ۔ نہار مونھ ایسی چیزون کا استعمال کرین
جو عرق اور پسینہ گھٹاتی ہین جیسے سلیخہ اور قلنجہ یعنے پان پرنگ الیضاً کرفس اور حرشف اور لیمون ۔ جو چیز ادرار بول کرتی ہین
خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے
ہے جیسے ہلیون بدبوی جلد کو نقیع مشمش یعنے خوبانی کا جو خوشبودار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین
بدن پر ماء الآس اور جس پانی مین شب یمانی اور میسوس اور طبیخ تمام اور نعنع اور فودنج اور مرزنجوش بھی برگ بید ملا ہو
اسیطرح تمریخ آس کی جو پیسا ہوا ہو اور خصوصاً صندل کی تمریخ اور سعد اور فقاح اذخر قصب الذریرہ اور سرو اور گل سرخ

خاص کر کے اور مرزنجوش ورشا ہسفرم اور شکوفہ برگ اترج اور پوست اترج اور اسکا چھلکا اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہے **ایضاً**
اقراص ورد ہمراہ سک کی **ایضاً** منافس اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مرداسنگ اور توتیا برگ سوسن بھنگری
وغیرہ اور مرکی اور صبر اور روغن آس اور روغن گل **فصل بیان مین صنان کی** اور صنان کا علاج بھی اسی فصل مین مذکور ہوتا ہی
صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگون نے خیال کیا ہے کہ صنان بقیہ سے اوسی منی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس
آدمی کی خلقت ہوئی ہے اسطرح کہ وہ بقیہ زیر بغل کی طرف آگیا اور جلد مین نفوذ کر گیا اور یہ رای قابل اعتماد کے نہین ہے البتہ صنان
کی پیدایش مناسب اور اولی یہ ہے کہ اوس مادہ سے منسوب کیجای جو انسان مین مستحیل بہ منی ہوتا ہے وہی مادہ متحرک ہو کر صنان
بن جاتا ہے - علاج صنان کا بعد تنقیہ کے (بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو) یہ ہے کہ توتیا اور مرداسنگ مربی سے کرین اور اقلیمیا
مغلوۃ اور خاکستر آس سے اور جس پانی مین پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ مین صندل ملا دیتے ہین اور کافور بھی مخلوط
کرتے ہین **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک ور سنبل اور شب اور مرّ اور سافج اور گلسرخ ہر واحد ایکجزو توتیا اور مرداسنگ
سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزو کافور نصف جزو گلاب کی ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین **ایضاً** ورد احمر
اور سک اور سنبل اور سعد اور مرّ اور شب ہر واحد سے دس جزو لیکر قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور نطوخ کے استعمال کرین
فصل صفت ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہو جاے اور گرم مزاجون کے واسطے نافع ہے سعد اور سافج نفاح اذخر
میوہ شامیہ جو بنی زبان کا مشہور ہے ہر واحد دس درہمی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درہمی سعد اور نفاح اذخر
اور سافج کو شراب ریحانی مین تر کرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرلین اور پیسین پھر اوس پر گلسرخ اور اطراف
آس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ مین خشک کرین پھر سو کھانے کے بعد
پیسکر تمام بدن پر چھڑک دین اور بعد نہانے کے پہلے پسینا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین **ایضاً** کہ عرق
بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والون کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاخہای سلیخہ ہر واحد تین درہمی قسط اظفار الطیب
سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درہمی شاخہای مرزنجوش سنبل سوریتہ ہر واحد چار درہمی بنی زبان کی اسکو شراب مین حل کر کے
باقی ادویہ کو آب نمام مین پیسکر اوسیطرح استعمال کرین جو مذکور ہو چکا **اور دوا ہے** جو پسینہ کی بدبو کو دور کرتی ہے دارچینی
سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنے وہ گل مختوم جس پر بحیرہ کی مہرین لگی ہون اور اوسکو طین قملیش
بھی کہتے ہین) چرک اسرب سپیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک وقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد
تین اوقیہ خشک فہ وا ہین آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی سے محلول کر کے آمیختہ کرو **فصل بول اور براز
کی بوی بد کا بیان** لعد سیح کی عفونت کا بیان ہے اور اوسکا علاج ان تینون چیزونمین بوی بد عفونت اخلاط سی پیدا
ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انہین پیدا کرین جیسے اشترغاز
اور لیسن ورجرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور سکبینہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جو وقت ہضم اس اثر کو دور
کرتی ہے اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال بو عفونت بطرف جلد کے اور بول کی دفع کرتی ہین جیسے ہتیجی کہ پسینا اور پیشاب
کو بدبو کرتی ہے اور برازکی بو سے بد کو دفع کرتی ہے اور شراب عمدہ برازکی بدبو کو دور کرتی ہے **فصل بیان مین**

پیشاب کی بدبو کے براز کی بدبو کے جو اسباب ہین وہی بول کی بدبو کے بھی ہین **ایضاً** مدرات جیسے ملیون وغیرہ کہ رائحۂ بدن کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے ہین قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور اوسکا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ مین بیان ہوچکا **فصل قمل ورصیبان کے بیان مین** جو مادہ رطب السیاہ ہے کہ خاص اوسی مین کسی قدر حرارت ہے یا اوسکے ہمراہ کسی اور شئے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہے جو پسینا ہو کر بہ جاتا ہے اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو متحلل ہو کر وسخ اور چرک ہو جاتا ہے اور اسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلائے طبقات مین محتبس ہو جاتا ہے کہ اوس سے خزاز اور حصیف وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اوسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہے داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اور اگر اوسمین رداوت کمتر ہی اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اوسمین نہین ہے اور نہ اوسمین بسرعت عفونت زائد دور ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوسمین قبول حیات کی بھی ہے تب عطا کنندۂ حیات کی موہبت سے اوسپر فیضان حیات ہوتا ہے اسلیئے ہی مادہ سے قمل یعنے سپید جون پیدا ہو کر رینگتی پھرتی ہین اور قمل بلکہ یہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ سے فقط بڑے بڑے جانور چپٹے چپٹے یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صیبان کہتے ہین۔ کبھی قمل کے تولد پر غذا ہاے جید الکیموس بھی معین ہوتی ہین جو رقیق ہون اور بظاہر بدن کی طرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اوسپر اعانت اون حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسے حرکت جماع کی۔ کبھی صفائی بدن کی میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد مین تفتیح پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو حرکت دے کر مستحیل کر دے یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ بہ متعفنہ کا استحالہ نہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل پر معین ہوتے ہین۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہے علاج قمل جو بکثرت پیدا ہون کہ اونکی نسل منقطع نہو اور بڑھتی ہی چلے جائین اونکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہے خصوصاً فصد کرانے اور تدبیر کی اصلاح اور اون چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر مذکور بھی ہوچکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت نافع ہے۔ اگر پہلے آب شور سے نہائے اوسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے۔ کپڑے بدل بدل کر پہننا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین کبھی مشروب وائحی قمل کو قتل کرتی ہے جیسے تہسن کو طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اوسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی شریک کرنی لازم ہے منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض کے **ایضاً** برگ حماض بھی اور اوسی کی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ ریحان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ سبز کتان یا قصب لذیرہ اور دارچینی اور روغن قرطم یعنے کڑھ نافع ہے اور مانع تولید

قمل ہے اور روغن ترب عجیب الاثر ہے پوست سلیخہ اور زراوند عاقرقرحا اور خطمی کی جڑ اور شادنج اور جعدہ اور انیسون اور شیطرج اور تخم انجرہ اور بر نجاسف قردمانا ترتیب جید شیاف مامیثا تین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب اودیہ کے سب کو یکجا کر کے طلا کرین دھونی کی ادویہ مین طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہے اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ فودنج جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر - مرارات یعنے تلخ چیزین جسوقت غسولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین بخورات مین تبخیر کندش اور مویزج کی ہرتال کے ساتھ اور خصوصاً سک کے ہمراہ اور گندھک منجملہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہے مویزج اور زرنیخ سرخ اور بورہ ان سبکو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خربق سپید اور بورہ یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل - رائی اور کندش دونونکو پیسکر تھوڑا سا سرکہ انپر ڈالین اور پارہ اسی مرکب مین پیس پیسکر کشتہ کر ڈالین یہ دوا قوی الاثر ہے اسیطرح وہ دوا جو مرکب ہو گندھک اور ہرتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے **ایضاً** کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قطران تلخہ گاوا تنا کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہو جاے یہ طلا بھی قوی ہے **ایضاً** قطران جنطیانا اور ہرتال اور روغن سوسن **ایضاً** مویزج اور برگ دفلی اور خسب یمانی **ایضاً** حمام مین شیاف مامیثا ایک جزو بورق نصف جزو قسط ایک جزو نشاستہ ہموزن سب اجزا کے اور بعد خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملاکر - یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہین انکا لگانا بعد تبخیر اور دھونی لینے مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اوسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہین چوتھا مقالہ اون احوال کے بیان مین جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہین اور اسی مقالہ پر کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہے **فصل**

ہزال یعنی لاغری کے دور کرنے کا بیان (۱) لاغری بدن مین بوجہ نہونے اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہے جو غذا سے پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذاے ملطف سے جس سے خون کثیر بدن مین پیدا ہی نہین ہوتا لاغری ہو جاتی ہے (۳) یا فقط تدبیر غذاے پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہے مترجم اس فقرہ مین دو احتمال ہین ایک تو ظاہر تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا النسخہ (علی ما عداہ) کا ہے وہ بظاہر درست نہین ہوتا ہے اور بے ربط ہے مگر شاید اوس سے مراد یہ ہو کہ جس تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کرین کہ خون جید پیدا نہو (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے جو غذا مین تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ مین یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ مین ضعف پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کر سکے اور اکثر یہ فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا سبب سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام طلبی بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کی جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت بالکل چھوڑ دینی سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسی طبائع مین جذب غذای معتدل بھی نہین ہوتا ہے (۶) یا سبب لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن مین پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اوس سے بغض اور نفرت ہے یعنے اوسے قبول کر کے تغذیہ بدن نہین کرتی ہے - چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنے بلغمی کے (۷) یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب ہوتا ہے اور قوت کبد مین توہین اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے (۸) یا دیدان یعنے کیڑے اندرون

بدن مین پڑکے جریان غذاے اعضا کو روکتے ہین اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات مین یا اخلاط کی رداءت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکہ مسامات تہ بر تہ بستہ اور منطبق ہوجاتے ہین اسلیے کہ برودت یا حرارت نے جوگرد اگرد مسامات کے کسی اخلاط وغیرہ مین ٹھہری ہوئی ہے۔ اوسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کردیا ہے لہذا یبس اور خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوسنے مسامات کو بند کردیا ہے اور غذا کو پہونچنے کی راہ نہین باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کی اپنی اپنی علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات مین کسی بندش سے پٹی وغیرہ کی پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بندھی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے۔ خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہین اونکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہوجاتے ہین (۱۰) یا کثرت تحلل کیوجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے یعنی جسقدر غذا بطرف اعضا کے پہونچتی ہے بوجہ ریاضات سریعہ کے فوراً تحلل ہوجاتی ہے اور عضو مطلوب التغذیہ مین ٹھہر نہین سکتی جیسے ہموم اور غموم یعنے رنج اور افکار مین اور امراض محللہ مین غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہے۔ جو بدن ایسے ہین کہ بہت جلد لاغر ہوجاتے ہیں اون ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہوسکتا ہے اور جو ابدان دیر مین لاغر ہوتے ہین اونپر فربہی کا عود کرنا دشوار ہے اونکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بغرض بقاے قوت اور مدارات ضعف کی ہوسکتی ہے کہ اگر غذاے کثیر کا استعمال ہو تحمل کرسکین اور ہضم ہوجاے۔ جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کرسکتا ہے اور تمدید یعنے کھچاو اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسی ہی بدن مین ہے جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اوسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہین ہوسکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہے۔ انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے۔ ایسی تدبیر کرنی جس سے غذا اعضا مین محتبس ہوجاے اور نفوذ اعضا مین نکرسکے اور محتبس ہوکر غذاے مذکور متعفن ہوجاے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہے۔ فربہی مین بہت سے مضار ہین کہ اونہین مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہین ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کی حالت اعتدال مین عمدگی ہوتی ہے پس جب تک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہ ہو اوسے ناپسند کرنا نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت مین ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پاے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیے کہ فربہی مین آفت اور ضرر دفعۃً اچانک پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ اپنے مقام پر مفصل مذکور ہوگا۔ جب بدن مین خشکی اور ہوا مین یبوست پیدا ہوجاے اوسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کرین اور دریافت کرین کہ اسباب گانہ مذکورہ بالا مین سے کونسا امر سبب اس لاغری کا ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اوسی کا کرین اور ازالہ سبب مین کوشش کرین (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہین ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا

اقتصار نکرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہو کہ وہ متحلل ہو جاتا ہو اور
جزو بدن نہین ہوتا ہے (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ مین کسل اور سستی آگئی ہے اوسی قوت کی تحریک اور تقویت
کرنی چاہیے اور اوس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع مین ہو پھر اوسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سو تھوڑے سے
اوسکے بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو بیدار کرتی ہے۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روکین
اور عضو لاغر کی طرف اوسی غذا کو لائین اور جذب کرین اور یہ بات اوسوقت کرنی چاہیے جب دونون اعضا کے جانبین مختلف
ہون مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایان موٹا ہو اوسوقت ضرور ہے کہ موٹے ہاتھ مین نیچے کی طرف سے پٹی باندھو مگر بندش پٹی کی
ایسی نہو جو ایذا دے بلکہ اسی قدر کہ مسامات مین تنگی پیدا کرے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جاےگی اور قوت
جاذبہ کو مالش سے متنبہ کرین خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد
اور ایذا پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور مین گرمی آجاے ترک کرین اور پھر جب گرمی مٹ جاے مالش کرین (۳) اگر منافذ
کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تفتیح مسامات کرین۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہے جیسا کہ عنوان
مین بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہے اوسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور استحان کے لازم
ہے جو بذریعہ مسخنات ماکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کرین اگر بوجہ برودت تنگی
مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات مین تنگی بوجہ حرارت کی ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہون۔
بہتر ہے طریق تسخین اوس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہے کہ پہلے اوس عضو کی مالش کرین بعد ازان
اوسپر محمّر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شئے رکھین (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کرین (۵)
اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کرین اور سارے دیدان نکالڈالین اونکا علاج اور دوائین
جو باب دیدان مین مذکور ہو چکی ہین اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاونے پر
سولانا اور سایہ مین ٹھہرانا اور نشاط یعنی دلخوش کن امور سے ہر وقت دوچار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈھی مشروبات
پلانا چاہیے کہ یہ جملہ تدابیر بحد سے مقوی قواے طبعیہ ہین کہ تصرف طبعی کو تغذیہ مین اور دفع فضول مین پیدا کرتی ہین اور یہی امر
مبدا اسباب فربہی کا ہے۔ شراب غلیظ بھی شربا اور طعام جید الکیموس جو قوی اور بقیہ قوت جاذبہ ہو کر منہضم ہو جاے مسمن
بدن ہے جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہوا کہ اوسمین قوت لحمی محتبس ہو جاتی ہے اور
گوشت سخت پیدا کرتی ہے۔ اور پکایا ہوا گوشت تو لحم مترہّل یعنے ڈھیلا اور متفشّی یعنے پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہے
جو بلبلا ہوتا ہے۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہے اسیطرح گوشت چوزۂ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہے
اسیطرح لبوب ہمراہ شکر کے۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے
مگر نہانی والی کے جگر مین سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے
اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنے پتھری کا ایسے لوگون کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ باریک رگ از روی خلقت کے
ہین اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہون اونکو مرض سدد اور حصات مین مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سب آدمی

یہ حکم ضرر کا عام نہین ہے - یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کرین لازم ہے کہ مفتحات سدہ
جگر جو معروف اور مشہور ہے اونکو فوراً استعمال کرین اور قبل از طعام کشنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کرین اور سکنجبین بزوری
بھی استعمال کرتے رہین تا اینکہ ثقل مذکور زائل ہو جاوے - عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو ہضم اول طعام کے وقت ہو کہ غذا
منحدر ہو چکی ہو - اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بلافصل اسباب فربہی سے ہے سکیا خوب تدبیر فربہی کی
اکثر آدمیون کے واسطے حمام کرنا ہے خصوصاً اون لوگون کے واسطے جو لاغری مین مثل حالت ذبول کے پڑے ہون -
واجب ہی کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنے جس وقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہو چکی سوای چند اشیای غذا کے کہ اونکے ہضم
استحمام مضر ہے - محرورین کے واسطے وہ غ جو مٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے - منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا
پٹی کی بندش سے اوس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب مین ہے (چنانچہ ابتدای صفحہ ماقبل مین مذکور ہو چکا
اور پٹی کی بندش نیچے عضو کی کرنی چاہیے اگر سوی عضو فربہ ہو یا اوسکی فربہی مطلوب نہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست
لاغری سے بچا ہوا ہے اوسوقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے - یا عضد تو لاغر ہے اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہین
اوس وقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے - مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بہ ریاضت ہین -
ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور بطی ہو یعنے دیر مین کیجاوی اور معتدلک حد اعتدال پر ہو اور دلک سریع کی
جو پارچہ یا خشونت سے کیا جاوی اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی مین معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت باعتدال
واقع کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جاوے
اور مالش کی حد اسیقدر ہے کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجاوے پھر تھوڑا اٹھکر بدن کو پونچھے اور دلک یابس یعنے سوکھی مالش کراوے
بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے - تبدیل آب وہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب وہوا کی
خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے - مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کی
مالش وغیرہ سے لگائی جاتے ہین جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کو اتنا
روغن جو زفت کو سیلان مین لاوے استعمال کرین کہ التحم ہو جاوے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کر کے جب پگھل جاوے
استعمال کرتے ہین کہ چمٹ جاوی اور جب منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے چھوڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اوسی
عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جاوے اور غذا کو اوسی عضو مین بند کر دیتی ہے - اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر
برودت بسبب ضعف کے عارض ہو اوسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کے سبب برودت عارض ہوئی ہو اوسی بھی
زائل کرتی ہے اور لزوجت او سخونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر پیوست مسامات ہو جاتی ہے گویا کہ مستحیل ہو گئی جزو عضو کیطرف
کہ اوس سے جدا نہین ہوتی - جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین تو واجب ہی کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور
جاڑون مین دو مرتبہ - اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی چسپیدگی عضو مین بسرعت ہوتی
ہے یا دیر مین اور عضو مذکور مین سرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطوء کا خیال کرین - اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت
ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑانے مین دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اسقدر کافی ہوتا ہی کہ گرما گرم

ل پنیچ یعنے پہنچے کہنیان ۱۲

ادہرا سکو لگایا اور اودہر جب سرد ہو گئی چھوڑ الیا ۔ کبھی زفت کی لگانے سے پہلے دلک سریع اور خفیف جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہے اور دلک کرکے بعد ازان طلاے زفت کرتے ہین ۔ یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہوا اور اوسمین گرہ یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو [illegible] اوسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگائین کہ عضو مہزول سرخ ہو جاے اور پہول جاے اوسکے بعد زفت کو لگائین اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے جو خلاف مقصود ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگا دین جس وقت منجمد ہو جاے اور سرد ہو دفعتہ چھوڑ الینا چاہیے ۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین کسیقدر لنع بھی ہو ڈالا جاے بعد اوسکے زفت کا لطوخ کرین ۔ آبہاے کبریتی اور قفری یعنے پانی زمین ہاے گیاہ کر یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین جذب غذا طرف بدن کیطرف کرتے ہین جالینوس کہتا ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کر دیا کہ وہ لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ سرین ہو گیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اوسنے کیا تھا ۔ جسکو بوسے زفت ناگوار ہو چاہیے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچاوے یا عضو خاص پر ۔ بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی ہے جس وقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جاے کہ اوس وقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ خون کو بہت جلد جذب کرے ۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر پیدا نہ کرے گھبرانا اور نا امید ہو کر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہیے بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور شرقہاے سخت سے دلک اور مالش کرتا رہے اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اوسکے بعد ہاتھہ کی مالش اور اوسکے بعد زفت کا لطوخ ۔ تالے کبھی سواے مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کیجاتی ہے ۔ اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے فربہ کرنے مین غذاے معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے اسلیے کہ اونمین حصہ غذا جو پہونچتا ہے زیادہ تحلیل پایا جاتا ہے اور فربہی آنے مین مادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہین خصوصًا کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اب لازم ہے کہ ہم ادویہ متناولہ اور حقنہاے مناسبہ کو بیان کرین ۔ کہانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہے کہ ہضم غذا پر معین ہون اور حبس غذا کا معدہ مین کرین اور امعا مین تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصًا جب وہ مدرات اثناے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد بعد ازان اوس غذا کو لیجا کر عضو مہزول مین درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت بہتر اشیا ہین ترتیب جید بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ اور شہد اپنج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملا کر گولیان برابر جوز کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات تک استعمال کرین اور اوسکے اوپر شراب پین یہ دوا فربہی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے ایضًا ایک کھول بادہ سپید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گاے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پہر اسکی قرص بنالین اور صبح شام کھایا کرین ۔ یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر کسیلا یعنے حب اوسکی نصف جزو قند سپید

ہموزن اسکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب سا کھایا کرین بیس درہم تک ترتیب جو منسوب ہے
حکیم کندی کی طرف چہار اکیلیجہ بارہ لحم سیدا بجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ اور دو رطل شیر دوشیدہ تازہ اور
ڈالین جتنا زیادہ آٹا اوسمین گوندھ سکے گوندھین اور پھر اوسکے قرص بنائین کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اوقیہ کا
ہو اوسکے بعد پختہ کرین اور سکھا ڈالین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کرین ترتیب جید جو لاغری مٹی کی خورش اور
سدہ ہائے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنے مرض پیلیہ سے پیدا ہوا ہو اوسکے واسطے یہ نسخہ ہے ۔ زبیب جید لیکر اوس پر
بقدر چہار چند وزن اسکے پانی ڈالین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جل جائے اور ہر قفیز پر زبیب کے دو رطل خبث الحدید
اور ایک کف اجواین اور ایک کفدست برابہ شکر اور ایک کفدست صعتر ڈالین جب دو روز یا تین روز خوب تر ہے نہار
بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹہ کے بعد روٹی ہمراہ کامخ کبر اور کراث کے تناول کرین اور نبیذ قوی اوسکے اوپر
بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹہ گذر جائین گوشت فربہ کا استعمال کرین اور اوسپر تین رطل نبیذ قوی
تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی مزاجون مین تاثیر عجیب کرتی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے **ایضاً** کتیرا اور تخم خشخاش اور
جوز جندم افیمون اور کبر اور کہربا اور زرنباد اور مغاث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹ کر مسکہ مین جوش دین اور اوسپر ڈین
آرد نخود اضافہ کرین اور ہر روز تیس درہم تک تناول کرین اور ہمراہ اوسکے روغن زرد مین دودھ اور شکر ڈال کر حسو پختہ کرین
اور بعد اسکے تناول کے استحمام خفیف بھی کرنا چاہیے **ایضاً** مغاث پچاس درہم خرنوب نبطی بیس درہم کتیرا چالیس درہم زرنباد تیس درہم
چھانین اور سوم حصہ مجموعہ کے خبز سمید اور اسیقدر یعنے ثلث مجموعہ کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سلیمانی
اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درہم بھیڑ کے دودھ مین اور شیرہ انگور کہ دونو کا وزن ایک رطل کا ہو حسو بنا کر استعمال کرین
ادویہ فربہی آور کی تفصیل مین قشب بھی لبوب ہین اور روٹیان دوا ملی ہوئی اور کندر اور کسیلا خصوصاً ہمراہ سویق کی
اور کسیلا علاوہ نفع تسمین کے سویق کے نفخ کو دور کرتا ہے اور حب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے
اور مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہون جیسے ملبوس اور کرسنہ اور توبیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے
گویا بالخاصہ فربہی پیدا کرتی ہے شہد مکھی پکا کر خشک کرین اور کوٹ کر ہمراہ سویق کے استعمال کرین اور گرم مزاج کو بہت
مفید ہے تدبیر جید واسطے محرورین کے فروغ رائب حلو یعنے میٹھے میٹھے دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح بستہ نہ ہوا ہو اور نہ
اوسمین ترشی ضامن کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اوسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور دہنیت اوپر آرہی تھی اوسیوقت اوسکی
چھاچھہ یعنے مٹھا بنائین تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہو ایسے مٹھے کو معتدل بقدر نصف رطل کے پی جاوے اور تین گھنٹہ
صبر کرے تاکہ یہ مٹھا خوب ہضم ہو جاوے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو چوزہ ہائے
فربہ مرغ کی غذائین اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشا
کے استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بقدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے
نکل کر غذائے شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے **نسخہ دیگر** نخود کو لیکر دودھ مین تر کرے اور ایک شبانہ روز تک
اور ہر روز دودھ بدلا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ مین پرورده کرین یہ بھی جائز ہے اوسکو بعد

بادام مقشر سپید تخم خشخاش شوقت اور گندم اور جو پسے ہوئے ہر ایک اپنی احد (یعنی) ہر ایک اور بادام مذکور چالیس درہم سبکو یکجا کرین پھر ہر روز اسمین سے تین درہم
لیکر تازہ پارہ دنبہ کی چربی مین ڈال کر پکائین اور بعد ازان آب ترانجبین استحمام کرین اسقدر کہ متحمل ہو الضا روغن جلیسا ایک رطل پانی مین
ترنج آمیختہ اسقدر پکائین کہ پانی جلجائے اور اسمین ایک اوقیہ قند ملاکر اور ایک اوقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن کنجد اسیقدر
ڈالکر پھر جوش دین اور بطور حسو کے بنا کر تناول کرین الضا آرد نخود و باقلی اور جو اور چاول سبکو ہموزن لیکر ستو مقشر خشخاش
سپید ہموزن نصف احد الابند نصف وزن ہر ایک اجزا مذکورہ کے اکٹھا کوفتہ کنجد مقشر نصف جزو شکر دو حصہ طیار کرین پھر کے دو وہ
مین اور صبح کو تناول کرین الضا بھنگ کو یکشب پانی مین شبانہ روز تر کرین بعد ازان پانی مین جوش کرین اوسکے بعد پانی اوسکا
بقوت تمام نچوڑ ڈالین اور سایہ مین سکھائین اور بعد خشک ہونے کے ایک روئی مین بھر کر تنور مین کسی اینٹ پر رکھکر نکالین
جب روئی سرخ ہو جائے گویا کہ گذر خرما ہے دوائے مذکور کو روئی سے نکالکر پیسین اور اسمین سے دو مثقال اوس فتیت یعنی روئی
مین آمیختہ کرین جو خشخاش اور کنجد سے طیار کی ہے اور صبح شام تین کف اسمین سے تناول کرین **دوائے عجیب** بھنگ کو
پانی مین بدستور سابق تر کرکے دھو ڈالین اور سایہ مین خشک کرین اور مسکہ او پر اوسکے چپڑدین اور اسقدر بریان کرین کہ پیسنے
کے قابل ہو جائے پھر بعد پیسنے کے چہار وزن اوسکے لوز مقشر اور اوسیقدر جوز اور ہموزن شکر ملائین اور ہر وقت سونے کے
پانچ درہم تناول کرین یہی مہزولین اور لاغر آدمی انکو کالنج وعنب الثعلب اور کاہو اور توت اور گوشت تیہو یہ سب اشیا نسبہی
اور انکے لیے ہین اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہو گئے ہین اونکو علاج مرطب کی (جسکا بیان مرض دق مین ہم کر چکے ہین) حاجت ہوگی
از ینقبیل یہ دوا سرد مزاج والون کے واسطے ہے خربق سپید تو دری بکاہ تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ
حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب سمنہ چار درہم سورنجان ہزار البنج عاقر قرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم
نخود ابیض ایک مکول پہلے نخود کو دودھ مین بھگوئین کہ پھول جائے بعد ازان سایہ مین خشک کرین پھر بریان کرین اور مثل
سویق کے پیسین اور سب اجزا کو یکجا کرین اور آٹھ مغز فندق روغن گاو اوسپر ڈالین اور دس چمچہ صبح اور اسیقدر شام کو
تناول کرین اور اوسپر دودھ پیا کرین **دوسرا نسخہ جو معروف ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا نخود ہر واحد الجزر
کسیلا دو جزو زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جزو سبکو پیسکر تنور مین مثل روٹی کے پکائین اور خشک کرین اور ہموزن
اوسکے خرمہ سپید اضافہ کرین اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کرین یا کسی شوربا یا روغن دار مین ڈالکر
قبل از طعام کے استعمال کرین **شراب الحمص کے واسطے** کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ پر کہ جسمین
ترشی نہو ڈالین اور تین قدح اوسکو تناول کرین صبح اور شام یعنے رات کو سوتے وقت اور ہر روز ایک قدح پیا کرین اور اوسکے بعد
سویق کا استعمال کرنا چاہیے ۔ لعبہ بربریہ سویق مین ڈالکر زیادہ نافع ہے کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہے اور فربہی بھی
پیدا کرتا ہے مگر اوسمین حرارت زیادہ ہے ۔ از ینقبیل جو لوگ خشکی اور یبوست کیوجہ سے لاغر ہو گئے ہون اونکا علاج
مرطبات معلومہ اور تدبیر توقین سے کرنا چاہیے اور اسکے بعد وہ تدبیر جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہے اور جن لوگون
ہمراہ یبس کے برودت بھی ہو لازم ہے کہ دق ہرم یعنے دق شیخوخت کا علاج کیا جائے حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو
فربہی دین جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصاً اگر اوسمین تھوڑا سا گندہ بہروزہ شریک ہے اور حقنہ ہای مرکبہ اسی اثر کے باہ کے

مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون جسکو فربہ بکرے کی سری لیکر خوب صاف کرین اور اوسکے بعد خوب
کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ دوسیر اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارز اور نخود اوبلے ہوئے ہر ایک
چہارم رطل اسطرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملالین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اور اجزا پر ڈالین اور پھر
سبکو پکائین تنور مین تا اینکہ خوب گل جائے اور سری بھی گل جائے اور سبکو چھانین اور شوربا پر روغن وار تین اوقیہ اور دسم
ودو اوقیہ رقیق لوز اور آرد جو تین ہر واحد ایک وقیہ بڑھا کر احتقان کرین اور فوراً اوسی حالت سے سو رہین

فصل تسمین عضو عضو کی جداگانہ

ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلاً ہاتھ پاؤن ہونٹھ اور ناک او قضیب وغیرہ کا ہر عضو
کی فربہی ممکن وہی ہے جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہے جو خاص ایک
عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی ۔ البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو
خاص اوس عضو کیطرف جذب کرین اور اوسی عضو مین ٹھیرا دین اور غذا کو بطرف طبع عضو ہذا کے پھیر دین کہ مناسبت
پیدا ہو جاوے ۔ اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک محمر باخشونت سے پھر اوپر یہ محمرہ پھر دلک محمر پھر دلک قوی کرنے سے
اوسکے بعد آب فاتر کی ریزش اوسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے ۔ بعض لوگ علق بری کو جو کہ مہاسے
سرخ مین قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے ۔ مادہ کا عضو
مطلوب کیطرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ اور عضو کیطرف جانے کی راہ بند کیجاوے اور اسی عضو کیطرف
کی راہ کھلی رہنے یا مقسم غذا یعنے جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی طول دیجاوے
اور دوسری طرف کی بند کیجاوے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہین بعض اعضا کو اعمال حدید یعنے لوہے کے آلات سے
اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہو چکا ہے ۔ اطبا نے
کہا ہے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہون لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین
ہے اور سخت ہو گیا ہو اوسی کو کاٹ ڈالین پس ہونٹھ بڑھ جائیگا اور تقلص یعنے سمٹاین اوسکا جاتا رہیگا ۔

فصل فربہی کے عیوب کا بیان

حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قیدی کے ہے کہ حرکت اور نہوض یعنی برخاست
اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے
اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح حرارت غریزی روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کی ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے
کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہوائے مناسب پہونچنے نہین پاتی کہ اونکے مزاجون مین فساد آجاتا ہے (اور ہمیشہ خواہ اکثر) اونکی
نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون اونکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برآمد نہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ
اونکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون دفعۃً اوس سے نکلتا ہے کہ اونکو قتل کرتا ہے اور اثنائے روانگی مین اسے
خون مہلک کے خواہ اوس سے کیقدر پہلے ضیق النفس اور خفقان اونھین عارض ہوتا ہے ۔ پس ایسی حالت مین انکا تدارک
بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے ۔ ایسے ہی فربہ آدمی خلاصہ زبون حالی اونکی بھی ہے کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین ۔ اور جو
فربہ کہ حد بالغ فربہی کو پہونچ گئے اونھین موت جلد تر آتی ہے خصوصاً اگر ابتدائے سن مین فربہ ہوئے ہین کہ اونکی رگین بہت باریک

اور تنگ ہو جاتی ہین اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کی بھی ہوتے ہین ذرب یعنی اسہال کا مرض اونکو بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہے اور وہی لوگ اکثر سوء تنفس و غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین۔ بھوک اور پیاس پر بالکل اونکو صبر نہین ہوتا ہے اسلیے کہ منافذ روح مین اونکے تنگی ہوتی ہے اور برودت مزاج پر غالب ہے اور خون مین کمی ہے اور بلغم کی کثرت ہے۔ کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہونچیگا مگر یہ کہ بارد مزاج ہو جاوے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہین اور قوت جماع اونمین کم تر ہوتی ہے اور منی بھی اونمین کم پیدا ہوتی ہے یہی حال فربہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ بھی ہو جاتی ہین تو اسقاط جنین کر دیتی ہین اور شہوت بھی اونمین ضعیف تر ہوتی ہے۔ ایسے ہی فربہ زن و مرد اگر اونکا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاوے اثر دوا کا رگون مین ہو کر اونکے اعضا تک غالباً نہین پہونچنے پاتا ہے مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ جس کی قوت اونکی ضعیف ہے فصد کھولنی اونکی دشوار ہے مسہل دینے مین اونکے خطرہ ہے کہ بیشتر ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک کے اون اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہین کہ تنگی اور پری عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مسہل سے اونکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہے پھر اگر دوائے مسہل نے کسیقدر تحلل بھی کیا سوائے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہوگا الیے کہ حار عزیزی اونکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہے۔ اور ہمنے بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت مین وہی ہے جو لاغری اور فربہی مین معتدل ہو خصوصاً سن پیری مین اگرچہ کد اور تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہے مگر اوسکو ہمراہ جو دلایل رطوبت کے ہوتے ہین اوسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے

فصل لاغر کرنے کی تدبیر

فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدیدہ کرنا۔ اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو اور قسم غذائے خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یادہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہین روغنی اونکو خبز خشکار اور خبز جو دینی ممکن ہے اور لازم ہے کہ توابل حارہ اونکی غذائین بروقت پکانے کے زیادہ ڈالی جاتین۔ اون لوگون کی تقلیل غذا بہ زیادہ چرب اور روغن دار کھانے سے بھی ہو سکے علاوہ اون اوصاف کی جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا سے بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہے خصوصاً یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اونکا ایک ہی مرتبہ ہو یعنی بدفعات نہ دیا جاوے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اوسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات عنیفہ اور درشتی بدن اور اونکے مشاغل اور ڈھیلے کرنے چاہیین کپڑے خشونت دار اور کھر کھرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کی بدلے آب گرم کا استعمال اور ہوائے سرد کی جگہہ ہوائے گرم تکثیف مسامات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہو جائین اور بدن متحصف ہو کر اپنے سمٹ کر قشعریرہ پر آمادہ ہو پس قبول غذا نکرے گا اور تحلل معتدل سے اونکے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہی تحلل مقدمۂ انجذاب ہے غذا وغیرہ کا بعد اگر فصل کیا ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلل زیادہ ہو کہ جسقدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلل پیدا ہو گا۔ اور استفراغات اور قے غیر معتدل کا التزام رہے اسلیے قے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہے ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری

پیدا ہوتی ہے۔ جو مزاج محدث فربہی کا کسی بدن مین ہے اگر وہ مزاج بارد ہو تو اوسکا احالہ تسخین سے کرنا چاہیے اور
اگر حرارت معتدلہ محدث فربہی کی ہو اوسکا امالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر ازالہ فربہی
کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ
ہوتی ہے اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین۔ واجب ہے کہ اونکو تحمل ریاضات شاقہ اور ورزشت کا ادمان
استفراغات کرایا جاوے اسلیے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنے مین
معین ہے (۱) اثر تو یہ ہے کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد یعنے بستگی سے خلط کو دور رکھنا اسی وجہ سے وہی
معرض تحلیل مین آجاتی ہے (۲) اثر یہ ہے کہ ادرار پیدا کرکے اخلاط کو غیبت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہے
کہ خون مین ایسی حدت پیدا ہوتی ہے کہ اوس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہے اور جذب بدن نہین ہوتا ہے ادویہ
ملطفہ اکثر اوقات وہی ہوا کرتی ہین جو اوجاع مفاصل مین بکار آمد ہین تجویز کیجاتی ہین اور وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت
رکھتی ہین۔ مگر وہ ادویہ معتدلہ نہونی چاہین کہ جب مختلط بغذا ہوجاتین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کیطرف توجہ کرین اور توجہ مواد
کی رواقتیع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نکر سکین۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جلد پیدا ہو اور غذا اکثر ہضم
اور اسوقت اونکا فعل اولی شروع ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز رہین اور جذب اخلاط
کرین سوا ہی جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے مین درکار ہین عروق سے
صادر ہون۔ یہی ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرتی ہین بعض
عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے جنطیانا اور تخم سداب زراوند دحرج فطراسالیون جعدہ سندروس مین بھی قوت لاغر کرنے
کی ہے مخالف قوت کہربا کی۔ اور لک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اسیطرح تخم کرفس۔ اور زاج بھی
لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اوسکے استعمال مین خطرہ ہے مرزنجوش بھی تر ہو لاغری پیدا کرنے مین مترجم
ایک نبات ہندی جو بنام چٹ چٹہ مشہور ہے اور کہین کہین انجھا جھاٹا بھی کہتے ہین اوسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ
جاتی ہین اونکے اندر مغز نکلتا ہے جیسے چاول اوسکی کھیر دودھ مین پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہے کہ صوفیہ
چلہ کشی کر لیتے ہین اور رجوع قلبی مین مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یادگار مترجم سے درج
ترجمہ ہوتی ہے متن مرکبات ادویہ **صفت دواے مرکب** زراوند دحرج ایکدرہم قنطوریون دقیق دو ثلث درہم
سے جنطیانا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الافاعی ہر واحد تین درہم سب دوا ایک خوراک ہے **دواے قوی** بیخ
قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیر ان سب کو بوزن ایکدرہم لیکر استعمال کرین **ایضا** تخم نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن سرسہ
ہو مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزو لک مغسول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے۔ ادویہ ملطفہ مین
سے سرکہ اور مری نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو اور جسکے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اوسے لازم ہے
کہ سرکہ سے پرہیز کرے۔ نہار او ٹھکر شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو
بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اوسکے بعد مستعمل ہوگا

اوسکو قبول نا کرینگے ۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیر دیتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہوں قوت جاذبہ کسلمند ہو جاتی ہے اور عروق کو خوگری پیدا ہوتی ہے کہ جو غذا وغیرہ اونمین ہے اوسکے حرکت سے اوسے خالی کر دیتی ہین اور بطرف امعا کے وہ غذا چلی جاتی ہے ۔ اور اگر ادویہ ملینہ کو ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جا سکے اور تقویت ادویہ ملینہ کی ہو جائیگی ۔ منجملہ ادویہ منحفہ یعنے لاغری اور نحافت پیدا کنندہ کی تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ ملح الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے ۔ دوای کرکم اور معجون فلافلی اور سنجرینیا اور انقرویا اور دوالک اور اثاناسیا اور امروسیا اطریفل صغیر طلا کرنا دواون کا ان لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہے جو مبرد ہون اور مخدر ہون قوت جاذبہ کی اور اونھین ادویہ مین کسیقدر سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج ۔ اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادھان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہے استعمال کرنی چاہیین ۔ واجب ہے کہ استحمام اون لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور ہوائی استحمام ہوائی نہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل دینی پایدار ہو نہ اینکہ فقط جذب پر اکتفا کرے اوس استحمام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فور آ غذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کے بعد استحمام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اوسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اوسکے بعد غذائے سبک یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے **فصل تہزیل اعضاے جزئیہ** جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس امر مین بھی اونھین احوال اور شروط کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تہزیل مطلق کے باب مین مذکور ہو چکے اور اعانت معینات مختصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین اور تبرید خواہ پٹی باندھنی اون راہون پر جدھر سے غذا اس عضو کی طرف آتی ہے اور رباطات کی بندش اور ہر وقت رباطات کو اونھین مسالک پر رکھنا کہ اوس عضو پر اور غذا کو بطرف مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہے **نسخہ** اوسکا قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین اور بطور مروخات کے استعمال رہے ۔ یا ہمیشہ طلا کرتے رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملا کر اسیطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے **ایضاً** طین حر اور بازو دونون کو پیس کر ایک وزن شہد ملا کر طلا کرین اوسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین ۔ پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہے کہ زیرہ کو پیسکر سرکہ ملا کر ضماد کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین روز سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اوسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بصل سوسن ابیض ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین **فصل بیان مین داحس کے** (ہماری زبان مین لبہری داحس کو کہتے ہین) داحس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی جڑ مین پیدا ہوتا ہے اور بڑی صعوبت پیدا کرتا ہے اور درد شدید اوسمین ہوتا ہے اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرحہ بھی پڑجاتا ہے اور سڑ جانے کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی داحس متقرح سے مدہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہے اوسوقت اونگلی کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور شدت ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تبرید غذا کی ضرور ہے علاج مین داحس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اور اقسام اورام کا ہے یعنے رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزیدا اور انحطاط کی جیسا کہ ابواب اورام مین مذکور ہو چکا یہان بھی کرنی ضرور ہے ادویہ موضعیہ ابتدا مین واجب ہے کہ اونگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ یہ تدبیر شدید النفع ہے اور خشک مانہ ابتدا مین یہ دوا انفع ہے خصوصاً ہمراہ تحالہ یعنے سبوس کے یا ہمراہ سویق
جسکا اور مرہم کافوری جو کافور کی شرکت سے طیار کیا جاے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب اسبغول مین جو سرکہ مین نکالا گیا ہے وہ بھی زیادہ
نافع ہے مازو کا مگر ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسیطرح حضض ہمراہ چرک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رک جاتا
ہے تنہا حضض جید النفع ہے اور اسی طرح سماق اور براد ۂ عاج اور اقاقیا جسکو چاہین ہمراہ سکنجبین کے ضماد کرین اسی طرح مازو شہد مین
ملاکر یہ بھی استحکام مرض کو مانع ہے اور ہمیشہ آب سرد مین اوسکو ڈبوتے رہین اور تسکین درد کی واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے
اور لعاب اسبغول ایسے وقت مین بھی نافع ہے یا مازو اور پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب
عنب الثعلب مین یا جلاب مین گوندھکر ضماد کرین اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اوسمین لگنے نہ پاے - بیخ سوسن
اور کندر سائیدہ تنہا یا اوسکے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رب عنب الثعلب مین پختہ کرکے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹ جاتا
ہے **دوای مزیل داخس** صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملاکر استعمال کرین یہ کچھ واجب نہین ہے کہ مبردات ادویہ پر اختصار
کرین اسلیے کہ ادویہ باردہ جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو
تھکا کر ایک ہی جگہ ٹھرا دینگی اسی سبب سے درد مین شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت مین جو حرارت ظاہری داخس مین پائی
جاتی ہے اوسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اوسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تخفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم
مین ڈبوکر تھوڑی دیر صبر کرنا اور بیکرار اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے - زمانہ وسط یعنے تزید مین کندر پیسکر داخس پر رکھنا
چاہیے یا زنگار لوہے کا اور کلونجی یہ بھی ایسی ہوی **الیضاً** لعابات ملینہ اور چربیان اسی طرح قرصہای انزروت اور موساس
اور چرک گوش جید علاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے - اور جب پختگی ورم داخس کی شروع ہو جاے پھر اوسپر تخم مرو اور بزر قطونا
دونوں ملاکر رکھنا چاہیے - اور قریب انتہا کو اور جب مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلاکر زیت مین گوندھکر ضماد کرین
اس سے درد مین تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہو جاے اوسوقت چاک کردینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے
تاکہ جسقدر آلایش اوسمین ہے خارج ہو جاے اور بروقت اخراج کے ایسی چیزون کا ضماد کرین جو قوابض ہین جیسے عدس اور
گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنے بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور - اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسمین مفید ہے اور
جب متقرح ہو جاے بس صبر کا استعمال بہتر ہے ادویہ سے اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملاکر اور انزروت
کے کپڑے مین جو شراب سے ترکیا ہوا ہو واجب ہے کہ اوسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف کے چھوڑا یا کرین اور جو گوشت ناخن
چھوڑ دیا کرے اوسے کاٹ ڈالا کرین **مرہم جید** جسکو فولس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جزو زنگار نصف جزو شہد
مین ملاکر مرہم طیار کرین **الیضاً** مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو توبال نحاس زنگار شہد ملاکر داخس پر لگادین اور خوب بند
کرین پانی اور تیل سے بچائین **مرہم جید** زاج سوختہ کندر ہر واحد ایک جزو زنگار نصف جزو ماء العسل ملاکر مرہم طیار کرین اور داخس پر
رکھین اور بیشتر جب تاکل اور سڑنا داخس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال قلقطار ملند لقیون کا بھی ہوتا ہے جو زرنیخ اور زنگار اور چونہ سے مرکب
ہوتا ہے کہ یہ دوا قرحہ داخس کو سکھا دے گی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جسوقت داخس متقرح سے مدہ بہنے لگے تیس داغ
دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری اونگلی کو سڑا دیگی - شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داخس کے مرض کا بیان کر چکے ہین

اب دوبارہ بیان ختم کر دیا ہے **فصل داء الفار اور شگافتگی ناخون کے بیان مین** اور تقشر اظفار اور جرب اظفار کا بیان ہے یہ اعراض ناخون کو بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہین ۔ جو قسم ناخن کی شگافتہ ہونیکی ایسی ہے کہ اجزا اوسکا وہ جدا ہونے کی نوبت پہونچی اور گوشت ناخون سے اوسکو لگاو پیدا ہو جاوے اور چھپنے کی ایذا ہونے لگے اوسکو داء الفار کہتے ہین اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اسکے بنا ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کی یہ ہین کہ اشراس پیخ بیخ خنثی کو نمک خمیر کے ساتھ و رد شراب ملا کر ضماد کرین یا بصل الفار کو بریان کر کے خصوصا روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کر کے خوب استواری سے بندش کرین اور حرف اور نمک خوب کوٹکر لگانی سے بھی نفع ہوتا ہے اور تو ناخن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس اور نمک اور درد شراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطکی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہے **فصل تشنج** اور تعقف اور تجذم جو اظفار کو عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور اوسکے عروض سے ناخن بلٹ بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قابع نیچے اوکھیڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس جب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پایداری کا ارادہ ہوتا ہے یہ ارادہ پورا ہونی نہین پاتا اور بار بار چھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جم کر نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانے کے وہ بدہیئت ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخون بدقطع اور بدنما ہو جاتا ہے اسلیئے جو غذا حصہ مین ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورۂ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اوسکا ہونی نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہو جاتی ہے اور اتنی ہی دیر ٹھرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منقوس اور متعفن کا چربی سے سات دن کیا جاتا ہے بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی سقطہ اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن گر پڑتے ہیں اور درد شدید پیدا ہو کر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اوس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاوے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہو گئے ہون جب بھی تنقیہ عام کرنا ضرور ہے اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے ۔ جو شخص شیلج کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکو ناخن برابر ہو جاوینگے ۔ اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کر دیا ہے اوسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرکے اوسکی پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنا لو اسیطرح ضماد کرنا نفل فقاع کا کہ یہ بھی ناخن کو ہموار کر دینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہے اسیطرح اگر برداشت اور تحمل ہاتھ کو ہو سکے موم کو گرم کرکے خوب گرمی اوسکی ناخن پر پہونچنے دین اور جب نرمی آجاوے ناخن کو درست کرین ۔ صمغ سرو کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے ۔ بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر باندھا جاوے وہ بھی تلیین کر دیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کرر لگاتے رہین تا اینکہ ناخن نرم ہو کر آمادہ ہمواری اور درستی ہو جاوے **فصل** حیلہ ناخن اوکھیڑنے کی بیچ جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہو جاوے اور سب طرح کے عیوب

اوسمین پیدا ہون اوسی اوکھیڑین تاکہ اوسکے عوض اچھا درست ناخن جم جاے۔ صمغ سرو لیکر جو ناخن کہ خراب ہے اور درد بھی اوسمین پیدا
کرتا ہے اوسمین چند روز اسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہو جاے پھر کسی قینچی وغیرہ سے اوسکی جڑ کو اوبھارین کہ اوس سے خون کثیر ہوگا اوسکے بعد
لہسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ لہسن کی بندش کرین کہ اسی طرح وہ گر جائیگا۔ ہمیشہ زبیب
خشک کی تضمید بھی اگر ایسے ناخن کو تھوڑی سی تدبیر سے آمادہ سقوط کر دیتی ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ کرین یا کرنب کو
چربی کے ساتھ اگر پیسکر ضماد کرین۔ قوی ادویہ ناخن کے اوکھیڑنے والی کنبیج یعنے لٹومری ہے ایضاً دقیق بلوط اور تافسیا اور زرنیخ
اور زرانج سب کو سرکہ مین ملا کر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین ایضاً زرنیخان یعنے سرخ اور زرد
ہرتال اور زرد گندھک اور علک البطم سرکہ ملا کر ضماد طیار کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے **فصل** مراعات اور نگہداشت
اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھیڑنے کے جمتا ہے۔ واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اوسکو
نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نپائے اور اسیطرح کسی چیز سے چھونجاے اور اوسکو اپنے حال پر چھوڑکر بھول جائین گویا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی
نہین بہت مناسب اور مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے
چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کر دے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت
کے منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوپی کو چھپا دین اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ کنارہ ناخن کی طرف سے دوسری
اونگلی سے نملے اور دیگر مقامات سے اور اونگلی سے اوسکا ملنا کچھ مضر نہین ہے ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اوسکو
حال سے ایک ماہ کامل بے خبر ہو جائین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخون جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کے برص کا بیان اور اوسکا
علاج۔ جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملا کر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کے دور کر دیگی اسیطرح تخم لفاح ہمراہ حرف کو اسیطرح
مدقوق سوختہ ہرتال سرخ اور زرانج سندفت تازہ اس مرض مین عجیب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زرنیخ احمر کے یا ہمراہ جوز السرو کے اور بعری السمک بھی عجیب
اور پورا اثر کرتی ہے اور بیخ حماض بھی سرکہ سے طلا کیجاتی ہے **فصل** زردی جو ناخن پر آجاتی ہے مازو اور پھٹکری اور بط کی چربی طلا کرین خواہ
تلخہ گاو ملا کر استعمال کرین یا جرجیر یا سکبینج پیس کر سرکہ ملا کر طلا کرین **فصل** رضی اظفار کوفتہ ہو جانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو
مکروہ ہی جو نرم ہو اسپر طلا کرین بعد ازان ملینات کا استعمال کرین پھر اگر جدید انتشار پیدا ہو گیا ہے یا پہلے اوس ناخون تک پہونچا ہے اوسمین
انتشار در آیا ہے لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ پہونچی ہو اوسکا علاج شموم مشہورہ اور قیروطیات سے کرنا چاہیے **فصل** خون مردہ
ناخون کے نیچے کسی صدمہ کو شکی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہے۔ اوسکا علاج دقیق کو زفت ملا کر ضماد کرنا ہے اگر اس سے آرام نہو بلکہ
دستکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ بآسانی ناخن کو چاک کرین اور چاک اور بیچ مین ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکلجاے
اگر اس چاک کرنے سے ناخن اوکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زیرین سے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی
کے ساتھ تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور ورم نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوسے دیکھنا چاہیے اور اگر اوسمین ریم پڑگئی ہو ناخن کو ہلا کر یا چاک کرکے نرمی سے
ریم کو بھی نکالدین بعد بدستور پھر اوسے درست کرکے باندھ دین مگر یہ چاک کرنا گوشت تک نہ پہونچے ورنہ درد شدید سے ایذا ایسی پیدا ہوگی کہ داخس سے زیادہ ایذا دیگی بلکہ
چھیلنی دردا وسکے نیچے ایک جھلی ناخن مین ہوتی ہے اوسیقدر شگاف دینا چاہیے اور تیکہ مرہم روغن بعد ازان اوسپر لگانا چاہیے اور آخر علاج مرہم سلیخون ہے فقط الحمد للہ العلی الجلیل

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین خلف الصدق مترجم ✦

لائق حمد و ثنا ذات پاک اوس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق سے ہے کہ جسنے قانون مکونات ما فی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہیژدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا۔ کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ و عناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رسائے عقلای جہان و فلاسفۂ زمان کی ششدر و حیران ہے، ہرچند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا و فکر آسمان پیما سے علم التشریحات و کشف اسرار الہیات مین بڑی بڑی موشگافیان کین دقتین اوٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے اونکا چراغ عقل گل ہوا۔ اعتراف عجز زبان پر آیا سچ ہے جس جگہ انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف عجز و قصور ہون و ملائک درک کوائف قدرت قادر قدیر سے معذور رہ جاے انسان ضعیف البنیان بہر حال (ع) خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ✦ سزاوار صلوۃ بیحد و سلام بیعد کہ وہ ذات تقدس صفات حکیم حاذق و معالج امراض وحی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جسکے اونے خدام و نسخہ نویس مطب فیضان صحبت با برکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے۔ صدہا مردے صدائے قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیہ درود و سلام اوس حضرت کے آل عظام و اصحاب کرام پر زیبا ہے کہ جنھون نے ترویج قانون ایمانی و اجرائے احکامات ربانی مین کمال جد و جہد کی اور جان و مال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ زیغ و زلل کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بے شائبۂ غرض و عوض کے بفحوای فرمان واجب الاذعان کُنتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان اسقام ضلالت و مریضان آلام غوایت نے شفای کلی پائی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ ما بعد ماہران فن طبابت و کاملان علم و حذاقت و شائقان علوم و فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہے محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم ہے ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان پس بقول حکما دانش و فرہنگ علم ابدان مقدم ہے علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہے جب تک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بحضور حق بکیفیت تامہ ادا نہین ہو سکتی۔ اس صورت مین علم ابدان یعنے علم طب کا ہر فرد البشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہے کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہے ہرچند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی زبان عربی و فارسی و اردو و ہر سہ یا ترجمہ ہو کر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اوٹھایا ہے یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی و حسن نیتی مالک مطبع ہے ہمیشہ سے ہمت ارجمند مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہے و فائدہ رسانی عام خلائق مد نظر ہے چنانچہ بالفعل جلد چہارم **قانون شیخ الرئیس حکیم بو علی بن سینا** کہ باتفاق حکما و اطبا ہر زمانہ کو بہت معتبر اور مستند ہے اور فن طب مین اعلی درجہ کی کتاب ہے ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اوسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا منجانب مطبع اور دوسرے بعلامین فاضل کامل طبیب حاذق مولوی سید غلام حسنین صاحب نے نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر و نایاب یعنے قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدین ہین جلد اول کلیات مین جسکا ترجمہ مولویصاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین سابق طبع ہوا ہے جلد ثانی مفردات مین ہے

جلد ثالث معالجات مین جلد رابع حمیات مین جلد خامس قرابادینیات و مرکبات مین جلد سوم معالجات کا ایک ثلث کا ترجمہ ہو چکا
ہے بعد فراغ و اتمام ترجمہ یہہ جلد سوم بھی چھپ کر ملاحظہ شائقین مین گذریگا جلد چہارم یعنے کتاب ہذا مشتمل ہے سات فن پر فن
اول مین ۱۱ فصلین ہین فصل ہین پانچ مقالے ہین ۔ فن دوسرا بحرانون مین اوس مین پیشین گوئی و شناخت احوال امراض اور احکام بحران
مین اس فن مین دو مقالے ہین ۔ فن تیسرا ورام اور بثور کے بیان مین اور اس فن مین تین مقالے ہین ۔ فن چوتھے
تفرق و اتصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبر و کسر کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین فن چھٹا سموم
کے بیان مین اور اسمین پانچ مقالے ہین ۔ فن ساتوان کتاب الزینت اسمین مجملی بیان زینت کا ہے اور اس فن مین چار مقالے
ہین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک امراض کا بیان لشرح و لبسط تمام مذکور ہے بامعان نظر اگر غور
کیا جاوے تو واضح ہوتا ہے کہ کیسے اعلی درجہ کی کتاب ہے جسکے فہم و ادراک سے فہوم و عقول حکماے متقدمین و علماے ماہرین عاجز
و قاصر رہی اور اسکے مطالب رکیکہ و مقاصد زکیہ کو اونکے اذہان عالیہ نہ پہونچ سکے چہ جاے اطباے درجہ اوسط و ادنے جنکو مہارت فہم
زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر اخذ آرب کر سکین ظاہر ہے کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے افادہ عام و اظہار کمال ملحوظ مد نظر
ہوتا ہے جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منطوی کرے کہ ہر ایک کے اذہان صافیہ اوسکے فہم معانی مین قاصر ہون اوسیقدر
اوس شخص کے علم و فضل کا شہرہ ہوتا ہے اوستاد و زمان مشہور آفاق ہوتا ہے فی زماننا اوسقدر زمانہ موافق ضروریات خورد و نوش سے
فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کما ینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ و سامان باعث استحصال نہ وہ ذوق و شوق و رجحان طبیعت نہ عمر کفایت
کرتی ہے کہ نتیجہ و ثمرہ اوسکا حاصل ہو پس مقصود اصلی و علت غائی اون اساتذہ و علما و فضلا کی اور نام و نشان اونکا بالکل صفحہ عالم سے
اوٹھا جاتا تھا لہذا اگر اسے عاقل و دانا ے کامل ہر علم و فن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ و بول چال وقت و فہم و عقل طالبان
زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اردو مین ترجمہ ہونا اولے اور انسب ہے بنا برعلیہ ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب
ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنی و اعلی کو بھی شوق دامنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنا بر افادہ عوام
و خواہش خاص و عام بصرف کثیر و سعی بلیغ ہر ایک کتاب کا اختصار و انتخاب و ترجمہ ہو کر طبع ہوا و اشاعت علوم سے مصنفین کا نام زندہ
جاوید ہوا بالفعل یہ کتاب نایاب بکمال حسن و صفائی و لطافت زیبائی و اہتمام مہتممان و کارگذارانِ عرقریزی سے لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی گرامی
مشہور نزدیک و دور منشی نول کشور مین بصحت لائق و فائق سید محمد علی صاحب خلف الرشید حضرت مترجم کا غذ سفید پر بخط
روشن و واضح ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء مطابق ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۶ ہجری چھپکر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسندیدہ و مقبول
عالم ہو بمنہ و کرمہ ❖



ترجمہ اردو امرت ساگر۔ بیدک مین انتخاب کتابون سے مختصر ذائسکا جس نسخے کو آزمایا مجرب پایا۔ ترجمہ پنڈت بیارے لال ملازم مطبع۔

مجموعہ میزان الطب۔ اردو رسالجات مفصلہ ذیل
۱۔ میزان الطب اردو۔ ۲۔ رسالہ بحران اردو
۳۔ طب عزیزی۔ ۴۔ رسالہ دلائل النبض
۵۔ رسالہ دلائل البول ترجمہ حکیم مولوی صادق علی۔

مختص بہ علاج بہائم وطیور

علاج المواشی۔ عمدہ معالجات بہائم وطیور کا رسالہ ڈاکٹر جی ایچ بی میلن صاحب کا ترجمہ مترجمہ مولوی الہی بخش

علاج احسانی۔ موسومہ بہ دوار البہائم والطیور اسمین علاج بہائم وطیور کے مجرب نسخے اور انکی شناخت مرض کی ہے مولفہ حکیم احسان علی وکیل۔

زینت الخیل۔ مع تصاویر اشکال اقسام اسپ اور انکے امراض کا علاج وشناخت حسن و قبح عیوب اسپ مولفہ منشی محمد مہدی۔

ایضاً۔ رنگین مع تصاویر۔

فرسنامہ۔ معالجہ اسپ مین مولفہ سعادت یار خان رنگین دہلوی۔

لغت
مختص بمفردات طب

مخزن الادویہ۔ اردو جسمین ہر ایک دوا کی ماہیت طبیعت مصلح۔ بدل۔ قدر شربت۔ افعال وخواص کمال تفصیل و شرح سے لکھے ہین مع رسالہ تعداد ادویہ مستعملہ حکیم محمد نور کریم دو جلد مین۔

مجموعہ میزان الادویہ۔ الفاظ الادویہ فرہنگ نصیریہ۔ مخزن الادویہ۔ یہ مجموعہ تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نور الدین شیرازی وحکیم تابع محمد حکیم احمد علی عظیم آبادی ہے۔

ضروری المطب۔ مولفہ حکیم مہتاب رائے جلد اول مین نام دوا اور اسکے مفرد مصلح کا بیان ہے

مقالات احسانی۔ مفردات کا بیان مصنفہ حکیم احسان علی وکیل۔

طب فارسی

اکسیر اعظم۔ چار جلد مین جامع کلیات و معالجات طب ہے مولفہ حکیم محمد اعظم خان المخاطب بہ حکیم ناظم جہان

ملخص فصول بقراطی۔ مشہور کتاب بقراط کی جسکی تلخیص مولوی غلام حسنین نے فرمائی۔

خلاصۃ التجارب۔ مجربات طبیہ حکیم علوی خان مدونہ حکیم بہاء الدولہ بہادر

ایضاً۔ طبع جدید

مجربات اکبری محشی تصنیف حکیم محمد اکبر خان معروف بحکیم ارزانی۔

تکشیف الحکمت۔ مصنفہ حکیم سلیم الدین خان

کفایہ منصوری۔ مع رسالہ چوب چینی مشہور کتاب معالجہ و تشریح مین مصنفہ حکیم منصور بن حکیم محمد یوسف۔

ضیاء الابصار۔ مصنفہ حکیم محمود خان۔

مجربات رضائی۔ معالجہ امراض ضعف باہ و مثانہ مین مولفہ حکیم سید رضا حسین۔

دستور العلاج۔ مصنفہ حکیم سلطان علی خراسانی

میزان الطب محشی مشہور کتاب طب کی ہے مع رسائل ذیل تصانیف مختلف۔
۱۔ میزان الطب محشی۔ مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی
۲۔ رسالہ دلائل النبض۔
۳۔ رسالہ دلائل البول۔
۴۔ رسالہ بحران مع جدول ایام بحران

انیس الاطبا۔ مصنفہ مولوی محمد صادق علی

طب اکبر۔ بڑی سندی کتاب طب مین تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی۔

مطب علوی خان۔ نسخہ نادر و ممتحن کا مجموعہ از حکیم علوی خان۔

مفرح القلوب۔ مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی۔

عجالہ نافعہ۔ مصنفہ حکیم محمد شریف خان

ام العلاج۔ عجیب رسالہ ہے حاوی تراکیب معالجات طبیہ محمد دولت نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی مین تصنیف حکیم امان اللہ خان فیروز جنگ

طب یوسفی۔ مع مجموعہ چند رسائل ذیل۔
۱۔ رسالہ نبض۔
۲۔ قارورہ۔
۳۔ رسالہ ستہ ضروریہ۔
۴۔ رسالہ مقطعات یوسفی۔
۵۔ رسالہ اکول ومشروب۔
۶۔ قصیدہ۔ در حفظ صحت۔
۷۔ رسالہ [illegible]

زاد غریب۔ غربا اور مسافرین کے لیے نادر نسخے تدابیر معالجہ ہر موسم کی رعایت سے گویا کی دعا لاکھون کا فائدہ بخشتی ہے مصنفہ حکیم صادق علی خان

قرابادین عطادری - تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی -

ہمارج الابدان - رسالہ غریب المفاد جسمین علاج الامراض انسانی کا خود انسان مین بوجہ مستند نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مولفہ حکیم عبد الحق

کنز الاسرار - معالجات اسرار طب کا مبدا ظہور ہے تصنیف حکیم ہادی حسن مرادآبادی

بہج الحذاقت - تصنیف حکیم قدرت احمد

رسالہ تحفۃ الواقیہ لسہام الامراض الوبائیہ خاص امراض وبائی کا علاج اور اوسکے اسباب علامات کا بیان تصنیف حکیم سید افضل علی المخاطب شفاء الدولہ -

رموز الحکمت - مصنفہ مولوی رجب علی مدرس اول فارسی -

علاج الامراض - مولفہ حکیم محمد شریف خان مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ -

رسالہ ارادۃ سواء الطریق بطالب ابتہاج التحقیق تحقیقات طب بطور مباحثہ ڈاکٹری و یونانی لکھا ہے

رسالہ دافع المینہ و نافع البریۃ فی احکام التغذیہ اصحاب التخمہ والہیضۃ تنقیحات تخمہ و ہیضہ کا بیان ہے اور اوسکا علاج ہے -

لغات مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ مع تحفۃ المومنین کہ جسمین ہر دوا کی ماہیت طبیعت مفرات مصلحات بدل قدر شربت افعال وخواص بشرح لکھے اور اوسکے ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ پر بالاستیعاب تمام و کمال بعنوان پسندیدہ چھپی ہے تصنیف حکیم سید محمد حسین علوی -

ناصر المعالجین - یہ ملخص ہے مخزن الادویہ کا جلد اول بنام دوا کا اردو و فارسی و عربی ترتیب ہیج ماہیت و طبیعت و افعال و خواص ایسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ لکھے ہین کہ اطبا کو ایسی کتاب سفر حضر مین ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے مولفہ حکیم ناصر علی غیاثپوری -

مفردات ناصری - بصفت بالا اور مزید علیہ یہ ہے کہ اسمین ایک تکملہ بڑھایا ہے مصنفہ ایضاً

اختیارات بدیعی - مفردات طبیہ اور مرکبات مین بڑی معتبر کتاب ہے -

۱- مقالہ مین مفردات ادویہ کا بیان مع اوسکی ماہیت طبیعت افعال خواص اور اوسکی کمیت

۲- مقالہ مین مرکبات طبیہ کے مجربات نسخے مصنفہ حکیم علی بن الحسین الانصاری

معدن الشفاء - سکندر شاہی ہمقالب طب یونانی و بیدک ہے ہر دوا مفرد کی ماہیت طبیعت مضر و مصلح و بدل مقدار شربت افعال و خواص بہ تطبیق بیدک لکھے ہین جن دواؤنکا نام عربی فارسی مین نتھا وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہے یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بھوہ خان نے تالیف کی -

میزان الادویہ - والفاظ الادویہ فرہنگ نصیریہ و مخزن الادویہ از تصنیفات حکیم نور الدین محمد عبد اللہ شیرازی حکیم تابع محمد …

طب عربی

نفیسی شرح موجز شرح حامل المتن مصنفہ نفیس بن جمال الدین التطبیب یہ شرح درسی معتبر کتاب طب کی ہے -

اقسرائی شرح موجز کی کہ جو تلخیص قانون شیخ الرئیس بوعلی سینا ہے یہ مشہور کتاب درسی ہے اعلی درجہ کے ذی استعداد کو بہت مفید و کارآمد ہے -

کامل الصناعۃ - مقالہ اول و دوم از تصنیفات علی بن العباس مشہور و معروف کتاب فن طب کی ہے -

موجز - ملخص قانون طب مصنفہ علاء الدین علی بن الحزم القرشی سے مشہور کتاب متن متین فن طب مین ہے -

قانونچہ - مع رسالہ قبریہ از تصنیفات حسین ابن اسحاق کتاب معتبر طب کی ہے

شرح اسباب - فن طب مین لاجواب اعلی درجہ کی کتاب ہے حکماء حذاقت پیشہ و اطبائے فطانت اندیشہ کی درس مین مستند و معتمد ہے مصنفہ افلاطون زمانہ ارسطو دوران نفس شناس و مزاجدان ثانی شیخ بوعلی سینا حکیم نفیس بن عوض ہے قوت و استعداد طریقہ علاج و تشخیص مرض مین طبیبون کو مدد دیتی ہے معالجات مین مفید و نافع کتاب دو جلدون مین تمام ہے ہر جلد علاحدہ علاحدہ عمدگی و صفائی سے منقول نسخہ قدیم زمانہ شاہی سے طبع ہوئی ہے